شرح نسائی شریف

جلد 1 حصہ 1

تصنیف

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

شرح

استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی دامت برکاتہم العالیہ

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https://t.me/tehqiqat/

شبیر برادرز
اردو بازار ○ لاہور

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https:/ / t.me/ tehqiqat

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ھو القادر

جمیع حقوق الطبع محفوظ للناشر

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	سنن نسائی شریف
مترجم	ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
کمپوزنگ	ورڈز میکر
باہتمام	ملک شبیر حسین
سن اشاعت	ستمبر 2015ء
سرورق	اے ایف ایس ایڈورٹائزر، لاہور 0322-7202212
طباعت	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ہدیہ	-/750 روپے

اسٹاکسٹ

شاکر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور
فون: 042-37240084

شبیر برادرز نیو سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز اردو بازار لاہور

ضروری التماس

قارئین کرام ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکر گزار ہوگا۔

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کیلئے تمام خوبیاں ہیں جس نے انسانی ہدایت کیلئے کتابوں کو نازل کیا ہے۔ اور کتابوں کے ذریعے علوم عطاء کیے ہیں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کروڑوں بار درود و سلام ہو۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اس کے بعد صحابہ کرام و اہل بیت، تابعین و تبع تابعین اور فقہاء و محدثین امت مسلمہ جن کا علم امت مسلمہ کیلئے منارہ نور نا۔ ان پر سلام ہو۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے امت مسلمہ کو ایسے صالحین سے نوازا ہے جنہوں نے علوم حدیث کو محفوظ کرنے کیلئے اپنی ندگیوں کو وقف کیا ہے۔ اور سابقہ امم کے مقابلے میں ایک امتیاز و منفرد شرف حاصل کیا ہے کہ اپنے نبی مکرم ﷺ کے علم کو من ن محفوظ کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا۔ انہی علوم کے ورثاء میں سے ایک طبقہ علمائے حدیث کا ہے۔ جن میں مشہور محدثین جو مصنفین صحاح ستہ کہلاتے ہیں، کیونکہ ان کی کتب شرق و غرب میں زیادہ مشہور اس لئے ہوئی ہیں کہ انہوں نے احادیث کو علوم حدیث کا سہرا پہنا کر پیش کیا۔ انہی ائمہ میں سے امام نسائی علیہ الرحمہ ہیں جن کی مشہور تصنیف ''سنن نسائی'' ہے جس کا ترجمہ فاضل جلیل عالم نبیل جناب محی الدین جہانگیر صاحب نے کیا اور اس کی دو جلدوں تک شرح بھی کی، لیکن مصروفیت کے سبب یہ شرح دو جلدوں تک ہوئی اس کے بعد مجھ جیسے کم علم شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ آپ اس کی شرح کو مکمل کر دیں، تو میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرتے ہوئے اس کام کو شروع کر دیا ہے، اگر اس کتاب کی شرح میں آپ کو کوئی خوبی نظر آئے تو یہ اللہ کا کرم ہے اور اگر کوئی کمی یا نقص پائیں تو یہ مجھ جیسے کم فہم شخص کا کام ہے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث کو متعدد مقامات پر تحریر کیا ہے اور اس سے مسائل بھی اخذ کیے ہیں۔ امام صاحب نے متعدد مسائل کے لیے مختلف ابواب تشکیل دیے ہیں۔ ایک حدیث کو بہت سارے لوگ روایت کر رہے ہوں تو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے سب راویوں کا ذکر کر دیتے ہیں۔ فن اصول حدیث کی اصطلاح میں ایک حدیث کے بہت سارے راویوں کے سلسلے کو طرق کہتے ہیں۔ حدیث کا بیان کرنے والا راوی اپنے سے زیادہ مرتبہ کے آدمی کی مخالفت کرتے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ اس کا بھی تفصیل سے ذکر کرتے ہیں ایسی حدیث کو شاذ کہتے ہیں۔

حدیث بیان کرنے والے پہلے زمانے کے لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے، ان کے بعد تابعین آئے، پھر تبع تابعین آئے اس

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بے حد و شمار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے حبیب کی امت میں پیدا کیا' ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا اور بطورِ خاص ہمیں اسلامی علوم کی نشر و اشاعت کی خدمت کرنے کی توفیق اور سعادت عطا کی۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد و شمار درود و سلام نازل ہو' جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اس کے زیادہ محبوب اور برگزیدہ بندے ہیں۔ آپ کے ہمراہ آپ کی ساری اُمت کے تمام افراد پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت آپ کا ادارہ شبیر برادرز ایک طویل عرصے سے اسلامی کتب کی نشر و اشاعت کی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ ہم اس سے پہلے علم حدیث سے متعلق بہت سی کتب کے تراجم' شروح' تخریج شائع کر چکے ہیں' جن میں سے چند ایک کے اسماء درج ذیل ہیں:

(1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) جامع ترمذی (4) سنن ابن ماجہ (5) موطا امام مالک
(6) موطا امام محمد (7) اللؤلؤ والمرجان (8) مسند امام شافعی (9) مسند امام زید (10) سنن دارمی
(11) مستدرک حاکم (12) معجم صغیر (13) سنن دارقطنی (14) صحیح ابن حبان (15) ریاض الصالحین
(16) اربعین نووی (17) جامع الاحادیث (18) احید الاحادیث (19) آثار سنن
(20) مشکوٰۃ شریف (21) مرآۃ شرح مشکوٰۃ و دیگر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے تحت اور ہمارے معزز قارئین کی دعاؤں کے نتیجے میں' اس وقت بھی ادارے کے رفقاء علم حدیث سے متعلق مختلف کتب کی مختلف حوالوں سے خدمت سرانجام دینے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی ''سنن نسائی'' کے ترجمہ و شرح کی شکل میں اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

ترجمہ و شرح کی خدمت ہمارے محترم دوست استادِ زمن واقف اسرار آیات و سنن ابوالعلاء محمد محی الدین جہانگیر دامت برکاتہم العالیہ نے سرانجام دی ہے۔

کتاب اور اس کے مصنف کا مختصر تعارف فاضل شارح نے آئندہ صفحات میں بیان کر دیا ہے تاہم ہر علم دوست شخص اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ سنن نسائی کا شمار علم حدیث کی ان چھ مستند کتابوں میں ہوتا ہے' جنہیں عرفِ عام میں صحاح ستہ کہا جاتا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب اس لائق تھی کہ اس میں مذکور احادیث کی تشریح کی جائے' تاکہ قارئین احادیث میں مذکور علوم د

کے بعد فقہاء کا دور شروع ہوتا ہے' تب محدثین کا زمانہ آتا ہے۔ کسی بھی حدیث میں کسی بھی زمانے کے راوی میں کوئی خامی ہو تو امام نسائیؒ اس کا بھی ذکر کرتے ہیں۔ اس عمل کو فن اصول حدیث کی اصطلاح میں راوی پر نقد کرنا کہتے ہیں۔ بعض اوقات متن حدیث پر بھی نقد و جرح کرتے ہیں اور یہ آپ کی کسرِ نفسی ہے کہ بعض اوقات طویل بحث کر چکنے کے بعد بھی لکھ دیتے ہیں کہ میں اس بات کو حسب منشا نہیں سمجھا۔

علمائے حدیث نے امام نسائیؒ کی اخذ کردہ احادیث کو تین اقسام میں تقسیم کیا ہے۔

پہلی قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے بھی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں' یہ اعلیٰ درجے کی احادیث ہیں۔

دوسری قسم کی وہ احادیث ہیں جو امام نسائیؒ نے درج کی ہیں اور وہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ کی قائم کردہ سخت شرائط پر بھی پوری اترتی ہیں' لیکن ان دونوں بزرگوں امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے بوجوہ ان حدیثوں کو درج نہیں کیا۔

تیسری قسم کی احادیث وہ ہیں' جو مذکورہ بالا دونوں اقسام میں نہیں آتیں۔

امام نسائیؒ نے اپنی اس نابغہ روزگار کتاب سنن نسائی شریف میں کم و بیش ساڑھے پانچ ہزار احادیث رقم کی ہیں۔ اس کتاب کے قبول عام کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود یہ کتاب زندہ ہے' آج بھی مشرق سے مغرب تک علوم اسلامیہ کے طلبہ و طالبات اور علماء و عالمات اس کتاب کی درس و تدریس سے وابستہ ہیں۔ اس کتاب کی بہت سی شروحات لکھی گئی ہیں' الاعان فی شرح سنن نسائی' زوائد نسائی اور زہر الربی علی المجتبیٰ بہت مشہور ہیں آخر الذکر شرح کی تالیف حافظ جلال الدین سیوطیؒ جیسی ہستی کے قلم کا مبارک نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ امام نسائیؒ کو غریق رحمت کرے اور اللہ کرے اس کتاب سے پھوٹنے والی کرنیں باغ حدیث نبوی ﷺ کو تاقیامت روشن و تابندہ رکھیں۔

محمد لیاقت علی رضوی
چک سنیکا بہاولنگر

معارف اور احادیث کے مضمون سے متعلق اہلِ علم کی فکری وفقہی تحقیقات سے بخوبی آگاہ ہوسکیں۔ بحمدہ تعالیٰ فاضل شارح نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اس بات کی پوری کوشش کی کہ مختصر اور جامع کلمات میں تمام اہم نکات ومضامین کو سمیٹ دیا جائے۔ انہوں نے حدیث کی شرح کرتے ہوئے غیر ضروری طوالت اور غیر متعلقہ مواد کی فراہمی سے گریز کیا ہے۔

ہم پورے اعتماد سے یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ یہ اُردو زبان میں سنن نسائی کی پہلی شرح ہے۔ ہم سے جو خدمت ہوسکتی تھی وہ ہم نے کردی ہے۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ علم حدیث کے انوار سے خود بھی فیض یاب ہوں اور ان علوم ومعارف کو دوسروں تک بھی منتقل کریں۔

کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے آپ مصنف' مترجم وشارح کے ہمراہ ادارہ' اس کی انتظامیہ اور دیگر متعلقین کو اپنی نیک دعاؤں میں ہمیشہ یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے دین کی تعلیمات کی زیادہ سے زیادہ اور بہتر سے بہتر خدمت کرنے کی توفیق وسعادت عطا کرے۔

ملک شبیر حسین

حدیثِ دل

اللہ تعالیٰ کے لئے ہر طرح کی حمد مخصوص ہے' جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے' ہر اس چیز سے پاک ہے' جو اس کی ذات یا صفات کے شایانِ شان نہ ہو اور وہ ہر اس صفت سے متصف ہے جو اس کی ذات اور صفات شایانِ شان ہو۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بے حد وشمار درود وسلام نازل ہو' جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا کامل ترین مظہر ہیں۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کیا خوب کہا ہے:

خلقت مبرأ من کل عیب کانك قد خلقت کما تشاءُ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آپ کے تمام اصحاب' تابعین' تبع تابعین اور قیامت تک آنے والے تمام اہلِ ایمان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے تحت ہم نے علمِ حدیث سے متعلق کتب کے ترجمہ وتشریح کے کام کے جس سلسلے کا آغاز کیا تھا' اس میں ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے ہم آپ کے سامنے ''سنن نسائی'' کا ترجمہ اور شرح پیش کر رہے ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار تیسری صدی ہجری سے تعلق رکھنے والے ان جلیل القدر محدثین میں ہوتا ہے' جن کی مرتب کردہ تصانیف کو امت میں قبولِ عام نصیب ہوا اور ہر دور میں اہلِ علم نے ان کتب سے علومِ نبویہ کا فیض حاصل کر کے اسے اُمت تک منتقل کیا۔ اُمت میں جن کتابوں کو زیادہ قبولِ عام نصیب ہوا' انہیں صحاح ستہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ کی اس روایتی ترتیب میں سننِ نسائی کا شمار پانچویں درجہ پر ہوتا ہے۔ اہلِ علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ سنن ایسے مجموعۂ احادیث کو کہا جاتا ہے جس میں صرف فقہی موضوعات سے متعلق روایات کو' روایتی فقہی ترتیب کے مطابق درج کیا جاتا ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کی سنن بھی اسی اسلوب پر مرتب کی گئی ہے۔

اہلِ علم اس بات سے بھی آگاہ ہیں کہ فقہی احکام سے متعلق روایات میں بعض مسائل میں مختلف نوعیت کی روایات نقل کی گئی ہیں' جس کے نتیجے میں فقہاء کی فقہی آراء کے درمیان اختلافِ رائے سامنے آیا۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ وہ محدثین جن کی مرتب کردہ کتب کو قبولِ عام نصیب ہوا' ان کے زیادہ تر اساتذہ وہ حضرات تھے' جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے زیادہ قریب تھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کچھ دور تھے' لیکن ہمارے معاشرے میں زیادہ تر وہ افراد بستے ہیں' جو فقہی معاملات میں فکری اعتبار سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وابستہ دامن ہیں' اس لئے حدیث کی کتابوں کی تشریح کرتے ہوئے یہ

پہلو پیش کرنا زیادہ ضروری ہوتا ہے کہ وہ روایات جو بظاہر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک سے مطابقت نہیں رکھتی ہیں' ان کی تاویل کیا ہوگی؟ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے موقف کی دلیل کیا ہے؟

ہم نے اپنی کم علمی اور بے بضاعتی کے مطابق یہ کوشش کی ہے کہ برادرانِ اسلام کے سامنے ایسی خدمت پیش کی جائے' جو نہ زیادہ اتنی مختصر ہو کہ مطلوبہ معلومات فراہم نہ کر سکے اور نہ اتنی زیادہ طویل ہو کہ اکتاہٹ کا باعث بنے۔

ایک اور پہلو یہ بھی ہے کہ کتب احادیث میں زیادہ تر ایک جیسی روایات' معمولی سے لفظی اختلاف یا سند کے اختلاف کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں' اگر ہر کتاب کی شرح لکھتے ہوئے تمام تفصیلی مباحث کو ازسرِنو تحریر کیا جائے تو کتاب کا حجم بھی زیادہ ہو جاتا ہے اور اضافی معلومات بھی حاصل نہیں ہو پاتی ہیں۔ اس لئے ہم نے زیادہ تر نزاعی مسائل پر تفصیلی بحث اپنی تصنیف "جمال السنہ" میں تحریر کی ہیں۔

اس کتاب کا انتساب ہم نے خواجہ حمید الدین حاکم کے نام کیا ہے جو سہروردی سلسلہ کے مشہور شیخ طریقت شیخ رکن الدین ابوالفتح سہروردی کے خلیفۂ خاص ہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کے دوران جن احباب کا تعاون شاملِ حال رہا ہم ان سب کے شکرگزار ہیں جن میں سرفہرست برادرِ مکرم خرم زاہد جنہوں نے تصنیف و تالیف کے لئے سازگار ماحول فراہم کیا۔ قاضی عابد درانی جنہوں نے حوالہ جات کی تلاش اور عربی عبارات کے ترجمے میں معاونت کی' ملک محمد یونس جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ علی مصطفیٰ' فیصل رشید' ریحان علی جنہوں نے سرعت سے مسودہ کمپوز کیا۔ مخدوم قاسم شاہد اسے دیدہ زیب انداز میں مرتب کیا۔ شبیر احمد جنہوں نے خوبصورت سرورق ڈیزائن کیا۔ منصور عطاری جنہوں نے اپنی نگرانی میں یہ کام کروایا اور آخر میں ملک شبیر حسین جنہوں نے سینکڑوں صفحات پر پھیلے ہوئے مسودے کو برق رفتاری کے ساتھ کتابی شکل میں منتقل کر کے قارئین تک پہنچایا۔

تشکر و امتنان کے جذبات میں بڑا حصہ ہمارے اساتذہ و مشائخ اور والدین کے لئے بھی ہے' جن کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں ہم اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لائق ہو سکے۔

سب سے آخر میں شکیب جلالی کا یہ شعر یقیناً ہمارے حسب حال ہے:

مرا خزانہ ہے محفوظ میرے سینے میں
میں سو رہوں گا یونہی چھوڑ کر مکان کھلا

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)

امام نسائی

آپ کا اسم گرامی "احمد بن شعیب" ہے اور کنیت "ابوعبدالرحمان" ہے۔

آپ خراسان کے شہر "نسا" میں 215 ہجری میں پیدا ہوئے۔

اسی شہر کی نسبت کی وجہ سے آپ کا اسم منسوب "نسائی" ہے جس کا درست تلفظ "نس آئی" ہے۔ امام نسائی نے خراسان کے مختلف شہروں میں موجود علم حدیث کے ماہرین سے اخذ و استفادہ کا آغاز کیا اس کے بعد انہوں نے علم حدیث کی طلب میں عراق' مصر' شام' حجاز اور دیگر بلاد اسلامیہ کا بھی سفر کیا۔

امام سنائی نے محدثین کی کثیر تعداد سے احادیث کا سماع کیا ہے۔ ان کے چند ایک اساتذہ کے اسماء یہ ہیں۔

اسحاق بن راہویہ' احمد بن منیع' حمید بن مسعدہ' زیاد بن ایوب' عبدالاعلیٰ بن واصل' بشر بن معاذ عقدی' احمد بن عبدہ ضبی' عباس بن عبدالعظیم عنبری' محمد بن بشار' محمد بن مثنیٰ اور ان کے علاوہ دیگر بہت سے حضرات ہیں۔

امام نسائی سے احادیث کا سماع کرنے والوں کی فہرست بھی خاصی طویل ہے جس میں سب سے زیادہ مشہور شخصیت امام طحاوی ہیں اس کے علاوہ ابوالبشر دولابی' ابوعلی نیشاپوری اور امام طبرانی کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے' امام نسائی نے اپنی اس "سنن" میں صرف ایک روایت امام بخاری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ روایت کتاب الصیام' باب الفضل والجود فی شہر رمضان رقم الحدیث 2095 کے تحت ہے۔

علم حدیث کی متداول روایتی کتابوں کے مؤلفین میں سے امام حاکم کے "مستدرک" ہیں۔ امام نسائی سے' ایک واسطے سے' 6 روایات نقل کی ہیں۔

امام طحاوی نے شرح معانی الآثار میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے جو کتاب الصلوٰۃ' باب القراۃ فی الظہر والعصر میں مذکور ہے۔

البتہ امام طحاوی نے "مشکل الآثار" میں کم وبیش 315 روایات امام سنائی کے حوالے سے نقل کی ہیں۔

امام دار قطنی نے اپنی "سنن" میں امام نسائی کے حوالے سے کم وبیش 22 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے "معجم صغیر" میں امام نسائی کے حوالے سے صرف ایک روایت نقل کی ہے۔

امام طبرانی نے "معجم اوسط" میں امام نسائی کے حوالے سے 44 روایات نقل کی ہیں۔

امام طبرانی نے "معجم کبیر" میں امام نسائی کے حوالے سے 27 روایات نقل کی ہیں۔

اہل علم نے امام نسائی کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔

امام حاکم فرماتے ہیں: فقہ الحدیث کے بارے میں امام نسائی کا کلام بہت سا ہے' جو شخص ان کی "سنن" کا جائزہ لے گا وہ ان کے کلام کی عمدگی سے حیران رہ جائے گا۔

امام دارقطنی فرماتے ہیں: ابوعبدالرحمان (یعنی امام نسائی) اپنے زمانے سے تعلق رکھنے والے ہر اس شخص پر مقدم ہیں' جس کا اس علم (یعنی علم حدیث) کے حوالے سے ذکر کیا جاتا ہے۔

بعض محققین نے یہ بات بیان کی ہیں' رجال کے بارے میں امام نسائی کی شرائط امام بخاری اور امام مسلم سے بھی زیادہ سخت تھیں۔ امام ذہبی کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ انہوں نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعض رجال کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ذہبی نے یہ بھی کہا ہے: تیسری صدی ہجری کے اختتام پر امام نسائی سے بڑا حافظ الحدیث اور کوئی نہیں تھا۔ حدیث' اس کے علل اور اس کے رجال کے بارے میں وہ امام مسلم' امام ترمذی اور امام ابوداؤد سے زیادہ مہارت رکھتے تھے۔ اس حوالے سے وہ امام بخاری اور امام ابوزرعہ رازی کے پائے کی شخصیت ہیں۔

امام نسائی عبادت گزار شخص تھے۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے مطابق ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ نہیں رکھتے تھے۔

امام نسائی اپنے انتقال سے کچھ پہلے دمشق تشریف لے گئے تھے۔ وہاں خارجیوں نے آپ کو زدوکوب کر کے شدید زخمی کر دیا۔ امام نسائی نے یہ ہدایت کی کہ ان کو مکہ مکرمہ پہنچایا جائے۔ بعض تاریخی روایات کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ پہنچا دیا گیا اور وہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

امام نسائی کا انتقال شعبان 303 ہجری میں ہوا۔

مشہور روایت کے مطابق انہیں مکہ مکرمہ میں بھی صفاء اور مروہ کے درمیان دفن کیا گیا۔

بعض روایات کے مطابق امام نسائی کا انتقال پیر کے دن 13 صفر المظفر 303 ہجری میں فلسطین میں ہوا۔

امام ذہبی نے اس دوسری روایت کو ترجیح دی ہے۔

سنن نسائی

سنن نسائی کا جو نسخہ ہمارے سامنے ہے' یہ دارالمعرفہ بیروت سے 1420 ہجری' بمطابق 1999 عیسوی میں شائع ہوا۔

اس نسخے میں سنن نسائی کے متن کے ہمراہ امام جلال الدین سیوطی (متوفی 911 ہجری) کی شرح اور علامہ ابوالحسن سندھی (متوفی 1138 ہجری) کا حاشیہ بھی شامل ہے۔

اس نسخے کی تحقیق' ترقیم' تخریج اور فہرست سازی کا کام "مکتب تحقیق التراث الاسلامی" کے فضلاء نے کیا ہے۔

ہم نے اس نسخے کی تخریج کو کسی مراجعت کے بغیر من وعن نقل کر دیا ہے۔

امام نسائی سے سنن نسائی کو کئی حضرات نے روایت کیا ہے' جن میں ایک امام نسائی کے صاحبزادے ابوموسیٰ عبدالکریم ہیں اور دوسری نمایاں شخصیت ابوبکر احمد بن محمد بن اسحاق دینوری ہیں جو "ابن السنی" کے نام سے معروف ہیں۔ ہم تک سنن نسائی کا جو نسخہ پہنچا ہے وہ ابن السنی کے حوالے سے ہی منقول ہے۔ ابن السنی نے یہ نسخہ سماع اور قرأت دونوں طریقوں سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے 302 ہجری میں مصر میں اس کتاب کا سماع کیا تھا۔

مؤرخین کے بیان کے مطابق امام نسائی نے پہلے "سنن کبریٰ" مرتب کی تھی کسی نے ان سے دریافت کیا: کیا اس کی تمام روایات (محدثین کی اصطلاح کے مطابق) "صحیح" ہیں؟ امام نسائی نے جواب دیا: جی نہیں! تو اس شخص نے فرمائش کی آپ اس میں سے صرف "صحیح" احادیث پر مشتمل مجموعہ الگ سے مرتب کر دیں۔

تو امام نسائی نے "المجتبیٰ من السنن" (یعنی سنن کبریٰ کا منتخب حصہ) ترتیب دیا' یہ کتاب ہمارے عرف میں "سنن نسائی" کے نام سے جانی پہچانی جاتی ہے۔

مؤرخین نے یہ بات بیان کی ہے سنن نسائی کبریٰ میں سے "المجتبیٰ" کے انتخاب اور ترتیب کی خدمت سنن نسائی کے راوی "ابن السنی" نے سرانجام دی تھی۔ تاہم یہ بات مستند طور پر ثابت نہیں ہے۔

امام نسائی کی سب سے اعلیٰ سند وہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ کے اور ان کے درمیان چار واسطے ہیں۔ سنن نسائی میں ایک روایت ایسی بھی ہے جس کی سند میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 9 واسطے ہیں۔ سنن نسائی کی زیادہ تر روایات میں نبی اکرم ﷺ اور امام نسائی کے درمیان 8 یا 7 یا 6 یا 5 واسطے ہیں۔

(i) سنن نسائی میں امام نسائی کا اسلوب یہ ہے کہ وہ بعض اوقات نامانوس لفظ کی وضاحت کرتے ہیں۔

(ii) بعض اوقات وہ حدیث میں مذکور فقہی مسئلے پر کلام کرتے ہیں۔

(iii) راویوں میں سے کسی مہمل راوی کی وضاحت کرتے ہیں یا اس کی کنیت کی وضاحت کر دیتے ہیں کہ راوی کا نام کیا ہے؟ اس طرح اگر کوئی شخص اپنی کنیت سے مشہور ہے اور سند میں اس کا نام مذکور ہو تو اس کی کنیت ذکر کر کے اس کا تعارف کرا دیتے ہیں۔

ان بنیادی خصوصیات کے ہمراہ امام نسائی نے اختصار کے ساتھ علوم حدیث سے متعلق دیگر بہت سے نکات وفوائد کی نشاندہی بھی کی ہے۔ جیسے روایت کے کچھ الفاظ کا غریب یا زائد ہونا' راوی کا کسی لفظ کو نقل کرنے میں منفرد ہونا۔ روایت کا مرسل یا منقطع یا منکر ہونا اور اس جیسے دیگر بہت سے حقائق ہیں جو سنن نسائی کے دامن میں بکھرے ہوئے ہیں۔

ترتیب

شرف انتساب ۳
دعائے نبوی ۴
عرض ناشر ۵
حدیث دل ۷
امام نسائی ۹
سنن نسائی ۱۱

طہارت کے بارے میں روایات

طہارت کا مفہوم ۳۳
ترجمۃ الباب کی وضاحت ۳۳
وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے ۳۴
برف کے ساتھ وضو کا حکم ۳۳
چہرے کی حدود کیا ہیں؟ ۳۴
دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا ۳۴
تیسرا فرض: پاؤں دھونا ۳۴
چوتھا فرض: سر کا مسح ۳۵
ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم ۳۶
باب: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا ۳۸
مسواک کے احکام ۳۸
مسواک کرنے کا طریقہ ۴۰
باب: مسواک کرنے کا طریقہ ۴۰
باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟ ۴۱
باب: مسواک کی ترغیب دینا ۴۱
مسواک کے احکام ۴۲
باب: بکثرت مسواک کرنا ۴۲
باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے
کی رخصت ۴۳
باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا ۴۳
باب: فطری اُمور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے) ۴۳
ختنہ کرنے کے احکام ۴۳
باب: ناخن تراشنا ۴۵
باب: بغل کے بال صاف کرنا ۴۵
باب: زیر ناف بال صاف کرنا ۴۶
باب: مونچھیں چھوٹی کرنا ۴۶
باب: اس بارے میں متعین مدت ۴۷
باب: مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا ۴۷
باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا ۴۸
استنجاء کے احکام ۴۸
استنجاء کے آداب ۴۸
بیت الخلاء میں داخلے کی دعا ۴۹
باب: اسے ترک کرنے کی اجازت ۵۱
باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا ۵۱
باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے
کی ممانعت ۵۲
باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی
ممانعت ۵۲
باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ

کرنے کا حکم ۵۳
باب: گھروں میں اس کی اجازت ۵۳
باب: قضائے حاجت کے وقت شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت ۵۳
باب: صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت ۵۴
باب: گھر میں بیٹھ کر پیشاب کرنا ۵۵
باب: کسی چیز کی آڑ لے کر پیشاب کرنا ۵۵
باب: پیشاب سے بچنا ۵۶
دوسری فصل: نجس چیزوں کا بیان ۵۷
نجاست کی اقسام ۵۷
باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا ۵۹
طشت میں پیشاب کرنا ۵۹
باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت ۶۰
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت ۶۰
باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت ۶۱
باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے ۶۱
باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا ۶۲
ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۲
باب: مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۳
باب: طہارت حاصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت ۶۳
امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق: ۶۴
باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت ۶۶
باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت ۶۷
باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا ۶۷
باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا ۶۷
باب: دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت ۶۸
باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا ۶۹
باب: پانی کی مقدار متعین کرنا ۷۰
باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا ۷۱
باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم ۷۱
باب: سمندر کے پانی کا حکم ۷۲
باب: برف کے ذریعے وضو کرنا ۷۲
باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا ۷۵
باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا ۷۵
باب: کتے کے جوٹھے کا حکم ۷۶
باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم ۷۷
باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا ۷۸
باب: بلی کے جوٹھے کا حکم ۷۸
باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم ۷۹
باب: حیض والی عورت کا جوٹھا ۸۰
باب: مرد و خواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا ۸۰
باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی ۸۰
باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۸۱
باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم ۸۲
باب: وضو کے مستحبات ۸۲
وضو کے مزید آداب ۸۳
وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں ۸۳
باب: برتن سے وضو کرنا ۸۵
باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا ۸۶
باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا ۸۷
باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا ۸۸
باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا ۸۸
باب: وضو کا طریقہ، دونوں ہاتھوں کو دھونا ۸۸

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا ۸۹
باب: وضو کی سنتوں کا بیان ۹۰
وضو میں تیرہ سنتیں ہیں ۹۰
دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا ۹۰
تیسری سنت: کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا ۹۰
چوتھی سنت: مسواک کرنا ۹۱
مسواک کے احکام ۹۱
داڑھی کا خلال کرنا ۹۱
انگلیوں کا خلال کرنا ۹۱
اعضاء کو تین مرتبہ دھونا ۹۲
پورے سر کا مسح کرنا ۹۲
کانوں کا مسح کرنا ۹۲
وضو کی نیت کرنا ۹۳
ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا ۹۳
باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ۹۳
باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟ ۹۵
باب: ناک میں پانی ڈالنا ۹۶
باب: ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا ۹۶
باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم ۹۷
باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم ۹۷
باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟ ۹۷
باب: چہرے کو دھونا ۹۸
باب: چہرے کو دھونے کی تعداد ۹۹
باب: دونوں بازوؤں کو دھونا ۱۰۰
باب: وضو کا طریقہ ۱۰۰
دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد ۱۰۱
باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد ۱۰۲
باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ ۱۰۳
باب: سر کے مسح کی تعداد ۱۰۴
وضو کے مکروہات ۱۰۴
باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا ۱۰۵
باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا ۱۰۵
باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے "دونوں کان سر کا حصہ ہیں" ۱۰۶
باب: عمامہ پر مسح کرنا ۱۰۸
باب: پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا ۱۰۸
باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟ ۱۰۹
باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے ۱۱۱
باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟ ۱۱۱
باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا ۱۱۲
باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم ۱۱۲
باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد ۱۱۳
باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد ۱۱۳
باب: جوتے پہن کر وضو کرنا ۱۱۴
باب: دونوں موزوں پر مسح کرنا ۱۱۴
موزوں پر مسح کے احکام ۱۱۴
پہلی فصل: ان اُمور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں ۱۱۴
موزہ کی شرائط ۱۱۵
موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا ۱۱۵
مسح کے جواز کی اہم شرط ۱۱۷
مسح کی مدت ۱۱۷
موزہ کا سالم ہونا ۱۱۸
دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں ۱۱۸
باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا ۱۲۰
باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت ۱۲۱
باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین ۱۲۲

باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ ۱۲۲
باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا ۱۲۳
وضو کی تین اقسام ۱۲۳
باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا ۱۲۴
باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا ۱۲۵
باب: وضو کا فرض ہونا ۱۲۶
باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا ۱۲۷
باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم ۱۲۷
باب: اس عمل کی فضیلت ۱۲۸
باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے، جس طرح حکم دیا گیا ہے، اس کا ثواب ۱۲۸
باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟ ۱۳۰
باب: وضو کا زیور ہونا ۱۳۱
باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے اس کا ثواب ۱۳۲
باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟ ۱۳۲
وضو کو توڑنے والی چیزیں ۱۳۳
وضو کے مزید نواقض ۱۳۴
نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام ۱۳۴
مباشرت کے احکام ۱۳۵
شک لاحق ہونے کے احکام ۱۳۵
باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا ۱۳۷
باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا ۱۳۸
باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا ۱۳۸
نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام ۱۳۹
(نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام ۱۳۹
بعض ذیلی مسائل ۱۴۱
باب: سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا) ۱۴۳
باب: اونگھنے کا حکم
باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا ۱۴۹
باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم ۱۴۹
باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا ۱۵۰
باب: بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا ۱۵۰
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا ۱۵۰
باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا ۱۵۱
ستو پینے کے بعد کلی کرنا ۱۵۱
باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا ۱۵۲
باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی ۱۵۳
کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا ۱۵۳
غسل کے فرائض ۱۵۳
غسل کی سنتیں ۱۵۴
موجبات غسل کا بیان ۱۵۴
غسل کی اقسام ۱۵۶
باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا ۱۵۸
باب: مشرک شخص کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا ۱۵۸
باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں تو غسل کا لازم ہونا ۱۵۹
باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا ۱۶۰
باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس پر غسل لازم ہونا ۱۶۱
باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے لیکن اسے منی نظر نہیں آتی ۱۶۲
باب: مرد اور عورت کے مادۂ تولید کے درمیان فرق ۱۶۲
باب: حیض کے بعد غسل کرنا ۱۶۳

باب: قروء کا تذکرہ ۱۶۶
باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا ۱۶۸
باب: نفاس کے بعد غسل کرنا ۱۶۸
باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق ۱۶۹
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت ۱۷۱
باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت ۱۷۱
باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ ۱۷۲
باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا ۱۷۲
باب: غسل کے وقت پردہ کرنا ۱۷۳
باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۱۷۳
باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے ۱۷۵
باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا ۱۷۵
باب: جنبی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت ۱۷۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۱۷۸
باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے ۱۷۹
باب: عورت جب غسل جنابت کرتی ہے اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا ۱۷۹
باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے اس کو اس بات کا حکم دینا ۱۷۹
باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا ۱۸۰
باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟ ۱۸۱
باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا ۱۸۱
باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا ۱۸۲
باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا ۱۸۲
باب: جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا ۱۸۳
باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ ۱۸۳
باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ ۱۸۴
باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا ۱۸۴
باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا ۱۸۴
باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا ۱۸۵
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے اس وقت وضو کرلے ۱۸۶
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا ۱۸۶
باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفا کرنا ۱۸۷
باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے ۱۸۷
باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھولینا ۱۸۸
باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم) ۱۸۸
باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم) ۱۸۹
باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا ۱۸۹
باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت ۱۹۰
باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا ۱۹۱
باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا ۱۹۲
باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا ۱۹۳
باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت

حیض کی حالت میں ہو ۱۹۴
باب. حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا ۱۹۴
باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا ۱۹۵
باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا ۱۹۵
باب. حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا ۱۹۶
باب. حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا ۱۹۷
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: "لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں" ۱۹۸
باب. جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟ ۱۹۹
باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟ ۱۹۹
باب نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟ ۲۰۰
باب. جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) ۲۰۰
نجاست کے احکام ۲۰۱
نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۱
نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۱
پیشاب والی زمین کو پاک کرنا ۲۰۲
چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ ۲۰۳
نجاست کا خشک ہو جانا ۲۰۴
باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم ۲۰۵
باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا ۲۰۵
باب: کپڑے پر سے منی کو کھرچ دینا ۲۰۶
باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو' اس کے پیشاب کا حکم ۲۰۷
باب بچی کے پیشاب کا حکم ۲۰۸
باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے پیشاب کا حکم ۲۰۹
باب. جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے گوبر کا کپڑے پر لگ جانا ۲۱۰
باب کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم ۲۱۱
باب تیمم کا آغاز (کیسے ہوا) ۲۱۲
باب حضر کی حالت میں تیمم کرنا ۲۱۳
باب سفر کے دوران تیمم کرنا ۲۱۴
باب تیمم کے طریقے میں اختلاف ۲۱۵
باب تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا ۲۱۵
باب تیمم کا ایک اور طریقہ ۲۱۶
باب تیمم کا ایک اور طریقہ ۲۱۷
باب: ایک اور طریقہ ۲۱۸
باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا ۲۱۹
باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا ۲۱۹
باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا ۲۲۰
باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟) ۲۲۰

(مختلف قسم کے
پانیوں کے بارے میں روایات

باب: پانی کے بارے میں احکام ۲۲۳
ان پانیوں کا بیان جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے ۲۲۳
کنوئیں کے احکام ۲۲۳
فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان' جن کے ذریعے وضو نہیں ہو سکتا ۲۲۴
نبیذ کے ذریعے وضو کرنا ۲۲۶
آبِ مستعمل کے احکام ۲۲۷
باب: بضاعہ کنوئیں کا تذکرہ ۲۲۹
باب. پانی میں مقدار متعین کرنا ۲۳۰

باب جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت ۲۳۱
باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا ۲۳۱
باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا ۲۳۱
باب: کتے کے جوٹھے کا حکم ۲۳۲
باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم ۲۳۳
باب بلی کے جوٹھے کا حکم ۲۳۴
جوٹھے کے احکام ۲۳۴
باب. حیض والی عورت کے جوٹھے کا حکم ۲۳۶
باب: عورت کے بچائے ہوئے کو استعمال کرنے کی رخصت ۲۳۶
باب: عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی ممانعت ۲۳۷
باب: جنبی شخص کے بچائے ہوئے پانی (کو استعمال کرنے) کی اجازت ۲۳۷
باب: پانی کی اُس مقدار کا بیان جو انسان کے وضو یا غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے ۲۳۷
حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات) ۲۳۹
باب حیض کا آغاز' اس کو نفاس کہا جا سکتا ہے؟ ۲۳۹
خون کی ان اقسام کا تذکرہ' جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں ۲۳۹
یہ تین قسمیں ہیں: حیض' نفاس' استحاضہ ۲۳۹
حیض کے احکام ۲۴۰
حیض کی تعریف ۲۴۰
حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۲۴۱
دوسری فصل. نفاس سے متعلق احکام ۲۴۱
نفاس کی تعریف ۲۴۱
نفاس کی کم از کم مدت ۲۴۲
تیسری فصل. استحاضہ کے احکام ۲۴۲
استحاضہ کی تعریف ۲۴۲
چوتھی فصل. حیض' نفاس' استحاضہ کے احکام ۲۴۲
حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام ۲۴۲
قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا ۲۴۳
قرآن کو چھونا ممنوع ہونا ۲۴۴
صحبت حرام ہونا ۲۴۵
معذور شخص کے احکام ۲۴۶
عذر کے ثبوت کے لیے شرط ۲۴۶
وقت کا ختم ہونا بھی ناقض ہے ۲۴۶
باب استحاضہ کا تذکرہ خون کا آنا اور ختم ہو جانا ۲۴۷
باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو ۲۴۸
باب. قروء کا تذکرہ ۲۴۹
باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی ۲۵۱
تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی ۲۵۱
باب. حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ) ۲۵۲
باب: زرد اور مٹیالے مواد (کا حکم) ۲۵۵
باب. حیض والی عورت کے ساتھ کیا' کیا جا سکتا ہے؟ ۲۵۵
باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟) ۲۵۷
باب جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں' تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم) ۲۵۷
باب. آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ' ایک ہی چادر میں لیٹ جانا' جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو ۲۵۷

باب. حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا ۲۵۸
باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ ۲۵۹
باب. حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا ۲۵۹
باب حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا ۲۶۰
باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو ۲۶۱
باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا ۲۶۱
باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا ۲۶۲
باب حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا ۲۶۳
باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتکف ہو ۲۶۴
باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا ۲۶۴
باب. حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا ۲۶۴
باب: جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟) ۲۶۵
باب: نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟ ۲۶۵
باب: نفاس والی عورت کی نماز جنازہ ادا کرنا ۲۶۶
باب حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا ۲۶۶

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

باب. جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت ۲۶۸
باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت ۲۶۹
باب برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا ۲۷۰
باب: ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا ۲۷۰
باب: سونے سے پہلے غسل کرنا ۲۷۰
باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا ۲۷۱
باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا ۲۷۱
باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے ۲۷۳
باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا ۲۷۳
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۲۷۴
باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو ۲۷۴
باب. غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا ۲۷۵
باب. جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو ۲۷۵
باب جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے ۲۷۶
باب غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو ۲۷۶
زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا) ۲۷۶
باب. غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا ۲۷۷
باب: وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا ۲۷۷
باب. جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا ۲۷۷
باب: غسل جنابت میں جلد کو گیلا کرنا ۲۷۸
باب. جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کسی حد تک پانی بہانا کافی ہے؟ ۲۷۹
باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ ۲۸۰

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا) ۲۸۰
باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا ۲۸۱
باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا ۲۸۱
باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا ۲۸۲
باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا ۲۸۲
تیمم کے احکام ۲۸۳
وہ اُمور جو تیمم میں ضروری ہیں ۲۸۳
تیمم کی نیت ۲۸۳
مختلف امور کے لیے تیمم کرنا ۲۸۳
تیمم کا طریقہ ۲۸۴
مٹی کا پاک ہونا ۲۸۵
پانی پر قدرت نہ رکھنا ۲۸۵
کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا ۲۸۵
پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا ۲۸۶
دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں ۲۸۷
تیسری فصل. تیمم سے متعلق متفرق مسائل ۲۸۸
تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں ۲۸۸
تیمم کرنے کا عملی طریقہ ۲۸۸
باب جو شخص نماز کے بعد پانی پالیتا ہے اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟ ۲۹۰
باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا ۲۹۱
باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم ۲۹۳
باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا ۲۹۴

نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت (کا واقعہ) ۲۹۶
نماز سے متعلق احکام ۲۹۶
نماز کی فرضیت ۲۹۶
باب. نماز کہاں فرض کی گئی؟ ۳۰۳
باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟ ۳۰۴
باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ ۳۰۶
باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا ۳۰۸
باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۰۸
باب. پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت ۳۰۹
باب. نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم ۳۱۰
باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا ۳۱۰
باب: نماز پڑھنے والے کا اجر و ثواب ۳۱۲
باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد ۳۱۲
باب سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات) ۳۱۳
باب نماز عصر کی فضیلت ۳۱۳
باب عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۱۴
باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا ۳۱۵
باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد ۳۱۵
باب: سفر کے دوران عصر کی نماز ۳۱۶
باب. مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت) ۳۱۷
باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۸
باب سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ ۳۱۹
باب باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۹
باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے ۳۲۰
باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے ۳۲۱
باب: اجتہاد کے بعد خطاء واضح ہو جانے کا حکم ۳۲۲

شرح سنن نسائی جلد اوّل جزء دوم

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

(بلاعنوان) ۳۲۷
نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام ۳۲۸
نمازوں کے اوقات ۳۲۸

فجر کی نماز کا وقت ۳۲۸
ظہر کی نماز کا وقت ۳۲۸
عصر و مغرب کی نماز کا وقت ۳۲۹
عشاء و وتر کی نماز کا وقت ۳۲۹
دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان ۳۳۰
نماز فجر کا مستحب وقت ۳۳۰
ظہر و عصر کا مستحب وقت ۳۳۰
مغرب و عشاء کا مستحب وقت ۳۳۰
باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۳۱
باب سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۲
باب سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۳
باب: جب گرمی شدید ہو تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا ۳۳۴
باب ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟ ۳۳۴
باب عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟) ۳۳۶
باب عصر کی نماز جلدی ادا کرنا ۳۳۷
باب عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت ۳۳۸
باب عصر کی نماز کا آخری وقت ۳۳۹
باب: جو شخص عصر کی دو رکعت پالے (اس کا حکم) ۳۴۲
باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۴۳
باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے) ۳۴۵
باب مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا ۳۴۶
باب مغرب کا آخری وقت ۳۴۶
باب مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے ۳۴۹
باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۴۹
باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا ۳۵۱
باب: شفق (کے بارے میں روایات) ۳۵۲
باب عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے ۳۵۲
باب عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟) ۳۵۵
عشاء کی نماز کو "عتمہ" کہنے کی اجازت ہے ۳۵۶
عشاء کو "عتمہ" کہنے کا مکروہ ہونا ۳۵۸
باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت ۳۶۰
باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا ۳۶۱
باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا) ۳۶۳
باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا ۳۶۴
باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے ۳۶۵
باب: فجر کی نماز کا آخری وقت ۳۶۶
باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے ۳۶۶
باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے ۳۶۸
ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے ۳۶۸
باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۳
باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۳
باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۳
باب عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت ۳۷۴
باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت ۳۷۶
باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت ۳۷۹
باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت ۳۷۹
باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا ۳۸۰
باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے ۳۸۱
باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے ۳۸۲
باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخص ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کرے ۳۸۳
باب: اس کی وضاحت ۳۸۴

باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے۔ ۳۸۵
باب اس وقت کا بیان جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا ۳۸۶
باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں ۳۸۹
باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۰
باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۱
باب مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا ۳۹۱
باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ ۳۹۳
باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت ۳۹۳
باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے اُسے کیا کرنا چاہیے؟ ۳۹۵
فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا ۳۹۵
قضا کا لازم ہونا ۳۹۵
قضاء میں ترتیب کا حکم ۳۹۶
باجماعت قضاء میں جہر کا حکم ۳۹۶
وقت کی تنگی کا حکم ۳۹۷
تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا ۳۹۸
فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام ۳۹۹
دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟ ۴۰۰
باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟) ۴۰۰
باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے اس کا اگلے دن اسی نماز کے وقت میں اس نماز کو ادا کرنا ۴۰۱
باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟ ۴۰۲

اذان (کے بارے میں روایات)

باب اذان کا آغاز (کیسے ہوا) ۴۰۶
اذان سے متعلق احکام ۴۰۹
اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال ۴۰۹
اذان سنت مؤکدہ ہے ۴۰۹
خواتین اذان نہیں دے سکتیں ۴۰۹
اذان دینے کا اہل کون ہے؟ ۴۱۰
مسافر کا اذان دینا ۴
باب اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا ۴۱۲
باب اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا ۴۱۳
باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟ ۴۱۳
اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا طریقہ ۴۱۴
اذان و اقامت کے آداب ۴۱۵
خوبصورت آواز میں اذان دینا ۴۱۶
اذان و اقامت کے درمیان وقفہ کرنا ۴۱۷
اذان کا جواب دینا واجب ہے ۴۱۸
باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟ ۴۱۸
باب: سفر کے دوران اذان دینا ۴۲۱
باب جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں تو ان کا اذان دینا ۴۲۲
باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا ۴۲۳
باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا ۴۲۳
باب کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ الگ دیں گے؟ ۴۲۴
باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا ۴۲۵
باب: فجر کی اذان کا وقت ۴۲۶
باب مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟ ۴۲۶
باب: بلند آواز میں اذان دینا ۴۲۷
فجر کی اذان میں "تثویب" (سنت ہے) ۴۲۸
باب اذان کا اختتام ۴۲۹
باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کرنا ۴۳۰

باب جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو' اس کا اذان دینا ۴۳۰
باب جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے ۴۳۱
اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا ۴۳۱
باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے' اس کا اقامت کہنا ۴۳۲
باب. قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا ۴۳۳
باب اس طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے ۴۳۳
باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا ۴۳۴
باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے' اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم ۴۳۴
باب چرواہے کا اذان دینا ۴۳۵
باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا ۴۳۶
باب. تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا ۴۳۶
باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟ ۴۳۷
باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا ۴۳۷
باب: اذان دینے کی فضیلت ۴۳۷
باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا ۴۳۸
باب. ایسے مؤذن کو مقرر کرنا' جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو ۴۳۹
باب. مؤذن جو کہتا ہو' اس کی مانند کلمات کہنا ۴۴۰
باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب ۴۴۱
باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے' اس کی مانند کلمات پڑھنا ۴۴۱
باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا کہا جائے؟ ۴۴۲
باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ۴۴۴
باب: اذان کے وقت دعا کرنا ۴۴۴
باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا ۴۴۵
باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت ۴۴۶
باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا) ۴۴۷
باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا ۴۴۸

مساجد (کے بارے میں روایات)

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت ۴۵۰
باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا ۴۵۱
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ ۴۵۱
باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۲
باب خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا ۴۵۳
باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۴
باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۵
باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے ۴۵۸
باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۹
باب تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے ۴۶۰
باب. گرجا کو مسجد بنالینا ۴۶۲
باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنالینا ۴۶۳
باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت ۴۶۵
باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت ۴۶۶
باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت ۴۶۷
باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟ ۴۶۸
باب. کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟ ۴۶۸

باب: مسجد میں خیمہ لگانا ۴۶۹
باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا ۴۷۰
باب، قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا ۴۷۱
باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا ۴۷۲
باب: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت) ۴۷۳
باب. مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت ۴۷۳
باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت ۴۷۴
باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت ۴۷۵
باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا ۴۷۵
باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ۴۷۶
باب: مسجد میں چت لیٹنا ۴۷۷
باب: مسجد میں سونے (کا حکم) ۴۷۷
باب: مسجد میں تھوک پھینکنا ۴۷۸
باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت ۴۷۸
باب: نبی اکرم ﷺ کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے ۴۷۹
باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے' کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے ۴۷۹
باب. کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟ ۴۸۰
باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا ۴۸۰
باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا ۴۸۰
باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم ۴۸۰
باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی) ۴۸۱
مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت ۴۸۲
باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا ۴۸۳
باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب ۴۸۳
باب. اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ۴۸۴
باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان) ۴۸۵
باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: منبر پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: گدھے پر نماز ادا کرنا ۴۸۸

قبلہ (کے بارے میں روایات)

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا ۴۹۰
باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے ۴۹۱
باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا ۴۹۲
باب: نمازی کے سترہ کا حکم ۴۹۲
باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم ۴۹۳
باب: اس کی مقدار کا بیان ۴۹۳
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے ۴۹۴
جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟ ۴۹۴
باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت ۴۹۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۴۹۹
باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ۴۹۹
باب. قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت ۵۰۰
باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں ۵۰۰
باب. جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو' تو اس کا حکم ۵۰۱

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا ____ ۵۰۲
باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا ____ ۵۰۳
باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا ____ ۵۰۳
باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو ____ ۵۰۴
باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو ____ ۵۰۴
باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا ____ ۵۰۵
باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہوں ____ ۵۰۶
باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا ____ ۵۰۶
باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا ____ ۵۰۷
باب: موزوں میں نماز ادا کرنا ____ ۵۰۸
باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ____ ۵۰۸
باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو، اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟ ____ ۵۰۸

امامت (سے متعلق روایات)

امامت اور جماعت کا تذکرہ اہل علم و فضل کا امامت کرنا ____ ۵۱
امامت کے احکام ____ ۵۱۳
جماعت کے احکام ____ ۵۱۳
باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ____ ۵۱۴
اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کر سکتا ہے؟ ____ ۵۱۴
باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ ____ ۵۱۷
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ____ ۵۱۷
باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا) ____ ۵۲۰
باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں ____ ۵۲۰
باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران، سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو ____ ۵۲۰
باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کر دے اور پھر والی بھی آ جائے ____ ۵۱۱
تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟ ____ ۵۱۱
باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا ____ ۵۱۲
باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا ____ ۵۱۳
باب: نابینا شخص کا امامت کرنا ____ ۵۱۳
باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا ____ ۵۱۴
باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا ____ ۵۱۵
باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آ جائے ____ ۵۱۵
باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے ____ ۵۱۵
باب: جب امام خود موجود نہ ہو، تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا ____ ۵۲۶
باب: امام کی پیروی کرنا ____ ۵۲۷
کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟ ____ ۵۲۷
باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو ____ ۵۲۸
بیمار شخص کی نماز کے احکام ____ ۵۲۹
کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم ____ ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام ____ ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا ____ ۵۳۱
آنکھ یا بھنوؤں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ____ ۵۳۱
باب: جب تین افراد موجود ہوں تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟) ____ ۵۳۲
اس بارے میں اختلاف کا بیان ____ ۵۳۲
امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام ____ ۵۳۳
باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں، تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟ ____ ۵۳۶
باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز

پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟) ____ ۵۳۷
باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو، تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟ ____ ۵۳۷
باب: جب مقتدی بچہ ہو، تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟ ____ ۵۳۸
باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟ ____ ۵۳۸
باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا ____ ۵۴۰
باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟ ____ ۵۴۰
باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا' کہے؟ ____ ۵۴۱
باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: "سیدھے ہو جاؤ" ____ ۵۴۲
باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا ____ ۵۴۲
باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت ____ ۵۴۳
باب: آخری صف (کے بارے میں روایت) ____ ۵۴۳
باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت) ____ ۵۴۴
باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ ____ ۵۴۴
باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا ____ ۵۴۵
ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں ____ ۵۴۵
باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟ ____ ۵۴۶
باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے ____ ۵۴۶
باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت ____ ۵۴۷
باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟ ____ ۵۴۸
باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا) ____ ۵۴۸
باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا ____ ۵۵۰
باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو ____ ۵۵۱
باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم ____ ۵۵۴
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ____ ۵۵۶
باجماعت نماز کا حکم ____ ۵۵۷
باب: جب تین آدمی موجود ہوں، تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے ____ ۵۵۸
باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد، ایک بچہ اور ایک خاتون ہو، تو ان کی جماعت کا حکم ____ ۵۵۸
باب: جب دو افراد ہوں، تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ____ ۵۵۹
باب: باجماعت نوافل ادا کرنا ____ ۵۶۰
باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا ____ ۵۶
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ____ ۵۶۲
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ____ ۵۶۳
باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا، جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے ____ ۵۶۳
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر ____ ۵۶۵
باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟ ____ ۵۶۶
باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ____ ۵۶۶
باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو، اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ____ ۵۶۷
باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اُسے باجماعت ادا کرنا ____ ۵۶۸
باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرے اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ____ ۵۶۸
باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا ____ ۵۶۹
مسبوق اور لاحق شخص کے احکام ____ ۵۶۹
امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل ____ ۵۷۱

سجدۂ تلاوت کا وجوب ٦٦٣
آیت سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم ٦٦٤
سجدۂ سہو کا طریقہ ٦٦٥
سجدۂ شکر کے احکام ٦٦٥
سجدۂ شکر کا طریقہ ٦٦٥
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت ٦٦٦
سجدۂ تلاوت کے احکام ٦٦٦
اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں ٦٦٦
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت نہ کرنا ٦٦٧
باب: سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت ٦٦٨
باب: سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت ٦٦٩
باب: فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت ٦٧٠
باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ) ٦٧٠
باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا ٦٧١
باب ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا ٦٧٢
باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا
باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا ٦٧٣
باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ٦٧٤
باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ٦٧٤
باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا ٦٧٥
باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا ٦٧٦
باب مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ٦٧٧
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا ٦٧٧
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا ٦٧٨
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا ٦٧٨
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المص کی تلاوت کرنا ٦٧٨
باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا ٦٧٩
باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت ٦٨٠
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ٦٨١
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا ٦٨٢
باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا ٦٨٣
باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟ ٦٨٣
باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا ٦٨٣
باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے) ٦٨٣
باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا ٦٨٥
باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے ٦٨٦
باب جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے) ٦٨٦
باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا ٦٨٧
باب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو" ٦٨٧
باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا ٦٨٨
باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا) ٦٨٩
باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا ٦٨٩
باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا ٦٩١
باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرنا ٦٩٢
باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے) ٦٩٢
باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا ٦٩٣
باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا ٦٩٣
باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا ٦٩٣

1-کِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "طہارت کے بارے میں روایت" میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہوگی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب "جمع کرنا" ہے۔ اسی سے لفظ کتیبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں' علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں' تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کر دیتے ہیں' جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں' کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔

محدثین اور فقہاء کی "کتاب" ہمارے اُردو کے عام محاورے کے اعتبار سے "باب" کا ہم معنی ہوتا ہے۔

پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے' عام طور پر اس کے لیے لفظ "فصل" استعمال کیا جاتا ہے۔

محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں' اسے "ترجمۃ الباب" کہا جاتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں' اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح' اور درس و تدریس کا رسمی طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر' عام قاری کو "مطالعہ" کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا' کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم و فنون کے بنیادی مآخذ زیادہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہلِ علم کے محاورے میں "متون" کہا جاتا ہے۔

حدیث کی درس و تدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا' عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کر دیتا تھا' اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس

درس کو تحریری شکل میں محفوظ کر لیتے تھے۔

جب احادیث کی تصنیفی شکل میں تدوین کے کام آغاز ہوا تو علم حدیث کے ماہرین نے اپنے علمی ذخیرے کو اپنے پاس تحریری شکل میں محفوظ رکھنا شروع کیا اور اسی اصل ماخذ سے کسی محدث کے شاگرد عام طور پر سن کر، در بعض اوقات دیکھ کر نقل کر کے اس ماخذ کو آگے نقل کر دیتے تھے۔

اگر وہ محدث اپنے پاس موجود مسودے میں نظر ثانی کے کام کو جاری رکھتے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ترمیم واضافہ بھی کیا کرتے تھے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ کسی محدث کے پاس جو اصل مسودہ موجود ہے اس کا متن "الف" سے لے کر "ی" تک درس دیا جائے، یہ بھی ہوتا تھا کہ درس لینے والا طالب علم پوری کتاب کے تمام دروس میں شریک نہیں ہوتا تھا، وہ جن دروس میں شریک ہوا انہیں محفوظ کر لیا اور جن میں شریک نہیں ہو سکا وہ رہ گئے۔

اس کی نمایاں ترین مثال علم حدیث کا قدیم ترین ماخذ "مؤطا امام مالک" ہے اس مشہور ترین کتاب کو 16 راویوں نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن ان تمام راویوں کی نقل میں جزوی طور پر اختلاف پایا جاتا ہے یعنی کسی راوی نے زیادہ حصہ نقل کیا اور کسی نے مؤطا کا کم حصہ نقل کیا۔

ہمارے زمانے میں جو کتاب مؤطا امام مالک کے نام سے مشہور ہے اس کے راوی امام مالک کے آخری دور کے شاگرد یحییٰ بن یحییٰ مصمودی ہیں، جنہوں نے مؤطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کے مرتب کردہ مجموعے کے ہمراہ، امام مالک کی ذاتی فقہی آراء بھی نقل کر دی ہیں۔

اسی مؤطا کو فقیہ عراق امام محمد بن حسن شیبانی نے بھی نقل کیا ہے، انہوں نے مؤطا کی بعض روایات کو ترجیح نہیں دی تو ان کے مقابلے میں دیگر روایات پیش کر دیں، یعنی انہوں نے مؤطا کے اصل مسودے میں اضافہ کر دیا، یہی وجہ ہے کہ ان کی نقل کردہ مؤطا ان کی اپنی نسبت کی وجہ سے "مؤطا امام محمد" کے نام سے مشہور ہوئی۔

لیکن امام محمد نے مؤطا نقل کرتے ہوئے امام مالک کی ذاتی فقہی جزوی آراء کو یحییٰ بن یحییٰ کی طرح نقل نہیں کیا۔ تاہم وہ کوئی بھی روایت نقل کرنے کے بعد یہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ یا دیگر فقہائے عراق کی رائے، یا امام محمد کی اپنی رائے اس روایت کے مطابق ہے یا نہیں۔

ہم تک جو ذخیرۂ حدیث پہنچا ہے اس میں قدیم ترین ماخذ مؤطا کو قرار دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی کی "مصنف" اور امام ابن ابی شیبہ کی "مصنف" کا نام آتا ہے۔

ان حضرات نے ہر موضوع سے متعلق احادیث نقل کرنے کے ہمراہ صحابہ کرام کے آثار اور تابعین کی فقہی آراء بھی نقل کی ہیں۔ اور یہی طرز مؤطا امام مالک کا بھی ہے، کیونکہ اس میں بھی احادیث کے ہمراہ آثار

صحابہ، اقوال تابعین اور امام مالک کی اپنی فقہی آراء بھی مذکور ہیں۔

اس کے بعد کے مرتبے میں اہم ترین نام امام احمد بن حنبل کی "مسند" کا ہے، جس میں امام احمد نے صحابہ کرام کی مسانید کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

اس کے بعد کا زمانہ وہ ہے جب موضوعاتی ترتیب کے ساتھ صرف "احادیث" نقل کرنے کا دور آیا، موضوعاتی ترتیب کے حوالے سے دو بنیادی اقسام تھیں۔

(i) جوامع: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں ایمانیات، فقہ، سیرت، تاریخ، فضائل ومناقب وغیرہ تمام موضوعات سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

(ii) سنن: اس سے مراد وہ مجموعہ جات ہیں جن میں صرف فقہی معاملات اور مسائل سے متعلق روایات نقل کی گئی ہیں۔

جوامع میں امام بخاری کی صحیح، امام مسلم کی صحیح، امام ترمذی کی جامع کا نام قابل ذکر ہے۔

سنن میں امام ابوداؤد، امام نسائی، امام ابن ماجہ، امام دارمی وغیرہ کی سنن کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ اس زمانے میں روایتی درس وتدریس میں وہ پھیلاؤ نہیں تھا جو آج موجود ہے اس زمانے میں کتاب کے نسخے اس طرح دستیاب نہیں ہوتے تھے جس طرح آج دستیاب ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں عام قاری کی ذہنی سطح اتنی بلند نہیں ہوتی تھی جتنی آج ہے۔ اس زمانے میں کسی بھی فن کو سیکھنے والے طالب علم کے لیے بنیاد قائم کرنے کے لیے بنیادی معلومات کا احاطہ کرنے والی کتب دستیاب نہیں ہوتی تھیں۔

اسی لئے علم حدیث کے روایتی طلباء کے لئے ان محدثین نے یہ طرز اختیار کی کہ وہ حدیث نقل کرنے سے پہلے ایک ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں، جسے ترجمۃ الباب کہا جاتا ہے، عام طور پر اس ترجمۃ الباب میں اس کے بعد ذکر ہونے والی حدیث کے کسی ایک پہلو کی طرف اشارہ موجود ہوتا ہے۔

امام نسائی نے بھی اپنی سنن میں احادیث نقل کرتے ہوئے تراجم ابواب قائم کیے ہیں اور امام نسائی کے قائم کردہ تراجم ابواب میں بہت زیادہ دقت اور خفا نہیں پایا جاتا۔ انسان سرسری نظر ڈال کر ہی ترجمۃ الباب اور حدیث میں موجود مناسبت سے آگاہ ہو سکتا ہے۔ اسی لیے ہم نے تراجم ابواب کی باقاعدہ وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں کتاب کا حجم زیادہ ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

طہارت کا مفہوم

طہارت کا لغوی معنی نظافت اور حسی ومعنوی میل اور گندگی سے پاک ہونا ہے۔ شرعی طور پر طہارت سے مراد حقیقی نجاست یعنی پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ اور حکمی نجاست یعنی بے وضو ہونا، جنبی ہونا، حیض والی ہونا وغیرہ سے پاک

ہوتا ہے۔

فقہ وحدیث کی کتب میں طہارت سے متعلق روایات اور احکام کو سب سے پہلے اس لیے بیان کیا جاتا ہے کیونکہ شہادت کے بعد نماز اسلام کا اہم ترین فرض ہے اور طہارت نماز کے لیے شرط کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایک حدیث کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے بھی طہارت کو نماز کی کنجی قرار دیا ہے۔

بَابُ تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ)

باب 1: اللہ تعالیٰ کے فرمان کی تفسیر:

”جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہروں کو اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھولو“۔ (المائدہ: ٦)

شرح

ترجمۃ الباب کی وضاحت

مسئلہ: یہاں ترجمۃ الباب میں امام نسائی رحمہ اللہ نے قرآن مجید کی جو آیت پیش کی ہے' اس آیت کے حکم کی بنیاد پر فقہاء نے یہ مسئلہ بیان کیا ہے کہ وضو میں چار چیزیں فرض ہیں' تین اعضاء کو دھونا فرض ہے اور ایک عضو پر مسح کرنا فرض ہے۔ دھونے کا مطلب پانی بہا دینا ہے اور مسح کا مطلب گیلا ہٹ پہنچا دینا ہے۔ (الہدایہ)

وضو میں پانی کا بہنا شرط ہے

مسئلہ: شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ ظاہر الروایت کے حکم کے مطابق وضو میں پانی کو بہانا شرط ہے' اس لیے جب تک پانی کے قطرے بہیں گے نہیں' اس وقت تک وضو درست نہیں ہوگا' لیکن امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے ایک روایت منقول ہے کہ وضو میں پانی کا بہنا شرط نہیں ہے۔

برف کے ساتھ وضو کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ وضو کرتا ہے' تو اگر اس کے دو یا دو سے زیادہ قطرے بہہ جاتے ہیں' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وضو جائز ہو جائے گا' لیکن اگر دو یا دو سے زیادہ قطرے نہیں بہتے ہیں' تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وضو درست نہیں ہوگا' جبکہ امام ابو یوسف رحمہ اللہ کے نزدیک وضو درست ہو جائے گا۔ یہ بات ”ذخیرہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کا قول درست ہے' یہ بات مضمرات میں تحریر ہے۔

چہرے کی حدود کیا ہیں؟

مسئلہ: ظاہر الروایۃ کے مطابق چہرے کی کوئی حد مذکور نہیں ہے' یہ بات بدائع الصنائع میں تحریر ہے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ چہرے سے مراد وہ حصہ ہے جہاں سے سر کے بال اگنا شروع ہوتے ہیں اور

پھر دونوں جبڑوں کے نیچے اور ٹھوڑی کے نیچے تک کا حصہ' جبکہ چوڑائی کی سمت میں ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک (چہرہ شمار ہوگا) یہ بات عینی ”شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے سامنے کے بال گر چکے ہوں تو صحیح قول یہ ہے کہ اس جگہ تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہوگا۔ یہ بات ”خلاصہ“ میں تحریر ہے اور یہی قول درست ہے' یہ بات ”زاہدی“ میں تحریر کی گئی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کے بال زیادہ آگے آئے ہوئے ہوں' وہ چہرے کی حد میں آ چکے ہوں تو اس شخص کے لیے ان بالوں کو دھونا لازم ہوگا' جو اس مقام سے نیچے ہوتے ہیں' جہاں تک عام طور پر بال پائے جاتے ہیں' یہ بات ”عینی شرح الہدایہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: آنکھ کے اندر تک پانی پہنچانا نہ واجب ہے نہ ہی سنت ہے' اسی طرح پلکوں کی جڑ تک یا آنکھ کے کنارے تک پانی پہنچانے کے لیے آنکھ کے کھولنے یا بند کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ بات ”ظہیریہ“ میں تحریر ہے۔

مسئلہ: البتہ شیخ ابن ہمام نے یہ بات بیان کی ہے کہ چہرہ دھوتے وقت آنکھ کو زیادہ زور سے بند نہیں کرنا چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: آنکھ کا وہ کنارہ جو ناک سے ملا ہوا ہوتا ہے' وہاں تک پانی پہنچانا واجب ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ہونٹ بند کرنے کے وقت جس قدر کھلے رہتے ہیں' وہ چہرے کے حکم میں شامل ہوں گے اور جو چھپ جاتے ہیں' وہ منہ کے حکم میں شامل ہوں گے اور یہی قول درست ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: داڑھی' جبڑے اور کانوں کے درمیان میں جو سفیدی ہے' وضو میں اس کو دھونا واجب ہے۔ (طحاوی) یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: مونچھوں کے بال' بھنوؤں کے بال اور داڑھی کے وہ بال جو ٹھوڑی کی جڑ تک موجود ہوتے ہیں' انہیں دھویا جائے گا لیکن جس جگہ سے بال جمع ہوئے ہوں' وہاں تک پانی پہنچانا واجب نہیں ہے۔

دوسرا فرض: بازوؤں کو دھونا

مسئلہ: وضو کا دوسرا فرض دونوں بازوؤں کو دھونا ہے' تینوں فقہاء کے نزدیک کہنیاں بھی اس دھونے کے حکم میں شامل ہوں گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر وضو کے کسی بھی عضو پر کوئی چیز اضافی ہو' یعنی زائد انگلی ہو یا زائد ہاتھ ہو' تو اسے بھی دھونا واجب ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کندھے پر دو ہاتھ ہوں تو جو ہاتھ مکمل ہوگا' وہی اصلی ہاتھ شمار ہوگا اور اسے دھونا لازم ہوگا' جبکہ دوسرا ہاتھ اضافی شمار ہوگا اور جو اضافی ہے' اس کا اتنا حصہ دھونا لازم ہوگا' جتنا اصلی ہاتھ کے اس مقام کے سامنے ہے' جس مقام کو دھونا فرض ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: البتہ اضافی حصے کو دھونا مستحب شمار ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: ماوراء النہر کے فتاویٰ میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر وضو کے دھونے کے مخصوص مقامات میں سوئی کے کنارے
بھی جگہ خشک رہ گئی یا ناخن کی جڑ میں کوئی چیز خشک رہ گئی یا اس میں کوئی مٹی بھری ہوئی تھی تو پھر وضو جائز نہیں ہوگا' لیکن
پر خمیر لگا ہوا ہو یا مہندی لگی ہوئی ہو تو وضو جائز ہو جائے گا۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر کی گئی ہے کہ شیخ ابوالقاسم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جس کے
بڑے ہوتے ہیں اور ان میں میل جمع رہتا ہے' اگر کوئی شخص مٹی کا کام کرتا ہے یا کسی عورت نے ہاتھوں پر مہندی لگائی ہوئی
ہے' کوئی شخص چمڑے کی دباغت کا کام کرتا ہے اور اس کے ناخن میں میل جما رہتا ہے یا کوئی شخص رنگ کا کام کرتا ہے' تو کیا
وضو جائز ہوگا یا نہیں ہوگا؟ انہوں نے فرمایا: ان سب کی حالت ایک جیسی ہے اور ان کا وضو جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ
چیزوں سے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے ہاتھ میں ڈھیلی انگوٹھی پہنی ہوئی ہو' تو اس کو حرکت دینا سنت ہے' لیکن اگر وہ اتنی تنگ ہو کہ اس کے
نیچے پانی پہنچنے کا امکان نہ ہو تو اب اس کو حرکت دینا فرض ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔ (محیط)

تیسرا فرض پاؤں دھونا

مسئلہ: وضو کا تیسرا فرض دونوں پاؤں دھونا ہے' تینوں فقہاء کے نزدیک ٹخنے بھی پاؤں کے دھونے میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں اس طرح کٹ جاتا ہے کہ کہنی اور ٹخنہ باقی ہی نہیں رہتا تو اب انہیں دھونا ساقط ہو جائے
گا' لیکن اگر کہنی یا ٹخنہ باقی رہتے ہیں' تو انہیں دھونا واجب ہوگا۔ (بحر الرائق)

چوتھا فرض: سر کا مسح

مسئلہ: وضو کا چوتھا فرض سر کا مسح کرنا ہے' وضو میں ایک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق مسح میں ہاتھ کی تین انگلیاں لگانا واجب ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک یا دو انگلیوں کے ذریعے مسح کرتا ہے' تو ظاہر الروایۃ کے مطابق تو ایسا کرنا درست نہیں ہونا
چاہیے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے ذریعے اس طرح مسح کرتا ہے کہ وہ دونوں کھلے ہوں اور اس کے ساتھ ہتھیلی
کا کچھ حصہ سر کو لگ جائے تو ایسی صورت میں مسح کرنا جائز ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھا دو انگلیاں ہیں اور
ان کے درمیان ان کی جو ہتھیلی ہے' وہ ایک انگلی کی مقدار ہے' اس اعتبار سے تین انگلیاں ہو جائیں گی۔ (محیط' فتاوی قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے لمبے بال رکھے ہوئے ہیں اور وہ تین انگلیوں کے ذریعے ان بالوں پر مسح کرتا ہے' تو اگر اس مسح کے
نیچے آنے والے بال سر پر موجود ہیں تو پھر یہ سر کے مسح کا قائم مقام ہوگا اور اگر ان بالوں پر مسح کرتا ہے جن کے نیچے
گردن ہے' تو یہ مسح درست نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کا ہاتھ گیلا ہے اور وہ اس سے مسح کر لیتا ہے' تو یہ مسح جائز ہوگا' خواہ اس نے مسح کرنے کے لیے پانی لیا ہو یا
اس نے بازو دھوئے ہوں اور ان کی گیلاہٹ ہاتھ میں باقی ہو' صحیح قول یہی ہے' لیکن اگر کوئی شخص گیلے ہاتھ کے ذریعے سر یا
موزے کا مسح کر لیتا ہے اور پھر بھی اس کا ہاتھ کچھ گیلا ہے' تو اب وہ اس کے ذریعے سر یا موزے کا مسح نہیں کر سکتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر وہ گیلاہٹ کسی عضو سے حاصل کرتا ہے' تو اس کے ذریعے بھی مسح کرنا درست نہیں ہوگا' خواہ اس عضو کو دھویا گیا
ہو یا اس پر مسح کیا گیا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص برف کے ساتھ مسح کر لیتا ہے' تو یہ ہر صورت میں جائز ہوگا' اس بارے میں فقہاء نے یہ شرط مقرر نہیں
کی ہے کہ اس میں تری ٹپکتی ہو یا نہ ٹپکتی ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص منہ کے ساتھ سر کو بھی دھو لیتا ہے' تو یہ مسح کے قائم مقام ہو جائے گا' لیکن ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر سر کے کچھ حصے پر بال نہیں ہیں اور کچھ حصے پر بال ہیں' تو جہاں بال ہیں وہاں مسح کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔
(جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر سر پر سامنے کی طرف مسح نہیں کیا' بلکہ پیچھے کی طرف یا دائیں بائیں مسح کر لیا تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (تاتارخانیہ)

ٹوپی اور عمامہ پر مسح کا حکم

مسئلہ: ٹوپی اور عمامے پر مسح کرنا جائز نہیں' اسی طرح عورت کے لیے اپنی چادر پر مسح کرنا جائز نہیں ہے' لیکن اگر اس میں
سے پانی اس طرح ٹپک جائے کہ بالوں تک پہنچ جائے تو مسح جائز ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: عورت کے لیے افضل یہی ہے کہ وہ اپنی چادر کے اوپر مسح نہ کرے' بلکہ اس کے نیچے مسح کرے۔ (قاضی خان)

••• ——— ••• ——— •••

1 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِيْ وَضُوْئِهٖ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ وضو کے پانی میں نہ ڈالے' جب تک وہ اسے پہلے تین مرتبہ دھو نہ لے' کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں بسر کی ہے۔

شرح

علامہ عینی تحریر کرتے ہیں: روایت کا ابتدائی حصہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے (کہ برتن میں داخل کرنے سے پہلے

1- اخرجه مسلم في الطهارة، باب كراهة غمس المتوضىء وغيره يده المشكوك في نجاستها في الاناء قبل غسلها ثلاثا (الحديث 87)، انظر. تحفة الاشراف للمزي (15149).

ہاتھ) دھونا واجب ہے کیونکہ دھونے سے پہلے برتن میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت کی گئی ہے لیکن اس کا آخری حصہ اس بات دلالت کرتا ہے اس صورت میں ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے (اس حکم کی) علت بیان کردی ہے۔ ''وہ نہیں جانتا اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا؟'' یعنی اس کا ہاتھ اس کے جسم کے پاک حصے پر رہا یا نجس حصے پر رہا۔ لہٰذا التعلیل میں رکاو آنے کی وجہ سے جب وجوب کی نفی ہوگئی تو سنت ہونا ثابت ہوجائے گا کیونکہ اس کا مرتبہ وجوب سے کم ہے''۔[1]

بَابُ السِّوَاكِ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 2: نیند سے بیدار ہونے پر مسواک کرنا

2- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ .

☆☆ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو آپ ﷺ اپنے منہ کو مسواک کے ذریعے صاف کرتے تھے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: علامہ کاسانی تحریر کرتے ہیں: ان میں سے ایک حکم مسواک کرنا ہے' اس کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''ہر وضو کے وقت (مسواک کرنے کا حکم دیتا)''۔

مسئلہ: اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ منہ کو پاک کرنے کا باعث ہے' جیسا کہ اس کے بارے میں حدیث بھی منقول ہے۔

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:)

''مسواک منہ کی پاکیزگی کے حصول کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضا مندی کے حصول کا ذریعہ ہے''۔

---

[1] ''عمدۃ القاری' کتاب الوضوء' باب: الاستجمار وترا''

2- اخرجه البخاري في الوضوء، باب السواك (الحديث 245) وفي الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 889) وفي التهجد، باب طول القيام في صلاة الليل (الحديث 1136) . اخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 46و 47) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل (الحديث 55) . و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب ما يفعل اذا قام من الليل من السواك (الحديث 1620, 1621) و ذكر الاختلاف على ابي حصين عثمان بن عاصم في هذا الحديث (الحديث 1622, 1623) بمعناه . واخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب السواك (الحديث 286) . انظر: تحفة الاشراف للمزي (3336) .

مسئلہ: اسی طرح روایات میں یہ بات منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جبریل مجھے مسواک کرنے کے بارے میں مسلسل تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مجھے اس کے لازم ہونے کے بارے میں بتائیں گے''۔

مسئلہ: اسی طرح یہ روایت بھی منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''قرآن کے راستوں کو مسواک کے ذریعے پاک کرو (یعنی اپنے منہ کو پاک کرو)''۔

مسئلہ: آدمی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ وہ جس مرضی مسواک سے چاہے مسواک کرلے' خواہ وہ تر ہو یا خشک ہو' خواہ اس پر تری لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو' خواہ آدمی نے روزہ رکھا ہوا ہو یا نہ رکھا ہو' خواہ زوال سے پہلے کا وقت ہو یا اس کے بعد کا وقت ہو' کیونکہ مسواک کے بارے میں منقول احادیث مطلق ہیں۔

مسئلہ: امام شافعی ؒ کے نزدیک روزہ دار شخص کے لیے زوال کے بعد مسواک کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک کے حکم پر بحث کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے: احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مسواک کرنا سنت مؤکدہ ہے' کیونکہ اس کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے دن اور رات میں باقاعدگی اختیار کی ہے' اسی طرح اس بات پر اجماع بھی ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے' یہاں تک کہ امام اوزاعی ؒ نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ وضو کا ایک حصہ ہے' اس بارے میں بہت سی احادیث منقول ہیں کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ ہمیشہ باقاعدگی کے ساتھ مسواک کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ روایات میں یہ بات بھی مذکور ہے کہ جب آپ ﷺ کے وصال کا وقت قریب آیا تو اس وقت بھی آپ نے مسواک کی تھی جیسا کہ امام بخاری ؒ نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے:

''حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اس وقت نبی اکرم ﷺ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی کہ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے پاس ایک تر مسواک تھی جس کے ذریعے وہ مسواک کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے اپنی نگاہ ان کی طرف اُٹھائی' تو میں نے وہ مسواک لی' اسے چبایا' اسے نرم کیا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے وہ مسواک کرلی''۔

مسئلہ: مسواک کے بارے میں علماء کے درمیان یہ اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ وضو کی سنت ہے یا یہ نماز کی سنت ہے' بعض حضرات پہلے مؤقف کے قائل ہیں اور بعض دوسرے مؤقف کے قائل ہیں۔

مسئلہ: جبکہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ دینی سنت ہے اور یہی قول زیادہ قوی ہے اور یہی بات امام ابوحنیفہ ؒ سے بھی منقول ہے۔

مسئلہ: ہدایہ میں یہ بات تحریر ہے: صحیح یہ ہے کہ مسواک کرنا مستحب ہے' امام شافعی ؒ کے نزدیک تو یہی حکم ہے جبکہ ابن حزم نے یہ کہا ہے کہ یہ سنت ہے' اگر ممکن ہو' تو آدمی ہر نماز کے لیے مسواک کرے' یہ چیز زیادہ فضیلت رکھتی ہے' البتہ جمعہ کے دن اسے کرنا لازم ہے۔

مسئلہ شیخ ابوحامد اسفرائنی نے اور علامہ ماوردی نے یہ بات بیان کی ہے کہ اہل ظاہر اس کے وجوب کے قائل ہیں۔

مسئلہ: اسحاق بن راحویہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے کہ مسواک کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص اسے جان بوجھ کر ترک کرتا ہے تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی؛ جبکہ امام نووی ؒ نے یہ بات بیان کی ہے کہ اسحاق کے حوالے سے یہ روایت درست نہیں ہے۔

مسواک کرنے کا طریقہ

مسئلہ ہمارے نزدیک مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے چوڑائی کی سمت میں کیا جائے گا، لمبائی کی سمت میں نہیں کیا جائے گا، اس وقت کیا جائے گا جب وضو میں کلی کی جاتی ہے۔

مسئلہ: حافظ ابونعیم اصفہانی نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ چوڑائی کی سمت میں مسواک کرتے تھے لمبائی کی سمت میں مسواک نہیں کرتے تھے۔

مسئلہ: کتاب المغنی میں یہ بات تحریر ہے کہ دانتوں اور زبان پر بھی مسواک کی جائے گی اور اس بارے میں کوئی مقررہ حد نہیں ہے اور آدمی اس وقت تک مسواک کرتا رہے گا جب تک اس کا دل مطمئن نہیں ہو جاتا، آدمی دائیں ہاتھ میں پکڑ کر مسواک کرے گا، اس بارے میں مستحب یہ ہے کہ تین مرتبہ پانی داخل کیا جائے (یعنی تین مرتبہ کلی کی جائے)۔

مسئلہ: (علامہ عینی نے یہ وضاحت کی ہے:) مسواک کے فضائل بہت زیادہ ہیں اور اس بارے میں پچاس صحابہ کرام سے احادیث منقول ہیں۔ (عمدۃ القاری، کتاب وضو کا بیان باب: مسواک کا بیان ج ۳ ص ۱۸۵) (سابقہ حوالہ ہے بدائع الصنائع، کتاب طہارت کا بیان، باب مستحب مسواک کے احکام)

3 - باب كَيْفَ يَسْتَاكُ

باب. مسواک کرنے کا طریقہ

3 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسْتَنُّ وَطَرَفُ السِّوَاكِ عَلٰى لِسَانِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ "عَاْعَاْ".

٭٭ حضرت ابوحذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت مسواک کر رہے تھے، مسواک کا ایک کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ عا، عا کی آواز نکال رہے تھے۔

3-اخرجه البخاري في الوضوء، باب السواك (الحديث 244). واخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 45) مختصراً. واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب كيف يستاك (الحديث 49). انظر تحفة الاشراف (9123).

4 - باب هَلْ يَسْتَاكُ الْاِمَامُ بِحَضْرَةِ رَعِيَّتِهٖ

باب: کیا امام اپنی رعیت کی موجودگی میں مسواک کر سکتا ہے؟

4 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَّسَارِيْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ قُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَّا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ فَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهٖ تَحْتَ شَفَتِهٖ قَلَصَتْ فَقَالَ "اِنَّا لَا - اَوْ لَنْ - نَسْتَعِيْنَ عَلَى الْعَمَلِ مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ". فَبَعَثَهٗ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَرْدَفَهٗ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

٭٭ حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ اشعر قبیلے کے دو آدمی بھی تھے، ایک میرے دائیں طرف تھا اور دوسرا میرے بائیں طرف تھا، نبی اکرم ﷺ اس وقت مسواک کر رہے تھے، ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ درخواست کی کہ آپ انہیں سرکاری اہلکار مقرر کریں۔

میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے! ان دونوں نے مجھے نہیں بتایا تھا کہ ان دونوں کے ذہن میں کیا ہے، مجھے یہ اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ آپ سے ملازمت مانگیں گے (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کہتے ہیں:) یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، مسواک نبی اکرم ﷺ کے ہونٹ کے نیچے تھی اور وہ اوپر اٹھا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسے کسی شخص کو اپنا اہلکار ہرگز مقرر نہیں کریں گے جو اہلکار بننا چاہتا ہو، (اے ابوموسیٰ!) البتہ تم چلے جاؤ۔

راوی کہتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ کو یمن بھیج دیا، پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو بھی بھجوا دیا۔

5 - باب التَّرْغِيْبِ فِي السِّوَاكِ

باب: مسواک کی ترغیب دینا

5 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ يَزِيْدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ

4-اخرجه البخاري في استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم، باب حكم المرتد والمرتدة واستتابتهم (الحديث 6923) مطولاً. واخرجه مسلم في الامارة، باب النهي عن طلب الامارة والحرص عليها (الحديث 15) مطولاً. واخرجه ابوداؤد في الحدود، باب الحكم فيمن ارتد (الحديث 4354) مطولاً. والحديث عند البخاري في الاجارة، باب استئجار الرجل الصالح (الحديث 2261)، وفي الاحكام، باب الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الامام الذي فوقه (الحديث 7156، 7157). وابوداؤد في الاقضية، باب في طلب القضاء والتسرع اليه (الحديث 3579). تحفة الاشراف (9083).

5 تفرد به النسائي. تحفة الاشراف (16271).

الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ عَتِیْقٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ ."

☆★ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: مسواک منہ کی صفائی کا ذریعہ ہے اور پروردگار کی رضا کا باعث ہے۔

شرح

مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے، مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے، جن کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے، کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے، دانت مضبوط ہوتے ہیں، معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے، یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ قے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

•••—•••—•••

6 - باب الْاِكْثَارِ فِي السِّوَاكِ

باب: بکثرت مسواک کرنا

6 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَعِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ ."

☆★ حضرت انس بن مالک ﷛ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں تمہیں بکثرت مسواک کرنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

6- اخرجه البخاري في الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 888) . تحفة الاشراف (914) .

---

7 - باب الرُّخْصَةِ فِي السِّوَاكِ بِالْعَشِيِّ لِلصَّائِمِ

باب: روزہ دار شخص کے لیے شام کے وقت مسواک کرنے کی رخصت

7 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ."

☆★ حضرت ابوہریرہ ﷛ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

8 - باب السِّوَاكِ فِيْ كُلِّ حِيْنٍ

باب: کسی بھی وقت میں مسواک کرنا

8 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى - وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ - عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ - وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحٍ - عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَاُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ .

☆★ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ ﷞ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تھے تو آپ سب سے پہلے کیا کام کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: مسواک۔

9 - باب ذِكْرِ الْفِطْرَةِ - الْاِخْتِتَانُ

باب: فطری اُمور کا تذکرہ (جن میں ختنہ کرنا بھی شامل ہے)

9 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْاِخْتِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ ."

☆★ حضرت ابوہریرہ ﷛، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: فطری چیزیں پانچ ہیں. ختنہ کرنا، زیر ناف بال صاف کرنا، مونچھیں چھوٹی کرنا، ناخن تراشنا اور بغلوں کے بال صاف کرنا۔

شرح

مسئلہ: یہاں امام نسائی ﷫ نے فطرت کا تذکرہ کیا ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے فیض القدیر کے مصنف علامہ

7- اخرجه البخاري في الجمعة، باب السواك يوم الجمعة (الحديث 887) . تحفة الاشراف (13842) .

8- اخرجه مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 43، 44) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يستاك بسواك غيره (الحديث 51) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب السواك (الحديث 290) تحفة الاشراف (16144) .

9- اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 50) . تحفة الاشراف (13343) .

عبدالرؤف مناوی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ یہاں فطرت سے مراد وہ قدیم طریقہ کار ہے جسے انبیاء کرام نے اختیار کیا تھا اور تمام شرائع میں اس کے بارے میں اتفاق پایا جاتا ہے' گویا کہ یہ ایک طے شدہ طریقہ ہے' جس پر لوگوں کی فطرت قائم ہے۔[1]

ختنہ کرنے کے احکام

مسئلہ: یہاں امام نسائی ؒ نے ایک حدیث ذکر کی ہے' جس میں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ کام فطرت سے تعلق رکھتے ہیں' اگلے ابواب میں امام نسائی ؒ نے اسی روایت کو اسناد کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا ہے' لیکن ہر مرتبہ روایت نقل کرتے ہوئے ترجمۃ الباب تبدیل کر دیا ہے' یہاں اس روایت سے پہلے انہوں نے ترجمۃ الباب میں ختنہ کرنے کا ذکر کیا ہے۔

مسئلہ: اس کی وضاحت کرتے ہوئے ابن نجیم تحریر کرتے ہیں: ختنہ کرنا سنت ہے' جیسا کہ اس بارے میں احادیث میں یہ بات منقول ہے اور یہ اسلام کی مخصوص نشانیوں میں سے ایک ہے اور اسلام کی خصوصیات میں سے ایک ہے' یہاں تک کہ اگر کسی مسلمان شہر کے افراد اس بات پر اتفاق کر لیتے ہیں کہ وہ ختنہ نہیں کریں گے تو حاکم وقت ان کے خلاف لڑائی کرے گا' کسی انتہائی ضرورت کے پیش نظر ہی ختنے کو ترک کیا جا سکتا ہے۔ ماتن نے یہ بات تحریر کی ہے: ختنہ کرنے کا وقت سات برس کی عمر ہے' ایک قول یہ ہے کہ بالغ ہونے سے پہلے ختنہ نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ ختنہ کرنے کا بنیادی مقصد طہارت کا حصول ہے اور بالغ ہونے سے پہلے طہارت لازم نہیں ہوتی ہے' اس لیے ایسی صورت میں کسی ضرورت کے بغیر وقت سے پہلے اذیت پہنچانے کی صورت پائی جائے گی۔ ایک قول یہ ہے کہ اس کی کم از کم عمر ۱۰ برس ہے' ایک قول یہ ہے کہ ۹ برس ہے' ایک قول یہ ہے کہ دس برس ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ دس برس کی عمر میں بچے کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے تاکہ پھر عادت بن جائے اور وہ اخلاق سیکھ لے تو ایسے وقت میں اسے ختنہ کرنے کی ضرورت پیش آئے گی کیونکہ نماز کے لیے طہارت ضروری ہے۔

مسئلہ: ایک قول یہ بھی ہے کہ اگر بچے میں یہ طاقت موجود ہو کہ وہ ختنے کی تکلیف کو برداشت کر سکتا ہے' تو اس کا ختنہ کر دیا جائے گا' ورنہ نہیں کیا جائے گا اور یہ بات قیاس کے زیادہ قریب ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ ؒ نے یہ بات فرمائی ہے ختنہ کرنے کے وقت کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے (یعنی اس بارے میں کوئی روایت منقول نہیں ہے)۔

مسئلہ: اس بارے میں امام ابویوسف ؒ اور امام محمد ؒ سے بھی کوئی بات منقول نہیں ہے' بعد کے مشائخ نے اس مسئلے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

مسئلہ: لڑکی کا ختنہ کرنا سنت نہیں ہے' بلکہ یہ مردوں کے لیے پسندیدہ ہوتا ہے' اس سے انہیں صحبت کے وقت زیادہ لذت محسوس ہوتی ہے' ایک قول یہ ہے کہ لڑکی کا ختنہ کرنا بھی سنت ہے۔[2]

---

[1] (فیض القدیر' حرف حمزہ' ج ۳' ص ۵۲۷' حدیث ۲۳۹۳)

[2] (کتاب تکملہ بحر الرائق' باب جب کوئی قاضی کسی واقعے کے بارے میں کسی ثبوت کی بنیاد پر فیصلہ کرے)

اس حدیث میں ان پانچ چیزوں کا ذکر ہوا ہے' اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ امام شافعی ؒ اور ان کے جمہور اصحاب اس بات کے قائل ہیں کہ ان پانچ امور میں سے ختنہ کرنا واجب ہے جبکہ باقی امور واجب نہیں ہیں' قدماء میں سے عطاء بن ابی رباح بھی اسی بات کے قائل ہیں' وہ یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی بڑی عمر کا شخص اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اس کے لیے ختنہ کرنا ضروری ہوگا۔ امام احمد ؒ اور بعض مالکیوں کے نزدیک بھی یہ واجب ہے جبکہ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک ایک روایت کے مطابق واجب ہے اور ایک روایت کے مطابق یہ سنت ہے' تاہم اس کو ترک کرنے والا شخص گناہگار ہوگا۔[1]

10 - باب تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

باب: ناخن تراشنا

10 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالِاسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: مونچھیں چھوٹی کرنا' بغلوں کے بال صاف کرنا' ناخن تراشنا' زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں: حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو جمعرات کے دن ناخن تراشتے ہوئے دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جمعرات کے دن ناخن تراش لو' بغل کے بال صاف کر لو' زیر ناف بال صاف کرو' زیر ناف بال صاف کر لو اور جمعہ کے دن غسل کرو' خوشبو لگاؤ' (دھلا ہوا) لباس پہنو۔[2]

11 - باب نَتْفِ الْإِبْطِ

باب: بغل کے بال صاف کرنا

11 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي

---

[1] باب فتح الباری' کتاب لباس کا بیان' باب مونچھیں چھوٹی کرنا' ج ۱۰' ص ۳۳۰

[2] (المغنی لابن قدامہ' کتاب الطہارۃ' فصول الفطرۃ خمس)

10- اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في تقليم الاظفار (الحديث 2756). و اخرجه النسائي في الزينة، ذكر الفطرة (الحديث 5240). تحفة الاشراف (13286).

11- اخرجه البخاري في اللباس، باب قص الشارب (الحديث 5889)، و باب تقليم الاظفار (الحديث 5891)، و في الاستئذان، باب الختان بعد الكبر و نتف الابط (الحديث 6297). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 49). و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في اخذ الشارب (الحديث 4198). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 292). تحفة الاشراف (3126).

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَأَخْذُ الشَّارِبِ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: پانچ چیزیں فطرت میں شامل ہیں: ختنہ کرنا زیر ناف بال صاف کرنا بغل کے بال صاف کرنا ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا۔

شرح

ابن قدامہ لکھتے ہیں بغلوں کے بال صاف کرنا سنت ہے۔ کیونکہ یہ فطرت کا حصہ ہے اور اسے ترک کرنا بہت برا ہے آدمی مونڈ کر یہ بال صاف کرے یا نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرے (دونوں صورتیں) جائز ہیں۔ تاہم انہیں اکھاڑنا افضل ہے کیونکہ اس صورت میں حدیث کی موافقت ہو جائے گی[1]۔

12 - باب حَلْقِ الْعَانَةِ

باب: زیر ناف بال صاف کرنا

12 - اَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَلْفِطْرَةُ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَاَخْذُ الشَّارِبِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ".

★★ نافع، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: فطرت میں ناخن تراشنا اور مونچھیں چھوٹی کرنا اور زیر ناف بال (صاف کرنا شامل ہیں)۔

شرح

امام نووی تحریر کرتے ہیں: یہ (زیر ناف بال صاف کرنا) سنت ہے اور مراد یہ ہے کہ اس جگہ کو صاف کر دیا جائے۔ افضل یہی ہے کہ (ان بالوں کو) مونڈ دیا جائے، تاہم (قینچی سے) چھوٹے کرنا، اکھاڑ دینا، نورہ (بال صفا پاؤڈر) استعمال کرنا بھی جائز ہے "العانۃ" سے مراد وہ بال ہیں جو مرد کی شرمگاہ کے اوپر اور اس کے اطراف میں موجود ہوتے ہیں۔

عورت کی شرمگاہ کے اردگرد موجود بالوں کا بھی یہی حکم ہے[2]۔

13 - باب قَصِّ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں چھوٹی کرنا

---

[1] المغنی لابن قدامۃ کتاب الطہارۃ فصول الفطرۃ (خمس)

[2] حاشیہ نووی علی صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب: خصال الفطرۃ

12- اخرجه البخاري في اللباس، باب تقليم الاظفار (الحديث 5890) . والحديث عند: البخاري في اللباس، باب قص الشارب (الحديث 5888) . تحفة الاشراف (7654) .

13 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا".

★★ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی مونچھیں چھوٹی نہیں کرتا، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

14 - باب التَّوْقِيْتِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں متعین مدت

14 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ - هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ - عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَّا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا . وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مونچھیں چھوٹی کرنے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال صاف کرنے، بغلوں کے بال صاف کرنے کے بارے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا تھا کہ تم چالیس دن سے زیادہ اسے ترک نہ کرو۔

راوی نے ایک مرتبہ دن کے بجائے لفظ رات استعمال کیا ہے۔

15 - باب اِحْفَاءِ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى

باب مونچھیں چھوٹی کرنا اور داڑھی بڑھانا

15 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى - هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ - عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مونچھیں چھوٹی کرو اور داڑھی بڑھاؤ۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں: "اہل لغت کے نزدیک "احفاء" سے مراد بالوں کو مونڈ کر بالکل صاف کر دینا ہے۔ جبکہ

13- اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في قص الشارب (الحديث 2761) . و اخرجه النسائي في الزينة، احفاء الشارب (الحديث 5062) . تحفة الاشراف (3660) .

14- اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 5) . و اخرجه ابو داؤد في الترجل، باب في اخذ الشارب (الحديث 4200) . و اخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في التوقيت في تقليم الاظفار و اخذ الشارب (الحديث 2758) و (2759) معولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الفطرة (الحديث 295) . تحفة الاشراف (1070) .

15- اخرجه مسلم في الطهارة، باب خصال الفطرة (الحديث 52) . و اخرجه النسائي في الزينة، احفاء الشوارب و اعفاء اللحية (الحديث 5241) . تحفة الاشراف (8177) .

''اعفوا'' سے مراد بالوں کو نہ مونڈنا ہے''۔

اس کے بعد علامہ ابن عبدالبر نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ مونچھوں کو پست کیا جائے گا یا انہیں مونڈ دیا جائے گا؟

انہوں نے اشہب کے حوالے سے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ مونچھوں کو مونڈ دینا بدعت ہے۔

ابن عبدالبر کے بیان کے مطابق امام شافعی، امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب کے نزدیک مونچھوں کے بال چھوٹے کرنے کے مقابلے میں، انہیں مونڈ کر بالکل ختم کر دینا افضل ہے۔ [1]

16 - باب الْاِبْعَادِ عِنْدَ اِرَادَةِ الْحَاجَةِ .

باب: قضائے حاجت کے لیے دور جانا

16 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيُّ عُمَيْرُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ فُضَيْلٍ وَعُمَارَةُ بْنُ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ قُرَادٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْخَلَاءِ وَكَانَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ اَبْعَدَ .

(۱۶) عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گیا، جب آپ بیت الخلاء جا رہے تھے جب آپ قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو آپ دور چلے گئے۔

شرح

استنجاء کے احکام

استنجاء کے آداب

مسئلہ: ہر ایسی چیز کے ذریعے استنجاء کرنا جائز ہے جو پتھر کے جیسی ہو جیسے مٹی کا ڈھیلا، مٹی، لکڑی، کپڑا، چمڑا اور ان کی مانند دیگر چیزیں، اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ نکلنے والی چیز عادت کے موافق ہے یا عادت کے خلاف ہے، یہاں تک کہ اگر ان دونوں مقامات سے خون یا پیپ نکل آتے ہیں، تو بھی پتھر کے ذریعے طہارت حاصل ہو جائے گی۔

استنجاء کرنے کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ بائیں پاؤں پر زور دے کر بیٹھا جائے اور قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کی جائے، اسی طرح جس طرف سے ہوا آ رہی ہو اس طرف بھی رخ نہ کیا جائے، اسی طرح سورج یا چاند کی طرف بھی رخ نہ کیا جائے۔

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ پتھر اور پانی دونوں کے ذریعے استنجاء کرے۔ (تبیین)

---

[1] الاستذکار، کتاب الشعر، باب اصلاح الشعر

16- اخرجہ ابن ماجہ فی الطہارۃ و سننہا، باب التباعد للبراز فی الفضاء (الحدیث 334) بنحوہ . تحفۃ الاشراف (9733) .

مسئلہ: استنجاء کرتے ہوئے شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہیں پکڑنا چاہیے۔ (زاہدی)

مسئلہ: استنجاء کر لینے کے بعد ہاتھ بھی دھو لینا چاہیے تاکہ وہ اچھی طرح صاف ہو جائے۔ روایات میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے استنجاء کر لینے کے بعد دیوار پر ہاتھ کو مل کر دھو لیا تھا۔ (تبیین)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس بارے میں کھلی جگہ یا بند مکان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: اسی طرح عورت اپنے بچے کو پیشاب یا پاخانہ کرواتے وقت اس کا رخ قبلہ کی طرف نہیں کرے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں، ان میں سے دو واجب ہیں۔

مسئلہ: پہلا واجب یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کے بعد غسل کرتے وقت مخرج سے نجاست کو صاف کرنا تاکہ وہ باقی جسم پر نہ پھیل جائے۔

مسئلہ: دوسری صورت یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جائے تو امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک وہ کم ہو یا زیادہ ہو، اسے دھونا واجب ہے اور زیادہ محتاط قول یہی ہے جبکہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جب وہ درہم کی مقدار سے زیادہ ہو جائے تو اسے دھونا واجب ہوگا، ورنہ واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: استنجاء کی تیسری قسم سنت ہے اور وہ یہ ہے کہ جب نجاست اپنے مخرج سے تجاوز نہیں کرتی تو اس وقت اسے دھو لیا جائے۔

مسئلہ: استنجاء کی چوتھی قسم مستحب ہے اور وہ پیشاب کرنے کے بعد شرمگاہ کو (پانی کے ساتھ) دھونا ہے۔

مسئلہ: استنجاء کی پانچویں قسم بدعت ہے اور وہ ہوا خارج ہونے کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: جب انسان بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ جن کپڑوں میں نماز ادا کرتا ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا کپڑا پہن کر جائے، اگر یہ اس کے لیے ممکن ہو، اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر اپنے کپڑوں کو نجاست اور مستعمل پانی سے بچانے کی بھرپور کوشش کرے، اسی طرح سر ڈھانپ کر بیت الخلاء میں جانا چاہیے، اگر انگوٹھی پر اللہ تعالیٰ کا نام یا قرآن کا کچھ حصہ نقش ہو تو اسے پہن کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

بیت الخلاء میں داخلے کی دعا

[illegible] بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھنا [illegible] ''[illegible]''

''اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاک چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' [illegible]

مسئلہ: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت بایاں پاؤں پہلے [illegible] وقت دایاں پاؤں پہلے نکالنا چاہیے۔ [illegible] (تبیین)

[illegible] سلام کا جواب نہیں دینا چاہیے، اذان کا جواب نہیں دینا چاہیے [illegible]

••• ——— ••• ——— •••

سے نہیں پڑھنی چاہیے' ضرورت کے بغیر ستر کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے' اسی طرح بول و براز کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے' تھوکنا نہیں چاہیے' ناک صاف نہیں کرنا چاہیے' کھنکھارنا نہیں چاہیے' آسمان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیے' بیت الخلاء میں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا چاہیے۔ ([illegible])

مسئلہ: بیت الخلاء سے باہر آ کر یہ دعا پڑھنی چاہیے
''ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھ میں سے وہ چیز باہر نکال دی جو مجھے اذیت دیتی اور وہ چیز باقی رکھی جو مجھے نفع دیتی ہے''۔

مسئلہ: بہتے ہوئے پانی' ٹھہرے ہوئے پانی' نہر' کنویں' حوض' چشمے کے کنارے پر' پھل دار درخت کے نیچے' کھیت میں' ایسے سائے میں جہاں لوگ بیٹھا کرتے ہوں' مسجد کے پاس' عیدگاہ کے پاس' قبرستان میں' لوگوں کے راستے میں پیشاب یا پاخانہ کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: نیچی جگہ پر بیٹھ کر اونچی جگہ کی طرف پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: چوہے' سانپ' چیونٹی وغیرہ کے سوراخ اور بل میں پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کھڑے ہو کر یا لیٹ کر یا مکمل [illegible]

شرح

امام نسائی نے یہاں جس راوی کا تعارف بیان کیا ہے۔ وہ امام نسائی کے استاد علی بن حجر کا استاد ہے۔

اسماعیل نامی اس راوی کی کنیت ابواسحاق ہے۔ اس کا نام اسماعیل بن جعفر بن ابوکثیر انصاری زرقی ہے۔ اس کا اسم منسوب ''نسبت ولاء'' کے اعتبار سے ہے۔ اور اس کا انتقال 180 ہجری میں ہوا۔

اس نے امام جعفر صادق اور امام مالک کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔

صحیح بخاری' صحیح مسلم کے کئی راویوں نے اس سے احادیث روایت کی ہیں۔ اور ان کا شمار ''ثقہ'' راویوں میں کیا گیا ہے۔

17 - باب الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ ذٰلِكَ .

باب: اسے ترک کرنے کی اجازت

18 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَدَعَانِي وَكُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ حَتَّى فَرَغَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی کرم ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا' نبی کرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے' وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا' میں آپ سے پیچھے ہٹ گیا تو آپ نے مجھے بلا لیا' میں آ
طرف کھڑا ہو گیا' جب آپ پیشاب کر کے فارغ ہوئے تو آپ نے وضو کیا اور دونوں موزوں

18 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْخَلَاءِ .

باب: بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت کی دعا

19 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَ
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ "اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں جا

18- اخرجه البخاري في الوضوء، باب البول عند صاحبه و التستر بالحائط (الحديث 225) مختصرًا و اخرجه
على الخفين (الحديث 73، 74) و اخرجه ابوداؤد في الطهارة باب البول قائمًا (الحديث 23) و الحديث
البول قائمًا و قاعدًا (الحديث 224)، و باب البول عند سباطة قوم (الحديث 226)، و في المسح باب
(الحديث 2471) . و النسائي في الطهارة الرخصة في البول في الصحراء قائمًا (الحديث 27، 28) و ابن م
جاء في البول قائمًا (الحديث 305، 306) و باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 544) و اخ
الرخصة في ذلك (الحديث 13) . تحفة الاشراف (3335) .

19- اخرجه مسلم في الحيض، باب ما يقول اذا اراد دخول الخلاء (الحديث 22) ، و اخرجه ابن ماجه في
الرجل اذا دخل الخلاء (الحديث 298) . تحفة الاشراف (997) .

''اے اللہ! میں خباثت و خبیث چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں''۔

19 - بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ ۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنے کی ممانعت

20 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ إِسْحَاقَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ بِمِصْرَ يَقُولُ وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ بِهَذِهِ الْكَرَايِيسِ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ أَوِ الْبَوْلِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا".

(۲۰) رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں' انہوں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کو مصر میں یہ کہتے ہوئے سنا' اللہ کی قسم! مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ میں ان بیت الخلاء کا کیا کروں' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی' جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے یا پیشاب کرنے کے لیے جائے' تو وہ قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے۔

شرح احناف کے نزدیک پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ آدمی عمارت میں موجود ہو۔ احناف کے علاوہ دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ قضاء حاجت کے لیے تعمیر کی جانے والی جگہ (بیت الخلاء) ایسا کرنا مکروہ نہیں ہے۔۱

20 - بَابُ النَّهْيِ عَنِ اسْتِدْبَارِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الْحَاجَةِ ۔

باب: قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کرنے کی ممانعت

21 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا لِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا".

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ پاخانہ یا پ کرتے وقت قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرو' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو۔

۱- [illegible] العبادات، الفصل الثالث، الاستنجاء

20-انفرد به النسائي [illegible] (3458) .

21-اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا تستقبل القبلة بغائط او بول الا عند البناء جدار او نحوه (الحديث 144) و في الصلاة، باب قبلة اهل المدينة و اهل الشام و المشرق (الحديث 394) مطولاً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 59) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 9) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في النهي عن استقبال القبلة بغائط او بول (الحديث 8) . و اخرجه النسائي في الطهارة، الامر باستقبال المشرق او المغرب عند الحاجة (الحديث 22) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب النهي عن استقبال القبلة بالغائط و البول (الحديث 318) بنحوه . تحفة الاشراف (3478) .

21 - بَابُ الْأَمْرِ بِاسْتِقْبَالِ الْمَشْرِقِ أَوِ الْمَغْرِبِ عِنْدَ الْحَاجَةِ ۔

باب: قضائے حاجت کے وقت مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم

22 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا غُنْدَرٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَكِنْ لِيُشَرِّقْ أَوْ لِيُغَرِّبْ".

(۲۲) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کوئی شخص پاخانہ کرنے جائے' تو قبلہ کی طرف رخ یا منہ نہ کرے' بلکہ (مدینہ منورہ کے حساب سے) مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرے۔

22 - بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ فِي الْبُيُوتِ

باب: گھروں میں اس کی اجازت

23 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ بَيْتِنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو دو اینٹوں پر بیٹھ کر بیت المقدس کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کرتے ہوئے دیکھا۔

23 - بَابُ النَّهْيِ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ عِنْدَ الْحَاجَةِ ۔

باب: قضائے حاجت کے وقت شرم گاہ دائیں ہاتھ سے چھونے کی ممانعت

24 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ الْقَنَّادُ - قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَأْخُذْ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ".

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی

22-تقدم في الطهارة، باب النهي عن استدبار القبلة عند الحاجة (الحديث 21)

23-اخرجه البخاري في الوضوء، باب من تبرز على لبنتين (الحديث 145) مطولاً، و باب التبرز في البيوت (الحديث 148، 149) و في فرض الخمس، باب ما جاء في بيوت ازواج النبي صلى الله عليه وسلم، و ما نسب من البيوت اليهن (الحديث 3102) و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستطابة (الحديث 61) مطولاً، و (الحديث 62) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 12) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء من الرخصة في ذلك (الحديث 11) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك في الكنيف، و اباحته دون الصحاري (الحديث 322) مطولاً تحفة الاشراف (8552)

ہے جب کوئی شخص پیشاب کرے تو وہ اپنی شرمگاہ دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے۔

25- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى - هُوَ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ"

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو نہ چھوئے۔

24- باب الرُّخْصَةِ فِي الْبَوْلِ فِي الصَّحْرَاءِ قَائِمًا

باب صحرا میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی اجازت

26- أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو وہاں آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

27- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ أَنَّ حُذَيْفَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ کچرے کے ڈھیر پر تشریف لائے تو آپ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔

28- أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا بَهْزٌ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَى إِلَى سُبَاطَةِ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ وَلَمْ يَذْكُرْ مَنْصُورٌ الْمَسْحَ.

24- أخرجه البخاري في الوضوء، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 153) مطولاً، و باب لا يمسك ذكره بيمينه إذا بال (الحديث 154)، و في الأشربة، باب النهي عن التنفس في الإناء (الحديث 5630) مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 63) مطولاً، (الحديث 64) و (الحديث 65) مطولاً. و أخرجه أبوداؤد في الطهارة، باب كراهية مس الذكر باليمين في الاستبراء (الحديث 31) مطولاً. و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في كراهة الاستنجاء باليمين (الحديث 15). و أخرجه النسائي في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 25) بنحوه، و النهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47 و 48). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهة مس الذكر باليمين و الاستنجاء باليمين (الحديث 310) بنحوه. و الحديث عند: مسلم في الأشربة، باب كراهة التنفس في نفس الإناء و استحباب التنفس ثلاثاً خارج الإناء (الحديث 121). تحفة الأشراف (12105).

25- تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24).

26- تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 18).

27- تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 8).

28- تقدم في الطهارة، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 8).

مسئلہ: جانور کو ذبح کرنے کے بعد جو خون اس کی رگوں میں باقی رہ جاتا ہے اگر وہ بہت سخت کپڑے پر لگ جائے تو بھی کپڑا خراب نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: گوشت میں باقی رہ جانے والے خون کا بھی یہی حکم ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ خون جاری نہیں ہوتا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر جاری خون گوشت میں لگ جاتا ہے تو وہ ناپاک ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جگر اور تلی کا خون نجس نہیں ہوتا۔ (خزانۃ الفتاوی)

مسئلہ: مچھر، پسو، جوں کا خون پاک ہے اگرچہ زیادہ ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: مچھلی اور پانی میں رہنے والے جانوروں کا خون امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک کپڑے کو ناپاک نہیں کرتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: پاک پانی میں نجس مٹی ملا دی جائے یا نجس پانی میں پاک مٹی ملا دی جائے تو اس کا ملغوبہ نجس ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی کتا کسی شخص کے کسی عضو یا کپڑے کو پکڑ لیتا تو جب تک اس پر کتے کے لعاب کی تری ظاہر نہیں ہوتی اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: چیتے، شیر اور ہاتھی کا لعاب نجس ہے اگر اس کی سونڈ سے کسی کپڑے پر لعاب گرتا ہے تو وہ کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کسی ایک ہی چیز پر خفیف اور غلیظ دونوں طرح کی نجاستیں لگ جاتی ہیں تو خفیف نجاست غلیظہ کے تابع ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

28- باب الْبَوْلِ فِي الْإِنَاءِ.

باب: پیشاب کے مخصوص برتن میں پیشاب کرنا

32- أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَتْنِي حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمَيْمَةَ عَنْ أُمِّهَا أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ يَبُولُ فِيهِ وَيَضَعُهُ تَحْتَ السَّرِيرِ.

☆☆ حکیمہ بنت امیمہ اپنی والدہ سیدہ امیمہ بنت رقیقہ کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کا ایک لکڑی کا بنا ہوا مخصوص برتن تھا جس میں آپ ﷺ پیشاب کیا کرتے تھے آپ اسے اپنی چارپائی کے نیچے رکھ دیا کرتے تھے۔

29- باب الْبَوْلِ فِي الطَّسْتِ.

طشت میں پیشاب کرنا۔

32- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في الرجل يبول بالليل في الإناء ثم يضعه عنده (الحديث 24). تحفة الأشراف (15782).

33 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَزْهَرُ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فِيهَا فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى قَالَ الشَّيْخُ أَزْهَرُ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ .

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ لوگ یہ کہتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ؓ کے بارے میں وصیت کی تھی، حالانکہ نبی اکرم ﷺ نے تو طشت منگوایا تھا تاکہ آپ اس میں پیشاب کر دیں، اس کے بعد مجھے پتہ بھی نہیں چلا اور آپ کا وصال ہو گیا، پھر آپ نے وصیت کس وقت کی تھی؟

شیخ فرماتے ہیں: ازہر نامی راوی ازہر بن سعد سمان ہے۔

30 - باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ .

باب: بل میں پیشاب کرنے کی کراہت

34 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ ." قَالُوا لِقَتَادَةَ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ قَالَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِنُ الْجِنِّ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سرجس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص کسی جانور کے بل میں ہرگز پیشاب نہ کرے۔

لوگوں نے حدیث کے راوی قتادہ سے دریافت کیا: بل میں پیشاب کرنے کو مکروہ کیوں قرار دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ بات کہی گئی ہے کہ یہ جنوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

31 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت

35 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ .

33-اخرجه البخاري في الشروط، باب الوصايا (الحديث 2741) وفي المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4459) . و اخرجه مسلم في الوصية، باب ترك الوصية لمن ليس له شيء يوصي فيه (الحديث 19) . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 369) و اخرجه النسائي في الوصايا، هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3624) و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في ذكر مرض رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1626) بنحوه . والحديث عند النسائي في الوصايا، هل اوصى النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3625) . تحفة الاشراف (15970)

34-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب النهي عن البول في الجحر (الحديث 29) تحفة الاشراف (5322)

35-اخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث 94) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب النهي عن البول في الماء الراكد (الحديث 343) . تحفة الاشراف (2911) .

☆☆ حضرت جابر ؓ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

پیشاب کرنے کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان ٹھہرے ہوئے پانی' بہنے والے تھوڑے پانی' زیادہ پانی میں پیشاب نہ کرے جیسا کہ اس حدیث میں یہ بات مذکور ہے جو بخاری و مسلم میں منقول ہے۔ اس طرح قبروں کے احترام کے پیش نظر قبرستان میں پیشاب نہ کرے۔ راستے میں' جہاں بیٹھ کر لوگ بات چیت کرتے ہوں۔ اس جگہ بھی پیشاب نہ کیا جائے۔ اسی طرح پھل دار درخت کے نیچے بھی پیشاب نہ کیا جائے کیونکہ اس بات کا اندیشہ موجود ہوگا کہ کوئی پھل اس پیشاب پر آ گرے۔

احناف کے نزدیک تھوڑے پانی میں پیشاب کرنا حرام ہے جبکہ زیادہ پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تحریکی ہے' جبکہ بہتے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا مکروہ تنزیہی ہے[1]

32 - باب كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ .

باب: غسل خانے میں پیشاب کرنے کی کراہت

36 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اپنے غسل کی جگہ پر ہرگز پیشاب نہ کرے' کیونکہ عام طور پر اس کے نتیجے میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔

33 - باب السَّلَامِ عَلَى مَنْ يَبُولُ .

باب: جو شخص پیشاب کرنے والے کو سلام کرے

37 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ وَقَبِيصَةُ قَالَا أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ

---

[1] ملخص الفقه الاسلامی وادلته الباب الاول الطهارات الفصل الثالث الاستنجاء

36-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب البول في المستحم (الحديث 27) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في كراهية البول في المغتسل (الحديث 21) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهية البول في المغتسل (الحديث 304) تحفة الاشراف (9648)

37-اخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 115) و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ايرد السلام و هو يبول (الحديث 16) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في كراهة رد السلام غير متوضئ (الحديث 90)، و في الاستئذان، باب ما جاء في كراهية التسليم على من يبول (الحديث 2720) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها ، باب الرجل يسلم عليه و هو يبول (الحديث 353) . تحفة الاشراف (76906)

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے اس شخص نے آپ کو سلام کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

34 - باب رَدِّ السَّلَامِ بَعْدَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کرنے کے بعد سلام کا جواب دینا

38 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنْبَأَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنٍ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ أَنَّهُ سَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُولُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى تَوَضَّأَ فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا نبی اکرم ﷺ اس وقت پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے انہیں سلام کا جواب نہیں دیا پھر آپ نے وضو کیا جب آپ نے وضو کرلیا تو پھر ان کے سلام کا جواب دیا۔

35 - باب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِالْعَظْمِ .

ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

39 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ بْنِ سَنَّةَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدُكُمْ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص ہڈی یا مینگنی کے ذریعے استنجاء کرے۔

شرح

علامہ عینی فرماتے ہیں ہڈی اور مینگنی کے ذریعے استنجاء کی ممانعت کا تعلق ہے تو اس بارے میں علماء میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ ثوری، شافعی، احمد، اسحاق اور اہل ظاہر اس بات کے قائل ہیں۔ ہڈی کے ذریعے استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ ان حضرات نے اس بارے میں حدیث کے ظاہر کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ابن قدامہ نے کتاب "المغنی" میں یہ بات تحریر کی ہے، مکڑی اور

38- اخرجه ابو داود في الطهارة، باب ايرد السلام و هو يبول (الحديث 17) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل يسلم عليه و هو يبول (الحديث 350) مطولاً . تحفة الاشراف (11580) .

39- تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9635)

پیاں (کپڑے کے چھوٹے ٹکڑے)، وہ ہر وہ چیز جس کے ذریعے صفائی حاصل کی جاسکتی ہے جیسے پتھر وغیرہ (ان کے ساتھ استنجاء کیا جاسکتا ہے) البتہ مینگنی، ہڈی اور اناج کے ساتھ نہیں کیا جاسکتا۔ خواہ وہ اناج عام خوراک میں شامل ہو یا نہ ہو، ان کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے۔ مینگنی یا ہڈی کے ساتھ استنجاء کرنا جائز نہیں ہے خواہ وہ پاک ہوں یا پاک نہ ہوں، ثوری، شافعی، اسحاق نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

36 - باب النَّهْيِ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ بِالرَّوْثِ

مینگنی کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

40 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَعْقَاعُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ أُعَلِّمُكُمْ إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْخَلَاءِ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا وَلَا يَسْتَنْجِ بِيَمِينِهِ" وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

مَّةِ .

وہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، میں تمہارے لیے باپ کی طرح ہوں میں

ں جب کوئی شخص بیت الخلاء میں جائے تو وہ قبلہ کی طرف رخ یا پیٹھ نہ کرے اپنے دائیں ہاتھ سے

اکرم ﷺ لوگوں کو تین پتھروں کے ذریعے استنجاء کرنے کی ہدایت کرتے تھے آپ انہیں مینگنی

سے منع کرتے تھے۔

نَهْيِ عَنِ الِاكْتِفَاءِ فِي الِاسْتِطَابَةِ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ

اصل کرتے ہوئے تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کرنے کی ممانعت

قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

إِنَّ صَاحِبَكُمْ لَيُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ . فَقَالَ أَجَلْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ

وَ نَكْتَفِيَ بِأَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ .

وث

، كراهية استقبال القبلة عند قضاء الحاجة (الحديث 8) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الا

سا و لرمة (الحديث 313) مطولاً و الحديث عند ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب كراهة مس الذكر

يث 2 ، 3) . تحفة الاشراف (2859) .

باب الاستطابة (الحديث 57) مطولاً . و اخرجه ابو داود في الطهارة، باب كراهية استقبال القبلة عند قضاء

اخرجه الترمذي في الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 16) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة،

حديث 49) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة و النهي عن الروث و الرمة

لاشراف (4505)

☆☆ عبدالرحمٰن بن یزید، حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے ان سے
آپ کے آقا نے آپ کو ہر چیز کی تعلیم دی ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی بتایا ہے؟ تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ
فرمایا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف رخ کر
ہم اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کریں یا ہم تین پتھروں سے کم پر اکتفاء کریں (ان سب چیزوں سے منع کیا ہے)۔

شرح

استنجاء کے حکم کے حوالے سے احناف کی یہ رائے ہے: عام عادت کے اعتبار سے جب تک نجاست اپنے مخرج سے تجاوز
کرے اس وقت تک استنجاء کرنا سنت مؤکدہ ہے یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لیے ہے۔

اس کی دلیل احناف نے یہ پیش کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

''(استنجاء کرنے کے لیے) جو شخص پتھر استعمال کرے وہ طاق تعداد میں انہیں استعمال کرے جو ایسا کرے گا تو اُس
اچھا کیا اور جو نہیں کرتا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے۔'' (ابوداؤد، ابن ماجہ، مسند احمد، سنن بیہقی، ابن حبان)

لیکن اگر نجاست اپنے مخرج سے تجاوز کر جاتی ہے تو اگر تجاوز کرنے والی نجاست کی مقدار ایک درہم جتنی ہو تو اسے
کے ذریعے صاف کرنا واجب ہو جائے گا۔

دیگر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: ''سبیلین'' سے عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی ہر چیز کے لیے استنجاء
پتھر کے ذریعے انہیں صاف کرنا واجب ہے۔ عام عادت کے مطابق خارج ہونے والی چیزوں میں پیشاب پاخانہ مذی
شامل ہیں۔

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اور ناپاکی سے لاتعلق رہو''۔

یہاں ''امر'' کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے
اس حکم میں عمومی مفہوم پایا جاتا ہے اور یہ ہر جگہ اور محل کو عام ہو گا خواہ اس کا تعلق لباس کے ساتھ ہو یا جسم کے ساتھ ہو

ان حضرات نے اپنے موقف کی تائید میں یہ دلیل بھی پیش کی ہے: نبی [illegible]

''کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم کے ذریعے استنجاء نہ کرے''۔

حدیث کے یہ الفاظ امام مسلم نے نقل کیے ہیں۔

37

امام ابوجعفر طحاوی کی تحقیق

اس موضوع سے متعلق امام ابوجعفر طحاوی نے بعض روایات نقل کی ہیں انہیں نقل کر [illegible]
ہیں۔

''کچھ حضرات نے اس رائے کو اختیار کیا ہے: استنجاء کرتے وقت تین سے کم پتھر استعمال کرنا جائز نہیں ہیں اور انہوں نے دلیل کے طور پر وہ روایات نقل کی ہیں، جنہیں ابھی ہم ذکر کر چکے ہیں۔

بعض دیگر حضرات نے اس کے برعکس رائے پیش کی ہیں، وہ یہ کہتے ہیں: جب انسان (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو اسے استعمال کرنے چاہئیں جس کے ذریعے گندگی صاف ہو جائے' خواہ وہ تین ہوں، یا اس سے زیادہ ہوں یا اس سے کم ہوں، طاق تعداد میں ہو یا طاق تعداد میں نہ ہو تو وہ شخص پاک ہو جاتا ہے۔

ان حضرات نے اس بارے میں یہ دلیل پیش کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہاں طاقت تعداد میں (پتھر لانے کا) جو حکم دیا ہے اُس میں اس بات کا احتمال پایا جاتا ہے، طاق تعداد استعمال کرنا استحباب کے طور پر ہو، یہ نہ ہو کہ جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے، وہ پاک ہی نہ ہو اور اس میں اس بات کا بھی احتمال پایا جاتا ہے، نبی اکرم ﷺ نے یہ تعداد اس حوالے سے متعین کی ہو، جو شخص طاق تعداد میں انہیں استعمال نہ کرے، وہ (شرعی طور پر) پاک شمار نہ ہو۔

تو اب ہم اس بات کا جائزہ لیں گے: کیا ہمیں اس حوالے سے کوئی ایسی روایت ملتی ہے؟ جو اس بارے میں ہماری رہنمائی کر سکے!

اس حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''جو شخص سرمہ لگائے وہ طاق تعداد میں لگائے' جو ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہیں کرتا تو اس میں (شرعی اعتبار سے) کوئی حرج نہیں ہے' اور جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے' وہ طاق تعداد میں کرے' جو ایسا کرے گا اس نے اچھا کیا (اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں) اور جو شخص کسی (تیلی) وغیرہ کے ذریعے دانتوں کا خلال کرے' اسے (خلال کے نتیجے میں نکلنے والی چیز کو پھینک دینا چاہیے) اور جو شخص زبان کے ذریعے مس کر (دانتوں میں سے کوئی چیز نکال دے) اُسے وہ نگل لینی چاہیے' جو شخص ایسا کرے گا تو اس نے اچھا کیا اور جو نہیں کرے گا تو اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے' جو شخص قضائے حاجت کرنے کے لیے آئے' سے پردہ کر لینا چاہیے' یہاں تک کہ پردہ کرنے کے لیے اُسے ٹیلہ ملے تو اسے ہی اکٹھا کر کے اس کے ذریعے پردہ کرے' کیونکہ شیطان آدم کی شرمگاہوں کی کھیلتا ہے''۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے' یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے' تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:

''جو شخص (استنجاء کرتے ہوئے) پتھر استعمال کرے تو وہ طاق تعداد میں استعمال کرے' اگر وہ ایسا کرتا ہے' تو اچھا کرتا ہے' اگر وہ ایسا نہیں بھی کرتا تو کوئی حرج بھی نہیں ہے''۔

(امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے) اس سے یہ ثابت ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے سابقہ ذکر شدہ آثار میں طاق تعداد میں پتھر استعمال کرنے کا جو حکم دیا ہے' وہ طاق تعداد کے استحباب کے طور پر ہے' یہ لازم نہیں ہے' اس کے بغیر استنجاء کرنا جائز

ہی نہیں ہے۔

اس کے بعد امام ابوجعفر طحاوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی گئی ہے' جو اس مفہوم کی وضاحت کرتی ہے۔

''حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تین پتھر لا دو۔ (حضرت عبداللہ ؓ کہتے ہیں) میں نے انہیں تلاش کیا تو مجھے دو پتھر اور ایک مینگنی ملی' تو نبی اکرم ﷺ نے مینگنی کو پھینک دیا اور پتھر لے لیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (مینگنی) ناپاک ہوتی ہے''۔

اس کے بعد ابوجعفر طحاوی نے اسی روایت کی ایک اور سند نقل کی ہے' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی ہے' اس حدیث سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے ایک ایسے مقام پر موجود تھے جہاں پتھر نہیں تھے' کیونکہ آپ ﷺ کا حضرت عبداللہ کو یہ کہنا: مجھے تین پتھر لا دو' یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے' وہاں ایسی صورتِ حال تھی' کیونکہ اگر نبی اکرم ﷺ کے آس پاس پتھر موجود ہوتے تو آپ ﷺ کو دوسرے کو کہنے کی ضرورت نہیں تھی' وہ آپ ﷺ کو پتھر لا کر دے۔

پھر جب حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ' آپ ﷺ کی خدمت میں دو پتھر اور ایک مینگنی لے کر حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے مینگنی کو ایک طرف کر دیا اور دو پتھر لے لیے۔

یہ بھی اس بات پر دلالت کرتا ہے نبی اکرم ﷺ نے اس وقت دو پتھر استعمال کیے ہوں گے۔

اور یہ اس بات پر بھی دلالت کرتا ہے' نبی اکرم ﷺ کے نزدیک ان دونوں پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا اسی طرح جائز ہے' جس طرح تین پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز ہے۔

کیونکہ اگر تین سے کم پتھروں کے ذریعے طہارت حاصل کرنا جائز نہ ہوتا تو نبی اکرم ﷺ دو پتھروں پر اکتفاء نہ کرتے۔ ورآپ ﷺ' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ حکم دیتے' وہ آپ ﷺ کے لیے تیسرا پتھر تلاش کر کے لائیں' تو آپ ﷺ کا اس عمل کو ترک کرنا اس بات کی دلیل ہے۔ آپ ﷺ نے صرف دو پتھروں پر اکتفاء کیا۔

* * *

38 - باب الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرَيْنِ .

باب: دو پتھروں کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

42 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ لَيْسَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ذَكَرَهُ وَلٰكِنْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَتَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَائِطَ

42- اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يستنجى بروث (الحديث 156) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الاستنجاء بالحجارة و النهي عن الروث والرمة (الحديث 314) . تحفة الاشراف (9170) .

وَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِيَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ اَجِدْهُ فَاَخَذْتُ رَوْثَةً فَاَتَيْتُ بِهِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ "هٰذِهِ رِكْسٌ ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرِّكْسُ طَعَامُ الْجِنِّ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن اسود اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں' مجھے دو پتھر ملے' لیکن میں نے جب تیسرا پتھر تلاش کیا' تو وہ مجھے نہیں ملا۔ تو میں نے ایک مینگنی لی اور انہیں لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ نے پتھر لے لیے اور مینگنی کو پھینک دیا اور فرمایا: یہ ناپاک ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ فرماتے ہیں: مینگنی جنات کی خوراک ہے۔

39 - باب الرُّخْصَةِ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِحَجَرٍ وَّاحِدٍ .

باب: ایک پتھر کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرنے کی اجازت

43 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ ".

☆☆ سلمہ بن قیس' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں' کہ جب تم نے استنجاء کرنا ہو' تو طاق پتھر کے ذریعے کرو۔

40 - باب الْاِجْتِزَاءِ فِی الْاِسْتِطَابَةِ بِالْحِجَارَةِ دُوْنَ غَيْرِهَا .

باب: پاکیزگی حاصل کرتے ہوئے کسی اور چیز کی بجائے پتھر پر اکتفاء کرنا

44 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُّسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِهَا فَاِنَّهَا تُجْزِیْ عَنْهُ ".

☆☆ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص پاخانہ کرنے کے لیے جائے' تو وہ اپنے ساتھ تین پتھر لے' اور ان کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرے' تو یہ چیز اس کے لیے کافی ہوگی۔

41 - باب الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ .

باب: پانی کے ذریعے استنجاء کرنا

43- اخرجه الترمذي في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27) . و اخرجه النسائي في الطهارة الامر بالاستنثار (الحديث 89) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المبالغة في الاستنشاق و الاستنثار (الحديث 406) . تحفة الاشراف (4556) .

44- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الاستنجاء بالحجارة (الحديث 40) . تحفة الاشراف (15757) .

45- اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَّقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ اَحْمِلُ اَنَا وَغُلَامٌ مَّعِيْ نَحْوِيْ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَيَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ .

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تھے تو میں (پانی اٹھا کر) ساتھ جاتا تھا' میرے ساتھ ایک لڑکا بھی ہوتا تھا' ہمارے پاس پانی کا برتن ہوتا تھا تو نبی اکرم ﷺ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے۔

46- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُّعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَّسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ مِنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهٗ .

(۴۶) سیدہ عائشہ ؓ نے خواتین سے کہا: تم لوگ اپنے شوہروں کو یہ کہو کہ وہ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کریں کیونکہ مجھے ان سے شرم آتی ہے' نبی اکرم ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

42 - باب النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ .

باب دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرنے کی ممانعت

47- اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ نَبَّاَنَا هِشَامٌ عَنْ يَّحْيٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِيْ اِنَائِهٖ وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهٖ ."

☆☆ حضرت ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے. جب کوئی شخص کچھ پیئے' تو وہ برتن میں سانس نہ لے اور جب کوئی شخص قضائے حاجت کے لیے جائے' تو وہ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو نہ چھوئے اور دائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے صاف نہ کرے۔

48- اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَّحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّتَنَفَّسَ فِي الْاِنَاءِ وَاَنْ يَّمَسَّ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ وَاَنْ يَّسْتَطِيْبَ بِيَمِيْنِهٖ .

45- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنجاء بالماء (الحديث 150)، و باب من حمل معه الماء لطهوره (الحديث 151) مختصراً، و باب حمل العنزة مع الماء في الاستنجاء (الحديث 152)، و باب ما جاء في غسل البول (الحديث 217) بنحوه، و في الصلاة باب الصلاة الى العنزة (الحديث 500) بنحوه . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب الاستنجاء بالماء من التبرز (الحديث 69 و 70)، و (الحديث 71) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الاستنجاء بالماء (الحديث 43) . تحفة الاشراف (1094)

46- اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الاستنجاء بالماء (الحديث 19) . تحفة الاشراف (17970) .

47- تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24) .

48- تقدم في الطهارة، باب النهي عن مس الذكر باليمين عند الحاجة (الحديث 24)، والنهي عن الاستنجاء باليمين (الحديث 47) .

☆☆ ابوقتادہ کے صاحب زادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں. نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ آدمی کچھ پیتے ہوئے برتن میں سانس لے' یا دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرم گاہ کو چھوئے' یا دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے۔

49- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَّنْصُوْرٍ وَّالْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّا لَنَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ . قَالَ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ يَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِيَمِيْنِهٖ وَيَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ "لَا يَسْتَنْجِيْ اَحَدُكُمْ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ ."

☆☆ حضرت سلمان فارسی ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے. ایک مرتبہ کچھ مشرکین نے ان سے کہا کہ ہم نے یہ بات دیکھی ہے' کہ آپ کے آقا نے آپ کو استنجاء کرنے کی بھی تعلیم دی ہے' تو حضرت سلمان ؓ نے فرمایا: ایسا ہی ہے' آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے' کہ کوئی شخص دائیں ہاتھ کے ذریعے استنجاء کرے' یا قبلہ کی طرف رخ کر کے استنجاء کرے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے' کہ کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

43 - باب دَلْكِ الْيَدِ بِالْاَرْضِ بَعْدَ الْاِسْتِنْجَاءِ .

باب: استنجاء کرنے کے بعد زمین پر ہاتھ ملنا

50- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَلَمَّا اسْتَنْجٰى دَلَكَ يَدَهٗ بِالْاَرْضِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا (وضو سے پہلے) جب آپ نے استنجاء کیا' تو آپ نے اپنا ہاتھ زمین پر رگڑا۔

51- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَى الْخَلَاءَ فَقَضَى الْحَاجَةَ ثُمَّ قَالَ "يَا جَرِيْرُ هَاتِ طَهُوْرًا ." فَاَتَيْتُهٗ بِالْمَاءِ فَاسْتَنْجٰى بِالْمَاءِ وَقَالَ بِيَدِهٖ فَدَلَكَ بِهَا الْاَرْضَ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ .

☆☆ ابراہیم بن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھا' نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' آپ نے اپنی حاجت کو پورا کیا اور پھر ارشاد فرمایا: اے جریر! وضو کے لیے پانی لے کر

49- تقدم في الطهارة، النهي عن الاكتفاء في الاستطابة باقل من ثلاثة احجار (الحديث 41)

50- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14887) .

51- اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب من دلك يده بالارض بعد الاستنجاء (الحديث 359) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (3207) .

آو میں پانی لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے پانی کے ذریعے استنجاء کیا' پھر آپ نے اپنے دست مبارک کو ز
پر رگڑا۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت شریک کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ واللہ ا

44 - باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ .

باب پانی کی مقدار متعین کرنا

52 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّ جَعْفَرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ . فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ ".

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا' جس میں جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے' تو وہ ناپاک نہ ہوتا۔

شرح

احناف اس روایت کو تسلیم نہیں کرتے ہیں' احناف نے یہ بات بیان کی ہے سند اور متن دونوں حوالوں سے اس روا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف نے دوسرا نکتہ یہ اٹھایا ہے' حدیث میں لفظ دو قلے یعنی پکی مٹی کے بنے ہوئے دو گھڑے استعمال ہوا ہے' گھڑے کی مقدار کیا ہو گی؟ اس کا کہیں ذکر نہیں ہے' تو جب اس کی مقدار مجہول ہو جائے گی تو ہم اس کی بنیاد پر کوئی حکم نہیں کر سکیں گے۔

اس کے مقابلے میں نبی اکرم ﷺ سے مستند طور پر یہ بات ثابت ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے کیونکہ اس نے پھر اسی پانی سے غسل کرنا ہوگا“۔

اس بارے میں امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے باقاعدہ ایک باب کے تحت تین روایات نقل کی ہیں' ان میں ایک حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور بقیہ دو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہیں' ان کے الفاظ میں اختلاف پایا جاتا ہے لیکن ان سب کا نفس مضمون یہی ہے ”ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کیا جاتا“۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے جو روایت نقل کی ہے' جس سے یہ ثابت ہوتا ہے' اگر پانی کی مقدار دو قلے ہو' تو اس میں نجاست شامل

52- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما ينجس الماء (الحديث 63)، والنسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 327) . تحفة الاشراف (7272) .

ہونے سے وہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

اگر اس روایت کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ ثابت ہوگا' اگر کسی جگہ پر دو قلے کی مقدار میں پانی موجود ہو اور کوئی شخص اس پانی میں پیشاب کر دے' تو وہ پانی ناپاک نہیں ہوگا' لیکن اس بات کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرے گا اور احناف بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

•••——•••——•••

45 - باب تَرْكِ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ .

باب: پانی کی کوئی مقدار متعین نہ کرنا

53 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ لاَ تُزْرِمُوهُ ". فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي لاَ تَقْطَعُوا عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' ایک شخص اٹھ کر اسے مارنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو' تم اسے کچھ نہ کہو جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوایا اور اس جگہ پر بہا دیا۔

امام ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں: اس روایت کے الفاظ کا مطلب ہے' کہ تم اس کو پیشاب کرنے کے دوران میں نہ روکو۔

54 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَالَ أَعْرَابِيٌّ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک آدمی نے مسجد میں پیشاب کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا' کہ پانی کا ایک ڈول اس پر بہا دیا جائے۔

55 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَالَ فَصَاحَ بِهِ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتْرُكُوهُ ". فَتَرَكُوهُ حَتَّى بَالَ ثُمَّ

53- اخرجه البخاري في الادب، باب الرفق في الامر كله (الحديث 6065) . واخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد، وان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 98) . واخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 328) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب الارض يصيبها البول كيف تغسل (528) . تحفة الاشراف (290) .

54- اخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 221) بنحوه . واخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات اذا حصلت في المسجد وان الارض تطهر بالماء من غير حاجة الى حفرها (الحديث 99) . واخرجه النسائي في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 55) . تحفة الاشراف (1657) .

55- تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 54)

اَمَرَ بِدَلْوٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک آدمی مسجد میں آیا' اس نے وہاں پیشاب کر دیا' لوگوں نے اسے منع کرو روکنے کی کوشش کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے کرنے دو' تو لوگوں نے اسے چھوڑ دیا' جب اس نے پیشاب کر لیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اس جگہ پر پانی کا ڈول بہا دیا گیا۔

56 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ اَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ دَلْوًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی مسجد میں پیشاب کرنے لگا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کرنے دو' بعد میں پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہا دینا' تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے' تمہیں تنگی پیدا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

46 - باب الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی کا حکم

57 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّاُ مِنْهُ ."

قَالَ عَوْفٌ وَّقَالَ خِلَاسٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ وہ بعد میں اسی سے وضو کرے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مضمون نجاست کے احکام ہیں۔ جو ہم اس سے پہلے تفصیل کے ساتھ حدیث: 31 کے تحت ذکر کر چکے ہیں۔

58 اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ

56- اخرجه البخاري في الوضوء، باب صب الماء على البول في المسجد (الحديث 220)، وفي الادب باب قول النبي صلى الله عليه وسلم يسروا ولا تعسروا (الحديث 6128) . واخرجه النسائي في المياه، باب التوقيت في الماء (الحديث 329) . تحفة الاشراف (14111) .

57- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (12304) .

58- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (14579) .

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ ."

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ يَعْقُوْبُ لَا يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اِلَّا بِدِيْنَارٍ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے' پھر وہ اُسی سے غسل بھی کرے گا۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی یعقوب اس روایت کو ایک دینار کے عوض میں بیان کیا کرتے تھے۔

شرح

یعقوب نامی یہ راوی یعقوب بن ابراہیم بن کثیر العبدی القیسی ہیں۔ ان کی کنیت "ابویوسف" ہے اور اسم منسوب "دورقی" ہے۔ ان کا انتقال 252 ہجری میں ہوا۔

یہ امام نسائی کے استاد ہیں۔

47 - باب مَاءِ الْبَحْرِ .

باب: سمندر کے پانی کا حکم

59 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ اَنَّ الْمُغِيْرَةَ بْنَ اَبِيْ بُرْدَةَ مِنْ بَنِيْ عَبْدِ الدَّارِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ تَوَضَّاْنَا بِهِ عَطِشْنَا اَفَنَتَوَضَّاُ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی ساتھ لے کر جاتے ہیں' اگر اس کے ذریعے ہم وضو کرتے ہیں' تو خود پیاسے رہ جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

شرح

سمندر کا پانی پاک ہوتا ہے' جس طرح دیگر پانی پاک ہوتے ہیں۔

59- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 83) . واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ماء البحر انه طهور (الحديث 69) . واخرجه النسائي في المياه، الوضوء بماء البحر (331) وفي الصيد والذبائح، باب ميتة البحر (الحديث 4361) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب الوضوء بماء البحر (الحديث 386) وفي الصيد، باب الطافي من صيد البحر (الحديث 3246) مختصراً . تحفة الاشراف (14618) .

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور عام فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم کے حوالے سے یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی حدیث نقل کی ہے اس کے بعد وہ تحریر کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ کے صحاب میں سے اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں جن میں سے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سمندر کے پانی کے ذریعے (وضو یا غسل کرنے) میں کوئی حرج نہیں ہے۔

جبکہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے سمندر کے پانی کے ذریعے وضو کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے ان میں حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آگ ہے[1]۔

•••———•••———•••

48 - باب الْوُضُوْءِ بِالثَّلْجِ .

باب برف کے ذریعے وضو کرنا

60 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں تھوڑی دیر خاموش رہا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان ہوں، تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان آپ اس دوران خاموش ہوتے ہیں، تو آپ کیا پڑھتے ہیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں یہ پڑھتا ہوں:

---

[1] (جامع ترمذی 1:100)

60-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 744) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 147) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب السكتة عند الافتتاح (الحديث 781) . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (333) مختصراً، و في الافتتاح، باب الدعاء بين التكبير و القراءة (الحديث 894) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 805) و الحديث عند النسائي في الافتتاح، سكوت الامام بعد افتتاحه الصلاة (الحديث 893) تحفة الاشراف (14896)

''اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان، اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کیا ہے، اور میری خطاؤں کو اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اے اللہ! میری خطاؤں کو برف، پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے''۔

49 - باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الثَّلْجِ

باب: برف کے پانی کے ذریعے وضو کرنا

61 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

''اے اللہ! برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے میری خطاؤں کو دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کرتا ہے''۔

50 - باب الْوُضُوْءِ بِمَآءِ الْبَرَدِ .

باب: اولوں کے پانی سے وضو کرنا

62 - أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى مَيِّتٍ فَسَمِعْتُ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَأَوْسِعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ."

☆☆ جبیر بن نفیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، انہوں نے فرمایا: میں نے دیکھا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ ادا کی تو میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

''اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے، اس پر رحم کر، اس کو عافیت نصیب کر، اس سے درگزر کر، اس کی اچھی طرح سے مہمان نوازی کر، اس کی قبر کو کشادہ کر دے اور اسے پانی، برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے اور اس کو اس کی

61-انفرد به النسائي، و سياتي في المياه، باب الوضوء بماء الثلج و البرد (الحديث 332) . تحفة الاشراف (16779)

62-اخرجه مسلم في الجنائز، باب الدعاء للميت في الصلاة (الحديث 85 و 86) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما يقول في الصلاة على الميت (الحديث 1025) بنحوه، مختصراً . و اخرجه النسائي في الجنائز، الدعاء (الحديث 1982 و 1983) مطولاً، و هو في عمل اليوم و الليلة، نوع آخر من الدعاء (الحديث 1087) من بعض الطريق . تحفة الاشراف (10901) .

خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کرتے ہیں"۔

51 - باب سُؤْرِ الْكَلْبِ .

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

63 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی کے برتن میں سے کچھ پی لے' تو وہ شخص اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں. ہمارے اصحاب' ثوری' لیث فرماتے ہیں' کتے کا جوٹھا نجس ہے۔ اور ایسے برتن کو دھویا جائے گا جس میں کتے نے منہ ڈالا ہو۔

امام مالک فرماتے ہیں. یہ پاک ہے' تاہم اگر کتا پانی میں منہ ڈال دے تو اس برتن کو دھونا مستحب ہے' لیکن اگر وہ دودھ یا گھی میں منہ ڈال دے تو اسے کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کتے (کا جوٹھا برتن دھونے) کے بارے میں منقول حدیث کے بارے میں وہ فرماتے ہیں' مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟

ابن قاسم نے ان کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے۔ انہوں نے کئی مرتبہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن قاسم کہتے ہیں' امام مالک کتے کو گھریلو (پالتو جانوروں) میں شمار کرتے ہیں[1]

64 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اُسے سات مرتبہ دھوئے۔

65 - اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ

---

[1] مختصر اختلاف العلماء الجزء 1 فی سؤر الکلب

63-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الماء الذي يغسل به شعر الانسان (الحديث 172) . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 90) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 364) . تحفة الاشراف (13799) .

64-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (12230) .

هِلَالُ بْنُ اُسَامَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

52 - باب الْاَمْرِ بِاِرَاقَةِ مَا فِي الْاِنَاءِ اِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈال دیا ہو اس کے پانی کو بہانے کا حکم

66 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي رَزِينٍ وَاَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مِرَارٍ".

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَلِيَّ بْنَ مُسْهِرٍ عَلٰى قَوْلِهِ فَلْيُرِقْهُ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ شخص اس برتن میں موجود پانی وغیرہ کو بہا دے' پھر اس کو سات مرتبہ دھوئے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی فرماتے ہیں: روایت کے الفاظ میں بہانے کے الفاظ کو نقل کرنے میں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے علی نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے۔

شرح

اس حدیث کا بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اسے دھونے کا طریقہ کیا ہوگا؟

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایسے برتن کو آٹھ مرتبہ دھویا جائے گا اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے گا۔

امام مالک کے نزدیک ایسے برتن کو استعمال کے وقت سات مرتبہ دھویا جائے گا۔

بعض فقہاء نے یہ روایت بیان کی ہے کہ امام شافعی نے پہلے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایسے برتن کو ایک مرتبہ دھونا کافی ہے۔

امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ کتے کے جوٹھے کا حکم دیگر نجاستوں کی مانند ہے اور اس میں عام نجاستوں کی طرح نجاست کے زائل ہونے کے غالب گمان کا اعتبار کیا جائے گا اگر وہ ایک مرتبہ دھونے سے حاصل ہو جائے تو مزید دھونے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب تک نجاست کے زائل ہونے کا غالب گمان نہ ہو اس وقت تک اسے بار بار دھویا جائے گا۔ اگرچہ بیس مرتبہ ہی کیوں نہ دھونا پڑے۔

فقہاء کے درمیان اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ یہ جوٹھا پانی نجس ہے یا پاک ہے؟

65-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (15352) .

66-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 89) و اخرجه النسائي في المياه، باب سور الكلب (334) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 363) . تحفة الاشراف (14607) .

احناف، شوافع اور حنابلہ کے نزدیک یہ نجس ہے اور اسے دھونا فرض ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ (برتن یا پانی) پاک ہے لیکن اسے دھونا مسنون عبادت ہے۔

امام ابوجعفر طحاوی نے اس موضوع پر پہلے وہ روایات نقل کی ہیں جن میں ایسے برتن کو سات مرتبہ دھونے کا حکم موجود ہے

پھر آپ تحریر کرتے ہیں:

''ان آثار کی بنیاد پر اہل علم کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جب کوئی کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اس وقت تک پاک نہیں ہوگا جب تک اسے سات مرتبہ دھو نہ لیا جائے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔''

53 - باب تَعْفِيرِ الْإِنَاءِ الَّذِيْ وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ بِالتُّرَابِ .

باب: جس برتن میں کتے نے منہ ڈالا ہو اس کو مٹی کے ذریعے مانجھ کر صاف کرنا

67 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ فِيْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا ہے' تاہم شکار کے لیے استعمال ہونے والے کتے اور بکریوں کی حفاظت کے لیے استعمال ہونے والے کتے کو رکھنے کی اجازت دی ہے' آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھو لو اور آخری دفعہ اسے مٹی کے ذریعے مانجھ لو۔

54 - باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ .

باب: بلی کے جوٹھے کا حکم

68 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَكَرَتْ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ - قَالَتْ كَبْشَةُ - فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ فَقُلْتُ نَعَمْ . قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ

67-اخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم ولوغ الكلب (الحديث 93) . و اخرجه ابوداود في الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (الحديث 74) . و اخرجه النسائي في المياه، باب تعفير الاناء بالتراب من ولوغ الكلب فيه (الحديث 335 و 336) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب غسل الاناء من ولوغ الكلب (الحديث 365) مختصراً . و الحديث عند مسلم في المساقاة باب الامر بقتل الكلاب و بيان نسخه و بيان تحريم اقتنائها الا لصيد او زرع او ماشية و نحو ذلك (الحديث 48 و 49) و ابن ماجه في الصيد، باب قتل الكلاب الا كلب صيد او زرع (الحديث 3200 و 3201) تحفة الاشراف (9665) .

68-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب سؤر الهرة (الحديث 75) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في سؤر الهرة (الحديث 92) . و اخرجه النسائي في المياه، باب سؤر الهرة (339) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء بسؤر الهرة و الرخصة في ذلك (الحديث 367) بنحوه . تحفة الاشراف (12141) .

وَالطَّوَّافَاتِ ."

☆☆ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے' پھر اس کے بعد اس خاتون نے کوئی بات ذکر کی' جس کے بعد انہوں نے یہ بیان کیا' کہ میں نے حضرت ابوقتادہ کے وضو کا پانی رکھا ہوا تھا' ایک بلی آئی اور اس پانی میں سے پینے لگی' تو حضرت ابوقتادہ نے اس بلی کے لیے اس برتن کو اس کی طرف کر دیا' اس بلی نے پانی پی لیا' سیدہ کبشہ بیان کرتی ہیں' کہ حضرت ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں غور سے اس کا جائزہ لے رہی ہوں' تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو' تو میں نے جواب دیا: جی ہاں' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: یہ (یعنی بلی) ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ گھر میں آنے جانے والے (پالتو جانوروں) میں شامل ہے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں. امام ابوحنیفہ' امام محمد اور ابن ابی لیلیٰ نے اسے (یعنی بلی کے جوٹھے) کو مکروہ قرار دیا ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابن عمر اور حضرت ابوہریرہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

امام مالک' امام اوزاعی' امام ابویوسف اور حسن بن صالح کے نزدیک اس میں کوئی حرج نہیں ہے[1]

55 - باب سُؤْرِ الْحِمَارِ .

باب: گدھے کے جوٹھے کا حکم

69 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَانَا مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی طرف سے منادی کرنے والا شخص میرے پاس آیا اور بولا: اللہ اور اس کے رسول نے گدھے کے گوشت کو کھانے سے تمہیں منع کر دیا ہے' کیونکہ یہ ناپاک ہیں۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں. ہمارے اصحاب (یعنی فقہاء احناف) فرماتے ہیں' اس (یعنی گدھے یا خچر کے جوٹھے) کے ذریعے وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام مالک' امام شافعی اور امام اوزاعی فرماتے ہیں. جائز ہے[1]

---

[1] مختصر اختلاف العلماء' الجزء 1' فی سؤر الهر

69-اخرجه البخاري في الجهاد، باب التكبير عند الحرب (الحديث 2991) مطولاً . و في المغازي باب غزوة خيبر (الحديث 4198) مطولاً . و اخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، تحريم اكل لحوم الحمر الاهلية (4352) مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الذبائح، باب لحوم الحمر الوحشية (الحديث 3196) . و الحديث عند البخاري في المناقب، باب 28 . (الحديث 3647) تحفة الاشراف (1457)

[1] مختصر اختلاف العلماء' الجزء 1' فی سؤر الحمار والبغل

56 - باب سُؤْرِ الْحَائِضِ .

باب: حیض والی عورت کا جوٹھا

70 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ فَيَضَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ وَكُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْإِنَاءِ فَيَضَعُ فَاهُ حَيْثُ وَضَعْتُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ بعض اوقات میں کوئی ہڈی چوستی تھی تو بعد میں نبی اکرم ﷺ بھی اپنا منہ اسی جگہ پر رکھ دیتے تھے جہاں میں نے رکھا ہوتا تھا' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اسی طرح میں کسی برتن میں سے پانی پیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ بھی منہ اسی جگہ پر رکھتے تھے' جہاں میں نے منہ رکھا ہوتا تھا حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

57 - باب وُضُوْءِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ جَمِيْعًا .

باب: مرد وخواتین (یعنی میاں بیوی) کا ایک ساتھ وضو کرنا

71 - أَخْبَرَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُوْنَ فِي زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيْعًا .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مرد اور خواتین (یعنی میاں بیوی) ایک ساتھ وضو کرلیا کرتے تھے۔

58 - باب فَضْلِ الْجُنُبِ .

باب: جنبی شخص کا بچایا ہوا پانی

70-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض رأس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 4) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في مؤاكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 259) . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب مؤاكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 278) مطولاً (الحديث 279) . و باب الانتفاع بفضل الحائض (الحديث 280 و 281) وفي المياه، باب سؤر الحائض (الحديث 340)، و في الحيض و الاستحاضة، باب مؤاكلة الحائض و الشرب من سورها (الحديث 375) مطولاً و (الحديث 376) ، و الانتفاع بفضل الحائض (الحديث 377 و 378)، و في عشرة النساء من الكبرى ، مؤاكلة الحائض و الشرب من سورها والانتفاع بفضلها (الحديث 234) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مؤاكلة الحائض و سورها (الحديث 643) . تحفة الاشراف (16145) .

71-اخرجه البخاري في الوضوء، باب وضوء الرجل مع امرأته، وفضل وضوء المرأة (الحديث 193) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء بفضل وضوء المرأة (الحديث 79) . و اخرجه النسائي في المياه، باب الرخصة في فضل المرأة (الحديث 341) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يتوضآن من اناء واحد (الحديث 381) بنحوه . تحفة الاشراف (8350) .

---

72 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں غسل کرلیا کرتی تھیں۔

59 - باب الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْوُضُوْءِ .

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ' جو مرد کے وضو کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

73 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَيَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيَّ .

☆☆ عبداللہ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ نبی اکرم ﷺ مکوک کے ذریعے وضو کر لیتے تھے اور پانچ مکاکیک کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

74 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَدَّتِي وَهِيَ أُمُّ عُمَارَةَ بِنْتُ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ قَدْرَ ثُلُثَيِ الْمُدِّ .

قَالَ شُعْبَةُ فَأَحْفَظُ أَنَّهُ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَجَعَلَ يَدْلُكُهُمَا وَيَمْسَحُ أُذُنَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَلَا أَحْفَظُ أَنَّهُ مَسَحَ ظَاهِرَهُمَا .

☆☆ عباد بن تمیم سیدہ اُم عمارہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے وضو کرنا تھا تو آپ کے لیے جس برتن میں پانی لایا گیا وہ دو تہائی مُد کے برابر تھا۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں' اس روایت میں مجھے یہ الفاظ یاد ہیں' کہ نبی کرم ﷺ نے دونوں بازوؤں کو

72-اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المراة في اناء واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41) مطولاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل (الحديث 228) مطولاً وفي المياه، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المراة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 376) . تحفة الاشراف (16586) .

73-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل والمراة في اناء واحد في حالة واحدة، و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما يجزىء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 95م) تعليقاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزىء من الماء في الوضوء (الحديث 95) بمعناه و (الحديث 609م) تعليقاً . و اخرجه النسائي في الطهارة، باب ذكر القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للغسل (الحديث 229)، و في المياه، باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) . تحفة الاشراف (963) .

74- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما يجزىء من الماء في الوضوء (الحديث 94) . تحفة الاشراف (18336) .

دھویا اور آپ نے انہیں ملا پھر آپ نے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصے کا مسح کیا' تاہم اس روایت میں مجھے یہ بات یاد نہیں ہے کہ راوی نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں کانوں کے باہر والے حصے کا بھی ذکر کیا تھا۔

60 - باب النِّيَّةِ فِي الْوُضُوْءِ

باب: وضو میں نیت کرنے کا حکم

75 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ ح وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَى رَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ".

☆☆ علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر شخص کو وہی اجر ملتا ہے' جس کی اس نے نیت کی ہو' جس شخص کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے حصول کے لیے ہوگی یا کسی عورت کے ساتھ شادی کرنے کے لیے ہوگی' تو اس کی ہجرت اسی طرف شمار ہوگی' جس کی طرف نیت کر کے اس نے ہجرت کی تھی۔

شرح

باب: وضو کے مستحبات

مسئلہ. متون میں وضو کے دو مستحبات کا تذکرہ موجود ہے' ان میں پہلا دائیں طرف سے آغاز کرنا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں پاؤں سے پہلے اور دائیں پاؤں کو بائیں پاؤں سے پہلے دھویا جائے۔ صحیح قول کے مطابق اسی میں

75- اخرجه البخاري في بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 1) . مختصرًا، و في الايمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنية و الحسبة، و لكل امرئ ما نوى (الحديث 54) و في العتق، باب الخطا و النسيان في العتاقة و الطلاق و نحوه (الحديث 2529)، و في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة (الحديث 3898)، و في النكاح، باب من هاجر و عمل خيرًا لتزويج امراة فله ما نوى (الحديث 75070)، و في الايمان و النذور، باب النية في الايمان (الحديث 6689)، و في الحيل، باب في ترك الحيل و ان لكل امرئ ما نوى في الايمان و غيرها (الحديث 6953) . و اخرجه مسلم في الامارة، باب قوله صلى الله عليه وسلم، انما الاعمال بالنية، و انه يدخل فيه الغزو و غيره من الاعمال (الحديث 155) و اخرجه ابوداؤد في الطلاق، باب فيما عني به الطلاق و النيات (الحديث 2201) . و اخرجه الترمذي في فضائل الجهاد، باب فيمن يقاتل رياء و للدنيا (الحديث 1647) . و اخرجه النسائي في الطلاق، باب الكلام اذا قصد به فيما يحتمل معناه (الحديث 3437) و في الايمان و النذور، النية في اليمين (الحديث 3803) . و اخرجه ابن ماجه في الزهد، باب النية (الحديث 4227) . تحفة الاشراف (10612).

فضیلت ہے جن اعضاء کو دھویا جاتا ہے ان میں سے کانوں کے علاوہ باقی ہر عضو کے دائیں کو پہلے دھونا مستحب ہے (صرف کانوں کا مسح ایک ساتھ کیا جاتا ہے)۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کا صرف ایک ہی ہاتھ ہو یا اس کے ایک ہاتھ میں کوئی علت ہو جس کی وجہ سے وہ دونوں کانوں کا ایک ساتھ مسح نہ کر سکتا ہو' تو پہلے دائیں کان کا مسح کرے گا' پھر بائیں کان کا مسح کرے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ. دوسرا مستحب گردن کا مسح کرنا ہے' اس سے مراد ہاتھ کے ظاہری حصے کے ذریعے مسح کرنا ہے۔

مسئلہ. حلقوم (یعنی گردن کے اگلے حصے) کا مسح کرنا بدعت ہے۔ (بحرالرائق)

وضو کے مزید آداب

مسئلہ: یہاں وضو کی چند اور سنتیں اور چند اور آداب بھی ہیں' جن کا تذکرہ مشائخ نے کیا ہے۔

مسئلہ: ان میں ایک سنت یہ ہے کہ پاؤں کو دھوتے وقت دائیں ہاتھ سے انسان پانی کا برتن پکڑے اور پہلے دائیں پاؤں کے اگلے حصے پر پانی بہائے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے اُسے ملے' تین مرتبہ اس طرح دھو لینے کے بعد بائیں پاؤں پر اگلے حصے پر پانی ڈالے اور اس کو بھی مل لے۔ (محیط)

مسئلہ. ان میں سے ایک سنت یہ ہے کہ ہاتھ اور پاؤں دھوتے وقت انگلیوں کے کناروں سے دھونا شروع کیا جائے۔ (فتح القدیر' محیط)

مسئلہ. سر کے اگلے حصے سے مسح شروع کرنا سنت ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ. کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے' یعنی پہلے کلی کی جائے گی پھر ناک میں پانی ڈالا جائے گا' یہ عمل ہمارے نزدیک سنت ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے اور ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا سنت ہے۔ (کافی' شرح طحاوی) روزہ دار شخص کے لیے مبالغہ کے ساتھ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کلی کرنے میں مبالغہ کرنا یہ ہے کہ انسان غرغرہ کرے۔ (کافی)

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے ہوئے مبالغہ کرنا یہ ہے کہ دونوں نتھنوں میں پانی ڈال کر اسے اوپر کی طرف چڑھایا جائے' یہاں تک کہ پانی ناک کی اس جگہ تک پہنچ جائے جو سخت حصہ ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ. آداب میں یہ بات شامل ہے کہ پانی استعمال کرتے ہوئے نہ تو اسراف کرے اور نہ ہی کمی کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب نہر کے پانی کے ساتھ یا اپنی ملکیت کے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو' اگر کوئی شخص ایسے پانی کے ساتھ وضو کر رہا ہو جسے وضو کرنے والوں کے لیے وقف قرار دیا گیا ہو (یعنی کوئی شخص مسجد میں وضو کر رہا ہے) تو اب پانی استعمال کرنے میں زیادتی اور اسراف حرام ہوگا' اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (بحرالرائق)

وضو کے دوران پڑھی جانے والی دعائیں

مسئلہ: کلی کرتے ہوئے یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعِنِّی عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ ،

"اے اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کرنے کے لیے اپنے ذکر کے لیے اپنے شکر کے لیے اور اچھی طرح سے اپنی عبادت کے لیے میری مدد کر"۔

مسئلہ: ناک میں پانی ڈالتے وقت آدمی کو یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَرِحْنِی رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِی رَائِحَةَ النَّارِ ،

"اے اللہ! مجھے جنت کی خوشبو سونگھنا نصیب کر اور جہنم کی خوشبو سونگھنے سے مجھے بچا"۔

مسئلہ: منہ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِی يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ

"اے اللہ! میرے چہرے کو اس دن روشن رکھنا جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے"۔

مسئلہ: دائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِی كِتَابِی بِيَمِيْنِی وَحَاسِبْنِی حِسَابًا يَّسِيْرًا ،

"اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے دائیں ہاتھ میں عطا کرنا اور مجھ سے آسان حساب لینا"۔

مسئلہ: بائیں ہاتھ کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے

اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِی كِتَابِی بِشِمَالِی وَلَا مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِی ،

"اے اللہ! میرا نامۂ اعمال میرے بائیں ہاتھ میں عطا نہ کرنا اور میری پشت کے پیچھے بھی نہ دینا"۔

مسئلہ: سر کا مسح کرتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِی تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِكَ ،

"اے اللہ! مجھے اپنے عرش کے سائے میں جگہ نصیب کرنا جس دن تیرے عرش کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہیں ہوگا"۔

مسئلہ: کانوں کا مسح کرتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ،

"اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل کر دے جنہوں نے قول (یعنی قرآن مجید یعنی تیرے حکم) کو غور سے سنا اور اس کے اچھے احکام کی پیروی کی"۔

مسئلہ: گردن کا مسح کرتے ہوئے یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِی مِنَ النَّارِ ،

"اے اللہ! میری گردن کو جہنم سے آزاد کر دے"۔

مسئلہ: دائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِی عَلَی الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ ،

"اے اللہ! تو اس دن میرے پاؤں کو پل صراط پر ثابت قدم رکھنا جس دن پاؤں پھسل جائیں گے"۔

مسئلہ: بائیں پاؤں کو دھوتے وقت یہ دعا مانگنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِی مَغْفُوْرًا وَّسَعْيِی مَشْكُوْرًا وَّتِجَارَتِی لَنْ تَبُوْرَ

"اے اللہ! میرے گناہوں کو ایسا کر دے کہ ان کی مغفرت ہو جائے اور میری کوشش کو ایسا کر دے جو قبول کر لی جائے اور میری تجارت کو ایسا کر دے جس میں خسارہ نہ ہو"۔

مسئلہ: ایک مد سے کم پانی سے وضو نہیں کرنا چاہیے۔ (تبیین)

•••——•••——•••

61 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الْاِنَاءِ .

باب: برتن سے وضو کرنا

76 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَاُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوْءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِیْ ذٰلِكَ الْاِنَاءِ وَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّئُوْا فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ اَصَابِعِهٖ حَتّٰی تَوَضَّئُوْا مِنْ عِنْدِ اٰخِرِهِمْ .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا' لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا' لیکن انہیں پانی نہیں ملا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وضو کے لیے پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا اور لوگوں کو یہ حکم دیا' کہ وہ وضو کرنا شروع کریں' تو میں نے دیکھا کہ آپ کی انگلیوں کے نیچے سے پانی نکلنے لگا' یہاں تک کہ وہاں تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔

77 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجِدُوْا مَآءً فَاُتِیَ بِتَوْرٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فَلَقَدْ رَاَيْتُ

76- اخرجه البخاري في الوضوء، باب التماس الوضوء اذا حانت الصلاة (الحديث 169)، و في المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (الحديث 3573). و اخرجه مسلم في الفضائل، باب في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 5) و اخرجه الترمذي في المناقب، (الحديث 3631) تحفة الاشراف (201) .

77- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9436) .

الْمَاءَ يَتَفَجَّرُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَيَقُولُ "حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ". قَالَ الْأَعْمَشُ فَحَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَلْفٌ وَخَمْسُمِائَةٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے لوگوں کو پانی نہیں ملا۔ ایک پیالہ لایا گیا نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس میں داخل کیا تو میں نے آپ کی انگلیوں کے درمیان میں سے پانی کے چشمے رواں ہوتے ہوئے دیکھے آپ نے ارشاد فرمایا اس طہارت کے ذریعے کو استعمال کرو اور یہ برکت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

راوی کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا ۵۰۰ تھی۔

شرح

امام نسائی نے متن میں جو روایت نقل کی ہے۔ وہ علقمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے۔ یہ روایت نقل کرنے کے بعد امام نسائی نے تعلیق کے طور پر اعمش کے حوالے سے سالم بن ابوالجعد کا یہ قول نقل کیا ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اس موقع پر حاضرین کی تعداد دریافت کی تھی۔

اعمش کا نام سلیمان بن مہران ہے ان کا انتقال 147 ہجری میں ہوا۔

سالم بن ابوالجعد اشجعی کا شمار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہم سمیت کئی صحابہ کرام کی زیارت کی ہوئی ہے۔

سالم کا انتقال 97 ہجری میں ہوا۔ یہ "کوفہ" کے رہنے والے تھے۔

62 - باب التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوءِ.

باب: وضو کے وقت بسم اللہ پڑھنا

78 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ طَلَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضُوءًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مَاءٌ". فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ وَيَقُولُ "تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللَّهِ". فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ. قَالَ ثَابِتٌ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ تُرَاهُمْ قَالَ نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحاب نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا (لیکن وہ انہیں نہیں ملا) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا کیا تم میں سے کسی کے پاس پانی موجود ہے؟ (اس پانی کو لایا گیا) تو

78-أخرجه النسائي. تحفة الأشراف (484)، (347).

نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک اس پانی میں رکھا اور ارشاد فرمایا اللہ کا نام لے کر وضو کرنا شروع کرو۔

راوی کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی کو نکلتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ وہاں موجود ہر شخص نے وضو کر لیا۔

ثابت نامی راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا (اس وقت) آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا ۷۰ کے قریب تھی۔

شرح

اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے معجزہ کا بیان ہے۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے آپ ﷺ کی مقدس انگلیوں سے نکلنے والے اس پانی کو "نور کے چشمے" قرار دیا ہے۔

نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

63 - باب صَبِّ الْخَادِمِ الْمَاءَ عَلَى الرَّجُلِ لِلْوُضُوءِ.

باب: خادم کا آدمی کو وضو کروانا

79 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ مَالِكٍ وَيُونُسَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبَّادِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ سَكَبْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَوَضَّأَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَمْ يَذْكُرْ مَالِكٌ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ.

☆☆ عروہ بن مغیرہ بیان کرتے ہیں انہوں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غزوہ تبوک کے موقع پر وضو کیا تو میں نے آپ پر پانی انڈیلا آپ نے موزوں پر مسح کر لیا تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سند میں عروہ بن مغیرہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

79-أخرجه البخاري في الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (الحديث 182) بنحوه، و باب المسح على الخفين (الحديث 203) بنحوه، و في المغازي، (الحديث 442) مطولاً، و في اللباس، باب لبس جبة الصوف في الغزو (الحديث 5799) مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 75)، و (الحديث 79) مطولاً، و (الحديث 80) مختصراً، و في الصلاة باب تقديم الجماعة من يصلي بهم إذا تأخر الإمام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105). و أخرجه أبو داؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 149 و 151) مطولاً. و أخرجه النسائي في الطهارة، باب صفة الوضوء غسل الكفين (الحديث 82) مطولاً، و باب المسح على الخفين (الحديث 124). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 545). و الحديث عند البخاري في الوضوء باب إذا أدخل رجليه و هما طاهرتان (الحديث 206). تحفة الأشراف (11514).

64 - باب الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً .

باب: ایک ایک مرتبہ وضو کرنا

80 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں تمہیں نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں بتاؤں؟ تو انہوں نے ایک ایک مرتبہ وضو کیا۔

65 - باب الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا .

باب: تین تین مرتبہ وضو کرنا

81 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا يُسْنِدُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے تین تین مرتبہ وضو کیا اور اس بات کی نسبت نبی اکرم ﷺ کی طرف کی۔

66 - باب صِفَةِ الْوُضُوءِ - غَسْلُ الْكَفَّيْنِ .

باب: وضو کا طریقہ، دونوں ہاتھوں کو دھونا

82 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَصْرِيُّ عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ رَجُلٍ حَتَّى رَدَّهُ إِلَى الْمُغِيرَةِ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَلَا أَحْفَظُ

حَدِيثَ ذَا مِنْ حَدِيثِ ذَا - أَنَّ الْمُغِيرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَعَ ظَهْرِي بِعَصًا كَانَتْ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَى كَذَا وَكَذَا مِنَ الْأَرْضِ فَأَنَاخَ ثُمَّ انْطَلَقَ . قَالَ فَذَهَبَ حَتَّى تَوَارَى عَنِّي ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ "أَمَعَكَ مَاءٌ". وَمَعِي سَطِيحَةٌ لِي فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَذَكَرَ مِنْ نَاصِيَتِهِ شَيْئًا وَعِمَامَتِهِ شَيْئًا - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ لَا أَحْفَظُ كَمَا أُرِيدُ ثُمَّ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ - ثُمَّ قَالَ "حَاجَتَكَ". قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَتْ لِي حَاجَةٌ فَجِئْنَا وَقَدْ أَمَّ النَّاسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَذَهَبْتُ لِأُوذِنَهُ فَنَهَانِي فَصَلَّيْنَا مَا أَدْرَكْنَا وَقَضَيْنَا مَا سُبِقْنَا .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک میں موجود چھڑی کو میری پشت پر مارا (یعنی مجھے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا) پھر آپ راستے سے الگ ہو گئے، میں بھی الگ ہو گیا، پھر آپ فلاں جگہ پر چلے گئے، آپ نے مجھے وہاں بیٹھنے کے لیے کہا اور تشریف لے گئے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جاتے ہوئے میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے، پھر واپس آئے اور دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ اس وقت میرے پاس ایک مشکیزہ تھا، میں اُسے لے کر آپ کے پاس آیا، میں نے اس کے ذریعے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا اور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، اپنے چہرے مبارک کو دھویا، پھر جب آپ اپنے بازو دھونے لگے تو اس وقت آپ نے ایک شامی جبہ پہنا ہوا تھا جس کی آستینیں تنگ تھیں (اس لیے آپ اس کے بازو اوپر نہیں کر سکے) تو نبی اکرم ﷺ نے جبے سے ہاتھ نکال کر اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا، یہاں راوی نے پیشانی اور سر پر مسح کرنے کے حوالے سے ذکر کیا ہے، تاہم اگلا راوی اس کو صحیح طور پر یاد نہیں رکھ سکا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دونوں موزوں پر مسح کیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قضائے حاجت کر لو تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے، پھر جب ہم لوگ آئے تو اس وقت حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے، انہوں نے ان لوگوں کو فجر کی نماز میں ایک رکعت پڑھائی، میں انہیں اس بات کی اطلاع دینے کے لیے جانے لگا کہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے منع کر دیا، جتنی نماز باقی رہ گئی تھی، ہم نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی اور جو رکعت پہلے گزر چکی تھی، اسے بعد میں ادا کیا۔

67 - باب كَمْ تُغْسَلَانِ

(ان دونوں ہاتھوں کو) کتنی مرتبہ دھویا جائے گا

83 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيبٍ - عَنْ شُعْبَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْسٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَوْكَفَ ثَلَاثًا .

☆☆ ابن ابواوس اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تین مرتبہ ہاتھوں کو دھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

80-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء مرة مرة (الحديث 157) بنحوه مختصراً و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء مرة مرة (الحديث 138) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 42) . بنحوه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء مرة مرة (الحديث 411) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5976) .

8-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 414) . تحفة الاشراف (7458) .

82-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الرجل يوضئ صاحبه (الحديث 182) مختصراً، و في المغازي، باب 8 . (الحديث 4421) مختصراً، و في اللباس، باب لبس جبة الصوف في الغزو (الحديث 5799) . مختصراً . و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 75) مختصراً و (الحديث 79)، و في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 149 و 51) . و الحديث عند: البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 203)، و باب اذا ادخل رجليه و هما طاهرتان (الحديث 206) . و مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 80) و النسائي في الطهارة، صب الخادم الماء على الرجل للوضوء (الحديث 79)، و باب المسح على الخفين (الحديث 124) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 545) . تحفة الاشراف (11514) .

83-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1740) .

شرح

باب: وضو کی سنتوں کا بیان

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں

مسئلہ: متون میں یہ بات مذکور ہے کہ وضو میں تیرہ چیزیں سنت ہیں ان میں سے ایک وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا ہے اور ہر وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے' اس کے لیے یہ بات شرط نہیں ہے کہ جب آدمی سونے کے بعد بیدار ہوتے وقت وضو کرتا ہے' تو اس وقت بسم اللہ پڑھے گا۔

مسئلہ: یہاں یہ بات یاد رکھنی ہے کہ وضو کے آغاز میں بسم اللہ کا اعتبار کیا جائے گا' اگر کوئی شخص آغاز میں بسم اللہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعض اعضاء کو دھونے کے بعد اسے بسم اللہ پڑھنی یاد آتی ہے اور وہ اس وقت اسے پڑھ لیتا ہے' تو سنت ادا نہیں ہوئی البتہ کھانے اور اس طرح کے باقی کاموں کا حکم مختلف ہے' کیونکہ ان میں بسم اللہ پڑھنے کا یہ حکم نہیں ہے' یہ بات ''تبیین'' میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا بھول جاتا ہے اور وضو مکمل کرنے سے پہلے اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے' تو وہ اسی وقت بسم اللہ پڑھ لے' تاکہ اس کا وضو بسم اللہ کے بغیر نہ ہو۔ (سراج وہاج)

دوسری سنت: دونوں ہاتھ دھونا

مسئلہ: وضو کی دوسری سنت یہ ہے کہ وضو کے آغاز میں دونوں ہاتھ مکمل دھوئے جائیں' ایک قول یہ بھی ہے کہ ان ہاتھوں کو دھونا تو فرض ہے لیکن بالکل آغاز میں دھونا سنت ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی مبسوط) میں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں بھی اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (بحر الرائق)

تیسری سنت: کلی کرنا' ناک میں پانی ڈالنا

مسئلہ: وضو کی تیسری سنت کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا ہے' اس کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین مرتبہ کلی کرے' پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالے' اور دونوں میں سے ہر ایک کے لیے نئے سرے سے پانی لے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کلی کرنے کی حد یہ ہے کہ پورے منہ کے اندر پانی بھر جائے اور ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا نرم حصہ ہے وہاں تک پانی پہنچائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: (وضو میں) کلی کرنے یا ناک میں پانی ڈالنے کو ترک کرنا صحیح قول کے مطابق گناہ شمار ہوگا کیونکہ دونوں سنت مؤکدہ ہیں کیونکہ سنت مؤکدہ کو چھوڑنا برائی ہے جبکہ سنن زوائد کا حکم مختلف ہے کیونکہ انہیں ترک کرنے کے نتیجے میں برائی لازم نہیں آتی ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ہاتھ میں چلو میں پانی لے کر اسی سے تین مرتبہ کلی کر لے تو یہ بھی جائز ہے اور اگر کوئی شخص ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اس کو تین مرتبہ ناک میں ڈال دے تو یہ جائز نہیں ہوگا' اس کی وجہ یہ ہے کہ ناک میں پانی ڈالنے کے بعد استعمال شدہ پانی چلو میں واپس آ جائے گا' جبکہ کلی کرنے میں یہ صورت نہیں پائی جاتی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چلو میں پانی لے کر تھوڑے سے پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے' پھر باقی پانی کو ناک میں ڈال لیتا ہے تو یہ کرنا جائز ہے لیکن اس کے برعکس کرنا درست نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)

چوتھی سنت: مسواک کرنا

مسواک کے احکام

مسئلہ: وضو کی سنتوں میں سے ایک عمل مسواک کرنا ہے' مسواک کے لیے ایسے درخت کی ٹہنی کو استعمال کرنا چاہیے' جس کا ذائقہ کڑوا ہوتا ہے' کیونکہ اس کے نتیجے میں منہ کی بو ختم ہو جاتی ہے' دانت مضبوط ہوتے ہیں' معدہ تندرست ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: مسواک کی لکڑی تر ہونی چاہیے' یہ چھوٹی انگلی جتنی موٹی ہونی چاہیے اور ایک بالشت لمبی ہونی چاہیے۔

مسئلہ: یہ بات مستحب ہے کہ آدمی دائیں ہاتھ میں مسواک کو اس طرح پکڑے کہ اس کی چھوٹی انگلی مسواک کے نیچے ہو اور انگوٹھا مسواک کے سرے کے نیچے ہو اور باقی انگلیاں مسواک کے اوپر ہوں۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: مسواک کرنے کا وقت وہی ہے جو کلی کرنے کا وقت ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: دانت کے اوپری طرف اور نیچے والی طرف چوڑائی کی سمت میں مسواک کی جانی چاہیے اور مسواک کا آغاز دائیں طرف سے کیا جائے۔ (جوہرہ وغیرہ)

مسئلہ: جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے مسواک کی تو وہ قے کر دے گا تو وہ شخص مسواک نہ کرے۔

مسئلہ: لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے۔ (سراج الوہاج)

داڑھی کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت داڑھی کا خلال کرنا ہے' قاضی خان نے ''الجامع الصغیر'' کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے تین مرتبہ منہ دھو لینے کے بعد داڑھی کا خلال کرنا امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے۔

مسئلہ: داڑھی کا خلال کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نیچے کی جانب سے داڑھی میں انگلیاں داخل کر کے اوپر کی طرف لایا جائے گا اور خلال کیا جائے گا' یہ بات شمس الائمہ کردری نے بیان کی ہے۔ (مضمرات)

انگلیوں کا خلال کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت انگلیوں میں خلال کرنا ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں اس طرح داخل کیا جائے کہ ان سے پانی ٹپک رہا ہو' اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: وضو کے دوران انگلیوں میں خلال کرنا اس وقت سنت شمار ہوگا جب پہلے پانی ان انگلیوں کے درمیان پہنچ چکا ہو لیکن اگر انگلیوں کے بند ہونے کی وجہ سے پانی وہاں تک نہ پہنچا ہو تو اب یہ خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنی انگلیاں پانی میں داخل کر دیتا ہے تو یہ بھی خلال کے قائم مقام ہو جائے گا۔

مسئلہ: ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے زیادہ بہتر طریقہ یہ ہے کہ انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کی جائیں جبکہ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے ذریعے خلال کرے اور دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے خلال شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے۔ (بحرالرائق)

اعضاء کو تین مرتبہ دھونا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ جن اعضاء کو دھونا فرض ہے انہیں تین تین مرتبہ دھویا جائے یعنی منہ دونوں بازو اور پاؤں تین مرتبہ دھوئے جائیں۔ (محیط)

مسئلہ: ان اعضاء کو ایک مرتبہ مکمل دھونا فرض ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: صحیح مذہب کے مطابق انہیں دو مرتبہ دھونا سنت مؤکدہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اسے مکمل اور اچھی طرح دھونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام عضو تک پانی پہنچ جائے اور اس پر بہہ بھی جائے اور اس سے پانی کے قطرے ٹپکیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دل کے اطمینان کے لیے یعنی ایسی حالت میں جسے شک واقع ہو رہا ہو تین مرتبہ سے زیادہ اعضاء کو دھو لیتا ہے یا دوسری مرتبہ وضو کرنے کی نیت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (نہایہ، سراج الوہاج)

پورے سر کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت پورے سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہے یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے بغیر پورے سر کے مسح کرنے کو ہمیشہ ترک کیے رکھتا ہے تو وہ گناہگار شمار ہوگا۔ (قنیہ)

کانوں کا مسح کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت کانوں کا مسح کرنا ہے آدمی کانوں کے آگے سے بھی مسح کرے گا اور پیچھے سے بھی مسح کرے گا اور اسی پانی کے ذریعے مسح کرے گا جس کے ذریعے سر کا مسح کیا ہے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر آدمی کے سر کے مسح کرنے کے بعد اس کے ہاتھ میں تری باقی ہو لیکن وہ کانوں کے مسح کے لیے نئے سرے سے پانی لے تو یہ بہتر ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کان کے پیچھے کی طرف انگوٹھے کے ذریعے اور کان کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے مسح کیا جائے گا۔ (سراج الوہاج)

وضو کی نیت کرنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت نیت کرنا بھی ہے۔

مسئلہ: وضو کی نیت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان یہ نیت کرے کہ میں اس وضو کے ذریعے اس عبادت کو ادا کروں گا جو طہارت کے بغیر ادا نہیں ہوتی ہے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انسان اس کے ذریعے عدم طہارت کو ختم کرنے کی نیت کرلے جو بے وضو ہونے کی حالت میں ہوتی ہے۔ (تبیین الحقائق)

مسئلہ: نیت اس وقت کرنی چاہیے جس وقت انسان منہ دھوتا ہے اور نیت کا محل دل ہے البتہ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا مستحب ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

ترتیب اور موالات کا خیال رکھنا

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ وضو میں مختلف اعضاء کو دھوتے ہوئے (اور مسح کرتے ہوئے) ان میں ترتیب کا خیال رکھا جائے اس ترتیب کا اصول یہ ہے کہ اللہ نے جس چیز کا ذکر پہلے کیا ہے اسے پہلے کیا جائے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے وضو کے آغاز میں نیت کرنے وضو کے دوران ترتیب اختیار کرنے اور پورے سر کے مسح کرنے کو مستحبات میں شمار کیا ہے جبکہ ہدایہ کے مصنف محیط برہانی کے مصنف اور دیگر فقہاء نے اسے سنتوں میں شمار کیا ہے اور یہی قول درست ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: وضو کی ایک سنت یہ ہے کہ اس میں موالات کا خیال رکھا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ایک عضو کو دھونے کے فوراً بعد دوسرا عضو بھی دھو لیا جائے اور فوراً بعد کی حد یہ ہوگی کہ معتدل موسم میں پہلے عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرے عضو کو دھو لیا جائے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر وضو میں تفریق کر دینا یعنی کچھ اعضاء کو دھونے کے بعد تھوڑی دیر کے لیے ویسے ہی رہنا پھر اس کے بعد باقی وضو کرنا یہ مکروہ ہے لیکن اگر کوئی عذر آ جاتا ہے یعنی پانی ختم ہو جاتا ہے اور یہ شخص پانی لینے چلا جاتا ہے یا اس طرح کی کوئی اور صورت حال پیش آتی ہے تو پھر صحیح قول کے مطابق اس صورت میں مضائقہ نہیں ہوگا غسل اور تیمم کے درمیان تفریق کر دینے کا بھی یہی حکم ہوگا۔ (سراج الوہاج)

68 - باب الْمَضْمَضَةِ وَالاِسْتِنْشَاقِ .

باب: کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا

84 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلاَثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ

مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

☆☆ حمران بن ابان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں پہ پانی ڈال کر انہیں تین مرتبہ دھویا' پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دھویا' پہلے دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو بھی اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جیسے میں نے وضو کیا ہے' نیز نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: "جو شخص اس طرح سے وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز ادا کرے' جس کے دوران وہ اپنے خیالات میں گم نہ ہو جائے' تو اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی"۔

شرح

وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے لیکن اس کا مسنون طریقہ کیا ہے؟

احناف کے نزدیک وضو کے دوران کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت مؤکدہ ہے اور اس عمل کے دوران پانچ چیزیں سنت ہیں:

(1) ترتیب کا خیال رکھنا (2) تین مرتبہ کلی کرنا اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (3) ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لینا (4) دائیں ہاتھ سے پانی ناک یا منہ میں ڈالنا (5) جو شخص روزہ دار نہ ہو اس کا کلی کے دوران غرغرہ کرنا اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران نرم بانسے تک پانی پہنچانا۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ناک میں پانی ڈالنا اور کلی کرنا وضو اور غسل دونوں کے دوران سنت ہیں۔

خواجہ حسن بصری' لیث بن سعد' اوزاعی اور شافعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا' غسل جنابت کے دوران واجب ہیں اور وضو میں واجب نہیں ہیں۔

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں: (وضو کے دوران) کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا سنت ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے باقاعدگی سے ایسا کیا ہے' اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ تین مرتبہ کلی کی جائے گی جس کے دوران ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لیا جائے گا۔

کمال الدین ابن ہمام تحریر کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقے میں بائیس (۲۲) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قولی و فعلی طور پر نقل کیا ہے (ان میں سے دو روایات درج ذیل ہیں)

(1) حضرت عبداللہ بن زید ان سے حدیث فعلی منقول ہے جس میں یہ بات ذکر ہے کہ تین تین مرتبہ چلو میں پانی لے کر کلی کی جائے گی اور ناک میں پانی ڈالا جائے گا اس کے علاوہ اس میں یہ بات بھی موجود ہے کہ سر کے مسح کے دوران نبی اکرم ﷺ ایک ہی مرتبہ ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے اور پھر واپس آگے لے آئے۔

(ابن ہمام لکھتے ہیں) اس روایت کو صحاح ستہ کے مؤلفین نے نقل کیا ہے اور یہاں عبداللہ بن زید سے مراد حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم ہیں اس روایت کے بارے میں شیخ ابن عیینہ کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ ان سے مراد عبداللہ بن زید بن عبدربہ ہیں جنہوں نے اذان سے متعلق حدیث روایت کی ہے اور اس روایت میں جہاں دو مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے اس سے مراد ایک ہی مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے تک لے جانا اور پھر واپس آگے کی طرف لے آنا۔

(2) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے حدیث فعلی منقول ہے جسے صحیحین (کے مؤلفین نے نقل کیا) ہے لیکن اس میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کے دوران چلو کی تعداد کا ذکر نہیں ہے اور مسح کے دوران ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے جانے کا ذکر نہیں ہے۔

69 - باب بِأَيِّ الْيَدَيْنِ يَتَمَضْمَضُ .

باب: دونوں میں سے کون سے ہاتھ سے کلی کی جائے؟

85 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ دِيْنَارٍ الْحِمْصِيُّ - عَنْ شُعَيْبٍ - هُوَ ابْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ حُمْرَانَ أَنَّهُ رَأَى عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ مِنْ إِنَائِهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِي الْوَضُوْءِ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ مِنْ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهُ بِشَيْءٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" .

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کے لیے پانی منگوایا' پھر برتن میں سے اپنے دونوں پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اس کے ذریعے کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دونوں میں سے ایک پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے گا اور پھر دو رکعت ادا کرے گا' جس کے درمیان وہ اپنے خیالوں میں گم

84- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحديث 159)، و باب المضمضة في الوضوء (الحديث 164)، و في الصيام، باب سواك الرطب و اليابس للصائم (الحديث 1934)، و اخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3، 4)، و اخرجه ابوداود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106)، و اخرجه النسائي في الطهارة، باب بأي اليدين يتمضمض (الحديث 85) و باب حد الغسل (الحديث 116) . تحفة الاشراف (9794) .

85- تقدم في الطهارة، المضمضة و الاستنشاق (الحديث 84) .

نہ ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کردے گا"۔

70 - باب اتِّخَاذِ الِاسْتِنْشَاقِ ۔

باب: ناک میں پانی ڈالنا

86 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْنٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِيْ اَنْفِهٖ مَاءً ثُمَّ لِيَسْتَنْثِرْ "۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص وضو کرے تو وہ اپنے ناک میں بھی پانی ڈال کر اسے صاف کیا کرے۔

شرح

علامہ عینی لکھتے ہیں: استنشاق کا مطلب ناک میں پانی ڈالنا ہے۔ اور قول کے مطابق استنشاق سے مراد یہ ہے پانی ناک کے بانسے تک پہنچ جائے۔

جبکہ لفظ "استنثار" لفظ "نثر" سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب کسی چیز کو ظاہر کرنا ہے۔ ایک قول کے مطابق ان دونوں کا مطلب ایک ہی ہے[1]

71 - باب الْمُبَالَغَةِ فِي الِاسْتِنْشَاقِ ۔

باب ناک صاف کرنے میں مبالغہ کرنا

87 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ كَثِيْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ "اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَبَالِغْ فِي الِاسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا "۔

☆☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے وضو کے بارے میں بتائیں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اچھی طرح وضو کرو اور ناک کو اچھی طرح صاف کرو البتہ اگر تم روزے دار ہو (تو ایسا نہ کرنا)۔

---

[1] عینی عمدۃ القاری' کتاب الوضوء باب غسل الوجہ بالیدین

86-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستجمار وترا (الحديث 162) مطولاً. واخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستجمار (الحديث 20) مطولاً. واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 140). تحفة الاشراف (13689 و 13820).

87-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 142 و 143 و 145) مطولاً، وفي الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش ويبالغ في الاستنشاق (الحديث 2366) وفي الحروف والقراءات، (الحديث 3973). واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في تخليل الاصابع (الحديث 38) وفي الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم (الحديث 788). والحديث عند النسائي في الطهارة، الامر بتخليل الاصابع (الحديث 114). وابن ماجه في الطهارة وسننها، باب تخليل الاصابع (الحديث 448). تحفة الاشراف (11172).

72 - باب الْاَمْرِ بِالِاسْتِنْثَارِ ۔

باب: ناک میں پانی ڈالنے کا حکم

88 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ "۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرے' وہ ناک میں بھی پانی ڈالا کرے اور جو شخص استنجاء کرے وہ طاق تعداد میں پتھر استعمال کرے۔

89 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاْتَ فَاسْتَنْثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ "۔

☆☆ حضرت سلمہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو ناک میں بھی پانی ڈالو' جب تم استنجاء کرو تو (طاق تعداد میں) پتھر استعمال کرو۔

73 - باب الْاَمْرِ بِالِاسْتِنْثَارِ عِنْدَ الِاسْتِيْقَاظِ مِنَ النَّوْمِ ۔

باب: نیند سے بیدار ہونے پر وقت ناک صاف کرنے کا حکم

90 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهٗ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَتَوَضَّاَ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ "۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو کر وضو کرے تو وہ تین مرتبہ ناک میں بھی پانی ڈالے' کیونکہ شیطان نے اس کے ناک میں رات بسر کی ہوتی ہے۔

74 - باب بِاَيِّ الْيَدَيْنِ يَسْتَنْثِرُ ۔

باب: کون سے ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کی جائے؟

88-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الاستنثار في الوضوء (الحديث 161). واخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستجمار (الحديث 22). واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار (الحديث 409). تحفة الاشراف (13547).

89-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المضمضة والاستنشاق (الحديث 27). واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب المبالغة في الاستنشاق والاستنثار (الحديث 406). والحديث عند النسائي في الطهارة، باب الرخصة في الاستطابة بحجر واحد (الحديث 43). تحفة الاشراف (4556).

90-اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب صفة ابليس وجنوده (الحديث 3295). واخرجه مسلم في الطهارة، باب الايتار في الاستنثار والاستجمار (الحديث 23). تحفة الاشراف (14284).

91 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَفَعَلَ هٰذَا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ هٰذَا طُهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کا پانی منگوا کر کلی کی' ناک میں پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے ناک صاف کیا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا اور پھر بولے: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

75 - باب غَسْلِ الْوَجْهِ .

باب چہرے کو دھونا

92 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ أَتَيْنَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - وَقَدْ صَلّٰى - فَدَعَا بِطَهُورٍ فَقُلْنَا مَا يَصْنَعُ بِهِ وَقَدْ صَلّٰى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلٰى يَدَيْهِ فَغَسَلَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ بِهِ الْمَاءَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَيَدَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الشِّمَالَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ هٰذَا .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: ہم حضرت علی بن ابوطالب ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' وہ نماز ادا کر چکے تھے' انہوں نے پانی منگوایا' ہم نے سوچا کہ یہ اس کے ذریعے کیا کریں گے؟ جبکہ یہ تو نماز ادا کر چکے ہیں' یہ ضرور ہمیں اس کی تعلیم دیں گے' ان کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا جس میں پانی موجود تھا اور ایک طشت لایا گیا تو انہوں نے اس برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیل کر انہیں تین مرتبہ دھویا' پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے اسی ہتھیلی سے کیا جس میں انہوں نے پانی لیا تھا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے دائیں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا اور پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر ارشاد فرمایا: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کے بارے میں جان لے تو وہ طریقہ یہ ہے۔

---

9 - اخرجه ابو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1 و 112 و 3) . تحفة الاشراف (10203) . و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) و النسائي في الطهارة باب غسل الوجه (الحديث 92) ، و عدد غسل الوجه (الحديث 93) و غسل اليدين (الحديث 94) .

92 - اخرجه ابو داود في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1 و 112 و 113) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 49) . و اخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الوجه (الحديث 93) و غسل اليدين (الحديث 94) مختصراً . والحديث عند النسائي في الطهارة، باب اليدين بمختصر (الحديث 91) . تحفة الاشراف (10203) .

76 - باب عَدَدِ غَسْلِ الْوَجْهِ .

باب. چہرے کو دھونے کی تعداد

93 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ أُتِيَ بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ فَكَفَأَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَأَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ - وَأَشَارَ شُعْبَةُ مَرَّةً مِنْ نَاصِيَتِهِ إِلٰى مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ - ثُمَّ قَالَ لَا أَدْرِي أَرَدَّهُمَا أَمْ لَا - وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهٰذَا طُهُورُهُ .

وَقَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ لَيْسَ مَالِكَ بْنَ عُرْفُطَةَ .

☆☆ عبد خیر' حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' ان کے لیے تخت لایا گیا پھر وہ تشریف فرما ہوئے پھر انہوں نے برتن منگوایا جس میں پانی موجود تھا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی انڈیلا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا انہوں نے ایک ہی مرتبہ چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین' تین مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے پانی لے کر اپنے سر کا مسح کیا۔

یہاں شعبہ نامی راوی نے ایک مرتبہ اشارہ کرتے ہوئے بتایا: انہوں نے سر کی پیشانی سے لے کر سر کے پچھلے حصے تک مسح کیا' پھر راوی نے یہ بات بیان کی کہ مجھے یہ پتہ نہیں ہے' کہ وہ ہاتھوں کو واپس آگے کی طرف لائے تھے کہ نہیں' پھر حضرت علی ؓ نے دونوں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا اور یہ ارشاد فرمایا: جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو جان سکے' تو یہ نبی کرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ غلط ہے' صحیح روایت وہ ہے' جو خالد بن علقمہ سے منقول ہے' مالک بن عرفطہ سے منقول نہیں ہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے ایک راوی کے نام کی تصحیح کی ہے۔ یہ روایت حضرت علی ؓ کے بارے میں ہے۔ جسے "عبد خیر" نامی راوی نے نقل کیا۔ نقل کرنے والے راوی کا نام اس روایت کی سند میں مالک بن عرفطہ ہے۔ اور مالک سے شعبہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔

امام نسائی فرماتے ہیں: شعبہ نے راوی کا یہی نام ذکر کیا ہے' لیکن اس میں شعبہ کو وہم ہوا ہے کیونکہ اس راوی کا اصل نام

---

93 - تقدم في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92) .

خالد بن عرفطہ ہے۔

اس راوی نے "عبد خیر" کے حوالے سے وضو کے بارے میں حضرت علی ؓ سے روایت نقل کی ہے۔

اس راوی سے سفیان ثوری اور شعبہ نے روایات نقل کی ہیں۔

77 - باب غَسْلِ الْيَدَيْنِ .

باب: دونوں بازوؤں کو دھونا

94 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُرْفُطَةَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا دَعَا بِكُرْسِيٍّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاَثًا ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَيَدَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ غَمَسَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ قَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَذَا وُضُوءُهُ .

☆☆ عبد خیر بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی ؓ کے پاس موجود تھا، انہوں نے ایک کرسی منگوائی، پھر اس پر تشریف فرما ہو گئے، پھر انہوں نے ایک برتن میں پانی منگوایا، پھر انہوں نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، پھر کلی کی، پھر ناک میں پانی ڈالا، انہوں نے ایک ہی چلو میں پانی لے کر تین مرتبہ ایسا کیا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنا ہاتھ برتن کے اندر ڈبویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کے طریقے کو دیکھ سکے تو یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

78 - باب صِفَةِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کا طریقہ

95 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي شَيْبَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَخْبَرَهُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَلِيٌّ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ دَعَانِي أَبِي عَلِيٌّ بِوَضُوءٍ فَقَرَّبْتُهُ لَهُ فَبَدَأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا فِي وَضُوئِهِ ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاسْتَنْثَرَ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلاَثًا ثُمَّ الْيُسْرَى كَذَلِكَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ نَاوِلْنِي فَنَاوَلْتُهُ الإِنَاءَ الَّذِي فِيهِ فَضْلُ وَضُوئِهِ

94- تقدم في الطهارة، باب غسل الوجه (الحديث 92)

95- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 117) تعليقاً مختصراً. تحفة الاشراف (10075).

فَشَرِبَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا فَعَجِبْتُ فَلَمَّا رَآنِي قَالَ لاَ تَعْجَبْ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَبَاكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ مِثْلَ مَا رَأَيْتَنِي صَنَعْتُ يَقُولُ بِوُضُوئِهِ هَذَا وَشُرْبِ فَضْلِ وَضُوئِهِ قَائِمًا .

☆☆ امام محمد باقر ؓ بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت امام زین العابدین ؓ نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت امام حسین ؓ نے یہ بات بیان کی ہے: کہ ایک مرتبہ میرے والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے وضو کا پانی منگوایا، میں وہ لے کر آپ کے پاس آیا، تو انہوں نے وضو کرنا شروع کیا، پہلے انہوں نے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، انہوں نے وضو کے پانی میں ان کو داخل کرنے سے پہلے انہیں دھویا، پھر انہوں نے تین مرتبہ کلی کی، پھر انہوں نے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں بازو کو اسی طرح دھویا، پھر انہوں نے ایک مرتبہ سر کا مسح کیا، پھر انہوں نے اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک اسی طرح دھویا، پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور بولے: یہ مجھے پکڑاؤ، میں نے وہ برتن انہیں پکڑا دیا جس میں ان کا بچا ہوا وضو کا پانی موجود تھا، تو انہوں نے اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سے پانی پی لیا اور کھڑے ہو کر پیا، مجھے اس بات پر بہت حیرانگی ہوئی، انہوں نے مجھے دیکھا تو فرمایا: تم اس بات پر حیران نہ ہو، تمہارے نانا جان نبی اکرم ﷺ کو میں نے اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے، جس طرح تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) انہوں نے اپنے وضو کے طریقے کے بارے میں اور وضو کے بچے ہوئے پانی کے بارے میں یہ بات ارشاد فرمائی تھی۔

79 - باب عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ .

دونوں بازوؤں کو دھونے کی تعداد

96 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ قَيْسٍ - قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتَّى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثَلاَثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاَثًا ثَلاَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُورِهِ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ طُهُورُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی ؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، تو دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کیا، پھر تین مرتبہ کلی کی، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا، پھر پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا، پھر وہ کھڑے ہوئے اور اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو

96- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) تعليقاً مختصراً. و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48). و اخرجه النسائي في الطهارة، عدد غسل الرجلين (الحديث 115). تحفة الاشراف (10321)

کھڑے ہو کر پی لیا' پھر انہوں نے یہ بات ارشاد فرمائی: میری یہ خواہش ہوئی کہ میں تم لوگوں کو یہ بات دکھا دوں کہ نبی اکرم ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے۔

80 - باب حَدِّ الْغَسْلِ .

باب: دونوں بازوؤں کو دھونے کی حد

97 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ . فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے کہا' جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور یہ عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں' (انہوں نے کہا:) کیا آپ مجھے کر کے دکھا سکتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید نے فرمایا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا پھر انہوں نے اُسے دونوں ہاتھوں پر ڈال کر دونوں ہاتھوں کو دو' دو مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' انہوں نے ایسا تین مرتبہ کیا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا' پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کرتے ہوئے آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے یعنی سر کے آگے والے حصے سے پیچھے گدی تک لے کر گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے کر آئے جہاں پر انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا پھر انہوں نے اپنے دونوں پاؤں دھولیے۔

97- اخرجه البخاري في الوضوء، باب مسح الرأس كله (الحديث 185)، و باب غسل الرجلين الى الكعبين (الحديث 186)، و باب من مضمض و استنشق من غرفة واحدة (الحديث 191) مختصراً، و باب مسح الرأس مرة (الحديث 192)، و باب الغسل و الوضوء في المخضب و القدح و الخشب و الحجارة (الحديث 197) مختصراً، و باب الوضوء من التور (الحديث 199). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 18). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 118 و 119). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المضمضة و الاستنشاق من كف واحدة (الحديث 28) مختصراً، و باب ما جاء في مسح الرأس انه يبدأ بمقدم الرأس الى مؤخره (الحديث 32)، و باب ما جاء فيمن يتوضأ بعضه مرتين و بعضه ثلاثاً (الحديث 47) مختصراً. و اخرجه النسائي في الطهارة، باب صفة مسح الرأس (الحديث 98)، و عدد مسح الرأس (الحديث 99) مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مسح الرأس (الحديث 434). و الحديث عند ابي داؤد في الطهارة، باب الوضوء في آنية الصفر (الحديث 100). و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة و الاستنشاق من كف واحد (الحديث 405)، و باب الوضوء بالصفر (الحديث 471). تحفة الاشراف (5308).

81 - باب صِفَةِ مَسْحِ الرَّأْسِ .

باب: سر کا مسح کرنے کا طریقہ

98 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَالِكٍ - هُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ - وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى - هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ . فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاَثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جو عمرو بن یحییٰ کے دادا ہیں' یہ کہا کیا آپ مجھے یہ کر کے دکھا سکتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' پھر انہوں نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا' پھر انہوں نے وضو کا پانی منگوایا' پھر اسے اپنے دائیں ہاتھ پر بہا کر دو مرتبہ دھویا' پھر انہوں نے کلی کی' پھر انہوں نے ناک میں پانی ڈالا' ایسا انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو دو' دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا' پھر انہوں نے دونوں ہاتھوں کے ذریعے اپنے سر کا مسح کیا' پہلے ہاتھ آگے سے پیچھے کی طرف لے کر گئے' پھر پیچھے سے آگے کی طرف لے کر آئے' انہوں نے سر کے آگے والے حصے سے آغاز کیا' پھر دونوں ہاتھوں کو پیچھے گدی تک لے گئے اور پھر واپس اسی جگہ پر لے آئے جہاں سے انہوں نے مسح کا آغاز کیا تھا' پھر انہوں نے دونوں پاؤں دھوئیے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے اصحاب (فقہاء احناف) فرماتے ہیں: (سر کا) مسح ایک مرتبہ کیا جائے گا۔

امام مالک' سفیان ثوری' حسن حیی' امام اوزاعی بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی فرماتے ہیں: (سر پر) تین مرتبہ مسح کیا جائے گا۔

ہمارے فقہاء یہ فرماتے ہیں: اگر آدمی (صرف) چوتھائی سر کا مسح کرلے تو یہ اس کے لیے جائز ہوگا۔

آدمی سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کرے گا اور پیچھے تک (ہاتھ) لے جائے گا۔

حسن بن حیی فرماتے ہیں: سر کے پچھلے حصے سے آغاز کرے گا۔

امام مالک فرماتے ہیں: پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ اگر کوئی شخص سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیتا ہے' تو یہ بالکل اسی طرح ہوگا

98- تقدم في الطهارة، باب حد الغسل (الحديث 97).

جیسے وہ (وضو میں) منہ دھوتے ہوئے منہ کا کچھ حصہ چھوڑ دے۔

(صرف) سر کے اگلے حصے پر مسح کیا جائے گا۔

امام اوزاعی اور لیث بن سعد فرماتے ہیں: امام شافعی فرماتے ہیں: سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا فرض ہے۔

تاہم انہوں نے اس کی کوئی حد مقرر نہیں کی ہے

82 - باب عَدَدِ مَسْحِ الرَّأْسِ .

باب: سر کے مسح کی تعداد

99 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِىْ اُرِىَ النِّدَاءَ - قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَّيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهِ مَرَّتَيْنِ .

☆☆ عمرو بن یحییٰ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں یہ وہی صحابی ہیں جن کو اذان دینے کا طریقہ دکھایا گیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرہ مبارک کو تین مرتبہ دھویا' دونوں بازوؤں کو دو دو مرتبہ دھویا' دونوں پاؤں کو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر پر دو مرتبہ مسح کیا۔

شرح

وضو کے مکروہات

(۱) سختی سے منہ پر پانی مارنا۔

(۲) بائیں ہاتھ سے کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا' لیکن یہ شرط ہے کہ یہ کسی عذر کے بغیر ہو۔

مسئلہ: ہر مرتبہ نئے سرے سے پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرنا۔

مسئلہ: وضو کر لینے کے بعد تولیے یا رومال کے ذریعے سے اعضاء کو خشک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اپنے لیے کوئی ایسا برتن مخصوص کر لینا کہ دوسرا اس کے ساتھ وضو نہ کر سکے' یہ مکروہ ہے' اسی طرح مسجد میں اپنے لیے کوئی جگہ مخصوص کر لینا بھی مکروہ ہے۔ (الاختیار للکرری)

•••——•••——•••

- مختصر اختلاف العلماء: الجزء 1 '(مسألة) في حد مسح الرأس وصفته

99-تقدم في الطهارة، باب حد الغسل (الحديث 97) .

83 - باب مَسْحِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا .

باب: عورت کا اپنے سر پر مسح کرنا

100 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ جُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِىْ ذُبَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ سَالِمٌ سَبَلَانُ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَعْجِبُ بِاَمَانَتِهِ وَتَسْتَاْجِرُهُ فَاَرَتْنِىْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ فَتَمَضْمَضَتْ وَاسْتَنْثَرَتْ ثَلَاثًا وَّغَسَلَتْ وَجْهَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَتْ يَدَهَا الْيُمْنٰى ثَلَاثًا وَّالْيُسْرٰى ثَلَاثًا وَّوَضَعَتْ يَدَهَا فِىْ مُقَدَّمِ رَاْسِهَا ثُمَّ مَسَحَتْ رَاْسَهَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً اِلٰى مُؤَخِّرِهٖ ثُمَّ اَمَرَّتْ يَدَيْهَا بِاُذُنَيْهَا ثُمَّ مَرَّتْ عَلَى الْخَدَّيْنِ

قَالَ سَالِمٌ كُنْتُ اٰتِيْهَا مُكَاتَبًا مَّا تَخْتَفِىْ مِنِّىْ فَتَجْلِسُ بَيْنَ يَدَىَّ وَتَتَحَدَّثُ مَعِىْ حَتّٰى جِئْتُهَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقُلْتُ ادْعِىْ لِىْ بِالْبَرَكَةِ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ . قَالَتْ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ اَعْتَقَنِىَ اللّٰهُ . قَالَتْ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ . وَاَرْخَتِ الْحِجَابَ دُوْنِىْ فَلَمْ اَرَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ .

☆☆ ابوعبداللہ سالم بیان کرتے ہیں' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ان کی ایمانداری سے بہت خوش تھیں' اس لیے انہیں مزدوری کے لیے کام مہیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ انہوں نے یہ کر کے دکھایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کس طرح سے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے تین مرتبہ کلی کی' ناک میں پانی ڈالا' اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' دائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا' بائیں بازو کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنا ہاتھ سر کے آگے والے حصے پر رکھا اور اسے سر کے پیچھے آخری حصے تک لے گئیں' انہوں نے ایک مرتبہ مسح کیا' پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں پر پھیرا۔

سالم نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں ان کی خدمت میں ایک مکاتب غلام کے طور پر رہتا تھا' اس لیے وہ مجھ سے پردہ نہیں کیا کرتی تھیں اور میرے ساتھ گفتگو کر لیا کرتی تھیں' ایک مرتبہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: اے ام المومنین! آپ میرے لیے برکت کی دعا کریں' انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے مجھے آزادی نصیب کر دی ہے' تو انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں برکت نصیب کرے' پھر انہوں نے میرے اور اپنے درمیان پردہ کر لیا' اس دن کے بعد میں نے کبھی بھی انہیں نہیں دیکھا۔

84 - باب مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ .

باب: دونوں کانوں کا مسح کرنا

101 - اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ اَيُّوْبَ الطَّالَقَانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ

100-انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (16093) .

وَاسْتَنْشَقَ مِنْ غَرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ وَّغَسَلَ وَجْهَهُ وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّةً مَّرَّةً وَّمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ ابْنَ عَجْلَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یاد ہے کہ آپ نے وضو کرتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو دھویا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' یہ آپ نے ایک ہی چلو کے ذریعے کیا' پھر آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا' اپنے کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

ایک راوی نے یہاں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: پھر آپ نے پنے دونوں پاؤں دھوئے۔

شرح

امام طحاوی فرماتے ہیں: ہمارے فقہاء فرماتے ہیں: دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔ ان کے آگے والے اور پیچھے والے حصے کا مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام اوزاعی فرماتے ہیں: یہ دونوں سر کا حصہ ہیں' ان کے ظاہری اور باطنی حصے پر مسح کیا جائے گا۔

اشہب نے امام مالک کا یہ قول نقل کیا ہے۔ دونوں کان سر کا حصہ ہیں۔

ابن القاسم نے بھی اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ اضافہ کیا ہے "جس پانی سے سر کا مسح کیا گیا تھا' اس کے علاوہ دوسرا پانی لے کر ان پر مسح کیا جائے گا" امام شافعی فرماتے ہیں: (کانو مسح کے لیے) نئے سرے سے پانی لیا جائے گا اور یہ دونوں اپنی مخصوص حیثیت رکھتے ہیں۔ نہ یہ چہرے میں شامل ہیں۔ نہ سر کا حصہ ہیں۔ امام حسن بن حی فرماتے ہیں: کانوں کے اندرونی حصے کو چہرے کے ساتھ دھویا جائے گا اور ان کے ظاہری حصے کا سر کے ساتھ مسح کیا جائے گا۔[1]

85 - بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ مَعَ الرَّأْسِ وَمَا يُسْتَدَلُّ بِهِ عَلٰى أَنَّهُمَا مِنَ الرَّأْسِ .

باب: سر کے ساتھ دونوں کانوں کا مسح کرنا اور یہ جو دلیل پیش کی جاتی ہے "دونوں کان' سر کا حصہ ہیں"

102 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَرَفَ غَرْفَةً فَمَضْمَضَ

---

01 - اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء مرتين (الحديث 137) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مسح الاذنين ظاهرهما و باطنهما (الحديث 36)، مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مسح الاذنين (الحديث 439) بنحوه مختصراً . و الحديث عند البخاري في الوضوء، باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة (الحديث 140) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة و الاستنشاق من كف واحد (الحديث 403) . تحفة الاشراف [5978] .

[1] مختصر اختلاف العلماء، الجزء 1' (مسائل) فی الاذنین

102 تقدم في الطهارة، مسح الاذنين (الحديث 101)

وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ غَرَفَ غَرْفَةً فَغَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ﷠ بیان کرتے ہیں: نبی' کرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے ایک چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے کلی کی' آپ نے ناک میں پانی ڈالا' پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے دائیں بازو کو دھویا' پھر ایک مرتبہ چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں بازو کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنے سر مبارک کا مسح کیا اور دونوں کانوں کے اندرونی حصے میں شہادت کی انگلی کے ذریعے اور بیرونی حصے میں انگوٹھے کے ذریعے مسح کیا' پھر آپ نے چلو میں پانی لے کر اس کے ذریعے اپنے دائیں پاؤں کو دھویا' پھر چلو میں پانی لے کر اپنے بائیں پاؤں کو دھویا۔

103 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ فَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهِ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهُ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهُ نَافِلَةً لَهُ ". قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ .

☆☆ حضرت عبداللہ صنابحی ﷜ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مومن وضو کرتا ہوا کلی کرتا ہے' تو اس کے منہ میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر وہ ناک میں پانی ڈالتا ہے' تو اس کی ناک میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے' تو اس کے چہرے میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں بازو دھوتا ہے' تو اس کے دونوں بازوؤں میں سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے' اس کے سر میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے دونوں کانوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے' تو دونوں پاؤں میں سے گناہ نکل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں میں سے بھی نکل جاتے ہیں' پھر جب وہ چل کر مسجد کی طرف جاتا ہے' وہاں نماز ادا کرتا ہے' تو یہ اس کے لیے مزید ثواب کے حصول کا باعث بنتا ہے۔

---

103 اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ثواب الطهور (الحديث 282) تحفة الاشراف (9677)

86 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ .

باب: عمامہ پر مسح کرنا

104 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ح وَأَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ .

☆☆ حضرت کعب بن عجرہ ؓ، حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر اور چادر پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

105 - وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْجَرَائِيُّ عَنْ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ، حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

106 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخِمَارِ وَالْخُفَّيْنِ .

☆☆ عبدالرحمن بن ابولیلیٰ، حضرت بلال ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو چادر اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

87 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ مَعَ النَّاصِيَةِ .

باب پیشانی کے ساتھ عمامہ پر مسح کرنا

107 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ

104- اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 84) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 01) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 561) . تحفة الاشراف (2047) .

105- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (2052)

106- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2043)

107- اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 82 و 83) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 150) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) تعليقاً مختصر . و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 100) . تحفة الاشراف (11494) .

فَمَسَحَ نَاصِيَتَهُ وَعِمَامَتَهُ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ . قَالَ بَكْرٌ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی اور عمامہ پر بھی مسح کیا اور موزوں پر بھی مسح کیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

108 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ - وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَخَلَّفْتُ مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى حَاجَتَهُ قَالَ "أَمَعَكَ مَاءٌ" . فَأَتَيْتُهُ بِمِطْهَرَةٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَلْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى خُفَّيْهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ سفر کے دوران نبی اکرم ﷺ لوگوں سے پیچھے ہو گئے آپ کے ساتھ میں بھی پیچھے ہو گیا' پھر آپ نے قضائے حاجت کی' واپس آ کر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو میں آپ کے پاس وضو کا برتن لے کر آیا' آپ نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے' اپنے چہرے کو دھویا' پھر آپ اپنے بازو دھونے لگے تو آپ انہیں باہر نہیں نکال سکے' کیونکہ اس (جبہ) کی آستینیں تنگ تھیں' آپ نے کندھے کے پاس سے، انہیں باہر نکالا اور پھر دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر آپ نے پیشانی کا اور عمامہ کا مسح کیا اور اپنے دونوں موزوں کا بھی مسح کیا۔

88 - باب كَيْفَ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ

باب: عمامہ پر کیسے مسح کیا جائے؟

109 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ وَهْبٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ خَصْلَتَانِ لَا أَسْأَلُ عَنْهُمَا أَحَدًا بَعْدَ مَا شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - قَالَ كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَبَرَزَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ جَاءَ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَجَانِبَيْ عِمَامَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ قَالَ وَصَلَاةُ الْإِمَامِ خَلْفَ الرَّجُلِ مِنْ رَعِيَّتِهِ فَشَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاحْتَبَسَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَقَدَّمُوا ابْنَ عَوْفٍ فَصَلَّى بِهِمْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى خَلْفَ ابْنِ عَوْفٍ

108- اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الناصية و العمامة (الحديث 8) و الحديث عند مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تأخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 105) . و النسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين في السفر (الحديث 125) . تحفة الاشراف (11495) .

109- انفرد به النسائي . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في ماجاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم خلف رجل من امته (الحديث 1236) . تحفة الاشراف (11521)

مَا بَقِيَ مِنَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَلَّمَ ابْنُ عَوْفٍ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى مَا سُبِقَ بِهِ .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو کام ایسے ہیں جن کے بارے میں، میں کسی سے بھی سوال نہیں کروں گا، جبکہ میں نے خود نبی اکرم ﷺ کو یہ کرتے ہوئے دیکھا ہے: ایک مرتبہ ہم لوگ آپ کے ساتھ سفر کر رہے تھے اس دوران آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے (بعد میں) آپ نے وضو کرتے ہوئے اپنی پیشانی پر، ورعمامہ کی دونوں جانب مسح کیا اور آپ نے اپنے موزوں پر بھی مسح کیا۔ (حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) حاکم وقت اپنی رعایا کے پیچھے بھی نماز ادا کر سکتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھا کہ نماز کا وقت ہو گیا، نبی اکرم ﷺ لوگوں تک نہیں پہنچ سکے ان لوگوں نے نماز کے لیے اقامت کہہ دی اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو آگے کر دیا تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھانی شروع کی تو اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں باقی ماندہ نماز ادا کی، جب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے اور جو نماز پہلے گزر چکی تھی وہ آپ نے ادا کی۔

شرح

امام طحاوی تحریر کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، امام محمد) امام مالک، حسن بن حی، امام شافعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح نہیں کیا جائے گا نہ ہی چادر پر مسح کیا جائے گا۔

سفیان ثوری اور امام اوزاعی فرماتے ہیں: عمامہ پر مسح کیا جا سکتا ہے۔[1]

حنابلہ عمامہ پر مسح کے جواز کے قائل ہیں، کیونکہ مختلف روایات میں عمامہ پر مسح کرنے کے بارے میں منقول ہے۔

حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت انس، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہم اس بات کے قائل ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے: "جس شخص کو عمامہ پر مسح کر کے طہارت حاصل نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ اسے پاک نہ کرے" (حنابلہ کے نزدیک) عمامہ کے اکثر حصے پر مسح کرنا واجب ہے کیونکہ موزوں کی طرح یہ بھی بدل کی حیثیت رکھتا ہے۔ عمامہ کے درمیان میں (سر کے اوپر کے حصے پر) مسح کرنے کی بجائے اس کے اطراف کے بیچ پر مسح کیا جائے گا کیونکہ وہ موزے کے زیریں حصے کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔[2]

---

[1] مختصر اختلاف العلماء، الجزء 1، (مسألة) في المسح على العمامة

[2] الفقہ الاسلامی وادلتہ، الباب الاول: الطہارات، الفصل الرابع: الوضوء، ما بعد

89 - باب إِيجَابِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ .

باب: دونوں پاؤں دھونا فرض ہے

110 أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَأَنْبَأَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيْلٌ لِلْعَقِبِ مِنَ النَّارِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"بعض ایڑیوں کے لئے جہنم کی بربادی ہے"۔

111 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمًا يَتَوَضَّئُونَ فَرَأَى أَعْقَابَهُمْ تَلُوحُ فَقَالَ "وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کی ایڑیوں کے کچھ حصے خشک ہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا "بعض ایڑیوں کے لیے جہنم کی بربادی ہے، تم لوگ اچھی طرح وضو کیا کرو"۔

90 - باب بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَبْدَأُ بِالْغَسْلِ

باب: دونوں پاؤں میں سے کون سے پاؤں کو پہلے دھویا جائے؟

112 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي الْأَشْعَثُ قَالَ

110- أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الأعقاب (الحديث 165) مطولاً. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 29). تحفة الأشراف (14381).

111- أخرجه مسلم في الطهارة، باب وجوب غسل الرجلين بكمالهما (الحديث 26) مطولاً. و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في إسباغ الوضوء (الحديث 97). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب غسل العراقيب (الحديث 450). و الحديث عند النسائي في الطهارة، الأمر باسباغ الوضوء (142). تحفة الأشراف (8936).

112- أخرجه البخاري في الوضوء، باب التيمن في الوضوء و الغسل (الحديث 168)، و في الصلاة، باب التيمن في دخول المسجد و غيره (الحديث 446)، و في الأطعمة، باب التيمن في الأكل و غيره (الحديث 5380)، و في اللباس، باب يبدأ بالنعل اليمنى (الحديث 5854)، باب الترجيل و التيمن فيه (الحديث 5926). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب التيمن في الطهور و غيره (الحديث 66 و 67). و أخرجه أبو داود في اللباس، باب في الانتعال (الحديث 4140). و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يستحب من التيمن في الطهور (الحديث 608). و أخرجه الترمذي أيضاً في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه و سلم (الحديث 80). و أخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب التيمن في الطهور (419) و في الزينة، التيامن في الترجل (الحديث 5255). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب التيمن في الوضوء (الحديث 401). تحفة الأشراف (17657).

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَذَكَرَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَنَعْلِهِ وَتَرَجُّلِهِ ۔ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ بِوَاسِطٍ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فَذَكَرَ شَأْنَهُ كُلَّهُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جہاں تک ہو سکتا تھا' وضو کرنے میں' جوتا پہننے میں' کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے آغاز کیا کرتے تھے۔

یہاں پر روایت کے الفاظ نقل کرنے میں بعض راویوں نے اختلاف کیا ہے۔

91 - باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ بِالْيَدَيْنِ ۔

باب: دونوں ہاتھوں کے ذریعے پاؤں دھونا

113 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ بْنَ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ - يَعْنِي عُمَارَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي الْقَيْسِيُّ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأُتِيَ بِمَاءٍ فَقَالَ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِنَاءِ فَغَسَلَهُمَا مَرَّةً وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ مَرَّةً مَرَّةً وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِيَمِينِهِ كِلْتَيْهِمَا ۔

☆☆ حضرت قیسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' پانی لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے برتن میں سے دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلا' پھر انہیں ایک مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنا چہرہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو ایک ایک مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے دونوں پاؤں کو دھویا۔

92 - باب الْأَمْرِ بِتَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ ۔

باب: انگلیوں کا خلال کرنے کا حکم

114 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ وَكَانَ يُكْنَى أَبَا هَاشِمٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا تَوَضَّأْتَ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ" ۔

113-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (15648)

114-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاستنثار (الحديث 142 و 43 و 44) مطولاً، و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في تخليل الاصابع (الحديث 38) مختصراً، و في الصوم، باب ما جاء في كراهية مبالغة الاستنشاق للصائم (الحديث 788) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها (الحديث 448). و الحديث عند ابي داؤد في الصوم، باب الصائم يصب عليه الماء من العطش و يبالغ في الاستنشاق (الحديث 2366) و في الحروف القراءات، باب 1 (الحديث 3973) و النسائي في الطهارة، المبالغة في الاستنشاق (87). تحفة الاشراف (11172)

☆☆ عاصم بن لقیط اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم وضو کرو تو اچھی طرح وضو کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کر لیا کرو۔

93 - باب عَدَدِ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ ۔

باب: دونوں پاؤں کو دھونے کی تعداد

115 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ الْوَادِعِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَتَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ هَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

☆☆ حضرت ابوحیہ وادعی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا' انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا یہ انہوں نے تین مرتبہ کیا' پھر انہوں نے اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دونوں بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر اپنے سر کا مسح کیا' پھر اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے' پھر یہ بات بیان کی: یہ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا طریقہ ہے۔

94 - باب حَدِّ الْغَسْلِ ۔

باب: (دونوں پاؤں کو) دھونے کی حد

116 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ يَزِيدَ اللَّيْثِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ" ۔

115-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 116) مختصراً. و الحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في وضوء النبي صلى الله عليه وسلم كيف كان (الحديث 48). و النسائي في الطهارة، عدد غسل اليدين (الحديث 96). تحفة الاشراف (10321)

116-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 159)، و باب المضمضة في الوضوء (الحديث 164)، و في الصيام، باب سواك الرطب و اليابس للصائم (الحديث 1934). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب صفة الوضوء و كماله (الحديث 3 و 4). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب صفة وضوء النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 106). و اخرجه النسائي في الطهارة، المضمضة و الاستنشاق (84). مختصراً، و باي اليدين يتمضمض (85). تحفة الاشراف (9794).

☆☆ حمران بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وضو کا پانی منگوایا' پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے پہلے دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوئے' پھر کلی کی' پھر ناک میں پانی ڈالا' پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا' پھر دائیں بازو کو کہنی تک تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں بازو کو کہنی تک اسی طرح دھویا' پھر انہوں نے اپنے سر کا مسح کیا' پھر دائیں پاؤں کو تین مرتبہ دھویا' پھر بائیں پاؤں کو اسی طرح دھویا' پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے' جیسے میں نے ابھی وضو کیا ہے۔

پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے' جو شخص میرے اس وضو کی طرح وضو کرے اور پھر وہ کھڑا ہو کر دو رکعات ادا کرے' جس کے دوران وہ اپنے خیالوں میں گم نہ ہو جائے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی۔

95 - باب الْوُضُوْءِ فِي النَّعْلِ .

باب. جوتے پہن کر وضو کرنا

117 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَمَالِكٍ وَّابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَاَيْتُكَ تَلْبَسُ هٰذِهِ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَتَتَوَضَّاُ فِيْهَا . قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا .

☆☆ عبید بن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے سبتی جوتے پہنے ہوئے ہوتے ہیں اور جوتے پہن کر ہی وضو کر لیتے ہیں' تو انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ان کو پہن کر ہی وضو کر لیا کرتے تھے۔

96 - باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

باب. دونوں موزوں پر مسح کرنا

118 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ

117- اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الرجلين في النعلين، و لا يمسح على النعلين (الحديث 166) مطولاً، و في اللباس، باب النعال السبتية و غيرها (الحديث 585) مطولاً. و اخرجه مسلم في الحج، باب الاهلال من حيث تنبعث الراحلة (الحديث 25 و 26). و اخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1772) مطولاً. و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في نعل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 74). و الحديث عند النسائي في مناسك الحج، العمل في الاهلال (الحديث 2759)، و ترك استلام الركنين الآخرين (2950) و في الزينة، تصفير اللحية (5258). و ابن ماجه في اللباس، باب الخضاب بالصفرة (الحديث 3626). تحفة الاشراف (7316)

118- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387) بنحوه. و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93) بنحوه. و اخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الخفين (773). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (543) بنحوه. تحفة الاشراف (3235).

تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ اَتَمْسَحُ فَقَالَ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ . وَكَانَ اَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ قَوْلُ جَرِيْرٍ وَّكَانَ اِسْلَامُ جَرِيْرٍ قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ترجمہ ☆☆ ہمام نامی راوی حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ انہوں نے وضو کرتے ہوئے اپنے موزوں پر مسح کر لیا' تو ان سے کہا گیا: کیا آپ بھی مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھی حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے اس قول کو پسند کرتے تھے' اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے وصال فرمانے سے کچھ عرصہ پہلے اسلام قبول کیا۔

شرح

موزوں پر مسح کے احکام

مسئلہ: موزوں پر مسح کرنا ایک رخصت ہے' اگر کوئی شخص اس کو جائز تسلیم کرتے ہوئے عزیمت کو اختیار کرتا ہے (یعنی موزوں پر مسح نہیں کرتا بلکہ پاؤں دھو لیتا ہے) تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (تبیین)

پہلی فصل' ان اُمور کا بیان جو موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ضروری ہیں

موزہ کی شرائط

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ موزہ ایسا ہونا چاہیے جسے پہن کر سفر کیا جا سکتا ہو اور آدمی مسلسل چل سکے' اس کے ذریعے ٹخنے ڈھک جانے چاہئیں' ٹخنے سے اوپر کا حصہ ڈھانپنا شرط نہیں ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ایسا موزہ پہنتا ہے' جس میں پنڈلی نہیں ہے لیکن اس کا ٹخنہ چھپ گیا ہے' تو اس پر مسح کرنا جائز ہوگا' چمڑے سے بنی ہوئی جراب پر مسح کرنا جائز ہے' اس سے مراد وہ جراب ہے' جس کے اوپر اور نیچے چمڑا لگا ہوتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: جبکہ منعل اس جراب کو کہتے ہیں' جس کے صرف نیچے کے حصے کی طرف' تلوے کے طور پر چمڑا لگا ہوتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص لوہے یا لکڑی یا شیشے کے موزے بنا لیتا ہے' تو ان پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

موزہ کے اوپری حصے پر مسح کرنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ موزے کے اوپر والے حصے پر ہاتھ کی تین انگلیوں کے برابر مسح کرے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس سے مراد تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصے پر مسح کرنا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: موزے کے پیچھے کی جانب، ایڑی پر یا پنڈلی پر یا اس کے اطراف میں، یا ٹخنے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک پاؤں پر دو انگلیوں کے برابر مسح کرتا ہے اور دوسرے پاؤں پر پانچ انگلیوں کے برابر مسح کر لیتا ہے، تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: موزے پر ایسی جگہ پر مسح کرنے کا اعتبار نہیں ہوگا جو پاؤں سے خالی ہوتی ہے، اگر اس جگہ اپنا پاؤں لے جا کر وہاں مسح کر لیتا ہے، تو یہ جائز ہے، اگر بعد میں اس کا پاؤں اس جگہ سے الگ ہو جاتا ہے، تو دوبارہ مسح کرے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر ایک شخص کا ایک پاؤں زخمی ہے اور وہ نہ اسے دھو سکتا ہے اور نہ مسح کر سکتا ہے، تو دوسرے پاؤں پر مسح کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کا پاؤں ٹخنے کے اوپر سے کٹا ہو، تو اس کے لیے بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اس بارے میں ایک بنیادی حکم یہ بھی ہے کہ تین انگلیوں کے ذریعے مسح کیا جائے۔ (کافی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص نئے سرے سے پانی لیے بغیر صرف ایک انگلی کے ذریعے مسح کر لیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا، لیکن اگر ایک انگلی کے ذریعے تین مرتبہ پانی لے کر تین مرتبہ مسح کرتا ہے، تو یہ جائز ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص انگوٹھے اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ذریعے مسح کرتا ہے، تو اگر یہ دونوں انگلیاں کھلی ہوئی ہیں، تو یہ جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس طرح مسح کرتا ہے کہ تین انگلیاں رکھ دیتا ہے، لیکن انہیں کھینچتا نہیں ہے، تو یہ جائز ہے، لیکن سنت کے خلاف ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر انگلی کے سرے کے ذریعے موزے پر مسح کرتے وقت پانی ٹپک جاتا ہے، تو یہ جائز ہوگا ورنہ جائز نہیں ہوگا۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگلیاں دائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں بائیں موزے کے اگلے حصے پر رکھے، ان انگلیوں کو کشادہ کرے اور انہیں پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچتا ہوا لے جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ مسنون طریقہ کا بیان ہے، لیکن اگر کوئی شخص پنڈلیوں کی طرف سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف لے جاتا ہے یا دونوں موزوں پر چوڑائی کی سمت میں مسح کر لیتا ہے، تو مسح ہو جائے گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مسح میں خطوط یعنی لکیروں کا ظاہر ہونا شرط نہیں، ظاہر الروایہ سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: تاہم مستحب یہ ہے کہ وہ لکیریں نظر آنی چاہئیں۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: ایک سے زیادہ مرتبہ مسح کرنا سنت نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: موزے پر مسح کرنے کے لیے نیت شرط نہیں ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کرتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ موزوں پر مسح کرنے کے طریقے کی تعلیم دے رہا ہے، طہارت حاصل کرنے کی نیت نہیں کرتا تو بھی مسح درست ہوگا۔ (خلاصہ)

مسح کے جواز کی اہم شرط

مسئلہ: مسح میں جو چیزیں ضروری ہیں، ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ موزہ پہننے کے بعد جو حدث طاری ہوتا ہے، وہ ایسی مکمل طہارت پر طاری ہونا چاہیے، جو پہننے سے پہلے یا اس کے بعد کامل تھی، محیط میں اسی طرح تحریر ہے۔

مسئلہ: اسی بنیاد پر اگر کوئی شخص دونوں پاؤں پہلے دھو لیتا ہے اور پھر موزے پہن لیتا ہے یا ایک پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر دوسرا پاؤں دھو کر اس میں موزہ پہن لیتا ہے، پھر طہارت کو حدث لاحق ہونے سے پہلے مکمل کر لیتا ہے، تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پاؤں دھو کر موزے پہن لیتا ہے لیکن وضو مکمل کرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: جو شخص کسی حدث کے لیے تیمم کر لیتا ہے، اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (خزانۃ المفتیین)

مسئلہ: جس شخص کو موزے پہننے کے بعد یا موزے پہننے سے پہلے ہی جنابت لاحق ہو گئی ہے، اب اس کے لیے موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ اس کے جواز کی صرف ایک صورت ہو سکتی ہے کہ آدمی پہلے جنابت کے لیے تیمم کرے، پھر حدث کے لیے وضو کرے، پھر دونوں پاؤں دھو کر موزہ پہن لے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر وضو کرتے ہوئے وضو کا کوئی ایک عضو کسی جگہ سے سوکھا رہ گیا، وہاں تک پانی نہیں پہنچا، پھر آدمی نے پاؤں دھو کر موزے پہن لیے اور پھر اس حصے تک پانی پہنچانے سے پہلے حدث لاحق ہو گیا تو اب موزے پر مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسح کی مدت

مسئلہ: موزوں پر مسح کے حکم سے متعلق ایک اہم چیز موزہ پہننے کی مدت ہے، یہ مدت مقیم شخص کے لیے ایک دن اور ایک رات ہے، جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا کہ وہ سفر کسی نیکی کے کام کے بارے میں ہے یا گناہ کے بارے میں ہے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اس مدت میں اس وقت سے ابتداء معتبر ہوگی جب موزہ پہن لینے کے بعد حدث لاحق ہوتا ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص فجر کے وقت وضو کر کے موزہ پہن لیتا ہے اور حدث اسے عصر کے وقت لاحق ہوتا ہے، پھر وہ وضو کر کے موزے پر مسح کر لیتا ہے، تو اگلے دن کے اسی وقت تک یعنی عصر کے وقت تک موزے پر مسح کی مدت باقی رہے گی، جس وقت پہلے دن اسے حدث لاحق ہوا تھا، اگر وہ شخص مسافر ہو، تو چوتھے دن اسی وقت مسح کی مدت باقی رہے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ مقیم شخص نے اقامت کی مدت کے دوران سفر اختیار کیا تھا تو وہ سفر کی مدت کو پورا کرے گا۔ (خلاصہ)

موزہ کا سالم ہونا

مسئلہ موزوں پر مسح کے جواز کے لیے ایک ضروری چیز یہ ہے کہ موزہ بہت زیادہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے اور اس کی مقدار یہ ہے کہ پاؤں کی تین چھوٹی انگلیوں کے برابر حصہ پھٹا ہوا نہیں ہونا چاہیے' اس سے کم ہونا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہوگا' وہ سوراخ موزے کے نیچے کی طرف ہے' اوپر کی طرف ہے یا ایڑی کی طرف ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ لیکن اگر وہ شگاف موزے کی پنڈلی کی طرف ہے' تو پھر یہ مسح میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ تین انگلیوں کی اس مقدار کا حکم ایک موزے کے لیے ہے' یہاں تک کہ ایک موزہ میں ایک انگلی کے برابر اور دوسرے موزہ میں دو انگلیوں کے برابر سوراخ ہو تو ان پر مسح کرنا جائز ہوگا۔

دوسری فصل: موزوں پر مسح کو ختم کرنے والی چیزیں

مسئلہ وضو کے نواقض موزے پر مسح کے بھی نواقض شمار ہوں گے' ان میں ایک اضافی چیز یہ ہے کہ اگر آدمی موزہ اتارتا ہے تو بھی مسح کا حکم ختم ہو جائے گا' دوسری اضافی چیز مخصوص مدت کا گزر جانا ہے' جس کے نتیجے میں مسح ختم ہو جاتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ لیکن وقت گزرنے کا حکم اس وقت ہوگا جب آدمی کو وضو کے لیے پانی دستیاب ہو جائے' جب پانی دستیاب نہیں ہوا تو محض مخصوص مدت گزر جانے کی وجہ سے مسح نہیں ٹوٹے گا' بلکہ اس مسح کے ذریعے نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (محیط' قاضی خان' زاہدی' جوہرہ نیرہ)

مسئلہ جب کوئی شخص موزہ اتارتے وقت باوضو ہو تو اب اس پر صرف پاؤں دھونا واجب ہوگا' اسی طرح اگر موزے پر مسح کے جواز کی مخصوص مدت ختم ہو گئی ہے' تو اب اس شخص پر موزے اتار کر صرف پاؤں دھونا لازم ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ موزے اتارنے کی وجہ سے اس کے پاؤں سردی کی وجہ سے خراب ہو جائیں گے تو اب اس پر مسح کرنا جائز ہوگا' خواہ کتنا ہی عرصہ کیوں نہ گزر جائے اور اس کی مثال اسی طرح ہوگی جس طرح ٹوٹی ہڈی پر باندھی ہوئی لکڑی پر مسح کیا جاتا ہے۔ (تبیین' بحرالرائق)

مسئلہ دستانوں پر مسح کرنا جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ اگر کسی دوسرے شخص سے اپنے موزے پر مسح کروالیا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ موزوں پر مسح کے حکم میں عورت کے احکام بھی مرد کی مانند ہیں کیونکہ موزوں پر مسح کے جواز کا جو سبب ہے وہ دونوں میں برابری کی حیثیت سے پایا جاتا ہے۔ (محیط)

* * *

119 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

☆☆ جعفر بن عمرو اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو وضو کرتے ہوئے اور موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

120 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ وَسُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ الْأَسْوَاقَ فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ أُسَامَةُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا مَا صَنَعَ فَقَالَ بِلَالٌ ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ ثُمَّ صَلَّى.

☆☆ حضرت اسامہ بن زید ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت بلال ؓ بازار میں تشریف لائے' پھر نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب نبی اکرم ﷺ بازار سے تشریف لے گئے' تو میں نے حضرت بلال ؓ سے دریافت کیا' کہ نبی اکرم ﷺ نے کیا کیا تھا؟ تو حضرت بلال ؓ نے بتایا تھا کہ پہلے نبی اکرم ﷺ نے جا کر قضائے حاجت کی' پھر آپ نے جا کر وضو کیا' آپ نے اپنے چہرۂ مبارک اور دونوں بازوؤں کو دھویا' پھر سر کا مسح کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں موزوں پر بھی مسح کر لیا' پھر نماز ادا کی۔

121 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' آپ نے اپنے دونوں موزوں پر مسح کیا تھا۔

122 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' موزوں پر مسح کے بارے میں آپ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

123 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ

119- أخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 204 و 205). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المسح على العمامة (الحديث 562) بنحوه. تحفة الأشراف (10701)

120- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (2030)

121- أخرجه البخاري في الوضوء، باب المسح على الخفين (الحديث 202) مطولاً. تحفة الأشراف (3899)

122- تقدم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 21).

شُعْبَةَ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ تَلَقَّيْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَغْسِلَ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَتْ بِهِ الْجُبَّةُ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ أَسْفَلِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَهُمَا وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلَّى بِنَا .

☆☆ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب آپ واپس تشریف لائے تو میں نے پانی کا برتن لیا اور آپ کے سامنے آیا' میں نے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا پھر آپ نے اپنے چہرۂ مبارک کو دھویا' پھر آپ اپنے دونوں بازوؤں کو دھونے لگے تو کیونکہ آستینیں تنگ تھیں آپ نے جبے کے نیچے کی طرف سے بازوؤں کو باہر نکالا اور بازوؤں کو دھویا' پھر آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا اور ہمیں نماز پڑھائی۔

124 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِيهِ الْمُغِيرَةِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَاتَّبَعَهُ الْمُغِيرَةُ بِإِدَاوَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

☆☆ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے تو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے گئے' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے آپ پر پانی انڈیلا اور قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد نبی اکرم ﷺ نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کیا تھا۔

97 - بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران موزوں پر مسح کرنا

125 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَمْزَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ "تَخَلَّفْ يَا مُغِيرَةُ وَامْضُوا أَيُّهَا النَّاسُ". فَتَخَلَّفْتُ وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ وَمَضَى النَّاسُ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهِ فَلَمَّا رَجَعَ ذَهَبْتُ أَصُبُّ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ ضَيِّقَةُ الْكُمَّيْنِ فَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ يَدَهُ مِنْهَا فَضَاقَتْ عَلَيْهِ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ

☆☆ حمزہ بن مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں

123-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الجبة الشامية (الحديث 363) بنحوه، و باب الصلاة في الخفاف (الحديث 388) مختصرًا، و في الجهاد، باب الجبة في السفر و الحرب (الحديث 2918)، و في اللباس، باب من لبس جبة ضيقة الكمين في السفر (الحديث 5798). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 77 و 78) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل يستعين على وضوئه فيصب عليه (الحديث 389). تحفة الاشراف (11528).

24 - تقدم في الطهارة، صب الخادم الماء على الرجل للوضوء (الحديث 79).

125 - تقدم في الطهارة، باب المسح على العمامة مع الناصية (الحديث 108).

شریک تھا' آپ نے ارشاد فرمایا: اے مغیرہ! تم پیچھے رہو اور لوگو! تم لوگ چلتے رہو' حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں پیچھے رہ گیا' میرے پاس پانی کا برتن موجود تھا' لوگ آگے چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے' جب آپ واپس تشریف لائے' تو میں نے آپ پر پانی انڈیلنا شروع کیا' اس وقت آپ نے تنگ آستینوں والا ایک رومی جبہ پہنا ہوا تھا' آپ اس میں سے اپنے ہاتھ نکالنے لگے تو اس کی آستینیں تنگ تھیں' تو نبی اکرم ﷺ نے جبے کے نیچے سے اپنے ہاتھ نکالے' اور پھر اپنے چہرے اور اپنے بازوؤں کو دھویا' آپ نے اپنے سر پر مسح کیا اور دونوں موزوں پر مسح کیا۔

98 - بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ .

باب: مسافر شخص کے لیے موزوں پر مسح کرنے کی متعین مدت

126 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ رَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ .

☆☆ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات کی اجازت دی ہے' کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں' تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں۔

127 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرُّهَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ وَزُهَيْرٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ سَأَلْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا مُسَافِرِينَ أَنْ نَمْسَحَ عَلَى خِفَافِنَا وَلَا نَنْزِعَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ .

☆☆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ جب ہم سفر کر رہے ہوں' تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا کریں اور تین دن تک پاخانہ یا پیشاب کرنے یا وضو ٹوٹنے پر موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے۔ (کیونکہ جنابت کی صورت میں موزے اتارنا لازم ہوگا)۔

126-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 96) مطولاً، و في الدعوات، باب في فضل التوبة و الاستغفار و ما ذكر من رحمة الله لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً. و اخرجه النسائي في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 127)، و باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 58)، و الوضوء من الغائط (الحديث 159) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها باب الوضوء من النوم (الحديث 478) و الحديث عند الترمذي في الزهد، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387) و النسائي في التفسير سورة آل عمران قوله تعالى (يوم يأتي بعض آيات ربك لا ينفع نفسًا إيمانها لم تكن آمنت من قبل) (الحديث 198)، و ابن ماجه في الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070) تحفة الاشراف (4952).

127-تقدم في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 126)

99 - باب التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُقِيمِ ۔

باب: مقیم شخص کے لیے موزوں پر مسح کی مدت کا تعین

128 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْمُلَائِيِّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ يَعْنِيْ فِي الْمَسْحِ ۔

☆☆ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے مسافر شخص کو تین دن اور تین راتوں تک' جبکہ مقیم شخص کو ایک دن اور ایک رات تک کی اجازت دی ہے۔

(راوی کہتے ہیں) یعنی موزوں پر مسح کرنے کے حوالے سے اجازت دی ہے۔

129 - اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِءٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَتِ ائْتِ عَلِيًّا فَاِنَّهُ اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنِّيْ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْمَسْحِ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنَا اَنْ يَّمْسَحَ الْمُقِيْمُ يَوْمًا وَّلَيْلَةً وَّالْمُسَافِرُ ثَلَاثًا

☆☆ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: میں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے موزوں کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت علی ؓ کے پاس جاؤ' وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں' میں حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے مسح کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ حکم دیتے تھے کہ مقیم شخص ایک دن اور ایک رات تک' جبکہ مسافر تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرے۔

100 - باب صِفَةِ الْوُضُوْءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ ۔

باب: پہلا وضو باقی ہونے پر وضو کرنے کا طریقہ

130 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ لِحَوَائِجِ النَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتِ

الْعَصْرُ اُتِيَ بِتَوْرٍ مِّنْ مَّاءٍ فَاَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَمَسَحَ بِهٖ وَجْهَهٗ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ اَخَذَ فَضْلَهٗ فَشَرِبَ قَائِمًا وَقَالَ اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ هٰذَا وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ وَهٰذَا وُضُوْءُ مَنْ لَّمْ يُحْدِثْ ۔

☆☆ نزال بن سبرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی ؓ کو دیکھا' انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر اس کے بعد لوگوں کے معاملات نمٹانے کے لیے تشریف فرما ہوئے اور پھر عصر کی نماز کا وقت ہوا تو ان کے پاس وضو کا برتن لایا گیا' انہوں نے اس میں سے پانی پیا وراس کے ذریعے اپنے چہرے' دونوں بازوؤں' اپنے سر اور دونوں پاؤں پر مسح کر لیا' پھر انہوں نے باقی بچا ہوا پانی لیا اور اسے کھڑے ہو کر پی لیا' پھر یہ بات بیان کی: لوگ اس بات کو مکروہ سمجھتے ہیں' لیکن میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا ہے' یہ اس شخص کے وضو کا طریقہ ہے' جو پہلے سے باوضو ہو۔

101 - باب الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ ۔

باب: ہر نماز کے لیے وضو کرنا

131 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِاِنَاءٍ صَغِيْرٍ فَتَوَضَّاَ ۔ قُلْتُ اَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّاُ لِكُلِّ صَلَاةٍ قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ فَاَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ مَا لَمْ نُحْدِثْ قَالَ وَقَدْ كُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ ۔

☆☆ حضرت انس ؓ نے اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک چھوٹا برتن لایا گیا تو آپ نے اس سے وضو کر لیا۔

راوی کہتے ہیں: کہ میں نے دریافت کیا نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

راوی کہتے ہیں: آپ لوگ کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ جب تک ہمارا وضو نہیں ٹوٹ جاتا تھا' اس وقت تک ایک ہی وضو کے ساتھ مختلف نمازیں ادا کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں: ہم بھی ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کر لیا کرتے ہیں۔

شرح

وضو کی تین اقسام

(۱) فرض: اس سے مراد بے وضو شخص کا نماز ادا کرنے کے وقت وضو کرنا ہے۔

128-اخرجه مسلم في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين (الحديث 85) مطولاً ۔ واخرجه النسائي في الطهارة، التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (الحديث 29) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في التوقيت في المسح للمقيم و المسافر (الحديث 552) مطولاً ۔ تحفة الاشراف (10126) ۔

129-تقدم في الطهارة، التوقيت في المسح على الخفين للمقيم (الحديث 128) ۔

130-اخرجه البخاري في الاشربة، باب الشرب قائمًا (الحديث 5616) مختصرًا و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في صفة شرب رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 200) و الحديث عند البخاري في الاشربة، باب الشرب قائمًا (الحديث 5615) و ابي داؤد في الاشربة، باب في الشرب قائمًا (الحديث 3718) تحفة الاشراف (10293)

13-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 214) مختصرًا ۔ و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 71) مختصرًا ۔ و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء لكل صلاة (الحديث 60) مختصرًا ۔ و اخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب الوضوء لكل صلاة والصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 509) مختصرًا ۔ تحفة الاشراف (1110) ۔

(۲) واجب: اس سے مراد خانہ کعبہ کا طواف کرنے والے شخص کا وضو کرنا ہے' اگر کوئی شخص وضو کے بغیر طواف کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہو گا' تاہم وہ واجب کو ترک کرنے والا شمار ہو گا۔

(۳) مستحب: اس کی بہت سی اقسام ہیں' ان میں سے ایک سوتے وقت وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک ہر وقت وضو برقرار رکھنا ہے' اس سے مراد یہ ہے کہ جب آدمی بے وضو ہو' اسی وقت وضو کر لے تا کہ وہ ہر وقت باوضو حالت میں رہے۔ ان میں سے ایک وضو ہونے کے باوجود وضو کرنا مسئلہ: ان میں سے ایک غیبت کرنے یا شعر سنانے کے بعد وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک قہقہہ لگا کر ہنسنے کے بعد وضو کرنا ہے' ان میں سے ایک میت کو غسل دینے کے بعد وضو کرنا۔ (قاضی خان)

……

132 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ فَقَالَ "إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلَاةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قضائے حاجت کر کے تشریف لائے' آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا' لوگوں نے عرض کی: پہلے ہم آپ کے لیے وضو کا پانی لے آئیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے وضو کرنے کا حکم اس وقت کے لیے دیا گیا ہے' جب میں نماز پڑھنی شروع کروں۔

133 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ. قَالَ "عَمْدًا فَعَلْتُهُ يَا عُمَرُ".

☆☆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے البتہ فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے ایک ہی وضو کے ساتھ کئی نمازیں ادا کیں' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں عرض کی. آپ نے ایسا عمل کیا ہے' جو آپ نے پہلے نہیں کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا. اے عمر! میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے۔

102 - باب النَّضْحِ.

باب: (وضو کے بعد) شرم گاہ پر پانی چھڑکنا

134 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ

132-اخرجه ابوداؤد في الاطعمة، باب في غسل اليدين عند الطعام (الحديث 3760) . واخرجه الترمذي في الاطعمة، باب في ترك الوضوء قبل الطعام (الحديث 1847) . تحفة الاشراف (5793) .

133-اخرجه مسلم في الطهارة، باب جواز الصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 86) مختصراً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 172) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء انه يصلي الصلوات بوضوء واحد (الحديث 61) . و اخرجه ابن ماجه الطهارة و سننها، باب الوضوء لكل صلاة، و الصلوات كلها بوضوء واحد (الحديث 510) مختصراً . تحفة الاشراف (1928) .

الْحَكَمِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَقَالَ بِهَا هٰكَذَا - وَوَصَفَ شُعْبَةُ - نَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَأَعْجَبَهُ قَالَ الشَّيْخُ ابْنُ السُّنِّيِّ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَكَمُ هُوَ ابْنُ سُفْيَانَ الثَّقَفِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

☆☆ حکم نامی راوی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب وضو کر لیتے تھے' تو آپ چلو میں پانی لے کر اس طرح کیا کرتے تھے۔

شعبہ نامی راوی نے اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑک کر بتایا: یہ کیا کرتے تھے۔

راوی کہتے ہیں' کہ جب میں نے اس روایت کا تذکرہ ابراہیم نامی راوی سے کیا' تو انہیں یہ روایت پسند آئی۔

شیخ ابن سنی فرماتے ہیں: امام نسائی فرماتے ہیں: حکم سے مراد حکم بن سفیان ثقفی ہے۔

135 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ - وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْجَرْمِيُّ - قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ قَالَ أَحْمَدُ فَنَضَحَ فَرْجَهُ.

☆☆ حکم بن سفیان بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضو کیا (اور وضو کے بعد) اپنی شرم گاہ پر پانی چھڑکا۔

احمد بن حرب نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

103 - باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْوَضُوءِ.

باب: وضو کے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا

136 - أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَامَ فَشَرِبَ فَضْلَ وَضُوئِهِ وَقَالَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَنَعْتُ.

☆☆ ابوحیہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا' انہوں نے تین مرتبہ وضو کیا اور پھر کھڑے ہو کر وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا' جس طرح میں نے کیا ہے۔

134-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الانتضاح (الحديث 166 و 167 و 168) بمعناه . واخرجه النسائي في الطهارة، باب النضح (الحديث 135) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النضح بعد الوضوء (الحديث 461) بنحوه . تحفة الاشراف (3420) .

135-تقدم في الطهارة، باب النضح (الحديث 134) .

136-انفرد به النسائي والحديث عند الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء ثلاثاً ثلاثاً (الحديث 44) . تحفة الاشراف (10322) .

137 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَأَخْرَجَ بِلَالٌ فَضْلَ وَضُوئِهِ فَابْتَدَرَهُ النَّاسُ فَنِلْتُ مِنْهُ شَيْئًا وَرَكَزْتُ لَهُ الْعَنَزَةَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَالْحُمُرُ وَالْكِلَابُ وَالْمَرْأَةُ يَمُرُّونَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود تھا' حضرت بلال ؓ نبی اکرم ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے' تو لوگ ان کی طرف لپکے مجھے بھی اس میں سے کچھ حصہ ملا' پھر نبی اکرم ﷺ کے لیے عنزہ (یعنی چھوٹا نیزہ سترہ) کے طور پر گاڑا گیا' نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' اس وقت کچھ گدھے' کتے اور خواتین' سترے کے دوسری طرف سے آپ کے آگے سے گزرے۔

138 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ مَرِضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يَعُودَانِي فَوَجَدَانِي قَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهُ .

☆☆ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں' میں بیمار ہو گیا' نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ دونوں حضرات میری تیمارداری کے لیے تشریف لائے' ان لوگوں نے مجھے ایسی حالت میں پایا' کہ مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی' تو نبی اکرم ﷺ نے وضو کیا اور اپنا بچا ہوا وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔

104 - بَابُ فَرْضِ الْوُضُوءِ .

باب وضو کا فرض ہونا

139 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ ".

☆☆ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے اللہ تعالیٰ وضو کے بغیر

137- اخرجه البخاري في المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3566) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 251) . تحفة الاشراف (11818) .

138- اخرجه البخاري في المرضى، باب عيادة المغمى عليه (الحديث 565) مطولاً، و في الفرائض، باب قول الله تعالى (يوصيكم الله في اولادكم . . .) الآيتان (11 و 12) من سورة المائدة . (الحديث 6723) مطولاً، و في الاعتصام بالكتاب و السنة، باب ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يسأل مما لم ينزل عليه الوحي فيقول لا ادري او لم يجب حتى ينزل عليه الوحي، و لم يقل برأي و لا قياس (الحديث 7309) مطولاً . و اخرجه مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلالة (الحديث 5) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الفرائض، باب في الكلالة (الحديث 2886) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الفرائض، باب ميراث الاخوات (الحديث 2097) مطولاً . و اخرجه النسائي في التفسير' سورة النساء' قوله تعالى (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة) (الحديث 154) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الفرائض، باب الكلالة (الحديث 2727) . و الحديث عند الترمذي في تفسير القرآن، باب "و من سورة النساء" (الحديث 3015) . و ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في عيادة المريض (الحديث 1436) . تحفة الاشراف (3028) .

139- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب فرض الوضوء (الحديث 59) . و اخرجه النسائي في الزكاة، باب الصدقة من غلول (الحديث 2523) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب لا يقبل الله صلاة بغير طهور (الحديث 271) . تحفة الاشراف (132) .

نماز کو' اور حرام مال میں سے دیئے گئے صدقے کو قبول نہیں کرتا ہے۔

105 - بَابُ الْاِعْتِدَاءِ فِي الْوُضُوءِ .

باب: وضو میں حد سے تجاوز کرنا

140 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ " هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ ".

☆☆ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے آپ سے وضو کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے اسے تین' تین مرتبہ وضو کر کے دکھایا' پھر ارشاد فرمایا: یہ وضو کا طریقہ ہے' جو اس سے زیادہ مرتبہ عضو کو دھوئے گا وہ غلط کرے گا' زیادتی کرے گا اور ظلم کرے گا۔

106 - بَابُ الْأَمْرِ بِإِسْبَاغِ الْوُضُوءِ .

باب: اچھی طرح وضو کرنے کا حکم

141 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُونَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ فَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَلَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ .

☆☆ عبداللہ بن عبیداللہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے باقی لوگوں کو چھوڑ کر بطور خاص ہمیں کسی چیز کا حکم نہیں دیا' البتہ تین چیزیں ایسی ہیں' جن کا (بطور خاص ہمیں حکم دیا ہے) آپ نے ہمیں ہدایت کی ہے' کہ ہم اچھی طرح وضو کریں' یہ کہ ہم زکوٰۃ نہ کھائیں اور یہ کہ ہم گدھوں کو گھوڑی کے ساتھ جفتی کے لیے نہ دیں۔

142 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يِسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

140- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحديث 135) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 422) . تحفة الاشراف (8809) .

141- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 808) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الجهاد، باب ما جاء في كراهية ان تنزى الحمر على الخيل (الحديث 1701) . و اخرجه النسائي في الخيل، باب التشديد في حمل الحمير على الخيل (الحديث 3583) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في اسباغ الوضوء (الحديث 426) مختصراً . تحفة الاشراف (5791) .

142- تقدم في الطهارة، باب ايجاب غسل الرجلين (الحديث 111) .

عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اچھی طرح وضو کرو۔

107 - باب الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ ۔

باب: اس عمل کی فضیلت

143 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں؟ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور جس کے ذریعے درجات کو بلند کر دیتا ہے، جس وقت طبیعت آمادہ نہ ہو تو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، مسجد کی طرف دور سے چل کر آنا اور ایک نماز ادا کر لینے کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے یہی تیاری ہے۔

شرح

امام سیوطی فرماتے ہیں الرباط سے مراد اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی طرف اشارہ ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا (آل عمران ۲۰۰)

علامہ سندھی فرماتے ہیں ایک قول کے مطابق یہاں "رباط" سے مراد "افضل" ہوتا ہے۔

(سنن نسائی، مذکورہ حدیث کے حواشی میں یہ بات تحریر ہے)

108 - باب ثَوَابِ مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ ۔

باب: جو شخص اسی طرح وضو کرے، جس طرح حکم دیا گیا ہے، اس کا ثواب

144 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُفْيَانَ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا غَزْوَةَ السَّلَاسِلِ فَفَاتَهُمُ الْغَزْوُ فَرَابَطُوْا ثُمَّ رَجَعُوْا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ أَبُوْ أَيُّوْبَ وَعُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ عَاصِمٌ يَا أَبَا أَيُّوْبَ فَاتَنَا الْغَزْوُ الْعَامَ وَقَدْ أُخْبِرْنَا أَنَّهُ مَنْ صَلّٰى فِي الْمَسَاجِدِ الْأَرْبَعَةِ غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِيْ أَدُلُّكَ عَلٰى أَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ تَوَضَّأَ كَمَا أُمِرَ وَصَلّٰى كَمَا أُمِرَ غُفِرَ لَهُ مَا قَدَّمَ مِنْ عَمَلٍ". أَكَذٰلِكَ يَا عُقْبَةُ قَالَ نَعَمْ ۔

143- اخرجہ مسلم فی الطهارة، باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ (الحدیث 41) . تحفة الاشراف (14087) .

144- اخرجہ ابن ماجہ فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب ما جاء فی الصلاة کفارة (الحدیث 1396) . تحفة الاشراف (3462) .

☆☆ عاصم بن سفیان ثقفی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے غزوۂ سلاسل میں شرکت کا ارادہ کیا، لیکن وہ لوگ اس جنگ میں شریک نہیں ہو سکے، تو انہوں نے سرحد پر نگہبانی کے فرائض انجام دینا شروع کیے، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آئے، اس وقت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو عاصم نے کہا: اے حضرت ابوایوب! ہم لوگ اس سال جنگ میں شریک نہیں ہو سکے ہیں، ہمیں یہ بتایا گیا ہے، کہ جو شخص چار مسجد میں نماز ادا کر لیتا ہے، تو اس کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی، تو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے بھتیجے! میں تمہاری رہنمائی اس سے بھی زیادہ آسان عمل کی طرف کرتا ہوں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح وضو کرتا ہے، جس طرح اُسے ہدایت کی گئی ہے اور وہ اسی طرح نماز ادا کرتا ہے، جس طرح ہدایت کی گئی ہے، تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

(پھر انہوں نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔) اے عقبہ! کیا ایسا ہی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

145 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ أَخْبَرَ أَبَا بُرْدَةَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَنْ أَتَمَّ الْوُضُوْءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ".

☆☆ جامع بن شداد بیان کرتے ہیں: میں نے مسجد میں حمران کو ابوبردہ کو یہ حدیث سناتے ہوئے سنا، انہوں (حمران) نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اسی طرح مکمل وضو کرے جیسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے، تو پانچ نمازیں، ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

146 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰى عُثْمَانَ أَنَّ عُثْمَانَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنِ امْرِئٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يُصَلِّي الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى حَتّٰى يُصَلِّيَهَا".

☆☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے، تو اس کے اس نماز اور اگلی نمازوں کے درمیان کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ اگلی نماز ادا کرے۔

147 أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اٰدَمُ بْنُ أَبِيْ إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ - هُوَ ابْنُ سَعْدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ يَحْيٰى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيْبٍ وَأَبُوْ طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ

145- اخرجہ مسلم فی الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحدیث 10 و 11) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الطهارة و سننها، باب ما جاء فی الوضوء علی ما امر الله تعالیٰ (الحدیث 459) . تحفة الاشراف (9789)

146- اخرجہ البخاری فی الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا (الحدیث 160) مطولاً و اخرجہ مسلم فی الطهارة، باب فضل الوضوء و الصلاة عقبه (الحدیث 5 و 6) مطولاً تحفة الاشراف (9793)

147- انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (10760) .

قَالُوا سَمِعْنَا اَبَا اُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الْوُضُوءُ قَالَ "اَمَّا الْوُضُوءُ فَاِنَّكَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَغَسَلْتَ كَفَّيْكَ فَاَنْقَيْتَهُمَا خَرَجَتْ خَطَايَاكَ مِنْ بَيْنِ اَظْفَارِكَ وَاَنَامِلِكَ فَاِذَا مَضْمَضْتَ وَاسْتَنْشَقْتَ مَنْخِرَيْكَ وَغَسَلْتَ وَجْهَكَ وَيَدَيْكَ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَمَسَحْتَ رَاْسَكَ وَغَسَلْتَ رِجْلَيْكَ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اغْتَسَلْتَ مِنْ عَامَّةِ خَطَايَاكَ فَاِنْ اَنْتَ وَضَعْتَ وَجْهَكَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجْتَ مِنْ خَطَايَاكَ كَيَوْمِ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ ." قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَقُلْتُ يَا عَمْرُو بْنَ عَبَسَةَ انْظُرْ مَا تَقُولُ اَكُلُّ هٰذَا يُعْطَى فِي مَجْلِسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَدَنَا اَجَلِي وَمَا بِي مِنْ فَقْرٍ فَاَكْذِبَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! وضو کیسے کیا جاتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جہاں تک وضو کا تعلق ہے تو جب تم وضو کرنے لگو تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو کر اچھی طرح صاف کرو تو تمہارے ناخنوں میں سے اور تمہارے انگلیوں کے پوروں میں سے بھی تمہارے گناہ نکل جائیں گے پھر تم کلی کرو اور ناک میں پانی ڈالو پھر اپنے چہرے کو دھوؤ اور دونوں بازوؤں کو کہنیوں تک دھوؤ اور پھر اپنے سر کا مسح کرو اور دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھوؤ تو تمہارے سب گناہ دھل جائیں گے، اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ دو تو تم اپنے گناہوں سے یوں پاک ہو جاؤ گے جس طرح اس دن تھے جب تمہاری والدہ نے تمہیں جنم دیا تھا۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں نے حضرت عمرو بن عبسہ سے کہا: آپ غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا یہ سارے فوائد ایک ہی محفل میں حاصل ہو جائیں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو چکی ہے، میرے مرنے کا وقت قریب آ چکا ہے اور میں محتاج بھی نہیں ہوں، تو ایسی حالت میں، میں نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے جھوٹی بات بیان کروں گا؟ میں نے اپنے ان دونوں کانوں کے ذریعے یہ بات سنی اور نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے اور اپنے ذہن میں اسے محفوظ رکھا ہے۔

109 - باب الْقَوْلِ بَعْدَ الْفَرَاغِ مِنَ الْوُضُوءِ .

باب: وضو سے فارغ ہونے کے بعد کیا پڑھا جائے؟

148 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَاَبِي عُثْمَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ

148-اخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً . و اخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يقول اذا فرغ من وضوئه (الحديث 84) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما يقال بعد الوضوء (الحديث 470) . تحفة الاشراف (10609) .

الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ "مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فُتِحَتْ لَهُ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر بعد میں یہ پڑھے کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔

تو اس شخص کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں کہ وہ ان میں سے جس میں سے چاہے داخل ہو جائے۔

110 - باب حِلْيَةِ الْوُضُوءِ .

باب: وضو کا زیور ہونا

149 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ خَلَفٍ - وَهُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ - عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ يَتَوَضَّاُ لِلصَّلَاةِ وَكَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْلُغَ اِبْطَيْهِ فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوءُ فَقَالَ لِي يَا بَنِي فَرُّوخَ اَنْتُمْ هَا هُنَا لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هَا هُنَا مَا تَوَضَّاْتُ هٰذَا الْوُضُوءَ سَمِعْتُ خَلِيلِي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَبْلُغُ حِلْيَةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوءُ".

☆☆ ابوحازم بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھا، وہ نماز کے لیے وضو کر رہے تھے، انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا، یہاں تک کہ بغلوں کو دھویا، تو میں نے دریافت کیا۔ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ! یہ وضو کا کون سا طریقہ ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے بنو فروخ! تم یہاں موجود تھے؟ اگر مجھے پتا ہوتا کہ تم یہاں ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا، میں نے اپنے خلیل نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، کہ جنت میں بندۂ مومن کو وہاں تک زیورات پہنائے جائیں گے جہاں تک وہ وضو کرے گا۔

150 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلَى الْمَقْبُرَةِ فَقَالَ "السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَدِدْتُ اَنِّي قَدْ رَاَيْتُ اِخْوَانَنَا ." قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَسْنَا اِخْوَانَكَ قَالَ "بَلْ اَنْتُمْ اَصْحَابِي وَاِخْوَانِي الَّذِينَ لَمْ

149-اخرجه مسلم في الطهارة، باب تبلغ الحلية حيث يبلغ الوضوء (الحديث 40) تحفة الاشراف (13398) .

150-اخرجه مسلم في الطهارة، باب استحباب اطالة الغرة و التحجيل في الوضوء (الحديث 39) مطولاً . و الحديث عند: ابي داؤد في الجنائز، باب ما يقول اذا زار القبور او مر بها (الحديث 3237) . تحفة الاشراف (14086) .

يَأْتُوا بَعْدُ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ." قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ يَأْتِي بَعْدَكَ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ "أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لِرَجُلٍ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ فِي خَيْلٍ بُهْمٍ دُهْمٍ أَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهُ." قَالُوا بَلَى. قَالَ "فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوُضُوءِ وَأَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ."

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ قبرستان تشریف لے گئے اور وہاں جا کر آپ نے یہ دعا پڑھی: تم پر سلام ہو اے اہل ایمان کی بستی والو! اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے آملیں گے۔ اس کے بعد نبی کرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری یہ خواہش تھی کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لوں' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم میرے ساتھی ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو بعد میں آئیں گے اور میں حوض پر ان کا منتظر ہوں گا' لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اپنے بعد میں آنے والی امت کو کس طرح پہچانیں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کا ایسا گھوڑا جس کی پیشانی پر سفید نشان ہو اور وہ گھوڑا سیاہ گھوڑوں کے درمیان موجود ہو' تو کیا وہ شخص اپنے گھوڑے کو پہچان نہیں لے گا' لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ قیامت کے دن اس طرح آئیں گے کہ وضو کرنے کی وجہ سے ان کی پیشانیاں چمک رہی ہوں گی اور میں حوض پر ان کا پیش رو ہوں گا۔

111 - باب ثَوَابِ مَنْ أَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ.

باب: جو شخص اچھی طرح وضو کرنے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرے' اس کا ثواب

151 - أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ وَأَبِي عُثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ."

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے' پھر اس کے بعد دو رکعت ادا کرے' جنہیں ادا کرتے ہوئے وہ ذہنی اور جسمانی طور پر مکمل طور پر متوجہ رہے' تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

112 - باب مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا لَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ مِنَ الْمَذْيِ.

باب: مذی میں سے کون سی چیز وضو کو توڑتی ہے اور کون سی چیز وضو کو نہیں توڑتی ہے؟

---

51 - اخرجه مسلم في الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء (الحديث 17) مطولاً. و اخرجه ابو داود في الطهارة، باب ما يقول الرجل اذا توضأ (الحديث 169) مطولاً، وفي الصلاة، باب كراهية الوسوسة و حديث النفس في الصلاة (الحديث 906). تحفة الاشراف (9914).

152 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً وَكَانَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتِي فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَهُ فَقُلْتُ لِرَجُلٍ جَالِسٍ إِلَى جَنْبِي سَلْهُ. فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ."

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں' اس لیے مجھے آپ سے اس بارے میں دریافت کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوئی تو میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص سے کہا کہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرو' اس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

شرح

وضو کو توڑنے والی چیزیں

(i) وہ چیز جو سبیلین سے نکلتی ہے یعنی پیشاب' پاخانہ اور پچھلی شرمگاہ سے نکلنے والی ہوا'

(ii) ودی

(iii) مذی

(iv) منی

(v) کیڑا

(vi) پتھری

مسئلہ: پاخانہ تھوڑا نکلے یا زیادہ نکلے' اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' پیشاب کا بھی یہی حکم ہے اور پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی ہوا کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: مرد یا عورت کے پیشاب کے مقام سے نکلنے والی ہوا کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: مذی اور ودی کے مطلق خروج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ منی کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر وہ شہوت کے بغیر نکل آتی ہے' تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا' جیسے کوئی شخص وزن اٹھاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے یا کسی بلند جگہ سے گر جاتا ہے اور اس کی منی خارج ہو جاتی ہے' تو ایسی صورت میں اس کا وضو ٹوٹے گا (غسل لازم نہیں ہوگا)۔ (محیط)

مسئلہ: سبیلین کے علاوہ جو چیز انسان کے جسم سے خارج ہوتی ہے اور ظاہر ہونے کے بعد بہنے لگتی ہے' اس کی وجہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے' اس میں خون' پیپ' زخم کا پانی' آبلے کا پانی اور اس طرح کی دیگر مائع چیزیں شامل ہیں۔

مسئلہ: بہنے کی حد یہ ہے کہ وہ مواد ظاہر ہونے کے بعد زخم کے نشان سے آگے پیچھے ہو جائے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر زخم کے سرے پہ خون نمودار ہوتا ہے' تو یہ خون وضو نہیں توڑتا' اگرچہ زخم کے اکثر حصے پر وہ خون نمودار ہو

---

52 - اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل المذي و الوضوء منه (الحديث 269). تحفة الاشراف [10178].

جائے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اصول یہ ہے کہ انسان کے جسم سے جو بھی ایسی چیز باہر نکلتی ہے جس کے ذریعے وضو نہیں ٹوٹتا تو وہ چیز نجس شمار نہیں ہوگی جس طرح تھوڑی سی قے یا ایسا خون جو بہتا نہیں وہ باہر آ جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا تو یہ ناپاک بھی شمار نہیں ہوں گے۔ (تبیین)

وضو کے مزید نواقض

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں سے ایک سونا ہے نماز کے دوران یا نماز کے علاوہ لیٹ کر سونے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' اس میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' اسی طرح اگر کوئی شخص تورک کے طور پر بیٹھے ہوئے سو جاتا ہے' تو بھی یہی حکم ہوگا' چت لیٹ کر سونے والے کے لیے بھی یہی حکم ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: وضو توڑنے والے امور میں سے ایک بے ہوشی' جنون' غشی اور نشہ طاری ہونا ہے' یہ سب چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں' خواہ یہ کم ہوں یا زیادہ ہوں' نشہ یعنی نشے کی حد یہ ہے کہ انسان مرد و عورت میں تمیز نہ کر سکتا ہو' یہ حکم بعض مشائخ کے نزدیک ہے اور صدر شہید نے اس کو اختیار کیا ہے جبکہ شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک نشے سے مراد یہ ہے کہ انسان کی چال میں لغزش آ جائے۔ (ذخیرہ)

نماز میں قہقہہ لگانے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے والی چیزوں میں قہقہہ لگانا بھی شامل ہے' قہقہہ لگانے کی حد یہ ہے کہ انسان خود بھی اسے سن لے اور اس کے ساتھ والا شخص بھی اسے سن لے جبکہ ہنسنا یہ ہے کہ انسان خود اس کو سنے' لیکن اس کے ساتھ والا اسے نہ سن سکے اور مسکرانا یہ ہے کہ آدمی خود بھی اسے نہ سن سکے اور اس کا پڑوسی بھی اسے نہ سن سکے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: رکوع اور سجدے والی کسی بھی نماز میں قہقہہ لگانے سے نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے' یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بارے میں صورت برابر ہوگی کہ انسان جان بوجھ کر قہقہہ لگاتا ہے یا بھول کر ایسا کر لیتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے باہر قہقہہ لگاتا ہے' تو اس صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ: ہنسنے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی لیکن وضو نہیں ٹوٹے گا اور مسکرانے سے نہ نماز ٹوٹے گی' نہ وضو ٹوٹے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدۂ تلاوت میں قہقہہ لگا لیتا ہے یا نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کی نمازِ جنازہ یا سجدہ باطل ہو جائیں گے لیکن وضو برقرار رہے گا۔ (فتاویٰ قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بچہ نماز کے دوران قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے' اور سوتے ہوئے قہقہہ لگا لیتا ہے' تو نہ اس کا وضو ٹوٹے گا نہ نماز ٹوٹے گی۔ (تبیین)

جبکہ حاکم ابو محمد کوفی نے یہ بات بیان کی ہے کہ ایسے شخص کی نماز اور وضو دونوں ٹوٹ جائیں گے۔ متاخرین نے احتیاط کے پیش نظر اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو' یا کوئی شخص سوار ہو کر اشارے کے ساتھ نوافل ادا کر رہا ہو یا کسی عذر کی وجہ سے اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو (اور اس میں قہقہہ لگا لے) تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: قہقہہ جس طرح وضو کو توڑ دیتا ہے' اسی طرح تیمم کو بھی توڑ دیتا ہے' لیکن یہ غسل کی طہارت کو نہیں توڑتا ہے۔

مباشرت کے احکام

مسئلہ: وضو کو لازم کرنے والی چیزوں میں سے ایک چیز کھلی مباشرت ہے اور کھلی مباشرت سے مراد یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے سامنے بے لباس ہو جائے' اس کا عضو منتشر ہو جائے اور شرمگاہ شرمگاہ سے مس ہو' تو استحسان کے پیش نظر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ایسی صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ مرد پر وضو لازم نہیں ہوگا' قیاس کا تقاضا بھی یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ایسی صورتِ حال میں مرد کے آلے کے منتشر ہونے کا عورت کا وضو ٹوٹنے میں اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: مرد کا عورت کو محض چھو لینا یا عورت کا مرد کو محض چھو لینا وضو کو نہیں توڑتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: ہمارے نزدیک شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

شک لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: وضو توڑنے کے احکام کے متعلق کچھ صورتیں ایسی ہیں جن میں شک پایا جاتا ہے' اس بارے میں پہلا مسئلہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو یہ شک لاحق ہوا ہے کہ وضو کے دوران اس نے فلاں عضو کو نہیں دھویا ہے' تو اگر اسے پہلی مرتبہ یہ شک لاحق ہوا ہے' تو وہ اس جگہ کو دھو لے گا' جس کے بارے میں اسے شک ہے' لیکن اگر اس کے ساتھ اکثر یہی صورتِ حال درپیش ہوتی ہے' تو اب اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور یہ حکم بھی اس وقت ہوگا جب انسان کو وضو کرنے کے دوران شک لاحق ہوتا ہو' اگر وضو کرنے کے بعد شک ہوا ہے' تو اس کی طرف توجہ نہیں دی جائے گی' جو شخص باوضو تھا اور پھر اس کو یہ شک ہوا کہ میرا وضو ٹوٹ چکا ہے یا نہیں ٹوٹا ہے' تو ایسی صورت میں اس کا وضو باقی شمار ہوگا' اور اگر کوئی شخص بے وضو تھا اور پھر اسے یہ شک لاحق ہوا کہ اس نے وضو کیا ہے یا نہیں کیا ہے' تو اس صورت میں وہ بے وضو شمار ہوگا' اس مسئلے کے بارے میں غالب گمان پر عمل نہیں کرنا چاہیے۔ (خلاصہ)

* * *

153 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ

153- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 208 و 209) بمعناه . تحفة الاشراف (10241) .

عَنْهُ - قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ إِذَا بَنَى الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ فَأَمْذَى وَلَمْ يُجَامِعْ فَسَلِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ وَابْنَتُهُ تَحْتِي. فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ.

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے مقداد سے کہا: جب کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اور اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے لیکن وہ بیوی کے ساتھ صحبت نہیں کرتا تو اس بارے میں حکم کیا ہوگا؟ تم یہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کرو کیونکہ مجھے آپ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوتی ہے' کیونکہ آپ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں۔ مقداد نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا جیسا کہ نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے۔

154 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَجْلِ ابْنَتِهِ عِنْدِي فَقَالَ "يَكْفِي مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی' میں نے عمار بن یاسر کو یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کرے' اس کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ تھیں (اس لیے میں براہ راست خود سوال نہیں کر سکتا تھا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا لازم ہو گا۔

155 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَنْبَأَنَا أُمَيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ أَنَّ رَوْحَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ خَلِيفَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَ عَمَّارًا أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "يَغْسِلُ مَذَاكِيرَهُ وَيَتَوَضَّأُ".

☆☆ حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ؓ نے حضرت عمار ؓ سے یہ کہا تھا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کریں' تو نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: ایسا شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کرے گا۔

156 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ مَالِكٍ - وَهُوَ ابْنُ أَنَسٍ - عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَلِيًّا أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَهُ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ".

154- اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (10156).

155 اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (3550)

156- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المذي (الحديث 207) و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 439). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من المذي (الحديث 505) بمعناه مختصراً. تحفة الاشراف (11544).

☆☆ حضرت مقداد بن اسود ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت علی ؓ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے' تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے' ایسے شخص پر کیا کرنا لازم ہوگا؟ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' اس لیے مجھے آپ ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوتی ہے۔ (حضرت مقداد ؓ بیان کرتے ہیں) میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا ہو' تو وہ شرمگاہ پر پانی چھڑک کر (یعنی اسے دھو کر) نماز کے وضو کی طرح وضو کرے۔

157 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الْأَسْوَدِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ".

☆☆ امام محمد باقر ؓ حضرت علی ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ کے ساتھ (نبی اکرم ﷺ کے رشتے) کی وجہ سے مجھے نبی اکرم ﷺ سے مذی کا حکم دریافت کرتے ہوئے حیاء محسوس ہوئی تو میں نے مقداد بن اسود ؓ سے کہا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی صورت میں وضو کرنا ہوگا۔

113 - باب الْوُضُوءِ مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ .

باب: پاخانہ یا پیشاب کرنے کے بعد وضو کرنا

158 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَتَيْتُ رَجُلًا يُدْعَى صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ فَقَعَدْتُ عَلَى بَابِهِ فَخَرَجَ فَقَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ. قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ. فَقَالَ عَنْ أَيِّ شَيْءٍ تَسْأَلُ قُلْتُ عَنِ الْخُفَّيْنِ. قَالَ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ.

157- اخرجه البخاري في العلم، باب من استحيا فامر غيره بالسؤال (الحديث 132) و في الوضوء، باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل و الدبر (الحديث 178). و اخرجه مسلم في الطهارة، باب المذي (الحديث 7 و 18) و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 436). تحفة الاشراف (10264).

158- اخرجه الترمذي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 96)، و في الدعوات، باب في فضل التوبة و الاستغفار، و ما ذكر من رحمة الله لعباده (الحديث 3535 و 3536) مطولاً. و اخرجه النسائي في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 127)، و الوضوء من الغائط (الحديث 59). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من النوم (الحديث 478) و الحديث عند الترمذي في الزهد، باب ما جاء ان المرء مع من احب (الحديث 2387). و النسائي في الطهارة، باب التوقيت في المسح على الخفين للمسافر (الحديث 126) و ابن ماجه في الفتن، باب طلوع الشمس من مغربها (الحديث 4070). تحفة الاشراف (4952).

★★ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں ایک صحابی کے پاس آیا' جن کا نام حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ تھا میں ان کے دروازے پر بیٹھ گیا وہ باہر تشریف لائے' انہوں نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے جواب دیا: میں علم کے حصول کے لیے آیا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: طالب علم کے حصول سے راضی ہو کر فرشتے اپنے پر بچھا دیا کرتے ہیں' تم کس چیز کے بارے میں دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: میں موزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں' تو انہوں نے فرمایا: ہم جب نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر میں ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے' پاخانہ پیشاب یا نیند کی وجہ سے (وضو ٹوٹنے پر وضو کرتے ہوئے موزے نہیں اتاریں گے)۔

114 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الْغَائِطِ .

باب: پاخانے کے بعد وضو کرنا

159 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ صَفْوَانُ بْنُ عَسَّالٍ كُنَّا اِذَا كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَنْزِعَهُ ثَلَاثًا اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ .

★★ زر بیان کرتے ہیں: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں شریک ہوتے تھے تو آپ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم تین دن تک موزے نہ اتاریں' البتہ جنابت کا حکم مختلف ہے (موزے نہ اتارنے کا حکم) پاخانہ پیشاب یا سونے (کی وجہ سے وضو ٹوٹنے کے بارے میں ہے)۔

115 - باب الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ .

باب: ہوا خارج ہونے پر وضو کرنا

160 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَاَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْمُسَيَّبِ - وَعَبَّادُ بْنُ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ - وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ - قَالَ شُكِيَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يَجِدَ رِيْحًا اَوْ يَسْمَعَ صَوْتًا".

---

59 - تقدم في الطهارة، باب الوضوء من الغائط و البول (الحديث 158) .

160 - اخرجه البخاري في الوضوء، باب لا يتوضا من الشك حتى يستيقن (الحديث 137) و باب من لم ير الوضوء الا من المخرجين من القبل و الدبر (الحديث 177) مختصرًا و في البيوع، باب من لم ير الوساوس و نحوها من الشبهات (الحديث 2056) . و اخرجه مسلم في الحيض باب الدليل على ان من تيقن الطهارة ثم شك في الحدث فله ان يصلي بطهارته تلك (الحديث 98) . و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب اذا شك في الحدث (الحديث 176) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب لا وضوء الا من حدث (الحديث 513) . تحفة الاشراف (5296) .

★★ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ پیش کیا گیا جسے نماز کے دوران کوئی چیز محسوس ہوتی ہے' تو آپ نے ارشاد فرمایا: آدمی اس وقت تک اپنی نماز ختم نہیں کرے گا' جب تک سے بدبو محسوس نہیں ہوتی یا (ہوا خارج ہونے کی) آواز نہیں آتی۔

شرح

نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کے احکام

مسئلہ: جس شخص کو نماز کے دوران حدث لاحق ہو جائے تو وہ وضو کر کے اسی پر بنا کرے گا (یعنی جہاں سے نماز چھوڑ کر گیا تھا وہیں سے آگے پڑھے گا)۔ (کنز)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور خاتون کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس رکن کے دوران حدث لاحق ہوگا' وہ شمار نہیں ہوگا' اسے دوبارہ ادا کیا جائے گا۔ (ہدایہ کافی)

مسئلہ: نماز کے دوران حدث لاحق ہونے کی صورت میں از سرِ نو نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (متون)

مسئلہ: بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم سب کے لیے عام ہے' بعض فقہاء کے نزدیک یہ حکم منفرد شخص کے لیے ہے۔ (باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم مختلف ہوگا) (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: نماز میں بناء کے درست ہونے کے لیے چند شرائط ہیں۔

مسئلہ: وہ حدث وضو کو توڑ دے اور اس کا وجود نادر نہ ہو' یعنی وہ کوئی آسمانی آفت نہ ہو جس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں ہوتا یا جس کے سبب کا بندے کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران پیشاب کر کے' پاخانہ کر کے' ہوا خارج کر کے یا نکسیر نکال کر' جان بوجھ کر حدث لاحق کرتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' وہ بناء نہیں کر سکتا لیکن اگر جان بوجھ کر نہیں کیا' اور حدث ایسا ہے جو غسل کو لازم کرتا ہے' تو بھی بناء نہیں کی جا سکتی' اگر کوئی ایسا حدث ہو جو وضو کو لازم کرتا ہو' لیکن وہ کسی دوسرے انسان کے فعل کی وجہ سے لازم آیا ہو' تو بھی یہی حکم ہوگا' تاہم اس بارے میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ کی رائے مختلف ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اسے گولی' پتھر یا کوئی اور چیز مار دیتا ہے' جس کے نتیجے میں اس کا خون بہنے لگتا ہے' تو خون بہنے کی وجہ سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' ایسی صورت میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے نزدیک بناء نہیں کی جا سکتی۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا یا کھنکارا جس کے نتیجے میں اس کی ہوا خارج ہو گئی تو بعض فقہاء کے نزدیک ایسی صورت میں وہ بناء نہیں کرے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اس کے لیے دوسری شرط یہ ہے کہ جیسے ہی حدث لاحق ہو' فوراً نماز چھوڑ کر چلا جائے' یہاں تک کہ اگر ایک شخص حدث کی حالت میں ایک رکن ادا کر لیتا ہے یا اس جگہ اتنی دیر رہتا ہے کہ اتنے وقت میں ایک رکن ادا کیا جا سکتا ہے' تو اس کی نماز

فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ اگر وہ شخص جاتے ہوئے تلاوت کرتا ہے تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر واپس آتے ہوئے تلاوت کرے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ صحیح قول یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ اس دوران اگر کوئی سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ پڑھ لیتا ہے تو صحیح قول کے مطابق بناء کی جا سکتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ اگر امام کو رکوع کے دوران حدث لاحق ہو گیا اور اس نے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہہ دیا یا سجدے میں حدث ہوا اور سر اٹھاتے ہوئے اللہ اکبر کہہ دیا اور یہ کہتے ہوئے نماز کے رکن ادا کرنے کا ارادہ کیا تو سب کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر رکن کی ادائیگی کا ارادہ نہیں کیا تھا تو اس بارے میں امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے دو طرح کی روایات منقول ہیں۔ (کافی)

مسئلہ اس کے لیے ایک یہ بھی شرط ہے کہ حدث کے بعد کوئی ایسا فعل نہ کرے کہ اگر حدث لاحق نہ ہوا ہوتا تو نماز کے دوران اس فعل کو سر انجام دینا نماز کو توڑ دینے والا ہے، اگر کسی کو حدث لاحق ہوا اور اس کے بعد اس نے کلام کر لیا یا جان بوجھ کر دوسرا حدث کیا یا قہقہہ لگا لیا یا کچھ کھا لیا یا پانی پی لیا یا اس کے علاوہ کوئی کام کر لیا تو اب نماز پر بناء جائز نہیں ہوگی۔ یہ حکم اس صورت میں بھی ہوگا کہ اگر حدث لاحق ہو جانے کے بعد وہ شخص مجنون ہو جائے یا بے ہوش ہو جائے یا اسے جنابت لاحق ہو جائے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ اس بارے میں ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ سماوی حدث لاحق ہو جانے کے بعد سابقہ حدث ظاہر نہ ہو۔ (بحر الرائق)

مسئلہ اس اصول کے پیش نظر یہ حکم ہوگا کہ اگر کوئی شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا تو اسے حدث لاحق ہو گیا اور وضو کرنے کے لیے نماز چھوڑ کر چلا گیا اور وضو کے دوران ہی مسح کی مدت تمام ہو گئی تو وہ شخص از سر نو نماز پڑھے گا، وہ بناء نہیں کر سکتا یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ اس کی دوسری شکل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا اور اس دوران اسے حدث لاحق ہو گیا تو وضو کرنے کے لیے گیا تو اسے پانی مل گیا تو وہ بناء نہیں کر سکتا۔

مسئلہ بناء کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ اگر مقتدی ہو اگر وہ اس کے وضو کر کے آنے تک امام فارغ نہیں ہوا تو وہ واپس امام تک آ سکتا ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی ایسی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بن سکتی ہو لیکن اگر اس کے واپس آنے سے پہلے امام فارغ ہو چکا ہو تو اب وہ امام کی طرف واپس نہ آئے، اگر وہ شخص امام کی طرف واپس آ جاتا ہے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر حدث امام کو لاحق ہوا ہے تو وہ کسی ایسے شخص کو اپنا نائب نہ بنائے جو امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس اعتبار سے اگر وہ امام کسی عورت کو اپنا نائب بنا دیتا ہے تو دوبارہ سرے سے نماز پڑھے گا۔ (بحر الرائق)

(نماز کے دوران) نائب بنانے کے احکام

مسئلہ جن صورتوں میں نماز کی بناء کی جا سکتی ہے ان میں امام کو چاہیے کہ وہ کسی کو اپنا نائب بنا دے لیکن جن صورتوں میں بناء کی ہی نہیں جا سکتی ان صورتوں میں نائب بھی نہیں بنایا جا سکتا۔

مسئلہ جب امام کو حدث لاحق ہوتا ہے تو جو شخص آغاز میں ہی امام بننے کی صلاحیت رکھتا ہے وہ امام کا نائب بننے کی صلاحیت رکھے گا اور جو شخص آغاز میں امام بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا وہ امام کا نائب بننے کی بھی صلاحیت نہیں رکھے گا۔ (محیط)

مسئلہ نائب بنانے کا طریقہ یہ ہوگا کہ آدمی جھک کر پیچھے کی طرف ہٹے اور ناک پر ہاتھ رکھ لے تاکہ دوسروں کو یہ محسوس ہو کہ شاید اس کی نکسیر پھوٹ گئی ہے پھر امام پہلی صف میں کسی کی طرف اشارہ کر کے اسے اپنا نائب بنا دے لیکن وہ نائب بنانے کے لیے کلام نہیں کرے گا۔

مسئلہ زیادہ بہتر یہ ہے کہ امام مسبوق کو اپنا نائب نہ بنائے اگر امام مسبوق کو نائب بنانے کے لیے اشارہ کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اسے قبول نہ کرے لیکن اگر وہ قبول کر لیتا ہے تو یہ جائز ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ اگر امام نے کسی کو نائب مقرر نہ کیا لوگوں نے بھی کسی کو نائب نہیں بنایا یہاں تک کہ امام (وضو کے لیے) مسجد سے باہر نکل گیا تو سب لوگوں کی نماز فاسد ہو جائے گی تاہم وضو کر کے آ کر بناء کرے گا کیونکہ اپنی ذات کے اعتبار سے اس کا حکم منفرد کا ہے۔ (محیط)

مسئلہ اس دوران اگر کوئی شخص امام کے مقرر کرنے سے پہلے ہی خود آگے بڑھ کر امامت پر کھڑا ہو جاتا ہے اور امام کے مسجد سے باہر جانے سے پہلے امامت کی جگہ پر کھڑا ہو جائے تو ایسا کرنا جائز ہے۔ ([illegible])

مسئلہ ایسی صورت میں اگر امام ایک شخص کو آگے کر لے اور مقتدی دوسرے شخص کو آگے کر دے تو امامت وہ کرے گا جس کو امام نے آگے کیا ہے۔

بعض ذیلی مسائل

مسئلہ اگر کسی شخص کو نماز کے دوران یہ گمان ہو کہ اس کو حدث لاحق ہو گیا پھر وہ مسجد سے باہر چلا جائے اور باہر جا کر اسے پتہ چلا کہ حدث لاحق نہیں ہوا تو اب وہ از سر نو نماز ادا کرے۔ لیکن اگر وہ مسجد سے باہر نہیں نکلا تھا تو جتنی نماز باقی ہے اسے پورا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ لیکن اگر کسی شخص کو یہ گمان ہوا کہ اس نے وضو کیے بغیر نماز پڑھنا شروع کر دی تھی یا اس نے موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھی تھی تو اسے یہ گمان ہوا کہ شاید اس کے موزوں پر مسح کی مدت ختم ہو گئی ہے یا اس نے تیمم کر کے نماز پڑھی تھی اور اسے محسوس ہوا کہ شاید پانی قریب موجود ہے میں اس سے وضو کر لیتا ہوں یا ترتیب کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو ظہر کی نماز ادا کرتے وقت یہ گمان ہوا کہ شاید میں نے فجر کی نماز نہیں پڑھی یا کسی شخص نے اپنے کپڑے کے اوپر داغ لگا ہوا دیکھا اور پتہ

نجاست سمجھ لیا اور پھر اس نماز سے پھر گیا تو اب اس کی نماز فاسد ہو جائے گی (وہ اس پر بنا نہیں کر سکتا ہے)۔

مسئلہ: گھر میں عیدگاہ میں اور جنازگاہ میں پورا مکان یا احاطہ مسجد کے حکم میں ہوگا' جبکہ جنگل میں جہاں تک صفیں موجود ہیں وہ والا حصہ مسجد کے حکم میں ہوگا۔

مسئلہ: ایسی صورت حال میں امام کو حدث لاحق ہوا اور وہ آگے کی طرف بڑھ گیا' اس کے سامنے کوئی سترہ موجود نہیں تھا تو اس کے پیچھے جتنی جگہ صفوں کی ہے' اتنی ہی سامنے کی طرف جگہ مسجد شمار ہوگی' لیکن اگر اس کے سامنے سترہ موجود تھا تو صرف سترے تک کا حصہ مسجد شمار ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: چند صورتوں میں نماز باطل ہو جاتی ہے (یعنی ٹوٹ جاتی ہے)۔

مسئلہ: جب فجر کی نماز ادا کرنے کے دوران سورج نکل آئے' جب جمعہ کی نماز ادا کرنے کے دوران عصر کا وقت شروع ہو جائے۔

مسئلہ: جب آدمی کے تندرست ہونے پر اس کی پٹی گر جائے' جب کسی معذور کا عذر زائل ہو جائے۔

مسئلہ: جب کسی ان پڑھ (یعنی جو قرآن کا علم نہ رکھتا ہو) کو نائب بنا دیا جائے۔

مسئلہ: جب اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو جائے۔

مسئلہ: جب موزوں پر مسح کرنے والے کی مدت (نماز کے دوران) ختم ہو جائے' لیکن شرط یہ ہے کہ اس وقت اسے پاؤں دھونے کے لیے پانی مل رہا ہو اگر پانی نہیں ملتا تو نماز باطل نہیں ہوگی (جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک باطل ہو جائے گی)۔

مسئلہ: کوئی شخص موزوں پر مسح کر کے نماز پڑھ رہا تھا پھر اس نے تھوڑے سے عمل کے ذریعے موزہ اتار دیا۔

مسئلہ: جب کوئی ان پڑھ شخص (یعنی جسے قرآن پڑھنا نہیں آتا) وہ نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران اسے کوئی سورت یاد ہو گئی یا کسی دوسرے شخص کی زبانی تلاوت سن کر باقاعدہ سیکھے بغیر صرف سن کر اس نے اس سورت کو یاد کر لیا۔

مسئلہ: کوئی برہنہ شخص نماز پڑھ رہا تھا' نماز کے دوران اس کو کپڑا مل گیا' ایسا کپڑا جس کے ساتھ نماز جائز ہوتی ہے یعنی اس پر کوئی ایسی نجاست نہ لگی ہوئی ہو جو نماز کے لیے رکاوٹ ہوتی ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص تیمم کر کے نماز ادا کر رہا تھا تو پانی کے استعمال پر قادر ہو گیا۔

مسئلہ: کسی شخص کو نماز کے دوران فوت شدہ نماز یاد آ گئی اور ابھی وہ ترتیب کا پابند تھا۔

مسئلہ: کوئی شخص نجس کپڑے میں نماز ادا کر رہا تھا اور پھر اسے کوئی ایسی چیز مل گئی جس کے ذریعے اس نجاست کو صاف کر سکتا ہے۔

مسئلہ: کوئی شخص قضاء نماز پڑھ رہا تھا اور اسی دوران زوال کا وقت شروع ہو گیا یا سورج غروب ہو گیا یا سورج نکل آیا۔

مسئلہ: کوئی کنیز اوڑھنی کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران آزاد ہو گئی۔

مسئلہ: یہ سب صورتیں اگر امام کے ساتھ پیش آتی ہیں تو اس کے مقتدیوں کی نماز بھی باطل ہو جائے گی۔

---

116 - باب الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ .

باب سونے کی وجہ سے (وضو لازم ہونا)

161 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلاَ يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا ثَلاَثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لاَ يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنا ہاتھ اس وقت تک برتن میں داخل نہ کرے جب تک اس پر تین مرتبہ پانی نہ بہا لے (یعنی دونوں ہاتھوں کو پہلے دھو نہیں لیتا)' کیونکہ اسے پتہ نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات کہاں رہا تھا؟

117 - باب النُّعَاسِ .

باب: اونگھنے کا حکم

162 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلاَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَعَسَ الرَّجُلُ وَهُوَ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنْصَرِفْ لَعَلَّهُ يَدْعُو عَلَى نَفْسِهِ وَهُوَ لاَ يَدْرِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آنے لگے تو اسے نماز ختم کر دینی چاہیے' کیونکہ ہو سکتا ہے' کہ وہ اپنے خلاف دعائے ضرر کر رہا ہو' جبکہ اسے اس بات کا احساس بھی نہ ہو۔

118 - باب الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ .

باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کرنا

163 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مَعْنٌ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ ح وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ

16- تقدم في الطهارة، تأويل قوله عز و جل (إذا قمتم إلى الصلاة فاغسلوا وجوهكم وأيديكم إلى المرافق) (الحديث 1).

62 انفرد به النسائي - تحفة الأشراف (16769)

63 - أخرجه أبو داود في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 18)، و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 82 و 83) بنحوه مختصراً، و أخرجه النسائي في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 164)، و في الغسل و التيمم، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 443 و 444 و 445 و 446) مختصراً و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 479) مختصراً - تحفة الأشراف (15785)

الزُّبَيْرِ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنْهُ الْوُضُوءُ فَقَالَ مَرْوَانُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ الْوُضُوءُ. فَقَالَ عُرْوَةُ مَا عَلِمْتُ ذٰلِكَ. فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ".

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: میں مروان بن حکم کے پاس آیا' ہم نے وہاں اس بات کا تذکرہ کیا' کہ کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے؟ تو مروان نے یہ کہا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو کرنا لازم ہوتا ہے' عروہ بولے: مجھے اس کا علم نہیں تھا' مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بیان کی ہے' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر کوئی شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے' تو اسے وضو کرنا چاہیے۔

شرح

احناف کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا' جبکہ جمہور کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ احناف کی دلیل حضرت طلق بن علی ؓ کے حوالے سے منقول حدیث ہے جسے امام نسائی نے اگلے ترجمۃ الباب کے بعد نقل کیا ہے۔

احناف کی دلیل یہ بھی ہے۔ حضرت عمر' حضرت علی' حضرت عبداللہ بن مسعود' حضرت عبداللہ بن عباس' حضرت زید بن ثابت' حضرت عمران بن حصین' حضرت حذیفہ بن یمان' حضرت ابودرداء' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات کے نزدیک شرمگاہ کو چھو لینا ناقض وضو نہیں ہے[1]۔

164 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَكَرَ مَرْوَانُ فِي إِمَارَتِهِ عَلَى الْمَدِينَةِ أَنَّهُ يُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ إِذَا أَفْضَى إِلَيْهِ الرَّجُلُ بِيَدِهِ فَأَنْكَرْتُ ذٰلِكَ وَقُلْتُ لَا وُضُوءَ عَلٰى مَنْ مَسَّهُ. فَقَالَ مَرْوَانُ أَخْبَرَتْنِي بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَيُتَوَضَّأُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ". قَالَ عُرْوَةُ فَلَمْ أَزَلْ أُمَارِي مَرْوَانَ حَتّٰى دَعَا رَجُلًا مِنْ حَرَسِهِ فَأَرْسَلَهُ إِلٰى بُسْرَةَ فَسَأَلَهَا عَمَّا حَدَّثَتْ مَرْوَانَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بُسْرَةُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَنِي عَنْهَا مَرْوَانُ.

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: جن دنوں مروان مدینہ منورہ کا گورنر تھا' اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ جب کوئی شخص اپنا ہاتھ شرمگاہ کو لگا لیتا ہے' تو اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے' میں نے کہا کہ جو شخص شرمگاہ کو چھوتا ہے' اس پر وضو کرنا لازم نہیں ہوتا' تو مروان بولا: سیدہ بسرہ بنت صفوان نے یہ بات بتائی ہے' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کن صورتوں میں وضو کرنا لازم ہوتا ہے' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: شرمگاہ کو چھونے پر وضو کیا جائے گا۔

---

[1] الفقہ الاسلامی وادلتہ' الطہارات' المطلب الثانی' نواقض الوضوء)

164- تقدم في الطهارة، باب الوضوء من مس الذكر (الحديث 63)

عروہ کہتے ہیں: کہ میں اس بارے میں مروان کے ساتھ بحث کرتا رہا' یہاں تک کہ مروان نے اپنے ایک سپاہی کو بلوایا اور اسے سیدہ بسرہ کے پاس بھیجا اور ان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا جو سیدہ بسرہ نے بیان کی ہے' تو سیدہ بسرہ نے انہیں جواب میں یہ پیغام بھیجا جو ان کے حوالے سے مروان نے مجھے حدیث سنائی تھی۔

119 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ ذٰلِكَ.

باب: ایسی صورت میں وضو نہ کرنے کا حکم

165 - أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ مُلَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا حَتّٰى قَدِمْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي رَجُلٍ مَسَّ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ "وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْكَ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْكَ".

☆☆ قیس بن طلق اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم ایک وفد کی شکل میں روانہ ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا' آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' جو دیہاتی لگ رہا تھا' اس نے عرض کی: یارسول اللہ! ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے' جو نماز کے دوران اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ صرف تمہارے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے)۔

120 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ مِنْ غَيْرِ شَهْوَةٍ.

باب: شہوت کے بغیر مرد کے اپنی بیوی کو چھونے سے وضو لازم نہ ہونا

166 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي وَإِنِّي لَمُعْتَرِضَةٌ بَيْنَ يَدَيْهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ حَتّٰى إِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ مَسَّنِي بِرِجْلِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ بعض اوقات نبی اکرم ﷺ نماز ادا کر رہے ہوتے اور میں آپ کے سامنے

165- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 182، 183). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من مس الذكر (الحديث 85) مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 483) مختصراً. تحفة الاشراف (5023).

166- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (17532).

جنازے کی طرح (یعنی چوڑائی کی سمت میں) لیٹی ہوئی ہوتی تھی جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تھے تو پاؤں سے ٹھوکا دے کر مجھے (جگا رہے تھے)۔

167 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُمُونِي مُعْتَرِضَةً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ غَمَزَ رِجْلِي فَضَمَمْتُهَا إِلَيَّ ثُمَّ يَسْجُدُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ تم میرے بارے میں یہ بات جان لو کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں لیٹی ہوئی ہوتی تھی حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تو آپ میرے پاؤں کو ہلا دیتے تھے تو میں اسے سمیٹ لیتی تھی پھر آپ سجدے میں چلے جاتے تھے۔

168 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے لیٹی ہوئی ہوتی تھی میرے دونوں پاؤں آپ کے قبلہ کی سمت میں ہوتے تھے جب آپ سجدے میں جانے لگتے تھے تو میرا پاؤں ہلا دیتے تھے میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی تھی پھر جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے تو میں پھر انہیں پھیلا دیتی تھی ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوا کرتے تھے۔

169 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَنُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَجَعَلْتُ أَطْلُبُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ سَاجِدٌ يَقُولُ "أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ "

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے پاس موجود نہیں پایا میں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے آپ کو تلاش کیا (کیونکہ وہاں اندھیرا تھا) میرا ہاتھ آپ

167- اخرجه البخاري في الصلاة، باب هل يغمز الرجل امراته عند السجود لكي يسجد (الحديث 519) بنحوه مطولاً. و اخرجه ابوداود في الصلاة، باب من قال المراة لا تقطع الصلاة (الحديث 712) بنحوه مطولاً. تحفة الاشراف (17537).

168- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الفراش (الحديث 382) و باب التطوع خلف المراة (الحديث 513) و في العمل في الصلاة، باب ما يجوز من العمل في الصلاة (الحديث 1209) بنحوه مختصراً. و اخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 272). و اخرجه ابوداود في الصلاة، باب من قال المراة لا تقطع الصلاة (الحديث 713) مختصراً. تحفة الاشراف (17712).

169- اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقال في الركوع و السجود (الحديث 222). و اخرجه ابوداود في الصلاة، باب في الدعاء في الركوع و السجود (الحديث 879). و اخرجه ابن ماجه في الدعاء، باب ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3841). و الحديث عند النسائي في التطبيق، باب نصب القدمين في السجود (الحديث 1099). تحفة الاشراف (17807).

کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ اس وقت سجدے کی حالت میں یہ دعا مانگ رہے تھے "(اے اللہ!) میں تیری ناراضگی سے تیری رضا، تیری سزا سے تیری معافی اور تیرے مقابلے میں تیری ہی پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریفوں کا احاطہ نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے"۔

121 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ .

باب بوسہ لینے پر وضو لازم نہ ہونا

170 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ حَدِيثٌ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ وَإِنْ كَانَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ . قَالَ يَحْيَى الْقَطَّانُ حَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَذَا وَحَدِيثُ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ لَا شَيْءَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کا بوسہ لے لیا کرتے تھے پھر (از سر نو وضو کیے بغیر) نماز ادا کر لیتے تھے آپ دوبارہ وضو نہیں کرتے تھے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس بارے میں اس سے بہتر حدیث اور کوئی نہیں ہے اگرچہ یہ روایت مرسل ہے لیکن بعض دیگر راویوں نے اسے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی نقل کیا ہے۔

حبیب نامی راوی نے عروہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا ہے: (استحاضہ کا شکار عورت) نماز ادا کرے گی اگرچہ خون چٹائی پر گر رہا ہو اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔

122 - باب الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .

باب: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو لازم ہونا

171 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَارِظٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ "

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر

170- اخرجه ابوداود في الطهارة، باب الوضوء من القبلة (الحديث 78) مختصراً و (الحديث 79 و 180) بمعناه. و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في ترك الوضوء من القبلة (الحديث 86) بنحوه مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الوضوء من القبلة (الحديث 502) بنحوه مطولاً. تحفة الاشراف (737)

171- اخرجه مسلم في الحيض، باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90). و اخرجه النسائي في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (الحديث 172 و 173). تحفة الاشراف (12182 و 13553)

پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

شرح

آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے؟ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام متبعین اس بات پر متفق ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے سے وضو لازم ہو جاتا ہے۔ ان صحابہ میں حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابوطلحہ انصاری، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوموسیٰ اشعری، حضرت زید بن ثابت اور حضرت ابوہریرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء قابل ذکر ہیں۔

اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے امام ابوجعفر طحاوی نے پہلے وہ تمام روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھا لینے کے بعد وضو لازم ہو جاتا ہے اور اس کے بعد وہ روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا اور پھر ایسی روایات نقل کی ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جن روایات میں نبی اکرم ﷺ کا آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا ذکر ہے وہ آپ ﷺ کا آخری عمل ہے۔ (ملخص)

* * *

172 - أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ حَرْبٍ - قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَارِظٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

173 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى ظَهْرِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ أَكَلْتُ أَثْوَارَ أَقِطٍ فَتَوَضَّأْتُ مِنْهَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ۔

☆☆ عبداللہ بن ابراہیم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد کی چھت پر وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے بتایا: میں نے پنیر کے کچھ ٹکڑے کھائے تھے اس لیے میں وضو کر رہا ہوں، کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد

172- تقدیم فی الطهارة، باب الوضوء مما مست النار (الحدیث 171)۔

173- تقدیم فی الطهارة، باب الوضوء مما مست النار (الحدیث 171 و 172)۔

فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

174 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُطَّلِبَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ يَقُولُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ أَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ حَلَالًا لِأَنَّ النَّارَ مَسَّتْهُ فَجَمَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ حَصًى فَقَالَ أَشْهَدُ عَدَدَ هٰذَا الْحَصَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ"

☆☆ مطلب بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ کہا کہ کیا میں ایسا کھانا کھانے کے بعد وضو کروں گا جو اللہ تعالیٰ کی کتاب میں حلال قرار دیا گیا ہے اور وہ صرف اس وجہ سے ہوگا کہ اسے آگ پر پکایا گیا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کنکریاں اکٹھی کیں اور بولے: ان کنکریوں کی جو تعداد ہے اس کے مطابق میں گواہی دے کر یہ بات کہتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

175 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو

176 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ مُحَمَّدٌ الْقَارِيِّ - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ"۔

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

177 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ جَعْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْقَارِيِّ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَوَضَّئُوا مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ"۔

☆☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے

174- انفرد به النسائی۔ تحفة الاشراف (4 146)۔

75 انفرد به النسائی۔ تحفة الاشراف (13583)۔

176- انفرد به النسائی۔ تحفة الاشراف (3464)

177- انفرد به النسائی۔ تحفة الاشراف (378)۔

کے بعد وضو کیا کرو۔

178 - أخبرنا هارون بن عبد الله قال حدثنا حرمي بن عمارة قال حدثنا شعبة عن أبي بكر بن حفص عن ابن شهاب عن ابن أبي طلحة عن أبي طلحة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال "توضئوا مما غيرت النار".

☆☆ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

179 - أخبرنا هشام بن عبد الملك قال حدثنا محمد قال حدثنا الزبيدي قال أخبرني الزهري أن عبد الملك بن أبي بكر أخبره أن خارجة بن زيد بن ثابت أخبره أن زيد بن ثابت قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "توضئوا مما مست النار".

☆☆ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کیا کرو۔

180 - أخبرنا هشام بن عبد الملك قال حدثنا ابن حرب قال حدثنا الزبيدي عن الزهري أن أبا سلمة بن عبد الرحمن أخبره عن أبي سفيان بن سعيد بن الأخنس بن شريق أنه أخبره أنه دخل على أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم وهي خالته فسقته سويقا ثم قالت له توضأ يا ابن أختي فإن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "توضئوا مما مست النار".

☆☆ ابوسفیان بن سعید بیان کرتے ہیں وہ سیدہ ام حبیبہ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ تھیں اور ابوسفیان بن سعید کی خالہ تھیں، سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے انہیں ستو پلائے پھر سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا اے میرے بھانجے تم وضو کر لو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو

181 - أخبرنا الربيع بن سليمان بن داود قال حدثنا إسحاق بن بكر بن مضر قال حدثني بكر بن مضر عن جعفر بن ربيعة عن بكر بن سوادة عن محمد بن مسلم بن شهاب عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن أبي سفيان بن سعيد بن الأخنس أن أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت له وشرب سويقا يا ابن أختي توضأ فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول "توضئوا مما مست النار".

178- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (3778).

179- أخرجه مسلم في الحيض باب الوضوء مما مست النار (الحديث 90) تحفة الأشراف (3704)

180- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب التشديد في ذلك (الحديث 195). وأخرجه النسائي في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (الحديث 81). تحفة الأشراف (1587)

181- تقدم في الطهارة، باب الوضوء مما غيرت النار (180)

☆☆ ابوسفیان بن سعید بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا جبکہ وہ ستو پی چکے تھے اے میرے بھانجے! تم وضو کر لو کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کر لیا کرو۔

123 - باب ترك الوضوء مما غيرت النار.

باب، آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کا لازم نہ ہونا

182 - أخبرنا محمد بن المثنى قال حدثنا يحيى عن جعفر بن محمد عن أبيه عن علي بن الحسين عن زينب بنت أم سلمة عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل كتفا فجاءه بلال فخرج إلى الصلاة ولم يمس ماء.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ شانے کا گوشت تناول کیا، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

183 - أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا خالد قال حدثنا ابن جريج عن محمد بن يوسف عن سليمان بن يسار قال دخلت على أم سلمة فحدثتني أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصبح جنبا من غير احتلام ثم يصوم. وحدث مع هذا الحديث أنها حدثته أنها قربت إلى النبي صلى الله عليه وسلم جنبا مشويا فأكل منه ثم قام إلى الصلاة ولم يتوضأ.

☆☆ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں، میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات صبح کے وقت جنابت کی حالت میں ہوتے تھے لیکن احتلام کی وجہ سے نہیں ہوتے تھے (بلکہ صحبت کرنے کی وجہ سے ہوتے تھے) اور پھر آپ روزہ بھی رکھ لیا کرتے تھے

اس کے ساتھ سلیمان بن یسار نے یہ حدیث بھی بیان کی ہے کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں بتایا ایک مرتبہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے بھنا ہوا پہلو کا گوشت پیش کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے اسے کھا لیا، پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے آپ نے ازسرنو وضو نہیں کیا۔

184 - أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا خالد قال حدثنا ابن جريج قال حدثني محمد بن يوسف عن ابن يسار عن ابن عباس قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم أكل خبزا ولحما ثم قام

182- أخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها باب الرخصة في ذلك الحديث (491) بنحوه. تحفة الأشراف (18269)

183- انفرد به النسائي. والحديث عند مسلم في الصيام، باب صحة صوم من طلع عليه الفجر وهو جنب، الحديث (80) تحفة الأشراف (18160)

184- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (567)

إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھا' آپ نے روٹی اور گوشت کھایا' پھر آپ نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوگئے اور آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

185 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ.

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دو صورتوں میں سے آخری صورت یہ منقول ہے۔ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو نہیں کیا۔

124 - بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ السَّوِيقِ.

ستو پینے کے بعد کلی کرنا

186 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ النُّعْمَانِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ أَدْنَى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَتَمَضْمَضَ وَتَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

☆☆ حضرت سوید بن نعمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ غزوۂ خیبر کے موقع پر وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب لوگ صہباء کے مقام پر پہنچے یہ خیبر کے قریب مقام تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں عصر کی نماز ادا کی' اس کے بعد آپ نے کھانا طلب کیا' آپ کی خدمت میں صرف ستو پیش کیے گئے' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت انہیں پانی میں بھگو دیا گیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں تناول کیا تو ہم نے بھی اسے کھالیا' پھر جب مغرب کی نماز کا وقت ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے کلی کی' ہم نے بھی کلی کی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرلی' آپ نے ازسرِنو وضو نہیں کیا۔

185- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ترك الوضوء مما مست النار (الحديث 192) تحفة الاشراف (3047) .

186- اخرجه البخاري في الوضوء، باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ (الحديث 209)، باب الوضوء من غير حدث (الحديث 215)، و في الجهاد، باب حمل الزاد في الغزو (الحديث 2981)، و في المغازي، باب غزوة خيبر (الحديث 4195)، و في الاطعمة، باب (ليس على الاعمى حرج) الى قوله (لعلكم تعقلون) والنهد والاجتماع على الطعام (الحديث 5384) بنحوه، و باب السويق (الحديث 5390)، و باب المضمضة بعد الطعام (الحديث 5454) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة في ذلك (الحديث 492) بنحوه . و الحديث عند البخاري في المغازي، باب غزوة الحديبية (الحديث 4175) . تحفة الاشراف (4813) .

125 - بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ.

باب: دودھ پینے کے بعد کلی کرنا

187 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ لَهُ دَسَمًا".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے دودھ پینے کے بعد پانی منگوایا اور کلی کرلی' پھر ارشاد فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

126 - بَابُ ذِكْرِ مَا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَمَا لَا يُوجِبُهُ

غُسْلُ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ

باب: کون سی چیز غسل کو لازم کرتی ہے اور کون سی چیز غسل کو لازم نہیں کرتی

کافر شخص کا اسلام قبول کرنے کے بعد غسل کرنا

188 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَغَرِّ - وَهُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ - عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ.

☆☆ حضرت قیس بن عاصم بیان کرتے ہیں: انہوں نے جب اسلام قبول کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے غسل کرنے کا حکم دیا۔

شرح

غسل کے فرائض

غسل کے فرائض تین ہیں:

(i) کلی کرنا

(ii) ناک میں پانی ڈالنا

(iii) پورے جسم پر پانی بہانا

187- اخرجه البخاري في الوضوء، باب هل يمضمض من اللبن (الحديث 211)، و في الاشربة، باب شرب اللبن (الحديث 5609) و اخرجه مسلم في الحيض، باب نسخ الوضوء مما مست النار (الحديث 95) و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الوضوء من اللبن (الحديث 196) و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب في المضمضة من اللبن (الحديث 89) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المضمضة من شرب اللبن (الحديث 498) بنحوه . تحفة الاشراف (5833) .

188- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يسلم فيؤمر بالغسل (الحديث 355) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر في الاغتسال عندما يسلم الرجل (الحديث 605) . تحفة الاشراف (11100) .

یہ بات متون میں تحریر ہے۔

مسئلہ اگر جنبی شخص پانی پی لیتا ہے اور کلی کر کے منہ سے باہر پھینکتا نہیں ہے تو کلی کی جگہ یہ بھی کافی ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پورے منہ تک پہنچ چکا ہو۔ (ظہیریہ)

مسئلہ اگر کسی شخص کا دانت خراب ہے یا درمیان میں جگہ باقی ہے اور وہاں کوئی چیز پھنسی رہ گئی یا ناک میں تر رینٹھ موجود ہو تو صحیح قول یہ ہے کہ ایسے میں غسل پورا ہو جائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ تاہم احتیاط یہ ہے کہ کھانے کی اس چیز کو دانت کے خلا میں سے نکال کر پھر اس پر پانی بہا لیں۔ (فتح القدیر)

مسئلہ اگر عورت نے مینڈھیاں بنائی ہوئی ہیں اور پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ سکتا ہے' تو اب اس کے لیے ان مینڈھیوں کو کھولنا ضروری نہیں ہے۔

مسئلہ اگر عورت کے بال کھلے ہوئے ہوں تو ان کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے' اسی طرح مرد کو داڑھی کے درمیان میں بھی پانی پہنچانا لازم ہے' جس طرح داڑھی کی جڑوں تک پانی پہنچانا واجب ہے اسی طرح بالوں کے بیچ بھی پانی پہنچانا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ اگر بالی یا انگوٹھی تنگ ہوں تو انہیں ہلانا واجب ہے۔

مسئلہ اگر کان میں بالی نہیں ہے' لیکن سوراخ موجود ہے اور پانی اس پر سے گزرتے ہوئے سوراخ کے اندر بھی داخل ہو سکتا ہے' تو اتنا ہی کافی ہو گا اور اگر داخل نہیں ہو سکتا تو پانی کو داخل کرنا چاہیے لیکن اس کے اہتمام کے ساتھ کوئی تنکا وغیرہ لے کر پانی اندر پہنچانے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ ناف کے سوراخ میں پانی پہنچانا لازم ہے اور اہتمام کے ساتھ یہاں پانی پہنچانے کے لیے انگلی بھی داخل کر دینی چاہیے۔ (محیط سرخسی)

غسل کی سنتیں

مسئلہ غسل کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھوں کو کنارے تک تین مرتبہ دھویا جائے' پھر شرمگاہ کو دھویا جائے' اگر جسم پر نجاست لگی ہوئی ہو' تو اسے صاف کیا جائے' پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کیا جائے لیکن اس میں دونوں پاؤں نہ دھوئے جائیں۔ (ملتقط)

مسئلہ غسل کرتے ہوئے پہلے شرمگاہ کو دھو لینا سنت ہے' خواہ اس پر نجاست لگی ہوئی ہو یا نہ لگی ہوئی ہو' اسی طرح باقی جسم کو دھونے سے پہلے وضو کر لینا بھی سنت ہے خواہ انسان پہلے سے وضو کی حالت میں ہو یا نہ ہو۔

مسئلہ حسن نے یہ روایت نقل کی ہے کہ اس وضو کے دوران سر کا مسح بھی نہیں کیا جائے' تاہم صحیح قول یہ ہے کہ مسح کرے گا۔ (زاہدی' قاضی خان)

مسئلہ اس کے بعد آدمی اپنے سر پر اور پورے جسم پر تین مرتبہ پانی بہائے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ پہلی مرتبہ پانی بہانا فرض ہے اور باقی دو مرتبہ بہانا سنت ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان پہلے اپنے دائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی ڈالے پھر بائیں کندھے پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہائے' پھر پورے جسم پر بہائے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ پھر اس کے بعد غسل کی جگہ سے ذرا سا ہٹ کر دونوں پاؤں دھولے۔ (محیط)

مسئلہ یہ حکم اس وقت ہے جب انسان ایسی جگہ نہا رہا ہو' جہاں آدمی کے پاؤں کے پاس پانی جمع ہو جاتا ہو' اگر کوئی شخص تختے پر یا اونچے پتھر پر ہے (اور پانی پاؤں کے پاس جمع نہیں ہوتا) تو پاؤں دھونے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ (جوہرہ نیرہ)

موجباتِ غسل کا بیان

مسئلہ: غسل کو واجب کرنے والی ایک چیز جنابت ہے' اس کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت یہ ہے کہ منی شہوت کے ساتھ اچھل کر باہر آئے' خواہ یہ عورت کو چھونے کی وجہ سے ہو یا اس کی طرف دیکھنے کی وجہ سے ہو یا احتلام کی وجہ سے ہو یا مشت زنی کی وجہ سے ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس بارے میں مرد اور عورت سونے اور جاگنے دونوں کا حکم برابر ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر مذکورہ بالا صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے اور اس کے بعد وہ شخص پیشاب کرنے یا سونے سے پہلے غسل جنابت کر لیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے' پھر اس کے بعد اس کی منی کا بقیہ حصہ خارج ہوتا ہے' تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر غسل کرنا لازم ہو گا' جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے' البتہ تینوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا۔ (وجیز)

مسئلہ: لیکن اگر مذکورہ بالا صورتوں میں کسی صورت میں جنابت لاحق ہونے کے بعد وہ شخص پیشاب کر لیتا ہے یا سو جاتا ہے یا چند قدم چل لیتا ہے (اور پھر منی خارج ہوتی ہے) تو اب اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہو گا' اس پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو احتلام ہو جائے اور منی اپنی مخصوص جگہ سے الگ ہو جائے' لیکن شرمگاہ کے کنارے پر ظاہر نہ ہو' تو ایسے شخص پر غسل کرنا لازم نہیں ہو گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ ایک شخص پیشاب کرتا ہے اور اس دوران (یعنی اس سے پہلے یا اس کے بعد) اس کی شرمگاہ سے منی نکل آتی ہے' تو اگر اس کی شرمگاہ منتشر تھی تو غسل لازم ہو گا اور اگر منتشر کیفیت میں نہیں تھی تو صرف وضو کرنا لازم ہو گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ اگر کسی شخص کو احتلام یاد ہو' انزال کی لذت بھی یاد ہو لیکن اسے (بیدار ہونے کے بعد) تری نظر نہیں آتی تو اس پر غسل کرنا واجب نہیں ہو گا۔ (ظاہر الروایہ)

مسئلہ اگر کوئی شخص بیٹھے ہوئے یا چلتے ہوئے سو جاتا ہے' پھر بیدار ہونے کے بعد اسے تری نظر آتی ہے' تو اس کا اور لیٹ کر سونے کا حکم برابر ہے۔ (محیط)

مسئلہ غسل کے وجوب کا دوسرا سبب ایلاج یعنی صحبت کرنا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مرد اپنی شرمگاہ کو داخل کرے تو جب مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ میں چھپ جائے گی تو فاعل اور مفعول دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا خواہ انزال ہو یا نہ ہو ہمارے علماء کا یہی مذہب ہے۔ (محیط)

مسئلہ قاضی خان نے اسے درست قرار دیا ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص کسی جانور کے ساتھ یا کسی مردہ کے ساتھ یا کوئی نابالغ بچی جس کے ساتھ صحبت نہیں کی جا سکتی اس کے ساتھ اس طرح سے ایلاج (شرمگاہ میں شرمگاہ داخل کرنا) کر لیتا ہے تو انزال کے بغیر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرتی ہے کہ کوئی جن میرے پاس آتا ہے اور میرے ساتھ وہی صورت حال پیش آتی ہے جس طرح اس وقت پیش آتی ہے جب میرا شوہر میرے ساتھ صحبت کرتا ہے تو اس صورت میں عورت پر غسل لازم نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ اگر کوئی خصی شخص صحبت کر لیتا ہے تو اس صورت میں فاعل اور مفعول دونوں پر غسل لازم ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ غسل کے وجوب کا ایک سبب حیض اور نفاس ہے حیض یا نفاس کے خون کے نکلنے کے ساتھ ہی غسل لازم ہو جاتا ہے (اس سے مراد یہ ہے کہ یہ خون عورت کی شرمگاہ کے خارجی حصے تک پہنچ جاتا ہے ورنہ وہ خارج شمار نہیں ہوگا اور اسے حیض قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ جب کوئی عورت بچے کو جنم دیتی ہے اور خون نہیں نکلا تو کیا ایسی عورت پر غسل لازم ہوگا؟ صحیح قول یہ ہے کہ اس پر غسل لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)

غسل کی اقسام

مسئلہ غسل کی ۹ قسمیں ہیں

تین قسم کا غسل فرض ہے (i) جنابت کے بعد (ii) حیض کے بعد (iii) نفاس کے بعد۔

ایک قسم کا غسل واجب ہے یعنی مردے کو غسل دینا واجب ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ ظاہر الروایہ کے مطابق اگر کافر شخص جنبی ہے اور پھر مسلمان ہو جاتا ہے تو پھر اس پر غسل واجب ہوگا اسی طرح اگر کافرہ عورت کا خون ختم ہوا اور پھر وہ مسلمان ہو گئی تو اس پر بھی غسل واجب ہوگا۔

مسئلہ چار قسم کا غسل سنت ہے۔ جمعہ کے دن، عیدین کے دن، عرفہ کے دن اور احرام باندھنے کے وقت۔

مسئلہ ایک قسم کا غسل مستحب ہے اور وہ کافر شخص کا غسل کرنا ہے یعنی اس وقت جب وہ مسلمان ہوتا ہے اور جنابت کی حالت میں نہ ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ صحیح قول کے مطابق جمعہ کے دن کا غسل جمعہ کی نماز کے لیے ہوتا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ اگر کوئی شخص جمعہ کے دن صبح صادق کے بعد غسل کر لیتا ہے اور پھر اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ شخص وضو کر کے

جمعہ کی نماز ادا کر لیتا ہے یا کوئی شخص جمعہ کی نماز کے بعد غسل کرتا ہے تو وہ سنت پر عمل پیرا نہیں ہوگا۔

مسئلہ اگر جمعہ اور عید ایک ہی دن آ جاتے ہیں اور اس سے پہلے رات میں اس شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت بھی کی ہوئی ہو (یا احتلام کی وجہ سے غسل لازم ہو گیا ہو) اور کوئی شخص ایک مرتبہ غسل کر لے تو یہ تینوں غسل ادا ہو جائیں گے۔ (زاہدی)

مسئلہ بعض مشائخ نے درج ذیل مواقع پر غسل کرنے کو مندوب قرار دیا ہے۔

(i) مکہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا،
(ii) مزدلفہ میں ٹھہرنے سے پہلے غسل کرنا
(iii) مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنا،
(iv) مجنون شخص جب تندرست ہو جائے اس وقت غسل کرنا،
(v) لڑکا جب سالوں کے اعتبار سے بالغ شمار ہو اس وقت غسل کرنا۔ (تبیین)

مسئلہ ظاہر الروایہ کے مطابق غسل کرنے کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے اور وضو کے لیے ایک مد کافی ہوتا ہے۔ فقہائے احناف اسی بات کے قائل ہیں۔

مسئلہ غسل کے لیے ایک صاع پانی اس وقت کافی ہوگا جب غسل کے دوران وضو نہ کیا جائے لیکن اگر غسل کے ساتھ آدمی وضو بھی کرتا ہے تو اس وقت اسے مزید ایک مد پانی کی ضرورت ہوگی یہ بعض مشائخ کا قول ہے لیکن اکثر مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ ایک صاع پانی غسل اور وضو دونوں کے لیے کافی ہوتا ہے۔

مسئلہ تاہم صحیح قول یہ ہے کہ پانی کی یہ کم از کم مقدار پانی کے کافی ہونے کے لیے ہے یہ مقدار لازم نہیں ہے اگر کوئی شخص اس سے کم پانی کے ذریعے غسل کر سکتا ہے تو بھی ٹھیک ہے اور اگر کسی کو زیادہ کی ضرورت پیش آ جاتی ہے تو وہ اس میں اضافہ کرے لیکن یہ شرط ہے کہ اس میں افراط و تفریط نہیں ہونی چاہیے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ اسی طرح اگر کوئی شخص ایک مد سے کم پانی کے ذریعے اچھی طرح وضو کر لیتا ہے تو یہ بھی جائز ہے۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ اگر مرد اور عورت (یعنی میاں بیوی) ایک ہی برتن سے ایک ساتھ غسل کر لیتے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ اگر جنابت کی حالت میں وضو کیے بغیر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے البتہ وضو کرنا بہتر ہے اسی طرح اگر کوئی شخص جنابت کی حالت میں کھانے پینے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے اپنے ہاتھ دھوئے اور کلی کر لے۔ (سراج الوہاج)

◆◆◆——◆◆◆——◆◆◆

127 - باب تَقْدِيمِ غُسْلِ الْكَافِرِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُسْلِمَ .

باب: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے (تو اسلام قبول کرنے سے) پہلے غسل کرنا

189 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ ثُمَامَةَ بْنَ أُثَالٍ الْحَنَفِيَّ انْطَلَقَ إِلَى نَجْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَمِرَ . مُخْتَصَرٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ثمامہ بن اثال حنفی مسجد کے قریب چشمے کی طرف گیا' اس نے وہاں غسل کیا' پھر مسجد میں داخل ہوا اور بولا میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' وہی ایک معبود ہے' اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں (پھر اس نے نبی اکرم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا) اس سے پہلے آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ ترین شخصیت تھے' لیکن اب آپ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ترین شخصیت ہو گئے ہیں' آپ کے ساتھیوں نے جب مجھے پکڑا تھا تو میں اس وقت عمرہ کرنے کے لیے جا رہا تھا' اب آپ کی کیا رائے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے اسے خوشخبری دیتے ہوئے یہ ہدایت کی کہ وہ عمرہ کرنے کے لیے چلا جائے (یہ روایت مختصر ہے)۔

128 - باب الْغُسْلِ مِنْ مُوَارَاةِ الْمُشْرِكِ .

باب: مشرک شخص کو دفن کرنے کے بعد غسل کرنا

190 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ نَاجِيَةَ بْنَ كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبَا طَالِبٍ مَاتَ . فَقَالَ "اذْهَبْ فَوَارِهِ" . قَالَ إِنَّهُ مَاتَ مُشْرِكًا . قَالَ "اذْهَبْ فَوَارِهِ" . فَلَمَّا وَارَيْتُهُ رَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي "اغْتَسِلْ" .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: جناب ابوطالب کا انتقال ہو گیا ہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم جا کر انہیں دفن کر دو' انہوں نے عرض کی: ان کا انتقال مشرک ہونے کی حالت میں ہوا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تم جا کر انہیں دفن کر دو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جب میں نے انہیں دفن کر دیا اور میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے یہ ہدایت کی تم غسل کر لو۔

129 - باب وُجُوبِ الْغُسْلِ إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ .

باب: جب دونوں شرمگاہیں مل جائیں' تو غسل کا لازم ہونا

191 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

شرح

اس روایت کا بنیادی مسئلہ یہی ہے کہ جب کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ صحبت کرتا ہے' تو کیا محض شرم گاہ کو عورت کی شرم گاہ میں داخل کر دینے کی وجہ سے غسل لازم ہو جائے گا؟ یا اس کے لیے انزال ہونا شرط ہے؟

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت میں پانچ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اس مسئلے کے بارے میں یہ فتویٰ نقل کیا ہے کہ ان کے نزدیک غسل کے وجوب کے لیے انزال شرط ہے ورنہ محض ایلاج سے صرف وضو لازم آتا ہے۔

علامہ عینی لکھتے ہیں' غسل کے وجوب کے لیے انزال شرط ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عثمان غنی' حضرت علی بن ابوطالب' حضرت زبیر بن عوام' حضرت طلحہ بن عبید اللہ' حضرت سعد بن ابی وقاص' حضرت رافع بن خدیج' حضرت ابوسعید خدری' حضرت ابی بن کعب' حضرت ابوایوب انصاری' حضرت ابن عباس' حضرت زید بن ثابت' حضرت نعمان بن بشیر اور بہت سے انصار صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اسی بات کے قائل ہیں۔ تابعین میں سے عطاء بن ابی رباح' ابوسلمہ بن عبد الرحمٰن' ہشام بن عروہ اور اعمش اسی بات کے قائل ہیں۔

••• •••——•••

192 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ الْجُوزَجَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

189- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضا في المسجد (الحديث 462) مختصرًا، و في المغازي، باب وفد بني حنيفة (الحديث 4372) مطولاً. و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ربط الاسير و حبسه و جواز المن عليه (الحديث 59) مطولاً. و اخرجه ابوداؤد في الجهاد، باب في الاسير يوثق (الحديث 2679) مطولاً. و الحديث عند البخاري في الصلاة، باب دخول المشرك المسجد (الحديث 469)، و في الخصومات، باب تحفة الاشراف (13007).

190- اخرجه ابوداؤد، باب الرجل يموت له قرابة مشرك (الحديث 3214) بنحوه. التوقي ممن تخشى معرته (الحديث 2422)، و باب ربط و الحبس في الحرم (الحديث 2423). و النسائي في المساجد، ربط الاسير بسارية المسجد (الحديث 711). و اخرجه النسائي في جنائز باب مواراة المشرك (الحديث 2005) بنحوه مطولاً. تحفة الاشراف (0287).

91- اخرجه البخاري في الغسل، باب اذا التقى الختانان (الحديث 291). و اخرجه مسلم في الحيض، باب نسخ الماء من الماء و وجوب الغسل بالتقاء الختانين (الحديث 87). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الاكسال (الحديث 216) بنحوه. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في وجوب الغسل اذا التقى الختانان (الحديث 610). تحفة الاشراف (14659).

192 تفرد به النسائي. تحفة الاشراف (14405).

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ اجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ أَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَغَيْرُهُ كَمَا رَوَاهُ خَالِدٌ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص عورت کے ساتھ صحبت کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کی سند میں غلطی ہوئی ہے درست یہ ہے کہ یہ روایت اشعث نامی راوی کے حوالے سے حسن نامی راوی کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ ؓ سے منقول ہے۔ شعبہ کے حوالے سے اس روایت کو نضر بن شمیل اور دیگر راویوں نے اسی طرح نقل کیا ہے، جس طرح خالد نامی راوی نے نقل کیا ہے۔

130 - بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْمَنِيِّ .

باب: منی (کے خروج) کی وجہ سے غسل لازم ہونا

193 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْىَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلاَةِ وَإِذَا فَضَخْتَ الْمَاءَ فَاغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا کہ جب تم مذی کو دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیا کرو لیکن جب تمہاری منی خارج ہو تو غسل کیا کرو۔

194 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ زَائِدَةَ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْىَ فَتَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَإِذَا رَأَيْتَ فَضْخَ الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسا شخص تھا جس کی مذی بکثرت خارج ہوتی تھی میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: جب تم مذی دیکھو تو اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو اور جب

193- اخرجه ابوداود في الطهارة، باب في المذي (الحديث 206) مطولاً. و اخرجه النسائي في الطهارة، الغسل من المني (الحديث [illegible]) مطولاً. تحفة الاشراف (10079) .

194- تقدم في الطهارة، الغسل من المني (الحديث 193) مختصراً .

تم منی دیکھو تو غسل کیا کرو۔

131 - بَابُ غُسْلِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ .

باب: جب عورت خواب میں وہی چیز دیکھے جو مرد دیکھتا ہے تو اس پر غسل لازم ہونا

195 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَرَى فِي مَنَامِهَا مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ "إِذَا أَنْزَلَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ".

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: سیدہ ام سلیم ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جو اسی طرح کا خواب دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اس عورت کو احتلام ہو جاتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری منی خارج ہو جائے تم غسل کیا کرو۔

196 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَلَّمَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَرَى فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ أَفَتَغْتَسِلُ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَعَمْ". قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا أُفٍّ لَكِ أَوَتَرَى الْمَرْأَةُ ذَلِكَ فَالْتَفَتَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ".

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ ام سلیم ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ گفتگو شروع کی، سیدہ عائشہ ؓ وہاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سیدہ ام سلیم ؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا ایسی عورت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ جو نیند میں وہی چیز دیکھتی ہے جو مرد دیکھتے ہیں تو کیا اس عورت کو غسل کرنا ہوگا؟ نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: جی ہاں۔ سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں: میں نے ام سلیم سے کہا تم پر افسوس ہے! کیا کوئی عورت اس طرح کا خواب دیکھ سکتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں پھر (بچے کی) ماں کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے ہوتی ہے؟

197 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا هِيَ

195- اخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً. و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، صفة ماء الرجل وصفة ماء المرأة (الحديث 19) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 60) مطولاً. و الحديث عند النسائي في الطهارة، باب الفصل بين ماء الرجل وماء المرأة (الحديث 200). تحفة الاشراف (1181) .

196- اخرجه ابوداود في الطهارة، باب في المرأة ترى ما يرى الرجل (الحديث 237) مطولاً. تحفة الاشراف (16627) .

احْتَلَمَتْ قَالَ "نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ". فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَبِمَ يُشْبِهُهَا الْوَلَدُ".

☆☆ سیدہ زینب بنت ام سلمہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات سے حیا نہیں کرتا، جب عورت کو احتلام ہو جائے تو کیا اس پر غسل کرنا لازم ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! جب اس کی منی خارج ہو جائے، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا مسکرا دیں اور بولیں: کیا عورت کو بھی احتلام ہو سکتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر بچہ اس کے ساتھ مشابہت کس وجہ سے اختیار کرے گا؟

198 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَرْأَةِ تَحْتَلِمُ فِي مَنَامِهَا فَقَالَ "إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ".

☆☆ سیدہ خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے ایسی خاتون کے بارے میں دریافت کیا جسے خواب میں احتلام ہو جاتا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب وہ منی دیکھ لے گی، تو غسل کرے گی۔

132 - باب الَّذِي يَحْتَلِمُ وَلَا يَرَى الْمَاءَ .

باب: ایسا شخص جسے احتلام ہوتا ہے لیکن اسے منی نظر نہیں آتی

199 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُعَادٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ".

☆☆ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: منی کے خروج پر غسل لازم ہوتا ہے۔

133 - باب الْفَصْلِ بَيْنَ مَاءِ الرَّجُلِ وَمَاءِ الْمَرْأَةِ .

باب: مرد اور عورت کے مادۂ تولید کے درمیان فرق

200 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَاءُ الرَّجُلِ غَلِيظٌ أَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيقٌ أَصْفَرُ فَأَيُّهُمَا سَبَقَ كَانَ الشَّبَهُ".

---

197 أخرجه البخاري في العلم، باب الحياء في العلم (الحديث 130) و في الغسل، باب إذا احتلمت المرأة (الحديث 282) مختصراً، و في أحاديث الأنبياء، (الحديث 3328) و في الأدب، باب التبسم و الضحك (الحديث 6091)، و باب ما لا يستحيا من الحق للتفقه في الدين (الحديث 6121) مختصراً. و أخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (الحديث 32) و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المرأة ترى في المنام مثل ما يرى الرجل (الحديث 122) بنحوه. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 600). تحفة الأشراف (18264).

198 أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 602) بنحوه مطولاً. تحفة الأشراف (15827).

199- أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الماء من الماء (الحديث 607). تحفة الأشراف (3462).

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مرد کا مادۂ تولید گاڑھا اور سفید ہوتا ہے، جبکہ عورت کا مادۂ تولید نرم اور زرد ہوتا ہے، ان دونوں میں سے جو آگے نکل جائے (بچے کی اسی کے ساتھ) مشابہت ہوتی ہے۔

134 - باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ .

باب: حیض کے بعد غسل کرنا

201 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ مِنْ بَنِي أَسَدِ قُرَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ لَهَا "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي".

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا جن کا تعلق بنو اسد سے ہے وہ بیان کرتی ہیں: کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض آ جائے تو تم اس وقت نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو

202 أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب حیض آ جائے، تو تم نماز ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے، تو تم غسل کر لو۔

203 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

200- أخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب الغسل على المرأة بخروج المني منها (الحديث 30) مطولاً. و أخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، صفة ماء الرجل و صفة ماء المرأة (الحديث 197) مطولاً و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في المرأة ترى في منامها ما يرى الرجل (الحديث 195) انظر تحفة الأشراف للمزي (1181).

20- أخرجه أبو داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض و من قال تدع الصلاة في عدة الأيام التي كانت تحيض (الحديث 280 و 281)، و أخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الأقراء (الحديث 211) بنحوه، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و إقبال الدم و إدباره (الحديث 348)، و ذكر الأقراء (الحديث 356)، و في الطلاق، الأقراء (الحديث 3555). و الحديث عند أبي داود في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، و من قال تدع الصلاة في الأيام التي كانت تحيض (الحديث 286). و النسائي في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 215) و في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 360). تحفة الأشراف (18019).

202- أخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203 و 204) و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و إقبال الدم و إدباره (الحديث 349). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة إذا اختلط عليها الدم فلم تقف على أيام حيضها (الحديث 226) مطولاً. تحفة الأشراف (16516).

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ سَبْعَ سِنِينَ فَاشْتَكَتْ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ بنت جحش کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو۔

204 - أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي النُّعْمَانُ وَالأَوْزَاعِيُّ وَأَبُو مُعَيْدٍ - وَهُوَ حَفْصُ بْنُ غَيْلاَنَ - عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ امْرَأَةُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهِيَ أُخْتُ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَإِذَا أَدْبَرَتِ الْحَيْضَةُ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِذَا أَقْبَلَتْ فَاتْرُكِي لَهَا الصَّلاَةَ". قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ وَتُصَلِّي وَكَانَتْ تَغْتَسِلُ أَحْيَانًا فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةِ أُخْتِهَا زَيْنَبَ وَهِيَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِنَّ حُمْرَةَ الدَّمِ لَتَعْلُو الْمَاءَ وَتَخْرُجُ فَتُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُهَا ذَلِكَ مِنَ الصَّلاَةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ بنت جحش، عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں اور سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: کہ یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض ختم ہو جائے تو تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو اور جب حیض آ جائے تو تم نماز ترک کر دیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں اور پھر نماز ادا کیا کرتی تھیں، بعض اوقات وہ اپنی بہن اور نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے ہاں پانی کے ٹب میں غسل کرتی تھیں یہاں تک کہ ان کے خون کی سرخی پانی پر غالب آ جایا کرتی تھی پھر وہ وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتی تھیں، یہ چیز نماز کی ادائیگی میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی۔

205 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ

203- اخرجه البخاري في الحيض، باب عرق الاستحاضة (الحديث 327) بنحوه. و اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 64). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 285). و اخرجه النسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (204) مطولاً و (205)، و ذكر الاقراء (210)، و في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 355). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة اذا اختلط عليها الدم فلم تقف على ايام حيضها (الحديث 626) مطولاً. تحفة الاشراف (16516) و (17922).

204- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203).

205- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203).

وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ - خَتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ - اسْتُحِيضَتْ سَبْعَ سِنِينَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کی خواہر نسبتی سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں انہیں سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی انہوں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔

206 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ. فَقَالَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي". فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلاَةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے استحاضہ کی شکایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کسی اور رگ کا خون ہے تم غسل کر کے نماز پڑھنا شروع کر دو۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔

207 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ - قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَأَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلآنَ دَمًا - فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي". أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى وَلَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرًا.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کے بارے میں دریافت کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا: تمہارے حیض کے جو مخصوص دن ہوتے ہیں، ان دنوں کے مطابق تم (نماز کی ادائیگی سے) رکی رہو اور پھر غسل کر لو (اور نماز پڑھنا شروع کر دو)۔

208 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَعْنِي أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

206- اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 63). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 290). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة انها تغتسل عند كل صلاة (الحديث 129). و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر الاستحاضة و اقبال الدم و ادباره (الحديث 350). تحفة الاشراف (16583).

207- اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 65 و 66). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المراة تستحاض، و من قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 279). و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، المراة يكون لها ايام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 351). تحفة الاشراف (16370).

فَقَالَ "لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ ثُمَّ لِتُصَلِّي".

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک عورت کا خون بکثرت خارج ہوتا تھا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس خاتون کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کو یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے مہینے کے جتنے دن حیض آیا کرتا تھا اس کے حساب سے اتنے دن وہ عورت ہر مہینے میں نماز ترک کیے رکھے گی' جب وہ دن گزر جائیں گے تو وہ غسل کرکے اپنی شرمگاہ پر کپڑا باندھ کر نماز ادا کرنا شروع کردے گی۔

135- باب ذِكْرِ الْأَقْرَاءِ

باب: قروء کا تذکرہ

209- أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَأَنَّهَا اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "إِنَّهَا لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ فَلْتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرُ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ سیدہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی وہ پاک نہیں ہوتی تھیں' ان کی صورت حال نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کی گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ یہ حیض نہیں ہے' بلکہ یہ رحم کی کسی خرابی کی وجہ سے ہے' وہ عورت اس سے پہلے جتنا عرصہ حیض میں گزارتی تھی' اتنی مدت تک انتظار کرے گی اور اس دوران نماز ترک کردے گی' پھر اس کے بعد وہ ہر نماز کے وقت غسل کیا کرے گی۔

210- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو سات سال تک استحاضہ کی شکایت رہی' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حیض نہیں ہے بلکہ کسی اور رگ کا خون ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی کہ وہ نماز پڑھنا ترک کردیا کرے گی' اس مقدار کے حساب سے جتنے دنوں میں پہلے اسے حیض آیا کرتا تھا اور جتنا عرصہ متواتر رہا کرتا تھا (پھر حیض گزر جانے کے بعد) وہ عورت غسل کرکے نماز ادا کیا کرے گی۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) تو وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھی۔

211- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ". هَذَا الدَّلِيلُ عَلَى أَنَّ الْأَقْرَاءَ حِيَضٌ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ کی خدمت میں اس بات کی شکایت کی کہ ان کا خون بکثرت خارج ہوتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے' تم اس بات کا جائزہ لو کہ جب تمہارے حیض کے دن آجائیں' تو تم نماز ادا نہ کرو' پھر جب حیض کے دن گزر جائیں اور تم (حکمی طور پر) پاک ہو جاؤ تو ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے تک نماز ادا کرتی رہو۔

(مصنف فرماتے ہیں:) یہ اس بات کی دلیل ہے' کہ لفظ قروء سے مراد حیض ہوتا ہے۔ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

212- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

208-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 274 و 275 و 276 و 277 و 278). واخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، المرأة تكون لها ايام معلومة تحيضها كل شهر (الحديث 352 و 353)، واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 623) بنحوه. تحفة الاشراف (الحديث 18158).

209-اخرجه النسائي، والنسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 354) تحفة الاشراف (17954).

210 تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 203).

211-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض، ومن قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 280). واخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 356)، وفي الطلاق، الاقراء (الحديث 3555) والحديث عند ابي داؤد في الطهارة، باب في المرأة تستحاض ومن قال: تدع الصلاة في عدة الايام التي كانت تحيض (الحديث 281)، وباب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286). والنسائي في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201)، وفي الحيض والاستحاضة، ذكر الاستحاضة واقبال الدم وادباره (الحديث 348)، وباب الفرق بين دم الحيض والاستحاضة (الحديث 360). تحفة الاشراف (18019).

212- اخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 228). واخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة وغسلها وصلاتها (الحديث 62). واخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في المستحاضة (الحديث 125). واخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر الاقراء (الحديث 357). واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 62). تحفة الاشراف (17070 و 17196 و 17259).

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں، یہ کسی اور رگ کا خون ہے جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو جب حیض ختم ہو جائے تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

136 - باب ذِكْرِ اغْتِسَالِ الْمُسْتَحَاضَةِ .

باب: استحاضہ کا شکار عورت کا غسل کرنا

213 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ فَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک خاتون کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو اسے یہ کہا گیا: کہ یہ کسی اور رگ کا خون ہے جس میں مسلسل بہاؤ رہتا ہے پھر اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کر لیا کرے اور دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا کرے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک غسل کیا کرے البتہ صبح کی نماز کے لیے وہ عورت الگ سے یک مرتبہ غسل کرتی تھی۔

137 - باب الْاِغْتِسَالِ مِنَ النِّفَاسِ .

باب: نفاس کے بعد غسل کرنا

214 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ "مُرْهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ" .

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اپنے والد (امام محمد باقر رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ جب انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس کی حالت درپیش ہوئی تو نبی

213-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال تجمع بين الصلاتين و تغتسل لهما غسلا (الحديث 294) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، جمع المستحاضة بين الصلاتين و غسلها اذا جمعت (الحديث 358) . تحفة الاشراف [17495] .

214-اخرجه مسلم في الحج، باب احرام النفساء، واستحباب اغتسالها للاحرام و كذا الحائض (الحديث 110) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ما تفعل النفساء عند الاحرام (الحديث 390) مناسك (في الحج، اهلال النفساء (الحديث 2760 و 276) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب النفساء و الحائض تهل بالحج (الحديث 2913) . تحفة الاشراف (2600)

اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: تم اس سے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے۔

138 - باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ .

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق

215 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ ابْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ - فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" .

☆☆ سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا جب حیض کا خون آئے گا تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا اس وقت تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسرے رنگ کا خون آئے گا تو تم وضو کر لیا کرنا (یعنی وضو کر کے نماز پڑھ لینا) کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا ہوگا۔

216 - قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هٰذَا مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي" .

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: حیض کا خون سیاہ رنگ کا ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب یہ خون آئے تو تم نماز ادا کرنے سے رک جانا اور جب دوسری رنگت کا مواد خارج ہو تو تم وضو کر کے نماز پڑھ لیا کرنا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کو دیگر کئی راویوں نے بھی نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس بات کا تذکرہ نہیں کیا جو ابن ابوعدی نامی راوی نے بیان کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

217 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

215-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201)

216-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من قال اذا اقبلت الحيضة تدع الصلاة (الحديث 286) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 361) . تحفة الاشراف (16626)

217-اخرجه مسلم في الحيض، باب المستحاضة و غسلها و صلاتها (الحديث 62) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 362) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها قبل ان يستمر بها الدم (الحديث 621) . تحفة الاشراف (6858) .

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ أَثَرَ الدَّمِ وَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ". قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ "ذٰلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ". قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ "وَتَوَضَّئِي". غَيْرَ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہو گئی انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو گئی ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے' یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آئے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب حیض ختم ہو جائے' تو تم خون کے نشان کو دھو کر وضو کر کے (نماز پڑھ لیا کرو)' کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہوگا' یہ حیض نہیں ہوگا۔

اس روایت کے ایک راوی کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا گیا' کہ ایسی صورت میں غسل کرنے کا حکم ہے' انہوں نے فرمایا: اس میں کسی راوی کو کوئی شک نہیں ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق صرف حماد بن زید نامی راوی نے اس روایت میں وضو کرنے کا تذکرہ کیا ہے' دیگر راویوں نے اسے ہشام کے حوالے سے نقل کیا ہے' لیکن انہوں نے اس میں وضو کرنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

218 أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے' تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو' جب اس کی مقدار کے مطابق وہ رخصت ہو جائے تو تم خون کو دھو کر نماز ادا کر لو۔

219 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

218- اخرجه البخاري في الحيض، باب الاستحاضة (الحديث 306) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب من روى ان الحيضة اذا ادبرت لا تدع الصلاة (الحديث 283) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 364) . تحفة الاشراف (17149) .

219- انفرد به النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 365) . تحفة الاشراف (16956) .

عَائِشَةَ أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" قَالَ خَالِدٌ فِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ابوحبیش کی صاحبزادی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز کو ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے۔

خالد نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو' جب حیض ختم ہو جائے' تو تم خون دھو کر نماز پڑھ لو۔

139 - باب النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت کرنے کی ممانعت

220 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جب جنابت کی حالت میں ہو' تو وہ ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے

140 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ وَالْاِغْتِسَالِ مِنْهُ

باب: ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اسی میں غسل کرنے کی ممانعت

221 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے کہ پھر وہ اسی میں غسل بھی کرے۔

220- اخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الراكد (الحديث 97) مطولاً . و اخرجه النسائي في المياه، النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 330)، و في الغسل و التيمم، باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 394) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الجنب ينغمس في الماء الدائم ايجزئه (الحديث 605) . تحفة الاشراف (14936) .

221- انفرد به النسائي، و سياتي في الغسل و التيمم، باب ذكر نهي الجنب عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 397) . تحفة الاشراف (13392) .

141 - باب ذِكْرِ الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنے کا تذکرہ

222 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَيَّ اللَّيْلِ كَانَ يَغْتَسِلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ آخِرَهُ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً.

☆☆ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے کس حصے میں غسل کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کیا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں: تو میں نے کہا کہ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

142 - باب الِاغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَآخِرَهُ

باب: رات کے ابتدائی یا آخری حصے میں غسل کرنا

223 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَسَأَلْتُهَا قُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلَّ ذَلِكَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

☆☆ غضیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے دریافت کیا، میں نے کہا: کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کیا کرتے تھے یا آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: دونوں صورتیں ہوتی تھیں، بعض اوقات آپ ابتدائی حصے میں غسل کر لیتے تھے اور بعض اوقات آخری حصے میں غسل کر لیتے تھے تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

143 - باب ذِكْرِ الِاسْتِتَارِ عِنْدَ الِاغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت پردہ کرنا

224 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ

222-اخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل (الحديث 226) مطولاً. و اخرجه النسائي في الطهارة، الاغتسال اول الليل و آخره (الحديث 223) و في الغسل و التيمم، باب الاغتسال اول الليل (الحديث 1354). تحفة الاشراف (17429)

223-تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222)

حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ "وَلِّنِي قَفَاكَ". فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهِ.

☆☆ حضرت ابوسمح بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک مرتبہ جب آپ غسل کرنے لگے تو آپ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی پیٹھ میری طرف کر لو تو میں نے اپنی پیٹھ آپ کی طرف کر کے آپ کے لیے پردہ کر دیا۔

225 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِي مُرَّةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَجَدَتْهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَتْ فَقَالَ "مَنْ هَذَا". قُلْتُ أُمُّ هَانِئٍ. فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي ثَوْبٍ مُلْتَحِفًا بِهِ.

☆☆ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا، سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نے سلام کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کی: میں ام ہانی ہوں، نبی اکرم ﷺ غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے آٹھ رکعات نماز ادا کی، آپ نے اس وقت ایک ہی کپڑے کو لپیٹا ہوا تھا۔

144 - باب ذِكْرِ الْقَدْرِ الَّذِي يَكْتَفِي بِهِ الرَّجُلُ مِنَ الْمَاءِ لِلْغُسْلِ

باب: پانی کی اس مقدار کا تذکرہ جو مرد کے غسل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے

226 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ قَالَ أُتِيَ مُجَاهِدٌ بِقَدَحٍ حَزَرْتُهُ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِمِثْلِ هَذَا

☆☆ موسیٰ جہنی بیان کرتے ہیں: مجاہد کی خدمت میں پانی کا ایک برتن لایا گیا، میرا یہ اندازہ تھا کہ اس میں آٹھ رطل پانی آ جاتا ہے۔ مجاہد نے بتایا: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اتنے پانی کے ساتھ غسل کر لیتے تھے۔

224-اخرجه ابو داود في الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب (الحديث 376) مطولاً. و الحديث عند ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 526). تحفة الاشراف (12051)

225-اخرجه البخاري في الغسل، باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 280)، و في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفاً به (الحديث 357) مطولاً، و في الجزية و الموادعة، باب امان النساء و جوارهن (الحديث 3171) مطولاً، و في الادب، باب ما جاء في زعموا (الحديث 6158) مطولاً. و اخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 70) مختصراً، و (الحديث 71 و 72) بنحوه. و اخرجه الترمذي في الاستئذان، باب ما جاء في مرحباً (الحديث 2734) مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 465) بنحوه مختصراً. و الحديث عند مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب صلاة الضحى و ان اقلها ركعتان و اكملها ثمان ركعات و اوسطها اربع ركعات او ست و الحث على المحافظة عليها (الحديث 483)، و الترمذي في السير، باب ما جاء في امان العبد و المرأة (الحديث 1579). تحفة الاشراف (18018)

226-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (17581)

227- أخبرنا محمد بن عبد الأعلى قال حدثنا خالد قال حدثنا شعبة عن أبي بكر بن حفص سمعت أبا سلمة يقول دخلت على عائشة رضي الله عنها وأخوها من الرضاعة فسألها عن غسل النبي صلى الله عليه وسلم فدعت بإناء فيه ماء قدر صاع وسترت بستر فاغتسلت فأفرغت على رأسها ثلاثا.

☆☆ ابوسلمہ تابعی راوی بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ سیدہ عائشہ ؓ کے رضاعی بھائی بھی تھے انہوں نے سیدہ عائشہ ؓ سے نبی کرم ﷺ کے غسل کے بارے میں بھی دریافت کیا تو سیدہ عائشہ ؓ نے پانی کا ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع پانی آجاتا تھا پھر سیدہ عائشہ ؓ نے پردہ تان لیا اور غسل کیا انہوں نے اپنے سر پر تین مرتبہ پانی انڈیلا۔

228- أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا الليث عن ابن شهاب عن عروة عن عائشة أنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يغتسل في القدح وهو الفرق وكنت أغتسل أنا وهو في إناء واحد.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ "قدح" (میں موجود پانی) کے ذریعے غسل کر لیتے تھے بڑے برتن کو کہتے ہیں' میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے۔

229- أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله قال حدثنا شعبة عن عبد الله بن جبر قال سمعت أنس بن مالك يقول كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ بمكوك ويغتسل بخمسة مكاكي.

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نبی کرم ﷺ ایک مکوک پانی کے ذریعے وضو کر لیتے تھے' پانچ مکوک کے ذریعے غسل کر لیتے تھے۔

230- أخبرنا قتيبة بن سعيد قال حدثنا أبو الأحوص عن أبي إسحاق عن أبي جعفر قال تمارينا في الغسل عند جابر بن عبد الله فقال جابر يكفي من الغسل من الجنابة صاع من ماء. قلنا ما يكفي صاع ولا صاعان. قال جابر قد كان يكفي من كان خيرا منكم وأكثر شعرا.

227- اخرجه البخاري في الغسل، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 251) بنحوه. و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 42) مطولاً. تحفة الاشراف (17792).

228- اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 41). و الحديث عند النسائي في الطهارة، باب فضل الجنب (72)، و في المياه، الرخصة في فضل الجنب (الحديث 343) و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 376) تحفة الاشراف للمزي (16586).

229- اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء بالمد (الحديث 201) بمعناه. و اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة، و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 50) و (الحديث 51) بمعناه. و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما يجزئ من الماء في الوضوء (الحديث 95) مطولاً. و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب قدر ما يجزئ من الماء في الوضوء (الحديث 609) معلقاً. و اخرجه النسائي في الطهارة، باب القدر الذي يكتفي به الرجل من الماء للوضوء (الحديث 73) و في المياه، باب القدر الذي يكتفي به الانسان من الماء للوضوء و الغسل (الحديث 344) تحفة الاشراف (963).

230- اخرجه البخاري في الغسل، باب الغسل بالصاع و نحوه (الحديث 252) بنحوه. تحفة الاشراف (2644).

☆☆ امام محمد باقر ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی موجودگی میں ہمارے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہو گئی تو حضرت جابر ؓ بولے: غسل جنابت کے لیے ایک صاع پانی کافی ہوتا ہے' ہم نے کہا: نہ تو ایک صاع کافی ہوتا ہے اور نہ ہی دو صاع کافی ہوتا ہے' تو حضرت جابر ؓ بولے: یہ اس ہستی کے لیے کافی تھا جو تم سے بہتر تھی اور جن کے بال تم سے زیادہ تھے۔

145- باب ذكر الدلالة على أنه لا وقت في ذلك

باب: اس بات کی دلیل کہ اس حوالے سے کوئی متعین مقدار نہیں ہے

231- أخبرنا سويد بن نصر قال حدثنا عبد الله عن معمر عن الزهري ح وأنبأنا إسحاق بن إبراهيم قال حدثنا عبد الرزاق قال أنبأنا معمر وابن جريج عن الزهري عن عروة عن عائشة رضي الله عنها قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد وهو قدر الفرق.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: میں اور نبی کرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے جو ایک "فرق" جتنا ہوتا تھا۔

146- باب ذكر اغتسال الرجل والمرأة من نسائه من إناء واحد

باب: شوہر اور بیوی کا ایک ہی برتن سے غسل کرنا

232- أخبرنا سويد بن نصر قال أنبأنا عبد الله عن هشام بن عروة ح وأنبأنا قتيبة عن مالك عن هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل وأنا من إناء واحد نغترف منه جميعا.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' ہم دونوں ایک ساتھ چلو بھرتے تھے۔

شرح

کیا مرد و عورت ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کر سکتے ہیں اس بارے میں مختلف طرح کی روایات منقول ہیں۔

اس بارے میں پانچ اقوال ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ مرد کے بچے ہوئے پانی سے عورت کا وضو کرنا مکروہ ہے اور اس کے برعکس (یعنی عورت کے بچائے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے)۔

231- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (16533 و 16666)

232- انفرد به النسائي و سيأتي في الغسل و التيمم، باب اغتسال الرجل و المرأة من نسائه من اناء واحد (الحديث 409) تحفة الاشراف (16976 و 17174)

دوسرا قول یہ ہے کہ عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا مکروہ ہے البتہ اس کے برعکس جائز ہے یعنی عورت مرد کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتی ہے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ اگر مرد اور عورت دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کرتے ہیں تو ایسی صورت میں وضو کرنا جائز ہوگا لیکن اگر عورت پہلے سے وضو کر چکی ہو تو اس کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے مرد کا وضو کرنا جائز نہیں ہے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ مرد اور عورت میں سے کسی ایک کے لیے بھی دوسرے فریق کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے خواہ ان دونوں نے ایک ساتھ وضو کیا ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک نے پہلے وضو کر لیا ہو فقہاء اسی بات کے قائل ہیں۔

پانچواں قول یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز ہے جبکہ مرد جنابت کی حالت میں نہ ہو یا عورت حیض کی حالت میں نہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، جمہور صحابہ اور تابعین سے اس بات کا جواز منقول ہے کہ مرد عورت کے وضو کے بچے ہوئے پانی سے وضو کر سکتا ہے، صرف حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے مختلف ہے کہ ان کے نزدیک جنابت والے شخص یا حیض والی عورت کے وضو سے بچائے ہوئے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے۔ (موطا امام مالک کی شرح "الاستذکار" میں یہ احکام ذکر کیے گئے ہیں۔

جن احادیث میں اس بات کا ذکر کیا گیا ہے کہ مرد عورت کے وضو سے بچے ہوئے پانی سے وضو نہیں کر سکتا، اس کے تین جوابات دیئے گئے ہیں۔

اس کا پہلا جواب یہ ہے کہ جن احادیث میں اس طرز عمل کی اباحت کا تذکرہ ہے اس کے مقابلے میں ممانعت والی روایات ضعیف ہیں۔

دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ اس سے مراد اس پانی کو استعمال کرنے کی ممانعت ہے جو عورت کے جسم سے گر جانے کے بعد گرتا ہے یعنی آب مستعمل ہے۔

تیسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں ممانعت کا حکم استحباب اور زیادہ فضیلت کے حوالے سے ہے۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں اسی طرح ذکر کیا ہے۔

……

233- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

233- اخرجہ البخاری فی الغسل، باب ھل یدخل الجنب یدہ فی الاناء قبل ان یغسلھا اذا لم یکن علی یدہ قذر غیر الجنابۃ، والحدیث 31 بنحوہ۔ و اخرجہ النسائی فی الغسل و التیمم، باب اغتسال الرجل و المراۃ من نسائہ من اناء واحد، الحدیث 410۔ تحفۃ الاشراف (17493)

234- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں پانی کے برتن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے جھگڑا کرتی تھی، میں اور نبی اکرم ﷺ اس برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

235- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

236- أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ أَنَّهَا كَانَتْ تَغْتَسِلُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ وہ اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

237- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ يَقُولُ حَدَّثَنِي نَاعِمٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ سُئِلَتْ أَتَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا كَانَتْ كَيِّسَةً رَأَيْتُنِي وَرَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَغْتَسِلُ مِنْ مِرْكَنٍ وَاحِدٍ نُفِيضُ عَلَى أَيْدِينَا حَتَّى نُنْقِيَهُمَا ثُمَّ نُفِيضَ عَلَيْهَا الْمَاءَ. قَالَ الْأَعْرَجُ لَا تَذْكُرُ فَرْجًا وَلَا تَبَالَهُ.

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ غسل کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ وہ آداب کا خیال رکھے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے ہم لوگ اپنے ہاتھوں پر پانی بہا کر انہیں اچھی طرح صاف کرتے تھے پھر اس کے بعد اپنے جسم پر پانی بہاتے تھے۔

اعرج کہتے ہیں: یعنی وہ عورت فرج کا تذکرہ نہ کرے اور احمق اور بیوقوف عورتوں جیسی حرکتیں نہ کرے

234- اخرجہ البخاری فی الغسل، باب مباشرۃ الحائض، الحدیث 299، بنحوہ مطولاً۔ واخرجہ ابو داؤد فی الطھارۃ، باب الوضوء بفضل وضوء المراۃ، الحدیث 77، بنحوہ۔ و اخرجہ النسائی فی الطھارۃ، باب ذکر اغتسال الرجل و المراۃ من نسائہ من اناء واحد، الحدیث 235 بنحوہ، و فی الغسل و التیمم، باب اغتسال الرجل و المراۃ من نسائہ من اناء واحد، الحدیث 411۔ تحفۃ الاشراف [5983]

235- تقدم فی الطھارۃ، باب ذکر اغتسال الرجل و المراۃ من نسائہ من اناء واحد، الحدیث 234۔

236- اخرجہ مسلم فی الحیض، باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابۃ، و غسل الرجل و المراۃ فی اناء واحد فی حالۃ واحدۃ و غسل احدھما بفضل الآخر (الحدیث 47)۔ و اخرجہ الترمذی فی الطھارۃ، باب ما جاء فی وضوء الرجل و المراۃ من اناء واحد (الحدیث 62)۔ و اخرجہ ابن ماجہ فی الطھارۃ و سننھا، باب الرجل و المراۃ یغتسلان من اناء واحد (الحدیث 377)۔ تحفۃ الاشراف (17067)۔

237- انفرد بہ النسائی۔ تحفۃ الاشراف (18215)

147 - باب ذِكْرِ النَّهْيِ عَنِ الْاِغْتِسَالِ بِفَضْلِ الْجُنُبِ

باب: جنبی کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

238 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - أَرْبَعَ سِنِينَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا ۔

☆☆ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں ایک ایسے صاحب سے ملا جو نبی اکرم ﷺ کے صحابی تھے' جس طرح حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں' وہ صاحب چار سال تک نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں رہے تھے' انہوں نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ کوئی شخص روزانہ کنگھی کرے یا غسل کی جگہ پر پیشاب کرے یا کوئی مرد عورت کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرے' یا عورت مرد کے بچائے ہوئے پانی سے غسل کرے البتہ وہ دونوں ایک ساتھ پانی حاصل کر سکتے ہیں۔

148 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

239 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ حَتَّى يَقُولَ "دَعِي لِي" وَأَقُولُ أَنَا دَعْ لِي ۔

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي ۔

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے' بعض اوقات آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے' بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی' یہاں تک کہ آپ یہ فرمایا کرتے تھے: میرے لیے بھی پانی چھوڑ دو' اور میں یہ کہا کرتی تھی کہ آپ میرے لیے پانی چھوڑ دیں۔

سوید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کہ آپ مجھ سے پہلے پانی حاصل کر لیتے تھے اور بعض اوقات میں آپ سے پہلے پانی حاصل کر لیتی تھی میں یہ کہا کرتی تھی کہ میرے لیے بھی چھوڑ دیں' میرے لیے بھی چھوڑ دیں۔

238-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب النهي عن ذلك (الحديث 81) مختصراً . و الحديث عند ابي داؤد في الطهارة، باب في البول في المستحم (الحديث 28) . والنسائي في الزينة، الاخذ من الشعر (الحديث 5069) تحفة الاشراف (15554 و 15555) .

239-اخرجه مسلم في الحيض، باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة و غسل الرجل و المرأة في اناء واحد في حالة واحدة و غسل احدهما بفضل الآخر (الحديث 46) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الرخصة في ذلك (الحديث 412) . تحفة الاشراف (17969) .

149 - باب ذِكْرِ الْاِغْتِسَالِ فِي الْقَصْعَةِ الَّتِي يُعْجَنُ فِيهَا

باب: اس برتن (میں پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹا گوندھا جاتا ہے

240 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ هُوَ وَمَيْمُونَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ ۔

☆☆ مجاہد' سیدہ اُم ہانی ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اور سیدہ میمونہ ؓ ایک ہی برتن سے غسل کر لیتے تھے' جو ایک برتن تھا جس میں آٹے کے نشان موجود ہوتا تھا۔

150 - باب ذِكْرِ تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ ضَفْرِ رَأْسِهَا عِنْدَ اغْتِسَالِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: عورت جب غسلِ جنابت کرتی ہے' اس وقت اس کا سر کی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

241 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي أَفَأَنْقُضُهَا عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ ثُمَّ تُفِيضِينَ عَلَى جَسَدِكِ" ۔

☆☆ سیدہ اُم سلمہ ؓ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں' وہ بیان کرتی ہیں: کہ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے اپنے سر کی مینڈھیاں زور سے باندھی ہوئی ہوتی ہیں' تو کیا میں غسلِ جنابت کے وقت انہیں کھولا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کہ تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے' کہ تم اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا دیا کرو اور پھر اپنے باقی جسم پر پانی ڈال لیا کرو۔

151 - باب ذِكْرِ الْأَمْرِ بِذٰلِكَ لِلْحَائِضِ عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ لِلْإِحْرَامِ

باب: حیض والی عورت جب احرام باندھنے کے لیے غسل کرتی ہے' اس کو اس بات کا حکم دینا

242 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا أَشْهَبُ عَنْ مَالِكٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ وَهِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ حَدَّثَاهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِالْعُمْرَةِ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى

240-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل و المرأة يغتسلان من اناء واحد (الحديث 378) . تحفة الاشراف [18012]

241-اخرجه مسلم في الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة (الحديث 58) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المرأة هل تنقض شعرها عند الغسل (الحديث 251) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب هل تنقض المرأة شعرها عند الغسل (الحديث 105) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 603) بنحوه . تحفة الاشراف [18172]

رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ". فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ "هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ إِلَّا أَشْهَبُ.

☆☆ عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال روانہ ہوئے تو میں نے عمرے کا احرام باندھا' جب میں مکہ آئی تو اس وقت مجھے حیض آ چکا تھا' اس لیے میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا' صفا اور مروہ کی سعی نہیں کی' میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے سر کے بال کھول دو اور ان میں کنگھی کر لو اور حج کا احرام باندھ لو اور عمرے کو ترک کر دو' میں نے ایسا ہی کیا' جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تنعیم بھیجا' میں نے وہاں سے عمرہ کیا' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے پہلے والے عمرے کی جگہ ہے۔

152 - باب ذِكْرِ غَسْلِ الْجُنُبِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ

باب: جنبی شخص کا غسل کے وقت ہاتھ کو برتن میں ڈالنے سے پہلے دھونا

243 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وُضِعَ لَهُ الْإِنَاءُ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ حَتَّى إِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ صَبَّ بِالْيُمْنَى وَغَسَلَ فَرْجَهُ بِالْيُسْرَى حَتَّى إِذَا فَرَغَ صَبَّ بِالْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ کے لیے پانی کا برتن رکھ دیا جاتا تھا' سب سے پہلے آپ دونوں ہاتھوں پر پانی انڈیلتے تھے' آپ برتن میں انہیں داخل کرنے سے پہلے ایسا کرتے تھے' آپ دونوں ہاتھوں کو دھونے کے بعد پھر دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے' پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے پانی انڈیل کر اپنی شرمگاہ کو بائیں ہاتھ کے ذریعے دھوتے تھے' جب آپ اس سے فارغ ہو جاتے تو آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر پھر ان دونوں کو دھو لیتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے' پھر ناک میں

242- أخرجه البخاري في الحج، باب كيف تهل الحائض و النفساء (الحديث 1556) مطولاً، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4395) مطولاً. وأخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الإحرام و أنه يجوز إفراد الحج و التمتع و القران و جواز إدخال الحج على العمرة و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 111) مطولاً. و أخرجه أبو داؤد في المناسك (الحج)، باب في إفراد الحج (الحديث 1781) مطولاً. و أخرجه النسائي في مناسك الحج، في المهلة بالعمرة تحيض و تخاف فوت الحج (الحديث 2763) مطولاً. و الحديث عند البخاري في الحج، باب طواف القارن (الحديث 1638). تحفة الأشراف (، 1659 و 17175).

243- انفرد به النسائي، و يأتي في الطهارة، باب ذكر عدد غسل اليدين قبل إدخالهما الإناء (344) بنحوه، و إزالة الجنب الأذى عن جسده بعد غسل يديه (245) بنحوه، و باب إعادة الجنب غسل يديه بعد إزالة الأذى عن جسده (الحديث 246) بنحوه. تحفة الأشراف (17737).

پانی ڈالتے تھے' ایسا آپ تین مرتبہ کرتے تھے' پھر آپ دونوں لپ بھر کر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے جسم پر پانی ڈالتے تھے۔

153 - باب ذِكْرِ عَدَدِ غَسْلِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ إِدْخَالِهِمَا الْإِنَاءَ

باب: دونوں ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے کتنی مرتبہ دھویا جائے؟

244 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْرِغُ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر آپ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے' پھر دونوں ہاتھوں کو دھوتے تھے' پھر کلی کرتے تھے' پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے' پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے' پھر باقی جسم پر پانی ڈال لیتے تھے۔

154 - باب إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْ جَسَدِهِ بَعْدَ غَسْلِ يَدَيْهِ

باب: ہاتھوں کو دھونے کے بعد جنبی شخص کا اپنے جسم سے نجاست کو صاف کرنا

245 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَسَأَلَهَا عَنْ غُسْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَقَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالْإِنَاءِ فَيَصُبُّ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَيَغْسِلُهُمَا ثُمَّ يَصُبُّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ مَا عَلَى فَخِذَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيضُ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ.

☆☆ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے نبی کریم ﷺ کے غسل جنابت کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی کا برتن رکھا جاتا تھا' پھر آپ اپنے دونوں ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر انہیں دھویا کرتے تھے' پھر آپ دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اس کے ذریعے اپنے زانو پر لگی ہوئی (منی) کو دھوتے تھے' پھر آپ دونوں ہاتھ دھوتے تھے' پھر آپ کلی کرتے تھے'

244- تقدم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل أن يدخلهما الإناء (الحديث 243).

245- تقدم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل أن يدخلهما الإناء (الحديث 243).

پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالتے تھے اور پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

155 - باب اِعَادَةِ الْجُنُبِ غَسْلَ يَدَيْهِ بَعْدَ اِزَالَةِ الْاَذٰى عَنْ جَسَدِهٖ

باب: اپنے جسم پر موجود نجاست کو صاف کرنے کے بعد جنبی شخص کا دوبارہ ہاتھ دھونا

246 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَصَفَتْ عَائِشَةُ غُسْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَتْ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَمَا اَصَابَهٗ - قَالَ عُمَرُ وَلَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ يُفِيْضُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ يَتَمَضْمَضُ ثَلَاثًا وَّيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا وَّيَغْسِلُ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثًا ثُمَّ يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَآءَ .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کا طریقہ بیان کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور جو چیز آپ کے جسم پر لگی ہوئی تھی اسے دھوتے تھے پھر آپ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر تین مرتبہ انہیں دھوتے تھے پھر آپ تین مرتبہ کلی کرتے تھے تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالتے تھے تین مرتبہ منہ دھوتے تھے پھر تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہاتے تھے پھر پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

156 - باب ذِكْرِ وُضُوْءِ الْجُنُبِ قَبْلَ الْغُسْلِ

باب: جنبی شخص کا غسل جنابت کرنے سے پہلے وضو کرنا

247 اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّاَ كَمَا يَتَوَضَّاُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ الْمَآءَ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ غُرَفٍ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَآءَ عَلٰى جَسَدِهٖ كُلِّهٖ .

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسلِ جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ پانی میں داخل کر کے اس پانی کے ذریعے بالوں کی جڑوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے پھر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کے ذریعے سر پر پانی بہاتے تھے پھر باقی پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

246- تقدم في الطهارة، ذكر غسل الجنب يديه قبل ان يدخلهما الاناء (الحديث 243) .

247 اخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 248) . تحفة الاشراف (17164) .

---

157 - باب تَخْلِيْلِ الْجُنُبِ رَاْسَهٗ

باب جنبی شخص کا اپنے سر میں خلال کرنا

248 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ اَنَّهٗ كَانَ يَغْسِلُ يَدَيْهِ وَيَتَوَضَّاُ وَيُخَلِّلُ رَاْسَهٗ حَتّٰى يَصِلَ اِلٰى شَعْرِهٖ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کے غسلِ جنابت کے طریقے کے بارے میں یہ بیان کرتی ہیں: آپ ﷺ پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر وضو کرتے تھے پھر اپنے سر مبارک کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ پانی آپ کے بالوں تک پہنچ جاتا تھا پھر آپ اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

249 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُشْرِبُ رَاْسَهٗ ثُمَّ يَحْثِيْ عَلَيْهِ ثَلَاثًا .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ اپنے سر میں خلال کرتے تھے پھر اس پر تین لپ پانی بہا دیتے تھے۔

158 - باب ذِكْرِ مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ اِفَاضَةِ الْمَآءِ عَلٰى رَاْسِهٖ

باب: جنبی شخص کے لیے سر پر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

250 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ تَمَارَوْا فِي الْغُسْلِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِنِّيْ لَاَغْسِلُ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَمَّا اَنَا فَاُفِيْضُ عَلٰى رَاْسِيْ ثَلَاثَ اَكُفٍّ" .

☆☆ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے لوگوں کے درمیان غسل کے بارے میں بحث ہوگئی کسی نے کہا میں اس اس طرح غسل کرتا ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں تو اپنے سر پر تین لپ پانی بہا لیتا ہوں۔

248- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17331) .

249- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16937) .

250- اخرجه البخاري في الغسل، باب من افاض على راسه ثلاثاً (الحديث 254) مختصراً . واخرجه مسلم في الحيض، باب استحباب افاضة الماء على الراس وغيره ثلاثاً (الحديث 54) و (الحديث 55) . مختصراً . واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 239) . واخرجه النسائي في الغسل والتيمم، باب ما يكفي الجنب من افاضة الماء على راسه (الحديث 423) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 575) مختصراً . تحفة الاشراف (3186) .

159 - باب ذِكْرِ الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

251 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ - وَهُوَ ابْنُ صَفِيَّةَ - عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَخْبَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ ثُمَّ قَالَ "خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا". قَالَتْ وَكَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا فَاسْتَتَرَ كَذَا ثُمَّ قَالَ "سُبْحَانَ اللَّهِ تَطَهَّرِي بِهَا". قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَجَذَبْتُ الْمَرْأَةَ وَقُلْتُ تَتَّبِعِينَ بِهَا أَثَرَ الدَّمِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک مرتبہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے بعد غسل کا طریقہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اسے بتایا: وہ کس طرح غسل کرے گی' پھر آپ نے اسے فرمایا: کہ تم مشک لگی ہوئی روئی لو اور اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو' اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کس طرح پاکیزگی حاصل کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح اپنے منہ پر چادر ڈھکتے ہوئے فرمایا: سبحان اللہ! تم اس کے ذریعے پاکیزگی حاصل کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا: تم اس کے ذریعے خون کے نشان کو صاف کرو۔

160 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ بَعْدِ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

252 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَنْبَأَنَا الْحَسَنُ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

161 - باب غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي غَيْرِ الْمَكَانِ الَّذِي يَغْتَسِلُ فِيهِ

باب: جس جگہ پر غسل کیا ہو وہاں سے ہٹ کر پاؤں دھونا

253 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

251- اخرجه البخاري في الحيض، باب دلك المرأة نفسها اذا تطهرت من المحيض و كيف تغتسل و تاخذ فرصة ممسكة فتتبع اثر الدم (الحديث 314)، وباب غسل المحيض (الحديث 315) بنحوه، وفي الاعتصام بالكتاب و السنة، باب الاحكام التي تعرف بالدلائل (الحديث 60) . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب العمل في الغسل من الحيض (الحديث 425) . تحفة الاشراف (17859)

252- اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء بعد الغسل (الحديث 107) و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب ترك الوضوء بعد الغسل (الحديث 428) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الوضوء بعد الغسل (الحديث 579) . تحفة الاشراف (16019 و 16025)

حَدَّثَتْنِي خَالَتِي مَيْمُونَةُ قَالَتْ أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ بِيَمِينِهِ فِي الْإِنَاءِ فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ غَسَلَهُ بِشِمَالِهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيدًا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِلْءَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى عَنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ قَالَتْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میری خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی ہے: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا' آپ نے پہلے دونوں ہتھیلیوں کو دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ دھویا' پھر آپ نے اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کر کے اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو پانی میں ڈالا اور اسے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے دھویا' پھر آپ نے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر اچھی طرح سے مل کر صاف کیا' پھر آپ نے نماز کے وضو کی طرح وضو کیا' پھر آپ نے اپنے سر مبارک پر پانی کے تین لپ یعنی دونوں ہتھیلیوں کو بھر کر پانی بہایا' پھر آپ نے اپنے پورے جسم کو دھویا' پھر آپ اس جگہ سے ہٹ گئے اور اپنے پاؤں دھوئے۔

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نے آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا' تو آپ نے اسے قبول نہیں کیا۔

162 - باب تَرْكِ الْمِنْدِيلِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد رومال استعمال نہ کرنا

254 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَ فَأُتِيَ بِمِنْدِيلٍ فَلَمْ يَمَسَّهُ وَجَعَلَ يَقُولُ بِالْمَاءِ هَكَذَا.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غسل کیا' آپ کی خدمت میں رومال پیش کیا گیا' تو آپ نے اسے استعمال نہیں کیا اور ہاتھ سے ہی جسم پر موجود پانی کو پونچھ لیا۔

253- اخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) بنحوه مختصراً . و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259) بنحوه، و باب تفريق الغسل (الحديث 265) بنحوه مختصراً، و باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) بنحوه، و باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) بنحوه، و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) بنحوه، و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) بنحوه مختصراً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37) . و اخرجه ابو داود في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 103) بنحوه مختصراً . و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب ازالة الجنب الاذى عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416) بنحوه مختصراً، و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417) . و الحديث عند البخاري في الغسل، باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى (الحديث 260) . تحفة الاشراف (18064)

254- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6351) . و الحديث عند مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 73) و النسائي في الغسل و التيمم، باب الاستتار عند الاغتسال (الحديث 406)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426) .

163 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے کا ارادہ کرے' اس وقت وضو کرلے

255 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَقَالَ عَمْرٌو كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ - زَادَ عَمْرٌو فِيْ حَدِيْثِهٖ - وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ جب جنابت کی حالت میں کچھ کھانے کا یا سونے کا ارادہ کرتے تھے' تو آپ وضو کر لیتے تھے۔

عمرو نامی راوی نے روایت کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا ہے اور انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نماز کے وضو کا سا وضو کرتے تھے۔

164 - باب اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے لگے' تو اس کا صرف ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

256 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ غَسَلَ يَدَيْهِ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا ہوتا تھا تو اپنے دونوں ہاتھ دھو لیتے تھے۔

255- اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، واستحباب الوضوء له وغسل الفرج اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 22)، واخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب من قال: يتوضأ الجنب (الحديث 224 ص). واخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ما عليه اذا اراد ان ينام وذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 161) واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب في الجنب ياكل ويشرب (الحديث 591) تحفة الاشراف (15926). وابن ماجه في الطهارة وسننها، باب المنديل بعد الوضوء وبعد الغسل (الحديث 467).

256- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الجنب ياكل (الحديث 233). واخرجه النسائي في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا اراد ان ياكل او يشرب (الحديث 257). وفي عشرة النساء من الكبرى، ما عليه اذا اراد ان ينام وذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 159 و 160). واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب من قال يجزئه غسل يديه (الحديث 593) مختصراً والحديث عند مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب، واستحباب الوضوء له وغسل الفرج اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 21) وابي داؤد في الطهارة، باب الجنب ياكل (الحديث 222) والنسائي في الطهارة، باب وضوء الجنب اذا اراد ان ينام (الحديث 258)، وفي عشرة النساء من الكبرى ما عليه اذا اراد ان ينام وذكر اختلاف الناقلين لخبر عائشة في ذلك (الحديث 157 و 158). وابن ماجه في الطهارة وسننها، باب من قال لا ينام الجنب حتى يتوضأ وضوءه للصلاة (الحديث 584). انظر: تحفة الاشراف للمزي (17769).

165 - باب اقْتِصَارِ الْجُنُبِ عَلٰى غَسْلِ يَدَيْهِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ

باب: جنبی شخص جب کچھ کھانے یا پینے کا ارادہ کرے تو اس کا دونوں ہاتھ دھونے پر اکتفاء کرنا

257 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْ يَشْرَبَ - قَالَتْ - غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَاْكُلُ اَوْ يَشْرَبُ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ وضو کر لیتے تھے اور جب کچھ کھانا یا پینا ہوتا تھا تو دونوں ہاتھ دھو کر پھر کچھ کھاتے یا پیتے تھے۔

166 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے لگے تو وضو کرے

258 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ اَنْ يَّنَامَ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جنابت کی حالت میں سونا ہوتا تھا تو آپ سونے سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے تھے۔

شرح

علامہ عینی لکھتے ہیں: شیخ ابوعمر بن عبدالبر اندلسی اپنی کتاب ''التمہید'' میں تحریر کرتے ہیں' علماء کے درمیان اس بارے میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے کہ حالتِ جنابت میں سوتے وقت وضو کرنے کا حکم کیا ہے؟ اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ یہ حکم استحباب کے لیے ہے' ایسا کرنا واجب نہیں ہے' تاہم اہلِ علم کا ایک گروہ اس بات کا بھی قائل ہے کہ جنبی شخص کو جس وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے مراد صرف شرم گاہ' جسم کے کسی دوسرے حصے پر لگی ہوئی نجاست یا دونوں ہاتھ دھونا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ روایت منقول ہے کہ وہ حالتِ جنابت میں سوتے وقت مکمل وضو نہیں کیا کرتے تھے۔

امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جنبی اس وقت تک نہ سوئے جب تک نماز کا سا وضو نہ کر لے۔ شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ امام ابوحنیفہ اور سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہما کے نزدیک جنبی شخص کے بے وضو کیے بغیر سونے میں کوئی

257- تقدم في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا اراد ان ياكل (الحديث 256). وليس فيه (او يشرب)

258- تقدم في الطهارة، باب اقتصار الجنب على غسل يديه اذا اراد ان ياكل (الحديث 256).

حرج نہیں ہے۔ (محشی)

* * *

259 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ "اِذَا تَوَضَّاَ"۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر ؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی شخص جنابت کی حالت میں سو سکتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب وہ وضو کرلے (تو پھر سو سکتا ہے)۔

167 - باب وُضُوْءِ الْجُنُبِ وَغَسْلِ ذَكَرِهٖ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ

باب: جنبی شخص جب سونے کا ارادہ کرے تو اس کا وضو کرنا اور اپنی شرمگاہ کو دھو لینا

260 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَوَضَّاْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمْ"۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر ؓ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا کہ بعض اوقات انہیں رات کے وقت جنابت لاحق ہو جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم وضو کرو' اپنی شرمگاہ کو دھو لو اور پھر سو جاؤ۔

168 - باب فِي الْجُنُبِ اِذَا لَمْ يَتَوَضَّاْ

باب: جب کوئی جنبی شخص وضو نہ کرے (تو اس کا حکم)

261 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَاَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ

259- اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 23). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الوضوء للجنب اذا اراد ان ينام (الحديث 120) تحفة الاشراف (8178 و 10552).

260- اخرجه البخاري في الغسل، باب الجنب يتوضأ ثم ينام (الحديث 290). و اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 25). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب ينام (الحديث 221). و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 170). تحفة الاشراف (7224).

261- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يؤخر الغسل (الحديث 227)، و في اللباس، باب في الصور (الحديث 4152). و اخرجه النسائي في الصيد و الذبائح، امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب (الحديث 4292). و الحديث عند ابن ماجه في اللباس، باب الصور في البيت (الحديث 3250) تحفة الاشراف (10291).

اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ"۔

☆☆ حضرت علی ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایسے گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کوئی تصویر ہوتی ہے یا کتا ہوتا ہے یا جنبی شخص ہوتا ہے۔

169 - باب فِي الْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ

باب: جب جنبی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا ارادہ کرے (تو اس کا حکم)

262 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ"۔

☆☆ حضرت ابوسعید خدری ؓ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص (ایک مرتبہ صحبت کر دینے کے بعد) دوبارہ کرنا چاہے تو پہلے وضو کرے۔

170 - باب اِتْيَانِ النِّسَاءِ قَبْلَ اِحْدَاثِ الْغُسْلِ

باب: غسل کرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ صحبت کرنا

263 - اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ - وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ - قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ لَيْلَةٍ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں' بعض اوقات نبی کریم ﷺ ایک ہی رات میں اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کر لیتے تھے' پھر بعد میں ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

264 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ فِيْ غُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

262- اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان يأكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 27) مطولاً. و اخرجه ابوداود في الطهارة، باب الوضوء لمن اراد ان يعود (الحديث 220) بنحوه مطولاً. و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الجنب اذا اراد ان يعود توضأ (الحديث 14) بنحوه مطولاً. و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ما على من اتى المرأة ثم اراد ان يعود (الحديث 152 و 153). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الجنب اذا اراد العود توضأ (الحديث 587) مطولاً. تحفة الاشراف (4250).

263- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يعود (الحديث 218). تحفة الاشراف [568].

264- اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يطوف على نسائه بغسل واحد (الحديث 140). و اخرجه النسائي في عشرة النساء من الكبرى، طواف الرجل على نسائه و الاقتصار على غسل واحد و ذكر الاختلاف على معمر في خبر انس في ذلك (الحديث 150) و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء فيمن يغتسل من جميع نسائه غسلاً واحداً (الحديث 588). تحفة الاشراف (1336).

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی تمام ازواج کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرتے تھے۔

171- باب حَجْبِ الْجُنُبِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

باب: جنبی شخص کے لیے قرآن کی تلاوت کی ممانعت

265- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلِيًّا أَنَا وَرَجُلَانِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

☆☆ عبداللہ بن سلمہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت علی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھ دو آدمی بھی تھے حضرت علی ؓ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ بیت الخلاء سے تشریف لا کر (وضو کیے بغیر) قرآن کی تلاوت بھی کر لیتے تھے ہمارے ساتھ گوشت بھی کھا لیتے تھے جنابت کے علاوہ کوئی بھی چیز آپ کے تلاوت کرنے میں رکاوٹ نہیں ہوتی تھی۔

شرح

حیض والی عورت اور جنبی شخص کے لئے قرآن کی تلاوت کرنے کا شرعی حکم کیا ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے صاحب ہدایہ تحریر کرتے ہیں

"حیض والی عورت، جنبی شخص اور نفاس والی عورت قرآن نہیں پڑھ سکتے ہیں"۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"حیض والی عورت اور جنابت والا شخص قرآن کا کوئی حصہ نہیں پڑھ سکتے"۔

یہ روایت امام مالک کے خلاف حجت ہے کیونکہ انہوں نے حیض والی عورت (کے لیے تلاوت کی اجازت دی ہے) اور یہ روایت اپنے اطلاق کی وجہ سے ایک آیت سے کم حصے کو بھی شامل ہوگی اس اعتبار سے یہ امام طحاوی کے خلاف حجت ہوگی جنہوں نے اسے جائز قرار دیا ہے یہ لوگ (یعنی حیض جنابت اور نفاس والی عورت) مصحف (قرآن مجید) کو صرف اس کے غلاف کے ساتھ تھام سکتے ہیں۔

••• ——— •••

266- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو يُوسُفَ الصَّيْدَلَانِيُّ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا

265- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يقرأ القرآن (الحديث 229) مطولاً۔ و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل يقرأ القرآن على كل حال ما لم يكن جنباً (الحديث 146) بمعناه مختصراً۔ و اخرجه النسائي في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 266)۔ و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في قراءة القرآن على غير طهارة (الحديث 594)۔ تحفة الاشراف (10186)۔

266- تقدم في الطهارة، باب حجب الجنب من قراءة القرآن (الحديث 265)۔

الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِمَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔

☆☆ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں جبکہ وہ جنابت کی حالت نہ ہو قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

172- باب مُمَاسَّةِ الْجُنُبِ وَمُجَالَسَتِهِ

باب: جنبی شخص کو چھونا یا اس کے ساتھ بیٹھنا

267- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِهِ مَاسَحَهُ وَدَعَا لَهُ - قَالَ - فَرَأَيْتُهُ يَوْمًا بُكْرَةً فَحِدْتُ عَنْهُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ فَقَالَ "إِنِّي رَأَيْتُكَ فَحِدْتَ عَنِّي". فَقُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَخَشِيتُ أَنْ تَمَسَّنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ".

☆☆ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب اپنے کسی صحابی سے ملتے تھے تو آپ اس پر ہاتھ پھیرتے تھے اور اس کے لیے دعا کیا کرتے تھے ایک مرتبہ میری صبح کے وقت آپ سے ملاقات ہوئی تو میں نے اپنا راستہ تبدیل کر لیا بعد میں دن چڑھنے کے بعد جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں دیکھا تھا، لیکن تم نے مجھے دیکھ کر راستہ تبدیل کر لیا، میں نے عرض کی: میں اس وقت جنابت کی حالت میں تھا، مجھے یہ اندیشہ تھا کہ آپ مجھے چھوئیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

268- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ. فَأَهْوَى إِلَيَّ فَقُلْتُ إِنِّي جُنُبٌ فَقَالَ "إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ".

☆☆ حضرت حذیفہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کی ان سے ملاقات ہوئی، حضرت حذیفہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے، نبی اکرم ﷺ میری طرف بڑھے تو میں نے عرض کی: میں جنابت کی حالت میں ہوں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔

269- أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ فِي طَرِيقٍ مِنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ فَانْسَلَّ

267- انفرد به النسائي۔ تحفة الاشراف (3392)

268- اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس (الحديث 116) بنحوه مطولاً۔ و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يصافح (الحديث 230)۔ و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب مصافحة الجنب (الحديث 535) بنحوه مطولاً۔ تحفة الاشراف (3339)

عَنْهُ فَاغْتَسَلَ فَتَفَقَّدَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ "أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ". قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ لَقِيتَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ. فَقَالَ "سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ انہیں مدینہ منورہ کے کسی راستے میں ملے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس وقت جنابت کی حالت میں تھے' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں ایک طرف ہٹ گیا' بعد میں غسل کر کے (میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا) نبی اکرم ﷺ کو ان کی غیر موجودگی کا پتہ چل گیا تھا' جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو آپ نے دریافت کیا: ابوہریرہ! تم کہاں چلے گئے تھے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! جب آپ کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی' اس وقت میں جنابت کی حالت میں تھا تو مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں غسل کرنے سے پہلے آپ کے ساتھ بیٹھوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! مومن ناپاک نہیں ہوتا۔

173 - باب اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

270 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ". فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي. قَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ". فَنَاوَلَتْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے' آپ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! مجھے ایک کپڑا پکڑاؤ' انہوں نے عرض کی: میں نماز نہیں پڑھتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔ تو سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو وہ کپڑا پکڑا دیا۔

271 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبِيدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

269-اخرجه البخاري في الغسل، باب عرق الجنب، وان المسلم لا ينجس (الحديث 283)، و باب الجنب يخرج و يمشي في السوق وغيره (الحديث 285) بنحوه مختصرًا. و اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان المسلم لا ينجس (الحديث 371 رقم عام). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصافح (الحديث 231). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مصافحة الجنب (الحديث 121) نحوه. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب مصافحة الجنب (الحديث 534). تحفة الاشراف (14648).

270-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله وطهارة سؤرها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 13). و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، باب استخدام الحائض (الحديث 381) تحفة الاشراف (3443).

271-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله وطهارة سؤرها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 11 و 12). و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الحائض تناول من المسجد (الحديث 261). و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 134). و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب استخدام الحائض (382). تحفة الاشراف (17446).

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ". قَالَتْ إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ". أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے فرمایا: مجھے ایک کپڑا پکڑا دو' انہوں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

174 - باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا مسجد میں چٹائی پکڑانا

272 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِالْخُمْرَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

☆☆ سیّدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کی گود میں اپنا سر رکھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے' حالانکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک خاتون چٹائی پکڑ کر اسے مسجد میں بچھا دیتی۔ حالانکہ وہ اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

175 - باب فِي الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: جو شخص ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرے کہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہے اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

273 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَتْلُو الْقُرْآنَ.

272-انفرد به النسائي، و سياتي في الحيض و الاستحاضة، و بسط الحائض الخمرة في المسجد (الحديث 383). تحفة الاشراف (18086).

273-اخرجه البخاري في الحيض، باب قراءة الرجل في حجر امراته وهي حائض (الحديث 297) بنحوه، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7549) بنحوه. و اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سؤرها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 15) بنحوه. و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في مؤاكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 260). و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب الرجل يقرا القرآن و راسه في حجر امراته و هي حائض (الحديث 379). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب الحائض تناول الشيء من المسجد (الحديث 634) بنحوه. تحفة الاشراف (17858).

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک کی گود میں ہوتا تھا' وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی لیکن نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کر لیتے تھے۔

176 - باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

274 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُومِئُ إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے' اس وقت جب آپ اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے تو میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

275 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَذَكَرَ آخَرَ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ إِلَيَّ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں سے اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے حالانکہ آپ اس وقت اعتکاف کی حالت میں ہوتے تھے' میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

276 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں نبی اکرم ﷺ کے بالوں میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

277 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ ح وَأَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِثْلَ ذَلِكَ .

☆☆ یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

274-اخرجه البخاري في الحيض، باب مباشرة الحائض (الحديث 301) و في الاعتكاف، باب غسل المعتكف (الحديث 2031) . واخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سؤرها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 10) بنحوه . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، غسل الحائض راس زوجها (الحديث 385) . تحفة الاشراف (15990) .

275-اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجه و ترجيله و طهارة سؤرها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن فيه (الحديث 8) . تحفة الاشراف (16394) .

276-اخرجه البخاري في الحيض، باب غسل الحائض راس زوجها و ترجيله (الحديث 295)، و في اللباس، باب ترجيل الحائض زوجها (الحديث 5925) . و اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في ترجل رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 31) و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، غسل الحائض راس زوجها (الحديث 387) تحفة الاشراف (17154) .

277-اخرجه البخاري في اللباس، باب ترجيل الحائض زوجها (الحديث 5925) تحفة الاشراف (16604) .

177 - باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب: حیض والی عورت کے جوٹھے کو کھانا یا پینا

278 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ - وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ - عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلْتُهَا هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ وَكَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ .

☆☆ شریح بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حیض والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ کھا سکتی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے بلاتے تھے اور میں آپ کے ساتھ کھایا کرتی تھی' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ بعض اوقات ہڈی والا گوشت مجھے پکڑاتے اور مجھے قسم دے کر اصرار کرتے کہ میں اسے کھا لوں' میں اسے اپنے دانتوں کے ذریعے نوچ کر کھا کر پرے رکھ دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اس کو اٹھا لیتے اور اپنے دانتوں کے ساتھ اس گوشت کو نوچ کر کھاتے۔ آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوا ہوتا تھا' اسی طرح آپ مشروب منگواتے تو مجھے اس بارے میں قسم دیتے (یعنی اصرار کرتے) آپ خود پینے سے پہلے وہ مجھے دیتے تو میں اسے لے کر پی لیتی' پھر میں اسے رکھ دیتی' تو نبی اکرم ﷺ اس برتن کو لیتے اور اس میں سے پیتے' پیالے میں آپ اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے' جس جگہ میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

279 - أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ فَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ سُؤْرِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جس جگہ منہ رکھ کر میں نے پانی پیا ہوتا تھا اور آپ میرے بچائے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

178 - باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کی بچائی ہوئی کھانے یا پینے کی چیز سے نفع حاصل کرنا

280 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

278-مسلم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

279-مسلم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيْهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فِيَّ فَيَضَعُهُ عَلَى فِيْهِ .

☆☆ مقدام بن شریح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ﷞ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے تو میں اس میں سے پی لیتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہو تی تھی' پھر میں وہ آپ کو دے دیتی تھی تو آپ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

281 - أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ وَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ .

☆☆ مقدام بن شریح اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ ﷞ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں کچھ پیتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں اس برتن کو نبی کرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی اور آپ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا' اور پھر وہاں سے پانی پی لیتے تھے اسی طرح میں کوئی ہڈی والا گوشت کھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی میں اسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی' آپ بھی اپنا منہ مبارک اس جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

179 - باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ لیٹنا

282 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَأَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِيْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْ وَسَلَّمَ فِي الْخَمِيْلَةِ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيْضَتِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنُفِسْتِ" قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِيْ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيْلَةِ .

☆☆ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ بیان کرتی ہیں: کہ سیدہ ام سلمہ ﷞ نے انہیں یہ بات بتائی ہے کہ: ایک مرتبہ میں

280- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

281- تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

282- اخرجه البخاري في الحيض، باب من سمى النفاس حيضًا (الحديث 298)، و باب النوم مع الحائض و هي في ثيابها (الحديث 322) مطولًا، و باب من اتخذ ثياب الحيض سوى ثياب الطهر (الحديث 323)، و في الصوم، باب القبلة للصائم (الحديث 1929) مطولًا . و اخرجه مسلم في الحيض، باب الاضطجاع مع الحائض في لحاف واحد (الحديث 5) مطولًا . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، مضاجعة الحائض في ثياب حيضتها (الحديث 369) . تحفة الاشراف (18270) .

کرم ﷺ کے ساتھ ایک ہی لحاف میں لیٹی ہوئی تھی' اس دوران مجھے حیض آ گیا' میں وہاں سے نکلی' پھر میں نے حیض کے کپڑے پہن لیے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ کے ساتھ اسی لحاف میں لیٹ گئی۔

283 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ أَوْ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيْهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّيْ شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَلَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيْهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کر دیتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اگر اس حیض کا کچھ حصہ آپ کے جسم پر لگ جاتا تو آپ اس جگہ کو دھو دیتے تھے' اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے پھر آپ اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے' پھر آپ واپس اسی لحاف میں آ کر لیٹ جاتے تھے' پھر اگر آپ کے جسم پر حیض کا خون لگ جاتا تو پھر آپ ایسا ہی کرتے تھے' لیکن اسے زیادہ نہیں دھوتے تھے' پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

180 - باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

284 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ ﷞ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کو یہ ہدایت کرتے تھے یعنی اس وقت جب وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی' یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ اپنے تہبند کو اچھی طرح باندھ لے اور پھر نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

285 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

283- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 269)، و في النكاح، باب في اتيان الحائض و مباشرتها (الحديث 2166) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب نوم الرجل مع حليلته في الشعار الواحد و هي حائض (الحديث 370)، و في القبلة، الصلاة في الشعار (الحديث 772) . تحفة الاشراف (16067) .

284- انفرد به النسائي و سياتي في الحيض والاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 371) تحفة الاشراف (17420) .

285- اخرجه البخاري في الحيض، باب مباشرة الحائض، باب الحائض (الحديث 300) بنحوه، و في الاعتكاف، باب غسل المعتكف (الحديث 203) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحيض، باب مباشرة الحائض فوق الازار (الحديث 1) . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 268) . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في مباشرة الحائض (الحديث 132) بنحوه . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، مباشرة الحائض (الحديث 372)، و في عشرة النساء من الكبرى، مصاحبة الحائض و مباشرتها (الحديث 233)، و الرخصة في ان تحدث المراة بما يكون بينها و بين زوجها (الحديث 242) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما للرجل من امراته اذا كانت حائضًا (الحديث 636) تحفة الاشراف (15982) .

كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ہم میں سے کسی ایک کو جب حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ اسے یہ ہدایت کرتے تھے کہ وہ تہبند باندھ لے' پھر آپ اس کے ساتھ مباشرت کر لیتے تھے۔

286 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ - وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ - مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ . فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ .

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کر لیا کرتے تھے جبکہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اس وقت اس خاتون نے تہبند باندھا ہوا ہوتا تھا جو نصف ران یا گھٹنوں تک آتا تھا (یہاں یہ شک راوی کو ہے)۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس خاتون نے کپڑا اچھی طرح باندھا ہوا ہوتا تھا۔

181 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: ''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں''

287 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَمْ يُشَارِبُوهُنَّ وَلَمْ يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى) الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے' گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے' لوگوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس

286-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الرجل يصيب منها ما دون الجماع (الحديث 267) . و اخرجه النسائي في الحيض والاستحاضة، ذكر ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يصنعه اذا حاضت احدى نسائه (الحديث 374) تحفة الاشراف (18085) .

287- اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجيله و طهارة سورها و الاتكاء في حجرها و قراءة القرآن (الحديث 16) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في مواكلة الحائض و مجامعتها (الحديث 258) مطولاً، و في النكاح، باب في الحائض و مباشرتها (الحديث 2165) مطولاً . و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب و من سورة البقرة (الحديث 2977 و 2978) مطولاً . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب ما ينال من الحائض (الحديث 367) مطولاً . في عشرة النساء من الكبرى، ما ينال من الحائض (الحديث 212)، و في التفسير سورة البقرة، قوله (يسالونك عن المحيض قل هو اذى فاعتزلوا النساء في المحيض (الحديث 57) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب ما جاء في مواكلة الحائض و سورها (الحديث 644) بنحوه تحفة الاشراف (308) .

بارے میں دریافت کیا' تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا:

''لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو یہ گندگی ہے''۔

تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ کھا پی لیا کریں اور گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں' صحبت کے علاوہ وہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

182 - باب مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضَتِهَا بَعْدَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ وَطْئِهَا .

باب: جب کسی شخص کو اس بات پر پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے حیض والی عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کر دیا ہے اور پھر اس کے بعد وہ اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کرے تو اس پر کیا لازم ہوگا؟

288 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنی حیض والی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے' وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

183 - باب مَا تَفْعَلُ الْمُحْرِمَةُ إِذَا حَاضَتْ

باب: حالت احرام والی عورت کو جب حیض آ جائے' تو وہ کیا کرے؟

289 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كَانَ بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ

288-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في اتيان الحائض (الحديث 264)، و في النكاح، باب في كفارة من اتى حائضا (الحديث 2168) و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، ذكر ما يجب على من اتى حليلته في حال حيضها مع علمه بنهي الله تعالى (الحديث 368)، و في النساء من الكبرى، ما يجب على من وطيء امراته في حال حيضتها و ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عباس في ذلك (الحديث 213 و 214)، و ذكر الاختلاف على الحكم بن عتيبة فيه (الحديث 218) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في كفارة من اتى حائضا (الحديث 640) تحفة الاشراف (6490) .

289-اخرجه البخاري في الحيض، باب الامر بالنفساء اذا نفسن (الحديث 294)، و في الاضاحي، باب الاضحية للمسافر و النساء (الحديث 5548)، و باب من ذبح ضحية غيره (الحديث 5559) . و اخرجه مسلم في الحج، باب بيان وجوه الاحرام، و انه يجوز افراد الحج و التمتع و القران و جواز ادخال الحج على العمرة، و متى يحل القارن من نسكه (الحديث 119) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب بدء الحيض و هل يسمى الحيض نفاسا (الحديث 347)، و في مناسك الحج، ترك التسمية عند الاهلال (الحديث 2740) . و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الحائض تقضي المناسك الا الطواف (الحديث 2963) . و الحديث عند النسائي في مناسك الحج، ما يفعل من اهل بالحج و اهدى (الحديث 2990) . تحفة الاشراف (17482) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ "مَا لَكِ اَنَفِسْتِ". فَقُلْتُ نَعَمْ. قَالَ "هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِىْ مَا يَقْضِى الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ". وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَآئِهِ بِالْبَقَرِ.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا جب نبی اکرم ﷺ "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کا مقدر کر دی ہے' تم وہ تمام افعال سرانجام دو! جو حاجی سرانجام دیتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا" (اس موقع پر) نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے ایک گائے قربان کی تھی۔

184 - باب مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: نفاس والی عورت احرام کے وقت کیا کرے گی؟

290 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِيْنَ مِنْ ذِى الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى اِذَا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِىْ بَكْرٍ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ قَالَ "اغْتَسِلِىْ وَاسْتَثْفِرِىْ ثُمَّ اَهِلِّىْ".

☆☆ امام جعفر صادق ؓ بیان کرتے ہیں' میرے والد (امام محمد الباقر ؓ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے نبی اکرم ﷺ کے حج کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں بتایا: نبی اکرم ﷺ پچیس ذی القعدہ کو روانہ ہوئے' آپ کے ساتھ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے' جب نبی اکرم ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس ؓ نے محمد بن ابوبکر ؓ کو جنم دیا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیغام بھیجا کہ اب میں کیا کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم غسل کر کے شرمگاہ پر کپڑے کو باندھ لو اور پھر احرام باندھ لو۔

185 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ

باب: جب حیض کا خون کپڑے پر لگ جائے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

291 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتُ

290- انفرد به النسائي، و ياتي في الغسل و التيمم، باب اغتسال النفساء عند الاحرام (الحديث 427) . تحفة الاشراف (2617) .

291- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها (الحديث 363) . و اخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (393) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 628) . تحفة الاشراف (18344) .

الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ "حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَّاغْسِلِيْهِ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ".

☆☆ سیدہ اُم قیس بنت محصن ؓ بیان کرتی ہیں' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کے بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے لکڑی کے ذریعے کھرچ کر اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو لو۔

شرح

نجاست کے احکام

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ نجاست کو پاک کرنے کے دس طریقے ہیں

ایک طریقہ نجاست کو دھونا ہے' نجاست کو پانی اور ہر بہتی ہوئی پاک چیز کے ذریعے پاک کیا جا سکتا ہے' جس چیز کے ذریعے نجاست دور ہو سکتی ہو جیسے سرکہ' گلاب اور اس کی مانند دیگر اشیاء ہیں' یعنی اگر کسی کپڑے کو ان میں بھگو کر نچوڑا جائے تو وہ نچڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: لیکن جب کپڑے کو کسی چیز میں بھگویا جائے اور نچوڑ جائے اور وہ نہ نچڑے' اس سے نجاست دور کرنا جائز نہیں ہے' جیسے تیل۔

مسئلہ: چھاچھ' دودھ اور شیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ. بہتی ہوئی چیزوں کے ذریعے نجاست کو دھویا جا سکتا ہے' ان میں آب مستعمل بھی شامل ہے' یہ امام محمد ؒ کا قول ہے اور ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ ؒ بھی اسی بات کے قائل ہیں اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ. اگر نجاست نظر آتی ہو' تو عین نجاست کو دور کرنا ضروری ہے اور اس کے اصل کو بھی دور کرنا ضروری ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ کوئی ایسی نجاست ہونی چاہیے جس کا اثر دور ہو سکتا ہو' اس بارے میں تعداد کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ. اگر ایک ہی مرتبہ دھونے کے نتیجے میں نجاست اور اس کا اثر ختم ہو جاتے ہیں' تو یہی کافی ہوگا' اور اگر تین مرتبہ دھونے سے بھی ختم نہیں ہوتے ہیں' تو اس وقت تک دھویا جائے جب تک وہ بالکل ختم نہیں ہو جاتے۔ (سراجیہ)

مسئلہ: اگر وہ نجاست کی کوئی ایسی قسم ہو جس کا نشان مشقت کے بغیر دور نہیں ہو سکتا' یعنی اس نشان کو ختم کرنے کے لیے پانی کے علاوہ کوئی دوسری چیز یعنی صابن وغیرہ کی بھی ضرورت پیش آئے تو پھر اس نشان کو دور کرنے کا تکلف نہیں کرنا چاہیے۔ (تبیین)

مسئلہ اسی طرح نشان دور کرنے کے لیے گرم پانی سے بھی دھونے کا تکلف نہ کیا جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ اسی بنیاد پر فقہاء نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر کسی شخص کے ہاتھ یا لباس پر مہندی یا کوئی ایسی چیز لگ جاتی ہے جو رنگ دار ہے لیکن ناپاک ہے تو جب دھوتے ہوئے اس کا پانی صاف ہو جائے تو وہ ہاتھ یا کپڑا پاک ہو جائے گا اگرچہ اس پر رنگ کا نشان موجود ہو۔ (فتح القدیر)

مسئلہ اگر نجاست ایسی ہو جو نظر نہ آتی ہو تو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا۔ (محیط) اور اگر وہ کسی ایسی چیز پر لگی ہو جو نچوڑی جا سکتی ہو تو اسے ہر مرتبہ نچوڑنا شرط ہوگا، تیسری مرتبہ خوب اچھی طرح نچوڑا جائے گا اتنا کہ اگر بعد میں اسے نچوڑا جائے تو اس میں سے پانی نہ گرے، اس میں ہر شخص کے نچوڑنے کی قوت کا اعتبار کیا جائے گا۔

مسئلہ بعض روایات کے مطابق ایک مرتبہ نچوڑنا بھی کافی ہے اور یہی قول زیادہ آسان ہے۔ (کافی)

مسئلہ نوازل میں یہ بات مذکور ہے کہ فتویٰ اسی بات پر ہے۔ (تاتارخانیہ) تاہم پہلے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے (محیط)

مسئلہ جو چیز نچوڑی نہ جا سکتی ہو اسے تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا تو پھر وہ پاک ہو گی کیونکہ خشک کرنے کے نتیجے میں بھی نجاست نکل جاتی ہے اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ وہ اتنی دیر تک پڑی رہے کہ اس سے پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے، مطلق سوکھنا شرط نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ اگر کوئی عورت گوشت یا گیہوں شراب میں پکا لیتی ہے تو امام ابو یوسف ؒ کے نزدیک وہ تین مرتبہ پانی میں اسے پکائے گی اور ہر مرتبہ خشک کرے گی تو پاک ہوں گے جبکہ امام ابو حنیفہ ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اب وہ کسی صورت میں پاک نہیں ہوں گے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

پیشاب والی زمین کو پاک کرنا

مسئلہ: اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جاتی ہے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو تو اگر زمین نرم ہے تو تین مرتبہ بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہے تو فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ ان پر پانی ڈالا جائے گا اور ہاتھ کے ذریعے اسے رگڑا جائے گا، پھر اون یا پاک کپڑے کے ذریعے اسے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے زمین پاک ہوگی۔

مسئلہ زمین یا درخت پر نجاست لگ جائے اور بارش برس جائے جس کے نتیجے میں نجاست کا کوئی نشان باقی نہ رہے تو پاک ہوگا، لکڑی کا بھی یہی حکم ہے، اگر زمین پیشاب کی وجہ سے نجس ہو جائے اور اسے دھونے کی ضرورت ہو تو اگر زمین نرم ہو تو تین مرتبہ پانی بہانے سے پاک ہو جائے گی اور اگر سخت ہو تو پانی ڈالنے کے بعد اسے رگڑا جائے گا اور پھر اون یا کسی اور پاک کپڑے کے ذریعے پونچھ لیا جائے گا، تین مرتبہ یہ عمل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گی، اگر اس پر اتنا پانی ڈال دیا جائے کہ نجاست کا بو اور رنگ باقی نہ رہے اور پھر وہ خود ہی خشک ہو جائے تو وہ بھی زمین پاک ہو جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ اگر برتن یا شراب کا مسئلہ پرانا ہو تو تین مرتبہ پانی ڈالنے سے پاک ہو جائے گا۔ (قاضی خاں) تاہم یہ حکم اس وقت

ہوگا جب شراب کی بو اس میں باقی نہ رہے۔ (تاتارخانیہ)

چمڑے کو پاک کرنے کا طریقہ

مسئلہ: جب چمڑے کی دباغت کر لی جائے، پھر اس پر نجاست لگ جائے تو اگر وہ اتنا سخت ہو کہ اس کی سختی کی وجہ سے نجاست اس کے اندر جذب نہ ہو سکتی ہو تو ائمہ کے قول کے مطابق محض دھونے کی وجہ سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر نجاست اس کے اندر جذب ہو سکتی ہو اور نچوڑا جا سکتا ہو تو تین مرتبہ دھویا جائے گا اور ہر مرتبہ نچوڑا جائے گا تو وہ پاک ہو جائے گا، اگر اسے نچوڑا نہیں جا سکتا تو امام ابو یوسف ؒ کے قول کے مطابق تین مرتبہ دھونے کے بعد ہر مرتبہ خشک کیا جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لوہے اور اس طرح کی دوسری صیقل شدہ چیزیں اگر ان پر نجاست لگ جائے اور اس کے اندر جذب نہ ہو تو جس طرح وہ دھونے سے پاک ہوتی ہیں، اسی طرح پاک کپڑے سے صاف کرنے سے بھی پاک ہو جائیں گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ اس حوالے سے تر یا خشک، جسم دار یا بے جسم نجاست میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ اگر منی کپڑے پر لگ جاتی ہے تو اگر وہ تر ہے تو اسے دھونا واجب ہوگا اور اگر کپڑے پر لگنے کے بعد خشک ہو گئی تو استحسان کے پیش نظر اسے صرف مل کے جھاڑ دینا کافی ہوگا۔ (عنایہ)

مسئلہ اس حوالے سے مرد یا عورت کی منی میں کوئی فرق نہیں ہوگا اور مل کر جھاڑ دینے کے بعد اگر منی کا نشان باقی رہ جاتا ہے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا، بالکل اسی طرح جیسے دھونے کے بعد بھی اس کا نشان رہ جائے (تو کوئی حرج نہیں ہے)۔ (زاہدی)

مسئلہ اگر منی جسم پر لگ جاتی ہے تو وہ دھوئے بغیر پاک نہیں ہوگا خواہ منی تر ہو یا خشک ہو، امام ابو حنیفہ ؒ سے یہی روایت منقول ہے۔ (کافی، قاضی خان، خلاصہ)

نجاست کا خشک ہو جانا

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت نجاست کا خشک ہو جانا یا اس کا نشان ختم ہو جانا ہے، جب زمین خشک ہو جائے اور اس سے نجاست کا نشان ختم ہو جائے تو وہ نماز ادا کرنے کے لیے پاک ہو جاتی ہے، لیکن تیمم کرنے کے لیے پاک نہیں ہوتی ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس حوالے سے دھوپ کے ذریعے خشک ہونے، آگ کے ذریعے خشک ہونے، ہوا کے ذریعے خشک ہونے یا سائے میں خشک ہونے کے درمیان کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: زمین کے حکم میں وہ تمام چیزیں شامل ہوں گی جو زمین میں قائم ہوتی ہیں، ان میں دیواریں، درخت، گھاس وغیرہ سب شامل ہیں جبکہ وہ زمین پر کھڑے ہوئے ہوں، لیکن اگر گھاس، لکڑی یا بانس وغیرہ کٹ جاتے ہیں اور پھر ان پر نجاست لگ جاتی ہے تو وہ اب دھوئے بغیر پاک نہیں ہوں گے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر زمین پر اینٹیں فرش کے طور پر بچھی ہوئی ہوں تو ان کا حکم زمین کا ہوگا، یعنی وہ خشک ہونے سے پاک ہو جائیں

گی لیکن اگر انہیں ویسے ہی زمین پر رکھا گیا ہو اور مقصد انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنا ہو تو پھر انہیں دھونا ضروری ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ: نجاست کے پاک ہونے کی ایک صورت گوبر کو جلانا ہے جب وہ جل کر راکھ ہو جائے تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نجس نہیں رہے گا اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی طرح بکری کے سر میں خون بھرا ہوا تھا اسے جلا دیا گیا اور خون اس سے زائل ہو گیا تو وہ پاک قرار دیا جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح نجس مٹی کے ذریعے کوئی برتن یا ہنڈیا بنائی گئی پھر اسے پکا لیا گیا تو وہ پاک ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: یہی حکم ان اینٹوں کا بھی ہوگا جو نجس پانی کے ساتھ بنائی جاتی ہیں اور پھر انہیں پکا لیا جاتا ہے۔ (فتاویٰ غرائب)

مسئلہ: کوئی عورت تندور گرم کرتی ہے اور پھر اسے اپنے کپڑے کے ذریعے پونچھ لیتی ہے جس میں نجاست لگی ہوئی تھی اور تندور میں روٹی لگنے سے پہلے وہ تری آگ کی گرمی کی وجہ سے خشک ہو چکی تھی تو روٹی نجس نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی تندور میں گوبر یا مینگنی کے ذریعے آگ جلائی گئی ہو تو اس میں روٹی پکانا مکروہ ہے اور اگر اس پر پانی چھڑک دیا جائے تو یہ کراہت ختم ہو جائے گی۔ (قنیہ)

مسئلہ: نجاست کا ایک حکم تبدیل ہونے کی ایک صورت اس کی حالت کا بدل جانا ہے اگر شراب کسی مٹکے میں رکھی ہوئی تھی اور وہ سرکہ بن گئی تو بالاتفاق وہ مٹکا پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ: شراب کے ذریعے اگر آٹا گوندھا گیا تو وہ دھونے سے پاک نہیں ہوگا لیکن اگر اس میں سرکہ ڈال دیں اور شراب کا اثر ختم ہو جائے (اور وہ سرکہ بن جائے) تو وہ پاک ہو جائے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر شراب میں نجس سرکہ ڈال دیا جائے اور وہ شراب سرکہ ہو جائے تو وہ نجس ہی رہے گی کیونکہ اس میں ملا ہوا سرکہ نجس تھا وہ تبدیل نہیں ہوا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں ایک صورت یہ ہے کہ چمڑے کو دباغت کے ذریعے جانور کے گوشت کو ذبح کے ذریعے اور کنویں کا پانی نکالنے کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے اس کی تفصیلات پہلے بیان کی جا چکی ہیں۔

مسئلہ: چوہا گھی میں گر کر مر جاتا ہے اگر وہ گھی جما ہوا تھا تو اس کے آس پاس کے گھی کو نکال کر پھینک دیا جائے گا اور باقی گھی پاک ہوگا اسے کھایا جا سکتا ہے لیکن اگر گھی پگھلا ہوا ہو تو اسے کھانا جائز نہیں ہوگا لیکن کھانے کے علاوہ دوسری صورتوں میں استعمال کر سکتے ہیں جیسے چراغ وغیرہ جلانے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے یا چمڑے کی دباغت کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ (خلاصہ)

•••———•••———•••

292 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ تَكُونُ فِي حَجْرِهَا أَنَّ امْرَأَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ

الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ وَصَلِّي فِيهِ".

☆☆ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے کپڑے پر حیض کا خون لگ جانے کا مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے کھرچ کر سے پانی کے ذریعے دھولو پھر اس پر پانی چھڑکو اور وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کرلو۔

186 - باب الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر منی لگ جانے کا حکم

293 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ قَالَتْ نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى.

☆☆ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا نبی اکرم ﷺ اس کپڑے میں نماز ادا کر لیتے تھے جو آپ نے صحبت کرنے کے وقت پہنے ہوتے تھے؟ تو سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! جبکہ آپ کو اس میں کوئی نجاست لگی ہوئی نظر نہیں آتی تھی۔

107 - باب غَسْلِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر لگی ہوئی منی کو دھونا

294 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ لَفِي ثَوْبِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو دھو دیتی تھی پھر

---

292 أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل الدم (الحديث 227) بنحوه، و في الحيض، باب غسل دم المحيض (الحديث 307) بنحوه. و أخرجه مسلم في الطهارة، باب نجاسة الدم و كيفية غسله (الحديث 110). و أخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المرأة تغسل ثوبها الذي تلبسه في حيضها (الحديث 361 و 362) و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في غسل دم الحيض من الثوب (الحديث 138). و أخرجه النسائي في الحيض و الاستحاضة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 392). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 629) بنحوه. تحفة الأشراف (15743).

293 أخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب الصلاة في الثوب الذي يصيب أهله فيه (الحديث 366). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الصلاة في الثوب الذي يجامع فيه (الحديث 540). تحفة الأشراف (15868).

294 أخرجه البخاري في الوضوء، باب غسل المني و فركه، و غسل ما يصيب من المرأة (الحديث 229 و 230) و باب إذا غسل الجنابة أو غيرها فلم يذهب أثره (الحديث 231 و 232). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 108) بنحوه. و أخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 373). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب غسل المني من الثوب (الحديث 117) مختصراً. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المني يصيب الثوب (الحديث 536) بنحوه مطولاً. تحفة الأشراف (16135).

آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے جاتے تھے حالانکہ پانی کا نشان آپ کے کپڑے میں موجود ہوتا تھا۔

188 - باب فَرْكِ الْمَنِيِّ مِنَ الثَّوْبِ

باب: کپڑے پر سے منی کو کھرچ دینا

295 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ - وَقَالَتْ مَرَّةً أُخْرَى الْمَنِيَّ - مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں (نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے) جنابت (اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:) منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

296 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ الْحَكَمُ أَخْبَرَنِي عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَزِيدُ عَلَى أَنْ أَفْرُكَهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو صرف کھرچا کرتی تھی (اسے دھوتی نہیں تھی)۔

297 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

298 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَاهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُكُّهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اگر وہ (منی) نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر لگی ہوئی دیکھتی تھی تو اسے کھرچ دیتی تھی۔

299 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْرُكُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ کے

295-انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (16057).

296-أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 106 و 107) بنحوه. و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 371) بنحوه مطولاً. و أخرجه النسائي في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 297 و 298). و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في فرك المني من الثوب (الحديث 537) بنحوه. تحفة الأشراف (17676).

297 تقدم في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 296).

298 تقدم في الطهارة، باب فرك المني من الثوب (الحديث 296).

299 أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم المني (الحديث 105 و 107). تحفة الأشراف (15941).

کپڑے سے جنابت (یعنی منی) کو کھرچ دیا کرتی تھی۔

300 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَجِدُهُ فِي ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحُتُّهُ عَنْهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ مجھے نبی اکرم ﷺ کے کپڑے پر منی لگی ہوئی نظر آتی تھی تو میں اسے کھرچ دیتی تھی۔

189 - باب بَوْلِ الصَّبِيِّ الَّذِي لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ

باب: جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو اس کے پیشاب کا حکم

301 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

☆☆ سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ اپنے کم سن بچے کو ساتھ لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں وہ بچہ ابھی کچھ کھاتا نہیں تھا، نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کو اپنی گود میں بٹھا لیا تو اس بچے نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، نبی اکرم ﷺ نے پانی منگوا کر اسے اپنے کپڑے پر چھڑکا، آپ ﷺ نے اسے دھویا نہیں۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی اس مسئلے کی وضاحت کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں

اس بارے میں تمام اہل اسلام کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ جو بچہ کھانا کھاتا ہو اور دودھ چھوڑ چکا ہو اس کا پیشاب اس کے باپ کی طرح ناپاک ہوتا ہے، البتہ جو بچہ اور جو بچی دودھ پیتے ہوں، کچھ کھاتے نہ ہوں، ان کے پیشاب کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام مالک، امام ابوحنیفہ ان دونوں حضرات کے اصحاب یہ کہتے ہیں: بچی اور بچے کے پیشاب کا حکم ایک (بالغ) آدمی کے پیشاب کی طرح ہے خواہ وہ دونوں دودھ پیتے ہوں یا دودھ نہ پیتے ہوں۔

امام اوزاعی یہ کہتے ہیں: بچہ جب تک دودھ پیتا ہو اس وقت تک اس کے پیشاب میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی مکروہ

300-أخرجه مسلم في الطهارة، باب المني يصيب الثوب (الحديث 107 م) و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب فرك المني من الثوب (الحديث 539). تحفة الأشراف (15976).

301-أخرجه البخاري في الوضوء، باب بول الصبيان (الحديث 223). و أخرجه مسلم في الطهارة، باب حكم بول الطفل الرضيع و كيفية غسله (الحديث 103). وفي السلام، باب التداوي بالعود الهندي و هو الكست (الحديث 86) بنحوه و (الحديث 87). و أخرجه أبو داود في الطهارة، باب بول الصبي يصيب الثوب (الحديث 374). و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في نضح بول الغلام قبل أن يطعم (الحديث 71) بنحوه. و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في بول الصبي الذي لم يطعم (الحديث 524) بنحوه. تحفة الأشراف (18342).

کپڑے پر لگ جائے تو کپڑا ناپاک نہیں ہوگا) شرط یہ ہے کہ وہ بچہ کھانا نہ کھاتا ہو۔

امام مالک کے شاگرد شیخ عبداللہ بن وہب بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام شافعی یہ فرماتے ہیں جو بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی صرف دودھ پیتا ہو) اس کا پیشاب ناپاک نہیں ہوگا اس وقت تک جب تک وہ کھانا شروع کر دے اور ہمارے سامنے ایسی کوئی صورت پیش نہیں آسکی جس کے نتیجے میں یہ واضح ہو سکے کہ حوالے سے بچے اور بچی کے پیشاب کے درمیان کوئی اختلاف ہے تاہم اگر اسے دھو لیا جائے تو میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہو گی۔

امام طبری یہ فرماتے ہیں: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا شیخ حسن بصری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

امام عبدالرزاق نے اپنی مسند کے حوالے سے ابن شہاب کا یہ بیان نقل کیا ہے: یہ رواج چلا آ رہا ہے کہ بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جاتا ہے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جاتا ہے۔

* * *

302- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ.

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: بعض اوقات نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کوئی بچہ لایا جاتا، وہ آپ پر پیشاب کر دیتا تو نبی اکرم ﷺ پانی منگوا کر اس پر بہا دیا کرتے تھے۔

190 - باب بَوْلِ الْجَارِيَةِ

باب: بچی کے پیشاب کا حکم

303- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ".

★★ حضرت ابوسمح ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا اور بچے کے پیشاب پر پانی چھڑک دیا جائے گا۔

302- اخرجه البخاري في الوضوء باب بول الصبيان (الحديث 222) . تحفة الاشراف (17163) .

303- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12052)

---

191 - باب بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کے پیشاب کا حکم

304- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ أُنَاسًا أَوْ رِجَالًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا بِالْإِسْلَامِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا أَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ أَهْلَ رِيفٍ. وَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فِيهَا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا وَكَانُوا بِنَاحِيَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَسَمَرُوا أَعْيُنَهُمْ وَقَطَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تُرِكُوا فِي الْحَرَّةِ عَلَى حَالِهِمْ حَتَّى مَاتُوا.

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عکل قبیلے کے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اسلام کے حوالے سے کچھ گفتگو کی پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم لوگ جانور پالنے والے لوگ ہیں ہم کھیتی باڑی کرنے والے لوگ نہیں ہیں ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ کچھ اونٹنیاں اور ایک چرواہا ساتھ لے کر مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلے جائیں اور وہاں وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں (ایسا کرنے پر) وہ لوگ تندرست ہو گئے وہ لوگ حرہ کے کنارے پر ٹھہرے ہوئے تھے انہوں نے تندرست ہونے کے بعد اسلام قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا اور نبی اکرم ﷺ کے چرواہے کو قتل کر کے اونٹوں کو ساتھ لے کر چل پڑے۔ جب نبی اکرم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے ان کے پیچھے لوگوں کو بھیجا، ان کو پکڑ کر لایا گیا ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے اور پھر انہیں پتھریلی زمین پر اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

305- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ أَعْرَابٌ مِنْ عُرَيْنَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ حَتَّى اصْفَرَّتْ أَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُونُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى لِقَاحٍ لَهُ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوا

304- اخرجه البخاري في المغازي، باب قصة عكل و عرينة (الحديث 4192) . و في الطب، باب من خرج من الارض لا تلائمه (الحديث 5727) . و اخرجه مسلم في القسامة، باب حكم المحاربين و المرتدين (الحديث 13م) بنحوه . و الحديث عند البخاري في الجهاد، باب العون بالمدد (الحديث 3064) . و في المغازي، باب غزوة الرجيع و رعل و ذكوان و بئر معونة (الحديث 4090) . تحفة الاشراف (1176)

305- انفرد به النسائي و سياتي في تحريم الدم ذكر اختلاف طلحة بن مصرف و معاوية بن صالح على يحيى بن سعيد في هذا الحديث (الحديث 4046) . تحفة الاشراف (1664)

الْإِبِلَ فَبَعَثَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ. قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِأَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِكُفْرٍ أَمْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَنَسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ طَلْحَةَ وَالصَّوَابُ عِنْدِي وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ يَحْيَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ.

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ عرینہ قبیلے کے کچھ دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا' مدینہ منورہ کی آب وہوا انہیں موافق نہیں آئی' اس کے نتیجے میں ان کے رنگ زرد ہو گئے اور پیٹ بڑھ گئے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنی اونٹنیوں کی طرف بھیج دیا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان اونٹنیوں کا دودھ اور پیشاب پئیں' جب وہ لوگ تندرست ہو گئے' تو ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کیا اور اونٹنیوں کو ساتھ لے گئے' نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے ایک مہم روانہ کی' انہیں پکڑ کر لایا گیا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے اور ان کی آنکھوں میں سلائیاں پھیر دی گئیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' اس وقت کے امیر المؤمنین عبدالملک بن مروان نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' جب انہوں نے یہ حدیث اس کے سامنے بیان کی تھی' ایسا ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا یا ان کے گناہ (یعنی قتل کرنے کی وجہ سے ہوا تھا؟) تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے کفر کی وجہ سے ہوا تھا۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق صرف طلحہ نامی راوی نے اس روایت کو یحییٰ کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ تاہم میرے نزدیک درست یہ ہے۔ یہ روایت یحییٰ کے حوالے سے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مرسل روایت کے طور پر منقول ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

192 - باب فَرْثِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے' ان کے گوبر کا کپڑے پر لگ جانا

306 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ - قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ - وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ - عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ فِي بَيْتِ الْمَالِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَمَلَأٌ مِنْ قُرَيْشٍ جُلُوسٌ وَقَدْ نَحَرُوا جَزُورًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ أَيُّكُمْ يَأْخُذُ هَذَا

---

306 - أخرجه البخاري في الوضوء، باب إذا ألقي على ظهر المصلي قذر أو جيفة لم تفسد عليه صلاته (الحديث 240) بنحوه، وفي الصلاة، باب المرأة تطرح عن المصلي شيئاً من الأذى (الحديث 520) بنحوه، وفي الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة (الحديث 2934) بنحوه، وفي الجزية والموادعة، باب طرح جيف المشركين في البئر ولا يؤخذ لهم ثمن (الحديث 3185) بنحوه، وفي مناقب الأنصار، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3854) بنحوه. و أخرجه مسلم في الجهاد والسير، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من أذى المشركين والمنافقين (الحديث 107) مطولاً و (الحديث 108 و 109) بنحوه. والحديث عند البخاري في المغازي، باب دعاء النبي صلى الله عليه وسلم على كفار قريش (الحديث 3960) و مسلم في الجهاد والسير، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم من أذى المشركين والمنافقين (الحديث 110). تحفة الأشراف (9484).

الْفَرْثَ بِدَمِهِ ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى يَضَعَ وَجْهَهُ سَاجِدًا فَيَضَعَهُ - يَعْنِي - عَلَى ظَهْرِهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهَا فَأَخَذَ الْفَرْثَ فَذَهَبَ بِهِ ثُمَّ أَمْهَلَهُ فَلَمَّا خَرَّ سَاجِدًا وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَأُخْبِرَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ جَارِيَةٌ فَجَاءَتْ تَسْعَى فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ قَالَ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ". ثَلَاثَ مَرَّاتٍ "اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ". حَتَّى عَدَّ سَبْعَةً مِنْ قُرَيْشٍ. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ فِي قَلِيبٍ وَاحِدٍ.

☆☆ عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیت المال میں ہمیں یہ حدیث سنائی کہ نبی اکرم ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے' قریش کے کچھ افراد بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے' ان لوگوں نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا' ان میں سے کسی ایک نے کہا: تم میں سے کون شخص اس ونٹ کی اوجھ کو اس کے خون سمیت اٹھا کر اس وقت ان (یعنی نبی اکرم ﷺ) پر رکھ دے گا کہ جب وہ سجدے میں جائیں گے۔ راوی کہتے ہیں' کہ ان میں سے ایک بدبخت شخص اٹھا' اس نے اس اوجھ کو اٹھایا اور وہ لے کر آ گیا' پھر اس نے انتظار کیا' جب نبی اکرم ﷺ سجدے میں گئے' تو اس نے اس اوجھ کو آپ کی پشت پر رکھ دیا' جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اس بارے میں پتہ چلا تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں' حالانکہ وہ اس وقت کم سن بچی تھیں' انہوں نے اس اوجھ کو نبی اکرم ﷺ کی پشت پر سے ہٹایا' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ نے تین مرتبہ یہ دعا کی: اے اللہ! قریش کو اپنی گرفت میں لے لے' اے اللہ! ابوجہل بن ہشام' شیبہ بن ربیعہ' عتبہ بن ربیعہ' عقبہ بن ابو معیط پر گرفت کر! نبی اکرم ﷺ نے سات افراد کا نام لے کر تذکرہ کیا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس ذات کی قسم جس نے نبی اکرم ﷺ پر کتاب نازل کی ہے' میں نے غزوۂ بدر کے دن ان سب افراد کو ایک پرانے گڑھے میں مردہ حالت میں پڑے ہوئے دیکھا ہے۔

193 - باب الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: کپڑے پر تھوک لگ جانے کا حکم

307 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ فَرَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ.

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنی چادر کا کونہ لیا اور اس میں تھوک دیا' پھر آپ نے اس کو مل دیا۔

308 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مِهْرَانَ يُحَدِّثُ عَنْ

---

307 - انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (591).

308 - أخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة وغيرها (الحديث 53) بمعناه مطولاً. و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها (الحديث 1022) بمعناه مطولاً. تحفة الأشراف (4669).

أبي رافع عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "إذا صلى أحدكم فلا يبزق بين يديه ولا عن يمينه ولكن عن يساره أو تحت قدمه وإلا" فبزق النبي صلى الله عليه وسلم هكذا في ثوبه ودلكه.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو تو وہ اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے بلکہ بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوک دے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے کپڑے میں اس طرح تھوک دیتے تھے اور پھر آپ اسے مل دیا کرتے تھے۔

194 - باب بدء التيمم

باب تیمم کا آغاز (کیسے ہوا)

309 - أخبرنا قتيبة عن مالك عن عبد الرحمن بن القاسم عن أبيه عن عائشة قالت خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض أسفاره حتى إذا كنا بالبيداء أو ذات الجيش انقطع عقد لي فأقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه وأقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فأتى الناس أبا بكر رضي الله عنه فقالوا ألا ترى ما صنعت عائشة أقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء. فجاء أبو بكر رضي الله عنه ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذي قد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء. قالت عائشة فعاتبني أبو بكر وقال ما شاء الله أن يقول وجعل يطعن بيده في خاصرتي فما منعني من التحرك إلا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذي فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أصبح على غير ماء فأنزل الله عز وجل آية التيمم. فقال أسيد بن حضير ما هي بأول بركتكم يا آل أبي بكر. قالت فبعثنا البعير الذي كنت عليه فوجدنا العقد تحته.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے جب ہم بیداء (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) یا ذات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گر گیا' نبی اکرم ﷺ نے ہار کی تلاش میں وہیں قیام کیا آپ کے ساتھ لوگوں نے بھی پڑاؤ کر لیا' اس جگہ پر پانی نہیں تھا اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں تھا' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور بولے: کیا آپ نے ملاحظہ فرمایا ہے کہ سیدہ عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے لوگوں کو اور نبی اکرم ﷺ کو ٹھہرنے پر مجبور کر دیا ہے جبکہ یہاں آس پاس بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے' نبی اکرم ﷺ اس وقت اپنا سر مبارک میرے زانوں پر رکھ کر سوئے ہوئے تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بولے تم نے نبی اکرم ﷺ کو اور لوگوں کو یہاں رکنے پر مجبور کر دیا ہے' جبکہ یہاں آس پاس پانی بھی نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میرے سامنے ناراضگی کا اظہار کیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا' انہوں نے اپنے ہاتھ کے ذریعے میرے پہلو میں مارا' میں نے صرف اس لیے حرکت نہیں کی' کیونکہ نبی اکرم ﷺ میرے زانوں پر آرام فرما تھے۔ نبی اکرم ﷺ سوئے رہے' یہاں تک کہ صبح کے وقت وہاں پانی موجود نہیں تھا' پھر اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کر دی' اس وقت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات کہی: اے آل ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں سوار تھی' تو ہمیں اس کے نیچے سے ہار بھی مل گیا۔

195 - باب التيمم في الحضر

باب حضر کی حالت میں تیمم کرنا

310 - أخبرنا الربيع بن سليمان قال حدثنا شعيب بن الليث عن أبيه عن جعفر بن ربيعة عن عبد الرحمن بن هرمز عن عمير مولى ابن عباس أنه سمعه يقول أقبلت أنا وعبد الله بن يسار مولى ميمونة حتى دخلنا على أبي جهيم بن الحارث بن الصمة الأنصاري فقال أبو جهيم أقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم من نحو بئر الجمل ولقيه رجل فسلم عليه فلم يرد رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى أقبل على الجدار فمسح بوجهه ويديه ثم رد عليه السلام.

☆☆ عمیر بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں اور عبداللہ بن یسار' ہم حضرت ابوجہیم بن حارث انصاری کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو حضرت ابوجہیم بولے: نبی اکرم ﷺ بئر جمل کی طرف سے تشریف لا رہے تھے' ایک شخص آپ کے سامنے آیا' اس نے نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا' آپ دیوار کی طرف بڑھے اور (اس پر ہاتھ مار کر) اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں پر مسح کیا' پھر آپ نے اسے سلام کا جواب دیا۔

311 - أخبرنا محمد بن بشار قال حدثنا محمد قال حدثنا شعبة عن سلمة عن ذر عن ابن عبد

309- اخرجه البخاري في التيمم، باب 1 (الحديث 334) وفي فضائل الصحابة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت متخذاً خليلاً (الحديث 3672)، وفي التفسير، باب (فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيباً) (الحديث 4607) وفي المحاربين، باب من ادب اهله او غيره دون السلطان (الحديث 6844) مختصراً. واخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 108). واخرجه النسائي في التفسير سورة النساء، قوله تعالى (فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم) (الحديث 27). والحديث عند البخاري في النكاح، باب قول الرجل لصاحبه هل اعرستم الليلة (الحديث 5250). تحفة الاشراف (17519).

310- اخرجه البخاري في التيمم، باب التيمم في الحضر اذا لم يجد الماء وخاف فوت الصلاة (الحديث 337)، واخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 114) تعليقاً. واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب التيمم في الحضر (الحديث 329). تحفة الاشراف (11885).

311- اخرجه البخاري في التيمم، باب المتيمم هل ينفخ فيهما (الحديث 338) مختصراً. واخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 112 و 113). واخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 322 و 323 و 324 و 325 و 326). واخرجه النسائي في الطهارة، نوع آخر من التيمم (الحديث 317) ونوع آخر (الحديث 318). واخرجه ابن ماجه في الطهارة وسننها، باب ما جاء في التيمم ضربة واحدة (الحديث 569). والحديث عند البخاري في التيمم، باب التيمم للوجه والكفين (الحديث 339 و 340 و 341 و 342 و 343) وابوداؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 327 و 328) والترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم (الحديث 144). تحفة الاشراف (10362).

الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عُمَرَ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ . قَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ . فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَمَا تَذْكُرُ اِذْ اَنَا وَاَنْتَ فِیْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ فَصَلَّيْتُ فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ" . فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ اِلَی الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ - وَسَلَمَةُ شَكَّ لَا يَدْرِیْ فِيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ اَوْ اِلَی الْكَفَّيْنِ - فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيْكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہوگئی' پھر مجھے پانی نہیں ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو تو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب آپ اور میں ایک مہم میں شریک ہوئے تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہوگئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی' پھر جب ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے' پھر ان پر پھونک ماری' پھر ان دونوں کو چہرے اور دونوں بازوؤں پر پھیر لیا۔

یہاں سلمہ نامی راوی کو شک ہے' اسے یہ بات پتہ نہیں ہے' کہ روایت کے الفاظ میں کہنیوں تک مسح کرنے کا ذکر ہے' یا ہتھیلیوں تک کرنے کا ذکر ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم جدھر کا رخ کرنا چاہتے ہو' ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں۔

312 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ نَاجِيَةَ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اَجْنَبْتُ وَاَنَا فِی الْاِبِلِ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً فَتَمَعَّكْتُ فِی التُّرَابِ تَمَعُّكَ الدَّابَّةِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِذٰلِكَ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ التَّيَمُّمُ ."

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ مجھے جنابت لاحق ہوگئی' میں اس وقت اونٹوں میں (یعنی آبادی سے باہر) موجود تھا' مجھے وہاں پانی نہیں ملا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' جس طرح کوئی جانور مٹی میں لوٹ پوٹ ہوتا ہے' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اس کی بجائے صرف تیمم کر لینا کافی تھا۔

197 - باب التَّيَمُّمِ فِی السَّفَرِ

باب: سفر کے دوران تیمم کرنا

313 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰی بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَّارٍ قَالَ عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهٗ عَائِشَةُ زَوْجَتُهٗ فَانْقَطَعَ عِقْدُهَا مِنْ جَزْعِ ظِفَارٍ فَحُبِسَ النَّاسُ ابْتِغَاءَ عِقْدِهَا ذٰلِكَ حَتّٰی اَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ حَبَسْتِ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رُخْصَةَ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيْدِ قَالَ فَقَامَ الْمُسْلِمُوْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبُوْا بِاَيْدِيْهِمُ الْاَرْضَ ثُمَّ رَفَعُوْا اَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَنْفُضُوْا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا فَمَسَحُوْا بِهَا وُجُوْهَهُمْ وَاَيْدِيَهُمْ اِلَی الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بُطُوْنِ اَيْدِيْهِمْ اِلَی الْاٰبَاطِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے اولات الجیش کے مقام پر پڑاؤ کیا' آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں' "ظفار کے یمنی پتھروں" سے بنا ہوا ان کا ہار گر کر ٹوٹ گیا' لوگ اس کی تلاش میں وہاں ٹھہر گئے' یہاں تک کہ صبح صادق ہو گئی' لوگوں کے پاس پانی نہیں تھا' اس بات پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے غصے کا اظہار کیا اور بولے: تم نے لوگوں کو رکنے پر مجبور کیا ہے' حالانکہ ان کے پاس پانی بھی نہیں ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے مٹی کے ذریعے تیمم کرنے کی اجازت کا حکم نازل کیا' تو لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے' پھر انہوں نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور مٹی کو جھاڑا نہیں' اس کے ساتھ انہوں نے اپنے چہروں اور دونوں بازوؤں کا مسح کر لیا' انہوں نے ظاہری حصے کا کندھے تک اور نیچے والے حصے کا بغلوں تک مسح کیا۔

198 - باب الْاِخْتِلَافِ فِیْ كَيْفِيَّةِ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کے طریقے میں اختلاف

314 - اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ تَيَمَّمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتُّرَابِ فَمَسَحْنَا بِوُجُوْهِنَا وَاَيْدِيْنَا اِلَی الْمَنَاكِبِ .

☆☆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مٹی کے ساتھ تیمم کیا ہے' ہم نے اپنے چہروں اور کندھوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کیا تھا۔

199 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ وَالنَّفْخِ فِی الْيَدَيْنِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ اور دونوں ہاتھوں پر پھونک مارنا

312-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10368) .

313-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 320) . تحفة الاشراف (10357) .

314-اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في السبب (الحديث 566) مختصراً . تحفة الاشراف (10358)

315 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ وَّعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ رُبَّمَا نَمْكُثُ الشَّهْرَ وَالشَّهْرَيْنِ وَلَا نَجِدُ الْمَاءَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ اَمَّا اَنَا فَاِذَا لَمْ اَجِدِ الْمَاءَ لَمْ اَكُنْ لِاُصَلِّيَ حَتّٰى اَجِدَ الْمَاءَ ۔ فَقَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ اَتَذْكُرُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَيْثُ كُنْتَ بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا وَنَحْنُ نَرْعَى الْاِبِلَ فَتَعْلَمُ اَنَّا اَجْنَبْنَا قَالَ نَعَمْ اَمَّا اَنَا فَتَمَرَّغْتُ فِى التُّرَابِ فَاَتَيْنَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَ فَقَالَ "اِنْ كَانَ الصَّعِيْدُ لَكَافِيْكَ ." وَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَبَعْضَ ذِرَاعَيْهِ .
فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا عَمَّارُ ۔ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْ شِئْتَ لَمْ اَذْكُرْهُ ۔ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆ عبداللہ بن عبدالرحمٰن' حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت عمر ؓ کے پاس موجود تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا اے امیرالمؤمنین! بعض اوقات ہمیں ایک ماہ اور دو ماہ تک پانی نہیں ملتا تو حضرت عمر ؓ بولے: اگر مجھے پانی نہیں ملتا تو میں نماز اس وقت تک ادا نہیں کروں گا' جب تک مجھے پانی مل نہیں جاتا تو حضرت عمار بن یاسر ؓ بولے۔ اے امیرالمؤمنین' کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب آپ فلاں جگہ پر موجود تھے' ہم اونٹ چر رہے تھے' آپ کو پتہ تو ہے' کہ اس وقت ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی' تو حضرت عمر ؓ بولے: جی ہاں! تو حضرت عمار بن یاسر ؓ بولے' میں تو اس وقت مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا تھا' پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے اور فرمایا: تمہارے لیے مٹی ہی کافی تھی' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ماریں' پھر ان پر پھونک ماری' پھر آپ نے اپنے چہرے اور بازوؤں کے بعض حصے کا مسح کیا' تو حضرت عمر ؓ بولے: اے عمار! اللہ سے ڈرو! انہوں نے عرض کی: اے امیرالمؤمنین! اگر آپ چاہیں' تو میں اس بات کا تذکرہ نہیں کروں گا' تو حضرت عمر ؓ بولے: نہیں! ہم تمہیں اس طرف پھیرتے ہیں جس طرف تم رخ کرتے ہو۔

200 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

316 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ التَّيَمُّمِ فَلَمْ يَدْرِ مَا يَقُوْلُ فَقَالَ عَمَّارٌ اَتَذْكُرُ حَيْثُ كُنَّا فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْتُ فَتَمَعَّكْتُ فِى التُّرَابِ فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اِنَّمَا يَكْفِيْكَ هٰكَذَا ." وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِيَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَخَ فِىْ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً .

315-تقدم فی الطھارۃ، باب التیمم من الحضر (الحدیث 311) .

316- تقدم فی الطھارۃ، باب التیمم من الحضر (الحدیث 311) .

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت عمر ؓ سے تیمم کے بارے میں دریافت کیا' تو انہیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کیا جواب دیں' تو حضرت عمار ؓ بولے۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب ہم ایک مہم میں شریک تھے' مجھے جنابت لاحق ہو گئی تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا' تمہارے لیے اس طرح کرنا کافی تھا۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنے دونوں ہاتھ' اپنے گھٹنوں پر مارے' پھر ان میں پھونک ماری' پھر ان دونوں کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

201 - باب نَوْعٍ اٰخَرَ مِنَ التَّيَمُّمِ

باب: تیمم کا ایک اور طریقہ

317 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعْتُ ذَرًّا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ اَبْزٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ وَقَدْ سَمِعَهُ الْحَكَمُ مِنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَجْنَبَ رَجُلٌ فَاَتٰى عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ ۔ فَقَالَ اِنِّىْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدْ مَاءً ۔ قَالَ لَا تُصَلِّ ۔ قَالَ لَهُ عَمَّارٌ اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِىْ سَرِيَّةٍ فَاَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدْ مَاءً فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَاِنِّىْ تَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ ." وَضَرَبَ شُعْبَةُ بِكَفَّيْهِ ضَرْبَةً وَّنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ دَلَكَ اِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ۔ فَقَالَ عُمَرُ شَيْئًا لَا اَدْرِىْ مَا هُوَ ۔ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ لَا حَدَّثْتُهُ ۔ وَذَكَرَ شَيْئًا فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ اَبِىْ مَالِكٍ وَّزَادَ سَلَمَةُ قَالَ بَلْ نُوَلِّيْكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ .

☆☆ عبدالرحمٰن کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوئی' وہ حضرت عمر ؓ کے پاس آیا اور بولا مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے' مجھے پانی نہیں ملا' تو حضرت عمر ؓ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں ملتا) تو حضرت عمار ؓ نے ان سے کہا: کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ ہم جنگی مہم میں شریک تھے' تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی' آپ نے تو نماز ادا نہیں کی اور میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا اور نماز ادا کر لی' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے۔

پھر شعبہ نامی راوی نے اپنی ہتھیلی کو زمین پر ایک مرتبہ مارا' پھر اس میں پھونک ماری' پھر اس کے ذریعے دوسرے ہاتھ کو مل لیا' پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیرا۔

راوی کہتے ہیں: تو حضرت عمر ؓ نے کوئی بات کہی جو مجھے پتہ نہیں چل سکا کہ کیا بات تھی۔ پھر حضرت عمر ؓ بولے۔ اگر تم چاہو تو اس واقعے کو بیان نہ کرو۔

اس کے بعد راوی نے اس کی سند میں ابو مالک سے منقول ہونے کے حوالے سے کوئی بات ذکر کی ہے۔

317-تقدم فی الطھارۃ، باب التیمم من الحضر (الحدیث 311) .

سلمہ نامی راوی نے یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں: ہم تمہیں اسی طرف پھیرتے ہیں' جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

202 - بَابُ نَوْعٍ آخَرَ

باب: ایک اور طریقہ

318 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ عَنْ ذَرٍّ عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى عُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - فَقَالَ إِنِّي أَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ لَا تُصَلِّ ۔ فَقَالَ عَمَّارٌ أَمَا تَذْكُرُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ أَنَا وَأَنْتَ فِي سَرِيَّةٍ فَأَجْنَبْنَا فَلَمْ نَجِدِ الْمَاءَ فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ ثُمَّ صَلَّيْتُ فَلَمَّا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا يَكْفِيكَ" ۔ وَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ - شَكَّ سَلَمَةُ وَقَالَ لَا أَدْرِي فِيهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ - فَقَالَ عُمَرُ نُوَلِّيكَ مِنْ ذٰلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ قَالَ شُعْبَةُ كَانَ يَقُولُ الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذِّرَاعَيْنِ ۔ فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذِّرَاعَيْنِ أَحَدٌ غَيْرُكَ ۔ فَشَكَّ سَلَمَةُ فَقَالَ لَا أَدْرِي ذَكَرَ الذِّرَاعَيْنِ أَمْ لَا ۔

☆☆ عبدالرحمن بن ابزیٰ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس' آیا اور بولا: مجھے جنابت لاحق ہو گئی ہے اور مجھے پانی نہیں ملا' تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم نماز ادا نہ کرو (جب تک پانی نہیں مل جاتا) حضرت عمار رضی اللہ عنہ بولے: اے امیر المومنین! کیا آپ کو یاد نہیں ہے' کہ جب میں اور آپ ایک مہم میں شریک تھے' تو ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی اور ہمیں پانی نہیں ملا تھا تو جہاں تک آپ کا تعلق ہے' تو آپ نے تو نماز ہی نہیں پڑھی تھی' البتہ میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز ادا کر لی تھی۔ پھر ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارے لیے اتنا کافی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے' پھر ان میں پھونک ماری' پھر ان کے ذریعے اپنے چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

یہاں پر سلمہ نامی راوی کو شک ہے' وہ فرماتے ہیں' کہ مجھے نہیں معلوم کہ کہنیوں تک مذکور ہونے کا تذکرہ ہے یا کلائیوں تک کا تذکرہ ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم تمہیں اس کی طرف پھیرتے ہیں جس طرف کا تم رخ کرتے ہو۔

شعبہ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں دونوں ہتھیلیوں' چہرے اور دونوں بازوؤں کا مسح کیا۔

منصور نامی راوی نے ان سے کہا: یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کیونکہ آپ کے علاوہ اور کسی نے بھی بازوؤں کا ذکر نہیں کیا۔

اس وجہ سے سلمہ نامی راوی کو شک ہے' وہ فرماتے ہیں' کہ مجھے نہیں معلوم کہ اس میں انہوں نے دونوں بازوؤں کا ذکر کیا ہے یا نہیں کیا؟

---

318 تقدم في الطهارة، باب التيمم من الحضر (الحديث 311) .

---

203 - بَابُ تَيَمُّمِ الْجُنُبِ

باب: جنبی شخص کا تیمم کرنا

319 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي مُوسٰى فَقَالَ أَبُو مُوسٰى أَوَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ بِالصَّعِيدِ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هٰكَذَا" ۔ وَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَبِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى كَفَّيْهِ وَوَجْهِهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَرَ عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ ۔

☆☆ شقیق بیان کرتے ہیں' میں حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا' حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بولے. کیا آپ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کا وہ قول نہیں سنا جو انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجا مجھے جنابت لاحق ہو گئی' مجھے پانی نہیں ملا میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا' پھر میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے لیے اتنا کافی تھا کہ تم اس طرح کر لیتے' نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر ایک مرتبہ مارے' پھر ان کے ذریعے دونوں ہتھیلیوں کا مسح کیا پھر ان میں پھونک ماری' پھر بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ پر اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر' دونوں بازوؤں پر پھیرا اور چہرے پر پھیرا۔

تو حضرت عبداللہ بولے کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے بیان پر اکتفا نہیں کیا تھا۔

204 - بَابُ التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

باب: پاک مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

320 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا مُعْتَزِلًا لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ "يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ" ۔ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ ۔ قَالَ "عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ" ۔

☆☆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جو الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا اور

---

319 أخرجه البخاري في التيمم، باب إذا خاف الجنب على نفسه المرض أو الموت أو خاف العطش تيمم (الحديث 345) بنحوه مختصرًا، (الحديث 346 و 347) بنحوه مطولًا و أخرجه مسلم في الحيض، باب التيمم (الحديث 110 و 111) مطولًا ـ و أخرجه أبو داؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 321) مطولًا ـ تحفة الأشراف [10360] .

320 أخرجه البخاري في التيمم، باب ـ □□ 9 الحديث 348) تحفة الأشراف (10876)

اس نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ اس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے جنابت لاحق ہوگئی تھی اور پانی موجود نہیں ہے' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مٹی استعمال کرو' وہ تمہارے لیے کافی ہوگی۔

205 - باب الصَّلَوَاتِ بِتَيَمُّمٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی تیمم کے ذریعے مختلف نمازیں ادا کرنا

321 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلصَّعِيْدُ الطَّيِّبُ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِيْنَ".

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: پاک مٹی مسلمان کے لیے وضو کا ذریعہ ہے' اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

206 - باب فِيْمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَآءَ وَلَا الصَّعِيْدَ

باب: جس شخص کو پانی بھی نہیں ملتا اور مٹی بھی نہیں ملتی (وہ کیا کرے؟)

322 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَّنَاسًا يَطْلُبُوْنَ قِلَادَةً كَانَتْ لِعَائِشَةَ نَسِيَتْهَا فِىْ مَنْزِلٍ نَّزَلَتْهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسُوْا عَلٰى وُضُوْءٍ وَّلَمْ يَجِدُوْا مَاءً فَصَلُّوْا بِغَيْرِ وُضُوْءٍ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اٰيَةَ التَّيَمُّمِ قَالَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ جَزَاكِ اللّٰهُ خَيْرًا فَوَاللّٰهِ مَا نَزَلَ بِكِ اَمْرٌ تَكْرَهِيْنَهُ اِلَّا جَعَلَ اللّٰهُ لَكِ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فِيْهِ خَيْرًا.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور بعض دیگر افراد کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ہار تلاش کرنے کے لیے بھیجا' جو کسی پڑاؤ میں وہ بھول گئی تھیں (یعنی ان سے گر گیا تھا) اس دوران نماز کا وقت ہو گیا' لوگ وضو کی حالت میں نہیں تھے اور انہیں وضو کرنے کے لیے پانی بھی نہیں ملا تو انہوں نے وضو کے بغیر نماز ادا کر لی' بعد میں انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو اللہ تعالیٰ نے تیمم کے حکم سے متعلق آیت نازل کی' اس وقت حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے) یہ کہا: اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطاء کرے' اللہ کی قسم! جب بھی آپ کے ساتھ کوئی ایسی صورتِ حال درپیش ہوئی جو آپ کو ناپسند ہو' تو اللہ تعالیٰ نے اسے آپ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے خیر کا ذریعہ بنا دیا۔

321- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الجنب يتيمم (الحديث 332) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في التيمم للجنب اذا لم يجد الماء (الحديث 124) مطولاً . تحفة الاشراف (11971) .

322- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب التيمم (الحديث 317) . تحفة الاشراف (17205) .

323 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ اَنَّ مُخَارِقًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقٍ اَنَّ رَجُلًا اَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اَصَبْتَ". فَاَجْنَبَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلّٰى فَاَتَاهُ فَقَالَ نَحْوَ مَا قَالَ لِلْاٰخَرِ يَعْنِىْ "اَصَبْتَ".

☆☆ طارق نامی راوی بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہوگئی اس نے نماز ادا نہیں کی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے' ایک مرتبہ ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی تو اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے بھی وہی جواب دیا جو دوسرے کو دیا تھا' یعنی آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔

323- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (4982) .

2 - کِتَابُ الْمِيَاهِ

کتاب: (مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "(مختلف قسم کے) پانیوں کے بارے میں روایت" میں 13 تراجم ابواب اور 23 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 9 ہوگی۔

1 - باب

قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا)
وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ (وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ بِهٖ)
وَقَالَ تَعَالٰى (فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا) .

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"اور ہم نے پاک کرنے والا پانی آسمان سے نازل کیا ہے"۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اور اس نے تم پر آسمان سے پانی نازل کیا ہے تاکہ وہ اس کے ذریعے تمہیں پاک کر دے"۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

"اگر تمہیں پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی کے ذریعے تیمم کر لو"۔

324 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ بَعْضَ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْتَسَلَتْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَتَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفَضْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "اِنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی ایک زوجہ محترمہ نے غسل جنابت کیا' تو

324-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب الماء لا يجنب (الحديث 68) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرخصة في ذلك (الحديث 65) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرخصة بفضل وضوء المراة (الحديث 370 و 371) بنحوه تحفة الاشراف (6103) .

نبی اکرم ﷺ نے ان کے بچائے ہوئے پانی سے وضو کر لیا' اس خاتون نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

شرح

پانی کے بارے میں احکام

ان پانیوں کا بیان جن کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے

مسئلہ تین قسم کے پانیوں کے ذریعے وضو کرنا جائز ہے:

(i) جاری پانی: جاری پانی سے مراد وہ پانی ہے' جس میں تنکا بہہ جاتا ہے۔ (کنز خلاصہ)

مسئلہ بعض حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ جسے لوگ جاری سمجھتے ہیں وہ جاری پانی شمار ہوگا اور یہی قول صحیح ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جاری پانی کا ذائقہ' رنگ یا بو نجاست کے ملنے کی وجہ سے جب تک تبدیل نہیں ہوتے ہیں' اس وقت تک وہ نجس نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر جاری پانی میں کوئی نجس چیز ڈال دی جاتی ہے جیسے مردار' شراب تو جب تک اس جاری پانی کا رنگ' ذائقہ' بو تبدیل نہیں ہوتی' اس وقت تک وہ نجس شمار نہیں ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ اگر بہت سے لوگ کسی نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کر لیتے ہیں' تو ایسا وضو کرنا جائز ہوگا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ اسی طرح اگر کوئی چھوٹا حوض ہو' جس میں ایک طرف سے پانی آ رہا ہو اور دوسری طرف سے نکل رہا ہو' تو اس صورت میں بھی بہت سے افراد کا مل کر ایک ساتھ وضو کرنا جائز ہوگا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ اگر کسی چھوٹے حوض میں ایک طرف سے پانی داخل ہوتا ہے' جس کی وجہ سے دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے' تو جیسے ہی دوسری طرف سے پانی بہنا شروع ہوگا تو اسی وقت وہ حوض طہارت کے لیے کافی ہوگا' یہ فقیہ ابوجعفر کا قول ہے اور صدر الشریعہ نے اسی کو محیط میں تحریر کیا ہے' نوازل میں یہ بات تحریر ہے کہ ہم اسی حکم کو اختیار کرتے ہیں' یہ بات فتاویٰ تاتارخانیہ میں بھی تحریر ہے۔

مسئلہ حمام میں موجود حوض کا پانی فقہاء کے نزدیک پاک ہوتا ہے' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اس میں کوئی نجاست نہ ملی ہوئی ہو۔

مسئلہ دوسری قسم کا پانی وہ ہے جو بہتا نہیں ہے' لیکن تعداد میں زیادہ ہوتا ہے' اس کا حکم یہ ہے کہ جب اس کی تعداد زیادہ ہو جائے تو یہ جاری پانی کے حکم میں آ جاتا ہے' یعنی اگر اس کے کسی ایک کنارے پر نجاست ڈال دی جائے تو وہ سارا پانی نجس نہیں ہوتا ہے' اس وقت تک جب تک اس کا رنگ' اس کی بو یا ذائقہ تبدیل نہیں ہو جاتے ہیں' جب یہ تبدیل ہو جائیں گے تو وہ نجس ہو

جائے گا اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے اور تمام مشائخ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس مقام پر ایسے پانی میں نجاست ڈالی گئی ہے اس کا حکم یہ ہے کہ گرد و نجاست نظر آرہی ہے تو نجاست جس جگہ نظر آرہی ہے وہ سارا حصہ ناپاک ہوگا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی نجاست کی جگہ سے تقریباً اتنے فاصلے سے وضو کیا جاسکتا جتنا چھوٹا حوض ہوتا ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ اگر کوئی حوض ۱۰ گز لمبا اور ۱۰ گز چوڑا ہو تو اس صورت میں ایک طرف کی نجاست کا اثر دوسری طرف نہیں پہنچ سکتا ہے عام مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ اس بارے میں گہرائی کا حکم یہ ہے کہ چلو میں پانی لینے کی وجہ سے فرش واضح نہ ہو جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں گز میں کپڑے کے گز کا اعتبار ہوگا۔ (ظہیریہ) اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایسے حوض سے وضو کرتا ہے جہاں کائی جمی ہوئی ہے' تو اگر ہلانے کے ساتھ وہ ہل جائے تو ایسے حوض سے وضو کرنا جائز ہوگا۔ (خلاصہ)

کنوئیں کے احکام

مسئلہ: تیسری قسم کا پانی جس سے وضو کرنا جائز ہے وہ کنوئیں کا پانی ہے (بعض اوقات نجاست گرنے کی وجہ سے کنوئیں کا پانی نکال دیا جاتا ہے) تو دو طرح کی صورت میں کنوئیں کا پانی نکالا جاتا ہے۔

مسئلہ: پہلی صورت وہ ہے جس میں کسی نجاست کے گرنے کی وجہ سے تمام پانی کو نکالنا لازم ہو جاتا ہے' یہ اس وقت ہوتا ہے جب نجاست کنوئیں میں گر جاتی ہے' اس طرح پانی نکالنے کا مقصد یہ ہوتا ہے تاکہ کنواں پاک ہو جائے' اس بات پر علماء کا اتفاق ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ اونٹ یا بکری کی مینگنیاں اگر کنوئیں میں گر جاتی ہیں' تو اگر وہ زیادہ نہ ہوں تو کنواں ناپاک نہیں ہوتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس بات کے قائل ہیں کہ یہاں بہت زیادہ سے مراد وہ ہے جسے دیکھنے والا بہت زیادہ دیکھے اور کم وہ ہے جسے دیکھنے والا کم شمار کرے' اسی قول پر اعتماد ہے۔ (تبیین)

مسئلہ ایک قول یہ ہے کہ زیادہ سے مراد یہ ہے کہ ہر مرتبہ ڈول سے پانی نکالتے وقت اس میں وہ مینگنیاں آرہی ہوں لیکن اگر ایسا نہیں ہوتا تو اس کا مطلب ہے کہ وہ کم ہیں اور یہ قول صحیح ہے۔ (مبسوط سرخسی' نہایہ)

مسئلہ اس بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ ثابت مینگنی' ٹوٹی ہوئی' تر مینگنی یا خشک مینگنی میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (خزا

مسئلہ: اس مسئلے کے بارے میں لید' گوبر اور مینگنی کا حکم ایک جیسا ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس حوالے سے جنگل یا شہر میں موجود کنوؤں کے حکم میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ اگر کوئی بکری' کتا' انسان کنوئیں میں مر جاتا ہے یا کوئی جانور پھول جاتا ہے یا پھٹ جاتا ہے' تو وہ جانور چھوٹا ہو یا بڑا ہو' اس کنوئیں کا سارا پانی نکالا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر اس جانور کے بال کنوئیں میں بکھر جاتے ہیں' تو یہ بھی اس کے جسم کے پھٹ جانے کی مانند ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ اگر بکری کی قسم کا کوئی جانور کنوئیں میں گر جاتا ہے اور اسے زندہ نکال لیا جاتا ہے' تو صحیح قول یہ ہے کہ وہ جانور اگر نجس العین نہیں ہے اور اس کے جسم پر بھی کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی اور اس کا منہ بھی پانی میں داخل نہیں ہوا تو وہ پانی نجس نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا منہ پانی میں داخل ہو جائے تو اس کے جوٹھے کے مطابق پانی کا حکم جاری کیا جائے گا' اگر اس کا جوٹھا پاک ہو تو پانی پاک شمار ہوگا' اگر نجس ہوگا تو نجس شمار ہوگا اور اگر پانی نجس ہوگا تو سارے پانی کو نکالا جائے گا لیکن اگر اس کا جوٹھا مشکوک ہوتا ہے' تو پانی کو بھی مشکوک قرار دیا جائے گا لیکن تمام پانی نکال لیا جائے گا اور اگر اس کا جوٹھا مکروہ ہے' تو پانی بھی مکروہ ہو جائے گا اور اس صورت میں اسے نکالنا مستحب قرار دیا جائے گا' لیکن اگر وہ جانور نجس العین ہے جیسے خنزیر ہے' تو پانی نجس ہو جائے گا' اگرچہ اس کا پانی میں منہ داخل نہ ہوا ہو اور صحیح قول یہ ہے کہ کتا نجس العین نہیں ہوتا' جب تک اس کا منہ پانی میں داخل نہیں ہوگا پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: جن جانوروں کا گوشت نہیں کھایا جاتا' جیسے وحشی درندے یا وحشی پرندے وغیرہ ان سب کا یہی حکم ہوگا کہ اگر وہ زندہ نکل آتے ہیں اور ان کا منہ پانی تک نہیں پہنچا تو صحیح قول یہ ہے کہ پانی نجس نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مردہ کافر خواہ اسے غسل دے دیا جائے یا اسے غسل نہ دیا جائے' نجس شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر کوئی مسلمان مردہ کنوئیں میں گر جاتا ہے' تو اگر اس کو غسل نہیں دیا گیا تھا تو پانی خراب ہو جائے گا اور اگر غسل کے بعد گرتا ہے' تو پانی خراب نہیں ہوگا' یہی قول مختار ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد روتا ہے اور پھر اس کے بعد فوت ہوتا ہے' تو اس کا حکم بڑے آدمی کا سا ہوگا' یعنی اگر وہ غسل کے بعد کنوئیں میں گرا ہے' تو پانی خراب نہیں ہوگا اور اگر رویا نہیں تھا تو اگرچہ کئی مرتبہ غسل دینے کے بعد پانی میں گرتا ہے' تو بھی کنواں (یعنی اس کا پانی) خراب ہو جائے گا' اسی طرح اگر کوئی شہید تھوڑے پانی میں گرتا ہے' تو پانی خراب نہیں ہوگا لیکن اگر اس کا خون بہہ جاتا ہے' تو پانی خراب ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی مرغی' بلی' کبوتر یا اس طرح کا کوئی اور جانور کنوئیں میں گر جاتا ہے' لیکن اس کا جسم پھولتا بھی نہیں ہے اور پھٹتا بھی نہیں ہے' تو اس صورت میں چالیس یا پچاس ڈول نکال لیے جائیں گے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی چوہا یا چڑیا کنوئیں میں گر کر مر جاتے ہیں یا ان کا مردہ جسم باہر نکلتا ہے لیکن وہ پھولے نہیں ہیں' تو ان کا جسم نکالنے کے بعد کنوئیں میں سے بیس سے لے کر تیس ڈول تک نکال لیے جائیں گے۔ (محیط)

مسئلہ: کنوئیں کے پاک ہونے کے ساتھ اس کا ڈول' رسی' چرخ اور کنوئیں کے گرد کی فصیل بھی پاک شمار ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی نجس لکڑی یا نجس کپڑا کنوئیں میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنا ممکن نہ ہو' یا وہ غائب ہو جاتے ہیں' تو اس کنوئیں کے پاک ہونے کے ساتھ ہی وہ کپڑا اور وہ لکڑی بھی پاک شمار ہوں گے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جس کنوئیں میں سے بیس ڈول نکالنا لازم تھا' اس میں سے پہلا ڈول نکال کر ایک اور کنوئیں میں ڈال دیا گیا تو اس

دوسرے کنویں میں سے بھی بیس ڈول نکالے جائیں گے' اس بارے میں اصول یہ ہے کہ دوسرا کنواں بھی اتنے ہی ڈولوں سے پاک ہوگا' جتنے ڈولوں سے پہلے کنواں پاک ہوگا۔

فصل: پانی کی ان اقسام کا بیان' جن کے ذریعے وضو نہیں ہو سکتا

مسئلہ: خربوزہ' ککڑی' کھیرا' گلاب کے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز نہیں ہے' اسی طرح کسی شربت یا اسی طرح کی کوئی اور پتلی چیز یعنی سرکہ وغیرہ سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: شمک کے پانی کے ساتھ بھی وضو نہیں کیا جا سکتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: صابن کے پانی یا اشنان کے پانی کے ساتھ وضو نہیں کیا جا سکتا' لیکن یہ اس وقت ہوگا کہ جب پانی کی طبعی حیثیت اتنی زیادہ تبدیل نہ ہو جائے کہ وہ پانی گاڑھا ہو جائے' اگر وہ بدستور پتلا رہتا ہے اور اس کی لطافت باقی رہتی ہے' تو جائز ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: انگور کے درختوں سے نکلنے والے پانی سے بھی وضو جائز نہیں ہے۔ (کافی' محیط' قاضی خان)

مسئلہ: اگر کسی موسم میں پتے وغیرہ گرنے کی وجہ سے پانی کا ذائقہ' رنگ یا بو تبدیل ہو جاتے ہیں' تو فقہائے احناف کے نزدیک ایسے پانی سے وضو جائز ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: زعفران' زردج اور کسم کے پانی سے وضو جائز ہے' لیکن شرط یہ ہے کہ وہ پانی پتلا ہونا چاہیے اور پانی غالب ہونا چاہیے' لیکن اگر سرخی غالب آ جاتی ہے اور پانی گاڑھا ہو جاتا ہے' تو اس سے وضو جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف پانی ہے اور مٹی یا چونے کے ملنے کی وجہ سے یا بہت دن تک کھڑا رہنے کی وجہ سے متغیر ہو جاتا ہے' تو اس سے وضو جائز ہوگا۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سیلابی پانی سے وضو کرتا ہے' تو یہ جائز ہوگا' اگرچہ اس میں مٹی وغیرہ ملی ہوئی ہو' لیکن شرط یہ ہے کہ پانی غالب ہونا چاہیے اور پتلا ہونا چاہیے خواہ وہ میٹھا ہو یا اس کا ذائقہ کھارا ہو چکا ہو۔

مسئلہ: اسی طرح ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' جس میں چنے یا باقلا بھگوئے گئے ہوں' پانی کی رنگت اور ذائقہ تبدیل ہوا ہو' لیکن اس کا پتلا پن ختم نہ ہوا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ غلبے میں رنگ کا اعتبار کیا جائے گا' اگر کوئی چیز پانی میں ملنے کے بعد رنگت میں مخالف نہیں ہے' لیکن ذائقہ تبدیل ہو گیا تو ذائقہ کا اعتبار کیا جائے گا اور اگر رنگت اور ذائقے دونوں میں مخالفت نہیں ہے' تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ مقدار کس کی زیادہ ہے' اگر مقدار کے اعتبار سے بھی دونوں برابر ہوتے ہیں' تو اس کا حکم ظاہر الروایۃ میں موجود نہیں ہے' تاہم بعد کے فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ احتیاط کے پیش نظر پانی کو دوسری چیز کے مقابلے میں مغلوب قرار دیں گے۔ (بدائع الصنائع)

نبیذ کے ذریعے وضو کرنا

مسئلہ: امام ابوحنیفہ ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو کیا جا سکتا ہے اور جب ایسا پانی موجود ہو تو

آدمی تیمم نہیں کرے گا۔ (الجامع الصغیر شرح طحاوی)

مسئلہ: اکثر متون میں یہ بات تحریر ہے' ایسی صورت میں جب صرف کھجور کی نبیذ موجود ہو اور کوئی پانی موجود نہ ہو' تو اس صورت میں انسان کھجور کی نبیذ کے ذریعے وضو بھی کر لے گا اور احتیاط کے پیش نظر تیمم بھی کر لے گا۔ یہ حکم بھی امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک ہے' البتہ امام ابویوسف ؒ اس بات کے قائل ہیں' ایسی صورت میں انسان تیمم کرے گا' وہ کھجور کی نبیذ کے ذریعے کسی بھی صورت میں وضو نہیں کر سکتا ہے جبکہ امام محمد ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ احتیاط کے پیش نظر وضو بھی کرے گا اور تیمم بھی کرے گا' اگر وہ شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو بھی ترک کر دیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' البتہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں سے کسی ایک کو پہلے کیا جائے' دونوں میں سے خواہ جسے بھی پہلے کر لیا جائے تو درست ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: امام قاضی خان ؒ نے الجامع الصغیر کی شرح میں یہ بات تحریر کی ہے کہ امام ابوحنیفہ ؒ نے امام ابویوسف ؒ کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا' فتویٰ امام ابویوسف ؒ کے قول پر ہے۔ (عینی شرح کنز)

مسئلہ: کھجور کی نبیذ کا حکم اس وقت ہے جب وہ میٹھی ہو اور ترشی کی طرف مائل ہو' لیکن جب اس میں جوش آ جاتا ہے' اور وہ سخت ہو جاتی ہے یا اس پر جھاگ آ جاتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا' کیونکہ اب وہ نشہ آور بن چکی ہے۔

مسئلہ: اگر چند چھوہارے پانی میں بھگو دیئے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں وہ پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن دیکھنے میں پانی ہی محسوس ہوتا ہے اور وہ پتلا بھی ہوتا ہے' تو ایسے پانی کے ساتھ وضو کرنا جائز ہے' اس بارے میں فقہائے احناف کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

آبِ مستعمل کے احکام

مسئلہ: فقہائے احناف کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ آبِ مستعمل کے ذریعے طہارت حاصل نہیں ہو سکتی' اس لیے اس سے وضو کرنا جائز نہیں ہوگا' البتہ کیا آبِ مستعمل خود پاک ہوتا ہے' اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام محمد ؒ کے نزدیک ایسا پانی پاک ہوتا ہے' امام ابوحنیفہ ؒ سے بھی یہی روایت منقول ہے اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جس بھی پانی سے حدث دور کیا جائے (یعنی بے وضو حالت میں وضو کر لیا گیا ہو یا جنابت کی حالت میں غسل کر لیا گیا ہو) یا جسے عبادت کے لیے استعمال کیا گیا ہو' تو حکم یہ ہے کہ جیسے ہی وہ انسان کے عضو سے الگ ہوگا' وہ آبِ مستعمل شمار ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں چھوٹے حدث (یعنی بے وضو حالت) اور بڑے حدث (یعنی جنابت کی حالت) کا حکم برابر ہے۔
(عینی شرح کنز)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے دونوں بازو دھو رہا تھا اور اس کے بازو دھونے سے جو پانی گر رہا تھا' وہ پانی کسی اور شخص نے ہاتھ میں لے کر حاصل کیا اور اس سے اپنے عضو کو دھو لیا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص یا جنابت کی حالت والا شخص یا حیض والی عورت جو غسل کرنے لگی ہے، اگر وہ پانی لینے کے لیے اپنا ہاتھ پانی میں داخل کرتے ہیں، تو ضرورت کے پیش نظر اس پانی کو مستعمل قرار نہیں دیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر پانی نکالنے والا ڈبہ بالٹی میں گر جاتا ہے اور اسے نکالنے کے لیے آدمی کہنی تک ہاتھ اس میں ڈال لیتا ہے تو یہ پانی مستعمل نہیں ہوگا، لیکن وہ شخص صرف ہاتھوں کو ٹھنڈک پہنچانے کے لیے برتن میں داخل کرتا ہے، تو پانی مستعمل شمار ہو جائے گا، کیونکہ یہاں اس طرح ہاتھ ڈالنے کی ضرورت نہیں تھی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مشہور روایت کے مطابق امام ابو یوسف ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ پانی کے مستعمل ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان نے کوئی پورا عضو اس میں داخل کیا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: ایک یا دو انگلیوں کو پانی میں داخل کرنے سے پانی مستعمل شمار نہیں ہوتا، البتہ پوری ہتھیلی کو داخل کرنے سے مستعمل شمار ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر جنابت کی حالت والا کوئی شخص ڈول کو ڈھونڈنے کے لیے کنویں میں غوطہ لگا دیتا ہے، تو امام ابو یوسف ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اس کی جنابت باقی رہتی ہے اور پانی بھی اپنی حالت پر برقرار رہتا ہے، جبکہ امام محمد ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اس صورت میں پانی پاک رہے گا اور جنابت والے شخص کی جنابت بھی ختم ہو جائے گی، جبکہ امام ابو حنیفہ ؒ سے ایک روایت یہ نقل کی گئی ہے کہ اس صورت میں دونوں نجس ہو جائیں گے۔

مسئلہ: ایک قول یہ ہے کہ اس صورت میں آدمی پاک ہو جاتا ہے کیونکہ پانی اس کے جسم سے جدا ہونے سے پہلے مستعمل نہیں ہوتا اور یہ روایت قرین قیاس محسوس ہوتی ہے۔ (ہدایہ، تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص نماز کے لیے (وضو کرنے کے لیے) اس طرح کے پانی میں غوطہ لگا دیتا ہے، تو اس بات پر اتفاق ہے کہ سارا پانی خراب ہو جائے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی کوئی عورت کنویں میں گر جاتی ہے، تو اگر وہ خون کی آمد منقطع ہو جانے کے بعد کنویں میں گری ہے اور اس کے اعضاء پر کوئی نجاست بھی نہیں لگی تو اس کا حکم جنبی شخص کی مانند ہوگا، لیکن اگر اس کا خون بند نہیں ہوا اس سے پہلے وہ گر گئی ہے، تو اس کی مثال پاک شخص کی طرح ہوگی کیونکہ اس طرح سے گرنے کے نتیجے میں وہ حیض کی ناپاکی کے حکم سے باہر نہیں آئے گی (اب اگر اس کنویں میں اس کا کچھ خون مل جاتا ہے، تو اس کا حکم خون کے اعتبار سے ہوگا، آبِ مستعمل کے اعتبار سے نہیں ہوگا)۔ (خلاصہ، قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص وضو کرتے ہوئے وضو کے اعضاء کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو دھو لیتا ہے جیسے پہلو دھو لیتا ہے یا ران کو دھو لیتا ہے، تو صحیح قول یہ ہے کہ اس صورت میں پانی مستعمل شمار نہیں ہوگا، پانی صرف اس وقت مستعمل شمار ہوگا جب وہ وضو کے مخصوص اعضاء کو دھوتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی پاک شخص مٹی، آٹا یا میل صاف کرنے کے لیے، اعضائے وضو کو دھوتا ہے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے

جاتا ہے، تو محض اس وجہ سے پانی مستعمل نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی بے وضو شخص ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے یا کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے وضو کرتا ہے، تو امام ابو حنیفہ ؒ اور امام ابو یوسف ؒ کے نزدیک پانی مستعمل شمار ہوگا، جبکہ امام محمد ؒ کے نزدیک مستعمل شمار نہیں ہوگا۔

(خلاصہ)

یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کوئی نابالغ لڑکا اس طرح سے پانی استعمال کر لیتا ہے تو کیا وہ مستعمل شمار ہوگا؟ اس بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر وہ لڑکا سمجھدار ہے، تو اس کے وضو کرنے کی وجہ سے پانی مستعمل ہو جائے گا، ورنہ نہیں ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھانا کھانے سے پہلے یا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوتا ہے، تو پانی مستعمل ہو جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کسی مقتول کا سر تن سے جدا ہو جاتا ہے، تو اگر اس کے سر کو دھویا جائے تو وہ پانی بھی مستعمل شمار ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر جنبی شخص غسل کر رہا ہو اور اس کے جسم سے کچھ پانی برتن میں ٹپک جائے تو پانی خراب نہیں ہوگا، لیکن اگر ٹپکنے والا پانی برتن میں موجود پانی پر غالب آ جاتا ہے، تو اس برتن کا پانی خراب ہو جائے گا۔

مسئلہ: اسی طرح حمام کے حوض کا بھی یہی حکم ہے کہ جب تک مستعمل پانی اس میں موجود پانی پر غالب نہیں آتا، اس وقت تک وہ پانی پاک کرنے والا شمار ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مستعمل پانی اگر کنویں میں گر جاتا ہے، تو اس وقت تک کنویں کا پانی خراب شمار نہیں ہوگا، جب تک مستعمل پانی اس پر غالب نہیں آ جاتا، یہی قول درست ہے۔ (محیط سرخسی)

2 - باب ذِكْرِ بِئْرِ بُضَاعَةَ

باب بضاعہ کنویں کا تذکرہ

325 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْحِيَضُ وَالنَّتْنُ فَقَالَ "الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

☆☆ حضرت ابو سعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی، یا رسول اللہ! کیا آپ بضاعہ کنویں کے پانی سے وضو کر لیتے ہیں؟ جبکہ وہ ایک ایسا کنواں ہے، جس میں کتوں کا گوشت، حیض والی عورتوں کے کپڑے اور دیگر گندگی کی چیزیں پھینکی جاتی ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

326 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ

325- اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب ما جاء في بئر بضاعة (الحديث 66) و (الحديث 67) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء ان الماء لا ينجسه شيء (الحديث 66) . تحفة الاشراف (4144) .

326- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4125)

وَكَانَ مِنَ الْعَابِدِينَ - عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي نَوْفٍ عَنْ سَلِيطٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ فَقُلْتُ أَتَتَوَضَّأُ مِنْهَا وَهِيَ يُطْرَحُ فِيهَا مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّتْنِ فَقَالَ "الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ".

★★ حضرت ابوسعید خدری ؓ کے صاحبزادے اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا آپ اس وقت بضاعہ کنویں سے وضو کر رہے تھے میں نے عرض کی کیا آپ اس سے وضو کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس میں ناپسندیدہ گندگی پھینکی جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی ہے۔

3 - بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَاءِ

باب: پانی میں مقدار متعین کرنا

327 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ "إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ".

★★ عبیداللہ بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جس میں سے جانور اور درندے آ کر پیتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب پانی دو قلے ہو جائے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

328 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُزْرِمُوهُ". فَلَمَّا فَرَغَ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهُ عَلَيْهِ.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا' کچھ لوگ اٹھ کر اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے روکو نہیں' جب وہ فارغ ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے پانی کا ڈول منگوا کر اس پر بہا دیا۔

329 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ".

---

327 اخرجه ابوداود في الطهارة، باب ما ينجس الماء (الحديث 64) و (الحديث 65) مختصراً واخرجه الترمذي في الطهارة باب منه آخر (الحديث 67) واخرجه ابن ماجه في الطهارة، باب مقدار الماء الذي لا ينجس (الحديث 517) و (الحديث 518) مختصراً. تحفة الاشراف (7305)

328-تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 53)

329-تقدم في الطهارة، ترك التوقيت في الماء (الحديث 56)

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی تھا اور اس نے مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا' لوگ اس کی طرف بڑھے تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے رہنے دو' پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے پیشاب پر پانی کا ایک ڈول بہانے کی ہدایت کی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو آسانی فراہم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے' تمہیں مشکل میں ڈالنے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

4 - بَابُ النَّهْيِ عَنِ اغْتِسَالِ الْجُنُبِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب: جنبی شخص کے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کرنے کی ممانعت

330 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی شخص جنابت کی حالت میں ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل نہ کرے۔

5 - بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ

باب: سمندر کے پانی سے وضو کرنا

331 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی لے کر جاتے ہیں اگر ہم اس کے ذریعے وضو کر لیتے ہیں تو خود پیاسے رہ جائیں گے کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (سمندر) کا پانی پاک کرنے والا ہوتا ہے اور اس کا مردار حلال ہوتا ہے۔

6 - بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولوں کے پانی سے وضو کرنا

330-تقدم في الطهارة، باب النهي عن اغتسال الجنب في الماء الدائم (الحديث 220).

331-تقدم في الطهارة، باب في ماء البحر (الحديث 59)

332 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَآءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی کے ذریعے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کر دے' جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے"۔

333 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِیْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

"اے اللہ! میری خطاؤں کو برف' پانی اور اولوں کے ذریعے دھو دے"۔

7 - باب سُؤْرِ الْكَلْبِ

باب: کتے کے جوٹھے کا حکم

334 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ رَزِيْنٍ وَّاَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُرِقْهُ ثُمَّ لِيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے' تو وہ اس شخص میں موجود چیز کو بہا دے اور اسے سات مرتبہ دھوئے۔

8 - باب تَعْفِيْرِ الْاِنَاءِ بِالتُّرَابِ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ

باب: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے' اُسے مٹی کے ذریعے صاف کرنے کا حکم

335 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ - عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَرَخَّصَ

332-تقدم في الطهارة، الوضوء بماء الثلج (الحديث 61) .

332-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) مطولاً .

333-تقدم في الطهارة، باب الامر باراقة ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب (الحديث 66) .

كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوْهُ الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' (پہلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' پھر آپ ﷺ نے شکار کے لیے اور بکریوں (کی حفاظت) کے لیے کتے (کو پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے صاف کرو"۔

336 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّيَّاحِ يَزِيْدَ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ قَالَ "مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْكِلَابِ". قَالَ وَرَخَّصَ فِیْ كَلْبِ الصَّيْدِ وَكَلْبِ الْغَنَمِ وَقَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِی الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَّعَفِّرُوا الثَّامِنَةَ بِالتُّرَابِ". خَالَفَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ اِحْدَاهُنَّ بِالتُّرَابِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

(پہلے) نبی اکرم ﷺ نے کتوں کو مار دینے کا حکم دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لوگوں کا کتوں سے کیا واسطہ"۔

پھر آپ ﷺ نے شکار کرنے یا بکریوں کی حفاظت کے لیے کتا (پالنے) کی اجازت دی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے تو تم اُسے سات مرتبہ دھو لو اور آٹھویں مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کر لو"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے' انہوں نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:)

"ان میں سے ایک مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرو"۔

337 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ".

☆☆ ابورافع بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"جب کتا کسی شخص کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اُسے سات مرتبہ دھو لے' جن میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (مل کے) صاف کرے"۔

338 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ

336-تقدم في الطهارة، باب تعفير الاناء الذي ولغ فيه الكلب بالتراب (الحديث 67) .

337-انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (14664) .

سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کتا کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو وہ اسے سات مرتبہ دھوئے جس میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ذریعے (اس کے) صاف کرے"۔

9- باب سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب بلی کے جوٹھے کا حکم

339- اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ حُمَیْدَةَ بِنْتِ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَةَ اَخِیْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ"۔

★★ سیدہ کبشہ بنت کعب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے پھر انہوں نے ایک کلمہ ذکر کیا جس کا مطلب یہ تھا کہ میں نے ان کے لیے پانی رکھا اسی دوران ایک بلی آ گئی اس بلی نے اس برتن میں سے پانی پی لیا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے برتن کا رخ اس کی طرف کر دیا تو اس بلی نے پانی پی لیا۔

سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا کہ میں غور سے ان کی طرف دیکھ رہی ہوں تو انہوں نے دریافت کیا: اے میری بھتیجی! کیا تم اس بات پر حیران ہو رہی ہو؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"یہ ناپاک نہیں ہے بلکہ یہ تمہارے پاس گھر میں آنے والے جانوروں میں سے ایک ہے"۔

شرح

جوٹھے کے احکام

مسئلہ: ہر چیز کے پسینے میں اس کے جوٹھے کے حکم کا اعتبار کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: گدھے اور خچر کا پسینہ یا لعاب اگر تھوڑے پانی میں شامل ہو جاتا ہے تو وہ اس کو خراب کر دے گا اگرچہ وہ لعاب یا پسینہ تھوڑا ہو۔ (محیط)

338- اخرجه ابوداؤد فی الطهارة، باب الوضوء بسؤر الكلب (الحديث 73) بنحوه، و ليس فيه السابعة بالتراب. تحفة الاشراف (14495)

339- تقدم فی الطهارة، سؤر الهرة (الحديث 68).

مسئلہ: اگر کپڑے پر ان کا لعاب یا پسینہ زیادہ بھی لگ جاتا ہے تو ظاہر الروایہ کے مطابق اس کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہوگا۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ: آدمی کا جوٹھا پاک ہوتا ہے جنبی شخص، حیض والی عورت، نفاس والی عورت بھی اس کے حکم میں شامل ہوں گے، البتہ شرابی، کافر یا ایسا شخص جس کے منہ سے خون نکلتا ہے ان کا حکم مختلف ہوگا، اگر وہ کسی برتن میں سے پانی پی لیتے ہیں تو ان کا جوٹھا نجس شمار ہوگا۔

اجنبی مرد کے لیے عورت کا جوٹھا اور عورت کے لیے اجنبی مرد کا جوٹھا مکروہ ہے، لیکن وہ ناپاک ہونے کے حوالے سے نہیں بلکہ لذت کے حصول کے حوالے سے ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ گھوڑے کا پس خوردہ پاک ہوتا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جن پرندوں اور چرندوں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے، البتہ وہ مرغی، اونٹ یا بیل جو نجاست کھاتے ہوں، ان کا جوٹھا مکروہ ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: وہ جانور جن کا خون نہیں بہتا ہے خواہ وہ پانی میں رہتے ہوں یا خشکی پر رہتے ہوں، ان کا جوٹھا پاک ہوتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: گھروں میں رہنے والے کیڑے مکوڑے جیسے سانپ، چوہا، بلی وغیرہ کا جوٹھا مکروہ تنزیہی ہے، یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: بلی کا جوٹھا کھانا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی بلی چوہا کھانے کے فوراً بعد پانی پی لیتی ہے تو وہ پانی نجس ہو جائے گا، لیکن اگر کچھ دیر کے بعد پیتی ہے تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: شکاری پرندوں اور درندوں کا جوٹھا مکروہ ہے، ایک روایت کے مطابق امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر اس طرح کے پرندوں کو قید کیا جاتا ہے اور اس کا مالک یہ جانتا ہے کہ اس شکاری پرندے کی چونچ پر کوئی نجاست نہیں لگی ہوئی تو اس کا جوٹھا مکروہ نہیں ہوگا اور مشائخ نے اسی قول کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: وہ جانور جو وحشی نہیں ہیں، لیکن ان کا گوشت بھی نہیں کھایا جاتا، ان کا جوٹھا پاک اور مکروہ ہے اور یہ حکم استحسان کے پیش نظر ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ: کتے، خنزیر، درندے اور چوپاؤں کا جوٹھا نجس ہوتا ہے۔ (کنز)

مسئلہ: ہر ایسا پرندہ یا جانور جس کا خون جاری نہیں ہوتا، اگر وہ پانی میں مر جاتا ہے تو پانی نجس نہیں ہوگا، جیسے مچھر، مکھی، بھڑ، بچھو وغیرہ۔

مسئلہ: اسی طرح اگر پانی کا جانور پانی میں مر جاتا ہے تو بھی پانی خراب نہیں ہوگا، جیسے مچھلی، مینڈک وغیرہ۔

پانچ مکوک پانی کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

345 - اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ - يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ - عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ وَّيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کرلیتے تھے اور تقریباً ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کرلیا کرتے تھے۔

346 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ ایک مد (پانی) کے ذریعے وضو کرلیا کرتے تھے اور ایک صاع (پانی) کے ذریعے غسل کرلیتے تھے۔

* * *

345-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ما يجزئه من الماء في الوضوء (الحديث 92) . و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في مقدار الماء للوضوء و الغسل من الجنابة (الحديث 268) . تحفة الاشراف (17854) .

346-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17837) .

3 - كِتَابُ الْحَيْضِ وَالْاِسْتِحَاضَةِ

حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "حیض اور استحاضہ (سے متعلق روایات)" میں 26 تراجم ابواب اور 46 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 6 ہوگی۔

1 - باب بَدْءُ الْحِيْضِ وَهَلْ يُسَمَّى الْحِيْضُ نِفَاسًا

باب: حیض کا آغاز' اس کو نفاس کہا جاسکتا ہے؟

347 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ "مَا لَكِ اَنَفِسْتِ ." قُلْتُ نَعَمْ . قَالَ "هٰذَا اَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِيْ مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَا تَطُوْفِيْ بِالْبَيْتِ ."

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷝ بیان کرتی ہیں' کہ ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا' جب ہم "سرف" کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا' نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے' تو میں اُس وقت رو رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی . جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ ایک ایسی چیز ہے' جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم ﷤ کی بیٹیوں کے نصیب میں لکھ دی ہے' تم وہ سب کچھ ادا کرو! جو حاجی ادا کرتے ہیں' البتہ تم بیت اللہ کا طواف نہ کرنا"۔

شرح

خون کی ان اقسام کا تذکرہ' جو خواتین کے ساتھ مخصوص ہیں' یہ تین قسمیں ہیں: حیض' نفاس' استحاضہ

347-تقدم في الطهارة، باب ما تفعل المحرمة اذا حاضت (الحديث 289) .

حیض کے احکام

حیض کی تعریف

مسئلہ: حیض وہ خون ہے جو رحم سے خارج ہوتا ہے لیکن ولادت کی وجہ سے (یعنی ولادت کے فوراً بعد) نہیں نکلتا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: پچھلی شرمگاہ سے نکلنے والا خون حیض شمار نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خون کا حیض ہونا چند اُمور پر موقوف ہے' ان میں سے ایک وقت ہے اور یہ ۹ برس کی عمر سے لے کر سن ایاس تک کی عمر ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: مختار قول کے مطابق سن ایاس سے مراد پچپن برس ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جب کوئی عورت اتنی عمر کے بعد خون دیکھتی ہے' تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا' ظاہری مذہب یہ ہے۔

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ وہ اس کے بعد ایسا خون دیکھتی ہے جو گاڑھا ہو' تو وہ حیض شمار ہوگا۔ (شرح مجمع ابن الملک)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ خون خارج ہونا چاہیے اور اسے نکل کر فرج کے باہر والے حصے تک آنا چاہیے' خواہ خون کا یہ خروج شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے وغیرہ کے گرنے کے ہمراہ ہو' جب تک ایسے کپڑے کا کچھ حصہ خون اور شرمگاہ کے باہر والے حصے کے درمیان حائل ہے' اس وقت تک حیض شمار نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: کوئی عورت پاک تھی' پھر اس نے شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر خون کا نشان دیکھا تو جس وقت اس نے اس کپڑے کو اُتارا تھا' اسی وقت سے حیض کا حکم جاری ہو جائے گا' اسی طرح حیض والی عورت نے شرمگاہ پر کپڑا رکھا اور پھر اسے (ایک متعین وقت تک) خون کا نشان نظر نہیں آیا تو جس وقت اس نے وہ کپڑا رکھا تھا' اس وقت سے خون کی آمد منقطع ہونے کا حکم جاری کیا جائے گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: حیض میں سیلان شرط نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ان میں سے ایک حکم یہ ہے کہ خون کا چھ مخصوص رنگوں میں سے کوئی ایک رنگ ہونا چاہیے: سیاہ' سرخ' زرد' مٹیالا' سبز' خاکی۔ (نہایہ)

مسئلہ: شرمگاہ پر رکھے ہوئے کپڑے پر موجود اس رنگ کا اعتبار ہوگا کہ جب کپڑے کو ہٹاتے وقت وہ کپڑا اترا ہو' اس وقت کا اعتبار نہیں ہوگا جب وہ خشک ہو جاتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب کپڑے کو ہٹایا گیا تھا اس وقت وہ سفید تھا' جب خشک ہو گیا تو اس کا رنگ زرد ہو گیا تو وہ سفید ہی شمار ہوگا' لیکن اگر کپڑے کو اُٹھانے کے وقت سرخ یا زرد رنگ نظر آیا' بعد میں خشک ہونے کے بعد وہ سفید ہو گیا تو جس حالت میں دیکھا تھا اس حالت کا اعتبار کیا جائے گا' تغیر کے بعد جو حالت سامنے آئی ہے' اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (تجنیس)

مسئلہ: اس بارے میں ایک امر حیض کی مدت ہے' ظاہر الروایہ کے مطابق حیض کی کم از کم مدت تین دن اور تین راتیں ہے۔ (تبیین)

حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت

مسئلہ: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ۱۰ دن اور ۱۰ راتیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض آنے سے پہلے طہر کی مکمل مدت گزر چکی ہو اور رحم میں حمل نہیں ہونا چاہیے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر عورت کو ایک مرتبہ خون آیا' اس کے بعد طہر آ گیا' پھر دوسری مرتبہ خون آ گیا تو دونوں مرتبہ خون آنے کے بعد درمیان حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت ہو (یعنی ۱۰ دن کے اندر دونوں مرتبہ ایسا ہو جائے) تو وہ پورا عرصہ حیض شمار ہوگا اور اگر دوسری مرتبہ آنے والا خون حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد آیا تو وہ حیض شمار نہیں ہوگا۔

مسئلہ: لیکن اگر دونوں مرتبہ کا خون ۱۰ دن کے اندر ہی آ جاتا ہے' تو طہر اور خون کی آمد دونوں حیض شمار ہوں گے' خواہ عورت کو پہلی مرتبہ حیض آ رہا ہو یا اسے مخصوص عادت کے مطابق پہلے بھی حیض آتا رہا ہو' لیکن اگر دس دن سے تجاوز کر جاتے ہیں' تو اگر حیض پہلی مرتبہ آیا ہے' تو ابتدائی دس دن حیض شمار ہوں گے' لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اس کی عام عادت کے مطابق دن حیض شمار ہوں گے اور باقی دن طہر شمار ہوں گے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: حیض کا آغاز طہر کے ذریعے ہونا جائز ہے' جبکہ اس سے پہلے خون موجود ہو' اسی طرح طہر کے ذریعے حیض کا ختم ہونا بھی جائز ہے' جبکہ اس کے بعد خون ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: جب طہر ۵ دن یا اس سے زیادہ ہو' تو وہ فصل کرنے والا شمار ہوگا (تو ۱۵ دن سے پہلے یا ۱۵ دن کے بعد) آنے والے خون میں سے ہر ایک کو الگ سے حیض قرار دیا جا سکے گا جہاں تک ممکن ہو۔ (محیط)

مسئلہ: طہر کی کم از کم مدت ۱۵ دن ہے' اس کی زیادہ سے زیادہ مدت کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کسی کی عادت مقرر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے' یعنی کوئی عورت ہے جو ایسی حالت میں بالغ ہوئی ہے کہ اسے مسلسل خون آ رہا ہے' تو ہر مہینے کے دس دن حیض سمجھے جائیں گے باقی دن طہر سمجھے جائیں گے۔ (ہدایہ)

دوسری فصل: نفاس سے متعلق احکام

نفاس کی تعریف

مسئلہ: اس سے مراد وہ خون ہے جو ولادت کے بعد آتا ہے' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: اگر بچہ پیدا ہو جاتا ہے اور عورت کا خون نہیں نکلتا تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پر غسل واجب نہیں ہوگا' امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی روایت نقل کی گئی ہے اور یہی قول صحیح ہے' تاہم بچے کے ہمراہ نجاست کے خروج کی وجہ سے عورت پر

وضو کرنا لازم ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس صورت میں بھی عورت پر غسل واجب ہوگا' اکثر مشائخ نے ان ہی کے قول کو اختیار کیا ہے اور صدر الشریعہ نے اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

نفاس کی کم از کم مدت

مسئلہ نفاس کی کم از کم مدت وہی ہے کہ جب تک خون آتا رہتا ہے' خواہ وہ ایک لمحے کے لیے ہی کیوں نہ ہو اور فتویٰ بھی اسی قول پر ہے جبکہ نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر چالیس دن کے بعد بھی خون آتا رہتا ہے' تو جس عورت کو پہلی مرتبہ نفاس آیا ہے' تو اس کے پہلے چالیس دن نفاس شمار ہوں گے اور باقی دن' استحاضہ شمار ہوں گے لیکن اگر اس عورت کو پہلے بھی نفاس آ چکا ہو' تو اس کی عام عادت کے مطابق دنوں کو نفاس قرار دیا جائے گا اور بقیہ دن استحاضہ شمار ہوں گے۔ (محیط)

مسئلہ: ان چالیس دنوں کے دوران' اگر دو مرتبہ خون کی آمد کے درمیان طہر آ جاتا ہے' تو خواہ وہ پندرہ دن کا ہی کیوں نہ ہو' تو بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے نفاس ہی سمجھا جائے گا' فتویٰ اسی پر ہے' جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نفاس کی عادت تبدیل ہو جاتی ہے۔

(خلاصہ)

تیسری فصل: استحاضہ کے احکام

استحاضہ کی تعریف

مسئلہ: حیض یا نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت گزر جانے کے بعد یا طہر کی کم از کم مدت پورے ہونے سے پہلے جو خون ظاہر ہوتا ہے' وہ استحاضہ قرار دیا جاتا ہے' یہ حکم اس خاتون کے لئے ہے جسے پہلی مرتبہ خون آیا ہے' تو حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت کے بعد' یعنی دس دن کے بعد' جتنے بھی دن تک خون آتا رہے گا' وہ استحاضہ شمار ہوگا' لیکن اگر عورت کو پہلے بھی حیض آتا تھا تو اب اس کی معمول کی عادت کے مطابق حیض شمار ہوگا اور اضافی دن استحاضہ شمار ہوں گے' اسی طرح حیض کی کم از کم مدت سے کم عرصے کے لیے جو خون آتا ہے' وہ بھی استحاضہ شمار ہوتا ہے' اسی طرح زیادہ عمر رسیدہ عورت یا زیادہ چھوٹی لڑکی کا خون نکل آئے تو وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ حاملہ عورت آغاز میں جو خون دیکھتی ہے یا بچے کی ولادت سے پہلے جو خون نکلتا ہے' وہ استحاضہ شمار ہوگا۔ (ہدایہ)

چوتھی فصل: حیض' نفاس' استحاضہ کے احکام

حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام

مسئلہ: حیض اور نفاس کے مشترکہ احکام آٹھ ہیں'

پہلا حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت سے نماز ساقط ہو جاتی ہے اور اس نماز کی قضاء بھی اس پر لازم نہیں ہوتی۔ (کفایہ)

مسئلہ عورت کو جب پہلی مرتبہ خون نظر آئے گا تو وہ اسی وقت نماز چھوڑ دے گی۔ (تاتارخانیہ' نوازل' تبیین)

مسئلہ جس نماز کے وقت میں حیض یا نفاس آ جاتا ہے' اس وقت کا فرض عورت کے ذمے سے ساقط ہو جائے گا' خواہ نماز پڑھنے کا وقت باقی رہا ہو یا نہ رہا ہو۔ (ذخیرہ)

مسئلہ اگر عورت نماز کے آخری وقت میں نماز شروع کرتی ہے' اور پھر سے حیض آ جاتا ہے' تو اب بعد میں اس پر اس نماز کی قضاء لازم نہیں ہوگی' لیکن اگر اس نے نفل نماز شروع کی تھی تو قضاء لازم ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ حیض والی عورت کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ نماز کے وقت وہ وضو کر کے اپنے گھر میں نماز پڑھنے کی مخصوص جگہ پر آ کر بیٹھ جائے اور جتنی دیر نماز ادا کرتی تھی' اتنی دیر سبحان اللہ' لا الٰہ الا اللہ پڑھتی رہے (یعنی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی رہے)۔ (سراجیہ)

مسئلہ: حیض والی عورت اگر آیت سجدہ کی تلاوت سن لیتی ہے' تو اس پر سجدہ واجب نہیں ہوتا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان پر روزہ رکھنا حرام ہوتا ہے' تاہم اس کی قضاء لازم ہوتی ہے۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض یا نفاس والی کسی عورت نے نفلی روزہ رکھا اور درمیان میں حیض آ گیا تو احتیاط کے پیش نظر اس پر قضاء لازم ہوگی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت اور جنبی شخص کا مسجد میں داخل ہونا حرام ہے' خواہ وہ وہاں بیٹھنے کے لیے مسجد میں داخل ہوں یا مسجد میں سے گزرنے کے لیے اس میں داخل ہو جائیں۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جو جگہ نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے' عید کی نماز ادا کرنے کے لیے مقرر کی جاتی ہے' صحیح قول کے مطابق ان پر مسجد کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔

(بحر الرائق)

مسئلہ: حیض والی عورت یا جنبی شخص قبرستان جا سکتے ہیں۔ (سراجیہ)

مسئلہ: ان کے بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ حیض اور نفاس والی عورت کے لیے خانہ کعبہ کا طواف کرنا حرام ہے خواہ مسجد کے باہر طواف کریں۔ (کفایہ)

مسئلہ: اسی طرح جنبی شخص کے لیے بھی طواف حرام ہے۔ (تبیین)

قرآن کی تلاوت ممنوع ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن پڑھنا حرام ہے' حیض والی عورت' نفاس والی عورت اور جنبی شخص قرآن کا کوئی حصہ بھی نہیں پڑھیں گے' خواہ ایک مکمل آیت ہو یا اس سے کم ہو' لیکن اگر وہ کسی آیت کا کوئی ٹکڑا قرأت

کی نیت سے نہیں بلکہ ذکر کے لیے پڑھ لیتے ہیں جیسے الحمدللہ کہہ دیتے ہیں یا بسم اللہ پڑھ لیتے ہیں' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ آیت کے ایسے الفاظ جو بات کرتے ہوئے عام طور پر محاورے میں زبان پر آ جاتے ہیں' ان کو ادا کرنا حرام نہیں ہو گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ حیض اور نفاس والی عورت اور جنبی شخص کے لیے تورات' زبور اور انجیل کو پڑھنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ اگر معلمہ کو حیض آ جاتا ہے' تو اس کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ ایک ایک لفظ کر کے لڑکوں کو تعلیم دے اور دو کلمات ادا کرنے کے درمیان توقف کرے' کیونکہ قرآن کو بچوں کے ساتھ پڑھنا اس کے لیے مکروہ نہیں ہو گا۔ (محیط)

مسئلہ ظاہر الروایہ کے مطابق حیض اور نفاس والی عورت کے لیے دعائے قنوت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جنبی شخص اور حیض والی عورت کے لیے دعا پڑھنا' اذان کا جواب دینا اور اس طرح کے دیگر کلمات پڑھنا جائز ہے۔ (سراجیہ)

قرآن کو چھونا ممنوع ہونا

مسئلہ: ان کے لیے ایک مخصوص حکم یہ بھی ہے کہ ان کے لیے قرآن کو چھونا حرام ہے' حیض' نفاس والی عورت' جنبی شخص' اور بے وضو شخص کے لیے قرآن کو چھونا جائز نہیں ہے' لیکن اگر قرآن کسی ایسے غلاف میں ہو جو اس سے جدا ہو سکتا ہو جیسے تھیلی میں ہو یا ایسی جلد میں ہو جو قرآن کے ساتھ سلی ہوئی نہ ہو' تو اسے چھونا جائز ہو گا' لیکن جو قرآن کے ساتھ متصل ہو' اسے چھونا جائز نہیں ہو گا' یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ) اسی پر فتویٰ ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ اسی طرح انسان نے جو کپڑے خود پہنے ہوئے ہوں' ان کے ذریعے بھی ایسی حالت میں قرآن کو نہیں چھو سکتا۔

مسئلہ اسی طرح تفسیر' فقہ اور حدیث کی کتابوں کو بھی چھونا جائز نہیں ہے' البتہ آستین سے چھونے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی درہم یا لوح یا کسی اور چیز پر قرآن کی پوری آیت لکھی ہوئی ہو' تو اسے بھی ایسی حالت میں چھونا جائز نہیں ہو گا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر قرآن کا فارسی ترجمہ یا (کسی بھی اور زبان میں ترجمہ) لکھا ہوا ہو' تو اسے چھونا امام ابوحنیفہ ﵀ کے نزدیک مکروہ ہے' صحیح قول کے مطابق امام ابویوسف ﵀ اور امام محمد ﵀ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: جنابت والے شخص' حیض یا نفاس والی عورت کے لیے قرآن کی طرف دیکھنا مکروہ نہیں ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص' حیض یا نفاس والی عورت کے لیے کوئی ایسی چیز تحریر کرنا جس کی بعض سطروں میں قرآن کی آیات آ جاتی ہیں' انہیں تحریر کرنا مکروہ ہے' اگرچہ وہ اس کو پڑھ نہیں رہے' جنبی شخص قرآن کو لکھے گا نہیں' اگرچہ تحریر زمین پر رکھی ہوئی ہو اور وہ

اس پر ہاتھ رکھے گا' اگرچہ وہ ایک آیت سے کم ہو۔ امام محمد ﵀ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسے تحریر نہ کرے' ہمارے مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (ذخیرہ)

صحبت حرام ہونا

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: ایسی عورت کے شوہر کے لیے ایسی عورت کا بوسہ لینا' اس کو اپنے پاس لٹانا' اس کے پورے جسم سے لذت حاصل کرنا جائز ہے' البتہ گھٹنے سے لے کر ناف تک لذت حاصل نہیں کی جائے گی' یہ حکم امام ابوحنیفہ ﵀ اور امام ابویوسف ﵀ کے نزدیک ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ اگر کوئی شخص ایسی حالت میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لیتا ہے اور یہ بات جانتا ہے کہ یہ عمل حرام ہے' تو اس پر توبہ و استغفار کے علاوہ کوئی چیز لازم نہیں ہو گی' تاہم اس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ دے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان احکام میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ حیض یا نفاس والی عورت کا خون جیسے ہی بند ہو گا' اس پر غسل کرنا واجب ہو جائے گا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر حیض والی عورت کی اکثر مدت یعنی حیض کی جو زیادہ سے زیادہ مدت ہے' جس کے دس دن گزر جاتے ہیں' تو ابھی اس نے غسل نہیں بھی کیا' تو اس کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہو گا' خواہ اس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آیا ہو یا اسے عام عادت کے مطابق حیض آتا ہو' تاہم مستحب یہ ہے کہ جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' اس کے ساتھ صحبت نہ کی جائے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی عورت کے حیض کا خون دس دن سے پہلے بند ہو جاتا ہے' تو جب تک وہ غسل نہیں کر لیتی' یا اس پر آخری نماز کا پورا وقت نہیں گزر جاتا جو تکبیر تحریمہ کہنے اور غسل کرنے کو کافی ہو' تو اس وقت اس کے ساتھ صحبت جائز نہیں ہو گی' کیونکہ نماز اسی وقت لازم ہوتی ہے جب نماز کا آخری وقت کم از کم اتنا موجود ہو (جتنی دیر میں غسل کر کے تکبیر تحریمہ کہی جا سکے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: اس بارے میں پورا وقت گزرنا شرط نہیں ہے' یعنی کسی نماز کے ابتدائی وقت میں خون بند ہوا اور اسی بند ہونے کی حالت میں وہ تمام وقت گزر جائے' یہ شرط نہیں ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر اس عورت کی عام عادت سے پہلے ہی خون کی آمد بند ہو جاتی ہے' تو اس کے ساتھ صحبت کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ غسل بھی کر چکی ہو اور یہ اس وقت تک مکروہ رہے گا' جب تک اس کی عام عادت کے دن پورے نہیں ہو جاتے ہیں' تاہم اس دوران احتیاط کے طور پر اس عورت کا روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہو گا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کسی عورت کو خون کی آمد دس دن سے پہلے بند ہو جاتی ہے اور وہ پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کر لیتی ہے' تو امام ابوحنیفہ ﵀ اور امام ابویوسف ﵀ کے نزدیک اس کے ساتھ صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں ہو گا جب تک وہ نماز ادا نہیں کر لیتی' پھر بعد میں اگر اسے پانی ملتا ہے' تو اب اس کے لیے (غسل کرنے سے پہلے) قرآن کی تلاوت حرام ہو گی' البتہ اس کے

ساتھ صحبت کرنا حرام نہیں ہوگا' یہ حکم ہمارے نزدیک ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: جس عورت کو پہلی مرتبہ حیض آئے اور وہ دس دن سے پہلے پاک ہو جائے یا جس عورت کو عام عادت سے کم مدت تک حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو وہ وضو اور غسل میں اتنی تاخیر کرے گی کہ نماز کا مکروہ وقت شروع نہ ہو جائے۔ (زاہدی)

مسئلہ: پانچ احکام ایسے ہیں جو حیض کے ساتھ مخصوص ہیں: عدت (پوری ہونا)' استبراء (یعنی رحم کا نطفے سے خالی ہونے کا حکم جاری کرنا)' بالغ ہونے کا حکم' طلاق سنت اور طلاق بدعت میں فرق۔ (کفایہ)

متواتر روزوں کے اتصال کا منقطع نہ ہونا۔ (تبیین' مضمرات)

معذور شخص کے احکام

عذر کے ثبوت کے لیے شرط

مسئلہ: پہلی مرتبہ عذر ثابت ہونے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر برقرار رہے اسی طرح عذر کے ختم ہونے کے لیے بھی یہ بات ضروری ہے کہ ایک نماز کے پورے وقت تک وہ عذر منقطع رہے' اس اصول کی بنیاد پر حکم یہ ہوگا کہ اگر ایک نماز کے وقت کے دوران خون آ گیا تو یہ نماز کے پورے وقت میں ثابت نہیں ہو سکے گا' اب اگر وہ عورت معذور کے طور پر وضو کر کے نماز پڑھ لیتی ہے' پھر اس نماز کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور دوسری نماز کا وقت شروع ہو جاتا ہے یا اسی نماز کے وقت کے دوران خون کی آمد منقطع ہو جاتی ہے' تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی' کیونکہ پورے وقت کے دوران عذر موجود نہیں رہا ہے' اگر اگلی نماز کے پورے وقت کے دوران عذر منقطع نہیں ہوتا' یہاں تک کہ اگلی نماز کا پورا وقت ختم ہو جاتا ہے' تو اب وہ اس نماز کا اعادہ نہیں کرے گی' کیونکہ اب یہاں ایک نماز کے پورے وقت میں عذر موجود ہے اور عذر کو باقی رہنے کے لیے یہ بات شرط ہے کہ کسی نماز کے پورے وقت کے دوران کوئی ایسا لمحہ نہیں ہونا چاہیے' جس میں وہ عذر موجود نہ ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: استحاضہ کا شکار عورت' جس شخص کو پیشاب کے قطرے آنے کی شکایت ہو' جس شخص کے دست جاری ہوں' جس شخص کی بار بار ہوا خارج ہو جاتی ہو' جس شخص کی نکسیر جاری ہو' جس شخص کو کوئی ایسا زخم لگا ہوا ہو جو مسلسل بہتا ہو اور بند نہ ہوتا ہو' اس طرح کے تمام افراد ہر نماز کے لیے الگ وضو کریں گے' اس وضو کے ذریعے اس وقت کے دوران جتنے بھی چاہیں فرض اور نوافل ادا کر لیں گے (بشرطیکہ کسی اور حدث کی وجہ سے وہ بے وضو نہ ہو جائیں)۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر (استحاضہ کا شکار عورت) کے وضو کے دوران خون نکل رہا تھا' پھر نماز پڑھنے کے وقت بند ہو گیا' پھر اگلی نماز کے تمام وقت تک بند رہا تو وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے گی۔ (شرح منیۃ المصلی)

وقت کا ختم ہونا بھی ناقض ہے

مسئلہ: معذور شخص کا وضو فرض نماز کا وقت ختم ہو جانے کے ذریعے ٹوٹتا ہے (یعنی اس حدث کے حوالے سے جو اسے بیماری کی شکل میں لاحق ہوا ہے)۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی معذور شخص عید کی نماز کے لیے وضو کرتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس وضو کے ذریعے ظہر کی نماز ادا کر سکتا ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ عید کی نماز چاشت کی نماز کی مانند ہے' لیکن اگر کوئی شخص ایک مرتبہ ظہر کی نماز کے لیے وضو کر لیتا ہے' تو پھر وہ ظہر کے وقت کے دوران عصر کی نماز کے لیے وضو نہیں کرے گا کیونکہ اس وضو کے ذریعے عصر کی نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے نزدیک جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر معذور شخص اس بات پر قادر ہو کہ زخم کو باندھ کر یا اس پر روئی وغیرہ رکھ کر خون کو بند کر سکتا ہے یا کوئی ایسی صورت ہو کہ بیٹھنے کے دوران خون جاری نہیں ہوتا اور کھڑے ہونے کی صورت میں جاری ہو جاتا ہے' تو اب اس معذور پر اس خون کو بند کرنا واجب ہوگا' کیونکہ جب وہ خون کو بند کر دے گا تو اب وہ معذور شمار نہیں ہوگا' البتہ حیض والی عورت اگر شرمگاہ پر کپڑا رکھ لیتی ہے اور اس کی وجہ سے خون بند ہو جاتا ہے' تو وہ بدستور حیض کی حالت میں ہی شمار ہوتی ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی طرح نفاس یا استحاضہ والی عورت اگر کپڑا وغیرہ رکھ لیتی ہے' تو وہ نفاس اور استحاضہ کے حکم سے خارج نہیں ہو گی۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر آنکھ میں درد کی وجہ سے یا آنکھ دکھنے آنے کی وجہ سے اس سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو' تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کرے گا' کیونکہ اس کے پیپ ہونے کا احتمال موجود ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جس شخص کی نکسیر جاری ہو جاتی ہو یا زخم سے خون بہہ رہا ہو' وہ نماز کے آخری وقت تک انتظار کرے گا' اگر آخری وقت کے قریب بھی خون بند نہیں ہوتا تو وقت ختم ہونے سے پہلے اس نماز کو ادا کر لے گا۔ (ذخیرہ)

•••—•••—•••

2 - باب ذِكْرِ الْاِسْتِحَاضَةِ وَاِقْبَالِ الدَّمِ وَاِدْبَارِهِ

باب' استحاضہ کا تذکرہ' خون کا آنا اور ختم ہو جانا

348 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ مِّنْ بَنِيْ اَسَدِ قُرَيْشٍ اَنَّهَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّهَا تُسْتَحَاضُ فَزَعَمَتْ اَنَّهُ قَالَ لَهَا "اِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِيْ وَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّيْ".

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں: قریش کے خاندان بنو اسد سے تعلق رکھنے والی سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ انہیں استحاضہ کی شکایت ہے۔ سیّدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ کا خون ہے' جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے' تو تم

348-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201)

غسل کر کے اور اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

349 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْتَسِلِي"۔

☆☆ عروہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے (اس خاتون سے) فرمایا:

"جب حیض آ جائے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم غسل کر لو"۔

350 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَفْتَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ جَحْشٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَقَالَ "اِنَّ ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي". فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا انہوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"یہ کسی (دوسری) رگ (کا خون) ہے تم غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرو"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

3 - باب الْمَرْاَةِ يَكُونُ لَهَا اَيَّامٌ مَعْلُومَةٌ تَحِيضُهَا كُلَّ شَهْرٍ

باب: ایسی عورت (کا حکم) جسے ہر ماہ متعین دنوں میں ہی حیض آتا ہو

351 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّمِ۔ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْآنَ دَمًا۔ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "امْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي". وَاَخْبَرَنَا بِهِ قُتَيْبَةُ مَرَّةً اُخْرٰى وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ جَعْفَرَ بْنَ رَبِيعَةَ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ام حبیبہ (بنت جحش) رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے خون کا مسئلہ دریافت کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اُس عورت کے ٹب کو دیکھا ہے جو خون سے بھرا ہوا ہوتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ نے اُس خاتون سے یہ فرمایا تھا:

"پہلے تم اپنے حیض کے دنوں میں جتنا عرصہ رکی رہتی تھی اتنا عرصہ رکی رہا کرو، پھر غسل کر لیا کرو"۔

349-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 202) .

350-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 206) .

351-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 207) .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس کی سند میں جعفر بن ربیعہ نامی راوی کا تذکرہ نہیں ہے۔

352 - اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَخْبَرَنِي عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اِنِّي اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ تِلْكَ الْاَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي"۔

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا اُس نے عرض کی مجھے استحاضہ کی شکایت ہو جاتی ہے میں پاک نہیں ہوتی، تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"نہیں تمہیں پہلے جتنے دنوں حیض آیا کرتا تھا، اتنے عرصے تک تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو، پھر اس کے بعد غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

353 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي اَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِالثَّوْبِ ثُمَّ لِتُصَلِّي"۔

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں ایک خاتون کا خون بہت زیادہ خارج ہوتا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے اس خاتون کا مسئلہ دریافت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"وہ عورت اس بات کا جائزہ لے کہ اس بیماری میں مبتلا ہونے سے پہلے اُسے ہر مہینے کتنے دن حیض آیا کرتا تھا، پھر ہر مہینے میں اسی حساب سے وہ نماز پڑھنا ترک کر دیا کرے جب وہ عرصہ گزر جایا کرے تو وہ غسل کر کے کپڑے کو اچھی طرح باندھ کر نمازیں پڑھنا شروع کر دیا کرے"۔

4 - باب ذِكْرِ الْاَقْرَاءِ

باب۔ قروء کا تذکرہ

354 - اَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ - وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ - قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ - عَنْ اَبِي بَكْرٍ - وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ - عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ الَّتِي كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَاَنَّهَا

352-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208)

353-تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 208)

354-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 209)

اسْتُحِيضَتْ لَا تَطْهُرُ فَذُكِرَ شَأْنُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنَّهَا رَكْضَةٌ مِنَ الرَّحِمِ لِتَنْظُرْ قَدْرَ قَرْئِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ لَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ ثُمَّ تَنْظُرْ مَا بَعْدَ ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ اُم حبیبہ بنت جحش رضی اللہ عنہا جو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کی اہلیہ تھیں' انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی' خون کی آمد رکتی نہیں تھی ان کا مسئلہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے ذکر کیا گیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ رحم کی ایک رگ (سے نکلنے والا مواد) ہے وہ عورت اپنے ان ایام کا حساب لگائے کہ اس سے پہلے جتنے دن اُسے حیض آیا کرتا تھا' پھر وہ اسی حساب سے نماز پڑھنا ترک کیے رکھے' پھر وہ اس کے بعد کا حساب لگائے (یعنی کتنا عرصہ طہر پر مشتمل ہوتا تھی) وہ عورت ہر نماز کے وقت غسل کرلیا کرے"۔

355 - أَخْبَرَنَا أَبُو مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ جَحْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ سَبْعَ سِنِينَ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ" فَأَمَرَهَا أَنْ تَتْرُكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا وَحَيْضَتِهَا وَتَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ جحش کی صاحبزادی کو سات برس تک استحاضہ کی شکایت رہی' اُس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ حیض نہیں ہے بلکہ یہ ایک اور رگ (کا مواد) ہے"۔ نبی اکرم ﷺ نے اس خاتون کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے طہر اور حیض کے ایام کے حساب سے نماز پڑھنا ترک کرے اور پھر (ہر نماز کے وقت) غسل کر کے نماز ادا کرلیا کرے"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) وہ خاتون ہر نماز کے وقت غسل کیا کرتی تھیں۔

356 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قَرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي وَإِذَا مَرَّ قَرْؤُكِ فَلْتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْءِ إِلَى الْقَرْءِ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ مَا ذَكَرَ الْمُنْذِرُ.

☆☆ عروہ بیان کرتے ہیں' سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے' کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ کے سامنے خون آنے کی شکایت کی' نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: "یہ دوسری رگ (کا مواد) ہے' تم اس بات کا جائزہ لو جب تمہارا حیض آجائے' تو تم نماز ادا نہ کرو' اور جب تمہارا حیض گزر جائے' تو تم پاک ہو جاؤ' اور ایک حیض سے دوسرے حیض تک کے درمیانی عرصے (یعنی طہر کی مدت کے برابر) نمازیں ادا کرتی رہو"۔

355-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 210) . تحفة الاشراف (16455) .

356-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 211) .

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہی حدیث عروہ کے صاحبزادے ہشام نے عروہ کے حوالے سے نقل کی ہے' لیکن انہوں نے اس حدیث میں وہ چیز ذکر نہیں کی جو منذر (بن مغیرہ) نامی راوی نے ذکر کی ہے۔

357 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد (عروہ بن زبیر) کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کی شکایت ہے' میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کیے رکھوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "نہیں! یہ ایک دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آجایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کردیا کرو اور جب وہ ختم ہوجائے' تو تم خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کردو"۔

5 - باب جَمْعِ الْمُسْتَحَاضَةِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَغُسْلِهَا إِذَا جَمَعَتْ

باب: استحاضہ والی عورت کا دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا جب وہ نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گی' تو ایک ہی مرتبہ غسل کرے گی

358 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً مُسْتَحَاضَةً عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهَا إِنَّهُ عِرْقٌ عَانِدٌ وَأُمِرَتْ أَنْ تُؤَخِّرَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلَ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتُؤَخِّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلَ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا وَاحِدًا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن قاسم اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک عورت کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی' اُس عورت کو یہ کہا گیا' کہ یہ ایک ایسی رگ کا خون ہے' جو رُکے گا نہیں اور اس عورت کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ ظہر کی نماز کو مؤخر کردیا کرے اور عصر کی نماز جلدی ادا کرلیا کرے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک مرتبہ غسل کرلیا کرے' پھر وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کردیا کرے اور عشاء کی نماز جلدی ادا کرلیا کرے اور ان دونوں کے

357-تقدم في الطهارة، ذكر الاقراء (الحديث 212) .

358-تقدم في الطهارة، ذكر اغتسال المستحاضة (الحديث 213) .

لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے اور پھر وہ صبح کی نماز کے لیے ایک مرتبہ غسل کیا کرے۔

359 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ . فَقَالَ "تَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُؤَخِّرُ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلُ الْعَصْرَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلُ الْعِشَاءَ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيهِمَا جَمِيعًا وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ".

★★ قاسم (بن محمد، ام المومنین) سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ وہ عورت مستحاضہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"وہ اپنے حیض کے مخصوص ایام کے دوران بیٹھی رہے گی پھر وہ غسل کرے گی وہ ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرے گی اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کرے گی اور غسل کرے گی اور پھر نماز ادا کرے گی وہ مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرے گی اور عشاء کی نماز جلدی ادا کرے گی اور غسل کرکے یہ دونوں نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرے گی پھر وہ فجر کی نماز کے لیے غسل کیا کرے"۔

6 - باب الْفَرْقِ بَيْنَ دَمِ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ

باب: حیض اور استحاضہ کے خون کے درمیان فرق (کا تذکرہ)

360 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو - وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ - عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ - فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ - فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ".

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ هَذَا مِنْ كِتَابِهِ.

★★ عروہ بن زبیر سیدہ فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہیں استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا:

"جب حیض کا خون آ رہا ہو تو وہ سیاہ خون ہوگا جو پہچانا جائے گا تو اس دوران تم نماز ادا نہ کرو اور جب دوسری رنگت کا خون آجائے تو اس وقت تم وضو کرلو کیونکہ یہ کسی دوسری رگ کا (مواد) ہوگا"۔

محمد بن مثنیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں (میرے استاد) ابن ابی عدی نے مجھے یہ روایت اپنی تحریر میں سے بیان کی ہے (یعنی اپنی کتاب کو دیکھ کر یا اپنی تحریر کو دیکھ کر بیان کی ہے)۔

359- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (15881) .

360- تقدم في الطهارة، ذكر الاغتسال من الحيض (الحديث 201) بنحوه .

361 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ حِفْظِهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ مَا ذَكَرَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی تو نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا:

"حیض کا خون سیاہ ہوتا ہے جو پہچانا جاتا ہے جب وہ ہو تو تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ اور جب دوسری رنگت (کا مواد) نکل آئے تو تم وضو کرکے نماز پڑھ لیا کرو"۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی محدثین نے نقل کیا ہے اور ان میں سے کسی ایک نے بھی وہ چیز نقل نہیں کی جو ابن ابی عدی راوی نے نقل کی ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

362 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتُحِيضَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ". قِيلَ لَهُ فَالْغُسْلُ قَالَ "وَذَلِكَ لَا يَشُكُّ فِيهِ أَحَدٌ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ "وَتَوَضَّئِي". غَيْرُ حَمَّادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ .

★★ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ فرماتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش کو استحاضہ کی شکایت ہوگئی اُس نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا اُس نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہوگئی ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا میں نمازیں پڑھنا ترک کر دوں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ کسی دوسری رگ (کا مواد) ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جائے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کے وضو کر کے نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو چونکہ یہ ایک دوسری رگ کا خون ہے یہ حیض

361- تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 216)

362- تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 217) .

نہیں ہے"۔

ان سے کہا گیا پھر غسل ہوگا' انہوں نے فرمایا' اس میں تو کسی کو شک ہی نہیں ہے۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس حدیث کو کئی راویوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور کسی نے بھی اس میں یہ ذکر نہیں کیا' "تم وضو کر لو"۔ یہ صرف حماد نامی راوی نے نقل کیا ہے باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

363 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے استحاضہ کی شکایت ہے میں پاک نہیں ہوتی ہوں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آ جائے گا' تو تم نماز ادا کرنے سے رک جایا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے خون کو دھو کر نماز پڑھ لیا کرو"۔

364 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دوسری رگ کا مواد ہے یہ حیض نہیں ہے جب حیض آیا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب اس کی (متعین) مقدار گزر جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون کو دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

365 - أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامًا يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

363-انفرد به النسائي ـ تحفة الأشراف (16975) ۔

364-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 218)

أَنَّ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَتْرُكُ الصَّلَاةَ قَالَ "لَا إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ". قَالَ خَالِدٌ وَفِيمَا قَرَأْتُ عَلَيْهِ "وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي".

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ فاطمہ بنت ابوحبیش ؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں پاک نہیں ہوتی ہوں' تو کیا میں نماز پڑھنا ترک کر دوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

"نہیں' یہ دوسری رگ کا مواد ہے"۔

حارث نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ میں نے اپنے استاد کے سامنے جو الفاظ پڑھ کر سنائے تھے' اس میں یہ الفاظ بھی شامل تھے:

"یہ حیض نہیں ہے' جب حیض آ جایا کرے تو تم نماز پڑھنا ترک کر دیا کرو اور جب وہ ختم ہو جایا کرے تو تم اپنے آپ سے خون دھو کر نماز پڑھنا شروع کر دیا کرو"۔

7 - باب الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

باب: زرد اور مٹیالے مواد (کا حکم)

366 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ كُنَّا لَا نَعُدُّ الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ شَيْئًا.

☆☆ محمد (بن سیرین) بیان کرتے ہیں' سیدہ ام عطیہ ؓ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ہم لوگ (یعنی ہم خواتین) زرد یا مٹیالے مواد کو کچھ نہیں سمجھتی تھیں (یعنی ہم اسے حیض شمار نہیں کیا کرتی تھیں)۔

8 - باب مَا يَنَالُ مِنَ الْحَائِضِ وَتَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ) الْآيَةَ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ کیا' کیا جا سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر

"لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو: وہ نجاست ہے تو تم حیض کے دوران عورتوں سے الگ رہو"۔

365-تقدم في الطهارة، باب الفرق بين دم الحيض و الاستحاضة (الحديث 219) ۔

366-أخرجه البخاري في الحيض، باب الصفرة و الكدرة في غير ايام الحيض (الحديث 326) و أخرجه ابو داود في الطهارة، باب في المرأة ترى الكدرة و الصفرة بعد الطهر (الحديث 308) و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الحائض ترى بعد الطهر الصفرة و الكدرة (الحديث 647) تحفة الأشراف (18096) ۔

367 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُودُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ مِنْهُمْ لَمْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَلَا يُشَارِبُوهُنَّ وَلَا يُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى﴾ الْآيَةَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَيُجَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَصْنَعُوا بِهِنَّ كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا الْجِمَاعَ. فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يَدَعُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفَنَا فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ فَأَخْبَرَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا أَنُجَامِعُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَعُّرًا شَدِيدًا حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةَ لَبَنٍ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَرَدَّهُمَا فَسَقَاهُمَا فَعُرِفَ أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا۔

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں کا یہ معمول تھا کہ جب ان میں سے کسی عورت کو حیض آ جاتا تھا تو وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھاتے پیتے نہیں تھے اور گھر میں اس کے ساتھ نہیں رہا کرتے تھے لوگوں نے اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کیا۔

"لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں' تم فرما دو، یہ نجاست ہے"۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ ہدایت کی کہ وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھا پی سکتے ہیں' گھروں میں ان کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ سب کچھ کر سکتے ہیں۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر) یہودیوں نے یہ کہا۔

اللہ کے رسول ہر معاملے میں ہماری مخالفت ہی کرتے ہیں۔

تو حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا اور ان دونوں نے عرض کی۔ کیا ہم ایسی خواتین کے ساتھ ان کے حیض کے دوران صحبت نہ کر لیا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا' یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا' کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر ناراضگی کا اظہار کریں گے' یہ دونوں حضرات اٹھ کر چلے گئے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دودھ کا تحفہ پیش کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو بلوایا' وہ دونوں آئے' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دودھ ان کو پلایا' اس سے یہ پتا چل گیا' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر (زیادہ) ناراض نہیں ہوئے ہیں۔

9 - باب ذِكْرِ مَا يَجِبُ عَلَى مَنْ أَتَى حَلِيلَتَهُ فِي حَالِ حَيْضِهَا مَعَ عِلْمِهِ بِنَهْيِ اللّٰهِ تَعَالٰى

367- تقدم في الطهارة، باب تاويل قول الله عز وجل: (ويسئلونك عن المحيض) (الحديث 287) مختصراً.

باب: جب کسی شخص کو اس بات کا پتہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع کیا ہے اور پھر بھی وہ اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لے (تو اس کا حکم کیا ہوگا؟)

368 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں جو شخص اپنی بیوی کے ساتھ اس کے حیض کے دوران صحبت کر لیتا ہے' اُسے ایک دینار (راوی کو شک ہے' کہ شاید یہ لفظ ہے) نصف دینار صدقہ کرنا چاہیے۔

10 - باب مُضَاجَعَةِ الْحَائِضِ فِي ثِيَابِ حَيْضَتِهَا

باب: جب حیض والی عورت نے حیض کے مخصوص کپڑے پہنے ہوں' تو اس کے ساتھ لیٹنے (کا حکم)

369 أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَأَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ح وَأَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ - وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ - قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهَا قَالَتْ بَيْنَمَا أَنَا مُضْطَجِعَةٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَفِسْتِ". قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ۔
وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ۔

★★ سیدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیٹی ہوئی تھی' اسی دوران مجھے حیض آ گیا' تو میں وہاں سے اُٹھ کر چلی گئی' پھر میں نے اپنے حیض کے مخصوص کپڑے پہن لیے (جب میں واپس آئی) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہیں حیض آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں' تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پاس بلایا اور میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں لیٹ گئی۔

روایت کے یہ الفاظ عبیداللہ بن سعید نامی راوی کے ہیں۔

11 - باب نَوْمِ الرَّجُلِ مَعَ حَلِيلَتِهِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی چادر میں لیٹ جانا' جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو

368- تقدم في الطهارة، باب ما يجب على من اتى حليلته في حال حيضها بعد علمه بنهي الله عز وجل عن وطئها (الحديث 288)

369- تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 282)

370 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلَاسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيتُ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا طَامِثٌ حَائِضٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ غَسَلَ مَكَانَهُ لَمْ يَعْدُهُ وَصَلَّى فِيهِ .

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی لحاف میں رات بسر کیا کرتے تھے حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی' تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھو دیتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ کچھ نہیں کرتے تھے' پھر آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے (پھر واپس آکر میرے پاس لیٹ جایا کرتے تھے) پھر اگر مجھ سے کوئی چیز آپ ﷺ کو لگ جاتی' تو آپ ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے' اس جگہ کو دھولیا کرتے تھے (جہاں خون لگا ہوتا تھا) اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے (یعنی پورے کپڑے کو نہیں دھوتے تھے) اور پھر اس کپڑے میں نماز ادا کرلیا کرتے تھے۔

12 - باب مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے ساتھ مباشرت کرنا

371 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَشُدَّ إِزَارَهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا .

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی اپنی کسی زوجہ محترمہ کو) جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتیں' یہ ہدایت کرتے کہ وہ اپنا تہبند باندھ لے' پھر آپ ﷺ اس کے ساتھ مباشرت کرلیے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کرلیتے تھے)۔

372 أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا حَاضَتْ أَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُهَا

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ ہم میں سے کسی ایک کو (یعنی نبی اکرم ﷺ کی کسی ایک زوجہ محترمہ کو) جب حیض آجاتا تو نبی اکرم ﷺ اسے یہ ہدایت کرتے کہ وہ تہبند باندھ لے تو آپ اس کے ساتھ مباشرت کرلیتے تھے (یعنی جسم کے ساتھ جسم کو مس کرلیتے تھے)۔

370-تقدم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 283)

371-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 284) .

372-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 285) .

13 - باب ذِكْرِ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَى نِسَائِهِ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ جب نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ کو حیض آتا تھا تو آپ ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟

373 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ - وَهُوَ أَبُو بَكْرٍ - عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي فَسَأَلَتَاهَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ إِذَا حَاضَتْ إِحْدَاكُنَّ قَالَتْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا حَاضَتْ إِحْدَانَا أَنْ تَتَّزِرَ بِإِزَارٍ وَاسِعٍ ثُمَّ يَلْتَزِمُ صَدْرَهَا وَثَدْيَيْهَا .

★★ جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں' میں اپنی والدہ اور خالہ کے ہمراہ سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میری امی اور میری خالہ نے ان سے دریافت کیا: جب آپ (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی ایک کو پایا جاتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ان کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ ؓ نے فرمایا: جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا تھا تو نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے کہ ہم بڑا تہبند باندھ لیں' پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس خاتون کے سینے اور چھاتیوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے تھے۔

374 - أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ وَاللَّيْثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ عَنْ بُدَيَّةَ وَكَانَ اللَّيْثُ يَقُولُ نَدَبَةَ - مَوْلَاةِ مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ يَبْلُغُ أَنْصَافَ الْفَخِذَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ مُحْتَجِزَةً بِهِ .

★★ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ اپنی کسی زوجہ محترمہ کے ساتھ مباشرت کرلیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون حیض کی حالت میں ہوتی تھیں' لیکن اس وقت جب اس خاتون نے تہبند باندھا ہوتا تھا' جو اس خاتون نے نصف زانوں تک (راوی کو یہ شک ہے' کہ شاید یہ الفاظ ہیں:) گھٹنوں تک ہوتا تھا۔

لیث نامی راوی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"اس خاتون نے اسے اچھی طرح باندھا ہوتا تھا"۔

14 - باب مُؤَاكَلَةِ الْحَائِضِ وَالشُّرْبِ مِنْ سُؤْرِهَا

باب حیض والی عورت کے ساتھ بیٹھ کر کھانا اور اس کے جوٹھے کو پی لینا

373-تفرد به النسائي. تحفة الأشراف (16055)

374-تقدم في الطهارة، باب مباشرة الحائض (الحديث 286)

375 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ شُرَيْحٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ هَلْ تَأْكُلُ الْمَرْأَةُ مَعَ زَوْجِهَا وَهِيَ طَامِثٌ قَالَتْ نَعَمْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُونِي فَآكُلُ مَعَهُ وَأَنَا عَارِكٌ كَانَ يَأْخُذُ الْعَرْقَ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ فَأَعْتَرِقُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَعْتَرِقُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْعَرْقِ وَيَدْعُو بِالشَّرَابِ فَيُقْسِمُ عَلَيَّ فِيهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَشْرَبَ مِنْهُ فَآخُذُهُ فَأَشْرَبُ مِنْهُ ثُمَّ أَضَعُهُ فَيَأْخُذُهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَيَضَعُ فَمَهُ حَيْثُ وَضَعْتُ فَمِي مِنَ الْقَدَحِ .

☆☆ شریح بن ہانی بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا کوئی عورت اپنے شوہر کے ساتھ بیٹھ کر کچھ کھا سکتی ہے جبکہ وہ عورت حیض کی حالت میں ہو؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ مجھے پاس بلاتے تھے میں آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر کھا لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔ نبی اکرم ﷺ ہڈی والا گوشت لیتے وہ اصرار کر کے مجھے وہ کھانے کے لیے کہتے: میں اس میں سے دانت کے ذریعے کچھ گوشت نوچ لیتی اور پھر واپس کر دیتی تو نبی اکرم ﷺ اسے لے کر اس میں سے دانت کے ذریعے بوٹی توڑتے تھے اور آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے تھے جہاں میں نے بوٹی توڑتے ہوئے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔ پھر نبی اکرم ﷺ کوئی مشروب منگواتے اور مجھ سے اصرار کرتے کہ آپ ﷺ سے پہلے میں اسے پی لوں تو میں اسے لے کر اس میں سے کچھ پی لیتی پھر میں اسے پرے کر دیتی تو نبی اکرم ﷺ اسے لیتے اور اس میں سے پی لیتے آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ رکھتے جہاں پیالے میں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

376 - أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ فَاهُ عَلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي أَشْرَبُ مِنْهُ وَيَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِي وَأَنَا حَائِضٌ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اس جگہ رکھتے تھے جہاں سے میں نے پانی پیا ہوتا تھا آپ ﷺ میرے بچے ہوئے پانی کو پی لیا کرتے تھے جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

15 - باب الْإِنْتِفَاعِ بِفَضْلِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت کے بچائے ہوئے (کھانے یا پانی) کو استعمال کرنا

377 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

375-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) مختصراً

376-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

377-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70) .

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَاوِلُنِي الْإِنَاءَ فَأَشْرَبُ مِنْهُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ أُعْطِيهِ فَيَتَحَرَّى مَوْضِعَ فَمِي فَيَضَعُهُ عَلَى فِيهِ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ برتن میری طرف بڑھاتے تھے میں اس میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ آپ ﷺ کو دے دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اہتمام کے ساتھ اسی جگہ پر اپنا منہ مبارک رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

378 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَسُفْيَانُ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ مِنَ الْقَدَحِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ مِنْهُ وَأَتَعَرَّقُ مِنَ الْعَرْقِ وَأَنَا حَائِضٌ فَأُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں پیالے میں سے پی لیتی تھی جبکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں وہ پیالہ نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو آپ ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے اسی طرح میں بعض اوقات میں دانت کے ذریعے ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی تھی جبکہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی پھر میں اسے نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھا دیتی تھی تو نبی اکرم ﷺ اپنا منہ مبارک اسی جگہ پر رکھتے تھے جہاں میں نے اپنا منہ رکھا ہوتا تھا۔

16 - باب الرَّجُلِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

باب: کسی شخص کا ایسی حالت میں قرآن کی تلاوت کرنا جبکہ اس کا سر اس کی بیوی کی گود میں ہو اور وہ عورت اس وقت حیض کی حالت میں ہو

379 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَأْسُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کا سر مبارک ہم میں سے کسی ایک (زوجہ محترمہ) کی گود میں ہوتا تھا اور وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی نبی اکرم ﷺ اس وقت تلاوت کر لیا کرتے تھے۔

17 - باب سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَنِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے نماز کا ساقط ہو جانا

378-تقدم في الطهارة، باب سور الحائض (الحديث 70)

379-تقدم في الطهارة، باب في الذي يقرأ القرآن و رأسه في حجر امرأته و هي حائض (الحديث 273) .

380 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كُنَّا نَحِيضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ. (موقوف)

☆☆ معاذہ عدویہ بیان کرتی ہیں: کہ ایک خاتون نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: کیا حیض والی عورت نماز کی قضاء کرے گی؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم حروریہ (انتہاء پسند) ہو؟ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم لوگوں کو بھی حیض آیا کرتا تھا' لیکن ہم لوگ ان کی قضاء نہیں کرتی تھیں اور نہ ہی ہمیں ان کی قضاء کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

شرح

جس وقت جنگ صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں اہل عراق اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے اہل شام کے درمیان جنگ ہوئی اور جنگ ختم ہونے سے پہلے فریقین میں صلح کے لیے ثالث مقرر کیے اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لشکر میں سے کچھ افراد نے بغاوت کردی' عربی میں بغاوت کے لیے لفظ خروج استعمال ہوتا ہے۔ ان باغیوں کو خارجی یا خوارج کہا گیا۔ انہیں کا ایک گروہ "حروریہ" کہلاتا تھا۔ یہ لوگ بعض مذہبی معاملات میں غیر ضروری شدت پسندی کے قائل تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس خاتون سے یہی فرمایا کیا تم حروریہ ہو؟ یعنی تمہارے اس سوال سے حروریوں یعنی خارجیوں کی شدت پسندی محسوس ہوتی ہے۔

18 - باب اسْتِخْدَامِ الْحَائِضِ

باب: حیض والی عورت سے خدمت لینا

381 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ قَالَ "يَا عَائِشَةُ نَاوِلِينِي الثَّوْبَ". فَقَالَتْ إِنِّي لَا أُصَلِّي. فَقَالَ "إِنَّهُ لَيْسَ فِي يَدِكِ". فَنَاوَلَتْهُ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے عائشہ! مجھے کپڑا پکڑا دو"۔ انہوں نے عرض کی: میں نماز ادا نہیں کرسکتی (یعنی میں حیض کی حالت میں ہوں) تو

380-أخرجه البخاري في الحيض، باب لا تقضي الحائض الصلاة (الحديث 321) . و أخرجه مسلم في الحيض، باب وجوب قضاء الصوم على الحائض دون الصلاة (الحديث 67 و68 و69) . و أخرجه أبو داؤد في الطهارة، باب في الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 262 و263) . و أخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الحائض أنها لا تقضي الصلاة (الحديث 30) . و أخرجه النسائي في الصوم وضع الصيام عن الحائض (الحديث 2317) . و أخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الحائض لا تقضي الصلاة (الحديث 631) . تحفة الأشراف (17964) .

381-تقدم في الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 270)

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ (حیض) تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے وہ کپڑا نبی اکرم ﷺ کو پکڑا دیا۔

382 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبِيدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ ح وَأَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ". فَقُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَتْ حَيْضَتُكِ فِي يَدِكِ". قَالَ إِسْحَاقُ أَنْبَأَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں سے مجھ سے فرمایا: کہ مجھے فلاں کپڑا پکڑا دو۔ میں نے عرض کی: میں حیض کی حالت میں ہوں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تمہارا حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے"۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

19 - باب بَسْطِ الْحَائِضِ الْخُمْرَةَ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دینا

383 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْبُوذٍ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ مَيْمُونَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ إِحْدَانَا فَيَتْلُو الْقُرْآنَ وَهِيَ حَائِضٌ وَتَقُومُ إِحْدَانَا بِخُمْرَتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَتَبْسُطُهَا وَهِيَ حَائِضٌ.

☆☆ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے ہم میں سے کسی کی گود میں اپنا سر رکھا ہوتا تھا اور اس دوران آپ ﷺ تلاوت کرلیا کرتے تھے جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اسی طرح ہم میں سے کوئی ایک اٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی نماز کی جگہ پر چٹائی بچھا دیتی تھی' جبکہ وہ خاتون اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

20 - باب تَرْجِيلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ

باب: حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر میں کنگھی کرنا جبکہ وہ شخص مسجد میں معتکف ہو

384 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي

382-تقدم في الطهارة، باب استخدام الحائض (الحديث 271)

383-تقدم في الطهارة، باب بسط الحائض الخمرة في المسجد (الحديث 272)

384-أخرجه البخاري في الاعتكاف، باب المعتكف يدخل رأسه البيت للغسل (الحديث 2046) . تحفة الأشراف (16641) .

حَائِضٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کردیا کرتی تھیں حالانکہ وہ حیض کی حالت میں ہوتی تھیں اور نبی اکرم ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے نبی اکرم ﷺ اپنا سر ان کی طرف کردیتے تھے جبکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے حجرے میں ہوتی تھیں۔

21 - باب غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا

باب. حیض والی عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا

385 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُدْنِي إِلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنا سر میری طرف بڑھا دیتے تھے آپ ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے تو میں اسے دھو دیا کرتی تھیں حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

386 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ - وَهُوَ ابْنُ عِيَاضٍ - عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ مسجد سے اپنا سر آگے بڑھا دیتے تھے اور آپ ﷺ اس وقت معتکف ہوتے تھے میں اسے دھو دیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

387 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا حَائِضٌ ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سر میں کنگھی کردیا کرتی تھی حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

22 - باب شُهُودِ الْحُيَّضِ الْعِيدَيْنِ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ

باب حیض والی عورتوں کا عید کی نماز اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شریک ہونا

388 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ لَا تَذْكُرُ

---

385 - تقدم في الطهارة، باب غسل الحائض راس زوجها (الحديث 274) .

386 - انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6334) .

387 - تقدم في الطهارة باب غسل الحائض راس زوجها (الحديث 276) .

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَالَتْ بِأَبَا ۔ فَقُلْتُ سَمِعْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ نَعَمْ بِأَبَا قَالَ "لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ فَيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ وَتَعْتَزِلِ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى" ۔

☆☆ حفصہ بنت سیرین بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا جب بھی نبی اکرم ﷺ کی کسی بات کا تذکرہ کیا کرتی تھیں تو وہ یہ ضرور کہا کرتی تھیں: میرے والد ان پر قربان ہوں! ایک مرتبہ میں نے ان سے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو فلاں بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! میرے والد ان پر قربان ہوں! نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا: بالغ، پردہ دار، حیض والی خواتین بھی بھلائی اور مسلمانوں کی اجتماعی دعا میں شامل ہوں، البتہ حیض والی خواتین نماز کی جگہ سے الگ رہیں گی (یعنی وہ نماز میں شامل نہیں ہوں گی)۔

23 - باب الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

باب. جس عورت کو طواف افاضہ کے بعد حیض آ جائے (اس کا حکم کیا ہے؟)

389 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ أَخْبَرَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ" ۔ قَالَتْ بَلَى ۔ قَالَ "فَاخْرُجْنَ" ۔

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: شاید اس کی وجہ سے ہمیں رُکنا پڑے گا، کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کرلیا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: جی ہاں (کرلیا تھا)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''پھر تم لوگ روانہ ہو جاؤ''۔

24 - باب مَا تَفْعَلُ النُّفَسَاءُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب. نفاس والی عورت احرام باندھنے کے بعد کیا کرے؟

390 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

---

388 - اخرجه البخاري في الحيض، باب شهود الحائض العيدين و دعوة المسلمين، و يعتزلن المصلى (الحديث 324) بنحوه مطولا . و في العيدين، باب خروج النساء و الحيض الى المصلى (الحديث 974) مختصرا، وباب اذا لم يكن لها جلباب في العيد (الحديث 980) مطولا . و في الحج، باب تقضي الحائض المناسك كلها الا الطواف بالبيت و اذا سعى على غير وضوء بين الصفا و المروة (الحديث 1652) بنحوه مطولا . و اخرجه النسائي في صلاة العيدين، خروج العواتق و ذوات الخدور في العيدين (الحديث 1557) تحفة الاشراف (18118) .

389 - اخرجه البخاري في الحيض، باب المرأة تحيض بعد الافاضة (الحديث 328) . و اخرجه مسلم في الحج، باب وجوب طواف الوداع و سقوطه عن الحائض (الحديث 385) تحفة الاشراف (17949) .

390 - تقدم في الطهارة، باب الاغتسال من النفاس (الحديث 214) .

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ "مُرْهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ"۔

☆☆ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد (امام محمد الباقر رحمۃ اللہ علیہ) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں' جو سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے بارے میں ہے کہ انہیں ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا:

"تم اس سے کہو کہ وہ غسل کرکے احرام باندھ لے"۔

25 - باب الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ

باب: نفاس والی عورت کی نمازِ جنازہ ادا کرنا

391 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حُسَيْنٍ - يَعْنِي الْمُعَلِّمَ - عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اُمِّ كَعْبٍ مَاتَتْ فِيْ نِفَاسِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فِيْ وَسَطِهَا ۔

☆☆ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سیدہ اُم کعب رضی اللہ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا کی تھی' جن کا نفاس کے دوران انتقال ہو گیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نماز کے دوران اُن کے وسط کے مقابلے میں کھڑے ہوئے تھے۔

26 - باب دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ

باب: حیض کے خون کا کپڑے پر لگ جانا

392 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ - وَكَانَتْ تَكُوْنُ فِيْ حِجْرِهَا - اَنَّ امْرَاَةً اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ فَقَالَ "حُتِّيْهِ وَاقْرُصِيْهِ وَانْضَحِيْهِ وَصَلِّيْ فِيْهِ"۔

☆☆ فاطمہ بنت منذر بیان کرتی ہیں' یہ سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کی زیر پرورش تھیں' سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کا مسئلہ دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اسے لکڑی سے کھرچ دو پھر انگلی کے ساتھ مل دو اور اس پر پانی چھڑک کر پھر اسی کپڑے میں نماز ادا کرلو"۔

393 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الْمِقْدَامِ ثَابِتٌ الْحَدَّادُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ اَنَّهَا سَاَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ دَمِ الْحَيْضَةِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ قَالَ "حُكِّيْهِ بِضِلَعٍ وَاغْسِلِيْهِ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ"۔

☆☆ سیدہ اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے حیض کے خون کے بارے میں دریافت کیا' جو کپڑے پر لگ جاتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"تم سے لکڑی کے ذریعے رگڑ کر پانی کے ذریعے اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھولو"۔

◆

391-اخرجه البخاري في الحيض ، باب الصلاة على النفساء و سنها (الحديث 332) بنحوه، و في الجنائز، باب الصلاة على النفساء اذا ماتت في نفاسها (الحديث 1331) بنحوه، و في الجنائز، باب اين يقوم من المراة و الرجل (الحديث 1332) بنحوه . و اخرجه مسلم في الجنائز باب اين يقوم الامام من الميت للصلاة عليه (الحديث 87 و 88) . و اخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب اين يقوم الامام من الميت اذا صلى عليه (الحديث 3195) . و اخرجه النسائي في الجنائز ، الصلاة على الجنائز قائمًا (الحديث 1975) و باب اجتماع جنائز الرجال و النساء (الحديث 1978) . و اخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في اين يقوم الامام اذا صلى على الجنازة (الحديث 1493) و الحديث عند الترمذي في الجنائز ، باب ما جاء في اين يقوم الامام من الرجل و المراة (الحديث 1035) . تحفة الاشراف (4625) .

392-تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 292) .

393-تقدم في الطهارة، باب دم الحيض يصيب الثوب (الحديث 291)

4 - كِتَابُ الْغُسْلِ وَالتَّيَمُّمِ

غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "غسل اور تیمم (سے متعلق روایات)" میں 30 تراجم ابواب اور 52 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 11 ہوگی۔

1 - باب ذِكْرِ نَهْيِ الْجُنُبِ عَنِ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

باب جنبی شخص کے لیے ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل کی ممانعت

394 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں غسل جنابت نہ کرے"۔

395 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَبُولَنَّ الرَّجُلُ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ أَوْ يَتَوَضَّأُ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کوئی بھی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے' کیونکہ اس نے اسی میں سے غسل کرنا ہوگا"۔

396 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ .

394-اخرجه مسلم في الطهارة، باب النهي عن الاغتسال في الماء الدائم (الحديث 220)

395-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4691) .

396-انفرد به النسائي تحفة الاشراف (13870)

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے' اور پھر اس میں غسل جنابت کیا جائے۔

397 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ ثُمَّ يُغْتَسَلَ مِنْهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے' اور پھر اس میں سے غسل کرلیا جائے۔

398 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ . قَالَ سُفْيَانُ قَالُوا لِهِشَامٍ - يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ - أَنَّ أَيُّوبَ إِنَّمَا يَنْتَهِي بِهَذَا الْحَدِيثِ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ أَيُّوبَ لَوِ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَرْفَعَ حَدِيثًا لَمْ يَرْفَعْهُ .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں' کہ کوئی بھی شخص ایسے ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو بہتا نہ ہو' اور پھر اس میں غسل نہ کرے۔

(امام نسائی ؒ فرماتے ہیں:) سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں' لوگوں نے ہشام سے کہا کہ ایوب نامی راوی تو اس حدیث کو حضرت ابوہریرہ ؓ کے قول کے طور پر نقل کرتے ہیں' تو ہشام نے جواب دیا: ایوب نامی محدث اگر اس بات کی استطاعت رکھتے ہوں کہ وہ کسی حدیث کو مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہ کریں' تو وہ اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کرتے۔

2 - باب الرُّخْصَةِ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

باب: حمام میں داخل ہونے کی اجازت

399 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ إِلَّا بِمِئْزَرٍ".

★★ حضرت جابر ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو' وہ حمام میں تہبند باندھے بغیر داخل نہ ہو"۔

397-اخرجه مسلم في الطهارة باب النهي عن البول في الماء الراكد و الاغتسال منه (الحديث 221) بنحوه

398-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14440) .

399-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2887)

3 - باب الْإِغْتِسَالِ بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

باب: برف اور اولوں (کے پگھلے ہوئے پانی) کے ذریعے غسل کرنا

400 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو "اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْهَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی ؓ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے یہ حدیث نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے

"اے اللہ! مجھے گناہوں اور خطاؤں سے پاک کردے' اے اللہ! تو مجھے ان سے اس طرح صاف کردے جس طرح سفید کپڑے سے میل کو صاف کردیا جاتا ہے' اے اللہ! مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے"۔

4 - باب الْإِغْتِسَالِ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ

باب ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا

401 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ مَجْزَأَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ كَمَا يُطَهَّرُ الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابواوفی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

"اے اللہ! مجھے برف' اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے پاک کردے' اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کردے! جس طرح سفید کپڑے کو میل سے پاک کردیا جاتا ہے"۔

5 - باب الْإِغْتِسَالِ قَبْلَ النَّوْمِ

باب: سونے سے پہلے غسل کرنا

402 - أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ نَوْمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنَابَةِ أَيَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ.

☆☆ عبداللہ بن قیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ ؓ سے دریافت کیا' نبی اکرم ﷺ جنابت کی حالت میں کس طرح سوتے تھے؟ کیا آپ ﷺ سونے سے پہلے غسل کرلیا کرتے تھے؟ یا غسل کرنے سے پہلے سوجایا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہر طرح سے کرلیا کرتے تھے' بعض اوقات آپ ﷺ پہلے غسل کرتے اور پھر سوجایا کرتے تھے اور بعض اوقات صرف وضو کرکے سوجایا کرتے تھے۔

6 - باب الْإِغْتِسَالِ أَوَّلَ اللَّيْلِ

باب: رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرنا

403 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ بُرْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ قَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ رُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ أَوَّلِهِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ مِنْ آخِرِهِ. قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

☆☆ عفیف بن حارث بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے ان سے دریافت کیا' میں نے کہا کہ کیا نبی اکرم ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے یا رات کے آخری حصے میں کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: ہر طرح سے کرلیتے تھے' بعض اوقات آپ ﷺ رات کے ابتدائی حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں غسل کرلیا کرتے تھے۔ تو میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جس نے اس معاملے میں گنجائش رکھی ہے۔

7 - باب الْإِسْتِتَارِ عِنْدَ الْإِغْتِسَالِ

باب: غسل کرتے وقت پردہ تان لینا

404 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ "إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَلِيمٌ حَيِيٌّ سِتِّيرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالسَّتْرَ فَإِذَا اغْتَسَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَتِرْ".

☆☆ حضرت یعلی ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک کھلی جگہ پر غسل کرتے ہوئے دیکھا' (بعد میں) آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا۔

400- اخرجه مسلم في الصلاة، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 204) بنحوه مطولاً ـ و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الاغتسال بالماء البارد (الحديث 401) تحفة الاشراف (5181) .

401- تقدم في الغسل و التيمم، باب الاغتسال بالثلج و البرد (الحديث 400) .

402- اخرجه مسلم في الحيض، باب جواز نوم الجنب و استحباب الوضوء له و غسل الفرج اذا اراد ان ياكل او يشرب او ينام او يجامع (الحديث 25) . تحفة الاشراف (16285) .

403- تقدم في الطهارة، باب ذكر الاغتسال اول الليل (الحديث 222) .

404- اخرجه ابوداؤد في الحمام، باب النهي عن التعري (الحديث 4012) . تحفة الاشراف (11845) .

"بے شک اللہ تعالیٰ بردبار ہے' زندہ ہے' پردہ ڈالنے والا ہے' وہ حیاء کو اور پردے کو پسند کرتا ہے' جب کوئی شخص غسل کرنے لگے تو اُسے پردہ کر لینا چاہیے"۔

405 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ سِتِّيْرٌ فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ"۔

★★ صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ پردہ رکھنے والا ہے' تو جب کوئی شخص غسل کرنے لگے' تو کسی چیز کے ذریعے اوٹ کر لے"۔

406 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاءً - قَالَتْ - فَسَتَرْتُهُ فَذَكَرَتِ الْغُسْلَ قَالَتْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِخِرْقَةٍ فَلَمْ يُرِدْهَا۔

★★ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے پانی رکھا' سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے لیے پردہ تان لیا' پھر سیدہ میمونہ ؓ نے (نبی اکرم ﷺ کے) غسل کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ فرمایا: پھر میں آپ ﷺ کے پاس کپڑا لے کر آئی' تو آپ ﷺ نے اُسے استعمال نہیں کیا۔

407 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَمَا اَيُّوْبُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَحْثِيْ فِيْ ثَوْبِهِ قَالَ فَنَادَاهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا اَيُّوْبُ اَلَمْ اَكُنْ اَغْنَيْتُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَبِّ وَلٰكِنْ لَا غِنٰى بِيْ عَنْ بَرَكَاتِكَ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ایک مرتبہ حضرت ایوب علیہ السلام

405-اخرجه ابوداؤد في الحمام، باب النهي عن التعري (الحديث 4013) . تحفة الاشراف (11840) .

406-اخرجه البخاري في الغسل ، باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً . و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً . و اخرجه مسلم في الحيض، باب تستر المغتسل بثوب و نحوه (الحديث 73) . و الحديث عند البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257)، و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259)، و باب مسح اليد بالتراب لتكون انقى (الحديث 260)، و باب تفريق الغسل و الوضوء (الحديث 265)، و باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) . و مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37) . و ابي داؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245) و الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الغسل من الجنابة (الحديث 103) . والنسائي في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253)، و في الغسل و التيمم باب ازالة الجنب الاذى عنه قبل افاضة الماء عليه (الحديث 416) و باب مسح اليد بالارض بعد غسل الفرج (الحديث 417)، و باب الغسل مرة واحدة (الحديث 426) و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب المنديل بعد الوضوء و بعد الغسل (الحديث 467) . تحفة الاشراف (18064)

407-اخرجه البخاري في الغسل ، باب من اغتسل عرياناً وحده في الخلوة (الحديث 279) تعليقاً . تحفة الاشراف (14224)

برہنہ ہو کر غسل کر رہے تھے' اسی دوران ان پر سونے کی ٹڈیاں گرنے لگیں' تو انہوں نے انہیں اپنے کپڑے میں سمیٹنا شروع کر دیا' ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اے ایوب! کیا میں نے تمہیں غنی نہیں کیا ہوا ہے' انہوں نے فرمایا جی ہاں! اے میرے پروردگار! لیکن میں تیری (عطاء کردہ) برکات سے بے نیاز نہیں ہوں۔

8 - باب الدَّلِيْلِ عَلٰى اَنْ لَا تَوْقِيْتَ فِي الْمَاءِ الَّذِيْ يُغْتَسَلُ فِيْهِ

باب: اس بات کی دلیل کہ غسل کرنے کے لیے پانی کی کوئی حد متعین نہیں ہے

408 - اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ فِي الْاِنَاءِ وَهُوَ الْفَرَقُ وَكُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَهُوَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ۔

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ ایک برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے' وہ فرق ہوتا تھا (یعنی تین صاع کے برابر ہوتا تھا) میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

9 - باب اغْتِسَالِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ مِنْ نِسَائِهِ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ

باب: آدمی کا اپنی بیوی کے ساتھ ایک ہی برتن میں سے غسل کرنا

409 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ ح وَاَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ وَاَنَا مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ نَغْتَرِفُ مِنْهُ جَمِيْعًا . وَقَالَ سُوَيْدٌ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا ۔

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ اور میں ایک ہی برتن میں سے غسل کر لیا کرتے تھے' ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لیا کرتے تھے۔

یہاں سوید نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

410 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ۔

★★ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل جنابت کر لیا کرتے تھے۔

411 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ

40-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17553) .

40-اخرجه مسلم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 232) تحفة الاشراف (6976 و 17174) .

41-اخرجه مسلم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المراة من نسائه من اناء واحد (الحديث 233) تحفة الاشراف (17493)

عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أُنَازِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِنَاءَ أَغْتَسِلُ أَنَا وَهُوَ مِنْهُ .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں برتن (سے پانی لینے میں) نبی اکرم ﷺ سے مقابلہ کرتی تھی میں اور آپ ﷺ اسی ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

10 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

412 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ أُبَادِرُهُ وَيُبَادِرُنِي حَتّٰى يَقُولَ "دَعِي لِي" وَأَقُولَ أَنَا "دَعْ لِي" .

قَالَ سُوَيْدٌ يُبَادِرُنِي وَأُبَادِرُهُ فَأَقُولُ دَعْ لِي دَعْ لِي .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے بعض اوقات میں پہلے پانی لے لیتی تھی اور بعض اوقات آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے: تم میرے لیے بھی پانی رہنے دینا اور میں یہ کہا کرتی تھی آپ ﷺ میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

سوید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: کبھی آپ ﷺ مجھ سے پہلے پانی لے لیتے تھے اور کبھی میں آپ ﷺ سے پہلے پانی لے لیتی تھی تو میں یہ کہا کرتی تھی میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا میرے لیے بھی رہنے دیجئے گا۔

11 - باب الْإِغْتِسَالِ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ

باب: ایسے برتن میں (پانی ڈال کر) غسل کرنا جس میں آٹے کا اثر موجود ہو

413 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسٰى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي أُمُّ هَانِئٍ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَهُوَ يَغْتَسِلُ قَدْ سَتَرَتْهُ بِثَوْبٍ دُونَهُ فِي قَصْعَةٍ فِيهَا أَثَرُ الْعَجِينِ . قَالَتْ فَصَلَّى الضُّحٰى فَمَا أَدْرِي كَمْ صَلّٰى حِينَ قَضٰى غُسْلَهُ .

☆☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں فتح مکہ کے دن حاضر ہوئیں نبی اکرم ﷺ اس وقت غسل کر رہے تھے۔ (سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے) آپ ﷺ کے لیے کپڑے کے ذریعے پردہ تان رکھا تھا نبی اکرم ﷺ ایسے برتن میں سے پانی لے کر غسل کر رہے تھے جس میں آٹے کا نشان موجود تھا۔

411- تقدم في الطهارة، باب ذكر اغتسال الرجل و المرأة من نسائه من اناء واحد (الحديث 234) تحفة الاشراف (15983)

412- تقدم في الطهارة، باب الرخصة في ذلك (الحديث 239) تحفة الاشراف (17969) .

413- انفرد به النسائي تحفة الاشراف (18009)

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ نے چاشت کی نماز ادا کی مجھے یہ نہیں معلوم کہ غسل پورا کر لینے کے بعد آپ ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

12 - باب تَرْكِ الْمَرْأَةِ نَقْضَ رَأْسِهَا عِنْدَ الْاِغْتِسَالِ

باب: غسل کے وقت عورت کا اپنی مینڈھیوں کو نہ کھولنا

414 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هٰذَا فَإِذَا تَوْرٌ مَوْضُوعٌ مِثْلُ الصَّاعِ أَوْ دُونَهُ فَنَشْرَعُ فِيهِ جَمِيعًا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي بِيَدَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَمَا أَنْقُضُ لِي شَعْرًا .

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے اپنے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) وہ ایک بڑا پیالہ تھا جو وہاں رکھا ہوا تھا جس میں ایک صاع کے قریب یا اس سے کچھ کم پانی آتا تھا۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) ہم ایک ساتھ اس میں سے پانی لے کر غسل کیا کرتے تھے میں اپنے دونوں ہاتھوں کے ذریعے تین مرتبہ اپنے سر پر پانی بہا لیتی تھی اور میں اپنے بال نہیں کھولا کرتی تھی۔

13 - باب إِذَا تَطَيَّبَ وَاغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

باب: جب کوئی شخص خوشبو لگا کر غسل کرے اور اس کی خوشبو کا اثر ابھی باقی ہو

415 - حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا .

☆☆ ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں تارکول سے لپٹ جاؤں یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ بات ہے کہ میں حالت احرام میں ہوں اور مجھ سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔

(محمد بن منتشر بیان کرتے ہیں:) پھر میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

414- اخرجه مسلم في الحيض، باب حكم ضفائر المغتسلة (الحديث 59) بنحوه مطولاً و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في غسل النساء من الجنابة (الحديث 604) بمعناه مطولاً تحفة الاشراف (16324) .

415- اخرجه البخاري في الغسل، باب اذا جامع ثم عاد (الحديث 267) و باب من تطيب ثم اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 270) و اخرجه مسلم في الحج، باب الطيب للمحرم عند الاحرام (الحديث 47 و 48 و 49) و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الطواف على النساء في غسل واحد (الحديث 429) و في مناسك الحج، موضع الطيب (الحديث 2703 و 2704) . تحفة الاشراف (17598)

اس قول کے بارے میں بتایا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی تھی پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے تھے اور اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا تھا۔

14 - باب إِزَالَةِ الْجُنُبِ الْأَذَى عَنْهُ قَبْلَ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَيْهِ

باب: جنبی شخص (غسل جنابت کرتے ہوئے) اپنے جسم پر پانی بہانے سے پہلے (جسم پر لگی ہوئی) نجاست کو دور کرے

416- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا. قَالَتْ هَذِهِ غُسْلَةٌ لِلْجَنَابَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سیدہ میمونہ ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ (غسل جنابت کے آغاز میں) سب سے پہلے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے البتہ آپ اس میں پاؤں نہیں دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے اور اس پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اسے دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے جسم پر پانی بہا دیتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے پاؤں ایک طرف کر کے ان دونوں کو دھو لیتے تھے۔

سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں: یہ غسل جنابت کا طریقہ ہے۔

15 - باب مَسْحِ الْيَدِ بِالْأَرْضِ بَعْدَ غَسْلِ الْفَرْجِ

باب: غسل جنابت کرتے ہوئے شرمگاہ کو دھونے کے بعد ہاتھ کو زمین پر ملنا (یعنی مٹی کے ذریعے صاف کرنا)

417- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَمْسَحُهَا ثُمَّ يَغْسِلُهَا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُفْرِغُ عَلَى رَأْسِهِ وَعَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ يَتَنَحَّى فَيَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سیدہ میمونہ بنت حارث ؓ جو نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو سب سے پہلے آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر اس کے بعد دائیں ہاتھ کے ذریعے بائیں ہاتھ پر پانی انڈیل کر بائیں ہاتھ کے ذریعے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر آپ ﷺ اپنا وہ ہاتھ زمین پر مارتے تھے اور اسے اس کے ساتھ ملتے تھے پھر اسے دھو لیتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر اور اپنے پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے پھر آپ ﷺ ایک طرف ہٹ کے اپنے دونوں پاؤں دھو لیا کرتے تھے۔

416- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) مطولاً

417- تقدم في الطهارة، باب غسل الرجلين في غير المكان الذي يغتسل فيه (الحديث 253) .

16 - باب الْإِبْتِدَاءِ بِالْوُضُوءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

باب: غسل جنابت کے آغاز میں وضو کرنا

418- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ غسل کرتے تھے آپ ﷺ اپنے ہاتھ کے ذریعے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کو یہ گمان ہو جاتا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہو گئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے اوپر تین مرتبہ پانی بہا دیتے تھے اور پورے جسم کو دھو لیا کرتے تھے۔

17 - باب التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

باب وضو کرتے ہوئے دائیں حصے کو پہلے دھونا

419- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي طُهُورِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَقَالَ بِوَاسِطٍ فِي شَأْنِهِ كُلِّهِ.

☆☆ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جہاں تک ممکن ہو، دائیں طرف سے کام کا آغاز کرنا پسند تھا، وضو کرنے میں بھی، جوتا پہننے میں بھی، کنگھی کرتے ہوئے بھی۔

ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "ہر معاملے میں (دائیں طرف سے آغاز کرنا پسند تھا)"۔

18 - باب تَرْكِ مَسْحِ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب: جنابت کی حالت میں وضو کرتے ہوئے سر پر مسح نہ کرنا

418- أخرجه البخاري في الغسل، باب تخليل الشعر (الحديث 272) . تحفة الأشراف (6969)

419- تقدم في الطهارة، باب بأي الرجلين يبدأ بالغسل (الحديث 112) .

420- أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - هُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ وَاتَّسَقَتِ الْأَحَادِيثُ عَلَى هَذَا يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَيَصُبُّ بِهَا عَلَى فَرْجِهِ وَيَدُهُ الْيُسْرَى عَلَى فَرْجِهِ فَيَغْسِلُ مَا هُنَالِكَ حَتَّى يُنْقِيَهُ ثُمَّ يَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى التُّرَابِ إِنْ شَاءَ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى حَتَّى يُنْقِيَهَا ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَيَسْتَنْشِقُ وَيُمَضْمِضُ وَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ رَأْسَهُ لَمْ يَمْسَحْ وَأَفْرَغَ عَلَيْهِ الْمَاءَ فَهَكَذَا كَانَ غُسْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذُكِرَ .

★★ ایک سند کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور ایک سند کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں دریافت کیا۔ اس کے بعد دونوں طرح کی روایات میں یہی مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ غسل کے آغاز میں پہلے اپنے دائیں ہاتھ پر دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ پانی بہاتے تھے پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں داخل کرتے تھے پھر اس کے ذریعے اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالتے تھے اور بائیں ہاتھ کے ذریعے شرمگاہ کو صاف کرتے تھے اس پر جو چیز لگی ہوتی تھی اسے دھو دیتے تھے جب اسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے تو پھر آپ ﷺ اپنا بایاں ہاتھ مٹی پر رکھتے تھے پھر آپ ﷺ بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر اسے اچھی طرح صاف کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ دونوں ہاتھ تین مرتبہ دھوتے تھے پھر ناک میں پانی ڈالتے تھے پھر کلی کرتے تھے پھر چہرے اور دونوں بازوؤں کو تین تین مرتبہ دھوتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے سر تک پہنچ جاتے تھے لیکن آپ ﷺ اس کا مسح نہیں کرتے تھے آپ ﷺ اس پر پانی انڈیل لیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ کے غسل کا طریقہ یہی تھا جو مذکور ہے۔

19 - باب اسْتِبْرَاءِ الْبَشَرَةِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب غسل جنابت میں جلد کو گیلا کرنا

421- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُخَلِّلُ رَأْسَهُ بِأَصَابِعِهِ حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو پہلے دونوں ہاتھ دھوتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر آپ ﷺ اپنی انگلیوں کے ذریعے اپنے سر میں خلال کرتے تھے یہاں

420- انفرد به النسائي و الحديث عند النسائي في عشرة النساء من الكبرى، ذكر اختلاف الناقلين لخبر عبد الله بن عمر في ذلك (الحديث 179) تحفة الاشراف (8247 و 17787)

421- اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 35) تحفة الاشراف [17108]

تک کہ آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوتا تھا کہ آپ ﷺ کی جلد گیلی ہوگئی ہے پھر آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی کے چلو ڈالتے تھے پھر اپنے پورے جسم کو دھویا کرتے تھے۔

422- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَّيْهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب غسل جنابت کرتے تھے تو حلاب جیسی کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لیتے۔ آپ اپنے سر کے دائیں حصے سے (سر کو دھونے کا) آغاز کرتے، پھر بائیں حصے کو دھوتے، پھر آپ ﷺ اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی لیتے اور اسے اپنے سر کے اوپر ڈال لیتے۔

20 - باب مَا يَكْفِي الْجُنُبَ مِنْ إِفَاضَةِ الْمَاءِ عَلَى رَأْسِهِ

باب جنبی شخص کے لیے (غسل جنابت کے دوران) اپنے اوپر کس حد تک پانی بہانا کافی ہے؟

423- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ الْغُسْلُ فَقَالَ "أَمَّا أَنَا فَأُفْرِغُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا". لَفْظُ سُوَيْدٍ .

★★ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے سامنے غسل کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہا لیتا ہوں"۔

روایت کے یہ الفاظ سوید نامی راوی کے ہیں۔

424- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُخَوَّلٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ أَفْرَغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا .

★★ امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب غسل کرتے تھے تو آپ ﷺ اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے تھے۔

422- اخرجه البخاري في الغسل، باب من بدأ بالحلاب او الطيب عند الغسل (الحديث 258) و اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 39) و اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 240) تحفة الاشراف [17447]۔

423- اخرجه في الطهارة، باب ذكر ما يكفي الجنب من افاضة الماء على راسه (الحديث 250)

21 - باب الْعَمَلِ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْحَيْضِ

باب: حیض کے بعد غسل کرنے کا طریقہ

425 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْتَسِلُ عِنْدَ الطُّهُورِ قَالَ "خُذِي فِرْصَةً مُمَسَّكَةً فَتَوَضَّئِي بِهَا". قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَ تَوَضَّئِي بِهَا. قَالَتْ كَيْفَ أَتَوَضَّأُ بِهَا قَالَتْ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّحَ وَأَعْرَضَ عَنْهَا فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ لِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَخَذْتُهَا وَجَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَأَخْبَرْتُهَا بِمَا يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک خاتون نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں (حیض سے) پاک ہونے کے بعد کس طرح غسل کیا کروں؟

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم خوشبو میں بسی ہوئی روئی استعمال کیا کرو اور اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو"۔

اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اس کے ذریعے وضو کر لیا کرو اس خاتون نے دریافت کیا: میں اس کے ذریعے کیسے وضو کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اس پر نبی اکرم ﷺ نے سبحان اللہ کہا اور اس خاتون سے منہ پھیر لیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نبی اکرم ﷺ کی مراد کا اندازہ ہو گیا' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے اس خاتون کو پکڑا' اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا نبی اکرم ﷺ کیا مراد لے رہے ہیں۔

22 - باب الْغُسْلِ مَرَّةً وَّاحِدَةً

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا)

426 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ

424-اخرجه البخاري في الغسل، باب من افاض على رأسه ثلاثا (الحديث 255) . تحفة الاشراف (2642) ۔

425-تقدم في الطهارة، باب ذكر العمل في الغسل من الحيض (الحديث 251)

426-اخرجه البخاري في الغسل، باب الوضوء قبل الغسل (الحديث 249) بنحوه، و في الغسل، باب الغسل مرة واحدة (الحديث 257) مطولاً ۔ و باب المضمضة و الاستنشاق في الجنابة (الحديث 259) مطولاً، و باب تفريق الغسل و الوضوء، (الحديث 265) مطولاً، و باب من افرغ بيمينه على شماله في الغسل (الحديث 266) مطولاً، و باب من توضأ في الجنابة ثم غسل سائر جسده و لم يعد غسل مواضع الوضوء مرة اخرى (الحديث 274) مطولاً ۔ و باب نفض اليدين من الغسل عن الجنابة (الحديث 276) مطولاً، و باب التستر في الغسل عند الناس (الحديث 281) مطولاً ۔ و اخرجه مسلم في الحيض، باب صفة غسل الجنابة (الحديث 37م) مطولاً ۔ و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الغسل من الجنابة (الحديث 245)

فَغَسَلَ فَرْجَهُ وَدَلَكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ أَوِ الْحَائِطِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں' وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ غسل جنابت کرتے ہوئے پہلے اپنی شرمگاہ کو دھوتے تھے پھر اپنا ہاتھ زمین پر ملتے تھے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) دیوار پر ملتے تھے پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے تھے پھر اپنے سر اور پورے جسم پر پانی بہا لیتے تھے۔

23 - باب اغْتِسَالِ النُّفَسَاءِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

باب: احرام باندھنے کے وقت' نفاس والی عورت کا غسل کرنا

427 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ . وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَصْنَعُ فَقَالَ "اغْتَسِلِي ثُمَّ اسْتَثْفِرِي ثُمَّ أَهِلِّي"

☆☆ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد (امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ ہم لوگ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے ان سے حجۃ الوداع کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے ہمیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت روانہ ہوئے تھے' جب ذوالقعدہ ختم ہونے میں پانچ دن باقی رہ گئے تھے' آپ ﷺ کے ہمراہ ہم لوگ بھی روانہ ہوئے' جب نبی کرم ﷺ ذوالحلیفہ پہنچے تو وہاں اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا' انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو پیغام بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ تو نبی کرم ﷺ نے فرمایا

"تم غسل کر کے کپڑے کو مضبوطی سے باندھ لو اور احرام باندھ لو"۔

24 - باب تَرْكِ الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا

428 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَسَنٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ ۔

427-تقدم في الطهارة، باب ما تفعل النفساء عند الاحرام (الحديث 290) ۔

428-تقدم في الطهارة، باب ترك الوضوء من بعد الغسل (الحديث 252) ۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ غسل کر لینے کے بعد (از سر نو) وضو نہیں کرتے تھے۔

25 - باب الطَّوَافِ عَلَى النِّسَآءِ فِي غُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا

429 - أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ - وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيبًا.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو خوشبو لگائی' پھر آپ ﷺ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے' اگلے دن آپ ﷺ نے احرام باندھ لیا' حالانکہ اس وقت آپ سے خوشبو آ رہی تھی۔

26 - باب التَّيَمُّمِ بِالصَّعِيدِ

باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا

430 - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيْنَمَا أَدْرَكَ الرَّجُلَ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةُ يُصَلِّي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَلَمْ يُعْطَ نَبِيٌّ قَبْلِي وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً".

★★ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"مجھے پانچ خصوصیات عطاء کی گئی ہیں' جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئی ہیں' ایک مہینے کی مسافت سے (دشمن پر پہنچ جانے والے) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے' میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور وضو کے حصول کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

میری امت کے جس بھی فرد کو جہاں بھی نماز کا وقت آ جائے گا' وہ وہاں نماز ادا کر سکے گا۔

مجھے شفاعت عطاء کی گئی ہے' جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئی' اور مجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' حالانکہ پہلے ہر نبی کو اس کی مخصوص قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا۔

---

429 تقدم في الغسل و التيمم، باب اذا تطيب و اغتسل و بقي اثر الطيب (الحديث 405) مطولاً.

430 اخرجه البخاري في التيمم، باب 1. (الحديث 335) و في الصلاة، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم و جعلت لي الارض مسجداً و طهوراً (الحديث 438) و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة (الحديث 3). و اخرجه النسائي في المساجد الرخصة في ذلك (الحديث 735) مختصراً. و الحديث عند البخاري في فرض الخمس باب قول النبي صلى الله عليه وسلم (احلت لكم الغنائم) (الحديث 3122). تحفة الاشراف (3139).

شرح

تیمم کے احکام

وہ امور جو تیمم میں ضروری ہیں

تیمم کی نیت

مسئلہ: ان میں سے ایک چیز نیت ہے' اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک ایسی عبادت کا ارادہ کرے جس کا قصد کیا جاتا ہے اور طہارت کے بغیر درست نہیں ہوتی ہے کیونکہ طہارت کی نیت کرنا یا نماز کے مباح ہونے کی نیت کرنا' نماز کے ارادے کے قائم مقام ہے' تاہم یہاں اس بات کا اظہار ضروری نہیں ہے کہ وہ بے وضو حالت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے یا جنابت ختم کرنے کی نیت کر رہا ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی جنبی شخص وضو کے ارادے سے تیمم کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہوگا۔ (تبیین)

مختلف امور کے لیے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے یا سجدۂ تلاوت کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو اب اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اس تیمم کے ذریعے فرض نماز ادا کرے' اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص زبانی قرآن پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہے یا پھر مصحف کو دیکھ کر قرآن پڑھنے کے لیے یا قبرستان کی زیارت کرنے کے لیے یا میت کے دفن کرنے کے لیے یا اذان دینے کے لیے یا اقامت کہنے کے لیے یا مسجد میں داخل ہونے کے لیے یا مسجد سے باہر نکلنے کے لیے' یعنی اس صورت میں کہ وہ مسجد میں داخل ہوتے وقت باوضو حالت میں ہو یا کوئی شخص قرآن کو چھونے کے لیے تیمم کرتا ہے اور پھر اس تیمم کے ذریعے نماز ادا کر لیتا ہے' تو عام علماء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدۂ شکر کرنے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس تیمم کے ذریعے وہ شخص فرض نماز ادا نہیں کر سکتا' جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ اس کے ذریعے فرض نماز ادا کر سکتا ہے' کیونکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سجدہ کرنا عبادت ہے' جبکہ باقی دونوں حضرات کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سلام کرنے کے لیے یا سلام کا جواب دینے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو وہ اس تیمم کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو سکھانے کے لیے تیمم کرتا ہے' تو اس کا مقصد اس کے ذریعے نماز ادا کرنا نہیں ہے' تو ایسے شخص کے لیے اس تیمم کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں ہوگا' اس بات پر تینوں فقہاء کا اتفاق ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: قاضی خان میں یہ بات تحریر ہے کہ ظاہر الروایۃ میں بھی یہی مذکور ہے۔

مسئلہ: جب کوئی کافر اسلام قبول کرنے کے بعد تیمم کرتا ہے اور اسلام قبول کر لیتا ہے' تو اب اس کے لیے اس تیمم کے

ذریعے نماز ادا کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز نہیں ہوگا۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: جب کسی بیمار شخص کو کوئی دوسرا شخص تیمم کروا دے تو تیمم کی نیت کرنا بیمار پر لازم ہوگا' تیمم کروانے والے پر لازم نہیں ہوگا۔ (المحیط)

تیمم کا طریقہ

مسئلہ: (تیمم کے بارے میں نیت کے بعد) دوسرا بنیادی حکم دو مرتبہ ضرب لگانا ہے' ان میں سے ایک کے ذریعے آدمی اپنے چہرے پر مسح کرے گا اور دوسری کے ذریعے کہنیوں تک دونوں بازوؤں پر مسح کرے گا۔ (الہدایہ)

مسئلہ: آدمی اپنی کسی پر بھی مسح کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: الحلیہ میں یہ بات مذکور ہے کہ آدمی اپنے چہرے کی ظاہری جلد پر اور بالوں کی اوپری حصے کے اوپر مسح کرے گا' صحیح قول یہی ہے۔ (سراج الوہاج' فتح القدیر)

مسئلہ: کیا آدمی اپنی ہتھیلی پر بھی مسح کرے گا' صحیح یہ ہے کہ اس پر مسح نہیں کرے گا بلکہ ہتھیلی کو زمین پر مارنا ہی کافی ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک ہی مرتبہ ضرب لگا کر اپنے دونوں بازوؤں اور چہرے پر مسح کر لیتا ہے' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جب کوئی شخص تیمم کا ارادہ کرتے ہوئے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے اور مٹی کو اپنے جسم پر مل لیتا ہے' تو اگر اس کے چہرے اور بازوؤں پر مٹی لگ گئی ہے' تو یہ جائز ہوگا اور اگر نہیں لگی تو یہ تیمم درست نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مٹی پر ہاتھ مارتا ہے اور پھر چہرے یا بازوؤں پر پھیرنے سے پہلے اس کا وضو ٹوٹ جاتا ہے' تو ایسا مسح درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے کوئی شخص وضو کرتے ہوئے بعض اعضاء کو دھونے کے بعد بے وضو ہو جاتا ہے۔ سید ابوشجاع نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

مسئلہ: قاضی اسبیجابی فرماتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہوگا' کیونکہ اس کی مثال اس شخص کی مانند ہوگی جو اپنی دونوں ہتھیلیوں میں پانی بھرتا ہے اور پھر بے وضو ہو جاتا ہے اور پھر اس پانی کو استعمال کر لیتا ہے۔ الخلاصہ میں یہ بات تحریر ہے' صحیح قول یہ ہے کہ وہ آدمی اس مٹی کو استعمال نہیں کر سکتا۔ شمس الائمہ نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم استیعاب ہے یعنی تیمم کرتے ہوئے دونوں اعضاء کو مکمل طور پر مسح کرنا واجب ہے' یہ بات ظاہر الروایت میں ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ابروؤں کے نیچے آنکھوں کے اوپر مسح نہیں کرتا تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تیمم کرنے سے پہلے انگوٹھی یا کنگن وغیرہ کو اتار دینا ضروری ہے۔ (الخلاصہ)

مسئلہ: ناک کے دونوں نتھنوں کے درمیان پردے پر بھی مسح کیا جائے گا اور اگر انگلیوں کے درمیان میں غبار داخل نہیں ہوگا

تو ان کا خلال کرنا واجب ہوگا۔ (تبیین)

مٹی کا پاک ہونا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم مٹی کا پاک ہونا ہے' آدمی زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی پاک مٹی سے تیمم کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: ہر وہ چیز جو جلنے کے بعد راکھ بن جاتی ہے' جیسے لکڑی' حشیش وغیرہ' جو چیز نرم ہو کر پگھل جاتی ہے جیسے لوہا' کانسہ' تانبا' شیشہ' سونا یا چاندی وغیرہ یہ سب زمین کی جنس سے شمار نہیں ہوں گے' لیکن جو ایسے نہ ہوں' وہ زمین کی جنس شمار ہوں گے۔ (البدائع)

مسئلہ: اس لیے مٹی' ریت' چونے' سرمے' گندھک' فیروزہ' عقیق اور اس جیسے دیگر پتھروں پر مسح کرنا جائز ہے۔ (البحر الرائق)

مسئلہ: یاقوت اور مرجان کا بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم تین انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا ہے' تین سے کم انگلیوں کے ذریعے مسح کرنا جائز نہیں ہے' یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے سر پر اور موزوں پر مسح کرنے کا حکم ہے۔ (تبیین)

پانی پر قدرت نہ رکھنا

مسئلہ: اس بارے میں ایک حکم یہ ہے کہ تیمم اس وقت جائز ہوتا ہے جب آدمی پانی پر قدرت نہ رکھے' جو شخص پانی سے ایک میل کے فاصلے پر دور ہو' اس کے لیے تیمم کرنا جائز ہے' مقدار میں یہی قول مختار ہے' خواہ آدمی شہر سے باہر ہو یا شہر میں ہو۔ صحیح قول یہی ہے اور اس بارے میں یہ دونوں صورتیں بھی برابر ہوں گی کہ آدمی مسافر ہے یا مقیم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق میل سے مراد تین فرسخ ہے جو چار ہزار بالشت کے برابر ہوتے ہیں' جن میں سے ایک بالشت کی لمبائی چوبیس انگلیوں کے برابر ہوتی ہے اور ایک انگلی کی چوڑائی جو کے چھ دانوں کے برابر ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس بارے میں مسافت کا اعتبار کیا جائے گا' وقت فوت ہونے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (الہدایہ)

کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا

مسئلہ: اگر کسی درندے یا دشمن کا خوف ہو' تو بھی تیمم کیا جا سکتا ہے' خواہ یہ خوف اپنی ذات کے بارے میں ہو یا اپنے مال کے بارے میں خوف ہو۔ (العتابیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی سانپ یا آگ کا خوف ہو' تو بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر پانی کے پاس چور موجود ہے یا ظالم شخص موجود ہے' جو اسے اذیت پہنچا سکتا ہے' تو ایسا شخص تیمم کرلے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی عورت کو اپنی عزت پر حملہ ہونے کا اندیشہ ہو' یعنی پانی کے پاس کوئی فاسق شخص موجود ہو' تو بھی وہ تیمم کرلے گی۔ (البحر الرائق)

مسئلہ اسی طرح اگر کسی شخص کو (وضو کرنے کے نتیجے میں) اپنے یا اپنے ساتھی کے یا اہل قافلہ میں سے کسی اور شخص کے یا اپنے جانور کے یا اپنے ساتھ حفاظت کے طور پر چلنے والے کتے کے یا اپنے شکاری کتے کے موجودہ وقت میں یا آگے چل کر پیاسے رہ جانے کا اندیشہ ہو تو وہ بھی تیمم کرے گا۔

مسئلہ اسی طرح اگر آدمی کو آٹا وغیرہ گوندھنے کے لیے اس پانی کی ضرورت ہو تو بھی وہ تیمم کرے گا' البتہ شوربہ بنانے کے لیے یہ حکم نہیں ہوگا اسی طرح تیمم کرنا اس شخص کے لیے بھی جائز ہوگا جو جنابت کی حالت میں ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے پانی کے ذریعے غسل کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا زیادہ بیمار ہو جائے گا اور یہ حکم اس وقت ہے جب وہ شخص شہر سے باہر ہو اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر وہ شخص شہر کے اندر موجود ہے' تو امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہی حکم ہوگا' جبکہ صاحبین کی رائے مختلف ہے اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ جب اس شخص کے پاس یہ گنجائش نہ ہو کہ وہ حمام میں جا سکے (یعنی گرم پانی حاصل کر سکے) اگر گرم پانی حاصل کرنے کی گنجائش ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کے لیے تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ اسی طرح جو شخص پانی کو گرم کرنے کی قدرت نہیں رکھتا' اس کا بھی یہی حکم ہوگا لیکن اگر وہ قدرت رکھتا ہو' تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (السراج الوہاج)

مسئلہ اگر بے وضو شخص کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر اس نے وضو کیا تو وہ ٹھنڈک کی وجہ سے مر جائے گا یا شدید بیمار ہو جائے گا تو ایسا شخص بھی تیمم کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ تاہم صحیح قول یہ ہے کہ ایسی صورت میں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا' اس بات پر اتفاق ہے۔ (المحیط اتفاق)

پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا

مسئلہ اگر بیمار شخص کو پانی مل جاتا ہے' لیکن اسے یہ اندیشہ ہے کہ پانی کے استعمال سے بیماری میں اضافہ ہو جائے گا' یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی تو وہ تیمم کرے گا' اس بارے میں اس حوالے سے کوئی فرق شمار نہیں ہوگا کہ حرکت کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا پانی کو استعمال کرنے کی وجہ سے بیماری میں اضافہ ہوتا ہے یا اس طرح کی کوئی ایسی صورت حال ہو کہ آدمی بیمار ہو اور کوئی وضو کروانے والا دستیاب نہ ہو اور خود وہ وضو نہ کر سکتا ہو' لیکن اگر کوئی خادم مل سکتا ہو یا مزدور رکھنے کی رقم موجود ہو یا کوئی ایسا شخص موجود ہو جس سے مدد مانگے تو وہ مدد کر دے گا' تو ایسی صورت میں اسے تیمم نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ وہ پانی کے استعمال پر قادر ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ اس اندیشے کا اظہار اس صورت میں ہوتا ہے کہ جس کی علامت یا تجربے یا غالب گمان یا کسی مسلمان ماہر طبیب کی ہدایت پر یہ امکان ہو کہ شاید بیماری میں اضافہ ہو جائے گا یا صحت میں تاخیر ہو جائے گی۔ (شرح منیۃ المصلی از ابراہیم حلبی)

مسئلہ اگر چیچک نکلی ہوئی ہو یا جسم پر زخم بنے ہوئے ہوں تو اکثر کا اعتبار کیا جائے گا' خواہ آدمی بے وضو ہو یا جنابت کی حالت میں ہو' جنابت میں جسم کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا اور بے وضو حالت میں وضو کے اعضاء کے اکثر حصے کا اعتبار کیا جائے گا یعنی اگر جسم کا اکثر حصہ ٹھیک ہے اور تھوڑے حصے پر زخم ہے' تو صحیح حصے کو دھولے گا اور اگر ممکن ہو تو زخمی حصے پر مسح کرے

گا اگر مسح نہیں ہو سکتا تو ان لکڑیوں پر مسح کرے گا جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوئی ہوتی ہیں' یا پٹی پر مسح کرے گا' تاہم تیمم اور غسل کو جمع نہیں کرے گا لیکن اگر آدمی کا آدھا بدن تندرست ہو اور آدھا بدن زخمی ہو' تو اس بارے میں مشائخ کا اختلاف ہے' تاہم اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ آدمی تیمم کرے گا' پانی استعمال نہیں کرے گا۔ (خلاصہ محیط)

مسئلہ مسافر کنویں تک پہنچ جاتا ہے لیکن اس کے پاس پانی نکالنے کے لیے ڈول نہیں ہے' تو وہ تیمم کرے گا اور اگر ڈول موجود ہے اور رسی نہیں ہے' تو بھی تیمم کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ اگر کوئی شخص دار الحرب میں قید ہو جاتا ہے اور کفار اسے وضو نہیں کرنے دیتے اور نماز ادا نہیں کرنے دیتے تو وہ تیمم کر کے اشارے کے ساتھ نماز پڑھ لے گا' جب اس کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ ان نمازوں کو ادا کرے گا' اسی طرح اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو جاتا ہے کہ دوسرا شخص اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے وضو کیا تو میں تمہیں قید کر دوں گا یا قتل کر دوں گا تو ایسا شخص بھی تیمم کر کے نماز ادا کرے گا اور بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ اس حکم کی وجہ یہ ہے کہ یہاں عجز آدمی کے فعل کی وجہ سے واقع ہوا ہے' آدمی کا فعل اللہ تعالیٰ کے حق کو ساقط نہیں کرتا ہے۔

مسئلہ اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب آدمی پانی کو اس طرح سے استعمال کر سکتا ہو کہ اسے جانی یا مالی اعتبار سے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو پانی کا استعمال کرنا واجب ہوگا' یہاں تک کہ اگر عام قیمت سے زیادہ ادائیگی کر کے پانی حاصل ہوتا ہے' تو یہ بھی نقصان ہے' ایسی صورت میں وضو لازم نہیں ہوگا لیکن اگر عام قیمت سے معمولی سی زیادہ قیمت ہے' تو وضو لازم ہوگا۔

(بحر الرائق)

دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں

مسئلہ جو چیز وضو کو توڑ دیتی ہے' وہ تیمم کو بھی توڑ دیتی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ جب پانی کے استعمال پر قدرت حاصل ہو جائے تو بھی تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ اگر کوئی مسافر بے وضو ہے اور اس کے کپڑے بھی ناپاک ہیں اور اس کے پاس صرف اتنا پانی موجود ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک میں استعمال کر سکتا ہے' تو اسے چاہیے کہ نجاست کو دھولے' اور حدث کی جگہ تیمم کر لے' اس صورت میں اگر وہ پہلے تیمم کر کے بعد میں نجاست کو دھوتا ہے' تو تیمم دوبارہ کرے گا کیونکہ اس نے جب تیمم کیا تھا' اس وقت وہ پانی پر قادر تھا' جس سے وضو ہو سکتا ہے۔ (مبسوط سرخسی)

مسئلہ اس صورت میں اگر وہ پانی کے ذریعے وضو کر لیتا ہے اور ناپاک کپڑوں سمیت نماز ادا کر لیتا ہے' تو نماز ہو جائے گی' تاہم وہ شخص گناہ گار ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ جس بیماری کی وجہ سے تیمم کرنا جائز ہوا تھا' جب وہ بیماری ختم ہو جائے' تو تیمم ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ ایک شخص نے سفر کے دوران پانی نہ ملنے کی وجہ سے تیمم کیا تھا' پھر اسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے

میں تیمم کرنا جائز ہوتا ہے' اب اگر وہ شخص مقیم ہو جاتا ہے' تو اس تیمم کے ذریعے نماز جائز نہیں ہوگی' کیونکہ یہاں تیمم کی رخصت کے اسباب الگ الگ ہیں اور رخصت کا ایک سبب دوسری رخصت میں شامل نہیں ہو سکتا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتے ہوئے سویا ہوا تھا تو صحیح قول یہ ہے کہ تمام فقہاء کے نزدیک اس کا تیمم نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ اگر کوئی شخص پانی کے پاس سے گزرتا ہے لیکن وہاں دشمن یا کسی درندے کے خوف کی وجہ سے نہیں رک سکا تو تیمم نہیں ٹوٹے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جس بھی چیز کے موجود ہونے کی وجہ سے تیمم منع ہوتا ہے (اس کی عدم موجودگی میں جب آدمی تیمم کرے اور بعد میں) جب وہ چیز موجود ہو جائے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور جو چیز ایسی نہ ہو' اس سے تیمم نہیں ٹوٹتا ہے۔ (بدائع الصنائع)

تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل

تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں

مسئلہ تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں' ہاتھ مٹی پر رکھ کر آگے کی طرف لے جانا' انہیں پیچھے کی طرف لے جانا' انہیں جھاڑنا' انگلیوں کو کھولنا' اس کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا' ترتیب کا خیال رکھنا اور درمیان میں توقف نہ کرنا۔ (بحرالرائق' نہرالفائق)

تیمم کرنے کا عملی طریقہ

مسئلہ تیمم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر پہلے انہیں آگے کی طرف لایا جائے' پھر پیچھے کی طرف لے جایا جائے' پھر انہیں اٹھا کر جھاڑ لیا جائے۔ (تبیین)

مسئلہ ہاتھوں کو اتنا جھاڑا جائے گا کہ اس کے ذریعے مٹی جھڑ جائے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: پھر اس کے ذریعے اپنے منہ کا مسح کیا جائے گا' اس طرح کہ منہ کا کوئی بھی حصہ باقی نہ رہے' پھر اسی طرح اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے جائیں گے اور دونوں بازوؤں پر کہنیوں تک مسح کر لیا جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ ہمارے مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ آدمی پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیوں کے کناروں کے ذریعے دائیں ہاتھ کی کہنی تک مسح کرے گا' پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کے نیچے کی طرف پہنچے تک مسح کرے گا اور بائیں انگوٹھے کے اندر کی طرف' دائیں انگوٹھے کے اوپر کی طرف میں پھیرے گا' پھر اسی طرح سے بائیں ہاتھ کا مسح کرے گا' اس میں زیادہ احتیاط ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ ہمارے نزدیک نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے تیمم کر لینا جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ آدمی ایک تیمم کے ذریعے جتنے چاہے فرض اور نوافل ادا کر سکتا ہے (جب تک حدث لاحق نہیں ہوتا)۔ (غنیہ شرح منیہ)

مسئلہ جس شخص کو یہ گمان ہو کہ نماز کے آخری وقت تک اسے پانی مل جائے گا اور پانی کی جگہ تک اس شخص کا فاصلہ ایک میل تک ہو تو آخری وقت تک نماز کو مؤخر کرنا مستحب ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ اگر پانی ملنے کی امید نہ ہو تو تاخیر نہیں کی جائے گی اور مستحب وقت میں تیمم کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (بدائع الصنائع' شرح طحاوی)

مسئلہ اس طرح کی صورت حال پیش آ جاتی ہے کہ سفر کے دوران ایک شخص جنبی ہے' ایک عورت جو حیض سے پاک ہو چکی ہے اور ایک بے وضو بھی ہے اور پانی صرف اتنا ہے کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے کافی ہو سکتا ہے' اگر وہ پانی ان تینوں میں سے کسی ایک کی ملکیت ہے' تو وہ پانی اسی پر استعمال کرنا مناسب ہوگا' اگر وہ پانی ان سب کی ملکیت ہے' تو کسی پر بھی صرف نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ سب تیمم کر لیں گے اور اگر پانی مباح ہے' تو جنبی شخص کے لیے اسے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ اگر باپ اور بیٹا موجود ہوں اور پانی ایک شخص کے استعمال میں آ سکتا ہو' تو باپ کے لیے استعمال کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ اگر کوئی بیمار شخص وضو بھی نہیں کر سکتا اور تیمم بھی نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اسے تیمم کروا سکے' تو امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص نماز ادا نہیں کرے گا۔

مسئلہ کوئی شخص قیدی ہے' اسے وضو کے لیے پانی بھی نہیں ملتا اور تیمم کے لیے صاف مٹی بھی نہیں ملتی' تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ نماز نہیں پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ اصول یہ ہے کہ جس جگہ ادا شدہ نماز فوت ہو رہی ہو اور اس کا کوئی قائم مقام بھی موجود نہ ہو' تو ایسی صورت اس کو پانے کے لیے تیمم کرنا جائز ہوگا' لیکن جب کوئی ایسی نماز فوت ہو رہی ہو جس کی کوئی قائم مقام بھی موجود ہو' تو وہاں تیمم کرنا جائز نہیں ہوگا' جیسے جمعہ کی نماز فوت ہو جاتی ہے' تو اس کی قائم مقام ظہر کی نماز موجود ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر دو آدمی ایک ہی جگہ سے تیمم کر لیتے ہیں' تو یہ جائز ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر ایک شخص ایک ہی جگہ سے کئی مرتبہ تیمم کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جنبی شخص جنازے کی نماز میں شریک ہونے کے لیے یا عید کی نماز ادا کرنے کے لیے تیمم کر سکتا ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ (وضو پر وضو کرنا عبادت ہے) لیکن تیمم پر تیمم کرنا عبادت نہیں ہے۔ (تتمہ)

مسئلہ: مسافر شخص کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ اپنی کنیز کے ساتھ صحبت کرے' اگرچہ اسے اس بات کا علم ہو کہ آگے غسل کے لیے پانی نہیں ملے گا۔ (خلاصہ)

* * *

27 - بَابُ التَّيَمُّمِ لِمَنْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ الصَّلَاةِ

باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پا لیتا ہے' اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟

431 - أَخْبَرَنَا مُسْلِمُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا مَاءً فِي الْوَقْتِ فَتَوَضَّأَ أَحَدُهُمَا وَعَادَ لِصَلَاتِهِ مَا كَانَ فِي الْوَقْتِ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ فَسَأَلَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ "أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ". وَقَالَ لِلْآخَرِ "أَمَّا أَنْتَ فَلَكَ مِثْلُ سَهْمِ جَمْعٍ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو آدمیوں نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی پھر اسی نماز کے وقت کے دوران ان دونوں کو پانی مل گیا' تو ان دونوں میں سے ایک نے وضو کر کے دوبارہ نماز ادا کر لی' چونکہ وقت ابھی باقی تھا' جبکہ دوسرے شخص نے اس نماز کو نہیں دہرایا' بعد میں ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: جس نے نماز دوبارہ نہیں پڑھی تھی' تم نے سنت کے مطابق عمل کیا ہے اور تمہاری پہلی نماز درست ہے' پھر آپ ﷺ نے دوسرے شخص سے فرمایا: جہاں تک تمہارا معاملہ ہے' تو تمہیں دونوں نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

432 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِيرَةُ وَغَيْرُهُ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

433 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَنْبَأَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَنَّ مُخَارِقًا أَخْبَرَهُمْ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يُصَلِّ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ "أَصَبْتَ". فَأَجْنَبَ رَجُلٌ آخَرُ فَتَيَمَّمَ وَصَلَّى فَأَتَاهُ فَقَالَ نَحْوًا مِمَّا قَالَ لِلْآخَرِ يَعْنِي "أَصَبْتَ".

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص کو جنابت لاحق ہو گئی' اس نے نماز ادا نہیں کی' وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے (اس صورت حال میں اپنے طرز عمل) کا تذکرہ کیا' تو آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے۔ اسی طرح ایک اور شخص کو جنابت لاحق ہوئی' اس نے تیمم کر کے نماز ادا کر لی' وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

(راوی کہتے ہیں: میرے استاد نے) یہاں ایسے الفاظ نقل کیے ہیں' جن کا مفہوم یہ ہے: نبی اکرم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا: "تم نے ٹھیک کیا ہے"۔

431- اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في المتيمم يجد الماء بعدما يصلي في الوقت (الحديث 338 و 339) مرسلاً. و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (432) مرسلاً تحفة الاشراف (4176).

432- تقدم في الغسل و التيمم، باب التيمم لمن يجد الماء بعد الصلاة (الحديث 43).

433- تقدم في الطهارة، باب فيمن لم يجد الماء و لا الصعيد (الحديث 323).

28 - بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَذْيِ

باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا

434 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَذَاكَرَ عَلِيٌّ وَالْمِقْدَادُ وَعَمَّارٌ فَقَالَ عَلِيٌّ إِنِّي امْرُؤٌ مَذَّاءٌ وَإِنِّي أَسْتَحِي أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ مِنِّي فَيَسْأَلُهُ أَحَدُكُمَا فَذَكَرَ لِي أَنَّ أَحَدَهُمَا وَنَسِيتُهُ سَأَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ذَاكَ الْمَذْيُ إِذَا وَجَدَهُ أَحَدُكُمْ فَلْيَغْسِلْ ذٰلِكَ مِنْهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ أَوْ كَوُضُوءِ الصَّلَاةِ".

الْاِخْتِلَافُ عَلٰى سُلَيْمَانَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت علی' حضرت مقداد بن اسود اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم کے درمیان بحث ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک ایسا شخص ہوں' جس کی مذی بہت خارج ہوتی تھی' مجھے اس بات سے شرم آتی تھی کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں' اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہیں' تو تم دونوں میں سے کوئی ایک نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میرے استاد نے میرے سامنے یہ بات ذکر کی تھی کہ ان دونوں میں سے کسی نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا' لیکن میں ان کے بارے میں بھول گیا ہوں۔

ان صحابی نے نبی اکرم ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"یہ مذی ہے' جب کوئی شخص اس کو پائے (یعنی کسی شخص کی مذی خارج ہو جائے) تو وہ اس کو دھو لے اور نماز کے وضو کی طرح وضو کرے"۔

یہاں ایک راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے۔

435 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً فَأَمَرْتُ رَجُلًا فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری مذی بکثرت خارج ہوا کرتی تھی تو میں نے ایک شخص کو ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا۔

434- اخرجه مسلم في الحيض، باب المذي (الحديث 19) مختصراً. و اخرجه النسائي في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 435 و 437 و 438) تحفة الاشراف (10195).

435- تقدم في الغسل و التيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434).

436 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُنْذِرًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ اسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ مِنْ أَجْلِ فَاطِمَةَ فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ "فِيهِ الْوُضُوءُ".

الِاخْتِلَافُ عَلَى بُكَيْرٍ

★★ امام محمد بن علی ؓ (یہ امام باقر بھی ہو سکتے ہیں اور امام محمد بن حنفیہ بھی ہو سکتے ہیں) حضرت علی ؓ کے حوالے سے یہ بیان نقل کرتے ہیں حضرت علی ؓ فرماتے ہیں مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے کہ میں نبی اکرم ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کروں' کیونکہ فاطمہ (میری بیوی تھی اور حضور ﷺ کی صاحبزادی تھی) تو میں نے مقداد سے یہ کہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے یہ مسئلہ دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس صورت میں وضو کرنا لازم ہوگا"۔

یہاں روایت کے الفاظ میں بکیر نامی راوی پر اختلاف کیا گیا ہے۔

437- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْسَلْتُ الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ "تَوَضَّأْ وَانْضَحْ فَرْجَكَ".

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَخْرَمَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت علی ؓ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ میں نے مقداد کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تھا کہ وہ آپ ﷺ سے مذی کا مسئلہ دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"تم اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لیا کرو"۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں اس روایت کے راوی مخرمہ نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے (حالانکہ اس نے یہ حدیث اپنے والد کے حوالے سے نقل کی ہے)۔

438 أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ أَرْسَلَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - الْمِقْدَادَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُهُ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْمَذْيَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَغْسِلُ ذَكَرَهُ ثُمَّ لْيَتَوَضَّأْ".

★★ سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں' حضرت علی بن ابوطالب ؓ نے حضرت مقداد ؓ کو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں مسئلہ دریافت کریں جس کی مذی خارج ہو جاتی ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

436- تقدم في الطهارة، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض الوضوء من المذي (الحديث 157).

437- تقدم في الغسل والتيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434)

438- تقدم في الغسل والتيمم، باب الوضوء من المذي (الحديث 434)

"آپ شخص اپنی شرمگاہ کو دھو کر وضو کر لے گا"۔

(یعنی مذی کے خروج پر وضو لازم ہوگا)

439- أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُرِئَ عَلَى مَالِكٍ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمَرَهُ أَنْ يَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنَ الْمَرْأَةِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ. فَسَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْضَحْ فَرْجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ".

★★ حضرت مقداد بن اسود ؓ' حضرت علی ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں' حضرت علی ؓ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کا مسئلہ دریافت کریں جو اپنی بیوی کے قریب ہوتا ہے' تو اس کی مذی خارج ہو جاتی ہے۔

(حضرت علی ؓ نے وضاحت کی کہ میں یہ مسئلہ اس لیے دریافت نہیں کر رہا) کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی میری اہلیہ ہے' تو مجھے اس بات سے حیاء آتی ہے' کہ میں نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کروں۔ حضرت مقداد ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"جب کسی شخص کو ایسی صورت حال کا سامنا کرنا پڑے تو وہ اپنی شرمگاہ کو دھو کر نماز کے وضو کی طرح وضو کر لے

(یعنی مذی کے خروج پر صرف وضو کرنا لازم ہوتا ہے)"۔

29- باب الْأَمْرِ بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم

440 أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو' تو وہ اپنا ہاتھ برتن میں اس وقت تک داخل نہ کرے جب تک اس ہاتھ پر دو یا تین مرتبہ پانی نہ بہا لے' کیونکہ وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا ہے"۔

439- تقدم في الطهارة، باب ما ينقض الوضوء وما لا ينقض من المذي (الحديث 156)

440- اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده في الاناء حتى يغسلها (الحديث 24). و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب الرجل يستيقظ من منامه هل يدخل يده في الاناء قبل ان يغسلها (الحديث 393). تحفة الاشراف (13189).

441 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى ثُمَّ اضْطَجَعَ وَرَقَدَ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ مُخْتَصَرٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں طرف کرلیا' پھر آپ ﷺ نوافل ادا کرتے رہے پھر آپ ﷺ لیٹ گئے اور سو گئے' پھر مؤذن آپ ﷺ کو بلانے کے لیے آیا' تو آپ ﷺ نماز ادا کرنے کے لیے تشریف لے گئے آپ ﷺ نے از سر نو وضو نہیں کیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

442 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا نَعَسَ اَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ وَلْيَرْقُدْ" .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کسی شخص کو نماز کے دوران اونگھ آجائے' تو وہ نماز ختم کردے اور سو جائے۔

30 - بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا

443 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ - يَعْنِي ابْنَ اَبِي بَكْرٍ - قَالَ عَلٰى اَثَرِهِ قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ اُتْقِنْهُ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ" .

★★ سیدہ بسرہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے' اُسے وضو کر لینا چاہیے"۔

444 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ

441-اخرجه البخاري في الوضوء، باب التخفيف في الوضوء (الحديث 138) مطولاً، وفي الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام و حوله الامام خلفه الى يمينه تمت صلاته (الحديث 726)، و باب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفوفهم (الحديث 859) مطولاً. و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 186) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في القصد في الوضوء و كراهية التعدي فيه (الحديث 423) مختصراً. و الحديث عند الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي و معه رجل (الحديث 232). تحفة الاشراف (5356) .

442-اخرجه البخاري في الوضوء، باب الوضوء من النوم (الحديث 213) بنحوه. تحفة الاشراف (953) .

443-تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163)

444-تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163)

عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهِ اِلٰى فَرْجِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ" .

★★ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اپنے ہاتھ کو اپنی شرمگاہ کی طرف لے کر جائے (یعنی شرمگاہ کو چھوئے) تو اُسے وضو کر لینا چاہیے"۔

445 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ اَنَّهُ قَالَ الْوُضُوْءُ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ فَقَالَ مَرْوَانُ اَخْبَرَتْنِيهِ بُسْرَةُ بِنْتُ صَفْوَانَ فَاَرْسَلَ عُرْوَةُ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يُتَوَضَّأُ مِنْهُ فَقَالَ "مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ" .

★★ ابن شہاب' عروہ بن زبیر اور مروان بن حکم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: مروان نے یہ ذکر کیا کہ شرمگاہ کو چھونے کی وجہ سے وضو لازم ہو جاتا ہے پھر مروان نے بتایا: سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا نے مجھے اس بارے میں حدیث سنائی ہے تو عروہ نے (سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کو) پیغام بھیجا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ان چیزوں کا ذکر کیا کہ جن کے بعد وضو کرنا لازم ہوتا ہے' تو آپ ﷺ نے اس میں شرمگاہ کو چھونے کا بھی ذکر کیا (یعنی شرمگاہ چھونے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

446 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ" .

قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ اَبِيهِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ .

★★ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے' وہ اس وقت تک نماز ادا نہ کرے جب تک وضو نہیں کر لیتا"۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کے راوی ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے یہ حدیث نہیں سنی ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

* * *

444-تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 163).

445-تقدم في الطهارة، الوضوء من مس الذكر (الحديث 63) .

5۔ كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "نماز (کے بارے میں روایات)" میں 24 تراجم ابواب اور 45 روایات نقل کی ہیں اگر مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 30 ہو گی۔

1- باب فَرْضِ الصَّلَاةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ فِي إِسْنَادِ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاخْتِلَافِ أَلْفَاظِهِمْ فِيهِ

نماز کی فرضیت (کا واقعہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول روایت کی سند میں نقل کرنے والوں کے اختلاف کا تذکرہ اور اس روایت کے الفاظ میں اختلاف کا تذکرہ

شرح

نماز سے متعلق احکام

نماز کی فرضیت

مسئلہ: نماز ایک محکم فرض ہے جسے ترک کرنے کی گنجائش نہیں ہے اور اس کا انکار کرنے والے کو کافر قرار دیا جائے گا۔ (علام

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ترک کرتا ہے لیکن اس کی فرضیت کا منکر نہیں ہے، اسے قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ قید کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ توبہ کر لے۔ (شرح مجمع، بحرین لابن الملک)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اس کے وجوب کا تعلق آخری وقت سے ہے اور اس کی مقدار اتنی ہے جتنی دیر میں تکبیر تحریمہ کہی جا سکتی ہے، یہاں تک کہ جب کوئی کافر مسلمان ہو جائے یا بچہ بالغ ہو جائے یا پاگل شخص ٹھیک ہو جائے یا حیض والی عورت پاک ہو جائے اور نماز کا وقت ختم ہونے میں تکبیر تحریمہ کہنے کا وقت باقی ہو تو ہمارے نزدیک ان پر نماز ادا کرنا واجب ہو گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: اسی طرح اگر یہ عوارض نماز کے آخری وقت میں لاحق ہو جاتے ہیں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس وقت کی فرض نماز ساقط ہو جائے گی۔ (عالم الفتاوی)

مسئلہ: بچے کو جنم دینے میں مدد دینے والی دائی کو اگر یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ نماز پڑھنے میں مشغول ہوئی تو بچہ فوت ہو جائے گا (اس کے لیے یہ بات جائز ہے کہ وہ نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کر دے۔ اسی طرح چوری کے خوف سے یا اس طرح کے دیگر اسباب کی وجہ سے بھی نماز کو مؤخر کیا جا سکتا ہے۔ (خلاصہ)

447- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ أَقْبَلَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَلْآنَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَشَقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ فَغَسَلَ الْقَلْبَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ ثُمَّ انْطَلَقْتُ مَعَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَقِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ مَرْحَبًا بِهِ وَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَأَتَيْتُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمَا فَقَالَا مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الثَّالِثَةَ قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ. قِيلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَارُونَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ قَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنْ أَخٍ وَنَبِيٍّ. فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى قِيلَ مَا يُبْكِيكَ قَالَ يَا رَبِّ هَذَا الْغُلَامُ الَّذِي بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ وَأَفْضَلُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي. ثُمَّ أَتَيْنَا السَّمَاءَ السَّابِعَةَ فَمِثْلُ ذَلِكَ فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ مِنِ ابْنٍ وَنَبِيٍّ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ فَإِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرُ مَا عَلَيْهِمْ ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرٍ وَإِذَا وَرَقُهَا

447- اخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3207)، و في مناقب الانصار، باب المعراج (الحديث 3887). و اخرجه مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات و فرض الصلوات (الحديث 264). و الحديث عند البخاري في احاديث الانبياء، باب قول الله عز وجل (و هل اتاك حديث موسى اذ راى نارا) الى قوله (بالواد المقدس طوى) (الحديث 3393) و باب قول الله تعالى (ذكر رحمة ربك عبده زكريا اذ نادى ربه نداء خفيا قال رب اني وهن العظم مني و اشتعل الراس شيبا) الى قوله (لم نجعل له من قبل سميا) (الحديث 3430). و مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات و فرض الصلوات (الحديث 265). و الترمذي في تفسير القرآن، باب (و من سورة الم نشرح) (الحديث 3346). تحفة الاشراف (11202).

مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ وَزَادَ فِي أَصْلِهَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ فَقَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً. قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ إِنِّي عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَنْ يُطِيقُوا ذَلِكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْكَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَسَأَلْتُهُ أَنْ يُخَفِّفَ عَنِّي فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ جَعَلَهَا أَرْبَعِينَ. فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَجَعَلَهَا ثَلَاثِينَ فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَجَعَلَهَا عِشْرِينَ ثُمَّ عَشْرَةً ثُمَّ خَمْسَةً فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ الْأُولَى فَقُلْتُ إِنِّي أَسْتَحِي مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْهِ فَنُودِيَ أَنْ قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَأَجْزِي بِالْحَسَنَةِ عَشْرَ أَمْثَالِهَا".

☆☆ حضرت انس بن مالک ؓ حضرت مالک بن صعصعہ ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"ایک مرتبہ میں بیت اللہ کے قریب سونے اور جاگنے کی درمیانی کیفیت میں تھا' (تین آدمی میرے پاس آئے) ان تین میں سے ایک شخص آگے بڑھا' پھر میرے پاس سونے سے بنا ہوا ایک طشت لایا گیا جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا' انہوں نے میری گردن سے لے کر پیٹ کے نرم حصے تک کو چاک کر دیا اور میرے دل کو آب زم زم کے ذریعے دھویا اور پھر اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا' پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے کچھ چھوٹا اور گدھے سے کچھ بڑا تھا۔ پھر میں جبریل کے ہمراہ روانہ ہو گیا' ہم لوگ آسمان دنیا تک پہنچے وہاں دریافت کیا گیا: کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے بتایا: حضرت محمد ﷺ ہیں' تو کہا گیا: انہیں پیغام بھیج کر (بلایا گیا ہے)؟ انہیں خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

(وہاں) میں حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جو (میرے) بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں خوش آمدید!

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ہم دوسرے آسمان پر آئے' تو وہاں دریافت کیا گیا۔ کون ہے؟ تو جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں' تو اسی کی مانند کلمات کہے گئے (جو پہلے آسمان پر کہے گئے تھے)۔

(وہاں) میں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کے پاس آیا' میں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا' ان دونوں نے جواب دیا: آپ ﷺ کو خوش آمدید' جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ہم تیسرے آسمان پر آئے' تو وہاں دریافت کیا گیا کون ہے؟ جبریل نے جواب دیا: جبریل ہوں' دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ ہیں (اسی کی مانند مکالمہ ہوا جو پہلے آسمان پر ہوا تھا)۔

(وہاں) میں حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر میں چوتھے آسمان پر آیا' پھر اسی کی مانند مکالمہ ہوا۔ (وہاں) میں حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم پانچویں آسمان پر آئے' وہاں بھی اسی کی مانند مکالمہ ہوا' وہاں میں حضرت ہارون علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ کو خوش آمدید جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

پھر ہم چھٹے آسمان پر آئے' وہاں بھی اسی کی مانند مکالمہ ہوا' وہاں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں سلام کیا' انہوں نے بھی فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بھائی بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب میں ان سے آگے جانے لگے تو وہ رو پڑے' ان سے پوچھا گیا: آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! یہ کمسن صاحب جنہیں تو نے میرے بعد مبعوث کیا تھا' میری اُمت کے جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی بہ نسبت ان کی اُمت کے افراد زیادہ تعداد میں اور زیادہ بہتر طور پر جنت میں داخل ہوں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر ہم ساتویں آسمان پر آئے' وہاں اسی کی مانند مکالمہ ہوا' یہاں تک کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا' میں نے انہیں سلام کیا' تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کو خوش آمدید! جو بیٹے بھی ہیں اور نبی بھی ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) پھر میرے سامنے بیت المعمور کو بلند کیا گیا' میں نے اس کے بارے میں جبریل سے دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: یہ بیت المعمور ہے' جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں' جب وہ اس میں سے نکل جاتے ہیں تو دوبارہ کبھی اس میں نہیں آئیں گے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں') پھر مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا اور اس کے پھل ہجر (نامی شہر) کے مٹکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی مانند تھے' اس کی جڑ میں سے چار نہریں نکل رہی تھیں' دو باطنی تھیں اور دو ظاہری تھیں' میں نے جبریل سے اس بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے فرمایا: باطنی نہریں' تو جنت میں ہیں اور ظاہری نہریں فرات اور نیل ہیں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں') پھر مجھ پر (روزانہ) پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔

(واپسی کے سفر کے دوران) جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کو کیا ملا ہے؟ میں نے جواب دیا: مجھ پر پچاس نمازیں فرض کی گئی ہیں' تو وہ بولے: آپ ﷺ کے مقابلے میں مجھے لوگوں سے زیادہ

واقفیت ہے اور بنی اسرائیل کے حوالے سے میں سخت ترین تجربے کا سامنا کر چکا ہوں۔

(اس بنیاد پر میں یہ کہہ رہا ہوں) آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی' آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیں اور اُس سے یہ درخواست کریں کہ وہ ان میں کمی کر دے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے درخواست کی کہ وہ اس میں کمی کر دے تو اس نے اسے چالیس مقرر کر دیا' میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: کیا ہوا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے یہ چالیس کر دی ہیں' تو انہوں نے پہلی والی بات دوبارہ مجھ سے کہی' میں اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے تیس مقرر کر دیں' میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے اس بارے میں مجھے وہی بات کہی جو پہلے کہی تھی' میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں گیا تو اس نے بیس کر دیں' پھر دس ہو گئیں' پھر پانچ ہو گئیں' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے مجھ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہی تھی' تو میں نے کہا: کہ اب مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے کہ میں دوبارہ اس کے پاس جاؤں' تو آواز دی گئی (یعنی پروردگار نے فرمایا)

"میں نے فرض شدہ (نمازوں کا حکم) جاری کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اس میں تخفیف بھی کر دی ہے' میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دوں گا (یعنی پانچ نمازیں ادا کرنے والے کو پچاس نمازیں ادا کرنے کا ثواب ملے گا)"۔

448 - أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ حَزْمٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ لِي مُوسَى فَرَاجِعْ رَبَّكَ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَاجَعْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ".

★★ ابن شہاب زہری' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ابن حزم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں:

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

448- اخرجه البخاري في الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات في الاسراء (الحديث 349) مطولاً، و في الانبياء، باب ذكر ادريس عليه السلام (الحديث 3342) مطولاً. و اخرجه مسلم في الايمان، باب الاسراء برسول الله صلى الله عليه وسلم الى السموات، و فرض الصلوات (الحديث 263) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس و المحافظة عليها (الحديث 1399). و الحديث عند البخاري في الحج، باب ما جاء في زمزم (الحديث 1636). تحفة الاشراف (556).

"اللہ تعالیٰ نے پہلے میری اُمت پر پچاس نمازیں فرض کی تھیں میں ان کا حکم لے کر واپس آ رہا تھا' میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کے پروردگار نے آپ ﷺ کی اُمت پر کیا چیز فرض کی ہے؟ تو میں نے جواب دیا:

اللہ تعالیٰ نے ان پر پچاس نمازیں فرض کی ہیں' تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے کہا کہ آپ ﷺ واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں جائیے (اور نمازیں کم کرنے کے لیے کہیے) کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے ان میں سے نصف معاف کر دیں' میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ دوبارہ اپنے پروردگار کے پاس جائیے' کیونکہ آپ ﷺ کی اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی' میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ ہیں' لیکن (ثواب کے اعتبار سے پچاس ہیں) میرا فرمان تبدیل نہیں ہوتا ہے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو وہ بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس دوبارہ جائیے' تو میں نے کہا: مجھے اپنے پروردگار سے حیاء آتی ہے۔

449 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أُتِيتُ بِدَابَّةٍ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُونَ الْبَغْلِ خَطْوُهَا عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهَا فَرَكِبْتُ وَمَعِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسِرْتُ فَقَالَ انْزِلْ فَصَلِّ. فَفَعَلْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطَيْبَةَ وَإِلَيْهَا الْمُهَاجَرُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ. فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُورِ سَيْنَاءَ حَيْثُ كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ. فَنَزَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ أَتَدْرِي أَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. ثُمَّ دَخَلْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجُمِعَ لِيَ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فَقَدَّمَنِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَمَمْتُهُمْ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَإِذَا فِيهَا ابْنَا الْخَالَةِ عِيسَى وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَإِذَا فِيهَا يُوسُفُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا هَارُونُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ فَإِذَا فِيهَا إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ فَإِذَا فِيهَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَإِذَا فِيهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ صُعِدَ بِي فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فَأَتَيْنَا سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَتْنِي ضَبَابَةٌ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا فَقِيلَ لِي إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ. فَرَجَعْتُ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَلَمْ يَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَيْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ كَمْ فَرَضَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ بِهَا أَنْتَ

449- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (1701).

وَلَا أُمَّتُكَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ . فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ أَتَيْتُ مُوسَى فَأَمَرَنِي بِالرُّجُوعِ فَرَجَعْتُ فَخَفَّفَ عَنِّي عَشْرًا ثُمَّ رُدَّتْ إِلَى خَمْسِ صَلَوَاتٍ . قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ فَإِنَّهُ فَرَضَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ صَلَاتَيْنِ فَمَا قَامُوا بِهِمَا . فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَسَأَلْتُهُ التَّخْفِيفَ فَقَالَ إِنِّي يَوْمَ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ فَرَضْتُ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ خَمْسِينَ صَلَاةً فَخَمْسٌ بِخَمْسِينَ فَقُمْ بِهَا أَنْتَ وَأُمَّتُكَ . فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى صِرًّى فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ارْجِعْ فَعَرَفْتُ أَنَّهَا مِنَ اللَّهِ صِرًّى - أَيْ حَتْمٌ - فَلَمْ أَرْجِعْ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو گدھے سے کچھ بڑا تھا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا' لیکن اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے' میں اس پر سوار ہو گیا میرے ساتھ حضرت جبرئیل بھی تھے' میں روانہ ہوا (راستے میں ایک جگہ) حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ نیچے اتریے اور نماز ادا کیجئے' میں نے ایسا ہی کیا' پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ جانتے ہیں' کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ آپ ﷺ نے طیبہ (مدینہ منورہ) میں نماز ادا کی ہے اور اس کی طرف ہجرت کی جائے گی (ہم وہاں سے روانہ ہوئے)۔

پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ اتریے اور یہاں نماز ادا کیجئے۔ میں نے وہاں نماز ادا کی تو جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ جانتے ہیں کہ آپ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ ﷺ نے طور سینا میں نماز ادا کی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تھا (پھر میں نے وہاں نماز ادا کی' پھر ہم وہاں سے روانہ ہو گئے) پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا: آپ ﷺ یہاں اتریے اور نماز ادا کیجئے۔ میں وہاں اترا اور نماز ادا کی' جبرئیل علیہ السلام نے دریافت کیا: کیا آپ ﷺ جانتے ہیں' کہ آپ ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟

آپ ﷺ نے بیت اللحم میں نماز ادا کی ہے' جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی۔

(نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں) پھر میں بیت المقدس میں داخل ہوا تو وہاں انبیاء کرام میرے لیے اکٹھے ہو چکے تھے' جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آگے کیا' میں نے ان حضرات کو نماز پڑھائی۔

پھر مجھے آسمان دنیا کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے دوسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں دو خالہ زاد بھائی حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام موجود تھے' پھر مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے چوتھے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے پانچویں آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے چھٹے آسمان کی طرف لے جایا گیا وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے ساتویں آسمان پر لے جایا گیا وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام موجود تھے' پھر مجھے سات آسمانوں کے اوپر لے جایا گیا' میں سدرۃ المنتہیٰ تک آ گیا' اس وقت مجھ پر ایک مخصوص کیفیت طاری ہوئی تو میں سجدے میں چلا گیا' اس وقت مجھ سے

کہا گیا

(یعنی پروردگار نے فرمایا)

"جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسی دن میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں' تم اور تمہاری امت انہیں قائم کرو"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

میں واپس حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا' انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو انہوں نے دریافت کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: پچاس نمازیں' انہوں نے کہا: آپ ﷺ انہیں قائم کرنے کی استطاعت نہیں رکھیں گے' نہ آپ ﷺ اور نہ ہی آپ ﷺ کی امت۔ آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے تخفیف کی درخواست کریں۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) میں واپس اپنے پروردگار کے پاس آیا تو اس نے دس کم کر دیں' پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے پھر واپس جانے کے لیے کہا' میں واپس گیا تو پروردگار نے مزید دس کم کر دیں' پھر یہ (مزید تخفیف ہو کے) پانچ ہو گئیں۔

و پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام بولے: آپ ﷺ اپنے پروردگار کے پاس واپس جائیں اور اس سے مزید تخفیف کی درخواست کریں' کیونکہ پروردگار نے بنی اسرائیل پر دو نمازیں فرض کی تھیں اور وہ لوگ ان دو نمازوں کو بھی ادا نہیں کر سکے تھے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں)

میں واپس اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور میں نے اس سے تخفیف کی درخواست کی' تو اس نے ارشاد فرمایا: "جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا' اسی دن میں نے تم پر اور تمہاری امت پر پچاس نمازیں فرض کر دی تھیں' یہ پانچ نمازیں ہیں' لیکن پچاس کے برابر ہیں' تم اور تمہاری امت انہیں ادا کرو"

تو مجھے پتا چل گیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم ہے۔

میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا' تو وہ بولے: آپ ﷺ واپس جائیے' لیکن چونکہ مجھے یہ پتہ چل چکا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حتمی حکم آ چکا ہے' اس لیے میں واپس نہیں گیا۔

450- أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا عُرِجَ بِهِ مِنْ تَحْتِهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا أُهْبِطَ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا حَتَّى يُقْبَضَ مِنْهَا قَالَ (إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى) قَالَ فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأُعْطِيَ ثَلَاثًا الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ

450- اخرجه مسلم في الايمان، باب في ذكر سدرة المنتهى (الحديث 279)، و اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة النجم) (الحديث 3276). تحفة الاشراف (9548)

وَخَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَيُغْفَرُ لِمَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِهِ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا الْمُقْحِمَاتُ. (مرفوع)

★★ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو معراج کروائی گئی تو آپ ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ پر لے جایا گیا یہ چھٹے آسمان پر ہے اور جو چیز بھی اوپر کی طرف جاتی ہے وہ یہاں تک جاتی ہے اور جو چیز اس کے اوپر سے نیچے کی طرف آتی ہے وہ بھی صرف اس تک آتی ہے اور اس مقام سے اسے قبض کر لیا جاتا ہے۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے)

"جب سدرہ کو ڈھانپ لیا اُس چیز نے جس نے اُسے ڈھانپا تھا"۔

(حضرت عبداللہ بن عباس ؓ) فرماتے ہیں: "یہ سونے سے بنا ہوا ایک تخت ہے" وہاں نبی اکرم ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں: پانچ نمازیں، سورۃ البقرہ کی آخری آیات اور (یہ خوشخبری کہ) آپ ﷺ کی اُمت کا جو بھی فرد اس حالت میں مرجائے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ سمجھتا ہو تو اُس کے تمام کبیرہ گناہوں کی بھی بخشش کر دی جائے گی"۔

2 - باب أَيْنَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ.

باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟

451 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ عَبْدَ رَبِّهِ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْبُنَانِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ الصَّلَوَاتِ فُرِضَتْ بِمَكَّةَ وَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَا بِهِ إِلَى زَمْزَمَ فَشَقَّا بَطْنَهُ وَأَخْرَجَا حَشْوَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فَغَسَلَاهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ كَبَسَا جَوْفَهُ حِكْمَةً وَعِلْمًا

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نماز مکہ مکرمہ میں فرض قرار دی گئی تھی، دو فرشتے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے وہ آپ ﷺ کو لے کر آبِ زم زم کے پاس گئے تھے انہوں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چیر دیا تھا اور آپ ﷺ کے سینہ مبارک سے (قلب اطہر کو) نکال کر سونے سے بنے ہوئے طشت میں رکھا تھا اور پھر اُسے آبِ زم زم کے ذریعے دھویا تھا، پھر ان دونوں نے آپ ﷺ کے سینۂ مبارک کو حکمت اور علم سے بھر دیا تھا۔

3 - باب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ.

باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟

452 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَوَّلَ مَا

451-انفرد به النسائی. تحفة الاشراف (454)

452-اخرجه البخاری فی التقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1090) و اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 3) تحفة الاشراف (16439)

فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ. (مرفوع)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ ابتداء میں نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی، پھر سفر کی حالت میں اسی صورت کو برقرار رکھا گیا اور حضر کی حالت میں اسے مکمل کر دیا گیا۔

453 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الْأَوْزَاعِيَّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةَ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أُتِمَّتْ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيضَةِ الْأُولَى. (مرفوع)

★★ امام اوزاعی ؒ بیان کرتے ہیں: انہوں نے ابن شہاب زہری سے نبی اکرم ﷺ کے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے سے پہلے مکہ مکرمہ میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو ابن شہاب نے جواب دیا: عروہ نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ وہ بیان کرتی ہیں: کہ پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر جب نماز فرض کی تو سب سے پہلے دو دو رکعات فرض کی تھیں، پھر حضر کی حالت میں اسی کو مکمل کر دیا گیا اور وہ چار ہو گئیں، جبکہ سفر کی حالت میں یہ اپنی پہلی والی فرض صورت پر برقرار رہی۔

454 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ (مرفوع)

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ پہلے نماز دو دو رکعات فرض کی گئی تھیں، پھر سفر کی حالت میں اسی صورت پر برقرار رہیں اور حضر کی حالت میں اس میں اضافہ کر دیا گیا۔

455 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. (مرفوع)

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کی زبانِ اقدس کے ذریعے نماز کو فرض قرار دیا گیا ہے جو حضر کی حالت میں چار رکعات ہیں اور سفر کی حالت میں دو رکعات ہیں اور خوف کی حالت میں ایک رکعت ہے۔

453-انفرد به النسائی. تحفة الاشراف (16526)

454-اخرجه البخاری فی الصلاة، باب كيف فرضت الصلوات فی الاسراء (الحديث 350) و اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 1)، و اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب صلاة المسافر (الحديث 1198). تحفة الاشراف (16346).

455-اخرجه مسلم فی صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 5) و اخرجه ابوداؤد فی الصلاة، باب من قال يصلي بكل طائفة ركعة ولا يقضون (الحديث 1247) و اخرجه النسائی فی تقصير الصلاة فی السفر، (الحديث 1440 و 1441)، و فی صلاة الخوف، (الحديث 1531). و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة والسنة فيها، باب تقصير الصلاة فی السفر (الحديث 1068) مختصراً. تحفة الاشراف (6380).

456 - أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشُّعَيْثِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أَسِيدٍ أَنَّهُ قَالَ لاِبْنِ عُمَرَ كَيْفَ تَقْصُرُ الصَّلاَةَ وَإِنَّمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلاَةِ إِنْ خِفْتُمْ) فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانَا وَنَحْنُ ضُلاَّلٌ فَعَلَّمَنَا فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَنَا أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنَا أَنْ نُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِي السَّفَرِ. قَالَ الشُّعَيْثِيُّ وَكَانَ الزُّهْرِيُّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ. (مقوب)

★★ امیہ بن عبداللہ کے بارے میں منقول ہے، انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نماز کو قصر کیسے کر سکتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم پر کوئی گناہ نہیں ہے، کہ تم نماز کو قصر کرو اگر تم خوف کی حالت میں ہو"۔

(لیکن اب تو کوئی خوف نہیں ہے) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت گمراہی کا شکار تھے تو آپ ﷺ نے ہمیں (اسلامی تعلیمات کی) تعلیم دی، اس میں یہ بات بھی شامل تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ ہدایت کی ہے، کہ ہم سفر کے دوران دو رکعات ادا کریں گے۔

اس روایت کے راوی محمد بن عبداللہ شعیثی نے یہ بات بیان کی ہے، کہ ابن شہاب زہری نے اس روایت کو عبداللہ بن ابوبکر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

4 - باب كَمْ فُرِضَتْ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ .

باب روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟

457 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللَّهِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلاَ نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الإِسْلاَمِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ". قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ "لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ" قَالَ "وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ". قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ "لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ". وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ "لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ". فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لاَ أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلاَ أَنْقُصُ مِنْهُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ".

★★ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ نجد سے تعلق رکھتا تھا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے ہمیں اس کی آواز کی بھنبھناہٹ سنائی دے رہی تھی، لیکن وہ کیا کہہ رہا ہے، یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا جب وہ قریب ہوا (یعنی جب ہم اس کے قریب ہوئے تو پتہ چلا) وہ اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: روزانہ پانچ نمازیں (فرض ہیں) اس نے دریافت کیا: کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نماز مجھ پر فرض ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نوافل ادا کرو (تو تمہاری مرضی ہے) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے میں روزے رکھنا (بھی فرض ہیں) اس نے دریافت کیا کیا اس کے علاوہ کوئی اور روزہ بھی مجھ پر فرض ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! البتہ اگر تم نفلی روزے رکھنا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا، تو اس نے دریافت کیا کیا اس کے علاوہ مجھ پر کوئی اور (مالی واجب) بھی لازم ہے؟

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں البتہ اگر تم نفلی طور پر دینا چاہو (تو تمہاری مرضی ہے)۔

پھر وہ شخص چلا گیا، جاتے ہوئے وہ یہ کہہ رہا تھا۔

"اللہ کی قسم! میں اس میں کوئی اضافہ نہیں کروں گا اور اس میں کوئی کمی نہیں کروں گا"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ کامیاب ہو گیا"۔

458 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَمِ افْتَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ قَالَ "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا". قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْئًا قَالَ "افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا". فَحَلَفَ الرَّجُلُ لاَ يَزِيدُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلاَ يَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا، اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ

456- اخرجه النسائي في تقصير الصلاة في السفر، (الحديث 1433) بنحوه و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب تقصير الصلاة في السفر (الحديث 1066) بمعناه. تحفة الاشراف (6651).

457- اخرجه البخاري في الايمان، باب الزكاة من الاسلام (الحديث 46)، و في الصوم، باب وجوب صوم رمضان (الحديث 1891) و في الشهادات، باب كيف يستحلف (الحديث 2678)، و في الحيل، باب في الزكاة، و ان لا يفرق بين مجتمع و لا يجمع بين متفرق خشية الصدقة (الحديث 6956). و اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان الصلوات التي هي احد اركان الاسلام (الحديث 8 و 9). و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب فرض الصلاة (الحديث 391 و 392) و اخرجه النسائي في الصيام، باب وجوب الصيام (الحديث 2089)، في الايمان و شرائعه، الزكاة (الحديث 5043) و الحديث عند ابي داؤد في الايمان و النذور، باب في كراهية الحلف بالآباء (الحديث 3252). تحفة الاشراف (5009).

458- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1166) .

تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں' اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا ان سے پہلے یا ان کے بعد کوئی اور چیز بھی فرض ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر صرف پانچ نمازیں ہی فرض کی ہیں' تو اس شخص نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ ان پر کوئی اضافہ نہیں کرے گا اور ان میں کوئی کمی نہیں کرے گا

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر یہ سچ کہہ رہا ہے' تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا"۔

5 - باب الْبَيْعَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا

459 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَبِيبُ الْأَمِينُ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَلَا تُبَايِعُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ". فَرَدَّدَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدَّمْنَا أَيْدِيَنَا فَبَايَعْنَاهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَايَعْنَاكَ فَعَلَامَ قَالَ "عَلَى أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ وَأَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً أَنْ لَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا".

★★ حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے' آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم اللہ کے رسول کی بیعت نہیں کرو گے؟

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی تو ہم نے اپنے ہاتھ آگے کر دیئے اور آپ ﷺ کی بیعت کی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ کی بیعت تو کر لی ہے' لیکن یہ کس بات پر ہے؟

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس بات پر ہے' کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے' کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے' پانچ نمازیں ادا کرو گے"۔

پھر آپ ﷺ نے پست آواز میں ارشاد فرمایا (اور یہ بیعت اس بات پر بھی ہے' کہ) تم لوگوں سے کچھ نہیں مانگو گے"۔

6 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا

459- اخرجه مسلم في الزكاة، باب كراهة المسالة للناس (الحديث 108) مطولا . واخرجه ابوداؤد في الزكاة، باب كراهية المسالة (الحديث 642) ، مطولا . واخرجه ابن ماجه في الجهاد، باب البيعة (الحديث 2867) مطولا . تحفة الاشراف (10919).

460 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ يُدْعَى الْمُخْدَجِيَّ سَمِعَ رَجُلًا بِالشَّامِ يُكْنَى أَبَا مُحَمَّدٍ يَقُولُ الْوِتْرُ وَاجِبٌ. قَالَ الْمُخْدَجِيُّ فَرُحْتُ إِلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَاعْتَرَضْتُ لَهُ وَهُوَ رَائِحٌ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ فَقَالَ عُبَادَةُ كَذَبَ أَبُو مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ مَنْ جَاءَ بِهِنَّ لَمْ يُضَيِّعْ مِنْهُنَّ شَيْئًا اسْتِخْفَافًا بِحَقِّهِنَّ كَانَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يَأْتِ بِهِنَّ فَلَيْسَ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدٌ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ أَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ".

★★ ابن محیریز بیان کرتے ہیں: بنو کنانہ سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب جنہیں مخدجی کہا جاتا تھا انہوں نے شام میں ایک شخص کو سنا جن کی کنیت ابو محمد تھی' وہ صاحب یہ کہہ رہے تھے: وتر واجب ہیں۔ مخدجی کہتے ہیں: میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں ان کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ مسجد جا رہے تھے' میں نے انہیں اس بات کے بارے میں بتایا جو ابو محمد نے بیان کی ہے۔ تو حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا: ابو محمد نے غلط کہا ہے' میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ نمازیں ہیں' جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرض کیا ہے' جو شخص انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو کم تر سمجھتے ہوئے انہیں قضا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عہد ہے' کہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا اور جو شخص انہیں ادا نہیں کرے گا' تو اس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کوئی عہد نہیں ہے' اگر وہ چاہے گا' تو اس شخص کو عذاب دے گا' اگر وہ چاہے گا' تو اُسے جنت میں داخل کر دے گا۔

7 - باب فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ .

باب پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت

461 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ" قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ "فَكَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"کیا تم نے غور کیا' کہ اگر تم میں سے کسی ایک شخص کے دروازے پر کوئی نہر موجود ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ

460- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن لم يوتر (الحديث 1420) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في فرض الصلوات الخمس والمحافظة عليها (الحديث 1401) . تحفة الاشراف (5122).

461- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلوات الخمس كفارة (الحديث 528) . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب المشي الى الصلاة تمحى به الخطايا وترفع به الدرجات (الحديث 283) . واخرجه الترمذي في الامثال، باب مثل الصلوات الخمس (الحديث 286) . تحفة الاشراف (14998) .

مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کا میل باقی رہ جائے گا؟"۔

لوگوں نے عرض کی: اس کا میل بالکل بھی باقی نہیں رہے گا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

"پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے"۔

8 - باب الْحُكْمِ فِيْ تَارِكِ الصَّلَاةِ .

باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم

462- اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ الْعَهْدَ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ".

★★ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان بنیادی فرق نماز ادا کرنا ہے' جو شخص اسے ترک کر دیتا ہے وہ گویا کفر کا مرتکب ہوتا ہے"۔

463- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ اِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"بندے اور کفر کے درمیان (فرق) صرف نماز کو ترک کرنا ہے (یعنی نماز ترک کرنے والا شخص کافر کی مانند ہے)"۔

9 - باب الْمُحَاسَبَةِ عَلَى الصَّلَاةِ .

باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا

464- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ - هُوَ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ الْخَزَّازُ - قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ فَقُلْتُ اِنِّيْ دَعَوْتُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ

462- اخرجه الترمذي في الايمان، باب ما جاء في ترك الصلاة (الحديث 2621) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيمن ترك الصلاة (الحديث 1079)، تحفة الاشراف (1960)

463- اخرجه مسلم في الايمان، باب بيان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (الحديث 134) . تحفة الاشراف (28 7)

464- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة الصلاة (الحديث 413) . تحفة الاشراف (12239)

سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ . قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ فَاِنْ صَلَحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ". قَالَ هَمَّامٌ لَا اَدْرِيْ هٰذَا مِنْ كَلَامِ قَتَادَةَ اَوْ مِنَ الرِّوَايَةِ "فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهٖ مَا نَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ". خَالَفَهُ اَبُو الْعَوَّامِ .

★★ حریث بن قبیصہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا وہ کہتے ہیں: کہ میں نے دعا کی: یا اللہ! تو مجھے کوئی نیک ساتھی نصیب کرنا پھر میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کے بیٹھا اور ان سے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ہم نشین عطا کرے تو آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے سنی ہو تا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مجھے بھی نفع نصیب کرے۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"(قیامت کے دن) بندے سے سب سے پہلے نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ ٹھیک ہوئی تو بندہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب ہو جائے گا' اگر وہ فاسد ہوئی تو وہ بندہ پریشان ہو گا اور نقصان اٹھائے گا"۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں مجھے یہ نہیں معلوم کہ یہ قتادہ کے الفاظ ہیں' یا روایت کے الفاظ ہیں (بظاہر یہی محسوس ہوتا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کے الفاظ ہیں۔)

"اگر اس شخص کی فرض نماز میں کوئی کوتاہی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو تو ان نوافل کے ذریعے اس کے فرض کی کمی کو پورا کیا جائے گا' پھر اس کے تمام اعمال کا اسی طرح حساب لیا جائے گا"۔

ابوالعوام نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

465- اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ - يَعْنِي ابْنَ زِيَادِ بْنِ مَيْمُوْنٍ - قَالَ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِيْنِيِّ عَنْهُ - اَخْبَرَنَا اَبُو الْعَوَّامِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهٗ فَاِنْ وُجِدَتْ تَامَّةً كُتِبَتْ تَامَّةً وَاِنْ كَانَ انْتُقِصَ مِنْهَا شَيْءٌ قَالَ انْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لَهٗ مِنْ تَطَوُّعٍ يُكَمِّلُ لَهٗ مَا ضَيَّعَ مِنْ فَرِيْضَةٍ مِنْ تَطَوُّعِهٖ ثُمَّ سَائِرُ الْاَعْمَالِ تَجْرِيْ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قیامت کے دن بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا' اگر وہ مکمل پائی گئی تو اسے مکمل لکھ لیا جائے گا' اگر اس میں کمی پائی گئی تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا تم اس بات کا جائزہ لو کیا تمہیں اس کی کوئی نفل نماز ملتی ہے تو پھر اس کے ذریعے اس کی فرض نماز میں سے رہ جانے والی چیزوں کو مکمل کر لیا جائے گا' پھر تمام اعمال کا اسی حساب سے (یعنی اسی طریقے سے حساب لیا جائے گا)۔

465- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4660) .

466 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ صَلَاتُهُ فَإِنْ كَانَ أَكْمَلَهَا وَإِلَّا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا لِعَبْدِي مِنْ تَطَوُّعٍ فَإِنْ وُجِدَ لَهُ تَطَوُّعٌ قَالَ أَكْمِلُوا بِهِ الْفَرِيضَةَ "

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"(قیامت کے دن) سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کے بارے میں حساب لیا جائے گا اگر وہ مکمل ہوئی تو ٹھیک ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے بندے کے نوافل کا جائزہ لو اگر اس کے نوافل مل گئے تو پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے ذریعے اس کے فرض کو مکمل کرو۔"

10 - باب ثَوَابِ مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ ۔

باب: نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب

467 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي صَفْوَانَ الثَّقَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "تَعْبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا" كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ ۔

★★ حضرت ابوایوب انصاری ؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ مجھے کسی ایسے عمل کے بارے میں بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کروادے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ تم نماز قائم کرو زکوٰۃ ادا کرو صلہ رحمی کرو اور اسے چھوڑ دو۔"

(راوی کہتے ہیں) اس سے یہ لگتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ اس وقت سواری پر سوار تھے (اور اس شخص نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھام کر یہ سوال کیا تھا)۔

11 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي الْحَضَرِ ۔

باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد

---

466 انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (14818) ۔

467 اخرجه البخاري في الزكاة، باب وجوب الزكاة (الحديث 1396)، وفي الادب، باب فضل صلة الرحم (الحديث 5982 و 5983)، واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان الايمان الذي يدخل به الجنة وان من تمسك بما امر به دخل الجنة (الحديث 12 و 13 و 14) مطولاً ۔ تحفة الاشراف (3491) ۔

468 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ سَمِعَا أَنَسًا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ۔

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں میں نے مدینہ منورہ میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کی ہیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز کی دو رکعات ادا کی ہیں۔

12 - باب صَلَاةِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ ۔

باب سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات)

469 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ - قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى إِلَى الْبَطْحَاءِ - فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ ۔

★★ حضرت ابوجحیفہ ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ دوپہر کے وقت باہر تشریف لائے۔

ابن مثنیٰ نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی اکرم ﷺ بطحاء کی طرف تشریف لے گئے آپ ﷺ نے وہاں وضو کیا پھر آپ نے ظہر کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں اور عصر کی نماز میں دو رکعت پڑھائیں آپ ﷺ کے سامنے (سترہ کے طور پر) نیزہ گڑا ہوا تھا۔

13 - باب فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ ۔

باب: نماز عصر کی فضیلت

470 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ وَابْنُ أَبِي خَالِدٍ وَالْبَخْتَرِيُّ بْنُ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ كُلُّهُمْ سَمِعُوهُ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَنْ يَلِجَ النَّارَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا" ۔

---

468 اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب يقصر اذا خرج من موضعه (الحديث 1089)، وفي الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى اصبح (الحديث 1546) مطولاً ۔ واخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب صلاة المسافرين وقصرها (الحديث 11) ۔ واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب متى يقصر المسافر (الحديث 1202) وفي المناسك (الحج)، باب في وقت الاحرام (الحديث 1773) مطولاً ۔ واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التقصير في السفر (الحديث 546) ۔ تحفة الاشراف (166 و 1573) ۔

469 اخرجه البخاري في الوضوء، باب استعمال فضل وضوء الناس (الحديث 187) مطولاً ۔ وفي الصلاة، باب السترة بمكة وغيرها (الحديث 501) مطولاً، وفي المناقب، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3553) مطولاً ۔ واخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 252 و 253) ۔ تحفة الاشراف (11799) ۔

470 اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما (الحديث 213 و 214) مطولاً ۔ واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في المحافظة على وقت الصلوات (الحديث 427) مطولاً ۔ واخرجه النسائي في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 486) ۔ تحفة الاشراف (0378) ۔

★★ ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرے"۔

14 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ.

باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا

471 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ. ثُمَّ قَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ابویونس بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے قرآن مجید تحریر کردوں انہوں نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچو تو مجھے بتا دینا:

"تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی (حفاظت کرو)"۔

راوی کہتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے یہ الفاظ املاء کروائے

"تم لوگ نمازوں کی حفاظت کرو اور بطور خاص درمیانی نماز کی بھی حفاظت کرو اور عصر کی نماز کی بھی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ کھڑے رہو"۔

پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بتائی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ الفاظ سنے ہیں۔

472 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَلِيٍّ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ".

471- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 207) واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 410) واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2982) واخرجه البخاري في التفسير سورة البقرة، قوله جل ثناؤه (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 66) تحفة الاشراف (17809).

472- اخرجه البخاري في الجهاد، باب الدعاء على المشركين بالهزيمة و الزلزلة (الحديث 2931) بنحوه مطولاً و في المغازي، باب غزوة الخندق (الحديث 4111) مطولاً، و في التفسير، باب (حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى) (الحديث 4533) مطولاً و في الدعوات، باب الدعاء على المشركين (الحديث 6396) مطولاً و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب التغليظ في تفويت صلاة العصر (الحديث 202) مطولاً و باب الدليل لمن قال الصلاة الوسطى هي صلاة العصر (الحديث 203) مطولاً و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 409) مطولاً. واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة البقرة) (الحديث 2984) مطولاً تحفة الاشراف (10232).

★★ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (غزوۂ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا)

"ان لوگوں نے ہمیں نماز وسطیٰ ادا نہیں کرنے دی یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا"۔

15 - باب مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ.

باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا

473 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ".

★★ ابوملیح بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ جب بادل چھائے ہوئے تھے ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے ارشاد فرمایا: تم اس نماز کو جلدی ادا کرو کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہوجائے اس کا عمل ضائع ہوجاتا ہے"۔

16 - باب عَدَدِ صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي الْحَضَرِ.

باب: حضر کے دوران عصر کی رکعت کی تعداد

474 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَلِكَ

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ ظہر اور عصر کی نماز میں نبی اکرم ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے تو ہم نے یہ اندازہ لگایا: کہ ظہر کی نماز میں آپ ﷺ اتنی دیر قیام کرتے ہیں: جتنی دیر میں تیس آیات کی تلاوت کی جا سکتی ہے جو سورۂ سجدہ کے برابر ہیں: پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ اتنا قیام کرتے ہیں اور آخری دو رکعات میں اس سے نصف قیام کرتے ہیں: اسی طرح ہم نے عصر کی ابتدائی دو رکعات میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا تو وہ ظہر کی آخری دو رکعت جتنا

473- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ترك العصر (الحديث 553) و باب التبكير بالصلاة في يوم غيم (الحديث 594) تحفة الاشراف (2013).

474- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 156 و57) و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب تخفيف الاخريين (الحديث 804). تحفة الاشراف (3974).

تھا جبکہ عصر کی آخری دو رکعات کے بارے میں ہمارا اندازہ یہ تھا کہ وہ پہلی دو رکعات سے نصف ہوتا ہے۔

475 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ فِي الظُّهْرِ فَيَقْرَأُ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً فِي كُلِّ رَكْعَةٍ ثُمَّ يَقُومُ فِي الْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَدْرَ خَمْسَ عَشْرَةَ آيَةً

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں قیام کرتے تھے تو آپ ﷺ تیس آیات کی تلاوت جتنی قرأت ہر رکعت میں کرتے تھے پھر جب آپ ﷺ عصر کی ابتدائی دو رکعات میں قیام کرتے تھے تو وہ پندرہ آیات کی تلاوت کے برابر ہوتی تھیں۔

17 - باب صَلَاةِ الْعَصْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران عصر کی نماز

476 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز میں چار رکعات ادا کیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز میں دو رکعات ادا کیں۔

477 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ". قَالَ عِرَاكٌ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ فَاتَتْهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ " خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ .

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے سب گھر والے اور سب مال اسباب ضائع ہو گیا"۔

عراک نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے یہ بات بتائی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو

475-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (4259) .

476-اخرجه البخاري في الحج، باب من بات بذي الحليفة حتى اصبح (الحديث 547) مطولاً و باب رفع الصوت بالاهلال (الحديث 1548) مطولاً و باب التحميد و التسبيح و التكبير قبل الاهلال عند الركوب على الدابة (الحديث 1551) مطولاً، و باب نحر البدن قائمة (الحديث 1714 و ١٧١٥)، مطولاً و في الجهاد، باب الخروج بعد الظهر (الحديث 2951) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة المسافرين و قصرها (الحديث 10) . و الحديث عند البخاري في الحج، باب من نحر هديه بيده (الحديث 712) و في الجهاد، باب الارتداف في الغزو و الحج (الحديث 2986) . و ابي داؤد في المناسك (الحج) باب في الاقران (الحديث 1796)، و في الضحايا، باب ما يستحب من الضحايا (الحديث 2793) . تحفة الأشراف (947) .

477-انفرد به النسائي، و سياتي في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 478 و 479) . تحفة الأشراف (7117 و 7320) .

یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے تمام گھر والے اور تمام مال اسباب ضائع ہو گیا"۔

یزید بن ابوحبیب نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)۔

478 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ ". قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ " خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ .

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے

"ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز فوت ہو جائے تو گویا اس کے تمام گھر والے اور اس کا مال و اسباب ضائع ہو گئے"۔

جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "یہ عصر کی نماز ہے"۔

محمد بن اسحاق نامی راوی نے اس سے مختلف روایت نقل کی ہے (جو درج ذیل ہے)

479 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ نَوْفَلَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ . قَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ " .

★★ حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"ایک نماز ایسی ہے کہ جس شخص کی وہ نماز قضا ہو جائے تو گویا اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

"وہ عصر کی نماز ہے"۔

18 - باب صَلَاةِ الْمَغْرِبِ .

باب مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت)

480 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ رَأَيْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ بِجَمْعٍ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى - يَعْنِي - الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ

478-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477)

479-تقدم في الصلاة، باب صلاة العصر في السفر (الحديث 477)

ابن عمر صنع بهم مثل ذلك في ذلك المكان وذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم صنع مثل ذلك في ذلك المكان .

★★ سلمہ بن کہیل یہ بات بیان کرتے ہیں: میں نے سعید بن جبیر کو مزدلفہ میں دیکھا، انہوں نے اقامت کہہ کر مغرب کی تین رکعات ادا کیں، پھر اقامت کہہ کر عشاء کی دو رکعات ادا کیں، پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ان لوگوں کو اس جگہ پر اسی طرح نماز پڑھائی تھی اور اس بات کا تذکرہ کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر یہ نمازیں اسی طرح ادا کی تھیں۔

19 - باب فضل صلاة العشاء .

باب عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت

481 - أخبرنا نصر بن علي بن نصر عن عبد الأعلى قال حدثنا معمر عن الزهري عن عروة عن عائشة قالت أعتم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعشاء حتى ناداه عمر رضي الله عنه نام النساء والصبيان . فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ' إنه ليس أحد يصلي هذه الصلاة غيركم " ولم يكن يومئذ أحد يصلي غير أهل المدينة .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی، یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں گزارش کی، خواتین اور بچے سو چکے ہیں تو نبی اکرم ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت تمہارے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس نماز کو ادا کرے گا"۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) اس زمانے میں صرف مدینہ منورہ میں ہی نمازیں ادا کی جاتی تھیں (یعنی اسلام ابھی پھیلا نہیں تھا)۔

480- أخرجه مسلم في الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة، واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 287 و 289 و 290) وأخرجه أبو داود في المناسك، باب الصلاة بجمع (الحديث 1930 و 931 و 1932). وأخرجه النسائي في الصلاة، باب صلاة العشاء في السفر (الحديث 482 و 483)، وفي الأذان، الأذان لمن جمع بين الصلاتين بعد ذهاب وقت الأولى منهما (الحديث 656). والحديث عند مسلم في الحج، باب الإفاضة من عرفات إلى المزدلفة واستحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعاً بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 288 و 289 و 291). والترمذي في الحج، باب ما جاء في الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة (الحديث 888). والنسائي في المواقيت، الجمع بين المغرب والعشاء بالمزدلفة (الحديث 605)، وفي الأذان، الإقامة لمن جمع بين الصلاتين (الحديث 657 و 658)، وفي مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3030). تحفة الأشراف (7052).

481- أخرجه البخاري في الأذان، باب وضوء الصبيان ومتى يجب عليهم الغسل والطهور وحضورهم الجماعة والعيدين والجنائز وصفوفهم (الحديث 862). تحفة الأشراف (16642).

---

20 - باب صلاة العشاء في السفر .

باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ

482 - أخبرنا عمرو بن يزيد قال حدثنا بهز بن أسد قال حدثنا شعبة قال أخبرني الحكم قال صلى بنا سعيد بن جبير بجمع المغرب ثلاثاً بإقامة ثم سلم ثم صلى العشاء ركعتين ثم ذكر أن عبد الله بن عمر فعل ذلك وذكر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل ذلك .

★★ حکم نامی راوی بیان کرتے ہیں: سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے مزدلفہ میں اقامت کہنے کے بعد ہمیں مغرب کی نماز میں تین رکعات پڑھائیں، پھر انہوں نے سلام پھیر دیا اور عشاء کی نماز میں دو رکعات پڑھائیں، پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایسا ہی کیا تھا، اور انہوں نے اس بات کا ذکر کیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا (یعنی سفر کے دوران عشاء کی نماز میں دو فرض ادا کیے جاتے ہیں)۔

483 - أخبرنا عمرو بن يزيد قال حدثنا بهز بن أسد قال حدثنا شعبة قال حدثنا سلمة بن كهيل قال سمعت سعيد بن جبير قال رأيت عبد الله بن عمر صلى بجمع فأقام فصلى المغرب ثلاثاً ثم صلى العشاء ركعتين ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع في هذا المكان .

★★ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا، انہوں نے مزدلفہ میں نماز ادا کی، انہوں نے پہلے اقامت کہی اور مغرب کی نماز کی تین رکعت ادا کیں، پھر انہوں نے عشاء کی نماز کی دو رکعت ادا کیں اور پھر یہ بات بیان کی کہ میں نے اس مقام پر نبی اکرم ﷺ کو (اسی طرح یہ نمازیں ادا کرتے ہوئے) دیکھا ہے۔

21 - باب فضل صلاة الجماعة .

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

484 - أخبرنا قتيبة عن مالك عن أبي الزناد عن الأعرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال " يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلاة الفجر وصلاة العصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم وهو أعلم بهم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون وأتيناهم وهم يصلون " .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے

482- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

483- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

484- أخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل صلاة العصر (الحديث 555)، وفي التوحيد، باب قول الله تعالى: (تعرج الملائكة والروح إليه) (الحديث 7429) وباب كلام الرب مع جبريل ونداء الله الملائكة (الحديث 7486) . وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب فضل صلاتي الصبح والعصر والمحافظة عليهما (الحديث 210) . تحفة الأشراف (13809) .

رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے درمیان آگے پیچھے آتے ہیں' یہ لوگ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں' پھر جن فرشتوں نے رات تمہارے درمیان بسر کی ہوتی ہے' وہ اوپر چلے جاتے ہیں' پروردگار ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے

"تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟"

تو فرشتے جواب دیتے ہیں: ہم نے انہیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے اور جب ہم لوگ ان کے پاس گئے تھے اس وقت بھی وہ نماز ادا کر رہے تھے۔

485 - أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "تَفْضُلُ صَلاَةُ الْجَمْعِ عَلَى صَلاَةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا وَيَجْتَمِعُ مَلاَئِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِي صَلاَةِ الْفَجْرِ وَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں"۔

(حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:) اگر تم چاہو (تو اس بات کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھ سکتے ہو)۔

"اور فجر کی قرأت' بے شک فجر کی قرأت میں (فرشتوں کی) حاضری ہوتی ہے"۔

486 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالاَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لاَ يَلِجُ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ".

☆☆ ابوبکر بن عمارہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"وہ شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا' جو سورج نکلنے سے پہلے والی اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز ادا کرتا ہے"۔

22 - باب فَرْضِ الْقِبْلَةِ.

باب قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے

487 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا - شَكَّ سُفْيَانُ - وَصُرِفَ إِلَى الْقِبْلَةِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں سولہ ماہ تک (یہاں سفیان نامی راوی کو شک ہے' شاید یہ الفاظ ہیں) سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا گیا (یعنی خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا)۔

488 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الأَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ إِنَّهُ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ. فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرتے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا' ایک شخص جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی' وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا' اور اس نے انہیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے' تو ان لوگوں نے بھی اپنا رخ کعبہ کی طرف کر لیا۔

23 - باب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ فِيهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

باب ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے

489 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لاَ يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ.

485- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (3259).

486- تقدم في الصلاة، باب فضل صلاة العصر (470)

487- أخرجه البخاري في التفسير، باب (ولكل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات أينما تكونوا يأت بكم الله جميعا إن الله على كل شيء قدير) (الحديث 4492)، وأخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة (الحديث 12). تحفة الأشراف (1849).

488- أخرجه النسائي في القبلة، باب استقبال القبلة (الحديث 74)، وفي التفسير، سورة البقرة، قوله تعالى (سيقول السفهاء من الناس ما ولاهم عن قبلتهم) (الحديث 20). تحفة الأشراف (1835).

489- أخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب ينزل للمكتوبة (الحديث 1098)، وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 39)، وأخرجه أبو داود في الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (الحديث 1224)، وأخرجه النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 743). تحفة الأشراف (6978).

الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبِلُوهَا. وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ قبا میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے اسی دوران ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر یہ حکم نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ خانہ کعبہ کی طرف رخ کر لیں تو ان لوگوں نے خانہ کعبہ کی طرف اپنا رخ کر لیا پہلے ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے وہ لوگ گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

* * *

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی جانب ہو، آپ ﷺ سواری پر ہی وتر بھی ادا کر لیتے تھے البتہ فرض نماز آپ ﷺ سواری پر ادا نہیں کرتے تھے

490 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى دَابَّتِهِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ وَفِيهِ أُنْزِلَتْ (فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے، حالانکہ آپ ﷺ اس وقت مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ جا رہے تھے (یعنی آپ ﷺ کا رخ مدینہ منورہ کی طرف تھا) اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"تم لوگ جس طرف بھی رخ کرو گے وہیں اللہ کی ذات موجود ہوگی"۔

491 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ.

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: عبداللہ بن دینار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی کر لیا کرتے تھے۔

24 - بَابُ اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

باب اجتہاد کے بعد خطاء واضح ہو جانے کا حکم

492 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ

490- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 33 و 34). و أخرجه الترمذي في التفسير، باب و من سورة البقرة (الحديث 2958). و أخرجه النسائي في التفسير (سورة البقرة، قوله فأينما تولوا فثم وجه الله) (الحديث 17). تحفة الأشراف (7057).

491- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 37). و أخرجه النسائي في القبلة، باب الحال التي يجوز عليها استقبال غير القبلة (الحديث 742). تحفة الأشراف (7218).

492- أخرجه البخاري في الصلاة، باب ما جاء في القبلة (الحديث 403)، و في التفسير، باب (الذين آتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون أبناءهم و إن فريقا منهم ليكتمون الحق) إلى قوله (من الممترين) (الحديث 4491) و في أخبار الآحاد، باب ما جاء في إجازة خبر الواحد الصدوق في الأذان و الصلاة و الصوم و الفرائض و الأحكام (الحديث 7251). و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب تحويل القبلة من القدس إلى الكعبة (الحديث 13). و أخرجه النسائي في القبلة، باب استبانة الخطأ بعد الاجتهاد (الحديث 744)، و في التفسير قوله تعالى (قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 24). تحفة الأشراف (7228).

شرح نسائی شریف

جلد 1 حصہ ۲

امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

استاذ العلماء علامہ محمد لیاقت علی رضوی [illegible]

شبیر برادرز

تحقیقات چینل ٹیلیگرام
https:/ / t.me/ tehqiqat/

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و
نظریات۔۔۔
بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان
کے رد۔۔۔
اہلسنت پر کئے جانے والے
اعتراضات کے جوابات پر مشتمل
کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور
والپیپر حاصل کرنے کے لئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https://t.me/tehqiqat

6 - کِتَابُ الْمَوَاقِیْتِ

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب ''(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات'' میں 55 تراجم ابواب اور 131 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 101 ہوگی۔

لفظ مواقیت لفظ میقات کی جمع ہے۔ اور لفظ میقات لفظ وقت سے ماخوذ ہے جس کا مطلب زمانے کا کوئی مخصوص حصہ ہے۔ جب آپ کسی چیز کے لیے کوئی وقت مقرر کرتے ہیں تو اسے موقت کہا جاتا ہے۔

لفظ میقات کا مطلب یہ ہے: کسی فعل کی انجام دہی کے لیے کوئی وقت یا جگہ مقرر کر دیے جائیں، جیسے احرام باندھنے کے لیے جو جگہ مقرر کی گئی ہے اسے میقات کہا جاتا ہے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے لیے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا فرض قرار دیا ہے اور ان تمام نمازوں کے لیے متعین وقت مقرر کیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النساء:۱۰۳)

''بے شک نماز اہلِ ایمان پر متعین اوقات میں لازم کی گئی ہے''۔

نبی اکرم ﷺ کی احادیث میں نماز کے اوقات کے بارے میں حد بندی کی گئی ہے جو نماز کے ابتدائی اور آخری وقت کے بارے میں ہے۔ لیکن بعض نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات کے بارے میں منقول روایات میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے، اس لئے نمازوں کے ابتدائی اور آخری اوقات میں فقہاء کے نزدیک کچھ فروعی اختلافات ہیں۔

1 - باب

(بلاعنوان)

493 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔ فَقَالَ عُمَرُ

---

[1] (لخص لسان العرب از ابن منظور افریقی 107/3، مطبوعہ دار صادر بیروت)

اَعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ . فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِىْ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ" . يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ .

★★ ابن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز میں کچھ تاخیر کر دی تو عروہ نے ان سے کہا: حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نماز پڑھائی' تو عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بولے: اے عروہ! آپ جانتے ہیں' کہ آپ کیا' کہہ رہے ہیں؟ تو عروہ نے بتایا: میں نے بشیر بن ابومسعود کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ کہتے ہیں' کہ میں نے حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جبرائیل نازل ہوئے' انہوں نے مجھے نماز پڑھائی میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی' پھر میں نے ان کے ساتھ نماز ادا کی"

تو انہوں نے اپنی انگلیوں پر پانچ نمازوں کا حساب کر کے (یہ بات بیان کی)

شرح

نمازوں کے اوقات کا بیان اور ان سے متعلق احکام

نمازوں کے اوقات

فجر کی نماز کا وقت

مسئلہ: فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے' اس سے مراد وہ سفیدی ہے جو چوڑائی کی سمت میں اُفق میں پھیلتی ہے اور یہ وقت سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے' اس میں صبح کاذب یعنی لمبائی کی سمت میں پھیلنے والی سفیدی کا اعتبار نہیں ہوگا' جس کے بعد دوبارہ تاریکی آجاتی ہے' صبح کاذب کے ذریعے نماز کا وقت شروع نہیں ہوگا اور اس وقت میں روزہ رکھنے والے پر سحری کھانا حرام نہیں ہوگا۔ (کافی)

مسئلہ: مشائخ کے درمیان اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ صبح صادق کے محض طلوع ہونے کا اعتبار کیا جائے گا یا اس کے پھیلنے کا بھی اعتبار کیا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: تاہم دوسری صورت میں زیادہ گنجائش پائی جاتی ہے' اس لیے اکثر علماء اسی کی طرف مائل ہیں۔ (مختار الفتاوی)

493-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب مواقيت الصلاة و فضلها (الحديث 521) بنحوه مطولاً . و في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3221) ، و في المغازي، باب : 12 . (الحديث 4007) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 166 و 167) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 394) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الصلاة ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 668) تحفة الاشراف (9977) .

مسئلہ: روزہ رکھنے اور عشاء کی نماز پڑھنے میں پہلی صورت کا اعتبار کرنا زیادہ محتاط ہے اور فجر کی نماز پڑھنے میں دوسری صورت کا اعتبار کرنا زیادہ بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

ظہر کی نماز کا وقت

مسئلہ: ظہر کا وقت زوال سے لے کر اس وقت تک رہتا ہے' جب تک کسی چیز کے اصل سائے کے علاوہ اس کا سایہ دو مثل نہیں ہو جاتا۔ (کافی) صحیح قول یہی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: زوال سے مراد ہر شخص کا سایہ مشرق کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: زوال کے وقت سائے اور اصلی سائے کو پہچاننے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی کو سیدھی زمین میں گاڑ دیں' جب تک سایہ کم ہوتا رہے گا' اس وقت تک سورج بلند ہوتا رہے گا اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب سورج ڈھلنے لگ گیا ہے' اس وقت سائے کے کنارے پر ایک نشانی بنا دی جائے' اس نشانی سے لکڑی تک جتنا بھی سایہ ہے اصلی سایہ شمار ہوگا' جب وہ سایہ بڑھنا شروع ہو' تو لکڑی کے اس اصل سائے کے علاوہ اس لکڑی کے برابر دوگنا سایہ ہو جائے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ظہر کا وقت باقی نہیں رہے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات تحریر کی ہے کہ احتیاط اس میں ہے کہ ظہر کی نماز ایک مثل ہونے سے پہلے ادا کر لی جائے اور عصر کی نماز دو مثل ہونے کے بعد ادا کی جائے' تاکہ دونوں نمازیں یقینی اعتبار سے اپنے وقت میں ادا ہوں۔

عصر و مغرب کی نماز کا وقت

مسئلہ: عصر کا وقت اصلی سایہ کے علاوہ چیز کے سائے کے دو مثل ہو جانے کے بعد شروع ہو کر سورج غروب ہونے تک باقی رہتا ہے۔ (شرح مجمع)

مسئلہ: مغرب کا وقت سورج غروب ہونے سے لے کر شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (شرح الوقایہ)

مسئلہ: جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے۔ (قدوری)

مسئلہ: صاحبین کا جو قول ہے اس میں لوگوں کے لیے زیادہ آسانی پائی جاتی ہے جبکہ امام صاحب کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے کیونکہ نماز کے حوالے سے بنیادی اصول یہ ہے کہ اس کا ہر رکن اور ہر شرط اسی چیز سے ثابت ہوتے ہیں' جو یقینی ہوتی ہے۔ (نہایہ)

عشاء و وتر کی نماز کا وقت

مسئلہ: عشاء اور وتر کا وقت شفق غروب ہونے سے لے کر صبح کاذب تک باقی رہتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: وتر کی نماز کو عشاء سے پہلے ادا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ترتیب واجب ہے' اس کی وجہ یہ نہیں

ہے کہ وتر کا وقت شروع نہیں ہو جاتا' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص بھول کر عشاء کی نماز سے پہلے وتر کی نماز ادا کر لیتا ہے یا اس نے عشاء کی نماز اور وتر کی نماز ادا کر لی اور بعد میں اسے پتہ چلا کہ کسی وجہ سے عشاء کی نماز فاسد ہو گئی تھی' لیکن وتر کی نماز فاسد نہیں ہوئی تھی تو وتر کی نماز صحیح شمار ہو گی' ایسی صورت میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ شخص صرف عشاء کی نماز جنازہ پڑھے گا کیونکہ ترتیب کا حکم عذر کی وجہ سے ساقط ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: جس شخص کو عشاء اور وتر کا وقت ملتا ہی نہیں ہے' مثال کے طور پر وہ کسی ایسے شہر میں رہتا ہے' جہاں شفق غروب ہونے کے ساتھ ہی صبح صادق طلوع ہو جاتی ہے یا شفق غروب ہونے سے پہلے ہی صبح صادق طلوع ہو جاتی تو ایسے شخص پر عشاء اور وتر کی نماز واجب ہی نہیں ہوں گے۔ (تبیین)

دوسری فصل: فضیلت والے اوقات کا بیان

نماز فجر کا مستحب وقت

مسئلہ: فجر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہ کی جائے کہ سورج نکل آنے کا شک ہو' بلکہ اتنی روشنی میں فجر کی نماز ادا کی جانی چاہیے کہ اگر بعد میں نماز کا فساد ظاہر ہو جائے تو مستحب قرأت کے ساتھ اسے اس کے وقت میں ہی ادا کیا جا سکے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہ حکم عام ہے' البتہ قربانی کے دن حج کرنے والوں کے لیے مزدلفہ میں حکم مختلف ہو گا' ان لوگوں کے لیے فجر کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہو گا۔ (محیط)

ظہر وعصر کا مستحب وقت

مسئلہ: گرمیوں کے موسم میں ظہر کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا اور سردی کے موسم میں جلدی ادا کرنا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت نماز ادا کر رہا ہو۔ (شرح مجمع از ابن الملک)

مسئلہ: عصر کی نماز کو اس وقت تک ادا کر لینا چاہیے' جب تک سورج متغیر نہیں ہوتا اور یہ حکم عام ہے' سورج کی ٹکیہ کے متغیر ہونے کا اعتبار کیا جائے گا' دھوپ کا اعتبار نہیں کیا جائے گا' اس لیے جب سورج کی ٹکیہ کی حیثیت ایسی ہو جائے' اسے دیکھنے سے آنکھ چندھیا جائے تو سورج متغیر شمار ہو گا' جب تک ایسا نہیں ہوتا' اس وقت تک تغیر کا حکم لاگو نہیں ہو گا۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے تغیر سے پہلے نماز شروع کر دی اور اس کی نماز اتنی طویل ہو گئی کہ تغیر کا وقت آ گیا تو یہ مکروہ نہیں ہے۔ (بحر الرائق)

مغرب وعشاء کا مستحب وقت

مسئلہ: مغرب کی نماز ہر موسم میں جلدی ادا کر لینا مستحب ہے۔ (کافی)

مسئلہ: عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات گزرنے تک مؤخر کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: وتر کی نماز کے بارے میں حکم یہی ہے' پھر جس شخص کو آخر شب جاگ جانے کے بارے میں اعتماد ہو' وہ اسے رات کے آخری حصے میں ادا کرے' اس کے لیے یہی مستحب ہے اور جس شخص کو یہ اعتبار نہ ہو کہ وہ بیدار ہو گا تو اس کے لیے سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا مستحب ہو گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب بادل چھائے ہوئے ہوں تو فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا جانا چاہیے کہ جیسے اس وقت ادا کی جاتی ہے جب بادل نہیں چھائے ہوئے ہوتے' لیکن ظہر کی نماز کو ذرا مؤخر کر دینا چاہیے تاکہ زوال سے پہلے ادا نہ ہو جائے' اسی طرح عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لینا چاہیے تاکہ مباح وقت شروع نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کو ذرا مؤخر کر دینا چاہیے تاکہ غروب سے پہلے ہی ادا نہ کر لی جائے اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لینا چاہیے' تاکہ بارش وغیرہ کی وجہ سے جماعت میں رکاوٹ نہ آ جائے۔ (محیط رضی)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر دو نمازیں ایک ساتھ ادا نہیں کی جا سکتیں' نہ سفر میں نہ حضر میں' البتہ عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں۔ (محیط)

•••———•••———•••

2- باب اَوَّلِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت

494- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَسْاَلُ اَبَا بَرْزَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ قَالَ كَمَا اَسْمَعُكَ السَّاعَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ يَسْاَلُ عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ لَا يُبَالِیْ بَعْضَ تَاْخِيْرِهَا - يَعْنِی الْعِشَاءَ - اِلٰی نِصْفِ اللَّيْلِ وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَلَا الْحَدِيْثَ بَعْدَهَا .

قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ لَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَسَاَلْتُهٗ قَالَ كَانَ يُصَلِّی الظُّهْرَ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ يَذْهَبُ الرَّجُلُ اِلٰی اَقْصَی الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ لَا اَدْرِیْ اَیَّ حِيْنٍ ذَكَرَ ثُمَّ لَقِيْتُهٗ بَعْدُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ وَكَانَ يُصَلِّی الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ فَيَنْظُرُ اِلٰی وَجْهِ جَلِيْسِهِ الَّذِیْ يَعْرِفُهٗ فَيَعْرِفُهٗ . قَالَ وَكَانَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِالسِّتِّيْنَ اِلَی الْمِائَةِ .

494-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 541) بنحوه، و باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599) بنحوه، وفي الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 771) بنحوه . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 398) . و اخرجه النسائي في المواقيت، كراهية النوم بعد المغرب (الحديث 524)، و ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 529) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث مختصراً والحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة (الحديث 236 و 237) . و ابي داؤد في الادب، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4849) . تحفة الاشراف (11605) .

★★ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے والد کو حضرت ابوبرزہ ؓ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے سنا (سیار کے شاگرد کہتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: کیا آپ خود اس بات کو سن رہے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: بالکل اسی طرح جس طرح اس وقت میں تمہیں سن رہا ہوں۔

(سیار بن سلامہ نے بتایا:)

میرے والد نے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: تو حضرت ابوبرزہ اسلمی ؓ نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر کے ادا کریں۔

(راوی کہتے ہیں: یعنی عشاء کی نماز کو) اور آپ ﷺ اس سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔

(سیار بن سلامہ کے شاگرد) شعبہ کہتے ہیں: پھر میری بعد میں ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: (حدیث کے یہ الفاظ ہیں:)

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا: اور جب آپ ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے: تو کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں چلا جاتا تو سورج ابھی بھی چمک رہا ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مجھے یہ نہیں یاد کہ انہوں نے مغرب کی نماز کے بارے میں کس بات کا تذکرہ کیا تھا۔

(شعبہ کہتے ہیں:) پھر بعد میں میری ان سے ملاقات ہوئی اور میں نے ان سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے کہ جب آدمی نماز ختم کرتا تو اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کی طرف دیکھتا تو اُسے پہچان سکتا تھا اور وہ دوسرا شخص اسے پہچان سکتا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

اس بارے میں تمام فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے کہ ظہر کی نماز کا ابتدائی وقت وہ ہے جب سورج آسمان کے وسط میں پہنچنے کے بعد مغرب کی طرف ڈھل جاتا ہے۔

ظہر کی نماز کے بارے میں یہ بات مستحب ہے کہ سردی کے موسم میں اسے اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر دیا جائے اور گرمی کے موسم میں اسے ذرا تاخیر کے ساتھ اس وقت ادا کیا جائے جب گرمی کی شدت کچھ کم ہو چکی ہو۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ظہر کو ٹھنڈے وقت میں ادا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے۔

495- أَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ .

495- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (1535) .

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت باہر تشریف لائے: جب سورج ڈھل چکا تھا تو آپ ﷺ نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی۔

496- أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّ الرَّمْضَاءِ فَلَمْ يُشْكِنَا . لِأَبِي إِسْحَاقَ فِي تَعْجِيلِهَا قَالَ نَعَمْ .

★★ حضرت خباب ؓ (بن ارت) بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں شدید گرمی کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ہماری شکایت پر توجہ نہیں دی۔

ابو اسحاق نامی راوی سے دریافت کیا گیا: اس سے مراد یہ ہے: کہ ظہر کی نماز جلدی ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

3- بَابُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي السَّفَرِ .

باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

497- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ الْعَائِذِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا لَمْ يَرْتَحِلْ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ الظُّهْرَ .

فَقَالَ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ قَالَ وَإِنْ كَانَتْ بِنِصْفِ النَّهَارِ .

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب کسی جگہ پڑاؤ کرتے تھے تو وہاں سے آگے اس وقت تک روانہ نہیں ہوتے تھے: جب تک ظہر کی نماز ادا نہیں کر لیتے تھے۔

ایک شخص نے دریافت کیا: اگرچہ عین دوپہر ہو چکی ہو؟ تو حضرت انس ؓ نے فرمایا: اگرچہ عین دوپہر ہو چکی ہو (یعنی سورج بالکل درمیان میں پہنچ چکا ہو)۔

4- بَابُ تَعْجِيلِ الظُّهْرِ فِي الْبَرْدِ .

باب: سردی کے موسم میں ظہر کی نماز جلدی ادا کرنا

498- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ أَبُو

496- أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في أول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 189 و190) . تحفة الأشراف (3513) .

497- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب المسافر يصلي و هو يشك في الوقت (الحديث 1205) . تحفة الأشراف (555) .

498- أخرجه البخاري في الجمعة، باب إذا اشتد الحر يوم الجمعة (الحديث 206) . تحفة الأشراف (823) .

خَلْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ .

☆☆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ گرمی کے موسم میں ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرتے تھے اور سردی کے موسم میں اسے جلدی ادا کر لیتے تھے۔

5 - باب الْاِبْرَادِ بِالظُّهْرِ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ .

باب: جب گرمی شدید ہو' تو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت میں ادا کرنا

499 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلَاةِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"جب گرمی شدید ہو' تو اس نماز کو ٹھنڈا کر کے ادا کیا کرو' کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی تپش کا حصہ ہے"۔

500 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَاَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى يَرْفَعُهُ قَالَ "اَبْرِدُوْا بِالظُّهْرِ فَاِنَّ الَّذِيْ تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ ".

☆☆ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ مرفوع حدیث کے طور پر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"ظہر کی نماز ٹھنڈی کر کے پڑھو' کیونکہ تم لوگ جو گرمی دیکھ رہے ہو یہ جہنم کی تپش کا حصہ ہے"۔

6 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الظُّهْرِ

باب: ظہر (کی نماز) کا آخری وقت کیا ہے؟

501 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هٰذَا جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ. فَصَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ وَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ رَاَى الظِّلَّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ شَفَقُ اللَّيْلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلّٰى بِهِ الصُّبْحَ حِيْنَ اَسْفَرَ قَلِيْلًا ثُمَّ صَلّٰى بِهِ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَهُ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِوَقْتٍ وَّاحِدٍ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الصَّلَاةُ مَا بَيْنَ صَلَاتِكَ اَمْسِ وَصَلَاتِكَ الْيَوْمَ ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"یہ جبریل تھے جو تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں بتائیں' تو انہوں نے صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب صبح صادق ہوئی تھی' ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج ڈھل گیا تھا' عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب انہوں نے دیکھا کہ ہر چیز کا سایہ اس کے ایک مثل ہو چکا ہے' پھر انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور روزہ دار شخص کے لیے افطاری جائز ہو چکی تھی۔ پھر انہوں نے عشاء کی نماز اس وقت پڑھائی جب شفق رخصت ہو چکی تھی' پھر وہ اگلے دن آئے اور صبح کی نماز اس وقت پڑھائی جب تھوڑی سی روشنی پھیل چکی تھی' پھر ظہر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو جاتا ہے' عصر کی نماز اس وقت پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو جاتا ہے' مغرب کی نماز انہوں نے ایک ہی وقت میں پڑھائی یعنی اس وقت جب سورج غروب ہوا تھا اور روزہ دار کے لیے افطاری کرنا جائز ہو جاتا ہے' پھر عشاء کی نماز انہوں نے اس وقت پڑھائی' جب رات کا ایک حصہ گزر چکا تھا' پھر انہوں نے یہ بات بتائی کہ کل آپ ﷺ نے (جن اوقات میں) نماز ادا کی تھی اور آج (جن اوقات میں) نماز ادا کی ہے' ان کے درمیان کا وقت نماز کا وقت ہے۔

شرح

ظہر کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابویوسف' امام محمد' امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ ایک مثل ہو جائے' تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

جبکہ امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ دو مثل ہو جائے' تو ظہر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

••• ——— ••• ——— •••

502 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ الْاَذْرَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبِيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَّفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ .

499- اخرجه مسلم في المساجد، باب استحباب الابراد بالظهر في شدة الحر لمن يمضي الى جماعة و يناله الحر في طريقه (الحديث 180). و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 402) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تاخير الظهر في شدة الحر (الحديث 157) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب الابراد بالظهر في شدة الحر (الحديث 678) . تحفة الاشراف (13226) .

500- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (8983) .

501- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15085) .

502- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة الظهر (الحديث 400) . تحفة الاشراف (9186) .

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: گرمی کے موسم میں نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب کسی چیز کا سایہ تین قدم سے پانچ قدم تک کا ہوتا تھا اور سردیوں میں اس وقت ادا کرتے تھے جب پانچ قدم سے سات قدم تک ہوتا تھا۔

7- باب أَوَّلِ وَقْتِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کا ابتدائی وقت (کیا ہے؟)

503- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "صَلِّ مَعِي". فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَالْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَهُ وَالْعَصْرَ حِينَ كَانَ فَيْءُ الْإِنْسَانِ مِثْلَيْهِ وَالْمَغْرِبَ حِينَ كَانَ قُبَيْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ ثُمَّ قَالَ فِي الْعِشَاءِ أُرَى إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میری اقتداء میں نماز ادا کرو"۔

نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا، عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ اس کی ایک مثل ہو چکا تھا، مغرب کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو چکا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی جب شفق غروب ہو گئی تھی۔

پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ ایک مثل ہو چکا ہوتا، عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب ہر چیز کا سایہ دو مثل ہو چکا تھا اور مغرب کی نماز شفق غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے ادا کی۔

عبداللہ بن حارث نامی راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے (میرے استاد نے حدیث بیان کرتے ہوئے) عشاء کی نماز کے بارے میں ایک تہائی (رات کے وقت نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کا تذکرہ کیا تھا)۔

شرح

اکثر فقہاء اسی بات کے قائل ہیں کہ جیسے ہی ظہر کی نماز کا وقت ختم ہوتا ہے اس کے فوراً بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا جن فقہاء کے نزدیک ظہر کا وقت ایک مثل تک باقی رہتا ہے ان کے نزدیک ایک مثل ہو جانے کے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک چونکہ ظہر کا وقت دو مثل تک باقی رہتا ہے اس لئے ان کے نزدیک جب کسی چیز کا سایہ اس کے اصل سائے کے علاوہ دو مثل ہوگا اس وقت عصر کا وقت شروع ہوگا۔

503-ورواه ابو داود في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 395) تعليقاً، بمعناه . تحفة الاشراف (2417) .

متاخرین فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: مناسب یہ ہے کہ کسی چیز کا سایہ ایک مثل ہونے سے پہلے ظہر کی نماز ادا کر لی جائے جب کہ عصر کی نماز دو مثل ہو جانے کے بعد ادا کرنی چاہئے تاکہ فقہاء کے درمیان اختلاف سے بچا جا سکے۔

* * *

8- باب تَعْجِيلِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز جلدی ادا کرنا

504- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ فِي حُجْرَتِهَا لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ مِنْ حُجْرَتِهَا.

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ دھوپ ابھی حجرے میں موجود ہوتی تھی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے سے سایہ ابھی بلند نہیں ہوا ہوتا تھا۔

شرح

امام نسائی نے ترجمۃ الباب میں عصر کی نماز جلدی ادا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے: عصر کی نماز کو اس وقت تک مؤخر نہ کیا جائے جب اس کا مکروہ وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

* * *

505- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلٰى قُبَاءٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَقَالَ الْآخَرُ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے اس کے بعد کوئی شخص قبا چلا جاتا تھا۔

اس کے بعد ایک راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"جب وہ شخص وہاں پہنچتا تو وہ لوگ وہاں نماز ادا کر رہے ہوتے تھے"۔

جبکہ دوسرے راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

"(جب وہ وہاں پہنچتا) تو سورج بلند ہوتا تھا"۔

504-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 545) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تعجيل العصر (الحديث 159) . تحفة الاشراف (16585) .

505-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 548) بنحوه و (الحديث 551) . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالعصر (الحديث 193) و (الحديث 194) بنحوه . تحفة الاشراف (202) .

506 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ وَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ.

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا اور پھر کوئی شخص اگر کسی نواحی علاقے میں چلا جاتا تو (تو اس کے وہاں پہنچنے کے بعد بھی) سورج بلند ہوتا تھا۔

507 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي الأَبْيَضِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ.

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں عصر کی نماز پڑھا دیتے تھے جبکہ سورج ابھی بلند اور چمکدار ہوتا تھا۔

508 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ يَقُولُ صَلَّيْنَا مَعَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الظُّهْرَ ثُمَّ خَرَجْنَا حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ قُلْتُ يَا عَمِّ مَا هَذِهِ الصَّلاَةُ الَّتِي صَلَّيْتَ قَالَ الْعَصْرَ وَهَذِهِ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كُنَّا نُصَلِّي.

★★ حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' پھر ہم وہاں سے نکلے پھر ہم حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو ہم نے انہیں عصر کی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' میں نے کہا: اے چچا جان! یہ کون سی نماز ہے؟ جو آپ ادا کر رہے ہیں' انہوں نے کہا: یہ عصر کی نماز ہے اور نبی اکرم ﷺ کے نماز ادا کرنے کا بھی یہی وقت ہے' جب ہم (آپ ﷺ کی اقتداء میں) ادا کیا کرتے تھے۔

509 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلْقَمَةَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ صَلَّيْنَا فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثُمَّ انْصَرَفْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَوَجَدْنَاهُ يُصَلِّي فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَنَا أَصَلَّيْتُمْ قُلْنَا صَلَّيْنَا الظُّهْرَ. قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ الْعَصْرَ. فَقَالُوا لَهُ عَجَّلْتَ. فَقَالَ إِنَّمَا أُصَلِّي كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يُصَلُّونَ.

★★ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عمر بن عبدالعزیز ؒ کے زمانے میں نماز ادا کی' پھر ہم وہاں سے حضرت انس بن مالک ؓ کے پاس چلے گئے' ہم نے انہیں بھی نماز ادا کرتے ہوئے پایا' جب انہوں نے نماز مکمل کی تو انہوں نے ہم سے فرمایا: تم لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! ہم نے ظہر کی نماز ادا کر لی ہے' تو انہوں نے فرمایا: میں نے تو عصر کی نماز ادا کر لی ہے' لوگوں نے کہا کہ آپ نے (عصر کی نماز) جلدی نہیں ادا کر لی؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اسی طرح نماز ادا کی ہے' جس طرح میں نے اپنے ساتھیوں (یعنی دیگر صحابہ کرام) کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

506- اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالعصر (الحدیث 404) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاۃ، باب وقت صلاۃ العصر (الحدیث 682) . تحفۃ الاشراف (1522) .

507- انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (1710) .

508- اخرجہ البخاری فی مواقیت الصلاۃ، باب وقت العصر (الحدیث 549) . و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالعصر (الحدیث 196) . تحفۃ الاشراف (225) .

509- انفرد بہ النسائی . تحفۃ الاشراف (1718) .

9 - باب التَّشْدِيدِ فِي تَأْخِيرِ الْعَصْرِ.

باب: عصر کی نماز تاخیر سے ادا کرنے کی شدید مذمت

510 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ إِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلاَءُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي دَارِهِ بِالْبَصْرَةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّهْرِ - وَدَارُهُ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ - فَلَمَّا دَخَلْنَا عَلَيْهِ قَالَ أَصَلَّيْتُمُ الْعَصْرَ قُلْنَا لاَ إِنَّمَا انْصَرَفْنَا السَّاعَةَ مِنَ الظُّهْرِ. قَالَ فَصَلُّوا الْعَصْرَ. قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "تِلْكَ صَلاَةُ الْمُنَافِقِ جَلَسَ يَرْقُبُ صَلاَةَ الْعَصْرِ حَتَّى إِذَا كَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لاَ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا إِلاَّ قَلِيلاً".

★★ علاء بیان کرتے ہیں: وہ حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوئے جو بصرہ میں تھا' وہ ظہر کی نماز ادا کر کے ان کے گھر گئے تھے اور حضرت انس ؓ کا گھر مسجد کے پڑوس میں تھا' وہ بیان کرتے ہیں: جب ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو انہوں نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں نے عصر کی نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! ہم تو ابھی ظہر کی نماز پڑھ کے آ رہے ہیں' تو حضرت انس ؓ نے فرمایا: تم لوگ عصر کی نماز ادا کر لو۔ تو ہم لوگ اُٹھے اور ہم نے نماز ادا کر لی' جب ہم نماز ادا کر کے فارغ ہوئے' تو حضرت انس ؓ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"یہ منافق کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے' کہ وہ بیٹھا ہوا عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے' یہاں تک کہ جب سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے' تو وہ شخص اُٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سر مارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے"۔

511 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِي تَفُوتُهُ صَلاَةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ".

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب استحباب التبکیر بالعصر (الحدیث 195) و اخرجہ ابوداؤد فی الصلاۃ، باب فی وقت صلاۃ العصر (الحدیث 413) . و اخرجہ الترمذی فی الصلاۃ، باب ما جاء فی تعجیل العصر (الحدیث 160) . تحفۃ الاشراف (1122) .

اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب التغلیظ فی تفویت صلاۃ العصر (الحدیث 201) . و اخرجہ ابن ماجہ فی الصلاۃ، باب المحافظۃ علی صلاۃ العصر (الحدیث 685) . تحفۃ الاشراف (6829) .

"جس شخص کی عصر کی نماز قضاء ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اس کا مال واسباب (سب) ضائع ہو گئے"۔

511B - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ - رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الَّذِىْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ"۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جس شخص کی عصر کی نماز فوت ہو جائے گویا کہ اس کے اہل خانہ اور اس کا مال ضائع ہو گئے"۔

10 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الْعَصْرِ ۔

باب: عصر کی نماز کا آخری وقت

512 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ وَاضِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ - يَعْنِىْ ابْنَ شِهَابٍ - عَنْ بُرْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِىْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُ مَوَاقِيْتَ الصَّلَاةِ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَاَتَاهُ حِيْنَ كَانَ الظِّلُّ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَتَقَدَّمَ جِبْرِيْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ اَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِىَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصِهِ فَصَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَ شَخْصَيْهِ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ فَنِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا ثُمَّ نِمْنَا ثُمَّ قُمْنَا فَاَتَاهُ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ اَتَاهُ حِيْنَ امْتَدَّ الْفَجْرُ وَاَصْبَحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ فَصَنَعَ كَمَا صَنَعَ بِالْاَمْسِ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَالَ "مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ"۔

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبریل علیہ السلام، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ ﷺ کو نمازوں کے اوقات کے بارے میں آگاہ کریں۔ حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ نے ان کی اقتداء میں نماز ادا کی، جبکہ لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل گیا تھا، پھر وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب ہر انسان کا سایہ اس کی ایک شل ہوتا ہے، پھر انہوں نے ایسا ہی کیا جیسے پہلے کیا تھا، یعنی حضرت جبریل علیہ السلام آگے کھڑے ہوئے، نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہوئے اور لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، حضرت جبریل علیہ السلام نے عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے، پھر انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی، پھر وہ اس وقت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جب شفق غروب ہو چکی تھی، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم ﷺ ان کے پیچھے تھے اور لوگ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے، انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی، حضرت جبریل علیہ السلام آگے ہوئے، نبی اکرم ﷺ نے ان کے پیچھے نماز ادا کی اور لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، انہوں نے فجر کی نماز ادا کی۔

512- تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2401) .

پھر وہ دوسرے دن اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک شل ہو جاتا ہے، تو انہوں نے ظہر کی نماز ادا کی۔

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی دو شل ہو جاتا ہے، تو انہوں نے ویسا ہی کیا جیسا گزشتہ دن کیا تھا اور عصر کی نماز ادا کی، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور اسی طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور مغرب کی نماز ادا کی، پھر ہم سو گئے، پھر ہم بیدار ہوئے، پھر ہم سو گئے، پھر بیدار ہو گئے، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور اس طرح کیا جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی (یعنی عشاء کی نماز رات گئے ادا کی)۔

پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب صبح ہو چکی تھی اور ستارے ٹمٹما رہے تھے، انہوں نے اسی طرح کیا، جس طرح گزشتہ دن کیا تھا اور صبح کی نماز ادا کی۔

پھر یہ بات بیان کی کہ ان دونوں نمازوں کے درمیان نماز کا وقت ہے۔

شرح

تمام فقہاء کے درمیان اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے، عصر کا آخری وقت سورج غروب ہونے سے کچھ پہلے ہے، ان حضرات کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

"جو شخص سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے، وہ صبح کی نماز کو پالیتا ہے، اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پالیتا ہے، وہ عصر کی نماز کو پالیتا ہے"۔

تاہم اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: جب سورج زرد ہو جائے یعنی اس کی دھوپ مدھم پڑ جائے، یعنی اس پر نگاہ جم سکتی ہو، اس وقت کے بعد عصر کی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا وہ فرمان ہے، جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

"یہ منافق کا نماز پڑھنے کا طریقہ ہے، کہ وہ بیٹھا ہوا عصر کی نماز کو مؤخر کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب سورج

شیطان کے دوسینگوں کے درمیان پہنچ جاتا ہے تو وہ شخص اٹھ کر چار مرتبہ (زمین پر سر مارتا ہے) اور وہ اس نماز میں اللہ تعالیٰ کا تھوڑا سا ذکر کرتا ہے"۔

11 - باب من ادرك ركعتين من العصر

باب: جو شخص عصر کی دو رکعات پالے (اس کا حکم)

513 - اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا معتمر قال سمعت معمرا عن ابن طاوس عن ابيه عن ابن عباس عن ابي هريرة - رضي الله عنه - عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "من ادرك ركعتين من صلاة العصر قبل ان تغرب الشمس او ركعة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی دو رکعات پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کی ایک رکعت پالے اس نے اس نماز کو پالیا"۔

514 - اخبرنا محمد بن عبد الاعلى قال حدثنا معتمر قال سمعت معمرا عن الزهري عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "من ادرك ركعة من صلاة العصر قبل ان تغرب الشمس او ادرك ركعتين من الفجر قبل طلوع الشمس فقد ادرك".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے یا سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے (اس نے اس نماز کو پالیا)۔

515 - اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا الفضل بن دكين قال حدثنا شيبان عن يحيى عن ابي سلمة عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال "اذا ادرك احدكم اول سجدة من صلاة العصر قبل ان تغرب الشمس فليتم صلاته واذا ادرك اول سجدة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فليتم صلاته".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کا پہلا سجدہ کر لے (یعنی ایک رکعت ادا کر لے) تو اسے چاہیے کہ اب وہ اس نماز کو مکمل کر لے اور جب کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کے پہلے سجدے کو پالے

513-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 165)، واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة العصر (الحديث 412). تحفة الاشراف (13576).

514-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 163) بنحوه. واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 700) بنحوه. تحفة الاشراف (15274).

515-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك ركعة من العصر قبل الغروب (الحديث 556). تحفة الاشراف (15375).

(یعنی ایک رکعت نماز ادا کر لے) تو وہ اپنی اس نماز کو مکمل کرے"۔

516 - اخبرنا قتيبة عن مالك عن زيد بن اسلم عن عطاء بن يسار وعن بسر بن سعيد وعن الاعرج يحدثونه عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "من ادرك ركعة من صلاة الصبح قبل ان تطلع الشمس فقد ادرك الصبح ومن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس فقد ادرك العصر".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے صبح کی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے صبح کی نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے عصر کی نماز کو پالیا"۔

517 - اخبرنا ابو داود قال حدثنا سعيد بن عامر قال حدثنا شعبة عن سعد بن ابراهيم عن نصر بن عبد الرحمن عن جده معاذ انه طاف مع معاذ ابن عفراء فلم يصل فقلت الا تصلي فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال "لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا بعد الصبح حتى تطلع الشمس".

★★ نصر بن عبدالرحمن اپنے دادا معاذ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے ہمراہ طواف کیا تو حضرت معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ نے (طواف کی بعد والی مسنون) رکعات ادا نہیں کیں میں نے دریافت کیا: کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

12 - باب اول وقت المغرب

باب: مغرب کی نماز کا ابتدائی وقت

518 - اخبرني عمرو بن هشام قال حدثنا مخلد بن يزيد عن سفيان الثوري عن علقمة بن مرثد عن سليمان بن بريدة عن ابيه قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله عن وقت الصلاة فقال "صل معنا هذين اليومين". فامر بلالا فاقام عند الفجر فصلى الفجر ثم امره حين زالت الشمس فصلى الظهر ثم امره حين رأى الشمس بيضاء فاقام العصر ثم امره حين وقع حاجب الشمس فاقام المغرب ثم امره حين غاب الشفق فاقام العشاء ثم امره من الغد فنور بالفجر ثم امره بالظهر فابرد وانعم ان يبرد ثم صلى

516-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الفجر ركعة (الحديث 579). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 163). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن ادرك ركعة من العصر قبل ان تغرب الشمس (الحديث 186). واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 699). تحفة الاشراف (12206).

517-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (11374).

518-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 176 و 177) بنحوه. واخرجه الترمذي في الصلاة، باب (منه) (الحديث 152). واخرجه ابن ماجه في الصلاة، ابواب مواقيت الصلاة (الحديث 667) بنحوه. تحفة الاشراف (1931).

الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَأَخَّرَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ "أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ".

★★ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ہمارے ساتھ دو دن رہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان دی) اور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کو چمکدار دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان اور اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر جب شفق غروب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان و اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے صبح روشن ہو جانے کے بعد انہیں ہدایت کی (تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی) پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور اچھے خاصے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ ابھی چمکدار تھی آپ ﷺ نے اسے تاخیر سے ادا کیا' پھر مغرب کی نماز آپ ﷺ نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر لی پھر انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی تو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم نے جو دیکھا ہے ان کے درمیان تمہاری نماز کا وقت ہے۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے یعنی جس وقت سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر ڈوب چکی ہو۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا وقت شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

احناف کے نزدیک سب سے زیادہ مغرب کی نماز کے بارے میں اس بات کی تاکید ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کیا جائے۔

تاہم بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے جب کسی شخص کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں اور عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر کے بظاہر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لے گا۔

•••———•••———•••

13 - باب تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)

519- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ.

★★ حسان بن بلال' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لینے کے بعد مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر پہنچ جایا کرتے تھے (اور ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی) کہ اگر وہ تیر پھینکتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

14 - باب تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

520- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ "إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ". وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

★★ حضرت ابو بصرہ غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز "مخمص" کے مقام پر پڑھائی' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> "یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی' لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا (یعنی باقاعدگی سے ادا نہیں کیا) تو جو شخص اسے باقاعدگی سے ادا کرے گا' اسے دگنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی' جب تک "شاہد" نکل نہیں آتا"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

---

519 أخرجه النسائي . تحفة الأشراف (15547) .

520 أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 292) . تحفة الأشراف (3445) .

الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ وَأَخَّرَ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَصَلَّاهَا ثُمَّ قَالَ "أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ".

★★ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے آپ ﷺ سے نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ہمارے ساتھ دو دن رہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو ہدایت کی تو انہوں نے صبح صادق کے وقت اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی۔

پھر جب سورج ڈھل گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان دی) اور نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی۔

پھر جب نبی اکرم ﷺ نے سورج کو چمکدار دیکھا تو آپ ﷺ نے انہیں ہدایت کی انہوں نے اذان اور اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر جب سورج غروب ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان اور اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی پھر جب شفق غروب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں ہدایت کی (انہوں نے اذان و اقامت کہی) تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے صبح روشن ہو جانے کے بعد انہیں ہدایت کی (تو انہوں نے اذان اور اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کر لی) پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور اچھے خاصے ٹھنڈے وقت میں ادا کیا اور عصر کی نماز اس وقت ادا کی جب دھوپ ابھی چمکدار تھی، آپ ﷺ نے اسے تاخیر سے ادا کیا، پھر مغرب کی نماز آپ ﷺ نے شفق غروب ہونے سے پہلے ادا کر لی، پھر انہیں ہدایت کی تو انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت اس وقت کہی جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی، تو نبی اکرم ﷺ نے اس وقت یہ نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نمازوں کے وقت کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تم نے جو دیکھا ہے ان کے درمیان تمہاری نماز کا وقت ہے۔

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ مغرب کا وقت سورج غروب ہونے کے بعد ہوتا ہے یعنی جس وقت سورج کی ٹکیہ مکمل طور پر ڈوب چکی ہو۔

جمہور فقہاء کے نزدیک اس کا وقت شفق غروب ہونے تک رہتا ہے۔

احناف کے نزدیک سب سے زیادہ مغرب کی نماز کے بارے میں اس بات کی تاکید ہے کہ اسے ابتدائی وقت میں ادا کر لیا جائے۔

تاہم بعض دیگر روایات سے یہ بات ثابت ہے جب کسی شخص کو تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو یا کوئی اور ضرورت درپیش ہو تو

وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے اس کے آخری وقت میں اور عشاء کی نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کر کے بظاہر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا۔

……

13 - باب تَعْجِيلِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز جلدی ادا کرنا (سنت ہے)

519 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ حَسَّانَ بْنَ بِلَالٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَسْلَمَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُونَ إِلَى أَهَالِيهِمْ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ يَرْمُونَ وَيُبْصِرُونَ مَوَاقِعَ سِهَامِهِمْ.

★★ حسان بن بلال نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے اسلم قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کر لینے کے بعد مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر پہنچ جایا کرتے تھے (اور ابھی اتنی روشنی باقی ہوتی تھی) کہ اگر وہ تیر پھینکتے تو تیر کے گرنے کی جگہ کو دیکھ سکتے تھے۔

14 - باب تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز تاخیر سے ادا کرنا

520 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَيْرِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بِالْمُخَمَّصِ قَالَ "إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ عُرِضَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوهَا وَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتَّى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ". وَالشَّاهِدُ النَّجْمُ.

★★ حضرت ابوبصرہ غفاری ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز "مخمص" کے مقام پر پڑھائی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> "یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر بھی پیش کی گئی تھی، لیکن انہوں نے اسے ضائع کر دیا (یعنی باقاعدگی سے ادا نہیں کیا) تو جو شخص اسے باقاعدگی سے ادا کرے گا، اسے دگنا اجر ملے گا اور اس نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی جب تک "شاہد" نکل نہیں آتا"۔

راوی کہتے ہیں: یہاں شاہد سے مراد ستارہ ہے۔

519- اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (15547).

520- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهى عن الصلاة فيها (الحديث 292). تحفة الاشراف (3445).

15- باب اٰخِرِ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کا آخری وقت

521 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - قَالَ شُعْبَةُ كَانَ قَتَادَةُ يَرْفَعُهُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا لَا يَرْفَعُهُ - قَالَ "وَقْتُ صَلَاةِ الظُّهْرِ مَا لَمْ تَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَسْقُطْ ثَوْرُ الشَّفَقِ وَوَقْتُ الْعِشَاءِ مَا لَمْ يَنْتَصِفِ اللَّيْلُ وَوَقْتُ الصُّبْحِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے حوالے سے بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی گئی ہے اور بعض اوقات مرفوع حدیث کے طور پر نقل نہیں کی گئی ہے۔

"ظہر کی نماز کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک عصر کی نماز کا وقت شروع نہیں ہو جاتا اور عصر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک سورج زرد نہیں ہو جاتا، مغرب کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک شفق کا پھیلاؤ ختم نہیں ہو جاتا اور عشاء کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک نصف رات نہیں گزر جاتی اور فجر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک سورج نکل نہیں آتا"۔

شرح

مغرب کی نماز کے آخری وقت کے بارے میں ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں، کہ جمہور کے نزدیک اس کا آخری وقت وہ ہے، جب شفق غروب ہو جاتی ہے۔

شفق سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

امام ابویوسف، امام محمد، امام احمد بن حنبل اور امام شافعی کے نزدیک شفق سے مراد سرخی ہے۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد سیاہی آ جاتی ہے۔

مشہور روایات کے مطابق فقہائے مالکیہ کے نزدیک اور ایک روایت کے مطابق امام شافعی کے نزدیک مغرب کا وقت انتہائی مختصر ہوتا ہے یعنی اتنی دیر تک ہوتا ہے جتنی دیر میں کوئی شخص ستر ڈھانپ کر، وضو کر کے، اذان اور اقامت کہہ کر، پانچ رکعات ادا کر سکتا ہو۔

اس سے مراد یہ ہے ان حضرات کے نزدیک مغرب کا وقت انتہائی تنگ ہوتا ہے، اس میں گنجائش اور وسعت نہیں ہوتی۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں یہ دلیل پیش کی ہے: جب حضرت جبرئیل نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے دو دن نبی اکرم ﷺ کو نمازیں پڑھائیں تو ان دونوں دنوں میں انہوں نے مغرب کی نماز ایک ہی وقت

521-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 171) . بمعناه و (الحديث 172) و (الحديث
و 174) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 396) . تحفة الاشراف (8946) .

میں ادا کی تھی۔

تاہم ان حضرات کی اس دلیل کا یہ جواب دیا گیا ہے، اس سے مراد نماز کا مختار وقت ہے یعنی جن اوقات میں نماز ادا کرنا فضیلت رکھتا ہے، جہاں تک جائز وقت کا تعلق ہے، جس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، اس کا اس روایت میں ذکر نہیں ہے۔

• • •

522 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَأَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ بَدْرِ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ إِمْلَاءً عَلَيَّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَائِلٌ يَسْأَلُهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ أَعْلَمُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعِشَاءِ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حِينَ انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى قَرِيبٍ مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتَّى انْصَرَفَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ "الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هَذَيْنِ".

★★ ابوبکر بن ابوموسیٰ اپنے والد (حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ ﷺ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرے تو نبی اکرم ﷺ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو ہدایت کی انہوں نے صبح صادق کے فوراً بعد صبح کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی، پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے سورج ڈھلنے کے فوراً بعد ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی، یہاں تک کہ آدمی اس وقت یہ سوچتا کہ کیا زوال کا وقت ہو چکا ہے (یا ابھی نہیں ہوا)، لیکن نبی اکرم ﷺ کو اس بارے میں زیادہ بہتر پتہ تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے عصر کی نماز کی اس وقت اقامت کہی، جب سورج ابھی بلند تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے مغرب کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب سورج غروب ہو چکا تھا، پھر نبی اکرم ﷺ کی ہدایت کے تحت انہوں نے عشاء کی نماز کے لیے اس وقت اقامت کہی جب شفق غروب ہو چکی تھی۔ پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا، کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے، تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ باہر سورج نکل چکا ہے، پھر ظہر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا، کہ وہ وقت قریب تھا کہ جب گزشتہ دن آپ ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تھی، پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا، کہ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آدمی یہ کہہ سکتا تھا کہ سورج

اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب اوقات الصلوات الخمس (الحديث 178) و (الحديث 179) . واخرجه ابوداؤد في
الصلاة، باب ما جاء في المواقيت (الحديث 395) . تحفة الاشراف (9137) .

سرخ ہو چکا ہے' پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز کو اتنی تاخیر سے ادا کیا' کہ شفق غروب ہونے والی تھی' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک مؤخر کیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ان دونوں قسم کے اوقات کے درمیان میں (نماز کا وقت ہے)''۔

523 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ بَشِيرِ بْنِ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ فَقُلْنَا لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ زَمَنَ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ. قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ الْفَيْءُ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَظِلِّ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ صَلَّى مِنَ الْغَدِ الظُّهْرَ حِينَ كَانَ الظِّلُّ طُولَ الرَّجُلِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِينَ كَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ قَدْرَ مَا يَسِيرُ الرَّاكِبُ سَيْرَ الْعَنَقِ اِلٰى ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِ اللَّيْلِ - شَكَّ زَيْدٌ - ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ.

☆☆ حسین بن بشیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور امام محمد باقر رضی اللہ عنہ' حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم نے ان سے درخواست کی کہ آپ ہمیں نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں بتائیں' یہ حجاج بن یوسف کے زمانے کی بات ہے' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی جب سورج ڈھل چکا تھا اور کسی بھی چیز کا سایہ ایک تسمے کے برابر تھا (یعنی زوال کے فوراً بعد ادا کر لی) پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز اس وقت ادا کی جس وقت کسی چیز کا سایہ تسمے کے برابر اور آدمی کے پورے سائے کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی) پھر آپ ﷺ نے مغرب کی نماز اس وقت ادا کی' جب سورج غروب ہو گیا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت ادا کی' جب شفق غروب ہو چکی تھی' پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز اس وقت ادا کی' جب صبح صادق ہو چکی تھی' پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز اس وقت ادا کی' جب آدمی کا سایہ آدمی کے قد کے برابر ہوتا ہے (یعنی ایک مثل ہونے پر ادا کی)۔

پھر عصر کی نماز اس وقت ادا کی' جب آدمی کا سایہ اس کے دو مثل ہوتا ہے' یعنی اس وقت کہ آدمی اس کے بعد تیز رفتار سواری پر سوار ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ سکتا تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز اُس وقت ادا کی جب سورج غروب ہو گیا تھا' پھر آپ ﷺ نے عشاء کی نماز کو ایک تہائی رات تک یا شاید نصف رات تک (یہ شک زید نامی راوی کو ہے) تاخیر سے ادا کیا' پھر آپ ﷺ نے فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا۔

523-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (2217).

16 - باب كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ بَعْدَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ.

باب: مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد سونا مکروہ ہے

524 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَوْفٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِي بَرْزَةَ فَسَاَلَهُ اَبِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْاُولٰى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ حِينَ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهِ فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَاُ بِالسِّتِّينَ اِلَى الْمِائَةِ.

☆☆ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں' میں حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا' میرے والد نے ان سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ فرض نماز کس وقت ادا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ ''پہلی'' کہتے ہو' اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جایا کرتا تھا' جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے (کہ نماز ادا کر لینے کے بعد) جب ہم میں سے کوئی ایک شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنی رہائش گاہ پر پہنچتا تھا تو سورج ابھی روشن ہوتا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بتایا تھا' وہ میں بھول گیا ہوں۔

(پھر عشاء کے بارے میں انہوں نے یہ بتایا:) نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کو جسے تم لوگ ''عتمہ'' کہتے ہو' اسے تاخیر سے ادا کرنا پسند کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ اس سے پہلے سو جانے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے' تو کوئی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو پہچان سکتا تھا' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو تک آیات تلاوت کیا کرتے تھے۔

17 - باب اَوَّلِ وَقْتِ الْعِشَاءِ.

باب: عشاء کی نماز کا ابتدائی وقت

524-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت العصر (الحديث 547)، و باب ما يكره من السمر بعد العشاء (الحديث 599)، و في الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 771). و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 235 و236 و237). و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 398)، و في الادب، باب النهي عن السمر بعد العشاء (الحديث 4889) مختصراً. و اخرجه النسائي في المواقيت، اول وقت الظهر (الحديث 494)، و ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 529). و الحديث عند: البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت الظهر عند الزوال (الحديث 641). و ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 674). تحفة الاشراف (11605).

525- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ حِينَ مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ جَاءَهُ لِلْعَصْرِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ . ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى إِذَا ذَهَبَ الشَّفَقُ جَاءَهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ . فَقَامَ فَصَلَّاهَا ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ فِي الصُّبْحِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ جَاءَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزُلْ عَنْهُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا فَقَالَ قُمْ فَصَلِّ . فَصَلَّى الصُّبْحَ فَقَالَ "مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ كُلُّهُ".

★★ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت جبریل ؑ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب سورج ڈھل چکا تھا وہ بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جایئے اور ظہر کی نماز اس وقت ادا کیجئے جب سورج ڈھل جائے پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ ہر شخص کا سایہ اس کے ایک مثل ہو گیا تو وہ عصر کی نماز کے لیے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جایئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے پھر کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: اُٹھ جایئے! اور مغرب کی نماز ادا کیجئے نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز اس وقت ادا کی جب سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا پھر اور کچھ وقت گزر گیا یہاں تک کہ شفق بھی غروب ہو گئی تو حضرت جبریل ؑ پھر نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: اُٹھئے اور عشاء کی نماز ادا کر لیجئے تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے یہ نماز ادا کر لی اور پھر وہ فجر کی نماز کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جب صبح صادق ہو چکی تھی انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جایئے اور نماز ادا کر لیجئے۔ آپ ﷺ اُٹھے اور آپ ﷺ نے فجر کی نماز ادا کر لی۔ پھر اگلے دن دوپہر کے وقت وہ اس وقت آپ ﷺ کے پاس آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کی ایک مثل ہو چکا تھا انہوں نے عرض کی: حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جایئے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کر لی پھر حضرت جبریل ؑ نبی اکرم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ہر شخص کا سایہ اس کے دو مثل ہو چکا ہوتا ہے انہوں نے عرض کیا: اے حضرت محمد ﷺ! اُٹھ جایئے اور عصر کی نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کر لی پھر وہ مغرب کی نماز کے لیے اس وقت آپ ﷺ کے پاس آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا یعنی ایک ہی وقت تھا انہوں نے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی انہوں نے عرض کی: اُٹھیے اور نماز ادا کیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کر لی وہ عشاء کی نماز کے لیے آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب ایک تہائی رات گزر چکی تھی انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ اُٹھ جایئے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کر لی پھر وہ فجر کی نماز کے لیے اس وقت آئے جب اچھی خاصی روشنی ہو چکی تھی انہوں نے عرض کی: اُٹھیے اور نماز ادا کر لیجئے! تو نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز ادا کر لی پھر جبریل ؑ نے بتایا: ان دونوں (ایام میں ادا کی جانے والی نمازوں) کے درمیان میں ان سب نمازوں کا وقت ہے۔

525- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في مواقيت الصلاة عن النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 150) بمعناه . تحفة الاشراف (3128) .

شرح

اس بات پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ جیسے ہی مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اس کے فوراً بعد عشاء کا وقت شروع ہو جاتا

چونکہ مغرب کے آخری وقت کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے لہٰذا اس بنیاد پر عشاء کے ابتدائی وقت کے بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

امام ابو یوسف اور امام محمد کے نزدیک چونکہ شفق سے مراد سرخی ہے اور سرخی غروب ہونے کے فوراً بعد مغرب کا وقت ختم اور عشاء کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی کے بعد نمودار ہوتی ہے لہٰذا امام ابو حنیفہ کے نزدیک وہ سرخی غروب ہونے تک مغرب کا وقت ختم نہیں ہوگا اور عشاء کا وقت شروع نہیں ہوگا۔

سرخی غروب ہونے کے بعد ظاہر ہونے والی یہ سفیدی تقریباً 10 منٹ تک باقی رہتی ہے۔

•••——•••——•••

18 - باب تَعْجِيلِ الْعِشَاءِ .

باب: عشاء کی نماز کو جلدی ادا کرنا

526- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَنٍ قَالَ قَدِمَ الْحَجَّاجُ فَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا كَانَ إِذَا رَآهُمْ قَدِ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَإِذَا رَآهُمْ قَدْ أَبْطَئُوا أَخَّرَ .

★★ محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں: جب حجاج آیا (یعنی وہ گورنر بنا) تو ہم نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے دریافت

526- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب (الحديث 560) بنحوه . و باب وقت العشاء اذا اجتمع الناس او تأخروا (الحديث 565) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 233 و 234) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت صلاة النبي صلى الله عليه وسلم و كيف كان يصليها (الحديث 397). تحفة الاشراف (2644) .

کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز دوپہر کے وقت ادا کر لیا کرتے تھے' جبکہ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ابھی روشن اور چمکدار ہوتا تھا' مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا' جبکہ عشاء کی نماز میں بعض اوقات ایسا ہوتا کہ جب آپ ﷺ دیکھتے کہ لوگ اکٹھے ہو چکے ہیں' تو جلدی ادا کر لیتے اور جب آپ ﷺ یہ ملاحظہ فرماتے کہ ابھی لوگ اکٹھے نہیں ہوئے ہیں تو آپ اسے تاخیر سے ادا کر لیتے۔

19- باب الشَّفَقِ

باب: شفق (کے بارے میں روایات)

527- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِمِيقَاتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ عِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں' نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا تھا۔

528- أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ.

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں اس نماز یعنی عشاء کی نماز کے وقت کے بارے میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں۔

نبی اکرم ﷺ یہ نماز اس وقت ادا کیا کرتے تھے' جب تیسری رات کا چاند غروب ہو جاتا ہے۔

20- باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ

باب: عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کرنا مستحب ہے

529- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبِي عَلَى أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَخْبِرْنَا كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَكْتُوبَةَ قَالَ كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيرَ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْأُولَى حِينَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَكَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ أَحَدُنَا إِلَى رَحْلِهِ فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ قَالَ وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ قَالَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ أَنْ تُؤَخِّرَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الَّتِي تَدْعُونَهَا الْعَتَمَةَ قَالَ وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِينَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيسَهُ وَكَانَ يَقْرَأُ بِالسِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ.

★★ سیار بن سلامہ بیان کرتے ہیں' میں اور میرے والد حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' تو میرے والد نے ان سے کہا: آپ ہمیں بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ فرض نماز کس وقت ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا:

نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز جسے تم لوگ "پہلی" کہتے ہو' اس وقت ادا کرتے تھے' جب سورج ڈھل جاتا تھا' آپ ﷺ عصر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے کہ نماز ادا کر لینے کے بعد اگر کوئی شخص مدینہ منورہ کے نواحی علاقے میں موجود اپنے گھر واپس جاتا' تو سورج پھر بھی چمکدار ہوتا تھا۔

راوی کہتے ہیں: مغرب کی نماز کے بارے میں انہوں نے جو بات بیان کی تھی' وہ میں بھول چکا ہوں۔

انہوں نے یہ بھی بتایا: نبی اکرم ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ عشاء کی نماز کو' جسے تم لوگ عتمہ کہتے ہو' اسے تاخیر سے ادا کیا جائے۔

انہوں نے یہ بات بھی بتائی کہ نبی اکرم ﷺ اس نماز سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات چیت کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے' جبکہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز پڑھ کر جب فارغ ہوتے تھے' تو کوئی بھی شخص اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شخص کو (روشنی ہو جانے کی وجہ سے) پہچان سکتا تھا' نبی اکرم ﷺ اس نماز میں ساٹھ سے لے کر ایک سو آیات تک تلاوت کیا کرتے تھے۔

530- أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ أَيُّ حِينٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَنْ أُصَلِّيَ الْعَتَمَةَ إِمَامًا أَوْ خِلْوًا قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعَتَمَةِ حَتَّى رَقَدَ النَّاسُ وَاسْتَيْقَظُوا وَرَقَدُوا وَاسْتَيْقَظُوا فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ الصَّلَاةَ الصَّلَاةَ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى شِقِّ رَأْسِهِ قَالَ وَأَشَارَ فَاسْتَثْبَتُّ عَطَاءً كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَأَوْمَأَ إِلَيَّ كَمَا أَشَارَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَبَدَّدَ لِي عَطَاءٌ بَيْنَ أَصَابِعِهِ بِشَيْءٍ مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَهَا فَانْتَهَى أَطْرَافُ أَصَابِعِهِ إِلَى مُقَدَّمِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يَمُرُّ بِهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامَاهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ ثُمَّ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ الْجَبِينِ لَا يُقَصِّرُ وَلَا يَبْطُشُ شَيْئًا إِلَّا كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ "لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ لَا يُصَلُّوهَا إِلَّا هَكَذَا".

527- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الآخرة (الحديث 419) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وقت صلاة العشاء الآخرة (الحديث 165 و 166) . و اخرجه النسائي في المواقيت، باب الشفق (528) . تحفة الاشراف (11614) .

528- تقدم في المواقيت، باب الشفق (527) .

529- تقدم في المواقيت، اول وقت الظهر (494) .

530- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب النوم قبل العشاء لمن غلب (الحديث 571)، و في التمني، باب ما يجوز من اللو (الحديث 7239) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 225) مطولاً . و اخرجه النسائي في المواقيت، ما يستحب من تاخير العشاء (الحديث 531) مختصراً . تحفة الاشراف (5915) .

★★ ابن جریج بیان کرتے ہیں: میں نے عطاء (بن ابی رباح) سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک کون سا وقت زیادہ پسندیدہ ہے: جس میں میں عشاء کی نماز ادا کروں خواہ امام کے طور پر پڑھوں یا تنہا نماز ادا کروں؟ تو عطاء نے جواب دیا: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے تشریف نہیں لائے)، یہاں تک کہ لوگ سو گئے وہ پھر بیدار ہوئے، پھر سو گئے (جب بہت زیادہ تاخیر ہو گئی) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے (بلند آواز میں) "نماز نماز" کہا۔

عطاء بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی: نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے وہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ کے سر مبارک سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اپنے سر کے دائیں حصے پر رکھا ہوا تھا۔ عطاء نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا (کہ نبی اکرم ﷺ نے اس طرح ہاتھ رکھا ہوا تھا)۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عطاء سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک سر پر کیسے رکھا ہوا تھا؟ (یعنی آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو کیسے اشارہ کر کے دکھاتے ہوئے دیکھا ہے؟)

تو انہوں نے مجھے اشارہ کر کے دکھایا جس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اشارہ کر کے دکھایا تھا، عطاء نے اپنی انگلیوں کو کچھ کھلا رکھا، پھر انہیں سر پر رکھا اور انگلیوں کے کنارے کو سر کے اگلے حصے تک لے آئے، پھر انہیں ملایا اور پھر انہیں اسی طرح سر پر پھیرتے رہے، یہاں تک کہ ان کے انگوٹھوں نے کان کے اس کنارے کو مس کیا جو چہرے کی سمت میں ہے، پھر انہوں نے اسے کنپٹی پر رکھا، پھر پیشانی کے کنارے پر رکھا، نہ انہوں نے کسی حصے کو تھاما نہ کسی کو نچوڑا، صرف اسی طرح کیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ان لوگوں کو یہ ہدایت کرتا کہ اس نماز کو اسی وقت میں ادا کریں"۔

531 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَامَ عُمَرُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَنَادَى الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَقَدَ النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَاءُ يَقْطُرُ مِنْ رَأْسِهِ وَهُوَ يَقُولُ "إِنَّهُ الْوَقْتُ لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي".

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی یہاں تک کہ رات کا ایک بڑا حصہ رخصت ہو گیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بلند آواز میں کہا: یا رسول اللہ! نماز (کا وقت جا رہا ہے) خواتین اور بچے سو چکے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ تشریف لائے، جبکہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی

531-تقدم في المواقيت، يستحب من تاخير العشاء (530).

کے قطرے ٹپک رہے تھے آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہی (اس نماز کا) وقت ہے، اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا (تو میں انہیں یہ نماز اسی وقت میں ادا کرنے کی ہدایت کرتا)۔

532 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَخِّرُ الْعِشَاءَ الآخِرَةَ.

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا کرتے تھے۔

533 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْلاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ".

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کرنے اور ہر نماز کے وقت (مسواک کرنے) کا حکم دیتا۔

21 - بَابُ آخِرِ وَقْتِ الْعِشَاءِ.

باب: عشاء کی نماز کا آخری وقت (کیا ہے؟)

534 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَبْلَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِالْعَتَمَةِ فَنَادَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "مَا يَنْتَظِرُهَا غَيْرُكُمْ". وَلَمْ يَكُنْ يُصَلَّى يَوْمَئِذٍ إِلاَّ بِالْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ "صَلُّوهَا فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ". وَاللَّفْظُ لاِبْنِ حِمْيَرٍ.

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی (یعنی آپ ﷺ نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بلند آواز میں عرض کی: خواتین اور بچے سو چکے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ (اپنے حجرۂ مبارک سے مسجد نبوی میں) تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"(اس وقت) تمہارے علاوہ اور کوئی بھی اس نماز کا انتظار نہیں کر رہا ہے"۔

532-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 226) . تحفة الاشراف (2170) .

533-اخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب السواك (الحديث 46) . و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت العشاء (الحديث 690) مختصراً و الحديث عند: مسلم في الطهارة، باب السواك (الحديث 42) . تحفة الاشراف (13673) .

534-اخرجه البخاري في الاذان، باب وضوء الصبيان، و متى يجب عليهم الغسل و الطهور و حضورهم الجماعة و العيدين و الجنائز و صفوفهم (الحديث 862)، و باب خروج النساء الى المساجد بالليل و الغلس (الحديث 864) . تحفة الاشراف (16405 و 16469) .

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) یہ اس زمانے کی بات ہے جب صرف مدینہ منورہ میں ہی نماز ادا کی جاتی تھی۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس نماز کو شفق غروب ہو جانے سے لے کر ایک تہائی رات گزرنے کے درمیانی وقت میں ادا کر لیا کرو"۔

روایت کے یہ الفاظ ابن حمیر نامی راوی کے ہیں۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے درمیان اتفاق پایا جاتا ہے عشاء کا آخری وقت صبح صادق ہونے سے کچھ پہلے تک ہے۔

تاہم عشاء کے مستحب وقت کے بارے میں رائے یہ ہے کہ اسے ایک تہائی یا نصف رات گزرنے سے پہلے ادا کر لیا جائے۔ اس کی دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے وہ حدیث ہے جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یہ ہدایت کرتا کہ وہ عشاء کی نماز کو تہائی رات یا نصف رات تک مؤخر کریں"۔

اسی طرح امام نسائی نے یہاں جو روایات نقل کی ہیں: ان سے بھی بات ثابت ہوتی ہے نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو کچھ تاخیر سے ادا کرنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

……

535 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَأَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ أَعْتَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰى ذَهَبَ عَامَّةُ اللَّيْلِ وَحَتّٰى نَامَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى وَقَالَ "إِنَّهُ لَوَقْتُهَا لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِي".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک رات نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا، یہاں تک کہ مسجد میں موجود لوگ سو گئے پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا تو اس نماز کا وقت یہی ہے"۔

536 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ أَوْ

535- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 219) . تحفة الاشراف (17984) .

536- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 220) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الآخرة (الحديث 420) . تحفة الاشراف (7649) .

بَعْدَهُ فَقَالَ حِينَ خَرَجَ "إِنَّكُمْ تَنْتَظِرُونَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا أَهْلُ دِينٍ غَيْرُكُمْ وَلَوْلَا أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِي لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ". ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَقَامَ ثُمَّ صَلّٰى.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک رات ہم نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کرتے رہے جب ایک تہائی رات گزر گئی یا شاید اس کے بھی بعد کا وقت تھا اس وقت آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، جب تشریف لائے تو اس وقت آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم لوگ ایک ایسی نماز کا انتظار کر رہے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کوئی بھی دیندار اس کا انتظار نہیں کر رہا، اگر یہ بات میری امت کے لیے مشکل کا باعث نہ ہوتی، تو میں اسی وقت میں یہ نماز پڑھاتا"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو اقامت کی ہدایت کی اس نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی۔

537 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثُمَّ لَمْ يَخْرُجْ إِلَيْنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَخَرَجَ فَصَلّٰى بِهِمْ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَنَامُوا وَأَنْتُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيفِ وَسَقَمُ السَّقِيمِ لَأَمَرْتُ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ أَنْ تُؤَخَّرَ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی (پھر آپ ﷺ گھر تشریف لے گئے) پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف نہیں لائے، یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی، پھر آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے، آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا:

"کچھ لوگ نماز ادا کر کے سو بھی چکے ہیں اور تم لوگ جب سے نماز کا انتظار کر رہے ہو، تم نماز کی حالت میں شمار ہوئے ہو، اگر کمزور لوگوں کی کمزوری اور بیمار لوگوں کی بیماری کا خیال نہ ہو، تو میں اس نماز کے بارے میں یہ حکم دوں کہ اسے نصف رات تک مؤخر کر دیا جائے۔

538 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ هَلِ اتَّخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا قَالَ نَعَمْ أَخَّرَ لَيْلَةً صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ إِلٰى قَرِيبٍ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَلَمَّا أَنْ صَلّٰى أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ "إِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُوهَا". قَالَ أَنَسٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيصِ خَاتَمِهِ. فِي حَدِيثِ عَلِيٍّ إِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ.

537- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت العشاء الآخرة (الحديث 422) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 693) . تحفة الاشراف (4314) .

538- اخرجه البخاري في الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، و فضل المساجد (الحديث 661) . اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة العشاء (الحديث 692) . تحفة الاشراف (578 و 635) .

★★ حمید نامی راوی بیان کرتے ہیں' حضرت انس ؓ سے سوال کیا گیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے انگوٹھی پہنی ہے؟ تو حضرت انس ؓ نے جواب دیا: جی ہاں! ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کو نصف رات کے قریب تک مؤخر کر دیا' جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو آپ ﷺ نے اپنا چہرۂ مبارک ہماری طرف کیا' اور فرمایا:

"جب سے تم اس نماز کا انتظار کر رہے ہو تم نماز کی حالت میں شمار ہو گے"۔

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں: آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

علی بن حجر نامی کی روایت میں "نصف رات تک" الفاظ ہیں (یعنی انہوں نے نصف رات کے قریب تک کے الفاظ نقل نہیں کیے ہیں)۔

22 - باب الرُّخْصَةِ فِي أَنْ يُقَالَ لِلْعِشَاءِ الْعَتَمَةُ .

عشاء کی نماز کو "عتمہ" کہنے کی اجازت ہے

539 - أَخْبَرَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا" .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان اور پہلی صف میں شامل ہونے کی کتنی فضیلت ہے اور پھر وہ صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس میں شریک ہو سکتے ہوں' تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے' اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جلدی جانے کی کیا فضیلت ہے' تو وہ اس کی طرف ضرور جائیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے کی کتنی فضیلت ہے) تو وہ اس میں ضرور شریک ہوں' خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے"۔

23 - باب الْكَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ .

عشاء کو "عتمہ" کہنے کا مکروہ ہونا

540 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ - هُوَ الْحَفَرِيُّ - عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

539-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاستهام في الاذان (الحديث 615)، و باب فضل التهجير الى الظهر (الحديث 654)، و باب الصف الاول (الحديث 721)، و في الشهادات، باب القرعة في المشكلات (الحديث 2689) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 129) . واخرجه النسائي في الاذان، الاستهام على التاذين (الحديث 670) . والحديث عند: الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الصف الاول (الحديث 225) . تحفة الاشراف (12570) .

لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمْ هَذِهِ فَإِنَّهُمْ يُعْتِمُونَ عَلَى الْإِبِلِ وَإِنَّهَا الْعِشَاءُ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں اس لیے وہ لوگ اسے "عتمہ" کہتے ہیں' لیکن یہ عشاء ہے"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے:

شیخ عزالدین بن عبدالسلام فرماتے ہیں' عام رواج یہی ہے جب کوئی معظم شخص جب کسی چیز کا کوئی نام تجویز کرے تو پھر اس نام کو چھوڑ کر کسی دوسرے نام کو اختیار کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس صورت میں اس عظیم ہستی کی شان میں تنقیص لازم آتی ہے۔ اور اس عظیم ہستی کے طرز عمل سے روگردانی لازم آتی ہے۔ اور دوسرے کے عمل کو ترجیح دینا لازم آتا ہے۔ اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں ہے۔ (کہ اس کے مقرر کردہ نام کو تبدیل کر کے دوسرا نام اختیار کر لیا جائے)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس نماز کا نام "عشاء" ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ" (النور: ۵۸)

"اور عشاء کی نماز کے بعد"۔

اس سے پہلے امام نسائی نے حضرت ابوہریرہ ؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے' اس میں نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز کے لیے لفظ "عتمہ" استعمال کیا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر اندلسی فرماتے ہیں: اس روایت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جا سکتا ہے۔ تاہم یہ روایت اس روایت کے معارض ہو گی جو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے حوالے سے منقول ہے۔ جس کے مطابق نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے حوالے سے تم پر غالب نہ آ جائیں' کیونکہ وہ لوگ اونٹوں کے حوالے سے اس میں تاخیر کر دیتے ہیں اس لیے وہ لوگ اسے "عتمہ" کہتے ہیں' لیکن یہ عشاء ہے"۔

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: اس دوسری حدیث کے طرق اتنے زیادہ نہیں ہیں جتنے زیادہ طرق اس روایت کے ہیں جس

540-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب وقت العشاء و تاخيرها (الحديث 228و229) . واخرجه ابو داؤد في الادب، باب في صلاة العتمة (الحديث 4984) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب النهي ان يقال صلاة العتمة (الحديث 704) . تحفة الاشراف (8582) .

یا جسے سہیل بروایت مذکورہ

میں عشاء کے لیے لفظ عتمہ استعمال ہوا ہے۔

کتاب وسنت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس نماز کے لیے یہ دونوں نام استعمال کرنا جائز ہے۔ اور ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔[1]

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس روایت کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کے لیے ترجمۃ الباب قائم کیا ہے۔ جس میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے کہ بعض اہل علم کے نزدیک عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔

اس پر بحث کرتے ہوئے علامہ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ عشاء کی نماز کو عتمہ کہا جاسکتا ہے۔[2]

اگر آپ یہ کہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی ممانعت ثابت ہے' تو ہم یہ جواب دیں گے: نبی اکرم ﷺ نے اس نام کے استعمال کے جواز کو بیان کرنے کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔ اور جہاں نبی اکرم ﷺ نے اس کی ممانعت کی ہے وہ تحریم کے لیے نہیں ہے۔

پھر ایک پہلو یہ بھی ہے: یہاں لفظ عتمہ استعمال کرنے میں ایک مصلحت پائی جاتی ہے' وہ یہ ہے: عرب اپنے محاورے میں مغرب کی نماز کو عشاء کہتے تھے۔ اگر نبی اکرم ﷺ یہاں عشاء کا لفظ استعمال کرتے تو وہ لوگ اس سے مراد مغرب کی نماز لیتے۔ اور اس صورت میں مفہوم واضح نہیں ہو پاتا۔ اور مطلب فوت ہو جاتا۔ اسی لیے نبی اکرم ﷺ نے لفظ عتمہ استعمال کیا جس کے بارے میں عام افراد کو کوئی شک نہیں ہوتا تھا۔

•••———•••———•••

541- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ لَبِيْدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ "لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلٰى اسْمِ صَلَاتِكُمْ اَلَا اِنَّهَا الْعِشَاءُ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "دیہاتی لوگ تمہاری اس نماز کے نام کے حوالے سے تم پر غالب نہ آجائیں' یاد رکھنا یہ عشاء ہے"۔

24 - باب اَوَّلِ وَقْتِ الصُّبْحِ

باب: فجر کی نماز کا ابتدائی وقت

542- اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ

---

[1] الاستذکار لابن عبدالبر اندلسی

[2] عمدۃ القاری' کتاب الاذان' باب الاستہام فی الاذان

541- تقدم فی المواقیت، الکراهية فی ذلك (540) .

542- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (2627) .

حُسَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے صبح کی نماز اس وقت ادا کی جب صبح واضح ہو چکی تھی (یعنی روشن ہو چکی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے۔

صبح صادق سے مراد وہ سفیدی ہے جو افق میں نمودار ہوتی ہے اور چوڑائی کی سمت پھیل جاتی ہے۔

اس کے مقابلے میں صبح کاذب ہوتی ہے۔ اس سے مراد وہ روشنی ہے جو لمبائی کی سمت میں آسمان کے درمیان میں پھیلتی ہے' جو بھیڑیے کی دم کی مانند ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوبارہ تاریکی آجاتی ہے۔

پہلی قسم یعنی صبح صادق کے ساتھ تمام شرعی احکام کا تعلق ہے' جن میں روزے کا شروع ہونا' صبح کی نماز کا وقت شروع ہونا' عشاء کی نماز کا وقت ختم ہونا' وغیرہ شامل ہیں۔

ان احکام کا دوسری قسم یعنی صبح کاذب کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔

•••———•••———•••

543- اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ عَنْ وَقْتِ صَلَاةِ الْغَدَاةِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا مِنَ الْغَدِ اَمَرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ اَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى بِنَا ثُمَّ قَالَ "اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ وَقْتٌ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے فجر کی نماز کے وقت کے بارے میں دریافت کیا' تو اگلے دن صبح نبی اکرم ﷺ نے صبح صادق کے فوراً بعد نماز کے لیے اقامت کہنے کا حکم دے دیا' پھر آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' اس سے اگلے دن جب روشنی ہو گئی تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ (آپ ﷺ نے اسے بتایا:) ان دو (اوقات) کے درمیان (فجر کی نماز کا) وقت ہے۔

25 - باب التَّغْلِيْسِ فِي الْحَضَرِ

باب: حضر کی حالت میں اندھیرے میں (فجر کی نماز) ادا کرنا

544- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلّٰى

543- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (592) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز ادا کر لیتے اور پھر خواتین چادریں لپیٹ کر واپس آجاتی تھیں: لیکن اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو روایات نقل کی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز اندھیرے میں ہی ادا کر لیتے تھے۔

امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل اور جمہور اسی بات کے قائل ہیں۔

تاہم امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں کہ فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے اور اس کی دلیل وہ روایات ہیں جو آگے چل کر امام نسائی نے نقل کی ہیں۔

امام سرخسی تحریر کرتے ہیں ہمارے نزدیک فجر کی نماز کو روشن کر کے پڑھنا اندھیرے میں پڑھنے کے مقابلے میں زیادہ فضیلت رکھتا ہے جبکہ امام شافعی ؒ فرماتے ہیں اسے اندھیرے میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام طحاوی ؒ نے یہ بات ذکر کی ہے اگر آدمی یہ چاہتا ہو کہ فجر کی نماز میں طویل قرأت کرے تو اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اندھیرے میں نماز کا آغاز کرے اور روشنی میں اسے ختم کرے۔

لیکن اگر طویل قرأت کرنے کا عزم نہ ہو تو پھر اندھیرے میں ادا کرنے کے مقابلے میں روشنی میں ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

امام شافعی ؒ نے سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے منقول حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے وہ بیان کرتی ہیں۔

"جب خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کے بعد واپس جاتی تھیں تو انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی ہوتی تھیں: اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے انہیں پہچانا نہیں جاسکتا تھا۔"

اسی طرح حضرت انس ؓ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز ادا کر لیتے تھے اور اندھیرے کی زیادتی کی وجہ سے کوئی شخص اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص کو نہیں پہچان پاتا تھا۔

اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس میں عبادت کی ادائیگی میں جلدی کرنے کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بات پسندیدہ ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف تیزی سے جاؤ۔" (آل عمران:133)

544- اخرجه البخاري في الاذان، باب انتظار الناس قيام الامام العالم (الحديث 867) و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 232) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت الصبح (الحديث 423) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التغليس بالفجر (الحديث 153) . تحفة الاشراف (17931) .

ہماری دلیل حضرت رافع بن خدیج ؓ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"فجر کی نماز کو روشن کر کے ادا کرو کیونکہ یہ زیادہ اجر کا باعث ہے۔"

اسی طرح حضرت بلال ؓ کے حوالے سے منقول حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"فجر کو روشن کرو۔"

راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں۔

"صبح کی نماز کو روشن کر کے پڑھو تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔"

(امام سرخسی فرماتے ہیں) اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ روشنی میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں اضافہ ہو جاتا ہے جبکہ اندھیرے میں نماز ادا کرنے کی صورت میں جماعت میں تعداد کم ہوگی اور جو چیز جماعت میں اضافے کا باعث ہو وہ افضل ہوتی ہے۔

اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک نماز کی جگہ پر ٹھہرے رہنا مستحب ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"جو شخص فجر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج نکلنے تک اپنی جگہ پر ٹھہرا رہے گویا کہ اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کئے۔"

جب آدمی روشنی میں اس نماز کو ادا کرے تو پھر اس فضیلت کا خیال رکھنے میں زیادہ احتیاط پائی جائے گی۔

اس کے برعکس اگر اندھیرے میں نماز ادا کر لی جائے تو پھر اس پر عمل کرنا مشکل ہو جائے گا۔

جہاں تک سیدہ عائشہ ؓ کے حوالے سے منقول حدیث کا تعلق ہے: تو صحیح روایات میں یہ بات ثابت ہے نبی اکرم ﷺ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

"حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی بھی نماز کو اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کیا ہو البتہ عرفہ کے دن فجر کی نماز آپ ﷺ نے (اس کے مخصوص وقت سے پہلے ادا کر لی تھی) آپ ﷺ نے اسے اس دن اندھیرے میں ادا کر لیا تھا۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا عام معمول یہی تھا کہ آپ ﷺ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

جہاں تک اندھیرے میں نماز پڑھنے کے ثابت ہونے کا تعلق ہے: تو شاید وہ کسی عذر کی وجہ سے ہوگا یا شاید نبی اکرم ﷺ نے سفر پر روانہ ہونا ہوگا یا یہ اس زمانے کی بات ہوگی جب خواتین با جماعت نماز میں شریک ہوا کرتی تھیں اور پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور انہیں گھر میں ٹھہرنے کا حکم دیا گیا۔[1]

545- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ

---

[1] مبسوط سرخسی جلد اول صفحہ 285 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ

النِّسَاءُ يُصَلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوطِهِنَّ فَيَرْجِعْنَ فَمَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ مِنَ الْغَلَسِ.

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ خواتین نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز ادا کرتی تھیں انہوں نے اپنی چادریں لپٹی ہوئی ہوتی تھیں جب وہ واپس جاتی تھیں تو اندھیرے کی وجہ سے کوئی انہیں پہچان نہیں سکتا تھا۔

26 - باب التَّغْلِيسِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر کے دوران اندھیرے میں (فجر کی نماز ادا کرنا)

546 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِغَلَسٍ وَهُوَ قَرِيبٌ مِنْهُمْ فَأَغَارَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ "اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ - مَرَّتَيْنِ - إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح خیبر کے دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی آپ ﷺ اس وقت خیبر کے قریب تھے، پھر آپ ﷺ نے ان پر حملہ کر دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ اکبر! خیبر برباد ہو گیا۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی، (پھر فرمایا:) جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں، تو ان لوگوں کی حالت بہت بری ہوتی ہے، جنہیں ڈرایا گیا تھا۔

27 - باب الْإِسْفَارِ.

باب: فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرنا

547 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ".

★★ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرو"۔

548 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ

545-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب التبكير بالصبح في اول وقتها و هو التغليس و بيان قدر القراءة فيها (الحديث 230) بنحوه. و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 669). تحفة الاشراف (16442).

546-اخرجه البخاري في الخوف، باب التبكير و الغلس بالصبح، و الصلاة عند الاغارة و الحرب (الحديث 947) مطولاً. تحفة الاشراف (301).

547-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في وقت الصبح (الحديث 424) بمعناه مطولاً. و اخرجه الترمذي في الصلاة باب ما جاء في الاسفار بالفجر (الحديث 154) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الفجر (الحديث 672). بمعناه مطولاً. تحفة الاشراف (3582).

548-اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (15670).

اَسْلَمَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ رِجَالٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا أَسْفَرْتُمْ بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ بِالْأَجْرِ".

★★ محمود بن لبید اپنی قوم سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فجر کی نماز کو تم لوگ جو روشنی میں ادا کرتے ہو تو یہ چیز اجر میں اضافے کا باعث ہے"۔

28 - باب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ.

باب: جو شخص فجر کی نماز کی ایک رکعت کو پالے

549 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی نماز کے ایک سجدے کو پالے، تو اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کے ایک سجدے کو پالیا تو اس نے اس نماز کو پالیا۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی نماز کی ایک رکعت کو پا لیتا ہے، تو اس نے اس نماز کو پالیا لیکن اگر کوئی شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالیتا ہے، تو کیا وہ فجر کی نماز کو بھی پا لیتا ہے؟

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ ایسا شخص فجر کی نماز کو بھی پالیتا ہے، تاہم احناف اس بات کے قائل ہیں کہ جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی صرف ایک رکعت ادا کر سکا ہو وہ فجر کی نماز کو پانے والا شمار نہیں ہوگا۔

550 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْفَجْرِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ أَدْرَكَهَا".

549-اخرجه النسائي. تحفة الاشراف (13937).

550-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 164). و اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب وقت الصلاة في العذر و الضرورة (الحديث 700). تحفة الاشراف (16705).

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"جو شخص سورج نکلنے سے پہلے فجر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا اور جو شخص سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس (نماز) کو پالیا"۔

29 - باب اٰخِرِ وَقْتِ الصُّبْحِ ۔

باب: فجر کی نماز کا آخری وقت

551 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ صَدَقَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الظُّهْرَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعَصْرَ بَيْنَ صَلَاتَيْكُمْ هَاتَيْنِ وَيُصَلِّى الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَيُصَلِّى الْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ - ثُمَّ قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ - وَيُصَلِّى الصُّبْحَ اِلٰى اَنْ يَّنْفَسِحَ الْبَصَرُ ۔

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج ڈھل جاتا تھا' آپ ﷺ عصر کی نماز تمہاری ان دو نمازوں کے درمیانی وقت میں پڑھتے تھے اور مغرب کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے جب سورج غروب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب شفق غروب ہو جاتی تھی۔

پھر اس کے بعد انہوں نے یہ بات بیان کی: آپ صبح کی نماز اس وقت ادا کرتے تھے' جب دیکھنے کی قوت مکمل بحال تھی (یعنی روشنی ہو چکی ہوتی تھی)۔

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی نماز کا آخری وقت سورج نکلنے سے چند لمحے پہلے تک ہے۔

30 - باب مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلٰوةِ ۔

باب: جب کوئی شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس کے وقت میں) پالے

552 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالیتا ہے' اس نے اس نماز کو پالیا"۔

---

551 - انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (259) ۔

552 - اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب من ادرك من الصلاة ركعة (الحديث 580) ۔ واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 161 و 162) ۔ واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1121) ۔ تحفة الاشراف (15243) ۔

553 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا"۔

554 - اَخْبَرَنِىْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ سَمَاعَةَ - عَنْ مُّوْسَى بْنِ اَعْيَنَ عَنْ اَبِىْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا"۔

555 - اَخْبَرَنِىْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَهَا" ۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی نماز کی ایک رکعت کو (اس نماز کے مخصوص وقت میں) پالے اس نے اس نماز کو پالیا"۔

556 - اَخْبَرَنِىْ مُوْسَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ يُّوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنِى الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْجُمُعَةِ اَوْ غَيْرِهَا فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهٗ" ۔

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص جمعہ کی نماز کی ایک رکعت کو پالے یا کسی بھی دوسری نماز کی ایک رکعت کو پالے' تو اس کی نماز مکمل ہو گی"۔

557 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ عَنْ

---

553 - اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162) ۔ تحفة الاشراف (15214) ۔

554 - اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من ادرك ركعة من الصلاة فقد ادرك تلك الصلاة (الحديث 162م) ۔ تحفة الاشراف (15201) ۔

555 - انفرد به النسائي ۔ تحفة الاشراف (13195) ۔

556 - اخرجه النسائي في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلاة (الحديث 557) مرسلاً ۔ و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء فيمن ادرك من الجمعة ركعة (الحديث 1123) بنحوه ۔ تحفة الاشراف (7001) ۔

557 - تقدم في المواقيت، من ادرك ركعة من الصلاة (الحديث 556) ۔

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنْ صَلَاةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ فَقَدْ اَدْرَكَهَا اِلَّا اَنَّهُ يَقْضِي مَا فَاتَهُ." (حدیث قولی: مرسل صحیح)

★★ سالم بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کسی بھی نماز کی ایک رکعت کو پالے اس نے اس نماز کو پالیا' البتہ جو رکعات اس کی رہ گئی ہوں وہ انہیں ادا کر لے"۔

31- باب السَّاعَاتِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الصَّلَاةِ فِيهَا .

باب: ان اوقات کا تذکرہ جن میں نماز ادا کرنا منع ہے

558- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الشَّمْسُ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا فَاِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا ." وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ .

★★ حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب سورج طلوع ہوتا ہے' تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی ہوتا ہے' جب وہ بلند ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے' جب سورج عین درمیان میں آتا ہے' تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے' جب وہ ڈھل جاتا ہے' تو وہ پھر اس سے جدا ہو جاتا ہے' جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے' تو وہ سینگ پھر اس سے مل جاتا ہے' پھر جب سورج غروب ہو جاتا ہے' تو وہ سینگ اس سے الگ ہو جاتا ہے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے ان (تینوں) اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احادیث میں یہ بات مذکور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے پانچ اوقات میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

(i) صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے بلند ہو جانے تک' یہاں سورج بلند ہونے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والا یہ کہ وہ سطح زمین سے تقریباً ایک نیزے جتنا اونچا ہو چکا ہے۔

(ii) دوسرا وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہو رہا ہو' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ تاہم دیگر احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ اس وقت میں اس دن کی فجر کی نماز ادا کی جا سکتی ہے' بشرطیکہ سورج نکلنے سے پہلے آدمی ایک رکعت پا چکا ہو' لیکن اگر اس نے سورج نکلنے سے پہلے ایک رکعت نہیں پائی تو اس کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ اب اس نماز کو مؤخر کر دے اور جب سورج بھی

558- اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة (الحديث 1253) بنحوه. تحفة الاشراف (9678).

ذرا بلند ہو جائے اس وقت اس نماز کو ادا کرلے۔

(iii) زوال کا وقت یعنی وہ وقت جب سورج عین آسمان کے درمیان میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مغرب کی طرف ڈھل جائے اور ظہر کا وقت شروع ہو جائے۔

(iv) اس وقت جب سورج زرد ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

(v) عصر کی نماز ادا کر لینے کے بعد سورج کے غروب ہونے تک کوئی بھی دوسری نماز ادا نہیں کرنی چاہئے تاہم اگر کسی شخص نے اس دن کی عصر کی نماز ادا نہیں کی تھی اور اسے اس بات کا یقین ہے کہ وہ سورج غروب ہونے سے پہلے اس کی ایک رکعت ادا کر لے گا تو پھر وہ اس وقت وہ عصر کی نماز ادا کر سکتا ہے۔

اگلے ابواب میں امام نسائی نے اسی حکم سے متعلق مختلف روایات نقل کی ہیں۔

جہاں تک تین اوقات کا تعلق ہے یعنی سورج کے نکلنے اس کے غروب ہونے اور زوال کے وقت کا تعلق ہے' تو احناف کے نزدیک ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے اور یہ حکم مطلق ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو یا واجب نماز ہو۔ خواہ یا اپنے ذمے واجب ہونے والی کوئی نماز ہو یا نماز جنازہ ہو یا سجدہ تلاوت ہو یا سجدہ سہو ہو۔

تاہم حنفہ اور صحیح قول کے مطابق جمعے کے دن کا حکم مختلف ہوگا۔

اسی طرح غروب کے وقت اس دن کی عصر کی نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

جہاں تک باقی دو قسم کے اوقات کا تعلق ہے یعنی فجر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سے لے کر سورج غروب ہونے تک تو ان اوقات میں نفل نماز ادا کرنا بھی مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ فجر کی نماز کی یا عصر کی نماز کی سنتیں ہی کیوں نہ ہوں۔

اگر آدمی نے وہ سنتیں نماز سے پہلے ادا نہیں کی تھیں تو ان اوقات میں بھی ادا نہیں کرے گا۔ اسی طرح ان اوقات میں تحیۃ المسجد یا نذر کی نماز یا طواف کی دو رکعات ادا نہیں کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح سجدہ سہو بھی ادا نہیں کیا جا سکتا ہے۔

ان اوقات کا بیان جن میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوتا یا مکروہ ہوتا ہے

مسئلہ: تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں فرض نماز ادا کرنا' نماز جنازہ ادا کرنا اور سجدۂ تلاوت کرنا جائز نہیں ہے:

(i) اس وقت جب سورج طلوع ہو رہا ہو' یہاں تک کہ بلند ہو جائے۔

(ii) جب سورج نصف النہار تک پہنچ چکا ہو' یہاں تک کہ وہ ڈھل جائے۔

(iii) جب سورج سرخ ہو چکا ہو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔ البتہ اس وقت میں اس دن کی عصر کی نماز (اگر ادا نہ کی ہو) تو ادا کی جا سکتی ہے' کیونکہ اسے سورج غروب ہونے کے وقت ادا کرنا بھی جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: شیخ ابوبکر محمد بن فضل نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب تک انسان سورج کی ٹکیہ پر نظر جمائے رکھتا ہے' اس وقت تک

سورج طلوع ہوتا ہوا شمار ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نماز جنازہ اور سجدۂ تلاوت کے بارے میں حکم اس وقت ہوگا' جب وہ کسی مباح وقت میں لازم ہوئے تھے اور پھر انہیں اس مکروہ وقت تک مؤخر کر دیا گیا تو پھر قطعی طور پر اس وقت میں ادا کرنا جائز نہیں ہوگا' لیکن یہ دونوں اگر اسی وقت میں لازم ہوئے اور اسی وقت میں ادا کر لیے گئے تو یہ جائز ہوگا' کیونکہ یہ جس طرح ناقص طور پر واجب ہوئے تھے اسی طرح ناقص طور پر ادا ہو گئے ہیں۔ (سراج الوہاج' کافی' تبیین)

مسئلہ: تاہم سجدۂ تلاوت کے بارے میں یہ بات افضل ہے کہ اسے مؤخر کر دیا جائے لیکن نماز جنازہ میں تاخیر مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: ان اوقات میں فرض یا واجب قضا نمازوں کو ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: ان اوقات میں نوافل ادا کیے جا سکتے ہیں' تاہم یہ مکروہ ہے۔ (کافی' شرح طحاوی)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص سورج طلوع ہونے کے وقت یا غروب ہونے کے وقت نفل ادا کرنا شروع کرتا ہے اور پھر قہقہہ لگا کر ہنس پڑتا ہے' تو اب اس پر وضو کرنا لازم ہوگا (یعنی اس کی نماز بھی ٹوٹ جائے گی اور وضو بھی ٹوٹ جائے گا)۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اس دن کی عصر کی نماز کے علاوہ کوئی اور فرض نماز سورج غروب ہونے کے قریب ادا کرتا ہے اور پھر نماز کے دوران قہقہہ لگا لیتا ہے' تو اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایسے شخص پر اس نماز کو ختم کرنا اور غیر مکروہ وقت میں اسے دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا' یہ بات ظاہر الروایہ میں ہے' تاہم وہ اگر اسی وقت میں اسے مکمل کر لیتا ہے' تو اس کے ذمے لازم چیز ادا ہو جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: تاہم ایسے شخص نے غلط حرکت کی ہے' لیکن اس پر کوئی ادائیگی (یعنی تاوان یا کفارہ) لازم نہیں ہوگا۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مکروہ وقت میں نماز کی قضا کرتا ہے' تو یہ جائز ہے' لیکن اس نے غلط کیا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ نذر مان لیتا ہے کہ وہ مکروہ وقت میں نماز ادا کرے گا اور پھر اس مکروہ وقت میں نماز ادا کر لیتا ہے' تو نماز درست ہوگی' لیکن وہ شخص گناہگار ہوگا اور اس شخص پر یہ لازم ہوگا کہ وہ غیر مکروہ وقت میں اسے ادا کرے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص نے مطلق نذر مانی تھی یا غیر مکروہ وقت میں نماز ادا کرنے کی نذر مانی تھی تو پھر مکروہ اوقات میں نماز ادا کرنا اس کے لیے جائز نہیں ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نو اوقات ایسے ہیں جن میں نوافل ادا کرنا اور ان کا سا حکم رکھنے والی نمازیں ادا کرنا مکروہ ہے لیکن فرض ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: لہٰذا ان اوقات میں قضا نماز ادا کرنا' نماز جنازہ پڑھنا' سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت صبح صادق ہو جانے کے بعد سے لے کر فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: فجر کی دو سنتوں کے علاوہ اور کوئی بھی نفل نماز اس وقت میں ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: جو شخص رات کے آخری حصے میں نوافل ادا کر رہا تھا اور اس نے ابھی ایک رکعت ہی ادا کی تھی کہ صبح صادق ہو گئی تو اب اس کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ اس نماز کو مکمل کرے کیونکہ اب اس نماز کا صبح صادق کے بعد نفل کے طور پر ادا ہونا قصد کے اعتبار سے نہیں ہے' تاہم یہ دونوں رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام نہیں بن سکیں گی۔ (سراج الوہاج' تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر اس نے چار نفل پڑھنے شروع کیے تھے تو صبح صادق ہو جانے کے بعد ادا کیے جانے والی دو رکعات فجر کی سنتوں کے قائم مقام بن جائیں گی' یہی قول مختار ہے۔ (خزانۃ الفتاوی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد سے لے کر سورج نکلنے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں فاسد ہو جاتی ہیں' پھر وہ فجر کی نماز کے بعد ان کی قضا ادا کرتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت عصر کے بعد سے لے کر سورج متغیر ہونے سے پہلے کا وقت ہے۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کوئی نفل نماز مستحب وقت میں شروع کرتا ہے' پھر اسے فاسد کر دیتا ہے اور پھر اس نفل نماز کو عصر کی نماز پڑھ لینے کے بعد اور سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کرتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: ان میں سے ایک وقت سورج غروب ہونے کے بعد سے لے کر مغرب کی نماز ادا کرنے سے پہلے کا وقت ہے۔

مسئلہ: ایک وقت جمعہ کے دن اقامت کا وقت ہے۔

مسئلہ: دیگر اوقات جمعہ' عیدین' کسوف' استسقاء کے خطبے کے اوقات ہیں۔ (نہایہ' کفایہ)

مسئلہ: حج کے خطبے کے وقت یا نکاح کے خطبے کے وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جمعہ کے دن جب امام خطبہ دینے کے لیے آ جائے' اس وقت نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: جب کسی شخص نے جمعے سے پہلے چار رکعات ادا کرنا شروع کیں اور پھر امام خطبہ دینے کے لیے آ گیا تو وہ شخص ان چار رکعات کو پورا کرے گا' صحیح قول یہ ہے اور امام صدر استاد حسام الدین اسی کی طرف مائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب نماز کے لیے اقامت کہی جا چکی ہو' تو اس وقت نفل ادا کرنا مکروہ ہے' البتہ فجر کی سنتوں کا حکم مختلف ہے' اگر اسے باجماعت نماز فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو' تو وہ ان سنتوں کو ادا کرے گا۔

مسئلہ: عیدین سے پہلے نوافل ادا کرنا مطلق طور پر مکروہ ہے جبکہ عیدین کے بعد مسجد میں نوافل ادا کرنا مکروہ ہے' گھر میں ادا کرنا مکروہ نہیں ہے۔

مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کے درمیان نوافل ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: جب کسی فرض نماز کا تھوڑا سا وقت باقی رہ گیا ہو' تو اس وقت اس کی فرض نماز کے علاوہ کوئی بھی نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: جس وقت پیشاب یا پاخانہ کا زور ہو یا جب کھانا سامنے آ چکا ہو اور بھوک شدید لگی ہوئی ہو اس وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: ایسا کوئی بھی وقت جس میں کوئی ایسا سبب پایا جا رہا ہو جس کی وجہ سے انسان کی توجہ نماز کی طرف مبذول نہ ہو سکے اور اس کے خشوع و خضوع میں خلل آ رہا ہو تو ایسے وقت میں نماز ادا کرنا بھی مکروہ ہے خواہ کوئی بھی سبب ہو۔

مسئلہ: عشاء کی نماز کو نصف رات گزر جانے کے بعد ادا کرنا مکروہ ہے۔ (بحر الرائق)

•••———•••———•••

559 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ .

★★ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ان میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور ان میں اپنے مُردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے' اس وقت جب سورج نکلنے والا ہو یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے' اس وقت جب کہ ٹھیک درمیان میں پہنچ جائے یہاں تک کہ وہ (مغرب کی طرف) ڈھل جائے اور اس وقت جب وہ غروب ہونے والا ہو یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

32 - بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

560 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

561 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ - وَكَانَ مِنْ اَحَبِّهِمْ اِلَيَّ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ .

559- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 293) . واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب الدفن عند طلوع الشمس و عند غروبها (الحديث 3192) . واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية الصلاة على الجنازة عند طلوع الشمس و عند غروبها (الحديث 1030) . واخرجه النسائي في المواقيت، النهي عن الصلاة نصف النهار (الحديث 564)، وفي الجنائز، الساعات التي نهي عن اقبار الموتى فيهن (الحديث 2012) . واخرجه ابن ماجه في الجنائز، باب ما جاء في الاوقات التي لا يصلى فيها على الميت و لا يدفن (الحديث 1519) . تحفة الاشراف (9939) .

560- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 285) . تحفة الاشراف (13966) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے کئی صحابہ کرام کے حوالے سے' جن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں اور وہ میرے نزدیک ان سب میں سب سے زیادہ پسندیدہ شخصیت کے مالک ہیں' یہ بات سنی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک (کوئی بھی نفل نماز) ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

33 - بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ .

باب: سورج نکلنے کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

562 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيَ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِهَا" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کوئی بھی شخص (کسی وجہ کے بغیر) جان بوجھ کر سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کرے۔

563 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُصَلّٰى مَعَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ اَوْ غُرُوْبِهَا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورج نکلنے کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

34 - بَاب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ .

باب: زوال کے وقت نماز ادا کرنے کی ممانعت

564 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ - وَهُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ - عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

561- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس، (الحديث 571) بنحوه . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 286 و 287) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من رخص فيهما اذا كانت الشمس مرتفعة (الحديث 1276) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصلاة بعد العصر و بعد الفجر (الحديث 183) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي عن الصلاة بعد الفجر و بعد العصر (الحديث 1250) بنحوه . تحفة الاشراف (10492) .

562- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 585) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 289) . تحفة الاشراف (8375) .

563- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (7886) .

سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِنَّ أَوْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتَّى تَرْتَفِعَ وَحِينَ يَقُومُ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ حَتَّى تَمِيلَ وَحِينَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوبِ حَتَّى تَغْرُبَ .

★★ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تین اوقات ایسے ہیں: جن میں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز ادا کرنے اور ان اوقات کے دوران اپنے مردوں کو دفن کرنے سے منع کیا ہے۔

سورج نکلنے کے وقت' یہاں تک کہ وہ بلند ہو جائے۔ عین زوال کے وقت' یہاں تک کہ وہ (مغرب کی جانب) ڈھل جائے اور سورج غروب ہونے کے قریب' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے۔

35 - بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

باب: عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے کی ممانعت

565 - أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى الطُّلُوعِ وَعَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى الْغُرُوبِ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی بھی (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

566 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَبْزُغَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز ادا نہ کی جائے گی' یہاں تک کہ سورج (طلوع ہونے کے بعد) روشن ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز ادا نہ کی جائے گی' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے"۔

567 - أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ .

564-تقدم في المواقيت، الساعات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 559) .

565-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4084) .

566-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب لا يتحرى الصلاة قبل غروب الشمس (الحديث 586) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 288) . تحفة الاشراف (4155) .

567-تقدم في المواقيت، النهي عن الصلاة بعد العصر (الحديث 566) .

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

568 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد (نفل) نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

569 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَنْبَسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَوْهَمَ عُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تَتَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ."

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: (اس مسئلے کے بارے میں) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو غلط فہمی ہوئی ہے' کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا ہے:

"تم لوگ قصد کے ساتھ (یعنی کسی عذر کے بغیر) سورج نکلنے کے وقت یا سورج غروب ہونے کے وقت نماز ادا نہ کیا کرو' کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان نکلتا ہے"۔

570 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَشْرُقَ وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغْرُبَ ."

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"سورج کا کنارہ نکل آئے تو نماز کو مؤخر کر دو' یہاں تک کہ وہ روشن ہو جائے اور جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے' تو نماز کو مؤخر کر دو' یہاں تک کہ وہ غروب ہو جائے"۔

571 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو يَحْيَى سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ وَضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ وَأَبُو طَلْحَةَ نُعَيْمُ بْنُ زِيَادٍ قَالُوا سَمِعْنَا أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَبَسَةَ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ أَقْرَبُ مِنَ الْأُخْرَى أَوْ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ يُبْتَغَى ذِكْرُهَا قَالَ "نَعَمْ إِنَّ أَقْرَبَ مَا يَكُونُ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ

568-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5761) .

569-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب لا تتحروا بصلاتكم طلوع الشمس ولا غروبها (الحديث 295) مختصراً . تحفة الاشراف (16158) .

570-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر حتى ترتفع الشمس (الحديث 583) بنحوه، و في بدء الخلق، باب صفة ابليس و جنوده (الحديث 3272) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الاوقات التي نهي عن الصلاة فيها (الحديث 290 و 291) بنحوه . تحفة الاشراف (7322) .

571-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10761) .

اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ وَهِيَ سَاعَةُ صَلَاةِ الْكُفَّارِ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ قِيدَ رُمْحٍ وَيَذْهَبَ شُعَاعُهَا ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَعْتَدِلَ الشَّمْسُ اعْتِدَالَ الرُّمْحِ بِنِصْفِ النَّهَارِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَتُسْجَرُ فَدَعِ الصَّلَاةَ حَتَّى يَفِيءَ الْفَيْءُ ثُمَّ الصَّلَاةُ مَحْضُورَةٌ مَشْهُودَةٌ حَتَّى تَغِيبَ الشَّمْسُ فَإِنَّهَا تَغِيبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَهِيَ صَلَاةُ الْكُفَّارِ .

★★ حضرت عمرو بن عبسہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے جو دوسروں کی بہ نسبت زیادہ قربت کا باعث ہو، کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے، جس میں ذکر کرنے کو زیادہ پسند کیا گیا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! اللہ تعالیٰ نصف رات کے وقت اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اگر تم سے ہو سکے، تو تم ان لوگوں میں شامل ہو جاؤ جو اس وقت میں اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کیونکہ (فجر کی) نماز ایسی ہے، جس میں فرشتوں کی حاضری ہوتی ہے، وہ وہاں موجود ہوتے ہیں، یہاں تک کہ سورج نکل آتا ہے، سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور یہ وہ وقت ہے، جس میں کفار نماز ادا کرتے ہیں، تو تم نماز کو ترک کر دو، یہاں تک کہ سورج ایک نیزے جتنا بلند ہو جائے اور اس کی روشنی پھیل جائے، پھر جو نماز ہوتی ہے اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں، اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے، یہاں تک کہ جب سورج نصف النہار کے وقت نیزے کی طرح بالکل سیدھا ہو جائے، تو یہ وہ وقت ہے، جس میں جہنم کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اسے بھڑکایا جاتا ہے، تو تم ایسے وقت میں نماز ادا نہ کرو، یہاں تک کہ سایہ ڈھل جائے، پھر نماز ادا کی جاتی ہے، تو اس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور اس کے بارے میں گواہی بھی دی جاتی ہے، یہاں تک کہ سورج جب غروب ہوتا ہے، تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کفار نماز ادا کرتے ہیں۔

36 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

باب: عصر کے بعد نماز ادا کرنے کی اجازت

572 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ الْأَجْدَعِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً مُرْتَفِعَةً .

★★ حضرت علی ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز کے بعد نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے، البتہ سورج روشن، چمکدار اور بلند ہو تو (نماز ادا کی جا سکتی ہے)۔

572- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد العصر (الحديث 1274) مختصراً . تحفة الاشراف (10310) .

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں کئی اہل علم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے کیونکہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی ظہر کے بعد والی دو رکعات رہ گئی تھیں تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا اور آپ ﷺ انہیں باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔

قضا ہونے والی چیز کو لازمی طور پر ادا کرنا قطعی طور پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ بعض حضرات نے عصر کی نماز کے بعد کسی سبب کی وجہ سے نماز ادا کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں اس حدیث کو پیش کیا ہے۔

573 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّجْدَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِي قَطُّ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے ہاں عصر کی نماز کے بعد کی دو رکعات کبھی ترک نہیں کی ہیں۔

574 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَا دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَّا صَلَّاهُمَا .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد جب بھی میرے ہاں تشریف لاتے تھے تو آپ ﷺ ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

575 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا وَالْأَسْوَدَ قَالَا نَشْهَدُ عَلَى عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدِي بَعْدَ الْعَصْرِ صَلَّاهُمَا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ عصر کی نماز کے بعد جب بھی میرے ہاں ہوتے تو ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

576 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَاتَانِ مَا تَرَكَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي سِرًّا وَلَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ

573- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 591) . تحفة الاشراف (17311) .

574- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15978) .

575- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 593) بنحوه و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 301) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة بعد الفجر (الحديث 1279) بنحوه . تحفة الاشراف (16028) .

576- اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب ما يصلى بعد العصر من الفوائت و نحوها (الحديث 592) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 300) . تحفة الاشراف (16009) .

قَبْلَ الْفَجْرِ وَرَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ .

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ دو نمازیں ایسی ہیں: کہ جنہیں میرے گھر میں نبی اکرم ﷺ نے نہ خفیہ طور پر اور نہ ہی اعلانیہ طور پر کبھی ترک کیا ہے ان میں سے دو رکعات فجر سے پہلے کی ہیں اور دو رکعات عصر کے بعد کی ہیں۔

577 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ السَّجْدَتَيْنِ اللَّتَيْنِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيهِمَا قَبْلَ الْعَصْرِ ثُمَّ إِنَّهُ شُغِلَ عَنْهُمَا أَوْ نَسِيَهُمَا فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَثْبَتَهَا .

★★ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان دو رکعات کے بارے میں دریافت کیا جو نبی اکرم ﷺ عصر کے بعد ان کے ہاں ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: نبی اکرم ﷺ انہیں عصر سے پہلے ادا کیا کرتے تھے' پھر اگر آپ ﷺ کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے یا انہیں بھول جاتے تھے' تو عصر کے بعد انہیں ادا کر لیتے تھے' آپ ﷺ جب بھی کوئی نفل نماز ادا کرنا شروع کرتے تھے' تو اُسے باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

578 - أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي بَيْتِهَا بَعْدَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَأَنَّهَا ذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ "هُمَا رَكْعَتَانِ كُنْتُ أُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الظُّهْرِ فَشُغِلْتُ عَنْهُمَا حَتَّى صَلَّيْتُ الْعَصْرَ ".

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ان کے گھر میں عصر کے بعد دو رکعات ادا کیں۔ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے کچھ بات کی تو نبی اکرم ﷺ نے بتایا: یہ وہ دو رکعات ہیں جو میں ظہر کے بعد ادا کیا کرتا تھا' لیکن میں مصروفیت کی وجہ سے عصر تک ان دو رکعات کو ادا نہیں کر سکا تھا (وہ میں نے اب ادا کی ہیں)۔

579 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شُغِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ .

★★ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے کی دو رکعات مصروفیت کی وجہ سے پہلے ادا نہیں کر سکے تھے' تو آپ ﷺ نے عصر کے بعد انہیں ادا کیا تھا۔

577-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب معرفة الركعتين اللتين كان يصليهما النبي صلى الله عليه وسلم بعد العصر (الحديث 298) . تحفة الاشراف (17752) .

578-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18242) .

579-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18193) .

37 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ .

باب: سورج غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کرنے کی اجازت

580 - أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ .

★★ عبیداللہ بن معاذ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے' کہ عمران بن حدیر نے ہمیں یہ بات بیان کی ہے' کہ ایک مرتبہ میں نے سورج غروب ہونے سے پہلے ان دو رکعات کو (عصر کے فرض کے بعد) ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما ان دو رکعات کو ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں پیغام بھیج کر دریافت کیا' کہ سورج غروب ہونے کے قریب یہ کون سی دو رکعات ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات ادا کیا کرتے تھے لیکن اگر کسی مصروفیت کی وجہ سے انہیں ادا نہیں کر پاتے تھے' تو آپ ﷺ سورج غروب ہونے کے قریب انہیں ادا کر لیتے تھے۔

(سیّدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:) تاہم میں نے اس ایک موقع کے علاوہ اس سے پہلے یا اس کے بعد کبھی بھی آپ ﷺ کو یہ دو رکعات ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ :

باب: مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے کی اجازت

581 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ انْظُرْ إِلَى هَذَا أَيَّ صَلَاةٍ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ هَذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ شیخ ابوخیر بیان کرتے ہیں: ابوتمیم جیشانی مغرب کی نماز سے پہلے دو نوافل ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو

580-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18224) .

581-اخرجه البخاري في التهجد، باب الصلاة قبل المغرب (الحديث 1184) بمعناه . تحفة الاشراف (9961) .

میں نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ان کی طرف دیکھئے! یہ کون سی نماز پڑھ رہے ہیں؟ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر جب انہیں دیکھا تو بولے: یہ وہ نماز ہے' جو ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ادا کیا کرتے تھے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ منقول روایات میں مغرب کی نماز جلد ادا کرنے کی ترغیب موجود ہے اور اگر کوئی شخص مغرب کی نماز سے پہلے نوافل ادا کرنے لگ جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر رہا ہے حالانکہ مغرب کی نماز کو جلدی ادا کر لینا مستحب ہے۔

مشہور قول کے مطابق شوافع اس بات کے قائل ہیں مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات نماز ادا کرنا مستحب ہے اور یہ مؤکدہ سنت ہے۔

جبکہ حنابلہ یہ کہتے ہیں یہ دو رکعات ادا کرنا جائز ہے' تاہم یہ سنت نہیں ہے۔

لیکن ایک روایت کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مغرب کے وقت میں گنجائش نہیں پائی جاتی ہے۔ آدمی جتنی دیر میں ستر کو ڈھانپ کر وضو کر کے پانچ رکعات ادا کر سکتا ہے مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے' تو اس قول کے مطابق امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی مغرب کے فرائض سے پہلے نوافل ادا کرنا درست نہیں ہوگا۔

39 - باب الصَّلَاةِ بَعْدَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ .

باب: صبح صادق ہو جانے کے بعد (سنتیں) ادا کرنا

582 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ لَا يُصَلِّي اِلَّا رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' وہ کہتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق ہو جانے کے بعد صرف دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کیا کرتے تھے۔

582-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 618) بمعناه، و في التهجد، باب التطوع بعد المكتوبة (الحديث 1172) بمعناه، و باب الركعتان قبل الظهر (الحديث 1181) بمعناه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر، و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 87) بمعناه و (الحديث 88) و (الحديث 89) بمعناه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه يصليهما في البيت (الحديث 433) بمعناه مختصراً . و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب وقت ركعتي الفجر (الحديث 1759) بمعناه، و باب وقت ركعتي الفجر و ذكر الاختلاف على نافع (الحديث 1775) . اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1145) بمعناه . تحفة الاشراف (15801) .

---

40 - باب اِبَاحَةِ الصَّلَاةِ اِلٰى اَنْ يُصَلَّى الصُّبْحُ .

باب: فجر کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک (نفل) نماز ادا کرنا مباح ہے

583 - اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَيُّوْبُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَسَنٌ اَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ طَلْقٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَسْلَمَ مَعَكَ قَالَ "حُرٌّ وَعَبْدٌ" قُلْتُ هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اُخْرٰى قَالَ "نَعَمْ جَوْفُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الصُّبْحَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَمَا دَامَتْ" . وَقَالَ اَيُّوْبُ فَمَا دَامَتْ "كَاَنَّهَا حَجَفَةٌ حَتّٰى تَنْتَشِرَ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى يَقُوْمَ الْعَمُوْدُ عَلٰى ظِلِّهِ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَاِنَّ جَهَنَّمَ تُسْجَرُ نِصْفَ النَّهَارِ ثُمَّ صَلِّ مَا بَدَا لَكَ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ انْتَهِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَّتَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ" .

★★ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کے ساتھ کن لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک آزاد شخص نے اور ایک غلام شخص نے"۔

میں نے دریافت کیا: کیا کوئی ایسا وقت بھی ہے' جس میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں' دوسرے کسی وقت کے مقابلے میں' زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جی ہاں! نصف رات کا وقت' تم صبح کی نماز ادا کرنے سے پہلے تک جتنے چاہے نوافل ادا کر لو' پھر تم نماز پڑھنا شروع کرو' یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور اس کی یہ حالت ہو"۔

ایوب نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: بات بیان کی ہے' کہ اس کی یہ حالت ہو کہ گویا وہ ڈھال کی طرح ہے' یہاں تک کہ اس کی روشنی پھیل جائے' پھر تم جتنی چاہو نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ ستون اپنے سائے پر آ جائے (یعنی عین نصف النہار کا وقت ہو جائے) پھر تم نماز ادا کرنے سے رُک جاؤ' یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے' کیونکہ نصف النہار کے وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے' پھر تمہیں جتنا مناسب محسوس ہو' تم نماز ادا کرتے رہو' یہاں تک کہ عصر کی نماز ادا کر لو' تو پھر نماز ادا نہ کرو' یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے' کیونکہ یہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے"۔

اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الساعات التي تكره فيها الصلاة (الحديث 1251) . و الحديث عند ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في اي ساعات الليل افضل (الحديث 1364) . تحفة الاشراف (10762) .

41 - باب إِبَاحَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّاعَاتِ كُلِّهَا بِمَكَّةَ .

باب: مکہ میں تمام اوقات میں نماز ادا کرنا جائز ہے

584 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَابَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ" .

★★ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بنو عبد مناف! تم کسی شخص کو اس گھر کا طواف کرنے اور نماز ادا کرنے سے نہ روکنا' خواہ وہ رات یا دن کا کوئی بھی حصہ ہو۔

شرح

علامہ ابن عبدالبر اندلسی تحریر کرتے ہیں: بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں۔ سورج طلوع ہونے کے وقت صبح کی نماز ادا کر لینے کے بعد سے (سورج طلوع ہونے سے پہلے تک) عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے کے قریب تک اور زوال کے وقت کوئی بھی نماز ادا نہیں کی جاسکتی البتہ اس دن کی عصر کی نماز کا حکم مختلف ہے (کہ وہ سورج غروب ہونے کے قریب ادا کی جاسکتی ہے)۔

امام ابوحنیفہ اور ان کے اصحاب اسی بات کے قائل ہیں جیسا کہ ان کے حوالے سے ہم یہ بات پہلے بھی بیان کر چکے ہیں۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: جو شخص عصر کی نماز کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ طواف کے بعد والی دو رکعات کو مؤخر کر دے گا یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو جائے گا (پھر وہ ان رکعات کو ادا کرے گا)

اسی طرح جو شخص صبح کی نماز کے بعد طواف کرتا ہے وہ ان دو رکعات کو سورج نکلنے سے پہلے ادا نہیں کرے گا۔

امام ابوحنیفہ یہ کہتے ہیں: وہ ان دو رکعات کو ادا کرے گا البتہ وہ شخص سورج طلوع ہونے کے قریب، سورج غروب ہونے کے قریب یا عین زوال کے وقت ان دو رکعات کو ادا نہیں کر سکتا۔

امام مالک کے بعض اصحاب کے نزدیک طواف کی یہ رکعات صبح کی نماز کے بعد ادا کی جاسکتی ہیں' لیکن عصر کی نماز کے بعد ادا نہیں کی جاسکتیں۔ [1]

584-اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب الطواف بعد العصر (الحديث 1894) . و اخرجه الترمذي في الحج، باب ما جاء في الصلاة بعد العصر و بعد الصبح لمن يطوف (الحديث 868) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، اباحة الطواف في كل الاوقات (الحديث 2924) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الرخصة في الصلاة بمكة في كل وقت (الحديث 1254) . تحفة الاشراف (3187) .

[1] الاستذكار لابن عبدالبر' كتاب وقوت الصلاة' باب النهي عن الصلاة بعد الصبح والعصر

42 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ .

باب: اس وقت کا تذکرہ جس میں مسافر شخص ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا کرے

585 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَإِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اگر سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرنا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کی نماز کے وقت تک مؤخر کر دیتے' پھر آپ ﷺ سواری سے اترتے اور دونوں کو ایک ساتھ ادا کر لیتے اگر نبی اکرم ﷺ کے روانہ ہونے سے پہلے سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ ﷺ ظہر کی نماز پڑھنے کے بعد پھر سوار ہوتے تھے۔

شرح

احناف کے نزدیک نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب انسان کو کوئی ایسی ضرورت پیش ہو کہ جس میں وہ نماز مستحب وقت میں ادا نہ کر سکتا ہو تو عذر کی وجہ سے وہ پہلی نماز کو اس کے آخری وقت میں ادا کرے گا اور دوسری نماز کو اس کے ابتدائی وقت میں ادا کرے گا کیونکہ قرآن کی یہ نص ہے۔

"بے شک اہل ایمان پر نماز مخصوص اوقات میں لازم کی گئی ہے۔"

اس لئے اس آیت کے پیش نظر کسی بھی ایک نماز کو کسی دوسری نماز کے وقت میں ادا نہیں کیا جاسکتا۔

آگے آنے والی کئی روایات میں امام نسائی نے یہی حکم بیان کیا ہے۔

586 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوكَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَأَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ .

585-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب ما يؤخر الظهر الى العصر اذا ارتحل قبل ان تزيغ الشمس (الحديث 1111)، و باب اذا ارتحل بعد مازاغت الشمس صلى الظهر ثم ركب (الحديث 1112) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 46 و 47 و 48) . و اخرجه مسلم في صلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1218 و 1219) . واخرجه النسائي في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب و العشاء (الحديث 593) بنحوه . تحفة الاشراف (1515) .

586-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 52 و 53) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1206 و 1208) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 1070) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (11320) .

★★ ابوطفیل عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں' حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا ہے' کہ وہ لوگ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے' تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا' ایک دن آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کیا' پھر آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی' پھر آپ اندر تشریف لے گئے' پھر واپس تشریف لائے' تو آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

43 - باب بَيَانِ ذٰلِكَ .

باب: اس کی وضاحت

587 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَاَلْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلَاةِ اَبِيهِ فِي السَّفَرِ وَسَاَلْنَاهُ هَلْ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ فِي سَفَرِهِ فَذَكَرَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِي عُبَيْدٍ كَانَتْ تَحْتَهُ فَكَتَبَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ فِي زَرَّاعَةٍ لَهُ اَنِّي فِي اٰخِرِ يَوْمٍ مِنْ اَيَّامِ الدُّنْيَا وَاَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْاٰخِرَةِ . فَرَكِبَ فَاَسْرَعَ السَّيْرَ اِلَيْهَا حَتّٰى اِذَا حَانَتْ صَلَاةُ الظُّهْرِ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ . فَلَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ . فَصَلّٰى ثُمَّ رَكِبَ حَتّٰى اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ . فَقَالَ كَفِعْلِكَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ . ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ ثُمَّ قَالَ لِلْمُؤَذِّنِ اَقِمْ فَاِذَا سَلَّمْتُ فَاَقِمْ . فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْاَمْرُ الَّذِي يَخَافُ فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ" .

★★ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں نے (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے صاحب زادے سالم سے ان کے والد کی سفر کے دوران نماز کے بارے میں دریافت کیا' ہم نے ان سے یہ بھی دریافت کیا' کہ کیا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سفر کے دوران نمازیں ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے یہ بات بیان کی:

صفیہ بنت ابوعبید ان کی اہلیہ تھیں' انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پیغام بھجوایا' جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت اپنی زرعی زمینوں پر موجود تھے' (پیغام یہ تھا) کہ آج دنیا میں میرا آخری دن ہے اور آخرت کے لیے آج پہلا دن ہے (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سوار ہوئے اور انہوں نے تیزی سے سفر کیا تاکہ وہ صفیہ بنت ابوعبید تک پہنچ سکیں' اسی دوران ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا' مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! نماز کا وقت ہو گیا ہے' لیکن انہوں نے کوئی توجہ نہیں دی' یہاں تک کہ دونوں نمازوں (یعنی ظہر اور عصر) کے وقت کے درمیان وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو' جب میں سلام پھیر لوں' تو تم پھر اقامت کہنا' انہوں نے نماز ادا کی اور پھر سوار ہو گئے' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' تو مؤذن نے ان سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو انہوں نے فرمایا: جس طرح تم نے ظہر اور عصر کی نماز میں کیا تھا اسی طرح

587-انفرد به النسائي. وسياتي في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين المغرب و العشاء (الحديث 596) . تحفة الاشراف (6795) .

کرو' پھر وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ بہت سے ستارے نمودار ہو گئے' تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو' جب میں سلام پھیر دوں گا تو پھر تم اقامت کہنا' انہوں نے نماز ادا کی' نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو انہوں نے ہماری طرف توجہ کی تو بولے: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو کسی ایسی صورت حال کا سامنا ہو کہ اُسے اس کام کے ضائع ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ اس طرح نماز ادا کرے"۔

44 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُقِيمُ .

باب: اس وقت کا بیان جس میں مقیم شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے۔

588 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا اَخَّرَ الظُّهْرَ وَعَجَّلَ الْعَصْرَ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَعَجَّلَ الْعِشَاءَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مدینہ منورہ میں آٹھ رکعات ایک ساتھ اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر' مغرب اور عشاء کی نماز میں ایک ساتھ) ادا کی ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز کو مؤخر کر دیا تھا اور عصر کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا جبکہ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیا تھا اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر لیا تھا۔

589 - اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ - وَهُوَ ابْنُ اَبِي حَبِيبٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى بِالْبَصْرَةِ الْاُولٰى وَالْعَصْرَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْ شُغْلٍ وَزَعَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ الْاُولٰى وَالْعَصْرَ ثَمَانَ سَجَدَاتٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے بصرہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی ہے' ان کے درمیان کوئی (نفل) ادا نہیں کیے' پھر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی' ان کے درمیان (کوئی نفل

588-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب تاخير الظهر الى العصر (الحديث 543) مختصراً . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 55و56) مختصراً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) مختصراً . و اخرجه النسائي في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 589) مختصراً، و الحديث عند : البخاري في مواقيت الصلاة، باب وقت المغرب (الحديث 562)، و في التهجد، باب من لم يتطوع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . و النسائي في المواقيت، الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 602) تحفة الاشراف (5377) .

589-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب تاخير الظهر الى العصر (الحديث 543)، و باب وقت المغرب (الحديث 562) مختصراً، و في التهجد، باب من لم يتطوع بعد المكتوبة (الحديث 1174) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 55و56) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1214) . تحفة الاشراف (الحديث 5377) .

نماز) ادا نہیں کی انہوں نے اپنی مصروفیت کی وجہ سے ایسا کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات ایک ساتھ ادا کی تھیں' ان کے درمیان کوئی نماز نہیں تھی (یعنی کوئی نفل نماز ادا نہیں کی تھی)۔

45 - باب الْوَقْتِ الَّذِي يَجْمَعُ فِيهِ الْمُسَافِرُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

باب: اس وقت کا بیان' جس میں مسافر شخص مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا

590 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ - شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ - قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْحِمَى فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ هِبْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ الصَّلَاةَ فَسَارَ حَتّٰى ذَهَبَ بَيَاضُ الْأُفُقِ وَفَحْمَةُ الْعِشَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ عَلَى إِثْرِهَا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

☆☆ اسماعیل بن عبدالرحمٰن قریش سے تعلق رکھنے والے ایک عمر رسیدہ شخص کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چراگاہ کی طرف گیا' جب سورج غروب ہو گیا تو مجھے ان سے یہ کہتے ہوئے جھجک محسوس ہوئی کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے' وہ چلتے رہے' یہاں تک کہ افق کی سفیدی بھی رخصت ہو گئی اور رات کی ابتدائی سیاہی بھی رخصت ہو گئی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز کی تین رکعات ادا کیں اور پھر اس کے فوراً بعد (عشاء کی دو) رکعات ادا کیں' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

591 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ ح وَأَنْبَأَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ فِي السَّفَرِ يُؤَخِّرُ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ.

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اُسے اور عشاء کی نماز کو ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

592 - أَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِسَرِفَ.

590-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (6649) .

591-اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب يصلي المغرب ثلاثا في السفر (الحديث 1091) و باب هل يؤذن او يقيم اذا جمع بين المغرب و العشاء (الحديث 1109) مطولاً . تحفة الاشراف (6844) .

592-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1215) . تحفة الاشراف (2937) .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' جب سورج غروب ہو گیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت مکہ میں موجود تھے تو آپ ﷺ نے "سرف" کے مقام پر دو نمازیں ایک ساتھ ادا کیں۔

593 - أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظُّهْرَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا وَيُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَجْمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الشَّفَقُ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: جب آپ ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا آپ ﷺ ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دیتے تھے اور ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ مغرب کی نماز کو مؤخر کر دیتے تھے' یہاں تک کہ اسے اور عشاء کی نماز کو اس وقت ادا کرتے تھے' جب شفق غروب ہو چکی ہوتی تھی۔

594 - أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي سَفَرٍ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لِمَا بِهَا فَانْظُرْ أَنْ تُدْرِكَهَا. فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُسَايِرُهُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَلَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ وَكَانَ عَهْدِي بِهِ وَهُوَ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَبْطَأَ قُلْتُ الصَّلَاةَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. فَالْتَفَتَ إِلَيَّ وَمَضَى حَتّٰى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الْعِشَاءَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ السَّيْرُ صَنَعَ هٰكَذَا.

★★ نافع بیان کرتے ہیں' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ سفر کر رہا تھا' وہ اپنی زمین کی طرف جا رہے تھے' ایک شخص ان کے پاس آیا اور انہیں یہ بتایا (کہ ان کی اہلیہ) صفیہ بنت ابوعبید کی طبیعت بہت خراب ہے' آپ کوشش کریں کہ ان تک پہنچ جائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تیزی سے روانہ ہوئے' ان کے ساتھ قریش سے تعلق رکھنے والا ایک فرد بھی تھا' جو ان کے ساتھ سفر کر رہا تھا (سفر کے دوران) سورج غروب ہو گیا' لیکن انہوں نے مغرب کی نماز ادا نہیں کی' میں بڑے عرصے سے ان کے ساتھ تھا وہ نماز بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے' جب انہوں نے اس میں تاخیر کی' تو میں نے ان سے کہا: جناب! اللہ تعالیٰ آپ پر رحم کرے! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ انہوں نے میری طرف توجہ کی' لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور چلتے رہے' یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کا وقت قریب آ گیا تو وہ سواری سے اترے' انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے عشاء کے

593-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 48) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1219) . والحديث عند: تقدم في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المسافر بين الظهر و العصر (الحديث 586) . تحفة الاشراف (1515) .

594-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1213) بنحوه . تحفة الاشراف (7759) .

لیے اقامت کہی تھی کہ شفق بھی غروب ہوگئی تو انہوں نے ہمیں وہ نماز بھی پڑھا دی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

595 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ مِنْ مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ تِلْكَ اللَّيْلَةُ سَارَ بِنَا حَتَّى أَمْسَيْنَا فَظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ الصَّلَاةَ. فَسَكَتَ وَسَارَ حَتَّى كَادَ الشَّفَقُ أَنْ يَغِيبَ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى وَغَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ هَكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ.

★★ نافع بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے جب وہ رات آئی تو انہوں نے ہمارے ساتھ تیزی سے سفر کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شام ہوگئی ہم نے یہ گمان کیا کہ شاید وہ نماز بھول گئے ہیں ہم نے ان سے کہا: جناب! نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ وہ خاموش رہے اور چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو وہ سواری سے اترے اور انہوں نے مغرب کی نماز ادا کی پھر شفق غروب ہوگئی تو انہوں نے عشاء کی نماز ادا کی پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ اسی طرح کیا تھا (اس وقت) جب نبی اکرم ﷺ نے تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا۔

596 - أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ قَارَوَنْدَا قَالَ سَأَلْنَا سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ فَقُلْنَا أَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَجْمَعُ بَيْنَ شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لَا إِلَّا بِجَمْعٍ ثُمَّ انْتَبَهَ فَقَالَ كَانَتْ عِنْدَهُ صَفِيَّةُ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أَنِّي فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ. فَرَكِبَ وَأَنَا مَعَهُ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى حَانَتِ الصَّلَاةُ فَقَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ. فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ نَزَلَ فَقَالَ لِلْمُؤَذِّنِ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ مِنَ الظُّهْرِ فَأَقِمْ مَكَانَكَ. فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ. فَقَالَ كَفِعْلِكَ الْأَوَّلِ. فَسَارَ حَتَّى إِذَا اشْتَبَكَتِ النُّجُومُ نَزَلَ فَقَالَ أَقِمْ فَإِذَا سَلَّمْتُ فَأَقِمْ. فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا ثُمَّ أَقَامَ مَكَانَهُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ سَلَّمَ وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمْ أَمْرٌ يَخْشَى فَوْتَهُ فَلْيُصَلِّ هَذِهِ الصَّلَاةَ".

★★ کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے صاحبزادے سالم سے سفر کے دوران نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا ہم نے کہا: کیا حضرت عبداللہ ؓ سفر کے دوران دو نمازیں ایک ساتھ ادا کر لیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! وہ صرف مزدلفہ میں ایسا کیا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) پھر میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ ؓ کی اہلیہ صفیہ نے انہیں یہ پیغام بھجوایا

595- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (8231).

596- تقدم في المواقيت، بيان ذلك (الحديث 587).

کہ میں اس وقت دنیاوی زندگی کے آخری دن میں ہوں اور آخرت کے پہلے دن میں ہوں (یعنی میں مرنے والی ہوں) تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سوار ہوئے میں بھی ان کے ساتھ تھا انہوں نے تیزی سے سفر کیا یہاں تک کہ نماز کا وقت ہوگیا تو مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! نماز کا وقت ہوگیا ہے لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ دو نمازوں کے وقت کے درمیان میں سواری سے اترے انہوں نے مؤذن سے کہا: تم اقامت کہو پھر جب میں ظہر کی نماز پڑھ کر سلام پھیروں گا تو تم پھر اسی جگہ اقامت کہہ دینا اس نے اقامت کہی تو انہوں نے ظہر کی دو رکعات ادا کیں جب انہوں نے سلام پھیرا تو مؤذن نے پھر اقامت کہی انہوں نے وہیں عصر کی نماز کی دو رکعات بھی ادا کر لیں پھر سوار ہوئے اور تیزی سے چلتے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا مؤذن نے ان سے کہا: اے ابوعبدالرحمن! نماز کا وقت ہوگیا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم نے پہلے کی طرح کرنا ہے پھر وہ چلتے رہے یہاں تک کہ بہت سے ستارے جگمگانے لگے تو وہ سواری سے اترے اور بولے: تم اقامت کہو جب میں سلام پھیروں گا تو تم پھر اقامت کہنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے مغرب کی تین رکعات ادا کیں پھر مؤذن نے اقامت اسی جگہ پر کہی انہوں نے عشاء کی نماز بھی ادا کی پھر انہوں نے ایک مرتبہ سامنے کی طرف سلام پھیرا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کو کوئی ایسا ضروری کام ہو جس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو تو وہ اس طرح نماز ادا کر لے"۔

46 - بَابُ الْحَالِ الَّتِي يُجْمَعُ فِيهَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ.

باب: اس حالت کا بیان جس میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جا سکتی ہیں

597 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرتے تھے۔

598 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَوْ حَزَبَهُ أَمْرٌ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جب تیزی سے سفر کرنا ہوتا تھا یا آپ ﷺ کو کوئی اچانک ضرورت پیش آ جاتی تھی تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کر لیتے تھے۔

599 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

597- أخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 42). تحفة الأشراف (8363).

598- انفرد به النسائي. تحفة الأشراف (8505).

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ .

★★ سالم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب آپ ﷺ نے سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرلیا کرتے تھے۔

47 - باب الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي الْحَضَرِ .

باب: حضر کی حالت میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

600 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا سَفَرٍ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی اور کسی خوف کے بغیر اور سفر کی حالت کے علاوہ ادا کی تھی۔

601 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ - وَاسْمُهُ غَزْوَانُ - قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بِالْمَدِينَةِ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ . قِيلَ لَهُ لِمَ قَالَ لِئَلَّا يَكُونَ عَلَى أُمَّتِهِ حَرَجٌ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں آپ ﷺ نے ظہر اور عصر ایک ساتھ ادا کی تھیں اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں اور کسی خوف کے بغیر اور بارش کے موسم کے علاوہ (اکٹھی ادا کی تھیں)۔

ان سے دریافت کیا گیا: ایسا کس لیے کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس لیے تاکہ آپ ﷺ کی امت پر کوئی تنگی نہ

602 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيًا جَمِيعًا وَسَبْعًا جَمِيعًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں آٹھ رکعات ایک ساتھ (یعنی ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ) اور سات رکعات ایک ساتھ (یعنی مغرب اور عشاء کی ایک ساتھ) ادا کی ہیں۔

599- اخرجه البخاري في تقصير الصلاة، باب الجمع في السفر بين المغرب والعشاء (الحديث 1106). و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر (الحديث 44). تحفة الاشراف (6822).

600- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 49 و50). والحديث عند: مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 51). واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1210). تحفة الاشراف (5608).

601- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 54). واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين (الحديث 1211). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الجمع بين الصلاتين في الحضر (الحديث 187). تحفة الاشراف (5474).

602- تقدم في المواقيت، الوقت الذي يجمع فيه المقيم (الحديث 588).

48 - باب الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ .

باب: عرفہ میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

603 - أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَارَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى بَطْنِ الْوَادِي خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے' آپ ﷺ عرفہ تشریف لے آئے' آپ ﷺ اس خیمے تک پہنچے جو وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے نصب کیا گیا تھا' وہاں آپ ﷺ سواری سے اترے' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھی گئی (آپ ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے) یہاں تک کہ وادی کے درمیان میں آ گئے' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی' پھر نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کے درمیان کوئی اور نماز ادا نہیں کی۔

49 - باب الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

باب: مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرنا

604 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا .

★★ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں۔

603- انفرد به النسائي، و سيأتي في الاذان، الاذان لمن يجمع بين الصلاتين في وقت الاولى منهما (الحديث 654). تحفة الاشراف (2629).

604- اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (الحديث 1674) بنحوه، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4414). واخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب والعشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 285). واخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3026) بنحوه مختصرًا. و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الجمع بين الصلاتين بجمع (الحديث 3020). تحفة الاشراف (3465).

شرح

اس بات پر فقہاء کے مابین اتفاق پایا جاتا ہے کہ حاجی شخص مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا ان دونوں نمازوں کو ایک ساتھ ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے احناف اور سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ نمازیں ظہر و عصر ایک ساتھ ادا کر سکتا ہے جبکہ مزدلفہ میں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کرے گا۔

اگر کوئی شخص ان دونوں کے درمیان کوئی نفل نماز ادا کر لیتا ہے' تو وہ عشاء کی نماز کے لئے نئے سرے سے اقامت کہے گا۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عرفہ میں حاجی ہر نماز کے لئے اذان اور اقامت کہے گا۔ اس طرح مزدلفہ میں بھی ایسا ہی کرے گا۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حاجی شخص عرفہ میں ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا جبکہ مزدلفہ میں صرف دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرے گا۔

605 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمَاعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَيْثُ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا اَتَى جَمْعًا جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ فَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِثْلَ هٰذَا .

★★ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اس وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا' جب وہ عرفات سے روانہ ہوئے' وہ مزدلفہ پہنچے تو انہوں نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو انہوں نے بتایا اس جگہ پر نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

606 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھی۔

607 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ

605-تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (480) .

606-اخرجه مسلم في الحج، باب الافاضة من عرفات الى المزدلفة، و استحباب صلاتي المغرب و العشاء جميعًا بالمزدلفة في هذه الليلة (الحديث 286) . واخرجه ابوداؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1926) . تحفة الاشراف (6914) .

607-اخرجه البخاري في الحج، باب متى يصلي الفجر بجمع (الحديث 1682) بنحوه . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب التغليس بصلاة الصبح يوم النحر بالمزدلفة، و المبالغة فيه بعد تحقق طلوع الفجر (الحديث 292) بنحوه . و ابوداؤد في المناسك (الحج) باب الصلاة بجمع (الحديث 1934) بنحوه . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الظهر و العصر بعرفة (الحديث 3010) مختصرًا . و الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (3027) مختصرًا . و الوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة (الحديث 3038) . تحفة الاشراف (9384) .

قَالَ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ اِلَّا بِجَمْعٍ وَصَلَّى الصُّبْحَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ وَقْتِهَا .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا' صرف مزدلفہ میں آپ ﷺ نے دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں اور اس دن آپ ﷺ نے فجر کی نماز اس کے (عام معمول کے) وقت سے پہلے ادا کی۔

50 - باب كَيْفَ الْجَمْعُ .

باب: دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا طریقہ

608 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا اَتَى الشِّعْبَ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ الْمَاءَ قَالَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنْ اِدَاوَةٍ فَتَوَضَّاَ وُضُوءًا خَفِيفًا . فَقُلْتُ لَهُ الصَّلَاةَ . فَقَالَ "الصَّلَاةُ اَمَامَكَ" . فَلَمَّا اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ نَزَعُوا رِحَالَهُمْ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما' حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے عرفہ سے روانہ ہونے کے وقت حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا تھا' (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ گھاٹی کے پاس آئے' تو آپ سواری سے اترے وہاں آپ ﷺ نے پیشاب کیا (یہاں راوی نے پانی بہانے کے الفاظ استعمال نہیں کیے ہیں)۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: کہ میں نے برتن میں سے آپ ﷺ پر پانی بہایا تو آپ ﷺ نے مختصر سا وضو کیا' میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی: نماز! (آپ یہیں ادا کریں گے؟) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نماز آگے ہو گی' جب آپ ﷺ مزدلفہ تشریف لائے' تو وہاں آپ ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے پالان (سواریوں سے اتار لیے) پھر نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

51 - باب فَضْلِ الصَّلَاةِ لِمَوَاقِيتِهَا .

باب: نمازوں کو ان کے مخصوص اوقات میں ادا کرنے کی فضیلت

609 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ الْعَيْزَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَاَشَارَ اِلٰى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ

608-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (97) .

609-اخرجه البخاري في مواقيت الصلاة، باب فضل الصلاة لوقتها (الحديث 527)، و في الجهاد و السير، باب فضل الجهاد و السير (الحديث 2782)، و في الادب، باب البر و الصلة (الحديث 5970)، و في التوحيد، باب و سمى النبي صلى الله عليه وسلم الصلاة عملًا (الحديث 7534) . واخرجه مسلم في الايمان، باب بيان كون الايمان بالله تعالٰى افضل الاعمال (الحديث 137 و 138 و 139 و 140) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الوقت الاول من الفضل (الحديث 173) . و اخرجه النسائي في المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 610) . تحفة الاشراف (9232) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالَى قَالَ "الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ شیخ ابوعمرو شیبانی بیان کرتے ہیں' اس گھر کے مالک (انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی) نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے' وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: کون سا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا' والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا"۔

610 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ سَمِعَهُ مِنْ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ "اِقَامُ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"نماز کو اس کے وقت پر ادا کرنا"۔

611 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَعَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ فِي مَسْجِدِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ فَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَجَعَلُوا يَنْتَظِرُونَهُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اُوتِرُ . قَالَ وَسُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ هَلْ بَعْدَ الْاَذَانِ وِتْرٌ قَالَ نَعَمْ وَبَعْدَ الْاِقَامَةِ وَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَامَ عَنِ الصَّلَاةِ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى . وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى .

☆☆ ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: وہ عمرو بن شرحبیل کی مسجد میں موجود تھے' نماز کے لیے اقامت کہی گئی' لوگ ان کا انتظار کرنے لگے (جب وہ آئے' تو انہوں نے وضاحت) میں وتر ادا کر رہا تھا۔

راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ سے سوال کیا گیا' کہ کیا اذان کے بعد وتر ادا کیے جا سکتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

(انہوں نے مزید وضاحت کی:) اقامت کے بعد بھی ادا کیے جا سکتے ہیں' پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات بیان کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے سے پہلے سو گئے تھے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج نکلنے کے بعد نماز ادا کی تھی۔

روایت کے یہ الفاظ یحییٰ نامی راوی کے ہیں

610-تقدم في المواقيت، فضل الصلاة لمواقيتها (الحديث 609) .

611-انفرد به النسائي، و سياتي في قيام الليل و تطوع النهار، الوتر بعد الاذان (الحديث 1684) . تحفة الاشراف (9481) .

52 - باب فِيمَنْ نَسِيَ صَلَاةً .

باب: جو شخص نماز پڑھنا بھول جائے' اُسے کیا کرنا چاہیے؟

612 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص نماز بھول جائے وہ اسے اُسی وقت ادا کرے جب اسے وہ یاد آ جائے"۔

شرح

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص شرعی وقت میں کسی شرعی عذر کی وجہ سے ادا نہیں کر پاتا تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ شرعی عذر میں دشمن کا خوف، دائی کے لئے بچے کی موت کا خوف یا بچے کی ماں کا خوف وغیرہ جیسی صورت حال شامل ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ خندق کے موقع پر نمازوں کو تاخیر سے ادا کیا تھا۔ اس کا تذکرہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں ہے۔

جب کوئی شخص کسی نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہ کر پائے تو اس پر اس کی قضا کرنا لازم ہوگا اور کوئی شخص جان بوجھ کر اسے ترک کرتا ہے' تو وہ گناہ گار ہوگا۔ اس پر قضاء پڑھنا بھی لازم ہوگا۔

اس لیے جو شخص نیند کی وجہ سے یا بھولنے کی وجہ سے نماز ادا نہ کر سکا ہو اس کی نماز قضا ہو گئی ہے اور اس پر اس کی قضا ادا کرنا لازم ہوگا۔

فوت شدہ نمازوں کو قضاء کرنا

قضا کا لازم ہونا

مسئلہ: ہر وہ نماز جو اپنے وقت میں واجب ہو جانے کے بعد اُس وقت میں ادا نہ کی جا سکے' اُس کی قضاء لازم ہوگی خواہ آدمی نے جان بوجھ کر اُسے چھوڑا ہو یا بھول کر چھوڑ دیا ہو' خواہ اس کی وجہ سویا رہنا ہو یا کوئی اور ہو' خواہ فوت شدہ نمازوں کی تعداد زیادہ ہو یا ان کی تعداد کم ہو' البتہ مجنون شخص پر اُس کی جنون کی حالت کے دوران قضاء ہونے والی نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں اُس کی عقل رخصت ہو چکی تھی' اسی طرح مرتد شخص کے مرتد رہنے کے زمانے کے دوران فوت ہو جانے والی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہوگی' اسی طرح جو مسلمان دارالحرب میں اسلام قبول کرتا ہے اور ایک مدت تک وہ

612-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها (الحديث 314) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل ينسى الصلاة (الحديث 178) . واخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 696) . تحفة الاشراف (1430) .

اسلام کی تعلیمات سے آگاہ نہیں ہوتا اور اُسے یہ نہیں پتہ چلتا کہ اُس پر نماز فرض ہو چکی ہے (تو جب تک) اُسے علم نہیں ہوا اُس سے پہلے کی نمازوں کی قضاء اُس پر لازم نہیں ہو گی اسی طرح بے ہوش شخص پر فوت شدہ نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہو گی جو بیمار اشارے کے ذریعے نماز ادا نہیں کر سکتا' اس بیماری کے دوران اُس کی جو نمازیں رہ جاتی ہیں اُن کی قضاء لازم نہیں ہو گی' لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ اُس کی یہ حالت ایک دن اور ایک رات سے زیادہ ہونی چاہیے۔

قضاء میں ترتیب کا حکم

مسئلہ: اس بارے میں حکم یہ ہے کہ فوت شدہ نماز کو اُسی طریقے سے ادا کیا جائے گا جس صورت میں وہ فوت ہوئی تھی' البتہ عذر اور ضرورت کا حکم مختلف ہے' اس لیے مسافر سفر کے دوران' حضر میں قضاء ہونے والی نمازوں کی پوری چار رکعات پڑھے گا اور مقیم اقامت کے دوران' سفر کے دوران فوت ہونے والی نمازوں کی دو رکعات ادا کرے گا۔

مسئلہ: فرض نماز کی قضاء فرض ہے' واجب کی واجب ہے اور سنت کی سنت ہے۔

مسئلہ: قضاء نماز کے لیے کوئی متعین وقت نہیں ہے' بلکہ تمام اوقات میں انہیں ادا کیا جا سکتا ہے' البتہ تین اوقات میں ادا نہیں کیا جا سکتا۔ سورج نکلنے کے وقت' زوال کے وقت اور سورج غروب ہونے کے وقت کیونکہ ان اوقات میں کوئی بھی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: ایک شخص نے نماز ادا کی' پھر وہ مرتد ہو گیا' پھر اُس نے اُسی نماز کے وقت کے دوران دوبارہ اسلام قبول کر لیا تو وہ اُس نماز کو دوبارہ ادا کرے گا۔ (کافی)

مسئلہ: بچہ عشاء کی نماز پڑھ کر سویا' پھر اُسے احتلام ہو گیا اور صبح صادق ہونے سے پہلے اُسے اس بارے میں پتہ چل گیا تو اب وہ عشاء کی نماز کی قضاء کرے گا' اس کے برعکس اگر بچی صبح صادق ہونے سے پہلے حیض کے ذریعے بالغ ہو جاتی ہے' تو اب اُس پر عشاء کی قضاء لازم نہیں ہو گی' اس کی وجہ یہ ہے کہ حیض جب وجوب پر طاری ہوتا ہے' تو وجوب کو ساقط کر دیتا ہے' تو جب وہ وجوب کے ساتھ ملا ہوا ہو' تو پھر تو اُسے بدرجہ اولیٰ روک دینا چاہیے' لیکن اگر وہ بچی سال کے اعتبار سے بالغ ہوتی ہے' تو اب اُس پر عشاء کی نماز لازم ہو گی۔

مسئلہ: لیکن احتلام کی وجہ سے بالغ ہونے والے لڑکے کو اگر صبح صادق سے پہلے احتلام کا پتہ نہیں چلتا تو ایک قول کے مطابق وہ پھر بھی عشاء کی قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (قاضی خان)

باجماعت قضاء میں جہر کا حکم

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نماز کو باجماعت ادا کیا جاتا ہے اور قضاء ہونے والی نماز جہری تھی تو امام کو چاہیے کہ وہ بلند آواز میں قرأت کرے' لیکن جب کوئی شخص تنہا قضاء نماز ادا کرتا ہے' تو اب اُسے اختیار ہے' اگر وہ چاہے' تو بلند آواز میں قرأت کرے اور اگر چاہے' تو پست آواز میں قرأت کرے' تاہم بلند آواز میں قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے' جیسا کہ وہ نماز اگر اُس کے

مخصوص وقت میں ادا کی جاتی تو جہری نماز میں بلند آواز میں قرأت زیادہ فضیلت رکھتی' لیکن جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' وہ لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کرے گا۔ امام کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: فوت شدہ نماز اور وقتی نماز کے درمیان ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ (کافی)

مسئلہ: یہاں تک کہ فوت شدہ نماز کو قضاء کرنے سے پہلے اُس وقت کی نماز ادا کرنا جائز نہیں ہو گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: فرض اور وتر کے درمیان بھی یہی حکم ہو گا۔ (شرح وقایہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص فجر کی نماز ادا کر لیتا ہے' اُسے یہ بات یاد ہے کہ اُس نے وتر ادا نہیں کیے ہیں' تو اُس کی فجر کی نماز امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نوافل ادا کرنے کے دوران اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے' تو اُس کے نوافل فاسد نہیں ہوں گے' کیونکہ نوافل میں ترتیب کا خیال رکھنا قیاس کے خلاف حکم کے طور پر واجب ہے' اس لیے کوئی دوسری صورت اس کے ساتھ لاحق نہیں ہو گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بھولنے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے اور اُس صورت میں بھی ساقط ہو جاتا ہے' جس میں بھولنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ نماز کو بھول جاتا ہے اور اُس وقت کی نماز ادا کر لیتا ہے' پھر اُسے فوت شدہ نماز یاد آ جاتی ہے' تو اُس وقت کی نماز ادا شمار ہو گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر جمعہ کی نماز ادا کرنے والے شخص کو یہ بات یاد آتی ہے کہ اُس کے ذمے تو فجر کی نماز بھی باقی ہے' تو اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعے کی نماز کو چھوڑ کر فجر کی نماز ادا کرنے میں مشغول ہوتا ہے' تو جمعے کی نماز فوت ہو جائے گی' لیکن جمعے کا وقت باقی رہے گا' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کو درمیان میں چھوڑ دے گا اور فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد پھر ظہر کی نماز ادا کرے گا۔

مسئلہ: جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک وہ جمعے کی نماز کو مکمل کرے گا اور اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ فجر کی قضاء ادا کرلے تو بعد میں امام کے ساتھ جمعہ بھی پڑھ سکتا ہے' تو پھر اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ پہلے فجر کی نماز ادا کرے گا اور اگر صورت حال ایسی ہو کہ اگر وہ جمعہ درمیان میں چھوڑ کر فجر کی پڑھنی شروع کر دیتا ہے' تو وقت بھی نکل جائے گا تو اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ پھر وہ جمعے کی نماز ادا کر لے گا' اُس کے بعد فجر کی نماز ادا کرے گا۔ (سراج الوہاج)

وقت کی تنگی کا حکم

مسئلہ: وقت کی تنگی کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وضاحت یہ ہے کہ اتنا وقت باقی رہ گیا ہو' جس میں اُس وقت کی نماز اور فوت شدہ نماز دونوں کو ایک ساتھ ادا نہ کیا جا سکے۔ (تبیین)

مسئلہ: ان نمازوں کو ادا کرتے ہوئے ترتیب کا خیال رکھا جائے گا، اگرچہ وقتی نماز کو افضل طریقے سے ادا نہ کیا جا سکے جبکہ وقت اتنا تنگ ہے کہ اس میں وقتی نماز کو صرف مختصر طور پر تھوڑی قرأت کر کے ادا کیا جا سکتا ہے، تو ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہوگا اور کم از کم جس طریقے سے نماز ادا ہو جاتی ہے، اُس کے مطابق نماز کو ادا کر لیا جائے گا۔ (مرتاشی)

مسئلہ: وقت کی تنگی کا اعتبار نماز شروع کرنے کے وقت ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر قضاء شدہ نمازیں ایک سے زیادہ ہوں اور موجودہ نماز کے وقت میں صرف اتنی گنجائش ہو کہ اُس وقت کے فرض کے ساتھ قضاء شدہ نمازوں میں سے کوئی ایک پڑھی جا سکتی ہے، ساری نہیں پڑھی جا سکتیں تو جب تک اُس ایک نماز کو نہیں پڑھے گا، اُس وقت تک اُس وقت کی نماز جائز نہیں ہوگی، لہٰذا اگر فجر کے وقت اُسے یاد آتا ہے کہ عشاء اور وتر کی نماز رہ گئی تھی اور اُس وقت صرف پانچ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق وہ شخص پہلے وتر کی قضاء پڑھے گا اور پھر فجر کی نماز پڑھ لے گا، اُس کے بعد سورج طلوع ہونے کے بعد عشاء کی قضاء کرے گا۔ اسی طرح اگر عصر کے وقت یہ یاد آیا کہ اُس نے فجر اور ظہر کی نماز نہیں پڑھی تھی اور اُس وقت صرف آٹھ رکعات ادا کرنے کی گنجائش ہو، تو اُسے چاہیے کہ پہلے ظہر کی قضاء کرے، پھر عصر کی نماز پڑھ لے اور اگر اُس وقت چھ رکعات سے زیادہ کی گنجائش نہ ہو، تو اُسے چاہیے کہ پہلے فجر کی نماز ادا کر لے اور پھر اُس کے بعد عصر کی نماز پڑھ لے، ظہر کی نماز کو بعد میں قضاء کرے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: عصر کی نماز کے بارے میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک آخری وقت کا اعتبار ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر عصر کا صرف اتنا مستحب وقت باقی ہو جس میں ظہر ادا کرنے کی گنجائش نہ ہو، تو اس بات پر اتفاق ہے کہ ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: وقت کے تنگ ہونے کی وجہ سے جب ترتیب ساقط ہو جائے تو وقت گزر جانے کے بعد صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم دوبارہ واپس نہیں آتا، یہی وجہ ہے کہ اگر وقت کی نماز پڑھنے کے دوران وقت گزر گیا تو صحیح قول کے مطابق وہ نماز فاسد نہیں ہوگی اور صحیح قول کے مطابق وہ نماز ادا شمار ہوگی، قضاء شمار نہیں ہوگی۔ (زاہدی)

مسئلہ: قضاء نماز کو بھول جانے کی صورت میں جب تک آدمی اُسے بھولا رہتا ہے، اُس وقت تک ترتیب کا حکم ظاہر نہیں ہوتا اور جب قضاء نماز یاد آ جاتی ہے، تو ترتیب بھی لازم ہو جاتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

تعداد میں اضافے کی وجہ سے ترتیب کا حکم ساقط ہونا

مسئلہ: جب قضاء نمازوں کی تعداد زیادہ ہو جائے تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: زیادہ ہونے کی حد یہ ہے کہ انسان کی چھ نمازیں قضاء ہو چکی ہوں اور چھٹی نماز کا وقت بھی ختم ہو جائے جبکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت منقول ہے کہ چھٹی نماز کا وقت جیسے ہی شروع ہوگا تو ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا، تاہم پہلا قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس بارے میں اس بات کا اعتبار ہوگا کہ مسلسل چھ نمازیں قضاء ہو جاتی ہیں اگرچہ بعد میں وہ نمازیں اپنے اوقات میں ادا کر رہا ہے۔ بعض فقہاء اس بات کے قائل ہیں کہ چھ متفرق نمازیں بھی جمع ہو جائیں تو بھی ترتیب کا حکم باقی رہے گا، اس اختلاف کا فائدہ اس صورت میں ظاہر ہوگا جب کوئی شخص تین نمازیں چھوڑ دیتا ہے، مثال کے طور پر ایک دن کی ظہر کی، ایک دن کی عصر کی اور ایک دن کی مغرب کی نماز نہیں پڑھتا اور یہ پتہ نہیں ہے کہ اُن میں سے کون سی نماز پہلے ہے، تو پہلے قول کے مطابق ترتیب ساقط ہو جائے گی کیونکہ قضاء نمازوں کے درمیان میں بہت سا وقت ہے جبکہ دوسرے قول کے مطابق ترتیب ساقط نہیں ہوگی کیونکہ اس قول کے مطابق چھ نمازیں اکٹھی ہونی چاہئیں، صرف اسی بات کا اعتبار کیا جائے گا تاہم پہلا قول صحیح ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: کئی نمازیں ہو جانے کی وجہ سے جس طرح ادا میں ترتیب ساقط ہو جاتی ہے، اسی طرح قضاء میں بھی ترتیب ساقط ہو جائے گی، اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک مہینے کی نمازیں نہیں پڑھیں اور وہ قضاء کرتے ہوئے پہلے صرف فجر کی تیس نمازیں پڑھ لیتا ہے، پھر ظہر کی نمازیں تیس مرتبہ پڑھتا ہے، تو یہ صحیح ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب کسی شخص کی کئی نمازیں قضاء ہو چکی تھیں، پھر وہ انہیں ادا کرتا رہا یہاں تک کہ چھ سے کم نمازیں باقی رہ گئیں، تو صحیح قول کے مطابق ترتیب کا حکم واپس نہیں آتا۔ (خلاصہ)

فوت شدہ نمازوں کی دو اقسام

مسئلہ: فوت شدہ نمازوں کی دو قسمیں ہیں: قدیم اور جدید (یعنی پرانی اور نئی)۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ نئی قضاء شدہ نمازوں میں ترتیب کا حکم ساقط ہو جائے گا، البتہ پرانی نمازوں میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے، اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص ایک مہینے کی نمازیں چھوڑ دیتا ہے، پھر وہ باقاعدگی سے نماز پڑھنا شروع کر دیتا ہے، لیکن اُن نمازوں کی قضاء ادا نہیں کرتا، پھر اُس کی ایک نماز رہ جاتی ہے، تو اب اُسے نئی قضاء ہونے والی نماز یاد ہے، اس کے باوجود اگر وہ پرانی قضاء نماز پڑھ لیتا ہے، تو بعض فقہاء کے نزدیک یہ نماز جائز ہی نہیں ہوگی جبکہ بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہوگی اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو قضاء نماز یاد آ جاتی ہے اور وہ قضاء ادا کرنے کی قدرت بھی رکھتا ہے لیکن اس کے باوجود ادا نہیں کرتا، ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ جس وقت قضاء نماز یاد آتی ہے، اُسی وقت اُسے ادا کرنے کا حکم ہے، اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی نماز کو اُس کے وقت سے مؤخر کرنا حرام ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کی کوئی نماز قضاء نہیں ہوئی اور وہ احتیاط کے طور پر قضاء نمازیں بھی ساتھ ادا کرتا رہتا ہے، تو اگر تو وہ اس نیت سے ادا کرتا ہے کہ سابقہ نمازوں میں جو کمی رہ گئی تھی یا جو کراہت رہ گئی تھی، اُس کی وجہ سے یہ بہتر ہو جائے، تو ٹھیک ہے، لیکن اگر اس طرح نہیں کرتا تو پھر اُسے قضاء نہیں کرنی چاہیے اور ان نمازوں کو فجر یا عصر کے بعد ادا نہیں کرنا چاہیے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز کی تمام رکعات میں سورۂ فاتحہ، ایک سورت کے ساتھ پڑھے گا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جو شخص نمازوں کی قضاء ادا کرتا ہے' وہ وتر کی بھی قضاء ادا کرے گا۔

مسئلہ: قضاء نماز پڑھنا نفل ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے' تاہم مشہور سنتیں' چاشت کی نماز' صلوٰۃ التسبیح اور وہ نمازیں جن کا تذکرہ احادیث میں ہے' انہیں نفل کی نیت سے پڑھا جائے گا' اس کے علاوہ تمام نمازوں کو قضاء کی نیت سے پڑھا جائے گا۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز مسجد میں ادا نہیں کرنی چاہیے بلکہ اُسے اپنے گھر میں پڑھنا چاہیے۔ (الوجیز از کردری)

دوسرے کے حصے کی قضاء نمازیں پڑھنے کا حکم؟

مسئلہ: اگر باپ اپنے بیٹے کو یہ حکم دیتا ہے کہ تم میری طرف سے نمازوں اور روزوں کی قضاء کرلو تو ہمارے نزدیک یہ جائز نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اُس کے ذمے قضاء نمازیں ہوں اور وہ اپنی نمازوں کا کفارہ ادا کرنے کی وصیت کر دے تو اُس کے ایک تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں اناج کا نصف صاع اور ہر وتر کے عوض میں بھی نصف صاع دیا جائے گا' اسی طرح ہر روزے کے عوض میں نصف صاع دیا جائے گا' اگر اُس نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا تو اُس کے ورثاء نصف صاع گیہوں کا کسی مسکین کو دیں گے' پھر وہ مسکین اُس کے ورثاء کو دیدے گا' پھر وہ مسکین کو دیں گے اور اسی طرح (حیلے کے پر) اپنا کفارہ پورا کرلیں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ورثاء کو وصیت نہیں کی گئی تھی لیکن کسی وارث نے اپنی طرف سے میت کے ساتھ بھلائی کرنا چاہی تو ایسا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ: جو شخص جان بوجھ کر نماز ادا نہ کرتا ہو' اُس کو قتل نہیں کیا جائے گا۔ (کافی)

•••——•••——•••

53 - باب فِيمَنْ نَامَ عَنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سوتا رہ جائے (اُسے کیا کرنا چاہیے؟)

613 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الْاَحْوَلُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَرْقُدُ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ يَغْفُلُ عَنْهَا قَالَ "كَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو نماز کے وقت سویا رہ جاتا ہے یا نماز سے غافل رہتا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس کا کفارہ یہی ہے کہ جیسے ہی اُسے وہ یاد آئے اسے ادا کرلے"۔

613- اخرجه ابن ماجه في الصلاة، باب من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 695) . تحفة الاشراف (1151) .

---

614 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ "اِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا".

★★ عبداللہ بن رباح نے حضرت ابوقتادہ ؓ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے' کہ صحابہ کرام نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' کہ (بعض اوقات) وہ لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاتے ہیں' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نیند میں کوتاہی نہیں ہوتی' کوتاہی بیداری کے عالم میں ہوتی ہے' جب کوئی شخص نماز پڑھنا بھول جائے یا نماز کے وقت سویا رہ جائے' تو جیسے ہی اُسے نماز یاد آئے' وہ اُسے ادا کرلے"۔

615 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ - وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ اِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِيمَنْ لَمْ يُصَلِّ الصَّلَاةَ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْاُخْرٰى حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا".

★★ حضرت ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نیند کے دوران کوتاہی نہیں ہوتی' کوتاہی اس شخص کی ہوتی ہے' جو نماز ادا نہیں کرتا' یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آ جاتا ہے حالانکہ وہ بیدار ہوتا ہے"۔

54 - باب اِعَادَةِ مَا نَامَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ .

باب: جو شخص نماز کے وقت سویا رہ جائے' اس کا اگلے دن' اسی نماز کے وقت میں' اس نماز کو ادا کرنا

616 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَلْيُصَلِّهَا اَحَدُكُمْ مِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا".

★★ حضرت ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے وقت سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدمی کو چاہیے کہ ایسی صورت حال میں وہ اگلے دن اسی نماز کے مخصوص وقت میں اُسے ادا کرے"۔

617 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ

614- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في من نام عن الصلاة او نسيها (الحديث 441) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في النوم عن الصلاة (الحديث 177) . و اخرجه النسائي في المواقيت فيمن نام عن صلاة (الحديث 615) . تحفة الاشراف (16085) .

615- تقدم في المواقيت، فيمن نام عن صلاة (الحديث 614) .

616- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12093) .

617- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13243) .

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نَسِيتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ إِذَا ذَكَرْتَ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)". قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا بِهِ يَعْلَى مُخْتَصَرًا.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز کو بھول جاؤ تو جیسے ہی تمہیں یاد آئے' تو تم قضاء کرلو' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے ذکر کے لیے تم نماز کو قائم کرو"۔

عبدالاعلیٰ نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: کہ یعلی نامی راوی نے بعض اوقات اس روایت کو مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

618 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کوئی نماز بھول جائے' تو جیسے ہی اسے وہ نماز یاد آئے وہ اسے ادا کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو"۔

619 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ (أَقِمِ الصَّلَاةَ لِلذِّكْرَى)". قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ هَكَذَا قَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص کوئی نماز بھول جائے' تو جیسے ہی اسے وہ یاد آئے' وہ اس نماز کو ادا کرے' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"میرے ذکر کے لیے نماز قائم کرو"۔

راوی کہتے ہیں: (میں نے اپنے استاد زہری سے دریافت کیا:) نبی اکرم ﷺ نے اسے اسی طرح تلاوت کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

55 - باب كَيْفَ يُقْضَى الْفَائِتُ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: فوت شدہ نمازوں کو کیسے ادا کیا جائے؟

620 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِيهِ

618-انفرد به النسائي، و سياتي في المواقيت، اعادة ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 619) . تحفة الاشراف (13373) .

619-تقدم في المواقيت، اعادة ما نام عنه من الصلاة لوقتها من الغد (الحديث 618) .

620-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11201) .

قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَسْرَيْنَا لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَامَ وَنَامَ النَّاسُ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِالشَّمْسِ قَدْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ حَدَّثَنَا بِمَا هُوَ كَائِنٌ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ.

★★ برید بن ابومریم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر کر رہے تھے' ہم رات کے وقت بھی سفر کرتے رہے' جب صبح قریب ہوئی تو نبی اکرم ﷺ نے پڑاؤ کرلیا' آپ ﷺ سو گئے' لوگ بھی سو گئے' آپ ﷺ سورج کی وجہ سے بیدار ہوئے جو ہم پر طلوع ہو چکا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے اذان دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر سے پہلے کی دو رکعات (یعنی دو سنتیں) ادا کی' پھر آپ ﷺ کے حکم کے تحت مؤذن نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا: قیامت قائم ہونے تک کیا کچھ ہوگا۔

621 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحُبِسْنَا عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ".

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' ہم ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کرسکے' مجھے اس سے بہت تکلیف ہوئی' میں نے دل میں سوچا کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اللہ کی راہ میں (جہاد کر رہے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی' پھر آپ ﷺ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا:

"اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی گروہ اللہ کا ذکر کرنے والا نہیں ہے"۔

622 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي

621-اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء في الرجل تفوته الصلوات بايتهن يبدأ (الحديث 179) مختصراً و اخرجه النسائي في الاذان، اجتزاء لذلك كله باذان واحد، و الاقامة لكل واحدة منهما (الحديث 661) مختصراً . و الاكتفاء بالاقامة لكل صلاة (الحديث 662)، تحفة الاشراف (9633) .

هُرَيْرَةَ قَالَ عَرَّسْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لِيَأْخُذْ كُلُّ رَجُلٍ بِرَأْسِ رَاحِلَتِهٖ فَإِنَّ هٰذَا مَنْزِلٌ حَضَرَنَا فِيْهِ الشَّيْطٰنُ". قَالَ فَفَعَلْنَا فَدَعَا بِالْمَاءِ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْغَدَاةَ.

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ (سفر کے دوران) رات کے وقت پڑاؤ کیا' ہم بیدار نہیں ہوئے' یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر شخص اپنی سواری کی لگام کو پکڑے (چل پڑے) کیونکہ یہ ایک ایسا پڑاؤ ہے' جس میں شیطان ہمارے پاس آ گیا تھا۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے ایسا ہی کیا۔ پھر (نبی اکرم ﷺ نے کچھ آگے جا کر) پانی منگوایا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا' پھر آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی"۔

623- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ سَفَرٍ لَهٗ "مَنْ يَكْلَؤُنَا اللَّيْلَةَ لَا نَرْقُدَ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ". قَالَ بِلَالٌ أَنَا. فَاسْتَقْبَلَ مَطْلَعَ الشَّمْسِ فَضُرِبَ عَلٰى آذَانِهِمْ حَتّٰى أَيْقَظَهُمْ حَرُّ الشَّمْسِ فَقَامُوْا فَقَالَ "تَوَضَّئُوْا". ثُمَّ أَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّوْا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ ثُمَّ صَلَّوُا الْفَجْرَ.

★★ نافع بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سفر کے دوران ارشاد فرمایا:

"آج رات کون ہماری نگرانی کرے گا؟ ایسا نہ ہو کہ ہم فجر کی نماز کے وقت سوئے رہ جائیں' تو حضرت بلال ؓ نے عرض کی: میں کروں گا! وہ سورج کے طلوع ہونے کی سمت رخ کر کے بیٹھ گئے۔ پھر سب لوگ سوئے رہ گئے' یہاں تک کہ سورج کی تپش نے انہیں بیدار کیا' پھر وہ لوگ اٹھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ وضو کرو۔ پھر حضرت بلال ؓ نے اذان دی' پھر نبی اکرم ﷺ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ صحابہ کرام نے بھی فجر کی دو سنتیں ادا کیں (پھر سب لوگوں نے فجر کی نماز) ادا کی۔

624- أَخْبَرَنَا أَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَدْلَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ عَرَّسَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ بَعْضُهَا فَلَمْ يُصَلِّ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى وَهِيَ صَلَاةُ الْوُسْطٰى.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت سفر کرتے رہے' یہاں

622- اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب قضاء الصلاة الفائتة واستحباب تعجيل قضائها (الحديث 310)، تحفة الاشراف (13444).

623- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (3201).

624- انفرد به النسائي، تحفة الاشراف (5388).

تک کہ رات کے آخری حصے میں آپ ﷺ نے پڑاؤ کیا' (سب لوگ سو گئے) اور اس وقت بیدار ہوئے جب سورج نکل چکا تھا' یا اس کا کچھ حصہ نکل چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا نہیں کی' یہاں تک کہ سورج بلند ہو گیا' پھر آپ ﷺ نے نماز ادا کی۔

(حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں: شاید نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا:) یہی درمیانی نماز ہے' (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

* * *

7- كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "اذان (کے بارے میں روایات)" میں 42 تراجم ابواب اور 61 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 40 ہوگی۔

1- باب بَدْءِ الْأَذَانِ .

باب: اذان کا آغاز (کیسے ہوا)

625- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ . فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ" .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: کہ مسلمان جب مدینہ منورہ آئے' تو وہ لوگ اکٹھے ہو جایا کرتے تھے' وہ لوگ نماز کے وقت کا اندازہ لگایا کرتے تھے' لیکن کوئی اعلان کر کے انہیں نہیں بلاتا تھا۔ ایک دن وہ اس بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔ تو ان میں سے کسی نے مشورہ دیا' کہ تم لوگ عیسائیوں کے ناقوس کی طرح "ناقوس" بجانا شروع کر دو' بعض نے کہا بلکہ یہودیوں کے قرن کی طرح "قرن" بجانا شروع کر دو۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: تم لوگ ایک شخص کو کیوں نہیں مقرر کرتے جو نماز کے لیے اعلان کر دیا کرے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے بلال! تم اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کرو (یعنی اذان دو)"۔

شرح

لفظ اذان کا لغوی معنی "اطلاع دینا" ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں کے لئے یہ اطلاع ہے۔" (التوبہ: آیت 3)

625- اخرجه البخاري في الاذان، باب بدء الاذان (الحديث 604)، واخرجه مسلم في الصلاة، باب بدء الاذان (الحديث 1)، واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في بدء الاذان (الحديث 190)، تحفة الاشراف (7775) .

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"لوگوں میں حج کا اعلان کر دو۔" (الحج: آیت 27)

یعنی لوگوں کو اس کے بارے میں بتا دو۔

شرعی طور پر اذان سے مراد مخصوص الفاظ کا استعمال کرنا ہے تاکہ اس کے ذریعے فرض نماز کے وقت کا پتہ چل سکے یا یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مخصوص الفاظ کے ذریعے نماز کے وقت کے بارے میں اطلاع دینا ہے۔

قرآن وسنت اور اجماع کے ذریعے اذان کی مشروعیت ثابت ہو جاتی ہے۔ اس میں بہت زیادہ فضیلت اور بہت زیادہ اجر وثواب پایا جاتا ہے۔

قرآن میں اس کا تذکرہ سورۃ المائدہ میں ہے۔

"اور جب تم نماز کے لئے پکارو۔" (المائدہ: آیت 58)

سنت میں بہت سی احادیث منقول ہیں۔ جیسا کہ صحیحین میں یہ حدیث منقول ہے جسے امام نسائی نے بھی نقل کیا ہے۔

"جب نماز کا وقت ہو جائے تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور جو شخص تم میں سب سے بڑا ہو وہ تمہاری امامت کرے۔"

جیسا کہ اذان کے آغاز کے بارے میں امام نسائی نے بھی یہاں یہ روایت نقل کی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ مشورہ دیا تھا کہ نماز کے وقت اعلان کر دینا چاہیے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں اذان دینے کا طریقہ دیکھا تھا تاہم اس سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ صرف خواب کی بنیاد پر اذان دینے کا حکم لازم ہو گیا بلکہ وحی کا نزول بھی اس کی موافقت میں ہوا تھا۔

خواب میں اذان دینے کا طریقہ پہلے سن ہجری میں دیکھا گیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید کر دی تھی۔

اس کے بعد مسلمانوں میں اس کا رواج ہو گیا۔

اذان کی فضیلت بہت سی احادیث سے ثابت ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"اذان دینے والے شخص کی آواز جو کوئی جن یا انسان یا جو بھی چیز سنتی ہے وہ قیامت کے دن اس شخص کے حق میں گواہی دے گی۔"

اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

"قیامت کے دن اذان دینے والوں کی گردنیں سب سے لمبی ہوں گی (یعنی وہ بلند قامت ہوں گے یعنی انہیں بلند مرتبہ حاصل ہوگا)۔"

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اقامت کے ہمراہ اذان دینا اور حنابلہ کے نزدیک صرف اذان دینا' امامت کرنے سے زیادہ

فضیلت رکھتا ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کہنا اور امامت کرنا' اذان دینے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے خلفاء باقاعدگی کے ساتھ امامت کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ انہوں نے اذان دینے کا فریضہ سرانجام نہیں دیا۔

جمہور کے نزدیک اذان دینا اور اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم مردوں کے لئے ہے اور ہر اس مسجد کے لئے ہے جہاں جماعت کے ساتھ پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہیں اور یہ اذان اور اقامت پانچوں نمازوں کے لئے بھی دی جائے گی اور جمعے کی نماز کے لئے بھی دی جائے گی۔

ان کے علاوہ اور کسی نماز کے لئے اذان نہیں دی جاسکتی۔ جیسے نماز عید، نماز کسوف، نماز تراویح اور نماز جنازہ کے لئے اذان نہیں دی جائے گی۔

ان نمازوں کی ادائیگی کے وقت یہ اعلان دیا جائے گا "باجماعت نماز ہونے لگی ہے" کیونکہ بخاری اور مسلم کی احادیث سے یہی بات ثابت ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ نے سورج گرہن کی نماز ادا کی تھی اس وقت یہ اعلان کیا گیا تھا۔

اذان کا اور اقامت کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ فرض نماز کا وقت شروع ہونے کے بارے میں اطلاع دی جائے۔

اس لئے نفل نماز کے لئے یا نذر والی نماز کے لئے اذان دینا سنت نہیں ہے۔

شوافع اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں خواتین کے لئے اذان دینے کا حکم نہیں ہے۔ تاہم اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں تو ان کے لئے اقامت کہنا مستحب ہے۔

اس ممنوعیت کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی خاتون اذان دینے کے لئے اپنی آواز بلند کرے گی تو اس کے نتیجے میں فتنہ پیدا اندیشہ ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان دینے کی طرح اقامت کہنا بھی خواتین کے لئے مکروہ ہے' جیسا کہ حضرت انس ؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ ان حضرات نے خواتین کے لئے اقامت کہنے کو بھی مکروہ قرار دیا ہے۔

اس کی دوسری وجہ یہ ہے: خواتین کی حالت اس بات کی لائق ہے کہ اسے پردے میں رکھا جائے اور ان کا آواز بلند حرام ہے۔

امام شافعی ؒ کے نزدیک معتمد قول یہ ہے کہ منفرد شخص کے لئے بھی اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے' خواہ وہ ادا نماز ادا کر رہا ہو۔ یا قضاء نماز ادا کر رہا ہو۔ خواہ اس نے اپنے محلے کی مسجد میں اذان کی آواز سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

تاہم اذان دیتے وقت آواز اس وقت بلند کی جائے گی جب وہ مسجد میں دی جائے۔ جہاں جماعت کے ساتھ نماز ہوتی ہے۔

قضا نماز کے لئے اذان دینا امام شافعی ؒ کا قدیم مذہب ہے اور یہی اظہر ہے جیسا کہ امام نووی ؒ نے اسے واضح کیا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: قضا نماز ادا کرنے والا شخص فوت شدہ نماز کے لئے اذان بھی دے گا اور اقامت بھی کہے گا کیونکہ وہ اس وقت کی نماز کی مانند ہے۔

اگر کسی شخص کی کئی نمازیں فوت ہو چکی ہوں تو وہ پہلی نماز کے لئے اذان دے گا اور اقامت کہے گا۔ اس کے بعد والی نمازوں کے بارے میں اسے اختیار ہوگا اگر وہ چاہے' تو ان میں سے ہر ایک کے لئے اذان بھی دے اور اقامت بھی کہے اور یہی بہتر ہے۔

اذان سے متعلق احکام

اذان کا طریقہ اور مؤذن کے احوال

اذان سنت مؤکدہ ہے

مسئلہ: فرض نمازیں باجماعت ادا کرنے کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ایک قول کے مطابق یہ واجب ہے' تاہم صحیح قول یہ ہے کہ یہ سنت مؤکدہ ہے۔ (کافی)

مسئلہ: تمام مشائخ نے اسی قول پر فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اقامت کا حکم بھی اذان کی مانند ہے' یہ فرض نمازوں کے لیے سنت ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: پانچ فرض نمازوں اور جمعہ کی نماز کے علاوہ کسی بھی نماز جیسے سنت' وتر' نفل' تراویح' عیدین کے لیے نہ تو اذان دی جائے گی اور نہ ہی اقامت کہی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: جس نماز کی نذر مانی ہو' نماز جنازہ' نماز استسقاء' چاشت کی نماز اور نماز حاجت کے لیے بھی اذان نہیں دی جائے گی اور اقامت بھی نہیں کہی جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کسوف اور نماز خسوف کا بھی یہی حکم ہے۔ (عینی شرح کنز)

خواتین اذان نہیں دے سکتیں

مسئلہ: خواتین کو اذان دینے یا اقامت کہنے کی اجازت نہیں ہوگی' اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتی ہیں' تو اذان اور اقامت کے بغیر ادا کریں گی اور اگر وہ اذان بھی دے دیتی ہیں اور اقامت بھی کہہ دیتی ہیں' تو ان کی نماز درست ہوگی' لیکن یہ حرکت غلط ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: مسافر شخص اور مقیم شخص پر اپنے گھر میں (یا رہائشی جگہ پر) اذان دینا اور اقامت کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ: نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے اذان دینا درست نہیں ہے' البتہ صبح کی نماز کا حکم مختلف ہے' اس بات پر اتفاق پایا

جاتا ہے۔

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صبح کی نماز میں بھی وقت شروع ہونے سے پہلے اذان نہیں دی جا سکتی' اگر موذن پہلے اذان دے دیتا ہے' تو وقت شروع ہونے کے بعد دوبارہ اذان دی جائے گی۔ (شرح مجمع البحرین از ابن الملک)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ وقت سے پہلے اقامت کہنا جائز نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر موذن کے اقامت کہنے کے بعد امام آتا ہے یا موذن کے اقامت کہنے کے بعد امام فجر کی سنتیں ادا کرتا ہے' تو دوبارہ اقامت کہنا لازم نہیں ہوگا۔ (قنیہ)

اذان دینے کا اہل کون ہے؟

مسئلہ: اذان دینے کی اہلیت اس شخص میں ہوگی جو قبلہ کی معرفت رکھتا ہو اور نمازوں کے اوقات سے واقف ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: مناسب یہ ہے کہ موذن کوئی ایسا شخص ہو جو عاقل ہو' نیک ہو' پرہیزگار ہو' سنت کا عالم ہو۔ (نہایہ)

مسئلہ: موذن کو ایسا ہونا چاہیے کہ وہ بارعب ہو' لوگوں کی خبرگیری کرتا ہو اور جماعت میں شریک نہ ہونے والوں پر سختی کر ہو۔ (قنیہ)

مسئلہ: موذن کو ایسا ہونا چاہیے جو باقاعدگی کے ساتھ اذان دیتا ہو۔ (البدائع' تاتارخانیہ)

مسئلہ: موذن ایسا ہونا چاہیے جو اذان کے اجر و ثواب کا اُمیدوار ہو۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: زیادہ بہتر یہ ہے کہ وہ موذن نماز میں امام بھی ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ موذن مقیم ہونا چاہیے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر ایک شخص اذان دے دیتا ہے اور دوسرا اقامت کہہ دیتا ہے' تو اگر پہلا شخص موجود نہ ہو' تو یہ جائز ہے اور کسی کراہت کے بغیر جائز ہے' اگر پہلا شخص موجود ہو اور دوسرے شخص کے اقامت کہنے کو وہ ناپسند کرے تو پھر دوسرے شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر موذن اس سے راضی ہو' تو پھر ہمارے نزدیک مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: عقلمند نابالغ بچے کی اذان کسی کراہت کے بغیر درست ہوتی ہے' یہ بات ظاہر الروایہ میں ہے' تاہم بالغ شخص کا اذان دینا افضل ہے۔

مسئلہ: ایسا بچہ جو کچھ بوجھ نہیں رکھتا' اگر وہ اذان دے تو یہ اذان جائز نہیں ہوگی اور اسے دوبارہ دُہرایا جائے گا' پاگل شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: عورت کا اذان دینا مکروہ ہے اور استحباب کے طور پر اسے دوبارہ دیا جائے گا۔ (کافی)

مسئلہ: فاسق شخص کا اذان دینا مکروہ ہے' لیکن وہ دوبارہ نہیں دی جائے گی۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: جنبی شخص کا اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے' اس بات پر اتفاق ہے' زیادہ مناسب یہ ہے کہ اذان دوبارہ دی جائے' لیکن اقامت دوبارہ نہ کہی جائے۔ ظاہر الروایہ کے مطابق بے وضو شخص کا اذان دینا مکروہ نہیں ہے۔ (کافی) یہی قول صحیح ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: بے وضو شخص کا اقامت کہنا مکروہ ہے' تاہم اس اقامت کو دُہرایا نہیں جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: بیٹھ کر اذان دینا مکروہ ہے' لیکن اگر کوئی شخص اپنے لیے بیٹھ کر اذان دیتا ہے' تو کوئی حرج نہیں ہے' اسی طرح اگر کوئی مسافر سواری پر سوار رہتے ہوئے اذان دے دیتا ہے' تو یہ بھی مکروہ نہیں ہے' تاہم اقامت کہنے کے لیے وہ سواری سے نیچے اترے گا۔ (قاضی خان' خلاصہ)

مسئلہ: غلام' دیہاتی شخص' جنگل میں رہنے والے شخص' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص' نابینا شخص اور جو شخص بعض اذانیں دیتا ہے' بعض اذانیں نہیں دیتا ہے' ان کا اذان دینا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے' تاہم اگر ان کے علاوہ کوئی دوسرا شخص دے تو یہ زیادہ بہتر ہے۔ (محیط)

مسئلہ: جب نابینا شخص کے ساتھ کوئی ایسا فرد بھی موجود ہو جو اسے نمازوں کے اوقات سے آگاہ کر سکے تو ایسے نابینا شخص کی اذان دینے اور بینا شخص کے اذان دینے کا حکم برابر ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اذان دیئے بغیر اور اقامت کہے بغیر مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

مسافر کا اذان دینا

مسئلہ: مسافر کے لیے اذان اور اقامت کو ترک کرنا مکروہ ہے' خواہ وہ اکیلا ہی ہو۔ (مبسوط)

لیکن اگر مسافر صرف اقامت کو ترک کرتا ہے' تو یہ جائز ہے' تاہم مکروہ ہوگا۔ (شرح طحاوی)

اگر وہ اذان دیدے اور اقامت کہہ دے تو یہ زیادہ بہتر ہے' اسی طرح اگر وہ اقامت کہہ دے اور اذان نہ دے تو بھی یہی حکم ہے۔ (مبسوط)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں اذان ہونے کے بعد باجماعت نماز ادا ہو چکی ہو' تو اب اس مسجد میں دوبارہ اذان دینا اور باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے' لیکن اگر کچھ افراد نے مسجد میں پہلے ہی اقامت کہہ کر باجماعت نماز ادا کر لی لیکن مسجد کے موذن اور امام نے بعد میں آ کر باجماعت نماز ادا کی تو یہ بعد والی جماعت مستحب ہوگی اور پہلی مکروہ شمار ہوگی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کسی مسجد میں کوئی موذن یا امام مقرر نہ ہو اور لوگ گروہ در گروہ وہاں آ کر باجماعت نماز ادا کرتے ہوں تو افضل یہ ہے کہ ہر فریق الگ سے اذان دے کر اور اقامت کہہ کر نماز پڑھے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جس شخص کی کوئی نماز قضاء ہو جائے اور پھر وہ اس کو ادا کرنا چاہے' تو اس کے لیے اذان اور اقامت کہے گا' خواہ اکیلا وہ ہو یا لوگ باجماعت ہوں۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر بہت سی نمازیں قضاء ہو چکی ہوں' تو پہلی نماز کے وقت اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی

باقی نمازوں میں اختیار ہے' اگر چاہے' تو اذان اور اقامت دونوں کہہ دے اور چاہے' تو صرف اقامت کہہ دے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر وہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتے وقت ہر ایک کے ساتھ اذان بھی کہتا ہے اور اقامت بھی کہتا ہے' تو یہ زیادہ بہتر ہوگا' تاکہ قضا بھی ادا کے مطابق ہی ادا ہو جائے۔ (کافی' مبسوط)

مسئلہ: یہ اختیار اس وقت ہے جب وہ ایک ہی مرتبہ میں تمام یا زیادہ قضا نمازیں ایک ساتھ ادا کرتا ہے' لیکن اگر وہ ان قضا نمازوں کو الگ الگ ادا کرتا ہے' تو پھر ان کے لیے اذان اور اقامت دونوں کہے جائیں گے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: ہمارے نزدیک اصول یہ ہے کہ ہر فرض نماز ادا کرنے کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی' خواہ آدمی اکیلا پڑھے یا جماعت کے ساتھ پڑھے' ادا پڑھ رہا ہو یا قضا کر رہا ہو' البتہ جمعہ کے دن اگر کوئی شخص شہر میں رہتے ہوئے ظہر کی نماز پڑھنا چاہے' تو اس کے لیے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: عرفہ اور مزدلفہ میں جب دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی جاتی ہیں' تو پہلی نماز کے لیے اذان بھی دی جائے گی اور اقامت بھی کہی جائے گی' لیکن دوسری نماز کے لیے صرف اقامت کہی جائے گی' اذان نہیں دی جائے گی۔

•••———•••———•••

2 - باب تَثْنِيَةِ الْأَذَانِ .

باب: اذان کے کلمات کو دو مرتبہ کہنا

626 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہیں اور اقامت کے کلمات' ایک ایک مرتبہ کہیں۔

627 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ تَقُولُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے البتہ تم قد قامت الصلوٰۃ دو مرتبہ کہو گے۔

3 - باب خَفْضِ الصَّوْتِ فِي التَّرْجِيعِ فِي الْأَذَانِ .

باب: اذان میں ترجیع کرتے ہوئے آواز نیچی رکھنا

628 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ الْعَزِيزِ وَجَدِّي عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ فَأَلْقَى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ هُوَ مِثْلُ أَذَانِنَا هَذَا . قُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ . قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ - بِصَوْتٍ دُونَ ذَلِكَ الصَّوْتِ يُسْمِعُ مَنْ حَوْلَهُ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مَرَّتَيْنِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ .

☆☆ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے انہیں بٹھایا اور اذان کے کلمات ایک ایک کر کے انہیں سکھائے۔

ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں' یہ ہماری اذان کی مانند کلمات ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں' (میں نے اپنے استاد) ابراہیم سے کہا کہ آپ وہ مجھے کہہ کر سنائیں' تو انہوں نے پڑھا:

اللہ اکبر' اللہ اکبر' اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ۔ دو مرتبہ

اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ۔ دو مرتبہ

پھر انہوں نے پہلے سے پست آواز میں کہ جس کو صرف ان کے آس پاس کے افراد سن سکیں' یہ پڑھا:

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ ۔ دو مرتبہ۔ اشھد ان محمد رسول اللّٰہ ۔ دو مرتبہ

حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ۔ حی علی الفلاح دو مرتبہ۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر دو مرتبہ اور لا الٰہ الا اللّٰہ (ایک مرتبہ)

شرح

جہاں تک اذان میں ترجیع کا تعلق ہے' تو اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ ترجیع سے مراد یہ ہے' کلمہ شہادت پڑھتے وقت بلند آواز میں انہیں ادا کرنے سے پہلے انہیں پہلے پست آواز میں ادا کیا جائے۔

626- اخرجه البخاري في الاذان ، باب بدء الاذان (الحديث 603)، و باب الاذان مثنى مثنى (الحديث 605) و (الحديث 606) مطولاً و باب الاقامة واحدة الا قوله (قد قامت الصلاة) . (الحديث 607) ، و في احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3457). واخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بشفع الاذان و ايتار الاقامة (الحديث 2 و 3 و 4 و 5) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاقامة (الحديث 508 و 509) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في افراد الاقامة (الحديث 193) . واخرجه ابن ماجه في الاذان والسنة فيها، باب افراد الاقامة (الحديث 729 و 730) . تحفة الاشراف (943) .

627- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الاقامة (الحديث 510 و 511) بمعناه مطولاً . و اخرجه النسائي في الاذان، كيف الاقامة (الحديث 667) مطولاً . تحفة الاشراف (7455) .

628- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب كيف الاذان (الحديث 500 و 501 و 503 و 505) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الترجيع في الاذان (الحديث 191) مختصراً . و اخرجه النسائي في الاذان، كيف الاذان (الحديث 231) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب الترجيع في الاذان (الحديث 708) مطولاً . و الحديث عند : مسلم في الصلاة، باب صفة الاذان (الحديث 6) . و ابي داؤد في الصلاة باب كيف الاذان (الحديث 502 و 504) . و الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الترجيع في الاذان (الحديث 192) . و النسائي في الاذان، كم الاذان من كلمة (الحديث 629)، و كيف الاذان (الحديث 630)، و الاذان في السفر (الحديث 632) . ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب الترجيع في الاذان (الحديث 709) . تحفة الاشراف (12169) .

امام مالک ؒ اور امام شافعی ؒ کے نزدیک ایسا کیا جائے گا' جبکہ احناف اور حنابلہ کے نزدیک یہ عمل اختیار نہیں کیا جائے گا۔

تاہم حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر کوئی شخص ترجیع پر عمل کر لیتا ہے تو ایسا کرنا مکروہ نہیں ہوگا۔

4- باب كَمِ الْأَذَانُ مِنْ كَلِمَةٍ .

باب: اذان میں کتنے کلمات ہیں؟

629- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا مَكْحُولٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْأَذَانُ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ." ثُمَّ عَدَّهَا أَبُو مَحْذُورَةَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَسَبْعَ عَشْرَةَ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذان میں انیس کلمات ہیں' اور اقامت میں سترہ کلمات ہیں"۔

پھر اس کے بعد حضرت ابومحذورہ ؓ نے انیس کلمات اور سترہ کلمات گنتی کروائے۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں اور مختار قول کے مطابق حنابلہ کا بھی یہی موقف ہے۔ اذان میں پندرہ کلمات ہیں' جن میں ترجیع نہیں ہوگی جیسا کہ حضرت عبداللہ بن زید ؓ سے منقول حدیث میں یہ بات مذکور ہے۔

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اذان کے کلمات میں آخری حرف کو ساکن پڑھا جائے گا۔

اذان اور اقامت کے کلمات اور انہیں ادا کرنے کا طریقہ

مسئلہ: اذان میں ۱۵ کلمات ہیں اور آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اذان کے کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (زاہدی)

مسئلہ: اقامت میں ۱۷ کلمات ہیں' جن میں سے ۱۵ کلمات اذان والے ہیں اور دو کلمات قد قامت الصلوٰۃ کو دو مرتبہ پڑھنا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد الصلوٰۃ خیرٌ من النوم دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔ (کافی)

629-تقدم في الاذان، عقض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

مسئلہ: عربی کے علاوہ اور کسی بھی زبان میں اذان نہیں دی جاسکتی۔ (قاضی خان)

اذان واقامت کے آداب

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اذان اور اقامت کے کلمات بلند آواز میں ادا کیے جائیں گے' آواز دونوں میں بلند ہوگی لیکن اقامت میں اذان کی بہ نسبت پست آواز ہوگی۔ (نہایہ' بدائع)

مسئلہ: مسجد کے منارے پر یا مسجد سے باہر اذان دی جائے گی' مسجد کے اندر اذان نہ دی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ بلند جگہ پر کھڑے ہو کر اذان دی جائے تاکہ آواز زیادہ دور تک جاسکے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: مؤذن کے لیے طاقت سے زیادہ آواز بلند کرنا مکروہ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اقامت زمین پر کھڑے ہو کر کہی جائے گی۔ (قنیہ)

مسئلہ: مسجد کے اندر اقامت کہی جائے گی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اذان میں ترجیع نہیں ہوتی۔ ترجیع سے مراد یہ ہے کہ پہلے اشهد ان لا الـه الا اللّٰه اور اشهد ان محمد رسول اللّٰه کے کلمات دو مرتبہ پست آواز میں کہے جائیں اور پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات بلند آواز میں کہے جائیں' اس طرح شہادت کے یہ دونوں کلمات دو' دو مرتبہ ہوں گے' یعنی یہ کلمہ شہادت ۴ مرتبہ ادا کیا جائے گا' دو مرتبہ پست آواز میں اور دو مرتبہ بلند آواز میں۔ (کفایہ)

مسئلہ: اذان کے الفاظ رُک رُک کر ادا کیے جائیں گے اور اقامت کے الفاظ توقف کے بغیر ادا کر لیے جائیں گے' یہ طریقہ مستحب ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں کے کلمات رُک رُک کر کہتا ہے یا دونوں کے کلمات رُکے بغیر ادا کر لیتا ہے یا اقامت کے کلمات رُک کر ادا کرتا ہے اور اذان کے کلمات توقف کے بغیر ادا کرتا ہے' تو یہ جائز ہے۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ قرار دیا ہے' یہی قول درست ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: رُک رُک کر اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کہنے کے بعد ذرا سی دیر ٹھہر جائے' پھر دوسری مرتبہ یہ کلمات کہے' اسی طرح اذان ختم ہونے تک دو' دو کلمات کے درمیان توقف کرتا رہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اذان دیتے ہوئے ہر کلمے پر چند لمحے کے لیے سکون کرے' لیکن اقامت کے دوران سکون کی نیت کرے۔

(تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اذان یا اقامت کہتے ہوئے چند کلمات کو دوسرے کلمات سے پہلے ادا کر لیتا ہے' تو اصول یہ ہے کہ جس کلمے کو اس کے مخصوص مقام سے پہلے ادا کیا گیا ہے' وہ شمار ہی نہیں ہوگا اور اسے اس کے مخصوص مقام پر دوبارہ ادا کیا جائے گا' اگر کوئی شخص دوبارہ ادا نہیں کرتا تو اس کے بعد ادا کی جانے والی نماز درست ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اذان اور اقامت قبلہ کی طرف رخ کر کے کہی جانی چاہیے' اگر ایسا نہیں کیا جاتا تو یہ جائز ہے لیکن مکروہ ہوگا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہتے ہوئے اپنا منہ دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور پاؤں اپنی جگہ پر قائم رہیں گے' خواہ آدمی اکیلا نماز ادا کر رہا ہو یا باجماعت نماز ادا کر رہا ہو۔ (محیط)

مسئلہ: حی علی الصلوٰۃ کے کلمات دائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے اور حی علی الفلاح کے کلمات بائیں طرف رخ کر کے ادا کیے جائیں گے' جبکہ بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ حی علی الصلوٰۃ کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا' پھر بائیں طرف کہا جائے گا' اسی طرح حی علی الفلاح کو پہلے دائیں طرف کہا جائے گا اور پھر بائیں طرف کہا جائے گا' تاہم پہلا قول صحیح ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر اذان دینے کی جگہ یعنی منارہ وسیع ہو تو اس میں مؤذن چل پھر بھی سکتا ہے' یہ بہتر ہوگا (تاکہ اذان کے کلمات کی آواز زیادہ دور تک چلی جائے)۔ (بدائع)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اس وقت ہوگا کہ جب ایک ہی جگہ کھڑے ہو کر اذان دینے کے نتیجے اعلان زیادہ دور تک نہ جا رہا ہو۔ (شرح نقایہ از شیخ ابو المکارم)

مسئلہ: اگر صرف دائیں بائیں منہ پھیر لینے سے اعلان پورا ہو جاتا ہے' تو اسی پر اکتفا کیا جائے گا' پاؤں کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹایا جائے گا۔

خوبصورت آواز میں اذان دینا

مسئلہ: راگ کے انداز میں گاتے ہوئے اذان کہنا' جس کے نتیجے میں کلمات تبدیل ہو جائیں' یہ مکروہ ہے۔ (شرح مجمع از مصنف)

مسئلہ: لیکن ایسی خوش آوازی میں اذان کہنا جس میں لحن نہ ہو' یہ بہتر ہے۔ (سراجیہ' شرح الوقایہ)

مسئلہ: اذان دیتے وقت دونوں انگلیاں کانوں میں رکھی جا سکتی ہیں لیکن اگر نہ رکھا جائے تو یہ بہتر ہے' یہ اصلی سنت نہیں ہے کیونکہ اسے صرف اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ زیادہ دور تک آواز جا سکے' اسی طرح اگر دونوں ہاتھ کان پر رکھ لیے جائیں تو یہ بھی بہتر ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: کانوں میں انگلیاں رکھنے کا حکم اذان میں ہے' اقامت میں نہیں ہے۔ (قنیہ)

مسئلہ: متاخرین فقہاء کے نزدیک مغرب کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں تثویب (یعنی جماعت کھڑی ہونے کا اعلان کرنا) بہتر ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابو المکارم)

مسئلہ: ہر شہر میں تثویب کا دستور مختلف ہے' اس لیے ہر علاقے کے رواج کے مطابق تثویب کہی جائے گی' فجر کی اذان کے اتنی دیر بعد تثویب کہی جائے گی جتنی دیر میں ۲۰ آیات کی تلاوت کی جا سکتی ہے اور پھر اتنی ہی دیر کے بعد اقامت کہہ دی جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: اذان اور اقامت کو ایک ساتھ ملانا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (سراج الدرایہ)

مسئلہ: مؤذن کے لیے یہ بات مناسب ہے کہ جس نماز میں فرائض سے پہلے سنتیں یا نوافل ادا کیے جاتے ہیں' ان سنتوں اور نوافل کو اذان اور اقامت کے درمیان ادا کر لے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر وہ ان سنتوں یا نوافل کو ادا نہیں کرتا تو اذان اور اقامت کے درمیان کچھ دیر کے لیے بیٹھ جائے۔

مسئلہ: مغرب کے وقت کے بارے میں بھی فقہاء کا اتفاق ہے کہ اذان اور اقامت کے درمیان فصل ضروری ہے۔ (عنایہ)

مسئلہ: تاہم اس فصل کی مقدار کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک اتنی فصل مستحب ہے جتنی دیر میں تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کی جا سکتی ہے' مؤذن اتنی دیر تک خاموش رہے گا' اس کے بعد مغرب کی نماز کی اقامت کہہ دے گا' جبکہ امام ابویوسف ؒ اور امام محمد ؒ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ دونوں خطبوں کے درمیان جتنی دیر کے لیے بیٹھا جاتا ہے' اتنا وقفہ کیا جائے گا۔

مسئلہ: امام حلوانی ؒ نے یہ بات تحریر کی ہے کہ اختلاف صرف اس بارے میں ہے کہ مغرب کی اذان دینے کے بعد کھڑا رہنا افضل ہے یا بیٹھ جانا افضل ہے۔ امام ابوحنیفہ ؒ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر مؤذن بیٹھ جاتا ہے اور پھر کھڑے ہو کر اقامت کہنا شروع کر دیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے' تاہم افضل یہ ہے کہ وہ نہ بیٹھے' اسی طرح اگر مؤذن کھڑا رہتا ہے' تو امام ابویوسف ؒ اور امام محمد ؒ کے نزدیک جائز ہے' لیکن ان کے نزدیک افضل یہ ہے کہ وہ بیٹھ جائے۔ (نہایہ)

اذان واقامت کے درمیان دعا مانگنا

مسئلہ: اذان اور اقامت کے درمیانی وقت میں دعا مانگنا مستحب ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اذان کو ابتدائی وقت میں کہنا چاہیے اور اقامت درمیانی وقت میں کہنی چاہیے' تاکہ وضو کرنے والا وضو کر کے' نوافل پڑھنے والا نوافل ادا کر کے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی ضرورت سے فارغ ہو جائیں۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جو شخص اقامت کے وقت مسجد میں موجود ہو' اس کے لیے کھڑے ہو کر اقامت کا انتظار کرنا مکروہ ہے' وہ بیٹھ جائے' جب مؤذن حی علی الفلاح کہے گا تو اس وقت وہ شخص کھڑا ہوگا۔ (مضمرات)

مسئلہ: جب مؤذن امام نہ ہو' امام اور نمازی مسجد کے اندر موجود ہوں تو جس وقت مؤذن اقامت کہتے ہوئے حی علی الفلاح کہے گا' اس وقت امام اور نمازی کھڑے ہوں گے' تینوں فقہاء اسی بات کے قائل ہیں اور یہی قول صحیح ہے' لیکن اگر اس وقت امام مسجد سے باہر تھا تو اگر وہ صف کی طرف سے مسجد میں داخل ہوتا ہے' تو جس صف میں وہ داخل ہوگا' وہ صف کھڑی ہو جائے گی۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی اور سرخسی نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: اگر امام مسجد میں سامنے کی طرف سے آتا ہے' تو امام کو دیکھتے ساتھ ہی سب لوگ کھڑے ہو جائیں گے' اگر امام ہی اقامت کہہ رہا ہو اور اقامت مسجد کے اندر کہہ رہا ہو' تو جب تک وہ اقامت سے فارغ نہیں ہوگا' نمازی کھڑے نہیں ہوں گے' لیکن اگر وہ مسجد کے باہر اقامت کہتا ہے' تو مشائخ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب تک امام مسجد میں داخل نہیں ہوتا' مسجد میں

نمازی کھڑے نہیں ہوں گے۔

اذان کا جواب دینا واجب ہے

مسئلہ: اسی مسئلے سے متعلق ایک حکم یہ بھی ہے کہ اذان کا جواب دینا سننے والے پر واجب ہے اور جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ مؤذن جو الفاظ کہتا ہے' سننے والا بھی وہی الفاظ کہے گا' البتہ حی علی الصلوۃ کے جواب میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے گا اور حی علی الفلاح کے جواب میں ماشاء اللہ کان مالم یشاء لم یکن کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اسی طرح الصلوۃ خیر من النوم کے جواب میں سننے والا صدقت وبررت کہے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب کوئی شخص چل رہا ہو اور اسی دوران اذان کی آواز آ جائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے ٹھہر جائے اور اذان کا جواب دے۔ (تنیہ)

مسئلہ: اقامت کا جواب دینا مستحب ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اقامت کہنے والا جب قد قامت الصلوۃ کہے گا تو سننے والا یہ الفاظ کہے گا: اقامھا اللہ وادامھا ما دامت السموات والارض (اللہ تعالیٰ اس نماز کو اس وقت تک قائم ودائم رکھے جب تک آسمان اور زمین قائم ودائم ہیں)۔

مسئلہ: باقی کلمات میں اسی طرح جواب دے گا' جس طرح اذان کا جواب دیتا ہے۔ (فتاویٰ غرائب)

مسئلہ: اذان اور اقامت کا جواب دیتے وقت آدمی کوئی بات چیت نہ کرے اور قرآن کی تلاوت نہ کرے' صرف ان کا جواب دینے کے علاوہ اور کوئی کام نہ کرے' اگر کوئی شخص اس وقت قرآن کی تلاوت کر رہا ہو' تو تلاوت کو چھوڑ کر اذان اور اقامت کو سنے اور اس کا جواب دینے میں مشغول ہو۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اقامت کے وقت دعا مانگ رہا ہو' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایک مسجد میں کئی مؤذن مقرر ہیں اور وہ آگے پیچھے آتے ہیں' تو جو پہلے آئے گا تو اسی کا حق ہو گا کہ وہ اذان دے۔ (کفایہ)

•••———•••———•••

5 - باب كَيْفَ الْاَذَانُ

باب: اذان کس طرح دی جائے گی؟

630 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَذَانَ فَقَالَ

630-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ يَعُوْدُ فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ "۔

★★ حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اذان دینے کا طریقہ تعلیم دیا تھا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

(پھر انہوں نے اسے دہرایا اور کہا:) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ انہی کلمات کے ذریعے اذان دی جائے گی جو معروف ہیں اور جو منقول بھی ہیں اور یہ تواتر کے ساتھ منقول ہیں ان میں کوئی اضافہ یا کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔

اذان کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کیے جائیں گے۔

اسی طرح تمام فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ تثویب بھی کی جائے گی یعنی فجر کی اذان میں "حی علی الفلاح" کہنے کے بعد "الصلوۃ خیر من النوم" دو مرتبہ پڑھا جائے گا۔

کیونکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث سے یہ بات ثابت ہے۔

اسی طرح حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول حدیث میں بھی یہ بات منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فجر کی اذان میں تثویب کہنے کا حکم دیا تھا۔

631 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيْزٍ اَخْبَرَهُ - وَكَانَ يَتِيْمًا فِيْ حَجْرِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ حَتّٰى جَهَّزَهُ اِلَى الشَّامِ - قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اِنِّيْ خَارِجٌ اِلَى الشَّامِ وَاَخْشٰى اَنْ اُسْاَلَ عَنْ تَاْذِيْنِكَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَبَا مَحْذُوْرَةَ قَالَ لَهُ خَرَجْتُ فِيْ نَفَرٍ فَكُنَّا بِبَعْضِ طَرِيْقِ حُنَيْنٍ مَقْفَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ فَلَقِيَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

631-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628) .

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُونَ فَظَلِلْنَا نَحْكِيهِ وَنَهْزَأُ بِهِ فَسَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا حَتَّى وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ". فَأَشَارَ الْقَوْمُ إِلَيَّ وَصَدَقُوا فَأَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي فَقَالَ "قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ". فَقُمْتُ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ قَالَ "قُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ". ثُمَّ قَالَ "ارْجِعْ فَامْدُدْ صَوْتَكَ". ثُمَّ قَالَ "قُلْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ". ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ فَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ. فَقَالَ "قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ". فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَأَذَّنْتُ مَعَهُ بِالصَّلَاةِ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

☆☆ عبداللہ بن محیریز نے یہ بات بیان کی ہے: یہ صاحب جب یتیم تھے' اس وقت حضرت ابومحذورہ ؓ کے زیرپرورش رہے تھے۔ حضرت ابومحذورہ ؓ نے انہیں سازوسامان کے ہمراہ شام بھیجا۔ یہ کہتے ہیں' کہ میں نے حضرت ابومحذورہ ؓ سے کہا: میں شام جانے والا ہوں۔ مجھے یہ اندیشہ ہے' کہ مجھ سے آپ ﷺ کے اذان دینے کے بارے میں دریافت کیا جائے گا' تو آپ ﷺ مجھے اس بارے میں بتادیں' حضرت ابومحذورہ ؓ نے ان صاحب کو بتایا:

میں کچھ لوگوں کے ساتھ جا رہا تھا' ہم حنین کی طرف جا رہے تھے' نبی اکرم ﷺ اس وقت حنین سے واپس تشریف لا رہے تھے' راستے میں کسی جگہ ہمارا نبی اکرم ﷺ سے سامنا ہوا' نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے نبی اکرم ﷺ کے پاس اذان دی' ہم نے مؤذن کی آواز (دور سے) سنی اور اس سے اعراض کیا' پھر ہم نے اس کا مذاق اڑانے کے طور پر اس کے کلمات کو دہرانا شروع کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ آواز سن لی آپ ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہمیں آپ ﷺ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا:

تم میں سے کس شخص کی آواز کو میں نے سنا ہے' اس کی آواز بلند تھی' تو (میرے ساتھیوں نے) میری طرف اشارہ کیا انہوں نے ٹھیک ہی کہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سب کو جانے کے لیے کہا اور مجھے روک لیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو' میں کھڑا ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اذان کے کلمات بذات خود سکھائے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ.

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اب ان کلمات کو دہراؤ اور اپنی آواز کو کھینچو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو:

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

جب میں نے اذان مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا' اور آپ ﷺ نے مجھے ایک تھیلی دی' جس میں کچھ چاندی موجود تھی میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے مکہ میں اذان دینے کی اجازت دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس کی اجازت دی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر میں حضرت عتاب بن اسید ؓ کے پاس آیا' جو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے مکہ کے گورنر تھے' تو میں نے نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت نماز کے لیے اذان دینا شروع کی۔

6 - بَابُ الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ.

باب: سفر کے دوران اذان دینا

632 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ السَّائِبِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ قَالَ لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ نَطْلُبُهُمْ فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ بِالصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ سَمِعْتُ فِي هَؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ". فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَأَذَّنَّا رَجُلٌ رَجُلٌ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ "تَعَالَ". فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَرَّكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ "اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْحَرَامِ". قُلْتُ كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَعَلَّمَنِي كَمَا تُؤَذِّنُونَ الْآنَ بِهَا "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ". فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ قَالَ وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ "اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ". قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ هَذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَلِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ.

☆☆ حضرت ابومحذورہ ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ حنین سے روانہ ہوئے' تو میں بھی مکہ سے تعلق رکھنے

632-تقدم في الاذان، خفض الصوت في الترجيع في الاذان (الحديث 628).

والے نو افراد کے ہمراہ روانہ ہوا۔ ہم ان لوگوں کے پیچھے تھے ہم نے ان لوگوں کو اذان دیتے ہوئے سنا تو ہم اٹھ کر مذاق اڑانے کے طور پر اذان دینے لگے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک اچھی آواز والے شخص کی اذان دینے کی آواز سنی ہے آپ ﷺ نے ہمیں بلوایا تو ہمیں ایک ایک کر کے اذان دینے کا کہا' میں ان سب سے آخر میں تھا' جب میں نے اذان دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم آگے آجاؤ' پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا' آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور تین مرتبہ میرے لیے برکت کی دعا کی' پھر ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور بیت الحرام کے قریب اذان دیا کرو' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! کیسے دیا کروں؟ (راوی کہتے ہیں:) تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اسی طریقے سے اذان کے کلمات سکھائے' جس طرح تم لوگ آج کل اذان دیتے ہو۔ (جو درج ذیل ہیں:)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ
عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

فجر کی پہلی اذان میں یہ کلمات کہنے ہیں:

اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ۔ "نماز نیند سے بہتر ہے"۔

راوی کہتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اقامت کے کلمات بھی سکھائے' جو دو مرتبہ تھے (وہ درج ذیل ہیں:)

"اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ حَیَّ عَلَی
الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

7 - باب اَذَانِ الْمُنْفَرِدَیْنِ فِی السَّفَرِ .

باب: جب دو آدمی سفر کر رہے ہوں' تو ان کا اذان دینا

633 - اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ وَكِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِیْ وَقَالَ مَرَّةً اُخْرٰی اَنَا وَصَاحِبٌ لِیْ فَقَالَ "اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِیْمَا وَلْیَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا".

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' میں اور میرا چچازاد بھائی (ہم دونوں حاضر ہوئے)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں اور میرے ساتھ میرا ایک دوست تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم سفر کر رہے ہو' تو تم اذان دو اور اقامت کہو اور تم دونوں میں جو عمر میں بڑا ہے' وہ تمہاری امامت کرے"۔

8 - باب اجْتِزَاءِ الْمَرْءِ بِاَذَانِ غَیْرِهٖ فِی الْحَضَرِ .

باب: حضر کے دوران کسی بھی ایک شخص کا اذان دینا دوسروں کے لیے کافی ہوگا .

634 - اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ قَالَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُّتَقَارِبُوْنَ فَاَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِیْنَ لَیْلَةً وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَحِیْمًا رَفِیْقًا فَظَنَّ اَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا اِلٰی اَهْلِنَا فَسَاَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَاهُ مِنْ اَهْلِنَا فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ "ارْجِعُوْا اِلٰی اَهْلِیْكُمْ فَاَقِیْمُوْا عِنْدَهُمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ اِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْیَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ".

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' ہم جوان لوگ تھے' ہماری عمریں ایک دوسرے کے قریب تھیں' ہم آپ ﷺ کے ہاں بیس دن ٹھہرے' نبی اکرم ﷺ بڑے مہربان اور نرم دل تھے' آپ ﷺ کو اندازہ ہو گیا' کہ ہمیں اپنے گھر والوں کی کمی محسوس ہو رہی ہے' آپ ﷺ نے ہم سے دریافت کیا' کہ ہم اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہیں' ہم نے آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب تم اپنے گھر واپس چلے جاؤ' وہاں قیام کرنا' ان لوگوں کو تعلیم دینا' انہیں حکم دینا جب نماز کا وقت آجائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص تمہارے لیے اذان دے اور جو شخص عمر میں تم سب سے بڑا ہو' وہ تمہاری امامت کرے۔

635 - اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ فَقَالَ لِیْ اَبُوْ قِلَابَةَ هُوَ حَیٌّ اَفَلَا تَلْقَاهُ . قَالَ اَیُّوْبُ فَلَقِیْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمَّا كَانَ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ فَذَهَبَ اَبِیْ بِاِسْلَامِ اَهْلِ حِوَائِنَا فَلَمَّا قَدِمَ اسْتَقْبَلْنَاهُ فَقَالَ جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا فَقَالَ "صَلُّوْا صَلَاةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِیْ حِیْنِ كَذَا

633-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة والاقامة و كذلك بعرفة و جمع (الحديث 630)، و في الجهاد، باب سفر الاثنين (الحديث 2848) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 293) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الاذان في السفر (الحديث 205) . واخرجه النسائي في الامامة، تقديم ذوي السن (الحديث 780) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 979) والحديث عند: البخاري في الاذان، باب من قال: ليؤذن في السفر مؤذن واحد (الحديث 628) مطولاً، وباب الاذان للمسافر اذا كانوا جماعة و الاقامة (الحديث 231) مطولاً، وباب اثنان فما فوقهما جماعة (الحديث 658)، وباب اذا استووا في القراءة فليؤمهم اكبرهم (الحديث 685) مطولاً و باب المكث بين السجدتين (الحديث 819) و في الادب، باب رحمة الناس و البهائم (الحديث 6008) مطولاً، وفي اخبار الآحاد (الحديث 7246) مطولاً . و مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 292) مطولاً . و ابي داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 589) و النسائي في الاذان، اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 634)، و اقامة كل واحد لنفسه (الحديث 668) . تحفة الاشراف (11182) .

634-تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

635-اخرجه البخاري في المغازي، باب . 53 . (الحديث 4302) مطولاً . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585 و586 و 587) و النسائي في القبلة، الصلاة في الازار (الحديث 766)، و في الامامة، امامة الغلام قبل ان يحتلم (الحديث 788) . تحفة الاشراف (4565) .

فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا ۔"

☆☆ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب مکہ فتح ہو گیا تو ہر قوم نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی میرے والد بھی اپنی بستی کے لوگوں کے ہمراہ اسلام قبول کرنے کے لیے چلے گئے' جب وہ واپس آئے' تو ہم نے ان کا استقبال کیا۔ میرے والد نے بتایا: اللہ کی قسم! میں اللہ کے سچے رسول کے پاس سے آ رہا ہوں' انہوں نے یہ فرمایا ہے' کہ تم نے فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے' فلاں نماز فلاں وقت میں ادا کرنی ہے۔

(اور یہ بھی فرمایا ہے) جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم میں سے کوئی ایک شخص اذان دے اور تمہاری امامت وہ شخص کرے جسے قرآن سب سے زیادہ آتا ہو۔

9 - باب الْمُؤَذِّنَيْنِ لِلْمَسْجِدِ الْوَاحِدِ ۔

باب: ایک ہی مسجد میں دو مؤذن مقرر کرنا

636 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔"

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق ہونے سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن اُم مکتوم اذان نہیں دیتا"۔

637 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔"

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بلال رات میں ہی (یعنی صبح صادق سے پہلے ہی) اذان دے دیتا ہے' تو تم لوگ (سحری میں) اس وقت تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک ابن اُم مکتوم کی اذان نہیں سن لیتے"۔

10 - باب هَلْ يُؤَذِّنَانِ جَمِيْعًا اَوْ فُرَادٰى ۔

باب: کیا دونوں مؤذن ایک ساتھ اذان دیں گے؟ یا الگ' الگ دیں گے؟

638 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ

636-اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان بعد الفجر (الحديث 620) . تحفة الاشراف (7237) .

637-اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر، و بيان صفة الفجر الذي تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم، و دخول وقت صلاة الصبح و غير ذلك (الحديث 36) . و اخرجه الترمذي في الصلاة باب ما جاء في الاذان بالليل (الحديث 203) . تحفة الاشراف (6909) .

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ۔" قَالَتْ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَصْعَدَ هٰذَا ۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب بلال اذان دے رہا ہو' تو تم لوگ کھاتے پیتے رہا کرو' یہاں تک کہ ابن اُم مکتوم اذان دے (تو کھانے پینے سے رُک جایا کرو)"۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ ان دونوں کی اذان کے درمیان صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ وہ نیچے اتر رہے ہوتے تھے اور یہ چڑھ رہے ہوتے تھے۔

639 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمَّتِهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَذَّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَاِذَا اَذَّنَ بِلَالٌ فَلَا تَاْكُلُوْا وَلَا تَشْرَبُوْا ۔"

★★ سیدہ اُنیسہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب ابن اُم مکتوم اذان دے رہا ہو' تو اس وقت تم کھا پی لیا کرو اور جب بلال اذان دے' تو تم اس وقت کچھ کھایا پیا نہ کرو"۔

(اس روایت میں شاید راوی کو وہم ہوا ہے۔)

11 - باب الْاَذَانِ فِيْ غَيْرِ وَقْتِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دینا

640 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ لِيُوْقِظَ نَائِمَكُمْ وَلِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ اَنْ

اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان قبل الفجر (الحديث 622 و 623) مختصراً، و في الصوم، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم لا يمنعكم من سحوركم اذان بلال) (الحديث 1918 و 1919) . و اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر، و بيان صفة الفجر الذي تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح و غير ذلك (الحديث 38) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب استحباب اتخاذ مؤذنين للمسجد الواحد (الحديث 27) . تحفة الاشراف (17535) .

اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (15783) .

اخرجه البخاري في الاذان، باب الاذان قبل الفجر (الحديث 621) مطولاً، و في الطلاق، باب الاشارة في الطلاق و الامور (الحديث 5298) مطولاً، و في اخبار الآحاد (الحديث 7247) مطولاً . و اخرجه مسلم في الصيام، باب بيان ان الدخول في الصوم يحصل بطلوع الفجر، و ان له الاكل و غيره حتى يطلع الفجر و بيان صفة الفجر تتعلق به الاحكام من الدخول في الصوم و دخول وقت صلاة الصبح، و غير ذلك (الحديث 39 و 40) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصوم، باب وقت السحور (الحديث 2347) مطولاً . و اخرجه النسائي في الصيام، كيف الفجر (الحديث 2169) و اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء في تاخير السحور (الحديث 1696) مطولاً . تحفة الاشراف (9375) .

يَقُوْلُ هٰكَذَا " يَعْنِيْ فِي الصُّبْحِ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"بلال رات میں ہی اذان دے دیتا ہے تاکہ سوئے ہوئے شخص کو بیدار کر دے اور نوافل ادا کرنے والا (سحری کرنے کے لیے اپنے گھر) واپس چلا جائے"۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے صبح صادق کے بارے میں فرمایا تھا: وہ اس طرح ظاہر نہیں ہوتی۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی ؒ تحریر کرتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ، امام محمد اور سفیان ثوری اس بات کے قائل ہیں۔ فجر کی اذان اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک صبح صادق نہیں ہو جاتی۔

جبکہ امام ابویوسف ؒ امام مالک ؒ امام اوزاعی ؒ اور امام شافعی ؒ اس بات کے قائل ہیں: فجر کی اذان صبح صادق ہونے سے پہلے دی جاسکتی ہے۔

12 - باب وَقْتِ اَذَانِ الصُّبْحِ .

باب: فجر کی اذان کا وقت

641 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ سَائِلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصُّبْحِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَاَذَّنَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَخَّرَ الْفَجْرَ حَتّٰى اَسْفَرَ ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ قَالَ "هٰذَا وَقْتُ الصَّلَاةِ" .

☆☆ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے فجر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال ؓ کو یہ حکم دیا' کہ جیسے ہی صبح صادق ہو جائے' وہ اذان دیدیں۔ پھر اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز کو مؤخر کر دیا' یہاں تک کہ روشنی ہوگئی' پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو حضرت بلال ؓ نے اقامت کہی اور نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی۔

پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ نماز کا وقت ہے"۔

13 - باب كَيْفَ يَصْنَعُ الْمُؤَذِّنُ فِيْ اَذَانِهٖ .

باب: مؤذن اذان دیتے ہوئے کیا کرے؟

642 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ فِيْ اَذَانِهٖ هٰكَذَا يَنْحَرِفُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا .

☆☆ عون بن ابوجحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا' حضرت بلال ؓ آئے اور انہوں نے اذان دینا شروع کی تو اذان کے دوران انہوں نے اس طرح کیا یعنی دائیں اور بائیں طرف گھومے تھے۔

شرح

امام طحاوی ؒ تحریر کرتے ہیں فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: اذان میں کلمہ شہادت پڑھتے وقت قبلہ کی طرف رخ کیا جائے گا۔

تاہم "حی علی الصلوٰۃ" "حی علی الفلاح" کہتے وقت اپنے سر کو دائیں طرف اور بائیں طرف پھیرا جائے گا اور اگر کوئی شخص اپنے منارے میں گھوم جاتا ہے' تو یہ بہتر ہے۔

سفیان ثوری بھی اسی بات کے قائل ہیں۔ تاہم انہوں نے منارے میں گھومنے کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام مالک سے یہ سوال کیا گیا: کیا اذان دینے والا شخص گھوم سکتا ہے؟ تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور فرمایا: میں اسے درست نہیں سمجھتا۔ یہ روایت ابن قاسم کی ہے۔

ابن قاسم یہ کہتے ہیں: امام مالک ؒ کے بارے میں مجھ تک یہ روایت بھی پہنچی ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا ہے: اگر وہ منارے میں اس لئے گھومتا ہے تاکہ زیادہ لوگوں تک آواز پہنچائے تو ٹھیک ہے' ورنہ درست نہیں ہوگا۔

لیث بن سعد فرماتے ہیں: مؤذن جہاں اذان دے رہا ہے وہ وہیں کھڑا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اپنی اذان سے مکمل طور پر فارغ نہیں ہو جاتا۔

امام شافعی ؒ یہ فرماتے ہیں: مؤذن "حی علی الصلوٰۃ" اور "حی علی الفلاح" کہتے وقت اپنے سر کو دائیں اور بائیں طرف گھمائے گا تاہم اس کے پاؤں اپنی جگہ پر موجود رہیں گے۔

14 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْاَذَانِ .

باب: بلند آواز میں اذان دینا

643 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ الْاَنْصَارِيُّ الْمَازِنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ لَهٗ اِنِّيْ اَرَاكَ تُحِبُّ الْغَنَمَ وَالْبَادِيَةَ فَاِذَا كُنْتَ فِيْ غَنَمِكَ اَوْ بَادِيَتِكَ فَاَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ فَاِنَّهٗ لَا يَسْمَعُ مَدٰى

---

641 - انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (815) .

642 - اخرجه البخاري في الاذان، باب هل يتتبع المؤذن فاه ههنا و ههنا، و هل يلتفت في الاذان (الحديث 634) بمعناه . تحفة الاشراف (11807) .

643 - اخرجه البخاري في الاذان، باب رفع الصوت بالنداء (الحديث 609)، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7548) . و اخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 723) . تحفة الاشراف (4105) .

صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَهِدَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت ابوسعید خدری ؓ نے اُن سے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل میں (یعنی آبادی سے باہر) رہنا پسند کرتے ہو تو جب تم اپنی بکریوں میں ہو تو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جنگل میں ہو تو تم نماز کے لیے اذان دو اور بلند آواز میں دو کیونکہ مؤذن کی آواز جہاں تک جاتی ہے وہاں جو بھی جن انسان یا جو بھی چیز اس آواز کو سنتی ہے تو قیامت کے دن وہ اس مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے بتایا ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے۔

644 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ - يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِىْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِىْ يَحْيٰى عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ سَمِعَهٗ مِنْ فَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ" .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے:

"مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ہر خشک اور تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے"۔

645 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ الْكُوْفِىِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ بِمَدِّ صَوْتِهٖ وَيُصَدِّقُهٗ مَنْ سَمِعَهٗ مِنْ رَّطْبٍ وَّيَابِسٍ وَّلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى مَعَهٗ" .

☆☆ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں اور مؤذن کی آواز کے حساب سے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جو بھی خشک یا تر چیز اس کی آواز کو سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور جو شخص اس اذان کو سن کر نماز ادا کرتا ہے اس شخص کی مانند اجر بھی (مؤذن کو ملتا ہے)۔

15 - باب التَّثْوِيْبِ فِىْ اَذَانِ الْفَجْرِ .

فجر کی اذان میں "تثویب" (سنت ہے)

646 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِىْ سَلْمَانَ عَنْ اَبِىْ

644-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث 515) مطولا . و اخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب فضل الاذان و ثواب المؤذنين (الحديث 724) مطولاً . تحفة الاشراف (15466) .

645-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1888) .

646-انفرد به النسائي . سياتي في الاذان، التثويب في اذان الفجر (الحديث 647) . تحفة الاشراف (12170) .

مَحْذُوْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُؤَذِّنُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ اَقُوْلُ فِىْ اَذَانِ الْفَجْرِ الْاَوَّلِ حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت ابومحذورہ ؓ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے لیے اذان دیا کرتا تھا اور میں فجر کی اذان میں یہ کہتا تھا:

حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ فجر کی اذان میں تثویب کہی جائے گی یعنی "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلوٰۃ خیر من النوم" کے الفاظ دو مرتبہ کہے جائیں گے۔

647 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَيْسَ بِاَبِىْ جَعْفَرٍ الْفَرَّاءِ .

☆☆ یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام نسائی بیان کرتے ہیں: ابوجعفر نامی راوی ابوجعفر الفراء نہیں ہے۔

16 - باب اٰخِرِ الْاَذَانِ .

باب: اذان کا اختتام

648 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ بِلَالٍ قَالَ اٰخِرُ الْاَذَانِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

☆☆ حضرت بلال ؓ فرماتے ہیں کہ اذان کا اختتام اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ پر ہوتا ہے۔

649 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ اٰخِرُ اَذَانِ بِلَالٍ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . (حدیث مرسل)

☆☆ اسود بیان کرتے ہیں حضرت بلال ؓ کی اذان کا اختتام اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الہ الا اللّٰہ پر ہوتا تھا۔

650 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ مِثْلَ ذٰلِكَ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسود سے منقول ہے۔

651 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ

647-تقدم في الاذان، التثويب في اذان الفجر (الحديث 646) .

648-انفرد به النسائي، و سياتي في الاذان، آخر الاذان (الحديث 649 و 650) . تحفة الاشراف (2031) .

649-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .

650-تقدم في الاذان، آخر الاذان (الحديث 648) .

الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ اٰخِرَ الْاَذَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

★★ اسود بن یزید' حضرت ابومحذورہ ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: اذان کا اختتام لا الٰہ الا اللہ پر ہوتا ہے۔

17 - باب الْاَذَانِ فِي التَّخَلُّفِ عَنْ شُهُوْدِ الْجَمَاعَةِ فِي اللَّيْلَةِ الْمَطِيْرَةِ .

باب: جب رات کے وقت بارش ہو رہی ہو' تو اذان کے دوران جماعت میں شریک نہ ہونے کا اعلان کر

652 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا رَجُلٌ مِّنْ ثَقِيْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُنَادِيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِيْ فِيْ لَيْلَةٍ مَطِيْرَةٍ فِي السَّفَرِ يَقُوْلُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ صَلُّوْا فِيْ رِحَالِكُمْ .

★★ عمرو بن اوس' ثقیف قبیلے سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف سے اعلان کرنے والے شخص کو سنا' یعنی سفر کے دوران بارش والی رات میں (نبی اکرم ﷺ کے مؤذن نے یہ اعلان کیا:) حی علی الصلوٰۃ' حی علی الفلاح' کے بعد کہا: صلوا فی رحالکم تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلو۔

653 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ فَقَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ بَارِدَةٌ ذَاتُ مَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ .

★★ نافع بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ رات کے وقت جب سردی بھی زیادہ تھی اور ہوا بھی چل رہی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نماز کے لیے اذان دیتے ہوئے یہ کلمات کہے' اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کرلو۔ (بعد میں حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے وضاحت کی) جب رات کے وقت سردی زیادہ ہوتی تھی اور بارش ہو رہی ہوتی تھی تو نبی اکرم ﷺ مؤذن کو یہ کلمات کہنے کی ہدایت کرتے تھے:

"اپنی رہائش گاہ پر ہی نماز ادا کرلو"۔

18 - باب الْاَذَانِ لِمَنْ يَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِيْ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا .

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو' اس کا اذان دینا

651- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (12171) .

652- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15706) .

653- اخرجه البخاري في الاذان، باب الرخصة في المطر و العلة ان يصلي في رحله (الحديث 666) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الصلاة في الرحال في المطر (الحديث 22) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التخلف عن الجماعة في الليلة الباردة او الليلة المطيرة (الحديث 1063) . تحفة الاشراف (8342) .

654 - اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ حَتّٰى اِذَا انْتَهٰى اِلٰى بَطْنِ الْوَادِيْ خَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

★★ امام جعفر صادق ؓ اپنے والد امام محمد الباقر ؓ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ روانہ ہوئے اور عرفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ ﷺ کو خیمہ نظر آیا جو وادی نمرہ میں آپ ﷺ کے لیے لگایا گیا تھا' آپ ﷺ نے وہاں پڑاؤ کیا' یہاں تک کہ جب سورج ڈھل گیا تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ ﷺ کی اونٹنی قصواء پر پالان رکھ دیا گیا۔

آپ ﷺ وہاں سے وادی کے درمیان پہنچے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا' پھر حضرت بلال ؓ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر حضرت بلال ؓ نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' آپ ﷺ نے ان دو نمازوں کے درمیان کوئی نماز ادا نہیں کی۔

19 - باب الْاَذَانِ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِ الْاُوْلٰى مِنْهُمَا .

باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد' دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے

اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا

655 - اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى الْمُزْدَلِفَةِ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِاَذَانٍ وَّاِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا .

★★ امام جعفر صادق ؓ اپنے والد (امام باقر ؓ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے یہ بات بیان کی ہے:

"نبی اکرم ﷺ وہاں سے روانہ ہوئے' یہاں تک کہ مزدلفہ تشریف لے آئے' وہاں آپ ﷺ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ہمراہ ادا کی' آپ ﷺ نے ان دونوں نمازوں کے علاوہ کوئی اور نماز ادا نہیں کی"۔

656 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

---

654 تقدم في المواقيت، الجمع بين الظهر و العصر بعرفة (الحديث 603) .

655 اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (2630) .

656 تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) .

كُنَّا مَعَهُ بِجَمْعٍ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ ثُمَّ قَالَ الصَّلَاةَ ۔ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ قَالَ هٰكَذَا صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ ۔

★★ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: ہم لوگ ان کے ہمراہ مزدلفہ میں موجود تھے انہوں نے اذان دی' پھر اقامت کہی' پھر مغرب کی نماز پڑھائی' پھر انہوں نے فرمایا: نماز (ہونے لگی ہے) پھر انہوں نے ہمیں عشاء کی دو رکعات پڑھائیں' میں نے دریافت کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: اس جگہ پر میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں اسی طرح نماز ادا کی ہے۔

20- بَابُ الْإِقَامَةِ لِمَنْ جَمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ ۔

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے' اس کا اقامت کہنا

657- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

★★ سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات بیان کی کہ انہوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

658- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ - وَهُوَ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ - قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ ۔

★★ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں مزدلفہ میں ایک اقامت کے ساتھ (دو نمازیں ایک ساتھ ادا کی تھیں)۔

659- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بِالْمُزْدَلِفَةِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بِإِقَامَةٍ وَلَمْ يَتَطَوَّعْ قَبْلَ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا وَلَا بَعْدُ ۔

657- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) ۔

658- تقدم في الصلاة، باب صلاة المغرب (الحديث 480) ۔

659- اخرجه البخاري في الحج، باب من جمع بينهما و لم يتطوع (الحديث 1673) بنحوه ۔ و اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة بجمع (الحديث 1927 و 1928) بنحوه ۔ و اخرجه النسائي في مناسك الحج، الجمع بين الصلاتين بالمزدلفة (الحديث 3028)، تحفة الاشراف (6923) ۔

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مزدلفہ میں دو نمازوں کو ایک ساتھ ادا کیا تھا' آپ ﷺ نے ان میں سے ہر ایک نماز الگ اقامت کے ساتھ پڑھی تھی' آپ ﷺ نے ان دونوں میں سے کسی بھی نماز سے پہلے یا اس کے بعد کوئی (نفل نماز) ادا نہیں کی تھی۔

21- بَابُ الْأَذَانِ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَوَاتِ ۔

باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا

660- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَغَلَنَا الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ فِي الْقِتَالِ مَا نَزَلَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَكَفَى اللّٰهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ) فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا ثُمَّ أَقَامَ لِلْعَصْرِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا ثُمَّ أَذَّنَ لِلْمَغْرِبِ فَصَلَّاهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا لِوَقْتِهَا ۔

★★ عبدالرحمٰن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوۂ خندق کے دن مشرکین نے ہمیں ظہر (کے وقت کے بعد کوئی) نماز ادا کرنے کا موقع نہیں دیا' یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا' یہ جنگ کے دوران اللہ تعالیٰ کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے' بعد میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل کر دیا تھا:

"جنگ کے دوران مسلمانوں کی مدد کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے"۔

(شام کے وقت) نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا۔ جس طرح آپ ﷺ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عصر کے لیے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو بھی اسی طرح ادا کیا' جس طرح آپ ﷺ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے' پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کے لیے اذان دی تو نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کو اسی طرح ادا کیا جس طرح آپ ﷺ اسے اس کے مخصوص وقت میں ادا کرتے تھے۔

22- بَابُ الْاِجْتِزَاءِ لِذٰلِكَ كُلِّهِ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَالْإِقَامَةِ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا

باب: اسی طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے

661- أَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ

660- انفرد به النسائي ، تحفة الاشراف (4126) ۔

661- تقدم في المواقيت، كيف يقضي الفائت من الصلاة (الحديث 621) ۔

الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مشرکین نے نبی اکرم ﷺ کو غزوۂ خندق کے دن چار نمازیں ادا کرنے کا موقع نہیں دیا' تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے اذان دی' پھر اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز ادا کی' پھر انہوں نے اقامت کہی تو نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز ادا کی۔

23 - بَابُ الِاكْتِفَاءِ بِالْإِقَامَةِ لِكُلِّ صَلَاةٍ .

باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا

662 - أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُمْ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا فِي غَزْوَةٍ فَحَبَسَنَا الْمُشْرِكُونَ عَنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ فَلَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنَادِيًا فَأَقَامَ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ فَصَلَّيْنَا وَأَقَامَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَصَلَّيْنَا ثُمَّ طَافَ عَلَيْنَا فَقَالَ "مَا عَلَى الْأَرْضِ عِصَابَةٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُكُمْ ".

★★ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں شریک تھے' مشرکین نے ہمیں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء کی نماز ادا نہیں کرنے دی۔ جب مشرکین واپس چلے گئے' تو نبی اکرم ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے ظہر کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے نماز ادا کرلی' پھر اس نے عصر کی نماز کے لیے اقامت کہی تو ہم نے نماز ادا کرلی' پھر اس نے مغرب کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے مغرب کی نماز ادا کرلی' پھر اس نے عشاء کی نماز کے لیے اقامت کہی' ہم نے وہ نماز ادا کرلی'

پھر نبی اکرم ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

"اس وقت روئے زمین پر تمہارے علاوہ اور کوئی ایسا گروہ نہیں ہے' جو اللہ کا ذکر کرتا ہو"۔

24 - بَابُ الْإِقَامَةِ لِمَنْ نَسِيَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةٍ .

باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے' اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم

663 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ سُوَيْدَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ

662-تقدم في المواقيت، كيف يقضي الفائت من الصلاة (الحديث 621) .

663-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا صلى خمسًا (الحديث 1023) . تحفة الاشراف (11376) .

حُدَيْجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمًا فَسَلَّمَ وَقَدْ بَقِيَتْ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةٌ فَأَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَقَالَ نَسِيتَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلَّى لِلنَّاسِ رَكْعَةً فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ النَّاسَ فَقَالُوا لِي أَتَعْرِفُ الرَّجُلَ قُلْتُ لَا إِلَّا أَنْ أَرَاهُ فَمَرَّ بِي فَقُلْتُ هَذَا هُوَ . فَقَالُوا هَذَا طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ .

★★ حضرت معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی' آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا حالانکہ نماز کی ایک رکعت باقی تھی' ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی: آپ ﷺ نماز میں ایک رکعت بھول گئے ہیں' نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' انہوں نے نماز کے لیے اقامت کہی' پھر آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے لوگوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ ان صاحب کو پہچانتے ہیں؟ (جنہوں نے جا کر نبی اکرم ﷺ کو جا کر یہ کہا تھا کہ آپ ﷺ ایک رکعت ادا کرنا بھول گئے ہیں) میں نے جواب دیا: نہیں! (البتہ اگر میں اسے دیکھوں گا' تو پہچان لوں گا) پھر وہ صاحب میرے پاس سے گزرے تو میں نے کہا: یہ وہ صاحب ہیں' تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

25 - بَابُ أَذَانِ الرَّاعِي .

باب: چرواہے کا اذان دینا

664 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَسَمِعَ صَوْتَ رَجُلٍ يُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ - قَالَ الْحَكَمُ لَمْ أَسْمَعْ هَذَا عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى - قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذَا لَرَاعِي غَنَمٍ أَوْ رَجُلٌ عَازِبٌ عَنْ أَهْلِهِ ". فَهَبَطَ الْوَادِيَ فَإِذَا هُوَ بِرَاعِي غَنَمٍ وَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ "أَتَرَوْنَ هَذِهِ هَيِّنَةً عَلَى أَهْلِهَا ". قَالُوا نَعَمْ . قَالَ "الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى أَهْلِهَا ".

★★ حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو اذان دیتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے (جواب کے طور پر) اس کے کلمات کو دہرایا' پھر ارشاد فرمایا:

"یہ شخص یا تو ریوڑ کا چرواہا ہوگا یا اپنے گھر والوں سے دور رہ رہا ہوگا"۔

جب لوگوں نے اس معاملے کی تحقیق کی تو وہ بکریوں کا چرواہا تھا۔ (اس روایت کے الفاظ کچھ مختلف بھی نقل ہوئے ہیں)۔

(راوی کہتے ہیں) وہاں ایک مردار بکری بھی تھی' نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی یہ اپنے مالک کے نزدیک بے حیثیت ہے' دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہے۔

664-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (5251) .

26 - بَابُ الْأَذَانِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا

665 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ الْمَعَافِرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلَاةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ ."

★★ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"تمہارا پروردگار بکریوں کے اس چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے' جو کسی پہاڑ کی چوٹی پر ہوتا ہے اور نماز کے لیے اذان دیتا ہے اور پھر نماز ادا کرتا ہے"۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے اس بندے کو دیکھو جو اذان دے کر نماز ادا کر رہا ہے' یہ ایسے اس لیے کر رہا ہے' کیونکہ یہ مجھ سے ڈرتا ہے' میں نے اپنے بندے کی مغفرت کر دی اور میں اسے جنت میں داخل کروں گا"۔

27 - بَابُ الْإِقَامَةِ لِمَنْ يُصَلِّي وَحْدَهُ .

باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا

666 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي صَفِّ الصَّلَاةِ الْحَدِيثَ .

★★ حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز کی صف میں تشریف فرما تھے (اس کے بعد آگے پوری حدیث ہے)۔

665-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الاذان في السفر (الحديث 1203) تحفة الاشراف (9919) .

666-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 861) . اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 302) مطولاً . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 857 و 858 و 859 و 860) . والنسائي في التطبيق، باب الرخصة في ترك الذكر في الركوع (الحديث 1052)، و باب الرخصة في ترك الذكر في السجود (الحديث 1135) و في السهو، باب اقل ما يجزي من عمل الصلاة (الحديث 1312 و 1313) . و ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في الوضوء على ما امر الله تعالى (الحديث 460) . تحفة الاشراف (3604) .

28 - بَابُ كَيْفَ الْإِقَامَةُ .

باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟

667 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُؤَذِّنَ مَسْجِدِ الْعُرْيَانِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى مُؤَذِّنِ مَسْجِدِ الْجَامِعِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأَذَانِ فَقَالَ كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثْنَى مَثْنَى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً إِلَّا أَنَّكَ إِذَا قُلْتَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَإِذَا سَمِعْنَا قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ تَوَضَّأْنَا ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الصَّلَاةِ .

★★ ابومثنیٰ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اذان کے بارے میں دریافت کیا' تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اذان کے کلمات دو' دو مرتبہ کہے جاتے تھے اور اقامت کے کلمات ایک' ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

البتہ جب تم "قد قامت الصلوٰۃ" پڑھو گے تو اسے دو مرتبہ پڑھو گے۔

جب ہم "قد قامت الصلوٰۃ" کے الفاظ سنتے تھے' تو ہم وضو کر کے نماز کے لیے نکلتے تھے۔

29 - بَابُ إِقَامَةِ كُلِّ وَاحِدٍ لِنَفْسِهِ .

باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا

668 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِصَاحِبٍ لِي

"إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَحَدُكُمَا ."

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور میرے ساتھی سے یہ فرمایا تھا: جب نماز کا وقت ہو جائے' تو تم دونوں اذان دو اور تم دونوں اقامت کہو' پھر تم دونوں میں سے کوئی ایک تمہاری امامت کروا دے۔

30 - بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ .

باب: اذان دینے کی فضیلت

669 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ ضُرَاطٌ حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا

667-تقدم في الاذان، صفة الاذان (الحديث 627) .

668-تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

669-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل التاذين (الحديث 608) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع الصوت بالاذان (الحديث 516) . تحفة الاشراف (13818) .

ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتَّى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتَّى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتَّى يَظَلَّ الْمَرْءُ إِنْ يَدْرِي كَمْ صَلَّى".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے' تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے' اس کی ہوا خارج ہو رہی ہوتی ہے اور وہ اتنی دور چلا جاتا ہے جہاں تک اذان کی آواز نہ آ سکتی ہو' پھر جب اذان مکمل ہو جاتی ہے' تو وہ آ جاتا ہے' پھر جب نماز کے لیے اقامت کہی جاتی ہے' تو وہ پھر چلا جاتا ہے' یہاں تک کہ جب اقامت ختم ہو جاتی ہے' تو وہ پھر آ جاتا ہے اور آدمی کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات پیدا کرنا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے: فلاں چیز کو یاد کرو' فلاں چیز کو یاد کرو یعنی ان چیزوں کو یاد کرواتا ہے' جو آدمی کو یاد نہیں ہوتی ہیں' یہاں تک کہ آدمی کی یہ حالت ہو جاتی ہے' کہ اُسے یہ بھی پتا نہیں چلتا کہ اس نے کتنی رکعات ادا کی ہیں"۔

31 - بابُ الْاِسْتِهَامِ عَلَى التَّأْذِينِ

باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا

670 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا عَلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ عَلِمُوا مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر لوگوں کو یہ پتہ چل جائے کہ اذان دینے اور پہلی صف میں شامل ہونے کا کیا اجر وثواب ہے' پھر انہیں صرف قرعہ اندازی کے ذریعے اس کا موقع مل سکتا ہو' تو وہ اس کے لیے قرعہ اندازی بھی کر لیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ نماز کے لیے جانے کا کیا اجر وثواب ہے' تو وہ تیزی سے اس کی طرف جائیں گے' اگر انہیں یہ پتہ چل جائے کہ عشاء اور فجر کی نماز (باجماعت ادا کرنے) کا کیا اجر وثواب ہے' تو وہ ضرور اس میں شریک ہوں گے' خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے"۔

شرح

فرض نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے۔ خواہ وہ اس وقت کی نماز ادا کر رہا ہو یا فوت شدہ ادا کر رہا ہو' خواہ کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' یا کچھ لوگ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں۔

مالکیوں اور شوافع کے نزدیک یہ حکم مردوں اور خواتین دونوں کے لئے ہے۔ جب کہ حنابلہ اور احناف اس بات کے قائل

ہیں: خواتین اذان نہیں کہیں گی اور اقامت بھی نہیں کہیں گی۔

فقہاء کے مابین اقامت کے بارے میں تین حوالے سے اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے' جبکہ تکبیر کے کلمات چار مرتبہ ادا کئے جائیں گے اور اس کی مثال اذان کی طرح ہے۔

البتہ اقامت میں "حی علی الفلاح" کہنے کے بعد "قد قامت الصلاۃ" کا جملہ دو مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

اس اعتبار سے احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

مختلف روایات سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اقامت کے کلمات سترہ ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: اقامت کے کلمات دس ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں "قد قامت الصلاۃ" کو ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

ان حضرات کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ اذان کے کلمات جفت تعداد میں اور اقامت کے کلمات طاق تعداد میں ادا کریں۔

شوافع اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں۔ اقامت کے کلمات گیارہ ہیں۔ تمام کلمات کو ایک ایک مرتبہ ادا کیا جائے گا۔

البتہ "قد قامت الصلاۃ" کے الفاظ دو مرتبہ ادا کئے جائیں گے۔

انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول حدیث پیش کی ہے' جس میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ ادا کیے جاتے تھے' تاہم "قد قامت الصلاۃ" کو دو مرتبہ پڑھا جاتا تھا۔

اقامت کے تمام احکام وہی ہیں' جو اذان کے احکام ہیں' تاہم اس میں مزید کچھ احکام پائے جاتے ہیں۔

اقامت کے بارے میں مستحب یہ ہے کہ اسے تیزی کے ساتھ ادا کیا جائے گا اور مذاہب اربعہ کے نزدیک مستحب یہی ہے کہ جس شخص نے اذان دی ہو وہی اقامت بھی کہے تاکہ سنت کی پیروی ہو جائے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جو شخص اذان دیتا ہے وہی اقامت کہے"۔

حنابلہ کے نزدیک یہ بات مستحب ہے' جس جگہ اذان دی گئی تھی اقامت بھی وہیں کہی جائے' کیونکہ اقامت کا بنیادی مقصد بھی اطلاع دینا ہے۔

اس لئے یہ بھی اسی جگہ پر مشروع ہو گی جہاں اذان دی گئی تھی۔

32 - باب اتِّخَاذِ الْمُؤَذِّنِ الَّذِي لَا يَأْخُذُ عَلَى أَذَانِهِ أَجْرًا

باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا' جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو

670- تقدم في المواقيت، الرخصة في أن يقال للعشاء العتمة (الحديث 539)

671- اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اجْعَلْنِيْ اِمَامَ قَوْمِيْ۔ فَقَالَ "اَنْتَ اِمَامُهُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا"۔

★★ حضرت عثمان بن ابوالعاص ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ مجھے میری قوم کا امام مقرر کر دیجئے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم ان کے امام ہو تم ان میں سے ضعیف لوگوں کا خیال رکھنا اور ایسے شخص کو مؤذن بنانا جو اذان دینے کا معاوضہ نہ لیتا ہو"۔

33- باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ ۔

باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا

672- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ"۔

★★ حضرت ابوسعید خدری ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم اذان سنو تو اس کی مانند کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے"۔

شرح

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ "مؤذن جو کہتا ہے تم بھی اس کی مانند کہو"۔

علامہ ابن عبدالبر فرماتے ہیں: علماء نے اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: جو شخص اذان سنتا ہے وہ اسی کی مانند کلمات کہے گا۔ جو مؤذن کہتا ہے اور اذان کے آغاز سے لے کر اختتام تک وہی کلمات دہرائے گا جو مؤذن نے کہے تھے۔

ان حضرات نے اس حدیث کے ظاہر کو اپنی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے اور اس کے عموم سے استدلال کیا ہے۔

سیدہ اُم حبیبہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب میرے پاس موجود ہوتے ہوئے مؤذن کو سنتے تو آپ ﷺ وہی

671- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اخذ الاجر على التاذين (الحديث 531) . والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب من ام قوما فليخفف (الحديث 987) . تحفة الاشراف (9770) .

672- اخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول اذا سمع المنادي (الحديث 611) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 10) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 522) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل اذا اذن المؤذن (الحديث 208) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 720) . تحفة الاشراف (4150) .

کلمات کہا کرتے تھے جو مؤذن کہہ رہا ہوتا تھا یہاں تک کہ آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔

اسی طرح بعض دیگر روایات میں یہی بات منقول ہے کہ جو کلمات مؤذن کہتا ہے اس کی مانند کلمات کہے جائیں گے۔

جبکہ بعض اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مؤذن جو کہتا ہے اسی کی مانند کلمات کہے جائیں گے البتہ "حی علی الصلاۃ" اور "حی علی الفلاح" کے جواب میں "لاحول ولاقوۃ الا باللہ" پڑھا جائے گا۔

ان حضرات نے اپنے مؤقف کی تائید میں حضرت عمر بن خطاب ؓ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے اور حضرت معاویہ ؓ کے حوالے سے منقول حدیث کو پیش کیا ہے۔

تاہم حضرت معاویہ ؓ کے حوالے سے منقول روایت کے الفاظ میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

34- باب ثَوَابِ ذٰلِكَ ۔

باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب

673- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ خَالِدٍ الزُّرَقِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّضْرَ بْنَ سُفْيَانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِيْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے حضرت بلال ؓ اذان دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اس کی مانند کلمات کہتا ہے (یعنی اذان کا جواب دیتا ہے) وہ جنت میں داخل ہوگا"۔

35- باب الْقَوْلِ مِثْلَ مَا يَتَشَهَّدُ الْمُؤَذِّنُ ۔

باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا

674- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فَاَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ حَدَّثَنِيْ هٰكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

★★ مجمع بن یحییٰ انصاری بیان کرتے ہیں: میں حضرت ابوامامہ بن سہل ؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، مؤذن نے اذان

---

67 اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (14641) .

اخرجه البخاري في الجمعة، باب يجيب الامام على المنبر اذا سمع النداء (الحديث 914) بمعناه . و اخرجه النسائي في الاذان، القول مثل ما يتشهد المؤذن (الحديث 675) . تحفة الاشراف (11400) .

دی اس نے اللہ اکبر کہا تو حضرت ابوامامہ ؓ نے بھی دو مرتبہ تکبیر کہی' مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت ابوامامہ ؓ نے بھی کلمہ شہادت دو مرتبہ پڑھا۔ مؤذن نے اشھد ان محمد رسول اللہ کہا تو حضرت ابوامامہ ؓ نے بھی یہ کلمہ دو مرتبہ پڑھا' پھر انہوں نے یہ بات بیان کی کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان ؓ نے یہ حدیث مجھے اسی طرح بیان کی ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے طور پر بیان کی ہے۔

675- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُجَمِّعٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ .

★★ ایک اور سند کے ساتھ یہ بات منقول ہے۔ حضرت ابوامامہ بن سہل ؓ نے فرمایا کہ میں نے حضرت معاویہ ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا ہے: آپ ﷺ نے مؤذن کو سنا تو اس کی مانند کلمات کہے' جو مؤذن نے کہے تھے۔

36- باب الْقَوْلِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ .

باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا' کہا جائے؟

676- أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالاَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلاَةِ قَالَ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلاَحِ قَالَ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللَّهِ وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ .

★★ علقمہ بن وقاص کہتے ہیں' کہ میں حضرت معاویہ ؓ کے پاس موجود تھا' اسی دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ ؓ نے وہی کلمات کہے' جو مؤذن نے کہے تھے' جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ ؓ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔

جب مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ ؓ نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھا۔

اس کے بعد انہوں نے وہی کلمات پڑھے جو مؤذن نے کہے تھے۔

پھر حضرت معاویہ ؓ نے بتایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو اس کی مانند کہتے ہوئے (یعنی اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

675- تقدم في الاذان ، القول مثل ما يتشهد المؤذن (الحديث 674) .

676- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11431) .

37- باب الصَّلاَةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الأَذَانِ .

باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

677- أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ أَنَّ كَعْبَ بْنَ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لاَ تَنْبَغِي إِلاَّ لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سنو تو اُسی کی مانند کلمات کہو' جو وہ کہتا ہے (اور پھر اذان ختم ہو جانے کے بعد) تم مجھ پر درود بھیجو' کیونکہ جو شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجتا ہے' اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتا ہے' پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلے کی دعا کرو' چونکہ یہ جنت میں ایک مخصوص مقام ہے' جو اللہ تعالیٰ کے کسی ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے یہ پوری اُمید ہے' کہ وہ ایک بندہ میں ہوں گا' جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا کرے گا' اس کے لیے (میری) شفاعت حلال ہو جائے (یعنی اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی)۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں:

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا مستحب ہے۔ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک اذان سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے اور یہ مؤذن اور اذان سننے والے شخص دونوں کے لیے سنت ہے' جیسا کہ آگے آنے والی حدیث میں اس بات کا تذکرہ موجود ہے۔

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر مؤذن کے باقاعدہ بلند آواز میں درود پڑھنے کا رواج صلاح الدین ایوبی ؒ کے زمانے میں ہوا تھا۔

فقہاء نے اسے "بدعت حسنہ" قرار دیا ہے۔

677- اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 11) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 523) . و اخرجه الترمذي في المناقب، باب فضل النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3614) . تحفة الاشراف (8871) .

38 - باب الدُّعَاءِ عِنْدَ الْأَذَانِ .

باب: اذان کے وقت دعا کرنا

678 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ الْحُكَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ".

☆☆ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص اذان سن کر یہ کلمات پڑھے:

"میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، وہی ایک معبود ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے، اسلام کے دین ہونے سے راضی ہوں (یعنی ان پر ایمان رکھتا ہوں)"۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:

"تو اس شخص کے گناہوں کی مغفرت کر دی جائے گی"۔

679 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ الَّذِي وَعَدْتَهُ إِلَّا حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ".

☆☆ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا مانگے:

"اے اللہ! اے اس کامل دعوت اور اس کے نتیجے میں کھڑے ہونے والی نماز کے پروردگار! تو حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطاء فرما! اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچادے! جس کا تو نے ان کے ساتھ وعدہ کیا ہے"۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:)

678-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وسلم ثم يسال الله له الوسيلة (الحديث 13) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول اذا سمع المؤذن (الحديث 525) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ما يقول الرجل اذا اذن المؤذن من الدعاء (الحديث 210) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 721) . تحفة الاشراف (3877) .

679-اخرجه البخاري في الاذان، باب الدعاء عند النداء (الحديث 614)، و في التفسير، باب (عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا) (الحديث 4719) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما جاء في الدعاء عند الاذان (الحديث 529) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه آخر (الحديث 211) . واخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب ما يقال اذا اذن المؤذن (الحديث 722) . تحفة الاشراف (3046) .

"تو ایسے شخص کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہو جائے گی (یعنی اسے میری شفاعت نصیب ہوگی)"۔

شرح

اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنے کے بعد دعا مانگنا بھی سنت ہے۔ تاہم اس دعا کے کلمات کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف راویوں نے الفاظ کی کمی وبیشی کے ہمراہ یہ دعا نقل کی ہے۔

39 - باب الصَّلَاةِ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ .

باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا

680 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ كَهْمَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی۔ ہر دو اذانوں (یعنی اذان اور اقامت) کے درمیان نماز ادا کی جائے گی"۔

(یہ حکم اس شخص کے لیے ہے) جو (اس دوران نماز ادا کرنا) چاہے۔

شرح

یہاں امام نسائی نے جو ترجمۃ الباب نقل کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اذان ہو جانے کے بعد باجماعت نماز ہونے سے پہلے سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ ان میں سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ دونوں شامل ہیں۔

حدیث کے الفاظ "جو چاہے" کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سنتیں ادا کرنا واجب نہیں ہے اور متن کے الفاظ میں "دو اذانوں" سے مراد "اذان اور اقامت" ہے جیسا کہ مصنف نے ترجمۃ الباب میں اسی بات کی طرف اشارہ کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات ادا کرنا جائز ہے۔ بلکہ انہیں ادا کرنا مستحب ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

تاہم علامہ ابوالحسن سندھی کا یہ قول بے محل نظر ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کی ترغیب دی

680-اخرجه البخاري في الاذان، باب كم بين الاذان و الاقامة و من ينتظر الاقامة (الحديث 624)، و باب بين كل اذانين صلاة لمن شاء (الحديث 627) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب بين كل اذانين صلاة (الحديث 304) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة قبل المغرب (الحديث 1283) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة قبل المغرب (الحديث 185) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ما جاء في الركعتين قبل المغرب (الحديث 1162) . تحفة الاشراف (9658) .

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک قول کے مطابق امام شافعی ؒ کے نزدیک مغرب کا وقت صرف اتنا ہوتا ہے' جتنی دیر میں پانچ رکعات ادا کی جا سکیں لہٰذا اس حدیث کے حکم میں مغرب کی نماز شامل نہیں ہوگی۔

نیز نبی اکرم ﷺ کے بارے میں بھی کوئی ایسی روایت نہیں ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کی اذان ہو جانے کے بعد سنتیں ادا کیا کرتے تھے حالانکہ نبی اکرم ﷺ نوافل کا سب سے زیادہ اہتمام کرتے تھے۔

681 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ الْمُؤَذِّنُ اِذَا اَذَّنَ قَامَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَبْتَدِرُونَ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ شَيْءٌ .

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں (نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں) جب مؤذن اذان دے دیتا تھا تو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے بعض حضرات اٹھ کر تیزی سے ستون کی طرف لپکتے تھے اور نماز ادا کر لیتے تھے یہاں تک کہ جب نبی اکرم ﷺ تشریف لے آتے تھے' تو وہ لوگ اسی طرح نماز ادا کر رہے ہوتے تھے۔

یہ لوگ مغرب سے پہلے بھی (نفل) ادا کر لیا کرتے تھے' حالانکہ اس وقت اذان اور اقامت کے درمیان زیادہ فرق نہیں ہوتا تھا۔

40 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ .

باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت

682 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَمَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ النِّدَاءِ حَتّٰى قَطَعَهُ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ اشعث بن ابوشعثاء اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے حضرت ابوہریرہ ؓ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ ایک مرتبہ ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

681-اخرجه البخاري في الاذان، باب كم بين الاذان و الاقامة، و من ينتظر الاقامة (الحديث 625) . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى الاسطوانة (الحديث 503) . تحفة الاشراف (1112) .

682-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن الخروج من المسجد اذا اذن المؤذن (الحديث 258 و 259) بنحوه . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 536) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 204) بنحوه . و اخرجه النسائي في الاذان، التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 683) . و اخرجه ابن ماجه في الاذان و السنة فيها، باب اذا اذن و انت في المسجد فلا تخرج (الحديث 733) بنحوه . تحفة الاشراف (13477) .

شرح

اذان ہو جانے کے بعد باجماعت نماز ہونے سے پہلے مسجد سے باہر جانا مکروہ ہے البتہ کسی عذر کی وجہ سے باہر جایا جا سکتا ہے اس کی دلیل یہی مذکور بالا روایت ہے جسے امام نسائی نے یہاں نقل کیا ہے اور اس بارے میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

683 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو صَخْرَةَ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا نُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصَى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ ابوشعثاء بیان کرتے ہیں' ایک شخص اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے باہر چلا گیا تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: "اس شخص نے حضرت ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی ہے"۔

41 - باب اِيذَانِ الْمُؤَذِّنِينَ الْاَئِمَّةَ بِالصَّلَاةِ .

باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا)

684 - اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَاُ اَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً ثُمَّ يَرْفَعُ رَاْسَهُ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مَعَهُ وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحَدِيثِ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ عشاء کی نماز کے بعد سے لے کر صبح صادق ہونے تک گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے' آپ ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے' اور ایک رکعت کے ذریعے تمام نماز کو طاق کر لیتے تھے پھر آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے جو اتنا طویل ہوتا تھا' جتنی دیر میں کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر سکتا ہے' پھر آپ ﷺ اپنا سر مبارک اٹھا لیتے تھے۔ جب مؤذن فجر کی نماز کے لیے اذان دے کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ہو چکی ہوتی' تو نبی اکرم ﷺ دو مختصر رکعات (یعنی فجر کی دو سنتیں) ادا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ دائیں پہلو کے بل لیٹ جایا کرتے تھے' یہاں

683-تقدم في الاذان، التشديد في الخروج من المسجد بعد الاذان (الحديث 682) .

684-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي صلى الله عليه وسلم في الليل، و ان الوتر ركعة و ان الركعة صلاة صحيحة (الحديث 122) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل (الحديث 1337) . و الحديث عند: النسائي في السهو، باب السجود بعد الفراغ من الصلاة (الحديث 1327) . تحفة الاشراف (16573) .

تک کہ اقامت کے وقت مؤذن آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو آپ ﷺ اس کے ساتھ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) اس روایت کو نقل کرتے ہوئے بعض راویوں نے دوسرے راویوں کے مقابلے میں زیادہ الفاظ نقل کیے ہیں۔

684 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ أَنَّ كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَوَصَفَ أَنَّهُ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى اسْتَثْقَلَ فَرَأَيْتُهُ يَنْفُخُ وَأَتَاهُ بِلَالٌ فَقَالَ الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَصَلّٰى بِالنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

☆☆ کریب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سوال کیا' میں نے پوچھا کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت کس طرح نوافل ادا کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ گیارہ رکعات ادا کیا کرتے تھے جو وتر سمیت ہوتی تھیں' پھر آپ ﷺ سو جایا کرتے تھے' پھر جب آپ ﷺ کا وزن بڑھ گیا تو میں نے آپ ﷺ کو خراٹے لیتے ہوئے بھی دیکھا۔ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے' انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! نماز کا وقت ہو گیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ اُٹھے' آپ ﷺ نے دو رکعات نماز ادا کی' پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو (فجر کی) نماز پڑھائی' لیکن آپ ﷺ نے (نیند سے بیدار ہونے پر از سرِنو) وضو نہیں کیا۔

42 - بَابُ إِقَامَةِ الْمُؤَذِّنِ عِنْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ

باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا

686 - أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي خَرَجْتُ".

☆☆ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے' تو اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک تم مجھے آتے ہوئے نہ دیکھ لو"۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں جب اقامت ہو تو نمازی نماز کے لئے کھڑے نہیں ہوں گے۔ جب تک امام کھڑا نہیں ہوتا یا امام آ نہیں جاتا۔ اس کی دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے۔

"جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے تو تم لوگ اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہ لو۔"

جہاں تک مقتدیوں کے نماز کے لئے کھڑے ہونے کے وقت کے تعین کا تعلق ہے۔

تو مالکیہ نے یہ بات کہی ہے: نمازی کے لئے اقامت کے وقت کھڑا ہونا جائز ہے' چاہے اس کے آغاز میں کھڑا ہو یا بعد میں کھڑا ہو۔

لہٰذا اس کے لئے کسی حالت کے تعین کی ضرورت نہیں ہوگی' بلکہ لوگوں کی طاقت کا اندازہ لگایا جائے گا' کیونکہ کچھ لوگ بھاری بھرکم ہوتے ہیں کچھ کمزور ہوتے ہیں۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: نمازی "حی علی الفلاح" کے وقت کھڑے ہوں گے اور امام کے کھڑے ہو جانے کے بعد کھڑے ہوں گے۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: نمازیوں کے لئے یہ بات مستحب ہے' جب مؤذن "قد قامت الصلاۃ" کہے' تو وہ اس وقت کھڑے ہوں کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے کہ وہ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن نے "قد قامت الصلاۃ" کہا تھا۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: مستحب یہ ہے' نماز اقامت ہو جانے کے بعد کھڑا ہو یہ اس وقت ہے جب امام نمازی کے ساتھ مسجد میں موجود ہو اور نمازی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ تیزی سے کھڑا ہو سکتا ہو اس طرح کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شامل ہونے کی فضیلت حاصل کر سکتا ہو۔

اگر ایسا نہ ہو اس سے پہلے ہی کھڑا ہو جائے گا ایسی صورت میں جب کہ وہ تکبیر تحریمہ میں شریک ہو سکتا ہو۔

* * *

---

685 - اخرجه البخاري في الوضوء، باب قراءة القرآن بعد الحدث وغيره (الحديث 183) مطولاً، و في الاذان، باب اذا قام الرجل عن يسار الامام فحوله الامام الى يمينه لم تفسد صلاتهما (الحديث 698)، و في الوتر، باب ما جاء في الوتر (الحديث 992) مطولاً، و في العمل في الصلاة، باب استعانة اليد في الصلاة اذا كان من امر الصلاة (الحديث 1198) مطولاً، و في التفسير، باب (ربنا انك من تدخل النار فقد اخزيته، و ما للظالمين من انصار) (الحديث 4571) مطولاً، و باب (ربنا اننا سمعنا منادياً ينادي للايمان) (الحديث 4572) مطولاً. واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه، (الحديث 182 و 183) مطولاً، و (الحديث 184) بنحوه. واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في صلاة الليل وقيامه، (الحديث 1367) مطولاً. واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في عبادة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 252) مطولاً واخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار باب ذكر ما يستفتح به القيام (الحديث 1619) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في كم يصلي بالليل (الحديث 1363) مطولاً. و الحديث عند: البخاري في التفسير، باب (الذين يذكرون الله قياماً و قعوداً و على جنوبهم و يتفكرون في خلق السماوات والارض) (الحديث 4570). و مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 185). تحفة الاشراف (6362).

686 - اخرجه البخاري في الاذان، باب متى يقوم الناس اذا راوا الامام عند الاقامة (الحديث 637)، و باب لا يسعى الى الصلاة مستعجلاً و ليقم بالسكينة و الوقار (الحديث 638)، و في الجمعة، باب المشي الى الجمعة (الحديث 909). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب متى يقوم الناس للصلاة، (الحديث 156). و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في الصلاة تقام و لم يات الامام ينتظرونه قعوداً (الحديث 539 و 540). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب كراهية ان ينتظر الناس الامام و هم قيام عند افتتاح الصلاة (الحديث 592). و اخرجه النسائي في الامامة، قيام الناس اذا راوا الامام (الحديث 789) تحفة الاشراف (12106).

8- كِتَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "مساجد (کے بارے میں روایات)" میں 46 تراجم ابواب اور 53 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 49 ہوگی۔

1- باب اَلْفَضْلِ فِىْ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ .

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت

687- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا يُذْكَرُ اللّٰهُ فِيْهِ بَنَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ".

★★ حضرت عمرو بن عبسہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"جو شخص ایسی مسجد تعمیر کرتا ہے' جس میں اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے (یعنی نماز ادا کی جاتی ہے) تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں یہ جملہ علت بیان کرنے کے لئے ہے گویا کہ یہ کہا جا رہا ہے کہ جو شخص اللہ کا گھر اس لئے بناتا ہے کہ تاکہ اس میں اللہ کا ذکر کیا جائے تو اس صورت میں اس کا مفہوم یوں ہوگا کہ اللہ کی رضا کے حصول کے لئے گھر بناتا ہے اسے یہ فضیلت حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف گھر بنانے کی نسبت مجازی اعتبار سے ہے کیونکہ تعمیر کرنے کو مجازی طور پر تخلیق کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ تاہم اس کی نسبت حقیقی ہے۔

ابن جوزی کہتے ہیں: جو شخص مسجد پر اپنا نام تحریر کر دیتا ہے یعنی اس مسجد پر جس کو اس نے تعمیر کیا ہے' تو وہ شخص مخلص نہیں ہوتا ہے۔

687-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (10767) .

2- باب الْمُبَاهَاةِ فِى الْمَسَاجِدِ

باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا

688- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَتَبَاهَى النَّاسُ فِى الْمَسَاجِدِ".

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:
"قیامت کی نشانیوں میں یہ بات بھی شامل ہے' کہ لوگ مساجد کی تعمیر میں (ایک دوسرے کے مقابلے میں) فخر کا اظہار کریں گے"۔

3- باب ذِكْرِ اَىِّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا .

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟

689- اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلٰى اَبِى الْقُرْاٰنَ فِى السِّكَّةِ فَاِذَا قَرَاْتُ السَّجْدَةَ سَجَدَ فَقُلْتُ يَا اَبَتِ اَتَسْجُدُ فِى الطَّرِيْقِ فَقَالَ اِنِّىْ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَىُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ اَوَّلًا قَالَ "اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ". قُلْتُ ثُمَّ اَىٌّ قَالَ "اَلْمَسْجِدُ الْاَقْصٰى". قُلْتُ وَكَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ "اَرْبَعُوْنَ عَامًا وَّالْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ فَحَيْثُمَا اَدْرَكْتَ الصَّلَاةَ فَصَلِّ".

★★ ابراہیم نامی راوی بیان کرتے ہیں' میں گلی میں اپنے والد کے سامنے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا' جب میں نے سجدے سے متعلق آیت تلاوت کی تو انہوں نے سجدۂ تلاوت کیا' میں نے دریافت کیا: اے ابا جان! کیا آپ راستے میں سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوذر غفاری ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ وہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا: کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسجد الحرام' میں نے دریافت کیا: پھر کون سی بنائی گئی؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ' میں نے دریافت کیا: ان دونوں کے درمیان کتنا وقفہ ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس سال کا۔

(پھر آپ ﷺ نے فرمایا:)

688-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في بناء المسجد (الحديث 449) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب تشييد المساجد (الحديث 739) . تحفة الاشراف (951) .

689-اخرجه البخاري في الانبياء، باب . 1 . (الحديث 3366)، وباب قول الله تعالى: (ووهبنا لداود سليمان، نعم العبد انه اواب) (الحديث 3425) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، (الحديث 1 و2) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة آل عمران، قوله تعالى: (ان اول بيت وضع للناس) (الحديث 89) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب اى مسجد وضع اول (الحديث 753) . تحفة الاشراف (11994) .

"تمہارے لیے تمام روئے زمین مسجد ہے (یعنی نماز ادا کرنے کے قابل ہے) تمہیں جہاں بھی نماز کا وقت آجائے تو تم وہاں نماز ادا کرلو"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: قرطبی نے یہ بات بیان کی ہے: اس میں اشکال پایا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسجد حرام کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی تھی اور یہ بات قرآن کی نص سے ثابت ہے جبکہ مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے تعمیر کیا تھا۔

اس طرح امام نسائی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس بارے میں حدیث نقل کی ہے جس کی سند صحیح ہے جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے درمیان طویل عرصہ ہے۔

اہل تاریخ اس بات کے قائل ہیں: یہ عرصہ ایک ہزار سال سے زیادہ پر محیط ہے۔

قرطبی کہتے ہیں: یہ اشکال اس طرح ختم ہوسکتا ہے کہ یہ کہا جائے: آیت اور حدیث اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ صرف حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہی ان مساجد کی تعمیر کی تھی۔ اس کی وجہ پہلے بیان کرچکے ہیں بلکہ ان دونوں حضرات نے ان مساجد کی تعمیر کی تجدید کی تھی کیونکہ ان دونوں مساجد کی بنیاد ان دونوں حضرات کے علاوہ کسی دوسرے نے رکھی تھی۔

یہ روایت بھی منقول ہے کہ سب سے پہلے خانہ کعبہ کی تعمیر حضرت آدم علیہ السلام نے کی تھی۔ اس بنیاد پر ایسا ہونا ممکن ہوگا کہ ان کی اولاد میں سے کسی شخص نے چالیس سال گزرنے کے بعد بیت المقدس کی تعمیر کا آغاز کیا ہو۔

(سیوطی کہتے ہیں) بلکہ میں یہ کہتا ہوں: حضرت آدم علیہ السلام نے بذاتِ خود بیت المقدس کی تعمیر کی تھی۔

حافظ ابن حجر عسقلانی نے اپنی کتاب "التیجان" میں یہ بات تحریر کی ہے۔ ابن ہشام یہ کہتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل کرلی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کی طرف روانہ ہوں اور وہاں اس کی تعمیر کریں تو حضرت آدم علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر بھی کی تھی اور وہاں قربانی کی تھی۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: علماء نے یہ بات بیان کی ہے: یہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مسجد حرام تعمیر کرنا اور مسجد اقصیٰ کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا تعمیر کرنا مراد نہیں ہے کیونکہ ان دونوں انبیاء کرام کے درمیان طویل مدت پائی جاتی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں بلکہ یہاں ان دونوں مساجد کی وہ تعمیر مراد ہے جو ان دونوں حضرات کی تعمیر سے پہلے ہوئی تھی۔

4- باب فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

690- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ

زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَنْ صَلّٰى فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "الصَّلَاةُ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ"۔

★★ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز ادا کرتا ہے تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اس میں نماز ادا کرنا کسی بھی دوسری جگہ پر نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ایک ہزار گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے البتہ خانہ کعبہ والی مسجد کا حکم مختلف ہے (یعنی اس میں نماز ادا کرنے کا ثواب زیادہ ہے)"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں: امام نووی نے یہ بات تحریر کی ہے: ان استثناء سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں علماء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے کیونکہ علماء کے مابین اس بارے میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے کہ مکہ اور مدینہ منورہ میں سے افضل کون سا ہے؟ اور اسی بنیاد پر یہ اختلاف بھی پایا جاتا ہے تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔

کیونکہ مسجد حرام میں نماز ادا کرنا میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جب کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ مسجد حرام کا حکم مختلف ہے کیونکہ میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا مسجد حرام میں نماز ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن یہ فضیلت ایک ہزار گنا سے کم ہے۔

5- باب الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا

691- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

690- اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 510) مطولا . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2898) تحفة الاشراف (18057) .

691- اخرجه البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالىٰ: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 397) بمعناه، و باب الابواب و الغلق للكعبة و المساجد (الحديث 468) بنحوه، و باب الصلاة بين السواري في غير جماعة (الحديث 504) بنحوه، و (الحديث 505) مطولا، و باب 97، (الحديث 506) بمعناه . و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1167) بنحوه، و في الحج، باب اغلاق البيت (الحديث 1598)، و باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) بمعناه، و في الجهاد، باب الردف على الحمار (الحديث 2988) بنحوه مطولا، و في المغازي، باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من اعلى مكة (الحديث 4289) بنحوه مطولا، و باب حجة الوداع (الحديث 4400) بنحوه مطولا . و اخرجه مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج وغيره و الصلاة فيها و الدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394) . و اخرجه ابو داود في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2034 و 2035) بنحوه . و اخرجه النسائي في القبلة، مقدار ذلك (الحديث 748) بنحوه مطولا، و في مناسك الحج، دخول البيت (الحديث 2905 و 2906)، و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908) و اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب دخول الكعبة (الحديث 3063) بنحوه . تحفة الاشراف (2037) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا فَتَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهُ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ .

★★ سالم اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے' آپ ﷺ' حضرت اسامہ بن زید' حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم (اندر گئے تھے) ان حضرات نے دروازہ بند کر لیا' پھر نبی اکرم ﷺ نے دروازہ کھولا' تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا' میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے ان سے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

شرح

فقہاء کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا درست ہے۔ خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کی جائے یا اس کی سطح کے اوپر نماز ادا کی جائے تنہا نماز ادا کی جائے یا جماعت کے ساتھ ادا کی جائے۔ اگرچہ سامنے سترہ نہ بھی رکھا جائے۔

تاہم احناف کے نزدیک خانہ کعبہ کی چھت کے اُوپر نماز ادا کرنا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بے ادبی کا پہلو پایا جاتا ہے اور خانہ کعبہ کی جو تعظیم مطلوب ہے اس کو ترک کرنا لازم آتا ہے۔ ویسے بھی نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کیا ہے۔

6 - باب فَضْلِ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَالصَّلَاةِ فِيْهِ .

باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

692 - اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَنٰى بَيْتَ الْمَقْدِسِ سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ خِلَالًا ثَلَاثَةً سَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حُكْمًا يُصَادِفُ حُكْمَهُ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مُلْكًا لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ فَاُوْتِيَهُ وَسَاَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ اَنْ لَا يَاْتِيَهُ اَحَدٌ لَا يَنْهَزُهُ اِلَّا الصَّلَاةُ فِيْهِ اَنْ يُخْرِجَهُ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ ."

★★ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

692- اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في مسجد بيت المقدس (الحديث 1408) بنحوه . تحفة الاشراف (8844) .

"جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی تعمیر شروع کی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا' ایک یہ کہ وہ ایسا فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہو' یہ چیز انہیں عطاء کر دی گئی۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہی مانگی جو ان کے بعد کسی کو نہ مل سکے' تو یہ چیز بھی انہیں عطاء کر دی گئی۔ جب وہ مسجد کی تعمیر سے فارغ ہوئے' تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگی:

"جو شخص یہاں' صرف اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی نیت سے آئے گا' اللہ تعالیٰ اُسے اس کے گناہوں سے اس طرح پاک کر دے' جیسے وہ اس دن تھا جیسے اس کی ماں نے اُسے جنم دیا تھا"۔

شرح

مسجد اقصیٰ فلسطین کے شہر یروشلم میں ہے۔ یہ سابقہ انبیاء کا قبلہ ہے نبی اکرم ﷺ نے بھی سولہ یا سترہ ماہ تک مسجد اقصیٰ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کی تھی۔ مسجد اقصیٰ کو بیت المقدس بھی کہا جاتا ہے۔

اس مسجد کی تعمیر تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کی تھی جیسا کہ اس سے پہلے ہم حدیث 689 کی شرح میں یہ بات بیان کر چکے ہیں۔

7 - باب فَضْلِ مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّلَاةِ فِيْهِ .

باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

693- اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَا مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ صَلَاةٌ فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدُهُ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ . قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَا اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ فِيْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

(1) اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة با[illegible] الصلاة في مسجد مكة و المدينة (الحديث 1190) مختصراً . و اخرجه مسلم في الحج، باب فضل الصلاة بمسجدي مكة و المدينة (الحديث 507)، و (الحديث 508) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اي المساجد افضل (الحديث 325) مختصراً . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، فضل الصلاة في المسجد الحرام (الحديث 2899) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في فضل الصلاة في المسجد الحرام و مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 1404) مختصراً . تحفة الاشراف (13464 و 13551) .

"فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ"

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ کی مسجد میں نماز ادا کرنا باقی کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے' مسجد حرام کا حکم مختلف ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے' کہ نبی اکرم ﷺ سب سے آخری نبی ہیں اور آپ ﷺ کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے (یعنی جو کسی نبی کی طرف منسوب ہو)۔

ابوسلمہ اور ابوعبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' ہمیں اس بارے میں کوئی شک نہیں ہے' کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے طور پر یہ بات بیان کیا کرتے تھے' لیکن ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کے بارے میں تسلی نہیں کر سکے' یہاں تک کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا' جب ہمیں یہ بات یاد آئی تو ہم نے اس بارے میں خود کو ملامت کی کہ ہم نے اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات چیت کیوں نہیں کی تاکہ وہ اس حدیث کی سند نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے بیان کر دیتے' اگر انہوں نے یہ بات نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہوتی۔

ایک مرتبہ ہم عبداللہ بن ابراہیم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے' ہم نے اس حدیث کا تذکرہ کیا اور اس بارے میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صراحت حاصل کرنے کے حوالے سے ہم سے جو کوتاہی ہوئی تھی' اس کا تذکرہ کیا' تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہمیں بتایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میں سب سے آخری نبی ہوں اور یہ سب سے آخری مسجد ہے (جو کسی نبی کی طرف منسوب ہوگی)"۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ کی مسجد کی فضیلت کا بیان ہے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی ہے۔

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر کسی بھی جگہ پر ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

تاہم نبی اکرم ﷺ نے یہاں ایک ہزار سے زیادہ کی حد بندی کوئی نہیں کی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فضل بے شمار ہے۔

یہاں دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ یہ آخری مسجد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ یہ وہ آخری مسجد ہے جسے کسی نبی نے تعمیر کیا ہو۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان تین مساجد میں سے آخری یعنی تیسری مسجد ہے جس میں نماز ادا کرنا اضافی فضیلت رکھتا ہے۔

ایک احتمال یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ مسجد سب سے آخر تک برقرار رہے گی۔

694 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میرے گھر اور میرے منبر کی درمیانی جگہ جنت کا ایک باغ ہے"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابن عبدالبر تحریر کرتے ہیں علماء نے نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں: اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اس حصے کو اٹھایا جائے گا اور اسے جنت کا باغ بنا دیا جائے گا۔

جبکہ بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے: کہ یہ الفاظ مجاز کے طور پر استعمال ہوئے ہیں۔

جن حضرات نے ان الفاظ کو مجاز کے طور پر مراد لیا ہے' ان کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور دیگر لوگ یہاں تشریف فرما ہوتے تھے۔ قرآن کی تعلیم لوگ حاصل کیا کرتے تھے۔ دین اور ایمان کی تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ کو باغ کے ساتھ تشبیہ دی ہے کیونکہ لوگ یہاں آ کر علمی خوشہ چینی کرتے ہیں اور نبی اکرم ﷺ نے اس کی نسبت جنت کی طرف کی ہے بالکل اسی طرح جس طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"جنت تلواروں کے سائے کے نیچے ہے"۔

یعنی جو شخص یہ عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اسی طرح حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے "ماں جنت کا ایک دروازہ ہے"۔

تو نبی اکرم ﷺ کی یہاں مراد یہ ہے کہ ماں کی فرمانبرداری انسان کو جنت کی طرف لے جاتی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ "میرے گھر" سے مراد تمام ازواج مطہرات کے گھر نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گھر ہے جہاں نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک بھی بنی اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

"منبر اور عائشہ کے گھر کے درمیان کی جگہ جنت کا ایک باغ ہے"۔

اس روایت کو امام طبرانی نے معجم اوسط میں نقل کیا ہے۔

یہ بات علامہ ابن حجر نے بیان کی ہے۔

695 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ قَوَائِمَ مِنْبَرِي هَذَا رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ".

☆☆ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

694-اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، باب فضل ما بين القبر و المنبر (الحديث 1195) . واخرجه مسلم في الحج، باب ما بين القبر و المنبر روضة من رياض الجنة (الحديث 500 و 501) . تحفة الاشراف (5300)

695-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18235)

"میرے اس منبر کے پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: لفظ رواتب لفظ راتبہ کی جمع ہے۔ جو لفظ رتب سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب نصب ہونا ہے۔ اور حدیث کا مطلب یہ ہے: اس مقام پر جو زمین کا حصہ ہے جہاں یہ منبر موجود ہے وہ حصہ جنت سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ منبر کے یہ پائے جنت میں گڑے ہوئے ہیں۔ یا یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ انہیں جنت میں منتقل کر دیا جائے گا۔

•••———•••———•••

8 - باب ذِكْرِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى .

باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

696 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَمَارَى رَجُلاَنِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ مَسْجِدِي هَذَا" .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی' جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔ اس شخص نے کہا: یہ مسجد قبا ہے۔ دوسرے شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری یہ مسجد ہے۔

شرح

اس روایت میں سورہ توبہ کی آیت 19 کے مراد اور مفہوم کا تعین ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وہ مسجد کہ پہلے ہی دن جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی وہ اس بات کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں قیام کرو۔"

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی تحریر کرتے ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس بارے میں نص ہے کہ وہ مسجد جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی اور جس کا ذکر قرآن میں ہے۔ اس سے مراد مسجد نبوی ہے۔

اور اس کے ذریعے ان حضرات کی تردید ہو جاتی ہے جو بعض مفسرین نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے مراد مسجد قبا ہے۔

شیخ عراقی نے شرح ترمذی میں یہ بات تحریر کی ہے۔ احادیث میں بعض ایسی روایات بھی منقول ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں اس سے مراد مسجد قبا ہے تاہم یہ حدیث ترجیح رکھتی ہے اور زیادہ مرجح ہے۔

ابن عطیہ کہتے ہیں: اس واقعے کے ساتھ جو تفصیل زیادہ مناسبت رکھتی ہے وہ یہی ہے کہ اس سے مراد مسجد قبا ہو۔

عراقی کہتے ہیں: لیکن ابن عطیہ کو علم حدیث میں مہارت حاصل نہیں تھی۔ (جس کی وجہ سے انہوں نے یہ رائے دی تھی)

9 - باب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَالصَّلاَةِ فِيهِ .

باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

697 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءَ رَاكِبًا وَمَاشِيًا .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ (بعض اوقات) سوار ہو کر اور (بعض اوقات) پیدل مسجد قبا تشریف لایا کرتے تھے۔

شرح

قبا ایک بستی کا نام ہے یہاں انصار کے گھرانے آباد تھے۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول مبارک تھا کہ آپ ﷺ بعض اوقات سوار ہو کر اور کبھی پیدل بھی قبا تشریف لے جایا کرتے تھے۔

698 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْكِرْمَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ أَبِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ خَرَجَ حَتَّى يَأْتِيَ هَذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ كَانَ لَهُ عِدْلَ عُمْرَةٍ" .

★★ حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میرے والد نے یہ بات بیان کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص (اپنے گھر سے) نکلے' اور اس مسجد تک آئے (یعنی) مسجد قبا تک آئے اور وہاں نماز ادا کرے تو اسے عمرہ کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے"۔

شرح

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے مسجد قباء کی فضیلت بیان کی ہے: کہ مسجد قباء میں بطور خاص جا کر نماز ادا کرنا عمرے کے برابر اجر و ثواب رکھتا ہے۔

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں روایت میں استعمال ہونے والے لفظ "عدل" میں عین پر زیر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

696-اخرجه مسلم في الحج، باب بيان ان المسجد الذي اسس على التقوى هو مسجد النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة (الحديث 514) بمعناه . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة التوبة) (الحديث 3099) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة التوبة قوله تعالى: (لمسجد اسس على التقوى من اول يوم احق ان تقوم فيه) (الحديث 248) . تحفة الاشراف (4118) .

697-اخرجه مسلم في الحج، باب فضل مسجد قباء، و فضل الصلاة فيه و زيارته (الحديث 518) . تحفة الاشراف (7239) .

698-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الصلاة في مسجد قباء (الحديث 1412) بنحوه . تحفة الاشراف (4651) .

اور زبر بھی پڑھی جاسکتی ہے اور اس کا مطلب مثل (مانند ہونا) ہے۔

ایک قول کے مطابق اگر میم پر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی جنس سے تعلق رکھتی ہو اور اس کی نظیر ہو اور اگر میم پر زیر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو اس کی مانند ہو لیکن اس کی جنس سے تعلق نہ رکھتی ہو۔ اور ایک قول کے مطابق اس کے برعکس مفہوم ہوگا تاہم زیادہ مناسب یہ ہے کہ اگر زبر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو حسی اعتبار سے اس کے مشابہ ہو اور اگر اس پر زیر پڑھی جائے تو اس سے مراد وہ چیز ہوگی جو معنوی اعتبار سے اس کے مساوی ہو۔

اس حدیث سے اس بات کا حکم ثابت ہو جاتا ہے کہ مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ مسجد قبا کی زیارت کے لئے بھی جایا جاسکتا ہے اور وہاں جا کر نماز ادا کرنا اضافی فضیلت کا باعث بنتا ہے۔

اس روایت کے ذریعے ان حضرات کے نظریے کی تردید ہو جاتی ہے جو اس بات کے قائل ہیں: تین مساجد کے علاوہ اور کسی بھی مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔ اور کسی بھی جگہ کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔

جیسا کہ اگلی روایت میں یہی بات منقول ہے اور پھر وہ حضرات اس روایت کی بنیاد پر یہ فتویٰ دیتے ہیں نعوذ باللہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کی طرف سفر کرنا معصیت ہوگا حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔

10 - باب مَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَيْهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ

باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے

699 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هٰذَا وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے: مسجد حرام، میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ“۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی نے یہ بات تحریر کی ہے۔ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

یہاں نفی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے لیکن مراد ممانعت ہے۔ یعنی ان تین مساجد کے علاوہ کسی اور مسجد کی طرف سفر نہیں کیا جاسکتا۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والے رحال لفظ ”رحل“ کی جمع ہے اور رحل اونٹ کے لئے وہی حیثیت رکھتی ہے جو

گھوڑے کے لئے زین حیثیت رکھتی ہے (یعنی یہ اونٹ کے پالان کو کہا جاتا ہے) اور پالان باندھنے کو سفر کرنے کے کنایہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اس کے لئے لازم ہے۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے: کہ مساجد میں سے صرف تین مساجد کی طرف سفر کیا جاسکتا ہے جہاں تک علم کے حصول، علماء اور نیک لوگوں کی زیارت یا تجارت وغیرہ کی غرض سے کئے جانے والے سفر کا تعلق ہے تو وہ اس ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگا۔ اسی طرح سفر کئے بغیر دوسری مساجد کی زیارت کرنا بھی اس میں داخل نہیں ہوگا۔ جیسے اہل مدینہ مسجد قباء کی زیارت کے لئے جاسکتے ہیں۔ تو یہ چیز ممانعت کے حکم میں داخل نہیں ہوگی۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

اس روایت کی بنیاد پر شیخ تقی الدین ابن تیمیہ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی زیارت کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر نہیں کیا جاسکتا لیکن علماء نے ان کے اس فتویٰ کو قبول نہیں کیا' بلکہ بڑی شدومد کے ساتھ ان کے اس موقف کی تردید کی گئی۔

ہمارے زمانے میں سعودی عرب میں چونکہ شیخ ابن تیمیہ کے نظریات کے قائلین سرکاری عہدوں پر فائز ہیں۔ اس لئے وہاں بڑی شدت کے ساتھ اس بات کی ممانعت کی جاتی ہے کہ کوئی مسلمان نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے یا نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ درود و سلام پیش کرے۔ اس بارے میں سعودی عرب کے مفتی اعظم سے لے کر مسجد نبوی کے انتظامی امور سے متعلق افراد تک سب ایک ہی ڈھب میں رنگے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کو دیکھ کر ہمارے یہاں کے کچھ مہربان بھی سوال اٹھاتے نظر آتے ہیں' آیا مسجد نبوی میں حاضر ہونے کے بعد روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگی جاسکتی ہے؟ یا نہیں مانگی جاسکتی؟ ہدیہ درود و سلام پیش کیا جاسکتا ہے؟ یا نہیں کیا جاسکتا؟

ہمارے سامنے جب اس طرح کا کوئی سوال رکھا جائے تو ہم یہ گزارش کرتے ہیں' سعودی عرب کا مفتی اعظم بلاشبہ ریاست کے سب سے بڑے مذہبی منصب پر فائز ہے اور اسے سعودی بادشاہوں تک رسائی حاصل ہے۔ اسلامی تعلیمات کی تبلیغ و اشاعت کرتے ہوئے وہ سب سے زیادہ زور اس بات پر دیتا ہے کہ مسلمانوں کو شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہئے اور پھر وہ اپنے گمان میں یہ سمجھتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک پر سلام پیش کرنے کے لئے جانا بھی اس شرک یا بدعت میں شامل ہے۔ مسلمانوں کو اس سے روکنے کے لئے پوری کوششیں کی جاتی ہیں۔

یہاں ہم صرف ایک سوال اٹھانا چاہتے ہیں۔ وہ یہ کہ جب پاکستانی حکومت کا کوئی بڑا نمائندہ یعنی صدر یا وزیر اعظم مسجد نبوی کی زیارت کے لئے جاتے ہیں تو پھر ان کے لئے روضہ مبارک کی جالیاں کیوں کھول دی جاتی ہیں؟

اگر روضہ مبارک کی طرف رخ کر کے دعا مانگنا یا درود شریف پیش کرنا شرک یا بدعت کے زمرے میں آتا ہے' تو پھر مختلف ممالک کے صدور اور وزراء اعظم اور بادشاہوں اور سرکاری نمائندین کو اس کی اجازت کیوں دی جاتی ہے؟

کیونکہ جو عمل شرک یا بدعت ہے وہ کسی ملک کے صدر یا بادشاہ کے لئے بھی شرک یا بدعت ہوگا اور عام مسلمان کے لئے بھی

699- اخرجه البخاري في فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة، باب فضل الصلاة في مسجد مكة و المدينة (الحديث 1189) . واخرجه مسلم في الحج، باب لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد (الحديث 511) . واخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب في اتيان المدينة (الحديث 2033) . تحفة الاشراف (13130) .

شرک یا بدعت ہوگا۔ سعودی عرب کا مفتی اعظم، مسجد نبوی کے انتظامیہ اس شرک یا بدعت کو خاموشی سے کیوں برداشت کرتے ہیں اور اگر یہ شرک اور بدعت نہیں ہے' تو پھر وہ کیوں عام مسلمانوں پر شرک یا بدعت کا الزام عائد کرتے ہیں؟

11 - باب اتِّخَاذِ الْبِيَعِ مَسَاجِدَ .

باب: گرجا کو مسجد بنالینا

700 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ مُلاَزِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بِأَرْضِنَا بِيعَةً لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طَهُورِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ "اخْرُجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا بِيعَتَكُمْ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا". قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرَّ شَدِيدٌ وَالْمَاءَ يَنْشُفُ . فَقَالَ "مُدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لاَ يَزِيدُهُ إِلاَّ طِيبًا". فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا بَلَدَنَا فَكَسَرْنَا بِيعَتَنَا ثُمَّ نَضَحْنَا مَكَانَهَا وَاتَّخَذْنَاهَا مَسْجِدًا فَنَادَيْنَا فِيهِ بِالأَذَانِ . قَالَ وَالرَّاهِبُ رَجُلٌ مِنْ طَيِّئٍ فَلَمَّا سَمِعَ الأَذَانَ قَالَ دَعْوَةُ حَقٍّ . ثُمَّ اسْتَقْبَلَ تَلْعَةً مِنْ تِلاَعِنَا فَلَمْ نَرَهُ بَعْدُ .

★★ حضرت طلق بن علی ؓ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ وفد کی شکل میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہم نے آپ ﷺ کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا' آپ ﷺ کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں' ہم نے آپ ﷺ کو بتایا: ہمارے علاقے میں ایک گرجا ہے' ہم نے آپ ﷺ سے یہ گزارش بھی کی کہ آپ ﷺ اپنے وضو کا بچا ہوا کچھ پانی بھی ہمیں عنایت کریں' تو آپ ﷺ نے پانی منگوایا' اس کے ذریعے وضو کیا' آپ ﷺ نے کلی کر کے وہ پانی ایک برتن میں انڈیل دیا' پھر آپ ﷺ نے ہمیں ہدایت کی کہ تم لوگ چلے جاؤ' جب تم اپنے علاقے میں پہنچو تو اس گرجا کو توڑ دینا اور اس گرجا کی جگہ پر پانی کا چھڑکاؤ کرنا' پھر اس جگہ مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کی: ہمارا علاقہ بہت دور ہے اور گرمی بہت زیادہ ہے (وہاں پہنچنے تک) پانی خشک ہو جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس میں دوسرا پانی ملا لینا' چونکہ اس کے نتیجے میں اس کی پاکیزگی میں اضافہ ہی ہوگا۔ (راوی کہتے ہیں:) پھر ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور اپنے شہر آ گئے۔ ہم نے اس گرجا کو توڑ دیا' پھر ہم نے اس کی جگہ وہ پانی چھڑکا اور اس جگہ مسجد بنالی۔ وہاں ہم نے اذان دی' وہاں کا راہب "طے" قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا' جب اس نے اذان سنی تو وہ بولا: یہ حق کی دعوت ہے۔ پھر وہ ہمارے علاقے کے ایک ٹیلے کی طرف چلا گیا' اس کے بعد وہ ہمیں کبھی نظر نہیں آیا۔

شرح

امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں یہ ترجمۃ الباب قائم کیا ہے' جس میں انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔ "گرجے میں

700-انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (5028) .

نماز ادا کرنا"

اس ترجمۃ الباب کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی تحریر کرتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ باب اس حکم کے بیان میں ہے کہ گرجے میں یا یہودیوں کی عبادت گاہ کنیسہ میں نماز ادا کرنے کا حکم کیا ہے۔

علامہ عینی نے اس موضوع پر تفصیل سے بحث کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے۔ ہمارے نزدیک گرجا میں نماز ادا کرنا مستحسن نہیں ہے۔

جبکہ حضرت عمر ؓ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ہم تصویروں کی وجہ سے تمہارے گرجے میں داخل نہیں ہوں گے۔

اس کے بعد علامہ عینی نے حضرت عمر ؓ کے اس واقعے کے بارے میں حوالہ جات نقل کیے ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور روایت بھی نقل کی ہے جو انہوں نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے نقل کی ہے جس میں یہ بات منقول ہے۔ اہل نجران نے حضرت عمر ؓ کو خط لکھا اور یہ بات بیان کی کہ پورے علاقے میں سب سے بہترین اور صاف ستھری جگہ گرجا ہے' تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ذریعے دھو کر وہاں نماز ادا کر لیا کرو۔

اس کے علاوہ علامہ عینی نے حضرت ابن عباس ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے وہ گرجا میں نماز ادا کر لیتے تھے البتہ اگر کسی گرجا میں تصویریں لگی ہوں تو وہاں نماز ادا نہیں کرتے تھے[ل]

12 - باب نَبْشِ الْقُبُورِ وَاتِّخَاذِ أَرْضِهَا مَسْجِدًا .

باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنالینا

701 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي عُرْضِ الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى مَلإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - رِدْفُهُ وَمَلأٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ ثُمَّ أُمِرَ بِالْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا فَقَالَ "يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا". قَالُوا وَاللَّهِ لاَ نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلاَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

[ل] عمدۃ القاری' کتاب نماز کا بیان' باب گرجا میں نماز ادا کرنا

701-اخرجه البخاري في الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مساجد (الحديث 428)، و في فضائل المدينة، باب حرم المدينة (الحديث 1868) مختصرًا، و في مناقب الانصار، باب مقدم النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه المدينة (الحديث 3932) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ابتناء مسجد النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 9) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في بناء المساجد (الحديث 453 و 454) . واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب اين يجوز بناء المساجد (الحديث 742) بنحوه . والحديث عند: البخاري في البيوع، باب صاحب السلعة احق بالسوم (الحديث 2106)، و في الوصايا، باب اذا وقف جماعة ارضا مشاعا فهو جائز (الحديث 2771)، و باب وقف الارض للمسجد (الحديث 2774)، وباب اذا قال الواقف لا نطلب ثمنه الا الى الله فهو جائز (الحديث 2779) . تحفة الاشراف (1691) .

قَالَ أَنَسٌ وَكَانَتْ فِيهِ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَتْ فِيهِ خَرِبٌ وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَتْ وَبِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے ایک کنارے پر آباد ایک قبیلے میں پڑاؤ کیا' جس کا نام بنو عمرو بن عوف تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے وہاں چودہ دن گزارے پھر آپ ﷺ نے بنو نجار کے افراد کی طرف پیغام بھیجا' وہ لوگ اپنی تلواریں گلے میں لٹکا کر آ گئے (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار تھے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ بنو نجار کے افراد آپ ﷺ کے اردگرد تھے' یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے ہاں قیام کیا' پہلے نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جہاں نماز کا وقت ہو جاتا تھا' وہیں نماز ادا کر لیا کرتے تھے' یہاں تک کہ آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ آپ ﷺ نے بنو نجار کے افراد کو بلایا' وہ لوگ آئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے بنو نجار! اپنا یہ باغ مجھے فروخت کر دو! انہوں نے عرض کی. اللہ کی قسم! ہم آپ ﷺ سے اس کی قیمت حاصل نہیں کرنا چاہتے' یہ اللہ کے نام پر (ہماری طرف سے وقف ہے)"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس باغ میں مشرکین کی قبریں تھی' کسی عمارت کے کھنڈرات تھے اور کھجور کے درخت تھے تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ دیا گیا' کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا گیا اور کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا (یعنی منہدم کر دیا گیا)۔

صحابہ کرام نے قبلہ کی سمت میں مسجد (کی دیوار) میں کھجور کے تنوں کو ایک صف کے اندر لگا دیا' جبکہ دونوں اطراف میں پتھر سے بنی ہوئی دیواریں بنائیں۔ یہ حضرات پتھر منتقل کرتے ہوئے رجز کے طور پر یہ اشعار پڑھتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے' یہ لوگ یہ پڑھتے تھے:

"اے اللہ! بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے' تو انصار اور مہاجرین کی مدد کر"۔

شرح

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک ترجمۃ الباب یہ نقل کیا ہے "کیا زمانہ جاہلیت کے مشرکین کی قبروں کو اکھاڑ کے اس جگہ مساجد بنائی جا سکتی ہیں؟"

اس کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ عینی نے یہ بات تحریر کی ہے کہ ترجمۃ الباب سے یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ مشرکین کی

قبروں کو اکھاڑنا جائز ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کا کوئی احترام نہیں ہے اور اس ترجمۃ الباب سے بالواسطہ طور پر یہ بات بھی ثابت ہو جاتی ہے کہ مشرکین کے علاوہ کسی اور کی قبر کو اکھاڑنا جائز نہیں ہو گا خواہ وہ انبیاء کی ہوں یا عام مسلمانوں کی ہوں کیونکہ اس صورت میں ان کی اہانت لازم ہو گی اور یہ جائز نہیں ہے کیونکہ مسلمان کا احترام زندگی یا موت کسی بھی حال میں ختم نہیں ہو

۲۔ اس کے بعد علامہ عینی نے آگے چل کر یہ بات بھی تحریر کی ہے۔ آپ یہ بات جان لیں علماء کا اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا قبرستان میں نماز ادا کرنا جائز ہے یا نہیں؟ تو امام احمد بن حنبل کے نزدیک قبرستان میں نماز پڑھنا حرام ہے۔ انہوں نے اس بارے میں کوئی فرق نہیں کیا ہے کہ قبر کو پاٹ دیا گیا ہو یا پاٹا نہ گیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہے کہ آدمی نے نجاست سے بچنے کے لیے یا اس کے علاوہ کسی اور مقصد کے لئے قبرستان کی زمین پر کوئی کپڑا وغیرہ بچھا دیا ہو اور اس میں بھی کوئی فرق نہیں ہو گا کہ آدمی عین قبروں کے درمیان میں نماز ادا کر رہا ہو یا قبرستان میں ایسی جگہ نماز ادا کر رہا ہو جو قبروں سے ہٹ کر ہو جیسے اس پر ہو یا بلند جگہ ہو۔

نیز ابوثور فرماتے ہیں: حمام اور قبرستان میں نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قبرستان میں نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اکھاڑی گئی قبر اور اکھاڑے بغیر قبر میں فرق کیا ہے[1]

13 - باب النَّهْيِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُورِ مَسَاجِدَ

باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت

702 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ وَيُونُسَ قَالَا قَالَ الزُّهْرِيُّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَائِشَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ قَالَا لَمَّا نُزِلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ "لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم یہ بات روایت کرتے ہیں' کہ جب نبی اکرم ﷺ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو آپ ﷺ اپنی چادر مبارک اپنے چہرے پر لے لیتے' پھر جب الجھن محسوس ہوتی' تو اسے چہرے سے ہٹا لیتے اسی دوران آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

---

[1] بحوالہ بخاری' کتاب نماز کا بیان۔ باب: کیا مشرکین کی قبریں اکھاڑی جا سکتی ہیں؟

702- اخرجه البخاري في الصلاة، باب 55 . (الحديث 436)، و في احاديث الانبياء، باب ما ذكر عن بني اسرائيل (الحديث 3454)، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم و وفاته (الحديث 4444)، و في اللباس، باب الاكسية و الخمائص (الحديث 5816) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها و النهي عن اتخاذ القبور مساجد (الحديث 22) . تحفة الاشراف (5842 و 16310) .

"اللہ تعالیٰ یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت کرے کہ ان لوگوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنالیا تھا"۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی یہ بات تحریر کرتے ہیں اس حدیث پر یہ اشکال پیش ہوتا ہے کہ اس حدیث میں عیسائیوں کا بھی تذکرہ ہے حالانکہ ان کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تو انتقال ہی نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ دیا گیا ہے ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد انبیائے کرام اور ان کے اکابر پیروکار بھی ہوں اور صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا گیا ہو۔ اس کی تائید صحیح مسلم کی اس روایت سے بھی ہوتی ہے۔

"کہ وہ لوگ اپنے انبیاء اور نیک لوگوں کی قبروں کو مسجد بنا لیتے تھے"۔

یا یہ ہوسکتا ہے کہ قبروں کو مسجد بنانے کا یہ عمل یہودیوں کی طرف سے بدعت کے طور پر ہو اور عیسائیوں کی طرف سے ان کی پیروی کے طور پر ہو۔

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ عیسائی ان تمام انبیاء کی قبروں کی تعظیم کیا کرتے تھے جن کی یہودی تعظیم کیا کرتے تھے۔

703 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَتَاهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا تِيكَ الصُّوَرَ أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"۔

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ سیدہ اُم حبیبہ اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو ان دونوں خواتین نے حبشہ میں دیکھا تھا اس میں تصویریں بھی لگی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"وہ لوگ ایسے تھے کہ جب ان کے درمیان کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تھا تو یہ لوگ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور ان کی اس طرح کی تصویریں بنالیا کرتے تھے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ لوگ بدترین مخلوق ہوں گے"۔

14 - باب الْفَضْلِ فِي إِتْيَانِ الْمَسَاجِدِ ۔

باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت

704 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

703- اخرجه البخاري في الصلاة، باب هل تنبش قبور مشركي الجاهلية و يتخذ مكانها مساجد (الحديث 427)، و في مناقب الانصار، باب هجرة الحبشة (الحديث 3873) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن بناء المساجد على القبور و اتخاذ الصور فيها و النهي عن اتخاذ القبور مساجد (الحديث 16) . تحفة الاشراف (17306) .

704- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14947) .

جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ فَرِجْلٌ تَكْتُبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب بندہ مسجد جانے کے لیے گھر سے نکلتا ہے تو ایک قدم پر اس کے لیے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قدم پر اس کے ایک گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے"۔

15 - باب النَّهْيِ عَنْ مَنْعِ النِّسَاءِ مِنْ إِتْيَانِهِنَّ الْمَسَاجِدَ

باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت

705 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا"۔

★★ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

"جب کسی شخص کی بیوی اس سے مسجد جانے کی اجازت مانگے تو وہ اُسے نہ روکے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حدیث کا حکم مقید ہے جیسا کہ دیگر احادیث سے اس ات کا پتہ چلتا ہے کہ جب عورت نے خوشبو نہ لگائی ہو اور زیب و زینت اختیار نہ کی ہو اس وقت وہ مسجد جا سکتی ہے ورنہ اس کا وہر اسے مسجد جانے کے لئے اجازت نہیں دے گا لیکن جب کوئی عورت جائز طریقے کے ساتھ مسجد جانے کے لئے گھر سے نکلتی ے تو اس کی اجازت دی جائے گی۔

اور خواتین کے لئے بھی یہ بات مناسب ہے کہ انہیں کوشش یہی کرنی چاہئے کہ وہ گھر میں نماز ادا کریں کیونکہ ان کا گھر میں نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

لیکن جب کوئی عورت شرعی طریقے سے گھر سے پردہ کر کے مسجد کے لئے نکلتی ہے تو پھر مناسب یہ ہے کہ اس کا شوہر اسے منع نہ کرے۔

جن فقہاء نے خواتین کے لئے مسجد جانے کی ممانعت کا فتویٰ دیا ہے انہوں نے زمانے کے حالات کے پیش نظر یہ فتویٰ دیا ہے

705- اخرجه البخاري في النكاح، باب استئذان المرأة زوجها في الخروج الى المسجد وغيره (الحديث 5238) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب خروج النساء الى المساجد اذا لم يترتب عليه فتنة و انها لا تخرج مطيبة (الحديث 134) . تحفة الاشراف (6823) .

16 - باب مَنْ يُمْنَعُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟

706 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ". قَالَ اَوَّلَ يَوْمٍ "الثُّوْمِ". ثُمَّ قَالَ "الثُّوْمِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِيْ مَسَاجِدِنَا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ".

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص اس درخت میں سے کچھ کھالیتا ہے"۔

(راوی کہتے ہیں:) پہلے دن انہوں نے لہسن کا ذکر کیا' پھر انہوں نے لہسن' پیاز اور گندنا کا ذکر کیا (یعنی یہ راوی کے الفاظ ہیں)۔

"تو ایسا شخص ہماری مساجد کے قریب نہ آئے' کیونکہ جس چیز سے انسانوں کو اذیت محسوس ہوتی ہے' اس سے فرشتوں کو بھی اذیت محسوس ہوتی ہے"۔

شرح

جس شخص نے لہسن یا پیاز یا گندنا یا اس طرح کی کوئی اور بودار چیز کھائی ہو اور اس کی بو اس شخص کے منہ میں باقی ہو اس کے لئے یہ بات مکروہ ہے کہ وہ کسی ضرورت کے بغیر مسجد میں داخل ہو۔

اس کی دلیل وہ روایات ہیں جن میں نبی اکرم ﷺ نے اس طرح کے پھل کھا کر مسجد میں آنے سے منع کیا ہے۔

احناف کے نزدیک ایسی صورت حال میں اس شخص کا مسجد میں آنا مکروہ تحریمی ہے' تاہم مالکیوں کے نزدیک ایسا کرنا مطلق طور پر حرام ہے۔

17 - باب مَنْ يُخْرَجُ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟

707 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ

706-اخرجه البخاري في الاذان، باب ما جاء في الثوم النيء و البصل و الكراث (الحديث 854) مختصراً . واخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من اكل ثوماً او بصلاً او كراثاً او نحوها (الحديث 74) و (الحديث 75) مختصراً . واخرجه الترمذي في الاطعمة، باب ما جاء في كراهية اكل الثوم و البصل (الحديث 1806) . تحفة الاشراف (2447) .

707-اخرجه مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من اكل ثوماً او بصلاً او كراثاً او نحوها (الحديث 78) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من اكل الثوم فلا يقربن المسجد (الحديث 1014)، و في الاطعمة، باب اكل الثوم و البصل و الكراث (الحديث 3363) . والحديث عند: مسلم في الفرائض، باب ميراث الكلالة (الحديث 9) . والنسائي في التفسير: سورة النساء، قوله تعالى: (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة) (الحديث 155) و ابن ماجه في الفرائض، باب الكلالة (الحديث 2726) . تحفة الاشراف (10646) .

بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ تَاْكُلُوْنَ مِنْ شَجَرَتَيْنِ مَا اُرَاهُمَا اِلَّا خَبِيْثَتَيْنِ هٰذَا الْبَصَلُ وَالثُّوْمُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ رِيْحَهُمَا مِنَ الرَّجُلِ اَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْبَقِيْعِ فَمَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا .

★★ معدان بن ابوطلحہ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تم لوگ ان دو درختوں کا پھل کھالیتے ہو' جبکہ میں ان دونوں کو خبیث سمجھتا ہوں' وہ پیاز اور لہسن ہے"۔

مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ ﷺ کو کسی شخص سے اس کی بو محسوس ہوتی تھی' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت اس شخص کو مسجد سے نکال کے بقیع بھیج دیا جاتا تھا تو جو شخص ان دونوں کو کھاتا ہے (یا کھانا چاہتا ہے) وہ انہیں اچھی طرح پکا کر ان کی بو زائل کر دے۔

18 - باب ضَرْبِ الْخِبَاءِ فِي الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خیمہ لگانا

708 - اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ دَخَلَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ يُرِيْدُ اَنْ يَّعْتَكِفَ فِيْهِ فَاَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَ فَضُرِبَ لَهٗ خِبَاءٌ وَاَمَرَتْ حَفْصَةُ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاَتْ زَيْنَبُ خِبَاءَهَا اَمَرَتْ فَضُرِبَ لَهَا خِبَاءٌ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "آلْبِرَّ تُرِدْنَ". فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِيْ رَمَضَانَ وَاعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے جب اعتکاف کرنا ہوتا تھا تو آپ ﷺ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس جگہ تشریف لے جایا کرتے تھے جہاں آپ ﷺ نے اعتکاف میں بیٹھنا ہوتا ہے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ نے رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ارادہ کیا' تو آپ ﷺ کے حکم کے تحت آپ ﷺ کے لیے خیمہ لگا دیا گیا' پھر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کی ہدایت کے تحت ان کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا' جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے خیمے کو دیکھا تو ان کے حکم کے تحت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کے لیے بھی ایک خیمہ لگا دیا گیا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے (اپنی ازواج کے ان خیموں) کو ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا اس کے ذریعے انہوں نے نیکی کا ارادہ کیا ہے؟"

708-اخرجه البخاري في الاعتكاف، باب اعتكاف النساء (الحديث 2033)، و باب الاخبية في المسجد (الحديث 2034) مختصراً، و باب الاعتكاف في شوال (الحديث 2041) بنحوه، و باب من اراد ان يعتكف ثم بدا له ان يخرج (الحديث 2045) بنحوه . واخرجه مسلم في الاعتكاف، باب متى يدخل من اراد الاعتكاف في معتكفه (الحديث 6) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصوم، باب الاعتكاف (الحديث 2464) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في الصيام، باب ما جاء فيمن يبتدىء الاعتكاف، وقضاء الاعتكاف (الحديث 1771) . والحديث عند: الترمذي في الصوم، باب ما جاء في الاعتكاف (الحديث 791) . تحفة الاشراف (17930) .

(سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس رمضان میں اعتکاف نہیں کیا' بلکہ آپ ﷺ نے شوال میں ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

709 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ رَمْيَةً فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ غزوۂ خندق کے موقع پر حضرت سعد ؓ (بن معاذ) زخمی ہو گئے انہیں قریش کے ایک فرد نے بازو کی مخصوص رگ پر تیر مارا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لیے مسجد میں خیمہ لگوا دیا تاکہ قریب سے ہی ان کی عیادت کرلیا کریں۔

19 - باب إِدْخَالِ الصِّبْيَانِ الْمَسَاجِدَ

باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا

710 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ أُمَامَةَ بِنْتَ أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ وَأُمُّهَا زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ صَبِيَّةٌ يَحْمِلُهَا فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عَلَى عَاتِقِهِ يَضَعُهَا إِذَا رَكَعَ وَيُعِيدُهَا إِذَا قَامَ حَتَّى قَضَى صَلَاتَهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ بِهَا .

★★ حضرت ابوقتادہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے حضرت ابوالعاص بن ربیع ؓ کی صاحبزادی سیدہ امامہ ؓ کو اٹھایا ہوا تھا' جن کی

709- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الخيمة في المسجد للمرضى و غيرهم (الحديث 463) مطولاً، و في المغازي، باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحزاب و مخرجه الى بني قريظة و محاصرته اياهم (الحديث 4122) مطولاً . و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب جواز قتال من نقض العهد و جواز انزال اهل الحصن على حكم حاكم عدل اهل للحكم (الحديث 65) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الجنائز، باب في العيادة مراراً (الحديث 3101) . والحديث عند: البخاري في مناقب الانصار، باب هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة (الحديث 3901) ، و في المغازي، باب مرجع النبي صلى الله عليه وسلم من الاحزاب و مخرجه الى بني قريظة و محاصرته اياهم (الحديث 4117) . تحفة الاشراف (16978) .

710- اخرجه البخاري في الادب، باب رحمة الولد و تقبيله و معانقته (الحديث 5996) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (الحديث 42 و 43) بمعناه . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 918 و 919 و 920) بمعناه . و اخرجه النسائي في الامامة، ما يجوز للامام من العمل في الصلاة (الحديث 826)، و في السهو، حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة (الحديث 1204) . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب اذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة (الحديث 516) . و مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز حمل الصبيان في الصلاة (الحديث 41) . و ابي داؤد في الصلاة، باب العمل في الصلاة (الحديث 917) . و النسائي في السهو، حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة (الحديث 1203) تحفة الاشراف (12124) .

والدہ سیدہ زینب ؓ نبی اکرم ﷺ کی صاحبزادی تھیں (یعنی وہ خود نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں) وہ چھوٹی سی بچی تھی نبی اکرم ﷺ نے انہیں اٹھایا ہوا تھا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرنا شروع کی تو آپ ﷺ نے انہیں اپنے کندھے پر اٹھایا' جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے انہیں نیچے اتار دیا' پھر جب آپ ﷺ دوبارہ کھڑے ہوئے' تو آپ ﷺ نے انہیں پھر اٹھا لیا' یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اسی طرح اپنی نماز مکمل ادا کی۔

شرح

حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی تحریر کرتے ہیں سیدہ اُمامہ ؓ کے والد حضرت ابوالعاص ؓ کا نام لقیط تھا جبکہ ان کے نام کے بارے میں دیگر اقوال بھی موجود ہیں۔ انہوں نے فتح مکہ سے پہلے اسلام قبول کیا تھا اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی (اور حضرت ابوالعاص ؓ کی اہلیہ) سیدہ زینب ؓ کے نکاح کو برقرار رکھا تھا اور سیدہ زینب ؓ نے ان کی زوجیت میں ہی انتقال فرمایا۔

نبی اکرم ﷺ نے ان کی مصاہرت (یعنی دامادی کے رشتے کی) بڑی تعریف کی ہے۔

حضرت ابوالعاص ؓ کا انتقال حضرت ابوبکر صدیق ؓ کے عہدِ خلافت میں ہوا تھا۔

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ نووی ؒ نے یہ بات بیان کی ہے۔ بعض مالکیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

بعض مالکی اس بات کے قائل ہیں: یہ نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت ہے جبکہ بعض نے یہ کہا ہے یہ ضرورت کے پیش نظر تھا لیکن یہ تمام دعوے درست نہیں ہیں اور قابل قبول بھی نہیں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے لئے دلیل بھی موجود نہیں ہے اور حدیث میں ایسی کوئی بات مذکور نہیں ہے جو شریعت کے قواعد کے خلاف ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ انسان پاک ہوتا ہے اس کے پیٹ میں جو کچھ موجود ہے وہ معاف ہے۔ بچوں کے کپڑے اور ان کے جسم کو بھی طہارت پر محمول کیا جائے گا جب تک اس بات کا یقین نہیں ہو جاتا کہ ان پر نجاست لگی ہوئی ہے۔

اور نماز کے دوران کوئی عمل کر لینے سے نماز باطل نہیں ہو جاتی ہے جبکہ وہ عمل تھوڑا ہو یا متفرق طور پر کیا گیا ہو۔

شرعی دلائل سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے اور نبی اکرم ﷺ نے ایسا عمل اس لئے کیا ہے تاکہ جواز کو بیان کیا جا سکے۔

20 - باب رَبْطِ الْأَسِيرِ بِسَارِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا

711 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرُبِطَ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ . مُخْتَصَرٌ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نجد کی سمت ایک چھوٹی مہم بھجوائی تو وہ لوگ بنو حنیفہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو پکڑ کر لائے' جس کا نام ثمامہ بن اثال تھا' جو اہل یمامہ کا سردار تھا' تو اسے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔

(امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:) یہ روایت مختصر ہے۔

21 - باب إِدْخَالِ الْبَعِيرِ الْمَسْجِدَ

باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا

712 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹ پر بیٹھ کر (بیت اللہ) کا طواف کیا تھا' آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ میں موجود چھڑی کے ذریعے حجر اسود کا استلام کیا تھا۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے۔ حافظ ابن حجر نے یہ بات بیان کی ہے نبی اکرم ﷺ نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت تھی تا کہ لوگ آپ ﷺ سے مناسک کا طریقہ کار سیکھ لیں۔

یہی وجہ ہے کہ بعض اہل علم نے اس طرز عمل کو نبی اکرم ﷺ کی خصوصیت میں شمار کیا ہے اور اس بات کا بھی احتمال موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی سواری پر کسی قسم کی گندگی نہ لگی ہوئی ہو۔ اس لئے اس پر دوسرے کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

اسی حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی نے یہ بات بیان کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان

"انہیں چاہئے کہ وہ طواف کریں۔"

میں انسانوں کو طواف کرنے کا حکم دیا ہے۔

711- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاغتسال اذا اسلم و ربط الاسير ايضا في المسجد (الحديث 462) مطولاً، و باب دخول المشرك المسجد (الحديث 369)، و في الخصومات، باب التوثق ممن تخشى معرته (الحديث 2422) مطولاً، و باب الربط و الحبس في الحرم (الحديث 2423)، و في المغازي، باب وفد بني حنيفة، و حديث ثمامة بن اثال (الحديث 4372) مطولاً . و اخرجه مسلم في الجهاد و السير، باب ربط الاسير و حبسه و جواز المن عليه (الحديث 59) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الجهاد، باب في الاسير يوثق (الحديث 2679) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في الطهارة، تقديم غسل الكافر اذا اراد ان يسلم (الحديث 189) . تحفة الاشراف (13007) .

712- اخرجه البخاري في الحج، باب استلام الركن بالمحجن (الحديث 1607) . و اخرجه مسلم في الحج، باب جواز الطواف على بعير و غيره، و استلام الحجر بمحجن و نحوه للراكب (الحديث 253) . و اخرجه النسائي في مناسك الحج، استلام الركن بالمحجن (الحديث 2954) . اخرجه ابن ماجه في المناسك، باب من استلم الركن بمحجنه (الحديث 2948) . تحفة الاشراف (5837) .

اس لئے جانور کا طواف کرنا انسان کا نائب نہیں ہو سکتا البتہ ضرورت کے پیش نظر انسان کسی چیز پر سوار ہو کر طواف کر سکتا

22 - باب النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ التَّحَلُّقِ قَبْلَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ

باب: مسجد میں خرید وفروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت)

713 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّحَلُّقِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ.

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کے دن نماز (جمعہ سے پہلے) حلقہ بنا کر بیٹھنے سے اور مسجد میں خرید وفروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

احناف اور مالکیوں کے نزدیک مسجد میں خرید وفروخت کرنا مکروہ ہے۔

اور حنابلہ کے نزدیک ایسا کرنا حرام ہے۔

اگر کوئی شخص مسجد میں خرید وفروخت کر لیتا ہے' تو وہ معاہدہ باطل ہوگا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسجد میں کوئی چیز مانگنا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے' تاہم ایسے شخص کو دینا جائز ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں کوئی چیز مانگنا حرام ہے اور مسجد میں کسی مانگنے والے کو کوئی چیز دینا مکروہ ہے۔

23 - باب النَّهْيِ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت

714 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ.

713- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع و الشراء و انشاد الضالة و الشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مختصراً، و في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الحلق يوم الجمعة قبل الصلاة و الاحتباء و الامام يخطب (الحديث 1133) مختصراً . و الحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن تناشد الاشعار في المسجد (الحديث 714) ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب النهي عن انشاد الضوال في المسجد (الحديث 766) . تحفة الاشراف (8796) .

★★ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں اشعار پڑھنے سے منع کیا ہے۔

شرح

مسجد میں آپس کے لین دین کے بارے میں بحث کرنا مسجد میں آواز بلند کرنا گمشدہ چیز کا اعلان کرنا کرائے پر لینے دینے کے معاملات طے کرنا اور دیگر معاہدہ جات وغیرہ کرنا مکروہ ہے۔

یہاں امام نسائی نے مسجد میں اشعار سنانے کی ممانعت کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ اس باب میں انہوں نے وضاحت کر دی ہے کہ اس سے مراد دنیاوی اشعار ہیں کیونکہ اگلی حدیث میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت حسان بن ثابت ؓ مسجد میں بیٹھ کر نبی اکرم ﷺ کی شان اور فضیلت میں کہے گئے اشعار سنایا کرتے تھے۔ یعنی نعت کے اشعار سنایا کرتے تھے۔ اس سے علماء نے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے۔ دینی قسم کے اشعار مسجد میں سنائے جا سکتے ہیں البتہ دنیاوی قسم کے اشعار سنانا ممنوع ہوگا کیونکہ یہ بات مسجد کے آداب کے خلاف ہے۔

24 - باب الرُّخْصَةِ فِي إِنْشَادِ الشِّعْرِ الْحَسَنِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت

715 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَرَّ عُمَرُ بِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ يُنْشِدُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ أَنْشَدْتُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ". قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

★★ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عمر ؓ حضرت حسان بن ثابت ؓ کے پاس سے گزرے تو حضرت حسان ؓ مسجد میں لوگوں کو شعر سنا رہے تھے۔ حضرت عمر ؓ نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا؟ تو حضرت حسان ؓ بولے: میں نے اسی مسجد میں اشعار سنائے ہیں جبکہ اس وقت یہاں وہ ہستی موجود تھی جو آپ سے بہتر تھی پھر حسان ؓ نے

حضرت ابوہریرہ ؓ کی طرف رخ کیا اور بولے: آپ نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"(اے حسان!) تم میری طرف سے (کفار کو) جواب دو۔ اے اللہ! تو روح القدس کے ذریعے اس کی مدد کر"۔

تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں شعر سنانے میں کوئی حرج نہیں ہے جب کہ وہ اشعار نبی اکرم ﷺ کی تعریف کے لئے ہوں اسلام یا حکمت کے بارے میں ہوں یا زہد یا اس قسم کے بھلائی کے کاموں کے بارے میں ہوں۔

اس کے بعد ڈاکٹر وہبہ زحیلی نے وہی روایت نقل کی ہے جسے امام نسائی نے یہاں سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

جہاں تک مذموم شاعری کا تعلق ہے جیسے وہ شاعری جو کسی مسلمان کے ہجو پر مشتمل ہو یا اس میں شراب وغیرہ کی تعریف کی گئی ہو یا خواتین کا تذکرہ ہو یا کسی ظالم کی مدح سرائی کی گئی ہو یا کسی ممنوعہ کام کے ارتکاب پر فخر کا اظہار کیا گیا ہو یا اس طرح کی دیگر شاعری تو یہ حرام ہوگی۔

25 - باب النَّهْيِ عَنْ إِنْشَادِ الضَّالَّةِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت

718 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا وَجَدْتَ".

★★ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص آیا اس نے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا شروع کیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں وہ چیز نہ ملے۔

26 - باب إِظْهَارِ السِّلَاحِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا

717 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ - بَصْرِيٌّ - وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

714- أخرجه أبو داود في الصلاة، باب التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة (الحديث 1079) بنحوه مطولاً . و أخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البيع و الشراء و انشاد الضالة و الشعر في المسجد (الحديث 322) مطولاً . و أخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب ما يكره في المساجد (الحديث 749) مطولاً . و الحديث عند: النسائي في المساجد، النهي عن البيع و الشراء في المسجد و عن التحلق قبل صلاة الجمعة (الحديث 713) . و ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب النهي عن انشاد الضوال في المسجد (الحديث 776)، و في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في الحلق يوم الجمعة قبل الصلاة و الاحتباء و الامام يخطب (الحديث 1133) . تحفة الاشراف (8796) .

715- أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب ذكر الملائكة (الحديث 3212) . و أخرجه مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه (الحديث 151) . و أخرجه أبو داود في الادب، باب ما جاء في الشعر (الحديث 5013 و 5014) مختصراً . و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب الشعر في المسجد (الحديث 453)، و في الادب، باب هجاء المشركين (الحديث 6152) . و مسلم في فضائل الصحابة، باب فضائل حسان بن ثابت رضي الله عنه (الحديث 152) . تحفة الاشراف (3402) .

716- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (2742) .

717- أخرجه البخاري في الصلاة، باب يأخذ بنصول النبل اذا مر في المسجد (الحديث 451)، و في الفتن، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم من حمل علينا السلاح فليس منا (الحديث 7073) . و أخرجه مسلم في البر و الصلة و الآداب، باب أمر من مر بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما من المواضع الجامعة للناس أن يمسك بنصالها (الحديث 120) . و أخرجه ابن ماجه في الادب، باب من كان معه سهام فليأخذ بنصالها (الحديث 3777) . تحفة الاشراف (2527) .

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَمْرٍو أَسَمِعْتَ جَابِرًا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ بِسِهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خُذْ بِنِصَالِهَا". قَالَ نَعَمْ.

★★ سفیان بیان کرتے ہیں: میں نے عمرو سے دریافت کیا: کیا آپ نے حضرت جابر ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک شخص تیر لے کر مسجد سے گزرا تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا:

"تم اسے پھل کی طرف سے پکڑ کر رکھو"۔

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: سنت یہ ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور اس کے پاس ہتھیار موجود ہوں تو وہ اس ہتھیار کو پھل کی طرف سے پکڑے جیسے تیر کا پھل نیزے کا سرا وغیرہ

اس کی دلیل وہی حدیث ہے جو حضرت جابر ؓ کے حوالے سے امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے۔

27 - باب تَشْبِيكِ الْأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا

718 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَعَلْقَمَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَنَا أَصَلَّى هَؤُلَاءِ قُلْنَا لَا. قَالَ قُومُوا فَصَلُّوا. فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ خَلْفَهُ فَجَعَلَ أَحَدَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ فَصَلَّى بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ فَجَعَلَ إِذَا رَكَعَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَجَعَلَهَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

★★ اسود بیان کرتے ہیں: میں اور علقمہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: کیا ان لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے فرمایا: تم لوگ کھڑے ہو جاؤ" ہم ان کے پیچھے کھڑے ہونے لگے تو انہوں نے ہم میں سے ایک کو دائیں طرف کھڑا کر دیا اور دوسرے کو بائیں طرف کھڑا کر دیا اور کسی اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھانا شروع کر دی جب وہ رکوع میں گئے تو انہوں نے انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور انہیں دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مسجد میں گدی کے بل چت لیٹ جانا جائز ہے۔ اسی طرح ایک پاؤں دوسرے پر رکھ لینا

718-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 26 و 27) مطولاً. و اخرجه النسائي في التطبيق، باب التطبيق (الحديث 1028) تحفة الاشراف (9164) .

بھی جائز ہے کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی احادیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ تمام کام کیے ہیں۔

719 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے منقول ہے۔

28 - باب الْإِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں چت لیٹنا

720 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

★★ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں مبارک دوسرے پاؤں مبارک کے اوپر رکھا ہوا تھا۔

29 - باب النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں سونے (کا حکم)

721 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَنَامُ وَهُوَ شَابٌّ عَزَبٌ لَا أَهْلَ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں مسجد نبوی میں ہی سو جایا کرتے تھے اس وقت وہ جوان تھے اور غیر شادی شدہ تھے ان کا گھر بار نہیں تھا۔

شرح

جہاں تک مسجد میں سونے کا تعلق ہے تو شوافع کے نزدیک اس میں کوئی کراہت نہیں ہے کیونکہ صحیحین میں یہ روایت منقول

719-اخرجه مسلم في المساجد، باب الندب الى وضع الايدي على الركب في الركوع و نسخ التطبيق (الحديث 26 و 2700) مطولا. و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب وضع اليدين على الركبتين (الحديث 868) بنحوه. و اخرجه النسائي في التطبيق، باب التطبيق (الحديث 1028 و 1029). تحفة الاشراف (9164 و 9165) .

720-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الاستلقاء في المسجد و مد الرجل (الحديث 475)، و في الادب، باب الاستلقاء و وضع الرجل على الاخرى (الحديث 5969) بنحوه. و في الاستئذان، باب الاستلقاء (الحديث 6287). واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب في اباحة الاستلقاء و وضع احدى الرجلين على الاخرى (الحديث 75 و 76). واخرجه ابو داؤد في الادب، باب في الرجل يضع احدى رجليه على الاخرى (الحديث 4866). واخرجه الترمذي في الادب، باب ما جاء في وضع احدى الرجلين على الاخرى مستلقياً (الحديث 2765). تحفة الاشراف (5298) .

721-اخرجه البخاري في الصلاة، باب نوم الرجل في المسجد (الحديث 440). تحفة الاشراف (8173) .

ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایسا کیا کرتے تھے۔

اسی طرح اصحاب صفہ کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے کہ یہ لوگ مسجد میں سو جایا کرتے تھے۔

عرینہ قبیلے کے لوگوں کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ وہ مسجد میں سوتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ روایات منقول ہیں' یہ مسجد میں سو گئے تھے

ان کے علاوہ دیگر حضرات کے بارے میں بھی یہ بات منقول ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں: اجنبی (یعنی باہر سے آنے والے) لوگوں کے لئے اس میں کوئی حرج نہیں ہے' شہر کے رہنے والوں کے لئے میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: مسجد میں سونا مکروہ ہے البتہ اجنبی شخص کو اور اعتکاف کرنے والے شخص کو اس کی اجازت ہوگی۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں: اگر کوئی شخص مسافر ہو یا مسافر کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو تو حرج نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص مسجد کو رہائش گاہ بنالے یا قیلولہ کرنے کی جگہ بنالے تو یہ درست نہیں ہوگا۔

30 - باب الْبُصَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں تھوک پھینکنا

722 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْبُصَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''مسجد میں تھوک پھینکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے' کہ اُسے دفن کر دیا جائے''۔

31 - باب النَّهْيِ عَنْ أَنْ يَتَنَخَّمَ الرَّجُلُ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ

باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت

723 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى بُصَاقًا فِي جِدَارِ الْقِبْلَةِ فَحَكَّهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ

722-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 55) . اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 475) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 572) . تحفة الاشراف (1428) .

723-اخرجه البخاري في الصلاة، باب حك البزاق باليد من المسجد (الحديث 406) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 50) . تحفة الاشراف (8366) .

قِبَلَ وَجْهِهِ إِذَا صَلَّى".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی سمت والی دیوار پر تھوک لگا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے صاف کر دیا' پھر آپ ﷺ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا:

''جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ اپنے سامنے کی سمت میں ہرگز نہ تھوکے' کیونکہ جب انسان نماز ادا کر رہا ہوتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے سامنے کی سمت میں موجود ہوتا ہے''۔

32 - باب ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ

باب: نبی اکرم ﷺ کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے

724 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا بِحَصَاةٍ وَنَهَى أَنْ يَبْصُقَ الرَّجُلُ بَيْنَ يَدَيْهِ أَوْ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ "يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرَى".

★★ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مسجد کی قبلہ کی سمت بلغم لگا ہوا ملاحظہ فرمایا تو آپ ﷺ نے کنکری کے ذریعے اُسے صاف کیا اور اس بات سے منع کر دیا' کہ کوئی شخص (نماز کے دوران) اپنے سامنے کی طرف یا دائیں طرف تھوکے' آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے بائیں طرف تھوک لے یا اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے۔

33 - باب الرُّخْصَةِ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَبْصُقَ خَلْفَهُ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِهِ

باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے' کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے

725 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كُنْتَ تُصَلِّي فَلَا تَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا عَنْ يَمِينِكَ وَابْصُقْ خَلْفَكَ أَوْ تِلْقَاءَ شِمَالِكَ إِنْ كَانَ فَارِغًا وَإِلَّا فَهَكَذَا". وَبَزَقَ تَحْتَ رِجْلِهِ وَدَلَكَهُ.

724-اخرجه البخاري في الصلاة، باب حك المخاط بالحصى من المسجد (الحديث 408 و 409) بنحوه، و باب لا يبصق عن يمينه في الصلاة (الحديث 410 و 411) بنحوه، و باب ليبزق عن يساره او تحت قدمه اليسرى (الحديث 414) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 52). واخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب كراهية النخامة في المسجد (الحديث 761) . تحفة الاشراف (3997) .

725-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 478) بمعناه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 571) مختصراً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب المصلي يتنخم (الحديث 1021) مختصراً. تحفة الاشراف (4987) .

★★ حضرت طارق بن عبداللہ محاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز ادا کر رہے ہو تو تم لوگ اپنے سامنے کی طرف یا اپنے دائیں طرف نہ تھوکو بلکہ اپنے پیچھے کی طرف یا اپنے بائیں طرف تھوکو اگر تم ایسا کر سکتے ہو اگر نہیں کر سکتے تو پھر یوں کر لو۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکا اور اسے رگڑ دیا"۔

34 - باب بِأَيِّ الرِّجْلَيْنِ يَدْلُكُ بُصَاقَهُ

باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟

726 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَخَّعَ فَدَلَكَهُ بِرِجْلِهِ الْيُسْرَى.

★★ ابوعلاء بن شخیر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے تھوک پھینکا اور اسے آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کے ذریعے مل دیا۔

35 - باب تَخْلِيقِ الْمَسَاجِدِ

باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا

727 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُخَامَةً فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَحَكَّتْهَا وَجَعَلَتْ مَكَانَهَا خَلُوقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا أَحْسَنَ هَذَا".

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوک پڑا ہوا دیکھا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہو گیا ایک انصاری خاتون اٹھیں اور اس نے اسے صاف کیا اور اس کی جگہ خوشبو لگا دی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے کتنا اچھا کیا ہے۔

36 - باب الْقَوْلِ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ وَعِنْدَ الْخُرُوجِ مِنْهُ

باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا

728 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْغَيْلَانِيُّ - بَصْرِيٌّ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ

726-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 59) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 483) بمعناه . و الحديث عند مسلم في المساجد و مواضع الصلاة باب النهي عن البصاق في المسجد في الصلاة و غيرها (الحديث 58) . و عند ابي داؤد في الصلاة باب في كراهية البزاق في المسجد (الحديث 482) . تحفة الاشراف (5348) .

727-اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب كراهية النخامة في المسجد (الحديث 762) . تحفة الاشراف (698) .

رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حُمَيْدٍ وَأَبَا أُسَيْدٍ يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ".

★★ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے:
اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔
(جب وہ مسجد سے باہر آئے) تو یہ پڑھے:
"اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں"۔

37 - باب الْأَمْرِ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُلُوسِ فِيهِ

باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم

729 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ".

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص مسجد میں آ جائے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعات (تحیۃ المسجد) ادا کرے"۔

شرح

مسجد میں داخل ہونے کے بعد جو نوافل ادا کیے جاتے ہیں انہیں "تحیۃ المسجد" کہا جاتا ہے۔ اس کے حکم کی وضاحت کرتے ہوئے امام موفق الدین ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: جو شخص مسجد میں داخل ہو اس کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعات ادا کر لے اور یہ ادا کرنے سے پہلے وہ نہ بیٹھے اس کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے (یہ روایت امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے)

728-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ما يقول اذا دخل المسجد (الحديث 68) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب فيما يقوله الرجل عند دخوله المسجد (الحديث 465) . و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد (الحديث 772) . تحفة الاشراف (11196) .

729-اخرجه البخاري في الصلاة، باب اذا دخل المسجد فليركع ركعتين (الحديث 444)، و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1163) . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحية المسجد بركعتين و كراهة الجلوس قبل صلاتهما و انها مشروعة في جميع الاوقات (الحديث 69) و (الحديث 70) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة عند دخول المسجد (الحديث 467 و 468) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا دخل احدكم المسجد فليركع ركعتين (الحديث 316) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من دخل المسجد فلا يجلس حتى يركع (الحديث 1013) . تحفة الاشراف (12123) .

یہ روایت متفق علیہ ہے اور اگر کوئی شخص نماز ادا کرنے سے پہلے بیٹھ جاتا ہے' تو سنت یہی ہے کہ وہ پھر اٹھ کر نماز ادا کرے۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے' جس کو امام مسلم نے حضرت جابر ؓ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

وہ بیان کرتے ہیں: حضرت سلیک غطفانی ؓ (مسجد کے اندر) آئے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت خطبہ دے رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا:

"اے سلیک ؓ! تم اٹھو اور دو رکعات نماز ادا کرلو اور انہیں مختصر ادا کرنا"[1]

38 - باب الرُّخْصَةِ فِي الْجُلُوسِ فِيهِ وَالْخُرُوجِ مِنْهُ بِغَيْرِ صَلَاةٍ

باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی) مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت

730 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ وَكَانُوا بِضْعًا وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ سَرَائِرَهُمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ "تَعَالَ". فَجِئْتُ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي "مَا خَلَّفَكَ أَلَمْ تَكُنْ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ". فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي وَاللّٰهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا لَرَأَيْتُ أَنِّي سَأَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ لِتَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُسْخِطُكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِنِّي لَأَرْجُو فِيهِ عَفْوَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوٰى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللّٰهُ فِيكَ". فَقُمْتُ فَمَضَيْتُ. مُخْتَصَرٌ.

★★ عبداللہ بن کعب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت کعب بن مالک ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: انہوں

---

[1] المغنی لابن قدامہ کتاب الصلوٰۃ باب تحیۃ المسجد

730-اخرجه البخاري في الجهاد، باب الصلاة اذا قدم من سفر (الحديث 3088) . و مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب الركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه (الحديث 74) . و ابي داؤد في الجهاد، باب في اعطاء البشير (الحديث 2773 و2781). تحفة الاشراف (11132) .

نے غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا واقعہ بیان کیا تھا' وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے' آپ ﷺ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ سفر سے واپس تشریف لاتے تھے' تو سب سے پہلے مسجد آتے تھے' وہاں دو رکعت نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ لوگوں سے ملاقات کے لیے بیٹھ جایا کرتے تھے' جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا' تو پیچھے رہ جانے والے لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے مختلف طرح کے عذر پیش کرنے لگے اور آپ ﷺ کے سامنے قسمیں اٹھانے لگے' ان کی تعداد اسی سے کچھ زیادہ تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ان کے بیان کو قبول کیا' ان سے بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا کی جبکہ ان کے پوشیدہ معاملے کو اللہ کے سپرد کردیا' یہاں تک کہ جب میں آیا اور میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا' تو نبی اکرم ﷺ مسکرائے' یوں جیسے کوئی ناراض شخص مسکراتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم آگے آ جاؤ! میں آگے حاضر ہوا' یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا' آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم کیوں پیچھے رہ گئے تھے' تم نے تو اپنا سواری کا اونٹ خرید نہیں لیا تھا؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں آپ ﷺ کی بجائے کسی اور دنیادار شخص کے پاس بیٹھا ہوا ہوتا تو مجھے پتا ہے کہ میں اس کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتا تھا' کیونکہ مجھے گفتگو کا فن عطا کیا گیا ہے' لیکن اللہ کی قسم! مجھے اس بات کا علم ہے' کہ اگر آج میں نے آپ ﷺ کے ساتھ جھوٹی بات کی' تاکہ اس کے ذریعے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو جائیں' تو عنقریب اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا' اگر میں نے آپ ﷺ کے سامنے سچی بات کی تو آپ ﷺ کو مجھ سے ناراضگی محسوس ہوگی' مجھے اس کے بارے میں امید ہے' کہ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا' اللہ کی قسم! آپ ﷺ سے پیچھے رہنے کے وقت میں جتنا طاقتور تھا اور جتنا خوشحال تھا اتنا (طاقتور اور خوشحال) میں کبھی نہیں ہوا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے' تو اس نے سچ کہا ہے' تم اٹھ جاؤ' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بارے میں فیصلہ کردے"۔

تو میں اٹھ گیا اور وہاں سے چلا گیا۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: یہ روایت مختصر ہے۔

39 - باب صَلَاةِ الَّذِي يَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ

باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا

731 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ عُثْمَانَ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ

731-اخرجه النسائي في التفسير: سورة البقرة، قوله تعالى: (قد نرى تقلب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها) (الحديث 26) مطولاً . تحفة الاشراف (12048) .

الْمُعَلّٰى قَالَ كُنَّا نَغْدُو إِلَى السُّوقِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَمُرُّ عَلَى الْمَسْجِدِ فَنُصَلِّي فِيهِ .

★★ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں بازار جاتے ہوئے مسجد کے پاس سے گزرتے تھے تو اس میں نماز ادا کر لیتے تھے۔

40- باب التَّرْغِيبِ فِي الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوةِ

باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب

732- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي عَلٰى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي صَلّٰى فِيهِ مَا لَمْ يُحْدِثْ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"فرشتے اس شخص کے لیے دعائے رحمت کرتے رہتے ہیں جب تک آدمی اس جگہ پر بیٹھا رہتا ہے جہاں اس نے نماز ادا کی تھی جب تک وہ بے وضو نہیں ہو جاتا (وہ فرشتے یہ دعا کرتے ہیں:) اے اللہ! اس کی مغفرت کر دے! اے اللہ! اس پر رحم کر دے"۔

733- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عُقْبَةَ أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَيْمُونٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا السَّاعِدِيَّ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ فَهُوَ فِي الصَّلَاةِ ".

★★ حضرت سہل ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کر رہا ہو تو وہ نماز کی حالت میں شمار ہوتا ہے"۔

41- باب ذِكْرِ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ

باب: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت

734- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ .

732-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الحدث في المسجد (الحديث 445)، و في الاذان، باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة و فضل المساجد (الحديث 659) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في فضل القعود في المسجد (الحديث 469) . تحفة الاشراف (13816) .

733-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (4808) .

734-اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب الصلاة في اعطان الابل و مراح الغنم (الحديث 769) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (9651) .

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے۔

شرح

امام ابوجعفر طحاوی بیان کرتے ہیں: ہمارے اصحاب (یعنی فقہائے احناف) کے نزدیک اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔ اسے مکروہ اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ کہیں کوئی اونٹ ٹانگ نہ مار دے۔

امام اوزاعی نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اگرچہ وہاں کپڑا بچھا دیا گیا ہو تاہم ان کے نزدیک بکریوں اور گائے کے باڑے میں نماز ادا کی جا سکتی ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہیں کی جائے گی اگر کوئی شخص نماز ادا کر لیتا ہے اور وہاں نجاست موجود نہ ہو تو اس شخص کی نماز درست ہوگی۔

نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کی گئی ہے آپ ﷺ نے اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے اور بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کو مباح قرار دیا ہے۔

(امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) یہ اس اندیشے کے پیش نظر ہے کہ کوئی اُونٹ ٹانگ نہ مار دے کیونکہ اگر یہ نجاست کی وجہ سے ہوتا تو اس حوالے سے اونٹوں کے باڑے اور بکریوں کے باڑے میں کوئی فرق نہیں ہے۔

42- باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان)

735- أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنْ يَزِيدَ الْفَقِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَدْرَكَ رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي الصَّلَاةَ صَلّٰى ".

★★ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"میرے لیے تمام روئے زمین کو نماز ادا کرنے کی جگہ اور طہارت کے حصول کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے میری اُمت کے جس بھی شخص کو جہاں بھی نماز کا وقت ہو جائے وہ وہاں نماز ادا کر لے"۔

ل مختصر اختلاف العلماء، ابوجعفر طحاوی، ص

735-تقدم في الغسل و التيمم، باب التيمم بالصعيد (الحديث 430) .

43 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا

736 - أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَهَا فَيُصَلِّيَ فِي بَيْتِهَا فَتَتَّخِذَهُ مُصَلًّى فَأَتَاهَا فَعَمَدَتْ إِلَى حَصِيرٍ فَنَضَحَتْهُ بِمَاءٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَصَلَّوْا مَعَهُ.

★★ حضرت انس بن مالک ؓ بیان کرتے ہیں: سیدہ اُم سلیم ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ گزارش کی کہ آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائیں اور ان کے گھر میں نماز ادا کریں تاکہ سیدہ اُم سلیم ؓ اس جگہ کو جائے نماز بنا لیں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے تو سیدہ اُم سلیم ؓ نے ایک چٹائی کو لیا انہوں نے اس پر پانی چھڑکا تو نبی اکرم ﷺ نے اس پر نماز ادا کی اور (گھر والوں نے) نبی کریم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

44 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْخُمْرَةِ

باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا

737 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ - يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الْخُمْرَةِ.

★★ سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ چھوٹے کپڑے پر بھی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔

45 - باب الصَّلَاةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

باب: منبر پر نماز ادا کرنا

738 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ أَنَّ رِجَالًا أَتَوْا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ وَقَدِ امْتَرَوْا فِي الْمِنْبَرِ مِمَّ عُودُهُ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مِمَّ هُوَ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَوَّلَ يَوْمٍ وُضِعَ وَأَوَّلَ يَوْمٍ جَلَسَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى فُلَانَةَ امْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ "أَنْ مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ أَنْ يَعْمَلَ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ". فَأَمَرَتْهُ فَعَمِلَهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

736- انفرد به النسائي . تحفة الأشراف (220) .

737- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الخمرة (الحديث 381) . و أخرجه ابن ماجه في إقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة على الخمرة (الحديث 1028) . تحفة الأشراف (18062) .

738- أخرجه البخاري في الجمعة، باب الخطبة على المنبر (الحديث 917) . و أخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الخطوة و الخطوتين في الصلاة، (الحديث 45) . و أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب في اتخاذ المنبر (الحديث 1080) . تحفة الأشراف (4775) .

وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ هَا هُنَا ثُمَّ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ فَصَلَّى عَلَيْهَا وَكَبَّرَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ رَكَعَ وَهُوَ عَلَيْهَا ثُمَّ نَزَلَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ فِي أَصْلِ الْمِنْبَرِ ثُمَّ عَادَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتَمُّوا بِي وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي".

★★ ابوحازم بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے' یہ لوگ نبی اکرم ﷺ کے منبر کے بارے میں بحث کر رہے تھے کہ اسے کون سی لکڑی سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے حضرت سہل ؓ سے اس بارے میں دریافت کیا؟ تو حضرت سہل ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس بات سے بخوبی واقف ہوں کہ وہ کون سی لکڑی سے بنا تھا اور مجھے وہ دن یاد ہے' جب پہلے دن اسے رکھا گیا تھا اور جب پہلے دن نبی اکرم ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے تھے' نبی اکرم ﷺ نے فلاں خاتون کو پیغام بھجوایا تھا۔

(راوی کہتے ہیں:) حضرت سہل ؓ نے اس خاتون کا نام بھی بیان کیا تھا' (نبی اکرم ﷺ نے یہ پیغام بھجوایا تھا کہ) تم اپنے بڑھئی غلام سے یہ کہو کہ وہ ہمارے لیے لکڑیاں جوڑ کر ایسی چیز بنا دے' جس پر میں بیٹھ جایا کروں' اس وقت جب میں نے لوگوں کو مخاطب کرنا ہوتا ہے۔ تو اس خاتون نے اس غلام کو حکم دیا تو اس غلام نے جنگل کی لکڑیوں کے ذریعے اسے بنا دیا' وہ اسے لے کے آیا' تو اسے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھجوا دیا گیا' نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت اُسے یہاں رکھا گیا' پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اس پر چڑھے' آپ ﷺ نے اس پر نماز ادا کی' آپ نے تکبیر کہی جبکہ آپ ﷺ اس پر ہی موجود تھے' پھر آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے جبکہ آپ منبر پر ہی موجود تھے' پھر آپ ﷺ اُلٹے قدموں نیچے اترے اور آپ نے اس منبر کی بنیاد کے قریب سجدہ کیا' پھر آپ ﷺ دوبارہ اس پر چڑھ گئے' جب آپ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا:

"اے لوگو! میں نے ایسا اس لیے کیا ہے تاکہ تم میری پیروی کرو اور میری نماز کے طریقے کو سیکھ جاؤ"۔

شرح

امام بخاری نے بھی یہ حدیث اپنی "صحیح" میں تحریر کی ہے۔ اس کے احکام کی وضاحت کرتے ہوئے حافظ بدرالدین محمود عینی تحریر کرتے ہیں: اس سے ایک مسئلہ تو یہ ثابت ہوتا ہے' جس پر ترجمۃ الباب بھی دلالت کرتا ہے اور وہ منبر پر نماز ادا کرنا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے منبر پر اپنے نماز ادا کرنے اور مقتدیوں سے اپنے آپ کے بلند ہونے کی علت یہ بیان کی ہے: تاکہ لوگ آپ ﷺ کی پیروی کریں اور آپ ﷺ انہیں تعلیم دیں جب امام مقتدیوں سے بلند ہو تو یہ چیز مکروہ ہے۔ البتہ ضرورت کے پیش نظر ایسا کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ بالا صورت حال تھی۔

(جس کا حدیث میں ذکر ہے)

ایسی صورت میں یہ مستحب ہے۔ امام شافعی ؒ، امام احمد بن حنبل ؒ اور لیث بن سعد نے اس کے مطابق فتویٰ دیا

ہے

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس کی ممانعت کی روایت بھی منقول ہے۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

ابن حزم نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ بات نقل کی ہے کہ انہوں نے اس سے منع کیا ہے، تاہم یہ روایت درست نہیں ہے بلکہ امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ایسی نماز کراہت کے ساتھ جائز ہوگی۔

فقہائے احناف نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے اس کے جواز کا قول بھی نقل کیا ہے۔ اس وقت جب امام اتنا بلند ہو جتنا انسان کا قد ہوتا ہے جبکہ امام مالک سے ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے کہ اگر امام تھوڑا سا بلند ہوتا ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اس روایت سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہو جاتا ہے کہ نماز کے دوران تھوڑا سا چل لینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔

"محیط برہانی" کے مصنف نے یہ بات تحریر کی ہے۔ نماز کے دوران ایک قدم چلنے سے نماز نہیں ٹوٹتی لیکن دو یا اس سے زیادہ قدم چلنے سے ٹوٹ جاتی ہے۔

لیکن اگر ان کے اس قول کو درست تسلیم کر لیا جائے تو مناسب تو یہ ہوگا کہ یہ نماز بھی ٹوٹ گئی ہوتی (جس طریقے کے ساتھ نبی اکرم ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تھے)

اس لیے ہم یہ کہتے ہیں: جب کسی مصلحت کے پیش نظر نماز کے دوران چلا جائے تو مناسب یہ ہے کہ نماز نہ ٹوٹے اور یہ مکروہ بھی نہ ہو۔

جس طرح اس مسئلے میں ہے کہ جب کوئی شخص کسی صف میں اکیلا کھڑا ہوا ہو، تو اسے اس بات کا حق حاصل ہوگا کہ وہ اگلی صف میں سے کسی کو پیچھے کھینچ لے اور وہ دونوں صف میں کھڑے ہو جائیں۔

اب جس شخص کو پکڑ کر پیچھے لایا گیا ہے اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اگرچہ وہ ایک یا دو قدم چل چکا ہو۔

46- باب الصَّلَاةِ عَلَى الْحِمَارِ

باب: گدھے پر نماز ادا کرنا

739- اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّهُوَ مُتَوَجِّهٌ اِلٰى خَيْبَرَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے، اس کا رخ اس وقت خیبر کی طرف تھا۔

---

1 عمدۃ القاری، کتاب نماز کے احکام، باب سطح، منبر اور لکڑی پر نماز ادا کرنا

739- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب جواز صلاة النافلة على الدابة في السفر حيث توجهت (الحديث 35) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التطوع على الراحلة والوتر (الحديث 1226) . تحفة الاشراف (7086) .

شرح

اکثر فقہاء اس بات کے قائل ہیں: سواری پر فرض یا واجب نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ اس میں واجب کی تمام اقسام شامل ہوں گی جن میں وتر، نذر کی نماز، نماز جنازہ وغیرہ شامل ہیں انہیں کسی عذر کے بغیر سواری پر ادا نہیں کیا جا سکتا البتہ نفل اور سنتیں سواری پر ادا کی جا سکتی ہیں۔ صرف فجر کی سنتیں سواری پر ادا نہیں کی جا سکتیں۔

740- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ . وَّهُوَ رَاكِبٌ اِلٰى خَيْبَرَ وَالْقِبْلَةُ خَلْفَهٗ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ عَمْرَو بْنَ يَحْيٰى عَلٰى قَوْلِهٖ يُصَلِّيْ عَلٰى حِمَارٍ وَّحَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسٍ الصَّوَابُ مَوْقُوْفٌ وَّاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَعْلَمُ .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو گدھے پر نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ اس وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اور قبلہ آپ ﷺ کی پشت کی طرف تھا۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق کسی بھی راوی نے گدھے پر نماز ادا کرنے کے الفاظ کے بارے میں عمرو بن یحییٰ نامی راوی کی متابعت نہیں کی ہے اور یحییٰ بن سعید نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے، وہ موقوف ہے، باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

740- اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (1665) .

9- كِتَابُ الْقِبْلَةِ

قبلہ (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "قبلہ (کے بارے میں روایات)" میں 25 تراجم ابواب اور 34 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 23 ہوگی۔

1- باب اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا

741 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَصَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا ثُمَّ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَمَرَّ رَجُلٌ قَدْ كَانَ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ .

فَانْحَرَفُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

★★ حضرت براء بن عازب ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے اور آپ ﷺ سولہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا کرتے رہے، پھر آپ ﷺ کا رخ کعبہ کی طرف کر دیا گیا، ایک شخص جس نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی تھی وہ کچھ انصاریوں کے پاس سے گزرا اور بولا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ نبی اکرم ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے، تو وہ لوگ خانہ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔

شرح

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز کے درست ہونے کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کرنا شرط ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"تم جہاں کہیں بھی ہو تو تم اپنے چہرے کو مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔" (البقرۃ: آیت 150)

البتہ دو صورتوں میں اس کا حکم نہیں ہے۔ ایک یہ ہے کہ جب خوف شدید ہو اس وقت (قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر بھی نماز

741-تقدم في الصلاة، باب فرض القبلة (الحديث 488) .

ادا کی جا سکتی ہے)

اور دوسری صورت یہ ہے کہ مسافر نفل نماز سواری پر ادا کر سکتا ہے۔ خواہ اس کا رُخ کسی بھی سمت میں ہو۔

فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف نے استقبال قبلہ کے لئے یہ بات شرط کے طور پر بیان کی ہے: کہ آدمی دشمن اور درندے سے امن کی حالت میں ہو اور اسے قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی قدرت حاصل ہو اس لئے جب دشمن یا درندے کی طرف سے خوف ہو۔ اس صورت میں قبلے کی طرف رُخ کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اسی طرح جس شخص کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کرنے کی قدرت نہ ہو جیسے کوئی شخص بندھا ہوا ہو یا ایسا بیمار ہو جس کا رُخ قبلہ کی طرف نہ کیا جا سکتا ہو اور کوئی پھیرنے والا بھی وہاں موجود نہ ہو تو وہ جس سمت میں بھی رُخ کر کے نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرح رُخ کر کے نماز ادا کرے گا کیونکہ اب عذر متحقق ہو گیا ہے۔

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے جو شخص براہ راست خانہ کعبہ کو دیکھ رہا ہو اس کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنا فرض ہے۔

حنابلہ کے نزدیک مکہ کے رہنے والے تمام لوگوں کے لئے عین خانہ کعبہ کی طرف رُخ کرنا لازم ہے خواہ ان کے اور خانہ کعبہ کے درمیان دیواریں اور عمارات موجود ہوں۔

لیکن جو شخص خانہ کعبہ کو دیکھ نہیں رہا اس کے لئے جمہور کے نزدیک یہ ضروری ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی جہت کی طرف رُخ کر لے۔ تاہم اس بارے میں امام شافعی ؒ کی رائے کچھ مختلف ہے۔

2- باب الْحَالِ الَّتِي يَجُوزُ عَلَيْهَا اسْتِقْبَالُ غَيْرِ الْقِبْلَةِ

باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے

742 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ فِي السَّفَرِ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ .

قَالَ مَالِكٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سفر کے دوران اپنی سواری پر ہی (نفل) نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو۔

امام مالک ؒ بیان کرتے ہیں: عبداللہ بن دینار نے یہ بات بیان کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بھی ایسا ہی کر لیا کرتے تھے۔

شرح

اس سے پہلے ہم حدیث 739 میں اس کی وضاحت کر چکے ہیں۔ فقہاء کے نزدیک سواری پر فرض اور واجب نماز ادا نہیں

742-تقدم في الصلاة، باب الحال يجوز فيها استقبال غير القبلة (الحديث 491) .

کی جاسکتی جبکہ فجر کی سنتیں بھی ادا نہیں کی جاسکتیں۔ تاہم نفل نماز اور سنتیں ادا کی جاسکتی ہیں۔

743 - أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى الرَّاحِلَةِ قِبَلَ أَيِّ وَجْهٍ تَوَجَّهَ بِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْمَكْتُوبَةَ .

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن عمر) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل نماز ادا کر لیتے تھے خواہ اس کا رخ کسی بھی سمت میں ہو آپ ﷺ اس پر وتر ادا کر لیتے تھے البتہ آپ ﷺ اس پر فرض نماز ادا نہیں کرتے تھے۔

3 - باب اسْتِبَانَةِ الْخَطَإِ بَعْدَ الِاجْتِهَادِ

باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا

744 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا النَّاسُ بِقُبَاءٍ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ جَاءَهُمْ آتٍ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَقَدْ أُمِرَ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ . فَاسْتَقْبِلُوهَا وَكَانَتْ وُجُوهُهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا إِلَى الْكَعْبَةِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ قبا میں فجر کی نماز ادا کر رہے تھے ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: گزشتہ رات نبی اکرم ﷺ پر حکم نازل ہوا ہے اور آپ ﷺ کو یہ حکم دیا گیا ہے: کہ آپ ﷺ قبلہ (یعنی خانہ کعبہ) کی طرف رخ کر لیں، تو تم لوگ اس کی طرف رخ کر لو۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت ان لوگوں کے چہرے شام کی طرف تھے، تو وہ اُلٹے گھوم کر خانہ کعبہ کی طرف ہو گئے۔

شرح

اس حدیث میں یہ مسئلہ بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص لاعلمی کی وجہ سے یا قبلے کی سمت کا پتہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنے اجتہاد کے ذریعے کسی ایک طرف سمت قبلہ کا تعین کر کے اس طرف رُخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو پھر نماز کے دوران اسے پتہ چل جائے کہ قبلہ کا رُخ دوسری طرف ہے، تو وہ دوسری طرف رُخ کر سکتا ہے۔

4 - باب سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

باب: نمازی کے سترہ کا حکم

745 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ عَنْ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي فَقَالَ "مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ".

★★ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر نبی اکرم ﷺ سے نمازی کے سترہ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر ہونا چاہیے۔

شرح

سترہ کے بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

فقہائے مالکیہ اور فقہائے احناف اس بات کے قائل ہیں: امام کے لئے اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ نماز ادا کرنے کے دوران اپنے آگے سترہ رکھ لیں۔ اس وقت جب انہیں اس بات کا اندیشہ ہو کہ ان کے آگے سے کوئی گزر سکتا ہے، یہ حکم فرض اور نفل دونوں نمازوں کے لئے ہے اور امام اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص دونوں کے لئے

جہاں تک مقتدی کا تعلق ہے، تو امام کا سترہ ہی مقتدی کا سترہ شمار ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں کھلے میدان میں نماز ادا کی تھی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز ایک نیزے کی طرف رُخ کر کے ادا کی تھی۔ اس وقت آپ ﷺ کے مقتدیوں کے لئے الگ سے کوئی سترہ نہیں تھا۔

جب نمازی کو اس بات کا غالب گمان ہو کہ کوئی شخص اس کے آگے سے نہیں گزرے گا اور وہ اپنے سامنے سترہ نہیں لگاتا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔

جو شخص کھلی جگہ پر نماز ادا کر رہا ہو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ اپنے سامنے کوئی چیز گاڑے جیسے لکڑی یا اس طرح کی اور کوئی چیز اس میں اس چیز کو گاڑنے کا اعتبار ہوگا ویسے ہی رکھنے کا اعتبار نہیں ہوگا۔ اسی طرح نشان کے طور پر کوئی لکیر کھینچنا بھی سترہ شمار نہیں ہوگا کیونکہ اصل مقصد یہ ہے کہ آدمی اور آگے سے گزرنے والے شخص کے درمیان کوئی رکاوٹ ہونی چاہئے اور زمین پر وہ چیز رکھ دینے یا لکیر کھینچ لینے سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو پائے گا۔

شافعی اور حنبلی فقہاء اس بات کے قائل ہیں: یہ بات مستحب ہے کہ وہ سترہ کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے خواہ وہ مسجد میں نماز ادا کر رہا ہو یا گھر میں نماز ادا کر رہا ہو۔ اسے چاہئے کہ وہ دیوار یا ستون کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرے۔

اسی طرح اگر وہ کھلی جگہ پر ہو تو اپنے سامنے کسی عصا کو گاڑے یا نیزے کو گاڑے یا اونٹ کو چوڑائی کی سمت میں بٹھالے یا اس کے پالان کو رکھ لے۔

اگر اسے یہ چیزیں دستیاب نہیں ہیں تو وہ اپنے سامنے کی طرف لکیر لگالے گا یا وہ آگے کی طرف چوڑائی کی سمت میں کوئی چیز بچھالے گا۔ جیسا کہ فقہائے شوافع نے یہ بات ذکر کی ہے۔

743-تقدم في الصلاة، باب الحال يجوز فيها استقبال غير القبلة (الحديث 489) .

744-تقدم في الصلاة، باب استبانة الخطا بعد الاجتهاد (الحديث 492) .

745-اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 243 و244) . تحفة الاشراف (16395) .

746- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ أَنْبَأَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَرْكُزُ الْحَرْبَةَ ثُمَّ يُصَلِّي إِلَيْهَا.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نیزہ گاڑ دیا کرتے تھے اور پھر اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لیتے تھے۔

5- باب الْأَمْرِ بِالدُّنُوِّ مِنَ السُّتْرَةِ

باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم

747- أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ".

★★ حضرت سہل بن ابوحثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص سترہ کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر رہا ہو تو اس کے قریب رہے تاکہ شیطان اس کی نماز کو منقطع نہ کرے (شاید اس سے یہ مراد ہے: کہ کوئی شخص آدمی اور سترے کے درمیان میں سے گزر نہ جائے)"۔

6- باب مِقْدَارِ ذٰلِكَ

باب: اس کی مقدار کا بیان

748- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا حِينَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ

746- أخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة إلى الحربة (الحديث 498) تحفة الأشراف (8172).

747- أخرجه أبو داؤد في الصلاة، باب الدنو من السترة (الحديث 695). تحفة الأشراف (4648).

748- أخرجه البخاري في الصلاة، باب . 97 . (الحديث 505 و 506)، و في الحج، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 1599) بمعناه. و أخرجه أبو داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2024). و الحديث عند: البخاري في الصلاة، باب قول الله تعالى: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى) (الحديث 397)، و باب الابواب و الغلق للكعبة و المساجد (الحديث 468)، و باب الصلاة بين السواري في غير جماعة (الحديث 504 و 505)، و في التهجد، باب ما جاء في التطوع مثنى مثنى (الحديث 1167)، و في الحج، باب اغلاق البيت و يصلي في اي نواحي البيت شاء (الحديث 1598)، و في الجهاد، باب الردف على الحمار (الحديث 2988)، و في المغازي، باب دخول النبي صلى الله عليه وسلم من اعلى مكة (الحديث 4289) تعليقاً و باب حجة الوداع (الحديث 4400). و مسلم في الحج، باب استحباب دخول الكعبة للحاج و غيره للصلاة فيها و الدعاء في نواحيها كلها (الحديث 388 و 389 و 390 و 391 و 392 و 393 و 394). و ابي داؤد في المناسك (الحج)، باب الصلاة في الكعبة (الحديث 2023 و 2025). و النسائي في المساجد، الصلاة في الكعبة (الحديث 691)، و في مناسك الحج، دخول البيت (الحديث 2905 و 2906)، و موضع الصلاة في البيت (الحديث 2907 و 2908). و ابن ماجه في المناسك، باب دخول الكعبة (الحديث 3063) تحفة الأشراف (2037 و 8331).

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ - وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ - ثُمَّ صَلَّى وَجَعَلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثَةِ أَذْرُعٍ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے آپ ﷺ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال، حضرت عثمان بن طلحہ حجبی رضی اللہ عنہم تھے اس دروازے کو بند کر دیا گیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لائے، تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے (اندر) کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ایک ستون کو اپنے بائیں طرف رکھا تھا اور دو ستونوں کو اپنے دائیں طرف رکھا تھا اور تین ستون آپ ﷺ کے پیچھے کی طرف تھے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون ہوا کرتے تھے۔

(حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا:) پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی جبکہ نبی اکرم ﷺ اور دیوار کے درمیان تقریباً تین ہاتھ کا فاصلہ تھا۔

شرح

سترہ کی مقدار کے بارے میں بھی فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: سترہ کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ وہ ایک بالشت لمبا ہونا چاہیے اور ایک انگلی جتنا موٹا ہونا چاہیے۔

7- باب ذِكْرِ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ وَمَا لَا يَقْطَعُ إِذَا لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي سُتْرَةٌ

باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟

749- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ قَائِمًا يُصَلِّي فَإِنَّهُ يَسْتُرُهُ إِذَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ آخِرَةِ الرَّحْلِ فَإِنَّهُ يَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ الْأَسْوَدُ". قُلْتُ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَصْفَرِ مِنَ الْأَحْمَرِ فَقَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ "الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ".

★★ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

749- اخرجه مسلم في الصلاة، باب قدر ما يستر المصلي (الحديث 265). و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 702) بنحوه. و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه لا يقطع الصلاة الا الكلب و الحمار و المرأة (الحديث 338). و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 952) مختصراً. و الحديث عند: ابن ماجه في الصيد، باب صيد كلب المجوس و الكلب الاسود البهيم (الحديث 3210). تحفة الاشراف (11939).

"جب کوئی شخص نماز ادا کرنے لگے تو اگر اس کے سامنے پالان کے پیچھے والی لکڑی کے برابر کوئی چیز موجود ہو تو وہ اسے سترہ بنا لے اگر اس کے سامنے پالان کی پیچھے والی لکڑی کی مانند کوئی چیز نہ ہو تو پھر عورت' گدھا اور سیاہ کتا اس کے (آگے سے گزر کر) اس کی نماز کو توڑ دیں گے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) میں نے دریافت کیا: سیاہ کتے کا کیوں ذکر کیا گیا' زرد یا سرخ کتے کا ذکر کیوں نہیں کیا گیا؟ تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح سوال کیا جس طرح تم نے مجھ سے سوال کیا ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

"سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے"۔

شرح

اس بات پر مذاہب اربعہ میں اتفاق پایا جاتا ہے کہ نمازی کے آگے سے گزرنے کی وجہ سے نماز نہیں ٹوٹتی ہے اور وہ باطل نہیں ہوتی ہے۔ تاہم اگر نمازی گزرنے والے شخص کو روکنے کی کوشش نہیں کرتا تو اس سے نماز میں کمی آ جاتی ہے۔

تاہم امام احمد بن حنبل سے یہ روایت منقول ہے کہ کوئی بھی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے۔ البتہ اگر سیاہ کتا نمازی کے آگے سے گزر جائے تو (اس کا حکم مختلف ہے یعنی اس کے نمازی کے آگے سے گزر جانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے)

اہل ظاہر نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ خاتون' کتے یا گدھے کے نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

750- اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ وَهِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ مَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ الْمَرْاَةُ الْحَائِضُ وَالْكَلْبُ . قَالَ يَحْيَى رَفَعَهُ شُعْبَةُ .

★★ قتادہ بیان کرتے ہیں' میں نے جابر بن زید سے دریافت کیا: کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے' تو انہوں نے بتایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے: حیض والی عورت اور کتا (نمازی کے آگے سے گزر کر نماز کو توڑ دیتے ہیں)۔

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں' شعبہ نامی راوی نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

751- اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جِئْتُ اَنَا وَالْفَضْلُ عَلٰى اَتَانٍ لَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِعَرَفَةَ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَمَرَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الصَّفِّ فَنَزَلْنَا وَتَرَكْنَاهَا تَرْتَعُ فَلَمْ يَقُلْ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا .

750-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 703) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 949) . تحفة الاشراف (5379) .

751-اخرجه البخاري في العلم، باب متى يصح سماع الصغير (الحديث 76) بنحوه، و في الصلاة، باب سترة الامام سترة من خلفه (الحديث 493)، و في الاذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 861) بنحوه، و في جزاء الصيد، باب حج الصبيان (الحديث 1857)، و في المغازي، باب حجة الوداع (الحديث 4412) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب سترة المصلي (الحديث 254 و 255 و 256 و 257) بنحوه و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال الحمار لا يقطع الصلاة (الحديث 715) بنحوه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء لا يقطع الصلاة شيء (الحديث 337) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقطع الصلاة (الحديث 947) بنحوه . تحفة الاشراف (5734) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما ایک گدھی پر سوار ہو کر آئے نبی اکرم ﷺ اس وقت عرفہ میں لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' پھر انہوں نے ایک بات ذکر کی' جس کا مطلب یہ تھا کہ ہم ایک صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرے اور ہم اس سے اتر گئے' ہم نے اسے چرنے کے لیے چھوڑ دیا' نبی اکرم ﷺ نے اس حوالے سے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔

752- اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ زَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَّاسًا فِي بَادِيَةٍ لَنَا وَلَنَا كُلَيْبَةٌ وَحِمَارَةٌ تَرْعَى فَصَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمْ يُزْجَرَا وَلَمْ يُؤَخَّرَا .

★★ عباس بن عبیداللہ' حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لیے ہماری زرعی زمین پر تشریف لائے' ہمارے پاس ایک چھوٹی سی کتیا تھی اور ایک گدھی تھی' جو چر رہی تھی' نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی تو وہ دونوں آپ ﷺ کے سامنے تھیں' لیکن ان دونوں کو جھڑکا بھی نہیں گیا اور پیچھے بھی نہیں کیا گیا۔

753- اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ الْحَكَمَ اَخْبَرَهُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ الْجَزَّارِ يُحَدِّثُ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَغُلَامٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عَلٰى حِمَارٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَنَزَلُوْا وَدَخَلُوْا مَعَهُ فَصَلَّوْا وَلَمْ يَنْصَرِفْ فَجَاءَتْ جَارِيَتَانِ تَسْعَيَانِ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاَخَذَتَا بِرُكْبَتَيْهِ فَفَرَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَنْصَرِفْ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے' ان کے ساتھ بنو ہاشم کے ایک نوجوان تھے' یہ دونوں گدھے پر سوار تھے' یہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے گزرے' نبی اکرم ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' یہ لوگ اپنے جانور سے اترے اور نماز میں شریک ہو گئے' ابھی آپ ﷺ نے نماز مکمل نہیں کی تھی کہ بنو عبدالمطلب سے تعلق رکھنے والی دو بچیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے گھٹنوں کو پکڑ لیا' نبی اکرم ﷺ نے انہیں الگ کیا' لیکن آپ ﷺ نے نماز کو ختم نہیں کیا (یعنی نماز جاری رکھی)۔

754- اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَاِذَا

752-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الكلب لا يقطع الصلاة (الحديث 718) بنحوه تحفة الاشراف (11045) .

753-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من قال: الحمار لا يقطع الصلاة (الحديث 716 و 717) بنحوه . تحفة الاشراف (5687) .

754-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة الى السرير (الحديث 508) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 271) بنحوه . تحفة الاشراف (15987) .

اَرَدْتُ اَنْ اَقُوْمَ كَرِهْتُ اَنْ اَقُوْمَ - فَاَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ - انْسَلَلْتُ انْسِلَالًا .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہوتی تھی آپ نماز ادا کر رہے ہوتے تھے جب میں نے اٹھنا ہوتا تھا تو مجھے یہ بات پسند نہیں آتی تھی کہ میں اٹھوں اور آپ ﷺ کے سامنے سے گزروں اس لیے میں ایک طرف سے ہو کر اٹھتی تھی۔

8 - باب التَّشْدِيدِ فِي الْمُرُورِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي وَبَيْنَ سُتْرَتِهِ

باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت

755 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ اَرْسَلَهُ اِلَى اَبِي جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرًا لَهُ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ ."

★★ بشر بن سعید بیان کرتے ہیں' حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا' تاکہ ان سے اس بارے میں دریافت کرے کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے' تو حضرت ابوجہیم رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے شخص کو یہ پتہ چل جائے کہ اس کو کتنا گناہ ہوگا' تو اس کا چالیس (دن' مہینے یا سال) ٹھہرے رہنا اُس کے لیے اس سے زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ نمازی کے آگے سے گزر جائے"۔

شرح

نبی اکرم ﷺ نے نمازی کے آگے سے گزرنے سے سختی سے منع کیا ہے اور اکثر علماء اس بات کے قائل ہیں: نمازی کو اس بات کا حق حاصل ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے آگے سے گزرنے کی کوشش کرتا ہے' تو نمازی اس کو روک دے کیونکہ احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے یہی حکم دیا ہے کہ اگر کوئی شخص نمازی کے آگے سے گزرنا چاہے اور نمازی اسے روک دے اور وہ شخص نہ مانے تو نمازی کو چاہیے کہ اس شخص کے ساتھ جھگڑا کرے۔

756 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ

755- اخرجه البخاري في الصلاة، باب اثم المار بين يدي المصلي (الحديث 510) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 261) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما ينهى عنه من المرور بين يدي المصلي (الحديث 701) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية المرور بين يدي المصلي (الحديث 336) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب المرور بين يدي المصلي (الحديث 945) بنحوه . تحفة الاشراف (11884) .

756- اخرجه مسلم في الصلاة، باب منع المار بين يدي المصلي (الحديث 258) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يؤمر المصلي ان يدرا عن الممر بين يديه (الحديث 697) و (الحديث 698) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ادرا ما استطعت (الحديث 954) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (4117) .

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَدَعْ اَحَدًا اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ ."

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو' تو وہ کسی کو بھی اپنے سامنے سے نہ گزرنے دے اگر وہ دوسرا شخص نہیں مانتا تو وہ اس کے ساتھ جھگڑا کرے"۔

9 - باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب: اس بارے میں رخصت کا بیان

757 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بِحِذَائِهِ فِي حَاشِيَةِ الْمَقَامِ وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطُّوَّافِ اَحَدٌ .

★★ کثیر بن کثیر اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا' پھر آپ ﷺ نے مقام ابراہیم کے کنارے پر دو رکعات نماز ادا کی' اس وقت آپ کے اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی چیز نہیں تھی۔

10 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ

باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت

758 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلٰى فِرَاشِهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُّوْتِرَ اَيْقَظَنِيْ فَاَوْتَرْتُ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کر لیا کرتے تھے' جبکہ میں آپ ﷺ کے سامنے چوڑائی کی سمت میں' نبی اکرم ﷺ اور قبلہ کے درمیان' آپ ﷺ کے بستر پر لیٹی ہوئی ہوتی تھی' جب آپ ﷺ وتر ادا کرنے لگتے تو مجھے بیدار کر دیتے تھے تو میں بھی وتر ادا کر لیتی تھی۔

شرح

اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ ایسے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے جس کا رخ نمازی کی طرف ہو۔

757- اخرجه ابو داؤد في المناسك (الحج)، باب في مكة (الحديث 2016) بمعناه . واخرجه النسائي في مناسك الحج، اين يصلي ركعتي الطواف (الحديث 2959) واخرجه ابن ماجه في المناسك، باب الركعتين بعد الطواف (الحديث 2958) . تحفة الاشراف (11285) .

758- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة خلف النائم (الحديث 512)، و في الوتر، باب ايقاظ النبي صلى الله عليه وسلم اهله بالوتر (الحديث 997) . تحفة الاشراف (17312) .

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس صورت میں اس شخص کو سجدہ کرنے کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور یہ عمل احناف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے۔

11 - باب النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ إِلَى الْقَبْرِ

باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت

759 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ ابْنِ جَابِرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُصَلُّوا إِلَى الْقُبُورِ وَلَا تَجْلِسُوا عَلَيْهَا".

★★ حضرت ابومرثد غنوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قبروں کی طرف رخ کر کے نماز ادا نہ کیا کرو اور ان پر بیٹھا بھی نہ کرو"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے قبر کی طرف رخ کرنے کے عمل کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے اور قبر پر بیٹھنے سے مراد بظاہر تو یہی ہے کہ اس پر بیٹھا جائے جیسا کہ بیٹھنے کا متعارف معنی ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد قضائے حاجت کرنے کا کنایہ ہے۔ باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

12 - باب الصَّلَاةِ إِلَى ثَوْبٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ

باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں

760 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ "يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي" فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میرے گھر میں ایک کپڑا تھا، جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں میں نے اسے گھر میں موجود طاق کے سامنے لٹکا دیا۔ نبی اکرم ﷺ اس کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے

759-اخرجه مسلم في الجنائز، باب النهي عن الجلوس على القبر و الصلاة عليه (الحديث 97 و 98). واخرجه ابو داؤد في الجنائز، باب في كراهية القعود على القبر (الحديث 3229). واخرجه الترمذي في الجنائز، باب ما جاء في كراهية المشي على القبور و الجلوس عليها و الصلاة اليها (الحديث 1050 و 1051). تحفة الاشراف (11169).

760-اخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان، و تحريم اتخاذ ما فيه صورة غير ممتهنة بالفرش و نحوه و ان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتا فيه صورة و لا كلب (الحديث 93). واخرجه النسائي في الزينة، التصاوير (الحديث 5369). تحفة الاشراف (17494).

ارشاد فرمایا:

"اے عائشہ! اسے میرے سامنے سے ہٹا دو" تو میں نے اسے ہٹا دیا اور میں نے اس کا تکیہ بنا لیا۔

شرح

اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی تصویر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تصویروں کی بھی عبادت کی جاتی ہے، تو اس صورت میں تصویروں کی عبادت کے ساتھ مشابہت لازم آئے گی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اگر سامنے کی طرف تصویر لگی ہوئی ہو تو نمازی کی نظر اس پر پڑے گی، جس کے نتیجے میں اس کے خیالات میں انتشار آئے گا اور وہ اپنی نماز سے غافل ہو جائے گا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات مکروہ ہے کہ قبلہ کی طرف میں کوئی بھی چیز لگی ہوئی ہو، خواہ وہ قرآن مجید ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور چیز ہو۔

البتہ اگر انہیں زمین پر رکھا گیا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے مصحف (یعنی قرآن مجید) لٹکا ہوا ہو یا کوئی تلوار لٹکی ہوئی ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے: ان دونوں کی عبادت نہیں کی جاتی ہے۔

تاہم اگر کوئی شخص کسی ایسے بچھونے پر نماز ادا کر رہا ہو، جس پر تصویریں بنی ہوئی ہیں، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ اس صورت میں تصویروں کی اہانت لازم آتی ہے۔

13 - باب الْمُصَلِّي يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْإِمَامِ سُتْرَةٌ

باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو تو اس کا حکم

761 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِيرَةٌ يَبْسُطُهَا بِالنَّهَارِ وَيَحْتَجِرُهَا بِاللَّيْلِ فَيُصَلِّي فِيهَا فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَصَلَّوْا بِصَلَاتِهِ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَهُمُ الْحَصِيرَةُ فَقَالَ "اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ". ثُمَّ تَرَكَ مُصَلَّاهُ ذٰلِكَ فَمَا عَادَ لَهُ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَانَ إِذَا عَمِلَ عَمَلًا أَثْبَتَهُ.

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ایک مخصوص چٹائی تھی، جسے آپ ﷺ دن کے وقت

761-اخرجه البخاري في الاذان، باب صلاة الليل (الحديث 730) مختصراً، و في اللباس، باب الجلوس على الحصير و نحوه (الحديث 5861). واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل و غيره (الحديث 215). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يستر المصلي (الحديث 942) مختصراً. و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب ما يؤمر به من القصد في الصلاة (الحديث 1368). تحفة الاشراف (17720).

بچھالیا کرتے تھے اور رات کے وقت اس کا پردہ بنالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ اس کی اوٹ میں نماز ادا کیا کرتے تھے' لوگوں کو اس بات کا پتہ چل گیا تو وہ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے لگے' حالانکہ نبی اکرم ﷺ اور ان لوگوں کے درمیان چٹائی (کا پردہ) حائل تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اتنا ہی عمل اپنے اوپر لازم کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فضل تم سے اس وقت تک منقطع نہیں ہوتا' جب تک تم لوگ اکتاہٹ کا شکار نہیں ہو جاتے' اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا جائے' اگرچہ وہ تھوڑا ہو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے نماز کی اس مخصوص جگہ کو ترک کر دیا اور آپ ﷺ دوبارہ وہاں تشریف نہیں لے گئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

(سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ معمول تھا کہ آپ ﷺ جب کوئی کام کرتے تھے' تو اسے باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔

14 - بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا

762 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَقَالَ "أَوَلِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنے کے بارے میں دریافت کیا' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سائل کا انکار کرتے ہوئے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی بھی عقل مند کو ایک کپڑے میں نماز ادا کرنے کے جواز میں شک نہیں ہونا چاہیے۔

البتہ علماء نے یہ بات ذکر کی ہے: اگر آدمی کو میسر ہوں تو دو کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' لیکن یہ دوسرا معاملہ ہے' باقی اللہ بہتر جانتا ہے۔

762-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به (الحديث 358)، واخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (الحديث 275) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب جماع ابواب ما يصلى فيه (الحديث 625) . تحفة الاشراف (13231) .

جس لباس میں نماز جائز ہو جاتی ہے وہ ایسا لباس ہے جس کے ذریعے شرم گاہ کو ڈھانپا جا سکے۔

تاہم فضیلت اس امر میں ہے' آدمی دو یا اس سے زیادہ کپڑے پہن کر نماز ادا کرے' کیونکہ اس صورت میں ستر کی زیادہ پردہ پوشی ہو جاتی ہے۔

حضرت عمر ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا:

"جب اللہ تعالیٰ کشادگی عطا کر دے' تو تم بھی کشادگی کو اختیار کرو' آدمی کو چاہیے کہ اچھے کپڑے پہنے' آدمی تہبند اور چادر' تہبند اور قمیص' تہبند اور قبا' شلوار اور چادر' شلوار اور قمیص' شلوار اور قبا' پاجامہ اور قمیص میں نماز ادا کرے۔

763 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ وَاضِعًا طَرَفَيْهِ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

★★ حضرت عمر بن ابوسلمہ ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو سیدہ ام سلمہ ؓ کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے' نبی اکرم ﷺ نے اس کے کنارے مخالف سمت میں اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے۔

15 - بَابُ الصَّلَاةِ فِي قَمِيصٍ وَاحِدٍ

باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا

764 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَأَكُونُ فِي الصَّيْدِ وَلَيْسَ عَلَيَّ إِلَّا الْقَمِيصُ أَفَأُصَلِّي فِيهِ قَالَ "وَزُرَّهُ عَلَيْكَ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ".

★★ حضرت سلمہ بن اکوع ؓ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں شکار کے لیے گیا ہوتا ہوں' اس وقت میں نے صرف ایک قمیص پہنی ہوتی ہے' کیا میں اس میں نماز ادا کر لیا کروں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم اس کے گریبان کو ٹانک لیا کرو' خواہ کانٹے کے ذریعے ہی ایسا کرو"۔

16 - بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْإِزَارِ

باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا

764 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاقِدِينَ أُزُرَهُمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ فَقِيلَ لِلنِّسَاءِ لَا

763-اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الثوب الواحد ملتحفا به (الحديث 354) مختصرا و (الحديث 355 و 356) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد وصفة لبسه (الحديث 278 و 279) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الثوب الواحد (الحديث 339) مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الصلاة في الثوب الواحد (الحديث 1049) . تحفة الاشراف (10684) .

764-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في الرجل يصلي في قميص واحد (الحديث 632) . تحفة الاشراف (4533) .

تَرْفَعْنَ رُءُوْسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوْسًا .

★★ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتے تھے تو انہوں نے بچوں کی طرح اپنے تہبند باندھے ہوئے ہوتے تھے تو خواتین کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنا سر اُس وقت تک نہ اٹھائیں جب تک مرد سیدھے ہو کر نہیں بیٹھ جاتے۔

766 - اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ لَمَّا رَجَعَ قَوْمِيْ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا اِنَّهُ قَالَ "لِيَؤُمَّكُمْ اَكْثَرُكُمْ قِرَاءَةً لِلْقُرْاٰنِ". قَالَ فَدَعَوْنِيْ فَعَلَّمُوْنِي الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَكُنْتُ اُصَلِّيْ بِهِمْ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ مَفْتُوْقَةٌ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاَبِيْ اَلَا تُغَطِّيْ عَنَّا اسْتَ ابْنِكَ .

★★ حضرت عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میری قوم کے افراد نبی اکرم ﷺ کے پاس سے واپس آئے تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تمہاری امامت وہ شخص کرے گا' جسے سب سے زیادہ قرآن آتا ہو"۔

راوی کہتے ہیں: پھر ان لوگوں نے مجھے بلایا اور انہوں نے مجھے رکوع اور سجدے کا طریقہ تعلیم دیا تو میں نے ان لوگوں کو نماز پڑھانا شروع کر دی' میرے جسم پر جو چادر تھی' وہ پھٹی ہوئی تھی' تو لوگوں نے میرے والد سے کہا: تم اپنے بیٹے کی سرین کو ڈھانپو گے نہیں؟

17 - باب صَلَاةِ الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ بَعْضُهُ عَلَى امْرَاَتِهِ

باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو

767 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ وَاَنَا اِلٰى جَنْبِهِ وَاَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ بُرْدٌ بَعْضُهُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کیا کرتے تھے' میں آپ ﷺ کے پہلو میں ہوتی تھی' میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی اور مجھ پر ایک چادر ہوتی تھی جس کا کچھ حصہ نبی اکرم ﷺ پر ہوتا تھا۔

18 - باب صَلَاةِ الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو

768 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقِهِ مِنْهُ شَيْءٌ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص صرف ایک کپڑا پہن کر اس طرح سے نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھے پر اس کا کچھ بھی حصہ نہ ہو"۔

19 - باب الصَّلَاةِ فِي الْحَرِيْرِ

باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا

769 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَعِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوْجُ حَرِيْرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ "لَا يَنْبَغِيْ هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ" .

★★ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو ریشم سے بنی ہوئی "قبا" تحفے کے طور پر پیش کی گئی' آپ ﷺ نے اسے پہنا اور آپ ﷺ نے وہ پہن کر نماز ادا کی۔ جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ناپسندیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اُسے سختی سے اتار دیا' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ پرہیزگاروں کے لیے مناسب نہیں ہے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: اس روایت میں نبی اکرم ﷺ کے ریشم پہننے کا جو ذکر ہے' یہ ریشم کی حرمت کے حکم کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

765-اخرجه البخاري في الصلاة، باب اذا كان الثوب ضيقا (الحديث 362) ، و في الاذان ، باب عقد الثياب و شدها (الحديث 814) و في العمل في الصلاة، باب اذا قيل للمصلي تقدم او انتظر فانتظر فلا باس (الحديث 1215) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب امر النساء المصليات وراء الرجال ان لا يرفعن رؤوسهن من السجود حتى يرفع الرجال (الحديث 133) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الرجل يعقد الثوب في قفاه ثم يصلي (الحديث 630) . تحفة الاشراف (4681) .

766-اخرجه البخاري في المغازي، باب - 53 . (الحديث 4302) مطولاً واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585 و 586 و 587) والحديث عند: النسائي في الاذان، اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 635)، و في الامامة، امامة الغلام قبل ان يحتلم (الحديث 788) . تحفة الاشراف (4565) .

767-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الاعتراض بين يدي المصلي (الحديث 274) . واخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الرخصة في ذلك (الحديث 370) . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب في الصلاة في ثوب الحائض (الحديث 652) . تحفة الاشراف (16308) .

768-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الصلاة في ثوب واحد و صفة لبسه (الحديث 277) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب جماع ابواب ما يصلى فيه (الحديث 626) بنحوه . تحفة الاشراف (13678) .

769-اخرجه البخاري في الصلاة، باب من صلى في فروج حرير ثم نزعه (الحديث 375)، و في اللباس، باب القباء و فروج حرير و هو القباء (الحديث 5801) . واخرجه مسلم في اللباس و الزينة، باب تحريم استعمال اناء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل و اباحته للنساء و اباحة العلم و نحوه للرجل ما لم يزد على اربع اصابع (الحديث 23) . تحفة الاشراف (9959) .

20 - باب الرُّخْصَةِ فِي الصَّلاَةِ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ

باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں

770 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلاَمٌ ثُمَّ قَالَ "شَغَلَتْنِي أَعْلاَمُ هَذِهِ اذْهَبُوا بِهَا إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَائْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ".

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کی جس پر نقش ونگار بنے ہوئے تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اس کے نقش ونگار نے میری توجہ منتشر کر دی تھی' تم یہ جا کر ابوجہم کو دے دو اور اس کی انبجانی چادر میرے پاس لے آؤ"۔

شرح

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے امام سیوطی فرماتے ہیں۔ حضرت ابوجہم ﷜ کا نام عامر تھا اور ایک قول کے مطابق عبید بن حذیفہ تھا۔ روایت میں استعمال ہونے والے لفظ انبجانی چادر کی نسبت انبجان نامی جگہ کی طرف ہے یہ ایسی چادر تھی جو اون سے بنائی گئی تھی اور اس پر کوئی نقش ونگار وغیرہ نہیں بنے ہوئے تھے اور یہ ذرا کم موٹی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی پہلی چادر حضرت ابوجہم ﷜ کی طرف اس لئے بھجوا دی تھی کیونکہ حضرت ابوجہم ﷜ نے ہی وہ چادر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ہدیے کے طور پر پیش کی تھی۔

اور ان سے نبی اکرم ﷺ نے انبجانی چادر اس لئے منگوائی تھی تاکہ یہ نہ سمجھا جائے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کا تحفہ مسترد کر دیا ہے۔

21 - باب الصَّلاَةِ فِي الثِّيَابِ الْحُمْرِ

باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا

771 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ فَرَكَزَ عَنَزَةً فَصَلَّى إِلَيْهَا يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْكَلْبُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ.

770-اخرجه البخاري في الاذان، باب الالتفات في الصلاة (الحديث 752) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة، في ثوب له اعلام (الحديث 61) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب النظر في الصلاة (الحديث 914)، و في اللباس، باب من كرهه (الحديث 4053) . واخرجه ابن ماجه في اللباس، باب لباس رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 3550) . تحفة الاشراف (16434) .

771-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11808) .

★★ عون بن ابو جحیفہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سرخ رنگ کا حلہ پہن کر نکلے آپ نے نیزہ گاڑھا اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا شروع کی' اُس نیزے کے دوسری طرف سے کتے' خواتین اور گدھے بھی گزر رہے تھے۔

شرح

جس لباس کو پہن کر نماز ادا کرنا حرام ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم وہ ہے جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے عام ہے۔

اس کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو نجس ہو یعنی وہ کپڑا جو نجس ہو۔

ایسے کپڑے میں نماز ادا کرنا درست نہیں ہوتا اور ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا بھی درست نہیں ہوتا۔ کیونکہ نجاست سے پاک ہونا نماز کے درست ہونے کے لئے شرط ہے۔

دوسری قسم وہ ہے کہ جس کپڑے کو غصب کیا گیا ہو ایسے کپڑے میں حنابلہ کے نزدیک نماز ادا کرنا درست نہیں ہے' تاہم جمہور کے نزدیک ایسے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا درست ہے۔

لباس کی دوسری قسم جو مردوں کے لئے حرام ہے۔ عورتوں کے لئے حلال ہے اس میں ریشمی لباس' سونے کے ذریعے بنا ہوا لباس شامل ہیں۔ مرد کے لئے اسے بچھا کر اس پر نماز ادا کرنا اور اسے پہننا حرام ہے۔

اس بارے میں فقہاء کے مابین کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مردوں کے لئے ریشم پہننا حرام ہے البتہ کسی عارضے یا عذر کی وجہ سے اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

22 - باب الصَّلاَةِ فِي الشِّعَارِ

باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا

772 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خِلاَسَ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو الْقَاسِمِ فِي الشِّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ غَسَلَ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ وَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ يَعُودُ مَعِي فَإِنْ أَصَابَهُ مِنِّي شَيْءٌ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ لَمْ يَعْدُهُ إِلَى غَيْرِهِ.

★★ حضرت عائشہ صدیقہ ﷞ بیان کرتی ہیں: کہ میں اور نبی اکرم ﷺ ایک بڑی چادر میں ہوتے تھے' حالانکہ میں اس وقت حیض کی حالت میں ہوتی تھی' اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی' تو آپ ﷺ اس جگہ کو دھو لیتے تھے جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی۔ آپ ﷺ اس کے علاوہ (چادر کے) کسی دوسرے حصے کو نہیں دھوتے تھے اور آپ ﷺ اسی میں نماز ادا کر

772-اخرجه مسلم في الطهارة، باب مضاجعة الحائض (الحديث 283) .

لیتے تھے پھر آپ ﷺ میرے قریب ہو جاتے تھے پھر اگر آپ ﷺ کو مجھ سے کوئی چیز لگ جاتی تو پھر آپ ﷺ ایسا ہی کیا کرتے تھے لیکن (جہاں وہ چیز لگی ہوتی تھی) اس کے علاوہ (حصے کو نہیں دھوتے تھے)۔

23 - باب الصَّلاةِ فِي الْخُفَّيْنِ

باب: موزوں میں نماز ادا کرنا

773 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ قَالَ رَاَيْتُ جَرِيْرًا بَالَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا .

☆☆ ہمام بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے پیشاب کیا، پھر انہوں نے پانی منگوایا پھر انہوں نے وضو کرتے ہوئے موزوں پر مسح کر لیا، پھر کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے لگے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے موزے پہن کر نماز ادا کی تھی۔ فقہاء کے مابین اس حوالے سے کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا کہ موزے پہن کر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

24 - باب الصَّلاةِ فِي النَّعْلَيْنِ

باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا

774 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَغَسَّانَ بْنِ مُضَرَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مَسْلَمَةَ - وَاسْمُهُ سَعِيْدُ بْنُ يَزِيْدَ بَصْرِيٌّ - ثِقَةٌ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ قَالَ نَعَمْ .

☆☆ سعید بن یزید بصری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا نبی اکرم ﷺ جوتے پہن کر نماز ادا کر لیتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

773- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في الخفاف (الحديث 387) . والحديث عند: مسلم في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 72) . والترمذي في الطهارة، باب في المسح على الخفين (الحديث 93) . و النسائي في الطهارة، باب المسح على الخفين (الحديث 118) . و ابن ماجه في الطهارة، و سننها، باب ما جاء في المسح على الخفين (الحديث 543) . تحفة الاشراف (3235) .

774- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة في النعال (الحديث 386)، و في اللباس، باب النعال السبتية وغيرها (الحديث 5850). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الصلاة في النعلين (الحديث 60) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الصلاة في النعال (الحديث 400) . تحفة الاشراف (866) .

شرح

علامہ بدرالدین محمود عینی فرماتے ہیں: علامہ ابن بطال نے یہ بات بیان کی ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ علماء کے نزدیک اگر جوتوں میں نجاست نہ لگی ہوئی ہو تو انہیں پہن کر نماز ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر جوتوں میں نجاست لگی ہوئی ہو تو آدمی انہیں پونچھ لے اور ان جوتوں میں نماز ادا کر لے۔

علماء نے جوتے کو نجاست سے پاک کرنے کے بارے میں اختلاف کیا ہے کہ اگر کوئی شخص تر نجاست پر پاؤں رکھ دے تو یہ بات جائز ہے کہ وہ اس جوتے کو مٹی کے ذریعے پونچھ لے اور نماز ادا کر لے۔

امام مالک اور امام ابوحنیفہ اس بات کے قائل ہیں: تر نجاست کو صرف پانی کے ذریعے ہی دھویا جا سکتا ہے، لیکن اگر وہ نجاست خشک ہو تو اسے پونچھ کر صاف کرنا جائز ہے۔

جبکہ امام شافعی فرماتے ہیں: ایسا صرف پانی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے خواہ وہ موزے پر لگی ہوئی ہو، جوتے پر لگی ہوئی ہو یا ان کے علاوہ کسی اور چیز پر لگی ہوئی ہو۔

شیخ ابن دقیق العید فرماتے ہیں: جوتے میں نماز ادا کرنا رخصت ہے یہ مستحب نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ چیز نماز کے اصل مقصود میں شامل ہے۔

(عینی فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں: یہ مستحب کیوں نہیں ہوگا؟ بلکہ ایسا کرنا تو سنت ہے کیونکہ امام ابوداؤد نے اپنی "سنن" میں یہ بات نقل کی ہے۔

"یعلی بن شداد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، یہودیوں کی مخالفت کرو کیونکہ وہ لوگ جوتے پہن کر نماز ادا نہیں کرتے ہیں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے ہیں۔"

امام حاکم نے بھی اس روایت کو نقل کیا ہے۔

اس اعتبار سے یہودیوں کی مخالفت کے ارادے کے تحت ایسا کرنا مستحب ہوگا تاہم ایسا کرنا سنت نہیں ہے کیونکہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا بذات خود مقصود نہیں ہے۔

اسی طرح امام ابوداؤد نے عمرو بن شعیب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔

"میں نے نبی اکرم ﷺ کو ننگے پاؤں (نماز ادا کرتے ہوئے) بھی دیکھا ہے اور جوتا پہن کر بھی دیکھا ہے۔"

تو یہ چیز اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا کسی کراہت کے بغیر جائز ہے۔

امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں اہل علم کا یہ بیان نقل کیا ہے: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[1]

---

[1] عمدۃ القاری کتاب: نماز کا بیان/باب: موزوں میں نماز ادا کرنا

25 - باب اَيْنَ يَضَعُ الْاِمَامُ نَعْلَيْهِ اِذَا صَلّٰى بِالنَّاسِ

باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟

775 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّشُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى يَوْمَ الْفَتْحِ فَوَضَعَ نَعْلَيْهِ عَنْ يَسَارِهٖ .

★★ حضرت عبداللہ بن سائب ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے اپنے جوتے اپنے بائیں طرف رکھے۔

* * *

775- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصلاة في النعل (الحديث 648) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء اين توضع النعل اذا خلعت في الصلاة (الحديث 1431) . تحفة الاشراف (5314) .

---

10 - كِتَابُ الْاِمَامَةِ

امامت (سے متعلق روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "امامت (سے متعلق روایات)" میں 65 تراجم ابواب اور 98 روایات نقل کی ہیں، جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 64 ہوگی۔

1 - باب ذِكْرِ الْاِمَامَةِ وَالْجَمَاعَةِ اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ

امامت اور جماعت کا تذکرہ اہل علم وفضل کا امامت کرنا

776 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الْاَنْصَارُ مِنَّا اَمِيْرٌ وَّمِنْكُمْ اَمِيْرٌ . فَاَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَاَيُّكُمْ تَطِيْبُ نَفْسُهٗ اَنْ يَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ قَالُوْا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ نَّتَقَدَّمَ اَبَا بَكْرٍ .

★★ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا تو انصار نے یہ کہا: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ لوگوں میں سے ہوگا، تو حضرت عمر ؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور بولے: کیا تم لوگوں کو اس بات کا علم نہیں ہے، کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کو یہ ہدایت کی تھی کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں، تو تم میں سے کس کو یہ بات اچھی لگے گی کہ وہ حضرت ابوبکر ؓ سے آگے نکل جائے، تو انصار نے کہا: ہم اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، کہ ہم حضرت ابوبکر ؓ سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

شرح

ہر وہ شخص جس کی اقتدا کی جاتی ہے بھلائی یا برائی میں جس کی پیروی کی جاتی ہو وہ امام ہوتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور ہم نے ان میں سے آئمہ بنائے جو ہمارے حکم کے تحت رہنمائی کرتے تھے۔" (الانبیاء۔21)

776- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10587) .

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔"

شریعت اسلامیہ کی روشنی میں امامت کی دو قسمیں ہیں:

امامت کبریٰ، اس سے مراد مسلمانوں کا خلیفہ ہونا ہے اور امامت صغریٰ اس سے مراد مسلمانوں کا نماز میں پیشوا ہونا ہے۔

کسی بھی شخص کے امام ہونے کے لئے درج ذیل شرائط پائی جاتی ہیں۔

(i) پہلی شرط یہ ہے کہ امام کو مسلمان ہونا چاہئے۔

اس لئے اس بات پر اتفاق ہے کہ کسی بھی کافر کی امامت میں نماز ادا نہیں ہو سکتی۔

(ii) دوسری شرط امام کا عاقل ہونا ہے کیونکہ پاگل شخص کی نماز بذات خود درست نہیں ہوگی۔

(iii) تیسری شرط یہ ہے کہ بالغ ہونا چاہئے کوئی بھی نابالغ سمجھدار شخص امامت نہیں کر سکتا فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو یہ حکم احناف کے نزدیک ہے۔

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک نابالغ فرض نماز میں امامت نہیں کر سکتا' نوافل میں امامت کر سکتا ہے۔

ایسا بچہ جو ابھی بالغ نہ ہوا ہو لیکن سمجھدار ہو اس کی اقتداء میں بالغ شخص نماز ادا کر سکتا ہے۔

(iv) چوتھی شرط امام کا مذکر ہونا ہے۔ اس لئے کوئی بھی عورت کسی مرد کی امام نہیں بن سکتی۔ اسی طرح کوئی ہیجڑا کسی مرد کا امام نہیں بن سکتا۔ فرض اور نفل کے بارے میں یہی حکم ہے۔

(v) امامت کے لئے پانچویں شرط یہ ہے کہ وہ حدث اور نجاست سے پاک ہو۔

(vi) امام کے لئے چھٹی شرط یہ ہے کہ وہ اچھے طریقے سے قرأت کر سکتا ہو' ارکان اچھے طریقے سے ادا کر سکتا ہو۔

اس لئے جو شخص قرآن اچھے طریقے سے پڑھ سکتا ہو وہ ایسے شخص کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھ سکتا جو قرآن اچھے طریقے سے نہیں پڑھ سکتا۔

(vii) ساتویں شرط یہ ہے کہ امام کسی دوسرے کا مقتدی نہ ہو۔

(viii) آٹھویں شرط حنابلہ اور احناف کے نزدیک ہے کہ امام میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہئے جیسے اس کی نکسیر نہ جاری رہتی ہو یا اسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری نہ ہو جس شخص کو کوئی عذر لاحق ہو وہ اپنے جیسے عذر والے لوگوں کی امامت کر سکتا ہے لیکن تندرست شخص کی امامت نہیں کر سکتا ہے۔

(ix) نویں شرط یہ ہے کہ امام کی زبان درست ہونی چاہئے یعنی وہ حروف کو صحیح طور پر ادا کر سکتا ہو اس لئے توتلے شخص کی امامت احناف کے نزدیک درست نہیں ہے۔

امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ جو شخص علم یا فضیلت کا مالک ہو وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔ اس کی مزید جزئیات ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔

امامت کے احکام

جماعت کے احکام

مسئلہ: جماعت سنتِ مؤکدہ ہے' متون میں اسی طرح تحریر ہے۔ (علامہ محمد سرخسی)

مسئلہ: "الغایہ" نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے: بہت سے مشائخ نے اسے واجب قرار دیا ہے جبکہ "المفید" نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے اسے سنت اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ اس کا وجوب سنت سے ثابت ہے۔

مسئلہ: باجماعت نماز ادا کرنا بالغ' عاقل' آزاد اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی قدرت رکھنے والے مردوں پر لازم ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: جب کسی شخص کی باجماعت نماز فوت ہو جاتی ہے' تو اب اس پر یہ بات لازم نہیں ہوگی کہ وہ کسی دوسری مسجد کو تلاش کرے وہاں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کوشش کرے' اس بارے میں ہمارے فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے' تاہم اگر وہ کسی دوسری مسجد میں جا کر ان لوگوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کر لے تو یہ بہتر ہے اور اگر وہ اپنے قبیلے (یعنی محلے) کی مسجد میں نماز ادا کر لے تو یہ بھی بہتر ہے۔

مسئلہ: امام قدوری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بات ذکر کی ہے کہ ایسی صورت میں وہ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کرے اور انہیں نماز پڑھائے۔

مسئلہ: عذر کی وجہ سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا ساقط ہو جاتا ہے' اس لیے بیمار' لنگڑے' اپاہج' جس شخص کا دایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں کٹا ہوا ہو' یا اس کے برعکس کٹے ہوئے ہوں یا صرف پاؤں کٹے ہوئے ہوں یا جو شخص فالج کی بیماری کی وجہ سے چل نہ سکتا ہو یا بہت عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جا نہ سکتا ہو یا نابینا ہو' تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ان پر باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: صحیح قول کے مطابق بارش' کیچڑ' سردی' بہت زیادہ تاریکی کی وجہ سے بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اندھیری رات میں اگر تیز ہوا چل رہی ہو' تو بھی جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے' تاہم دن کے وقت یہ عذر نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو' تو جماعت ساقط ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے باہر نکلا تو قرض خواہ اسے قید کروا دے گا یا کسی شخص نے سفر کے لیے روانہ ہونا ہے اور جماعت بھی کھڑی ہو گئی ہے اور اس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ اگر اس نے جماعت کے ساتھ نماز ادا کی تو قافلہ رخصت ہو جائے گا یا کوئی شخص کسی بیمار کی خدمت کر رہا تھا (اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے بیمار کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہو) یا اپنے مال کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو یا جب کھانا سامنے موجود ہو اور شدید بھوک لگی ہوئی ہو' تو ان سب صورتوں میں جماعت کا حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے علاوہ ہر نماز میں جب ایک سے زیادہ آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جا سکتی ہے خواہ امام کے ہمراہ ایک سمجھدار (نابالغ) لڑکا ہی کیوں نہ ہو۔ (سراجیہ)

مسئلہ: لوگوں کو اہتمام کے ساتھ بلا کر نفل نماز باجماعت ادا کرنا مکروہ ہے۔

2 - باب الصَّلَاةِ مَعَ أَئِمَّةِ الْجَوْرِ

باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا

777 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ قَالَ أَخَّرَ زِيَادٌ الصَّلَاةَ فَأَتَانِي ابْنُ صَامِتٍ فَأَلْقَيْتُ لَهُ كُرْسِيًّا فَجَلَسَ عَلَيْهِ فَذَكَرْتُ لَهُ صُنْعَ زِيَادٍ فَعَضَّ عَلَى شَفَتَيْهِ وَضَرَبَ عَلَى فَخِذِي وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَا ذَرٍّ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ وَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا سَأَلْتَنِي فَضَرَبَ فَخِذِي كَمَا ضَرَبْتُ فَخِذَكَ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتَ مَعَهُمْ فَصَلِّ وَلَا تَقُلْ إِنِّي صَلَّيْتُ فَلَا أُصَلِّي".

★★ ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ زیاد (نامی گورنر) نے نماز تاخیر سے ادا کی۔ ابن صامت میرے پاس تشریف لائے، میں نے ان کے لیے کرسی رکھی، وہ اس پر تشریف فرما ہوئے، میں نے ان کے سامنے زیاد کے طرز عمل کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے میرے زانو پر ہاتھ مارا اور بولے: میں نے حضرت ابوذر غفاری ؓ سے اس طرح کا سوال کیا تھا جس طرح کا تم نے مجھ سے کیا ہے، تو انہوں نے بھی میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا، جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے۔ اور حضرت ابوذر غفاری ؓ نے یہ بات بیان کی تھی: میں نے نبی اکرم ﷺ سے یہی سوال کیا تھا جو سوال تم نے مجھ سے کیا ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے میرے زانو پر اسی طرح ہاتھ مارا تھا، جس طرح میں نے تمہارے زانو پر ہاتھ مارا ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا:

"تم نماز کو اس کے وقت پر ادا کر لو، اگر تم اس نماز کو (ظالم حکمرانوں) کے ساتھ پاتے ہو، تو پھر دوبارہ اسے ادا کر لو، یہ نہ کہنا کہ میں نماز پڑھ چکا ہوں، اس لیے اب نہیں پڑھوں گا"۔

778 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَعَلَّكُمْ سَتُدْرِكُونَ أَقْوَامًا يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ لِغَيْرِ وَقْتِهَا فَإِنْ أَدْرَكْتُمُوهُمْ فَصَلُّوا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَصَلُّوا مَعَهُمْ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً".

777- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهية تاخير الصلاة عن وقتها المختار و ما يفعله المأموم اذا اخرها الامام (الحديث 241 و 242 و 244) . واخرجه النسائي في الامامة، اعادة الصلاة بعد ذهاب وقتها مع الجماعة (الحديث 858) تحفة الاشراف (11948) .

778- اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما اذا اخروا الصلاة عن وقتها (الحديث 1255) . تحفة الاشراف (9211) .

★★ حضرت عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"عنقریب تمہارا ایسے لوگوں سے واسطہ پڑے گا جو نماز کو اس کے مخصوص وقت پر ادا نہیں کریں گے، اگر تم ان لوگوں کو پالو تو تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کر لینا اور پھر ان لوگوں (یعنی سرکاری اماموں یا حکمرانوں) کے ساتھ بھی نماز ادا کر لینا اور اسے نفل قرار دینا"۔

شرح

اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کر سکتا ہے؟

مسئلہ: مرغینانی فرماتے ہیں کہ خواہش نفس کے پیروکار اور بدعتی شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: رافضی، جہمی، قدری، مشبہہ اور قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اس تمام گفتگو کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی بدعقیدہ شخص کا عقیدہ ایسا ہو کہ جس کے قائل کی تکفیر نہ کی جاتی ہو، تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا کراہت کے ساتھ جائز ہو گا، ورنہ جائز نہیں ہو گا۔ (تبیین، خلاصہ) یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع)

مسئلہ: جو شخص معراج کا انکار کرتا ہے، تو اس بات کا جائزہ لیا جائے گا، اگر وہ مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک کے سفر کا انکار کرتا ہے، تو وہ کافر ہو گا اور اگر وہ بیت المقدس سے آگے (آسمانوں تک) معراج کا انکار کرتا ہے، تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی بدعتی یا فاسق کے پیچھے نماز ادا کر لیتا ہے، تو اسے باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب مل جائے گا، لیکن اتنا ثواب حاصل نہیں ہو گا جو کسی پرہیزگار (صحیح العقیدہ) شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنے سے حاصل ہوتا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کا وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کی امامت کرنا امام ابوحنیفہ ؒ اور امام ابویوسف ؒ کے نزدیک جائز ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شیخ الاسلام نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ اختلاف اس وقت ہو گا جب وضو کر کے نماز ادا کرنے والوں کے پاس پانی موجود نہ ہو کیونکہ اگر ان کے پاس پانی موجود ہو گا تو پھر تیمم کرنے والا شخص ان وضو کرنے والوں کی امامت نہیں کر سکے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: وضو کر کے نماز ادا کرنے والے کا، تیمم کر کے نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز جنازہ ادا کرنا کسی اختلاف کے بغیر جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایک معذور دوسرے معذور کی اقتداء کر سکتا ہے، اگر ان دونوں کا عذر ایک ہو، لیکن اگر دونوں کا عذر مختلف ہو، تو پھر یہ جائز نہیں ہو گا۔ (تبیین)

مسئلہ: اس اصول کے پیش نظر جس شخص کو ہوا بکثرت خارج ہونے کی بیماری ہو، وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکے گا جسے پیشاب کے قطرے نکلنے کی بیماری ہو۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: البتہ کوئی پاک شخص ایسے شخص کی اقتداء نہیں کرے گا' جسے پیشاب کے قطرے آنے کی بیماری ہو' اسی طرح پاک عورتیں استحاضہ کا شکار عورت کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کریں گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: جو شخص وضو کے دوران پاؤں دھوتا ہے' وہ اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جس نے وضو کے دوران موزے پر مسح کیا ہو یا پٹی پر مسح کیا ہو۔

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو اشارے کے ساتھ نماز ادا کر رہا ہو' اسی طرح برہنہ شخص اس شخص کی امامت کر سکتا ہے جو برہنہ ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ برہنہ لوگ الگ الگ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کریں گے' لیکن اگر وہ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں' تو ان کا امام درمیان میں کھڑا ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کا باجماعت نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (جوہرہ نیرہ و سراج الوہاج)

مسئلہ: کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے والا شخص اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو' لیکن رکوع اور سجدہ کرتا ہو' لیکن جو شخص رکوع اور سجدہ کرتا ہے' وہ اس شخص کی اقتداء نہیں کر سکتا جو صرف اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: دیہاتی' نابینا' غلام' زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے شخص اور فاسق کی امامت جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: تاہم مکروہ ہے' متون میں یہی بات تحریر ہے۔

مسئلہ: مرد خواتین کی امامت کر سکتا ہے لیکن اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ خلوت نہ ہو' اگر خلوت ہو اور امام ان سب خواتین کا یا ان میں سے کچھ خواتین کا محرم ہو' تو جائز ہوگا' تاہم پھر بھی یہ مکروہ ہے۔ (نہایہ بحوالہ شرح طحاوی)

مسئلہ: جمعہ کی نماز میں عورت مرد کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتی ہے' اگرچہ مرد نے اس کی امامت کی نیت نہ کی ہو' اسی طرح عیدین کی نماز میں بھی اقتداء کر سکتی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خاتون کا صرف خواتین کی امامت کرنا مکروہ ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل نماز ہو' البتہ جنازے کی نماز کا حکم مختلف ہوگا۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر صرف خواتین باجماعت نماز ادا کر رہی ہوں تو ان کی امام ان کے درمیان میں کھڑی ہو' تاہم امام کے درمیان میں کھڑی ہونے کے باوجود کراہت زائل نہیں ہوگی اور اگر امام آگے کھڑی ہو جاتی ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: خواتین کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ تنہا نماز ادا کریں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: توتلا شخص اگر بعض حروف کی ادائیگی پر قادر نہ ہو' تو اس کی امامت درست نہیں ہوگی' البتہ وہ اپنے جیسے دیگر توتلے افراد کی امامت کر سکتا ہے' اس وقت جب حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود نہ ہو جو ان حروف کو صحیح طریقے سے ادا کر سکتا ہو' اگر حاضرین میں کوئی ایسا شخص موجود ہو' تو امام سمیت تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہوگی۔

مسئلہ: جو شخص قرآن میں صحیح مقام پر وقف نہ کر سکتا ہو' اسے امامت نہیں کرنی چاہیے' اسی طرح جو شخص قرآن کی تلاوت کے دوران بہت زیادہ کھنکارتا ہو' یا جس سے "ت" یا "ف" مشکل سے ادا ہوتی ہو' ایسے شخص کو بھی امامت نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: جو شخص مشقت کے ساتھ حروف کی ادائیگی کرتا ہے' لیکن جب وہ حروف ادا کرتا ہے' تو صحیح ادا کرتا ہے' ایسے شخص کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر قاری کسی ان پڑھ (جسے قرآن صحیح پڑھنا نہ آتا ہو) کی اقتداء میں نماز شروع کر دے تو اس کی نماز شروع ہی نہیں ہوگی' یہاں تک کہ اس نے ان پڑھ کی اقتداء میں نفل نماز شروع کی اور بعد میں توڑ دی تو بعد میں اس پر قضاء واجب نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی فاسق شخص جمعہ کی نماز کی امامت کرتا ہے اور لوگ اسے روکنے سے عاجز ہیں' تو بعض فقہاء کے قول کے مطابق جمعہ کی نماز میں اسی کی اقتداء کر لی جائے گی' اس کی امامت کی وجہ سے جمعہ کو ترک نہیں کیا جائے گا' البتہ جمعہ کی نماز کے علاوہ باقی تمام نمازیں کسی دوسرے امام کی اقتداء میں ادا کی جائیں گی' اس فاسق کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب کوئی شخص امامت کرتا ہو اور اس کے مقتدی اسے ناپسند کرتے ہوں تو اگر لوگوں کی ناپسندیدگی کی وجہ اس شخص کا کوئی قصور ہے' تو ایسے شخص کا امام بننا مکروہ ہوگا' لیکن اگر وہی شخص امامت کا زیادہ مستحق ہے (اور لوگ ذاتی طور پر اسے پسند نہیں کرتے) تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: امام کے لیے طویل نماز ادا کرنا مکروہ ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ وہ مسنون مقدار سے زیادہ قرأت نہ کرے اور جماعت میں شریک افراد کی حالت کی رعایت کرے۔ (جوہرہ نیرہ)

3 - باب مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

779 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ فِي الْهِجْرَةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا تَؤُمَّ الرَّجُلَ فِيْ سُلْطَانِهِ وَلَا تَقْعُدْ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَكَ".

---

779 اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 290 و 291) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 582 و 583 و 584) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في احق بالامامة (الحديث 235) . واخرجه النسائي في الامامة، اجتماع القوم و فيهم الوالي (الحديث 782) مختصراً . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من احق بالامامة (الحديث 980) . تحفة الاشراف (9976) .

★★ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جو اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو) اگر وہ لوگ قرأت میں برابر ہوں' تو جس شخص نے ان میں پہلے ہجرت کی ہو' اگر وہ لوگ ہجرت کے حوالے سے بھی ایک جیسی حیثیت کے مالک ہوں' تو جو شخص سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو' اگر سنت کے علم کے حوالے سے بھی وہ لوگ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں' تو جس شخص کی عمر زیادہ ہو' تم کسی دوسرے شخص کی سربراہی کے علاقے میں اس کی اجازت کے بغیر اس کی امامت نہ کرنا اور نہ ہی اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر بیٹھنا"۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: امامت کا سب سے زیادہ حق دار وہ شخص ہے' جو نماز کے درست ہونے یا فاسد ہونے کے بارے میں زیادہ فقہی احکام کا علم رکھتا ہو۔ مزید یہ کہ وہ ظاہری گناہوں سے اجتناب کرتا ہو اور اسے فرض مقدار کے برابر قرآن آتا ہو یعنی اتنا قرآن آتا ہو' جس کی تلاوت کے ذریعے نماز ادا کرنا درست ہو۔

اس کے بعد وہ جو قرأت میں تلاوت اور تجوید اچھے طریقے سے کر سکتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جو زیادہ پرہیزگار ہو یعنی مشتبہ چیزوں سے بچتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جس کی عمر زیادہ ہو کیونکہ اس میں زیادہ خشوع و خضوع پایا جائے گا۔

اس کے بعد وہ شخص جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں یعنی اسے لوگ پسند کرتے ہوں۔

اس کے بعد وہ شخص جو تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرتا ہو۔

اس کے بعد وہ شخص جو نسب کے اعتبار سے شرف رکھتا ہو پھر وہ شخص جو ظاہری لباس کے اعتبار سے جاذب ہو۔

اگر مختلف لوگ ان تمام حوالوں سے برابر کی حیثیت رکھتے ہوں تو پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی جائے گی یا پھر حاضرین کو یہ اختیار ہو گا وہ کسی ایک کو امام منتخب کر لیں۔ اگر لوگوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو جس شخص کے حق میں زیادہ لوگ ہوں اسے امام بنا لیا جائے۔

امام نسائی نے آگے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے زیادہ تر کی تشریح اسی شرح میں آ جائے گی۔

امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

مسئلہ: امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہو گا جو نماز کے احکام کے بارے میں زیادہ واقفیت رکھتا ہو۔ (مضمرات' بحرالرائق)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہو گا کہ جب وہ واقعی قرأت جانتا ہو کہ سنت طریقے کے مطابق قرأت کر سکے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس کے لیے یہ بات بھی شرط ہو گی کہ اس کی دینی حیثیت پر کوئی الزام موجود نہ ہو۔ (نقایہ' نہایہ)

مسئلہ: ایک شرط یہ بھی ہے کہ وہ شخص ظاہری گناہوں سے بچتا ہو' خواہ کوئی دوسرا شخص اس سے زیادہ پرہیزگاری کیوں نہ ہو۔ (محیط زاہدی)

مسئلہ: اگر کسی شخص کو نماز سے متعلق مسائل کا علم ہو' اگرچہ وہ اس کے علاوہ دیگر علوم نہ جانتا ہو' تو وہی شخص اس کا زیادہ مستحق ہو گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر نماز کے احکام کے حوالے سے دو آدمیوں کا علم برابر ہو' تو جس شخص کو علم قرأت میں زیادہ مہارت ہو' یعنی وہ وقف کی جگہ وقف کرتا ہو' وصل کی جگہ وصل کرتا ہو' شد کی جگہ شد کرتا ہو' تخفیف کی جگہ تخفیف کرتا ہو' وہ زیادہ مستحق ہو گا۔ (کفایہ)

مسئلہ: اگر اس حوالے سے بھی برابر ہوں' تو جو زیادہ پرہیزگار ہے' وہ زیادہ مستحق ہو گا۔

مسئلہ: اگر دو آدمی اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو شخص زیادہ عمر والا ہے' وہ زیادہ مستحق ہو گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس کا اخلاق اچھا ہو' وہ زیادہ مستحق ہو گا' اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جس کا حسب زیادہ بہتر ہو گا وہ زیادہ مستحق ہو گا' اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو زیادہ خوبصورت ہے' وہ زیادہ مستحق ہو گا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: یہاں خوبصورت ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو شخص رات کے وقت زیادہ نوافل ادا کرتا ہو۔ (کافی)

مسئلہ: اگر وہ دونوں اس حوالے سے بھی برابر ہوں تو جو شخص نسب کے اعتبار سے بہتر ہو' وہ مستحق ہو گا۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: لہٰذا جو شخص زیادہ کامل ہو گا وہی زیادہ فضیلت رکھتا ہو گا' کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ جماعت میں زیادہ سے زیادہ افراد شریک ہوں اور ایسے افراد کی طرف لوگوں کی رغبت زیادہ ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر گھر میں باجماعت نماز ادا کی جا رہی ہو اور مہمان بھی آئے ہوئے ہوں تو گھر کا مالک امامت کا زیادہ مستحق ہو گا' لیکن اگر کوئی بادشاہ' قاضی (یا عالم) گھر آیا ہوا ہو' تو اس کی تعظیم کے لیے اسے مصلٰی امامت پر آگے کر دیا جائے تو یہ افضل ہو گا۔

مسئلہ: اگر کسی گھر میں کرائے دار بھی ہو اور مالک مکان بھی ہو اور مہمان بھی موجود ہوں تو جماعت کی اجازت دینے کا حق کرایہ دار کو حاصل ہو گا اور اسی سے اجازت طلب کی جائے گی۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کو مکان مستعار دیا تو مستعار دینے والے کے مقابلے میں مستعار لینے والا شخص زیادہ حقدار ہو گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر مسجد میں کوئی ایسا شخص آ جائے جو اس مسجد کے امام سے زیادہ فضیلت رکھتا ہو' تو بھی اس مسجد کا امام نماز پڑھانے کا زیادہ حقدار ہو گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: اگر محلے میں صرف ایک ہی شخص امامت کے لائق ہو' تو اس پر امامت کرنا لازم نہیں ہو گا اور اگر وہ امامت نہیں کرتا تو گنہگار نہیں ہو گا۔ (قنیہ)

4 - باب تَقْدِيمِ ذَوِي السِّنِّ

باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا)

780 - أَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَنْبِجِيُّ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي - وَقَالَ مَرَّةً أَنَا وَصَاحِبٌ لِي - فَقَالَ "إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا".

★★ حضرت مالک بن حویرث ؓ بیان کرتے ہیں: میں اور میرا ایک چچازاد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ (راوی نے ایک مرتبہ یہ الفاظ نقل کیے ہیں:) میرا ایک ساتھی۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم دونوں سفر کرو تو تم دونوں اذان دو' تم دونوں اقامت کہو اور تم دونوں میں سے امامت وہ شخص کرے جس کی عمر زیادہ ہے"۔

5 - باب اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ فِي مَوْضِعٍ هُمْ فِيهِ سَوَاءٌ

باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں

781 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ".

★★ حضرت ابوسعید خدری ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب تین لوگ موجود ہوں' تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار شخص وہ ہوگا جو قرآن کا زیادہ علم رکھتا ہو (یعنی زیادہ آیات کا حافظ ہو)"۔

6 - باب اجْتِمَاعِ الْقَوْمِ وَفِيهِمُ الْوَالِي

باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا' جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران' سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو

782 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ".

780- تقدم في الاذان، باب اذان المنفردين في السفر (الحديث 633) .

781- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 289) . واخرجه النسائي في الامامة، الجماعة اذا كانوا ثلاثة (الحديث 839) . تحفة الاشراف (4372) .

782- تقدم في الامامة من احق بالامامة (الحديث 779) .

★★ حضرت ابومسعود ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"کوئی بھی شخص کسی دوسرے شخص کی سربراہی میں اس کی اجازت کے بغیر امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے"۔

7 - باب إِذَا تَقَدَّمَ الرَّجُلُ مِنَ الرَّعِيَّةِ ثُمَّ جَاءَ الْوَالِي هَلْ يَتَأَخَّرُ

باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کر دے اور پھر والی بھی آ جائے تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟

783 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ أَنَّ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ كَانَ بَيْنَهُمْ شَيْءٌ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فِي أُنَاسٍ مَعَهُ فَحُبِسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الْأُولَى فَجَاءَ بِلَالٌ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حُبِسَ وَقَدْ حَانَتِ الصَّلَاةُ فَهَلْ لَكَ أَنْ تَؤُمَّ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ إِنْ شِئْتَ . فَأَقَامَ بِلَالٌ وَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَكَبَّرَ بِالنَّاسِ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي فِي الصُّفُوفِ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ وَأَخَذَ النَّاسُ فِي التَّصْفِيقِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ الْتَفَتَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُهُ أَنْ يُصَلِّيَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجَعَ الْقَهْقَرَى وَرَاءَهُ حَتَّى قَامَ فِي الصَّفِّ فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَا لَكُمْ حِينَ نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي الصَّلَاةِ أَخَذْتُمْ فِي التَّصْفِيقِ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ حِينَ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ إِلَّا الْتَفَتَ إِلَيْهِ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ لِلنَّاسِ حِينَ أَشَرْتُ إِلَيْكَ". قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ يَنْبَغِي لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

★★ حضرت سہل بن سعد ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کو یہ اطلاع ملی کہ بنو عمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہونے والی ہے' تو نبی اکرم ﷺ ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے تشریف لے گئے' آپ کے ساتھ کچھ دیگر افراد بھی تھے' نبی اکرم ﷺ وہاں خاصی دیر مصروف رہے' نماز کا وقت ہو گیا' تو حضرت بلال ؓ' حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے اور بولے: اے حضرت ابوبکر! نبی اکرم ﷺ تو تشریف نہیں لا سکے ہیں' نماز کا وقت ہو چکا ہے' کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: ٹھیک ہے! اگر تم یہ چاہتے ہو (تو میں نماز پڑھا دیتا ہوں) پھر حضرت بلال ؓ نے اقامت کہی' حضرت ابوبکر ؓ آگے بڑھے انہوں نے لوگوں کے لیے تکبیر کہہ دی' اسی دوران نبی اکرم ﷺ صفوں کے درمیان

783- اخرجه البخاري في السهو، باب الاشارة في الصلاة (الحديث 1234) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب تقديم الجماعة من يصلي بهم اذا تاخر الامام و لم يخافوا مفسدة بالتقديم (الحديث 102) . تحفة الاشراف (4776) .

میں سے چلتے ہوئے تشریف لے آئے یہاں تک کہ آپ ﷺ پہلی صف میں کھڑے ہو گئے لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں حضرت ابوبکر ؓ نماز کے دوران ادھر ادھر توجہ نہیں کرتے تھے جب لوگوں نے بکثرت تالیاں بجائیں تو انہوں نے توجہ کی تو نبی اکرم ﷺ موجود تھے نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارے کے ذریعے حکم دیا کہ وہ نماز پڑھاتے رہیں تو حضرت ابوبکر ؓ نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور الٹے قدموں پیچھے آ گئے یہاں تک کہ وہ صف میں آ کر کھڑے ہو گئے اور نبی اکرم ﷺ آگے بڑھ گئے۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف توجہ کی اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! جب تمہیں نماز کے دوران ضرورت پیش آ گئی تھی تو تم نے تالیاں بجانی کیوں شروع کر دی تھیں؟ تالیاں بجانے کا حکم تو خواتین کے لیے ہے جب نماز کے دوران کسی شخص کو ضرورت پیش آ جائے تو وہ سبحان اللہ کہہ دے کیونکہ جب کوئی شخص (یعنی امام) سبحان اللہ کی آواز سنے تو وہ اس کی طرف متوجہ ہو جائے گا اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے لوگوں کو نماز کیوں نہیں پڑھائی؟

حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اللہ کے رسول ﷺ کے آگے نماز پڑھائے۔

8 - بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ خَلْفَ رَجُلٍ مِنْ رَعِيَّتِهِ

باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا

784 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ آخِرُ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْقَوْمِ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُتَوَشِّحًا خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے آخری نماز جو باجماعت ادا کی تھی اس میں آپ ﷺ نے ایک ہی کپڑا اسی طرح پہنا ہوا تھا کہ آپ ﷺ نے توشیح کے طور پر لپیٹا ہوا تھا آپ ﷺ نے وہ نماز حضرت ابوبکر ؓ کی اقتداء میں ادا کی تھی۔

785 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عِيسَى - صَاحِبُ الْبَصْرِيِّ - قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ صَلَّى لِلنَّاسِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّفِّ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں: کہ حضرت ابوبکر ؓ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ نبی اکرم ﷺ صف میں موجود تھے۔

784- انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (594).

785- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب منه (الحديث 362) بنحوه. تحفة الاشراف (17612).

9 - بَابُ إِمَامَةِ الزَّائِرِ

باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا

786 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ أَبَانَ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا بُدَيْلُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَطِيَّةَ مَوْلًى لَنَا عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا زَارَ أَحَدُكُمْ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّيَنَّ بِهِمْ".

★★ حضرت مالک بن حویرث ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب کوئی شخص کچھ لوگوں سے ملاقات کے لیے جائے تو وہ ان کی امامت ہرگز نہ کرے۔"

10 - بَابُ إِمَامَةِ الْأَعْمَى

باب: نابینا شخص کا امامت کرنا

787 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ كَانَ يَؤُمُّ قَوْمَهُ وَهُوَ أَعْمَى وَأَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا تَكُونُ الظُّلْمَةُ وَالْمَطَرُ وَالسَّيْلُ وَأَنَا رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَصَلِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي بَيْتِي مَكَانًا أَتَّخِذُهُ مُصَلًّى. فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ لَكَ". فَأَشَارَ إِلَى مَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک ؓ اپنی قوم کے افراد کی امامت کرتے تھے وہ نابینا تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ بعض اوقات تاریکی زیادہ ہوتی ہے یا بارش ہو رہی ہوتی ہے یا پانی بہہ رہا

786- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب امامة الزائر (الحديث 596) مطولاً. و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن زار قوماً لا يصلي بهم (الحديث 356) مطولاً. تحفة الاشراف (11186).

787- اخرجه البخاري في الصلاة، باب المساجد في البيوت (الحديث 425) مطولاً، و في الاذان، باب الرخصة في المطر و العلة ان يصلي في رحله (الحديث 667) و باب من لم ير رد السلام على الامام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 840) بنحوه و في التهجد، باب صلاة النوافل جماعة (الحديث 1185 و 1186) مطولاً، و في الاطعمة، باب الخزيرة (الحديث 540) مطولاً و اخرجه مسلم في الايمان، باب الدليل على ان من مات على التوحيد دخل الجنة (الحديث 54 و 55) مطولاً، و في المساجد و مواضع الصلاة، باب الرخصة في التخلف عن الجماعة بالعذر (الحديث 263 و 264 و 265) مطولاً. و اخرجه النسائي في السهو، تسليم المأموم حين يسلم الامام (الحديث 1326) مطولاً. و اخرجه ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب المساجد في الدور (الحديث 754) مطولاً. و الحديث عند البخاري في الصلاة، باب اذا دخل بيتاً يصلي حيث شاء او حيث امر ولا يتجسس (الحديث 424)، و في الاذان، باب اذا زار الامام قوماً فأمهم (الحديث 686)، و باب يسلم حين يسلم الامام (الحديث 838)، و باب من لم ير رد السلام على الامام و اكتفى بتسليم الصلاة (الحديث 839)، و في المغازي، باب 12، (الحديث 4009 و 4010) و في الرقاق، باب العمل الذي يبتغى به وجه الله (الحديث 6423)، و في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم (الحديث 2938). و النسائي في الامامة، الجماعة للنافلة (الحديث 843). تحفة الاشراف (9750).

ہوتا ہے تو میری نظر کمزور ہے (اس لیے میں مسجد تک نہیں جا پاتا) یا رسول اللہ! آپ ﷺ میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں تاکہ میں اس جگہ کو اپنے لیے جائے نماز بنا لوں۔ نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ میں وہاں تمہارے لیے نماز ادا کروں؟ انہوں نے اپنے گھر کی ایک مخصوص جگہ کی طرف اشارہ کیا تو نبی اکرم ﷺ نے اس جگہ نماز ادا کی۔

شرح

احناف، مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ وہ صحیح طریقے سے نجاست سے بچ نہیں سکتا۔ تاہم احناف نے ایک صورت کا استثناء کیا ہے وہ یہ کہ اگر وہ نابینا تمام حاضرین سے زیادہ علم رکھتا ہو تو پھر وہ امامت کا زیادہ حقدار ہوگا۔

شوافع نے کسی کراہت کے بغیر نابینا شخص کی امامت کو درست قرار دیا ہے کیونکہ نابینا شخص میں خشوع وخضوع زیادہ پایا جاتا ہے۔

11 - باب إِمَامَةِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يَحْتَلِمَ

باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا

788 - أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَسْرُوقِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَلِمَةَ الْجَرْمِيُّ قَالَ كَانَ يَمُرُّ عَلَيْنَا الرُّكْبَانُ فَنَتَعَلَّمُ مِنْهُمُ الْقُرْآنَ فَأَتَى أَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا". فَجَاءَ أَبِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لِيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا". فَنَظَرُوا فَكُنْتُ أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَكُنْتُ أَؤُمُّهُمْ وَأَنَا ابْنُ ثَمَانِ سِنِينَ.

★★ حضرت عمرو بن سلمہ جرمی بیان کرتے ہیں: ہمارے علاقے سے قافلے گزرا کرتے تھے تو ہم نے ان سے قرآن سیکھ لیا تھا (فتح مکہ کے بعد) میرے والد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کی امامت وہ شخص کرے گا جس کو زیادہ قرآن آتا ہو"۔

میرے والد (ہمارے علاقے میں) واپس آئے اور یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"تمہاری امامت وہ شخص کرے گا جو تم میں سب سے زیادہ قرآن کا علم رکھتا ہو"۔

جب لوگوں نے اس بارے میں تحقیق کی تو مجھے سب سے زیادہ قرآن کی آیات یاد تھیں تو میں نے ان لوگوں کی امامت شروع کر دی حالانکہ اس وقت میری عمر آٹھ سال تھی۔

788- اخرجه البخاري في المغازي، باب - 53، (الحديث 4302) مطولاً. و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من احق بالامامة (الحديث 585 و 586 و 587) بنحوه. و اخرجه النسائي في القبلة، الصلاة في الازار (الحديث 766) بنحوه. و الحديث عند النسائي في الاذان اجتزاء المرء باذان غيره في الحضر (الحديث 635). تحفة الاشراف (4565).

شرح

احناف کے نزدیک کوئی نابالغ بچہ بالغ افراد کی امامت نہیں کرسکتا۔ فرض نماز میں بھی نہیں اور نفل میں بھی نہیں، جبکہ مالکیوں اور حنابلہ کے نزدیک فرض نماز میں نابالغ امامت نہیں کرسکتا۔ نفل نماز میں، جیسے نماز تراویح، نماز کسوف میں اسے امام بنایا جاسکتا ہے۔

جبکہ شوافع کے نزدیک اگر نابالغ بچہ سمجھدار ہو تو اس کی اقتداء میں نماز ادا کرنا جائز ہے۔

12 - باب قِيَامِ النَّاسِ إِذَا رَأَوُا الْإِمَامَ

باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا

789 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي".

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اقامت کہہ دی جائے تو تم اس وقت تک کھڑے نہ ہو جب تک مجھے دیکھ نہیں لیتے"۔

13 - باب الْإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آجائے

790 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجِيٌّ لِرَجُلٍ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی لیکن نبی اکرم ﷺ پست آواز میں ایک صاحب کے ساتھ گفتگو کرتے رہے آپ ﷺ (کی گفتگو اتنی طویل تھی) کہ آپ ﷺ نماز کے لیے اس وقت کھڑے ہوئے جب لوگ (درمیان میں) سو چکے تھے۔

14 - باب الْإِمَامِ يَذْكُرُ بَعْدَ قِيَامِهِ فِي مُصَلَّاهُ أَنَّهُ عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ

باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے

791 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ

789- تقدم في الاذان، اقامة المؤذن عند خروج الامام (الحديث 686).

790- اخرجه مسلم في الحيض، باب الدليل على ان نوم الجالس لا ينقض الوضوء (الحديث 123). تحفة الاشراف (1003).

وَالْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ فَقَالَ لِلنَّاسِ "مَكَانَكُمْ". ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ فَاغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ.

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نماز کے لیے اقامت کہہ لی گئی' لوگوں نے صفیں درست کر لیں' پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنی جائے نماز پر آ کر کھڑے ہو گئے' پھر آپ ﷺ کو یہ بات یاد آئی کہ آپ ﷺ نے تو غسل ہی نہیں کیا' آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا: پھر آپ ﷺ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے' پھر آپ ہمارے پاس تشریف لائے' تو آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

آپ ﷺ نے غسل کیا تھا' ہم لوگ (اس دوران) صفوں میں ہی موجود رہے۔

15 - باب اسْتِخْلَافِ الْإِمَامِ إِذَا غَابَ

باب: جب امام خود موجود نہ ہو' تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا

792 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَتَاهُمْ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ قَالَ لِبِلَالٍ "يَا بِلَالُ إِذَا حَضَرَ الْعَصْرُ وَلَمْ آتِ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَلَمَّا حَضَرَتْ أَذَّنَ بِلَالٌ ثُمَّ أَقَامَ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقَدَّمْ. فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَدَخَلَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَشُقُّ النَّاسَ حَتَّى قَامَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَصَفَّحَ الْقَوْمُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ لَمْ يَلْتَفِتْ فَلَمَّا رَأَى أَبُو بَكْرٍ التَّصْفِيحَ لَا يُمْسَكُ عَنْهُ الْتَفَتَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ امْضِهْ ثُمَّ مَشَى أَبُو بَكْرٍ الْقَهْقَرَى عَلَى عَقِبَيْهِ فَتَأَخَّرَ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ "يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ إِذْ أَوْمَأْتُ إِلَيْكَ أَنْ لَا تَكُونَ مَضَيْتَ". فَقَالَ لَمْ يَكُنْ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يَؤُمَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَقَالَ لِلنَّاسِ "إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فَلْيُسَبِّحِ الرِّجَالُ وَلْيُصَفِّحِ النِّسَاءُ".

★★ حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ بیان کرتے ہیں: بنو عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہو گیا' اس بات کی اطلاع

791- اخرجه البخاري في الاذان، باب هل يخرج من المسجد لعلة (الحديث 639) بنحوه، و باب اذا قال الامام (مكانكم) حتى رجع انتظروه (الحديث 640) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحديث 158) بنحوه . و اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم و هو ناس (الحديث 235) و الحديث عند: مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، متى يقوم الناس للصلاة (الحديث 159) . و ابي داؤد في الصلاة باب في الصلاة تقام ولم يات الامام ينتظرونه قعودًا (الحديث 541) . تحفة الاشراف (15200) .

792- اخرجه ابوداؤد في الصلاة باب التصفيق في الصلاة (الحديث 941) مختصراً . والحديث عند : البخاري في الاحكام، باب الامام يأتي قومًا فيصلح بينهم (الحديث 7190) . تحفة الاشراف (4669) .

نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر ان کے درمیان صلح کروانے کے لیے ان کی طرف تشریف لے جانے لگے' آپ ﷺ نے حضرت بلال ؓ سے فرمایا:

"اے بلال! جب عصر کا وقت ہو جائے اور میں نہ آؤں' تو تم ابوبکر سے کہنا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے"۔

جب نماز کا وقت ہوا تو حضرت بلال ؓ نے اذان دی' پھر انہوں نے اقامت کہی اور حضرت ابوبکر ؓ سے کہا کہ آپ آگے ہوں۔ حضرت ابوبکر ؓ آگے ہوئے' انہوں نے نماز شروع کر دی' اسی دوران نبی اکرم ﷺ تشریف لے آئے' آپ صفوں میں سے گزرتے ہوئے حضرت ابوبکر ؓ کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے' لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ حضرت ابوبکر ؓ جب نماز شروع کرتے تھے' تو اِدھر اُدھر توجہ نہیں دیتے تھے' جب حضرت ابوبکر ؓ کو زیادہ تالیاں محسوس ہوئیں' تو انہوں نے توجہ کی (انہیں نبی اکرم ﷺ نظر آ گئے) نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست اقدس کے ذریعے انہیں اشارہ کیا (کہ تم نماز پڑھاتے رہو) حضرت ابوبکر ؓ نے اس بات پر اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا ہے' کہ تم نماز پڑھاتے رہو' پھر حضرت ابوبکر ؓ اُلٹے قدموں چلتے ہوئے پیچھے ہو گئے' جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ملاحظہ کی تو آپ ﷺ آگے بڑھ گئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی' جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر! جب میں نے تمہیں اشارہ کیا تھا تو تم نے کیوں نماز جاری نہیں رکھی؟

حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کی: ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ مجال نہیں ہے' کہ وہ اللہ کے رسول کی امامت کرے' پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا:

"جب تمہیں کوئی ضرورت پیش آئے' تو مرد سبحان اللہ کہیں اور خواتین تالیاں بجائیں گی"۔

16 - باب الْإِئْتِمَامِ بِالْإِمَامِ

باب: امام کی پیروی کرنا

793 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَقَطَ مِنْ فَرَسٍ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ يَعُودُونَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ "إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ دائیں پہلو کے بل گھوڑے سے گر گئے' صحابہ کرام آپ ﷺ کی عیادت کرنے کے لیے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' نماز کا وقت ہو گیا (نبی اکرم ﷺ نے نماز

793- اخرجه البخاري في الاذان، باب يهوي بالتكبير حين يسجد (الحديث 705) مطولاً . و اخرجه مسلم مطولاً، باب ائتمام المأموم بالامام (الحديث 77) مطولاً . و اخرجه النسائي في التطبيق، باب ما يقول المأموم (الحديث 1060) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 1238) مطولاً . تحفة الاشراف (1485) .

پڑھائی) جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم بھی رکوع میں جاؤ' جب وہ سر اٹھائے' تو تم بھی سر اٹھاؤ' جب وہ سجدے میں جائے' تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے' تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو"۔

شرح

کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟

مسئلہ: پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دیتا ہے' تو مقتدی بھی امام کی متابعت کرتے ہوئے اسے ترک کر دے گا۔

مسئلہ: نمازِ عید کی اضافی تکبیریں' پہلا قعدہ' سجدہ تلاوت' سجدہ سہو' دعائے قنوت' اگر رکوع کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو (الجوہرۃ النیرۃ)

مسئلہ: لیکن رکوع کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ مقتدی دعائے قنوت پڑھنے کے بعد رکوع میں جائے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: چار چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام جان بوجھ کر انہیں ترک کر دیتا ہے' تو مقتدی امام کی پیروی نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر امام جان بوجھ کر نماز میں کوئی اضافی سجدہ کر لیتا ہے یا پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہو جاتا ہے۔ (الجوہرۃ النیرۃ)

مسئلہ: اگر امام پانچویں رکعت میں سجدہ کرنے سے پہلے بیٹھ گیا اور پھر بعد میں سلام پھیرا تو مقتدی بھی اس کے ساتھ سلام پھیر دے گا لیکن اگر امام پانچویں رکعت کے سجدے میں چلا گیا تو مقتدی اسی وقت سلام پھیر دے گا۔

مسئلہ: ۹ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر امام انہیں ترک کر دے تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کے وقت رفع یدین کرنا' ثناء پڑھنا' اگر امام سورۂ فاتحہ کی تلاوت شروع کر چکا ہو یا کسی دوسری سورت کی تلاوت شروع کر چکا ہو تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس وقت مقتدی ثناء نہیں پڑھے گا' جبکہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی رائے مختلف ہے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر امام رکوع یا سجدے میں جانے کی تکبیر چھوڑ دیتا ہے یا رکوع یا سجدے میں تسبیح نہیں پڑھتا یا سمع اللہ لمن حمدہ کہنا ترک کر دیتا ہے یا تشہد نہیں پڑھتا یا سلام پھیرتے وقت سلام کے الفاظ استعمال نہیں کرتا یا تشریق کی تکبیریں نہیں کہتا تو مقتدی انہیں ادا کرے گا۔

17 - بَابُ الْاِئْتِمَامِ بِمَنْ يَأْتَمُّ بِالْاِمَامِ

باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو

794 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي اَصْحَابِهٖ تَاَخُّرًا فَقَالَ تَقَدَّمُوْا فَائْتَمُّوْا بِيْ وَلْيَاْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ .

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے اپنے بعض اصحاب کو دیکھا' وہ پیچھے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ آگے جاؤ اور میری پیروی کرو اور جو تم سے پیچھے ہیں' وہ تمہاری پیروی کریں' جو لوگ پیچھے ہٹنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ انہیں پیچھے کر دے گا"۔

795 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ نَحْوَهٗ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

796 - اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عَائِشَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ قَالَتْ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَلّٰى قَاعِدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ وَالنَّاسُ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ .

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا' کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے آگے موجود تھے اور بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے' لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پیچھے موجود تھے۔

شرح

بیمار شخص کی نماز کے احکام

مسئلہ: جب کوئی بیمار کھڑا ہونے کے قابل نہ ہو' تو وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر ہی رکوع اور سجدہ کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: قابل نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ کھڑا ہونے کے نتیجے میں اُسے ضرر لاحق ہو' فتویٰ اسی قول پر ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اگر کھڑا ہونے کی وجہ سے بیماری میں اضافے' صحت میں تاخیر یا چکر آنے کی شکایت ہو' تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کھڑے ہونے سے جسم کے کسی بھی حصے میں درد محسوس ہوتا ہے' تو بھی یہی حکم ہوگا۔

794- اخرجه مسلم في الصلاة باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 130) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة باب صف النساء و كراهية التاخر عن الصف الاول (الحديث 680) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 978) . تحفة الاشراف (4309) .

795- اخرجه مسلم في الصلاة باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 130م) . تحفة الاشراف (4331) .

796- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16315) .

مسئلہ: لیکن اگر تھوڑی تکلیف ہو تو پھر قیام کو ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (کافی)

کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص تھوڑی دیر کے لیے کھڑا ہو سکتا ہے' تو جتنی دیر تک وہ کھڑا ہو سکتا ہے' اتنی دیر قیام کرے گا' اُس کے بعد بیٹھ جائے گا۔

مسئلہ: شمس الائمہ حلوانی کے نزدیک یہی حکم ہے' وہ فرماتے ہیں: ایسا شخص اگر قیام کو چھوڑ دے گا تو اس کے بارے میں مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سہارا لے کر کھڑا ہونے پر قادر ہو' تو صحیح یہ ہے کہ وہ سہارا لے کر کھڑا ہو جائے گا' اس کے لیے بیٹھنا جائز نہیں ہوگا' خواہ وہ سہارا عصا کے سہارے ہو' یا اپنے خادم کے سہارے ہو۔ (تبیین)

مسئلہ: کوئی ایسا بیمار ہے جو اپنے گھر میں کھڑا ہو کر نماز ادا کر سکتا ہے' لیکن اگر گھر سے باہر نکلے تو کھڑا نہیں ہو سکے گا تو اس کے بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' مختار یہی ہے کہ وہ شخص اپنے گھر میں ہی کھڑا ہو کر نماز ادا کرے' فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیماری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے' تو وہ کس طرح نماز ادا کرے گا؟ اس بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ جس طرح بیٹھنا اُس کے لیے آسان ہوگا' اسی طرح بیٹھ جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (عینی شرح ہدایہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام

مسئلہ: اگر وہ بیمار سیدھا بیٹھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دیوار یا آدمی کا سہارا لے کر بیٹھنے پر قادر ہو' تو اُس پر لازم ہے کہ وہ اس طرح سہارا لے کر بیٹھ کر نماز ادا کر لے۔

مسئلہ: مختار قول کے مطابق ایسے شخص کے لیے لیٹ کر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی شخص قیام نہیں کر سکتا' رکوع نہیں کر سکتا' سجدہ نہیں کر سکتا' لیکن بیٹھ سکتا ہے' تو وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لے گا۔

مسئلہ: اور سجدہ کرتے ہوئے رکوع کے مقابلے میں اپنے سر کو زیادہ جھکا دے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ شخص رکوع اور سجدہ برابر کرتا ہے' تو نماز صحیح نہیں ہوگی۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام کر سکتا ہے لیکن رکوع اور سجدہ نہیں کر سکتا تو اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ بیٹھ کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے۔

مسئلہ: اگر وہ کھڑا ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کر لیتا ہے' تو ہمارے نزدیک یہ جائز ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اشارے کے ساتھ نماز ادا کرنے والا شخص سجدۂ سہو بھی اشارے کے ساتھ ہی کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اشارے سے نماز ادا کرنے والے شخص کے سامنے کوئی لکڑی یا تکیہ وغیرہ رکھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع اور سجدے میں سر نہیں جھکا سکتا اور لکڑی اُس کی پیشانی سے لگا دی جائے تو نماز درست نہیں ہوگی' یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر تکیہ زمین پر رکھا ہو اور وہ شخص اُس پر سجدہ کرتا ہے' تو نماز جائز ہوگی۔ (خلاصہ)

بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر بھی نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہو' تو وہ دونوں پاؤں قبلہ کی طرف کرے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: مناسب یہ ہوگا کہ اُس کے سر کے نیچے ایک تکیہ رکھ دیا جائے' تاکہ بیٹھنے کے مشابہ ہو جائے اور رکوع اور سجدے کا اشارہ اچھی طرح سے کر سکے۔

مسئلہ: اگر وہ شخص پہلو کے بل لیٹ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے اشارے کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔ تاہم پہلی صورت زیادہ بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اگر وہ شخص دائیں کروٹ لیٹنے پر قادر نہ ہو' تو بائیں کروٹ کے بل لیٹ جائے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: تندرست آدمی نے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو کر نماز ادا کرنا شروع کی' پھر اُسے کوئی ایسی بیماری لاحق ہو گئی جس کے نتیجے میں وہ قیام نہیں کر سکتا تو اب وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرے گا۔

مسئلہ: اگر رکوع اور سجدہ کرنے پر بھی قادر نہیں ہے' تو بیٹھ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا اور اگر بیٹھنے پر بھی قادر نہیں ہے' تو لیٹ کر اشارے کے ذریعے نماز ادا کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: جب کوئی شخص بیٹھ کر رکوع اور سجدے کے ہمراہ نماز ادا کر رہا ہو اور نماز کے دوران ہی وہ تندرست ہو جائے تو امام ابوحنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک وہ باقی نماز کھڑے ہو کر ادا کرے گا۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تھوڑی نماز اشارے کے ساتھ ادا کر چکا ہو اور پھر رکوع اور سجدہ کرنے پر قادر ہو' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ از سرِ نو نماز ادا کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ حکم اُس وقت ہے کہ جب اُسے یہ قدرت اُس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ اشارے کے ذریعے رکوع اور سجدہ کر چکا تھا' لیکن اگر اس نے اشارے کے ذریعے صرف نماز کا آغاز کیا تھا اور پہلی رکعت کا رکوع یا سجدہ نہیں کیا تھا تو اب وہ اُسی نماز کو آگے جاری رکھ سکتا ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر بیمار شخص سر کا اشارہ کرنے سے بھی عاجز ہو' تو ظاہر الروایہ کے مطابق اُس سے نماز کی فرضیت ساقط ہو جائے گی۔

آنکھ یا بھنوؤں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا

مسئلہ: آنکھ یا بھنوؤں کے اشارے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، پھر جب اس شخص کی صحت بہتر ہو جاتی ہے تو کیا اس پہلی نمازوں کی قضاء لازم ہوگی؟ اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض فقہاء نے یہ بات کہی ہے کہ اگر ایک دن اور ایک رات سے زیادہ عرصے تک یہ حالت برقرار رہتی ہے تو قضاء لازم نہیں ہوگی اور اگر اس سے کم عرصے تک برقرار رہتی ہے تو قضاء لازم ہوگی اور اس کا حکم بے ہوشی کی مانند ہوگا یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اگر وہ شخص کسی بیماری کے دوران ہی انتقال کر جاتا ہے تو اس پر وہ نمازیں لازم نہیں ہوں گی اور ان نمازوں کا فدیہ بھی لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: "تجرید" نامی کتاب میں یہ بات تحریر ہے کہ بیمار شخص نماز میں تندرست آدمی کی طرح قرأت کرے گا، تسبیح پڑھے گا، تشہد پڑھے گا، اگر وہ اس قابل نہ ہو تو وہ نماز کو ترک کر دے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسلسل پانچ نمازوں کے اوقات تک بے ہوش رہتا ہے تو وہ ان نمازوں کی بعد میں قضاء کرے گا لیکن اگر اس سے زیادہ وقت گزر جائے تو پھر وہ قضاء نہیں کرے گا۔ جنون کا حکم بھی بے ہوشی کی مانند ہے۔

•••———•••———•••

797- أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى - قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ وَأَبُو بَكْرٍ خَلْفَهُ فَإِذَا كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ يُسْمِعُنَا.

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے موجود تھے جب نبی اکرم ﷺ تکبیر کہتے تھے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں تکبیر کہہ کر ہمیں سناتے تھے۔

18- بَابُ مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَالِاخْتِلَافِ فِي ذٰلِكَ

باب: جب تین افراد موجود ہوں، تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟)

اس بارے میں اختلاف کا بیان

798- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ قَالَا دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ نِصْفَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ أُمَرَاءُ يَشْتَغِلُونَ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلُّوا لِوَقْتِهَا. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ.

797- اخرجه مسلم في الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام (الحديث 85) . تحفة الاشراف (2786) .

798- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 613) مختصراً . تحفة الاشراف (9173) .

★★ اسود اور علقمہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ دوپہر کے وقت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آ جائیں گے جو نماز کو تاخیر سے ادا کیا کریں گے تو تم لوگ نماز کو اس کے وقت پر ادا کیا کرنا۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے میرے اور میرے ساتھی کے درمیان کھڑے ہو کر نماز ادا کی۔ اور یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو بھی ایسا ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

شرح

باجماعت نماز ادا کرنے کا ایک منظم طریقہ ہے جو سنت سے ثابت ہے وہ طریقہ یہ ہے کہ امام آگے کھڑا ہوگا اور مقتدی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ خواہ وہ مقتدی مرد ہوں یا خواتین ہوں۔

صرف ایک صورت میں حکم مختلف ہے وہ یہ کہ اگر کچھ لوگ برہنہ حالت میں ہوں اور انہوں نے باجماعت نماز ادا کرنا ہو تو ان کا امام ان کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔ یہ حکم حنابلہ کے نزدیک واجب ہے جبکہ دیگر فقہاء کے نزدیک مستحب ہے۔

اگر امام کے ہمراہ ایک فرد ہو تو مستحب یہ ہے کہ وہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور امام سے کچھ پیچھے کھڑا ہوگا۔

جمہور کے نزدیک اس ایک مقتدی کا امام کے برابر کھڑے ہونا، امام کے بائیں طرف کھڑے ہونا یا امام کے پیچھے کھڑے ہونا مکروہ ہوگا کیونکہ یہ طریقہ سنت کے خلاف ہے۔ البتہ اگر کوئی شخص اس طرح کھڑے ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے تو اس کی نماز درست ہوگی۔ فاسد نہیں ہوگی البتہ حنابلہ کی رائے اس بارے میں مختلف ہے۔

اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک خاتون ہوں تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہوگا اور خاتون اس مرد کے پیچھے کھڑی ہوگی۔

اگر امام کے ساتھ دو مرد ہوں تو وہ دونوں امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی رائے مختلف ہے کیونکہ ان کے نزدیک اس صورت میں امام ان دونوں کے درمیان میں کھڑا ہوگا۔

اگر امام کی اقتداء میں کچھ مرد، کچھ بچے، کچھ مخنث اور کچھ خواتین ہوں تو امام کے پیچھے پہلے مردوں کی صف ہوگی پھر بچوں کی پھر مخنثوں کی اور پھر خواتین کی ہوگی۔

799- أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بُرَيْدَةُ بْنُ سُفْيَانَ بْنِ فَرْوَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ غُلَامٍ لِجَدِّهِ يُقَالُ لَهُ مَسْعُودٌ فَقَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَ لِي أَبُو بَكْرٍ يَا مَسْعُودُ ائْتِ أَبَا تَمِيمٍ - يَعْنِي مَوْلَاهُ - فَقُلْ لَهُ يَحْمِلْنَا عَلَى بَعِيرٍ وَيَبْعَثْ إِلَيْنَا بِزَادٍ وَدَلِيلٍ يَدُلُّنَا. فَجِئْتُ إِلَى مَوْلَايَ فَأَخْبَرْتُهُ فَبَعَثَ مَعِي بِبَعِيرٍ وَوَطْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَعَلْتُ آخُذُ بِهِمْ فِي إِخْفَاءِ الطَّرِيقِ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَقَامَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَقَدْ عَرَفْتُ الْإِسْلَامَ وَأَنَا مَعَهُمَا فَجِئْتُ فَقُمْتُ خَلْفَهُمَا فَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ أَبِي بَكْرٍ فَقُمْنَا

799- تفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11264) .

خَلْفَهُ .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بُرَيْدَةُ هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيْثِ .

★★ بریدہ بن سفیان اپنے دادا کے غلام کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ان کا نام مسعود تھا' وہ صاحب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے مسعود! تم ابوتمیم کے پاس جاؤ' یعنی اپنے آقا کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ ہمیں سواری کے لیے اونٹ دے اور ہماری طرف زادِ راہ اور رہنمائی کرنے والا ایک شخص بھی بھیج دے جو ہماری رہنمائی کر سکے۔ مسعود بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا کے پاس آیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا تو اس نے میرے ساتھ ایک اونٹ اور دودھ کا ایک مشکیزہ بھیج دیا۔ میں ان حضرات کو ساتھ لے کر خفیہ راستے پر چلتا رہا' نماز کا وقت ہو گیا' نبی اکرم ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہو گئے' مجھے اسلامی تعلیمات کا علم تھا اور میں ان دونوں کے ساتھ ہی تھا اس لیے میں آگے ہوا اور ان دونوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیچھے کر دیا اور ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی بریدہ مستند نہیں ہے۔

شرح

امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ ایک شخص ہو یا ایک قریب البلوغ لڑکا ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتا ہو' تو امام اسے اپنے دائیں طرف کھڑا کرے گا' مختار قول یہی ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے بائیں طرف کھڑا کر لیتا ہے' تو بھی جائز ہے' لیکن ایسا کرنا بُرا ہو گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر امام اسے اپنے پیچھے کھڑا کر لے تو بھی جائز ہو گا' تاہم بعض فقہاء نے اسے مکروہ کہا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مقتدی ہوں تو وہ دونوں اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے' اگر امام کے ہمراہ ایک مرد ہو اور ایک قریب البلوغ لڑکا ہو' تو وہ بھی اس کے پیچھے کھڑے ہوں گے۔

مسئلہ: اگر امام کی اقتداء میں ایک مرد اور ایک عورت ہو' تو مرد امام کے دائیں طرف کھڑا ہو گا اور خاتون امام کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ دو مرد اور ایک خاتون ہوں تو دونوں مرد امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے اور خاتون ان کے پیچھے کھڑی ہو گی۔

مسئلہ: اگر امام کے ہمراہ صرف دو مرد ہوں تو امام ان کے درمیان کھڑا ہو جائے تو وہ نماز جائز ہو گی۔

مسئلہ: امام کے بعد مردوں کی صف ہو گی' مردوں کے بعد لڑکوں کی صف ہو گی' لڑکوں کے بعد ہیجڑوں کی صف ہو گی۔ ان کے بعد خواتین کی صف ہو گی اور ان کے بعد قریب البلوغ لڑکیوں کی صف ہو گی۔

مسئلہ: خواتین کا باجماعت نماز میں شریک ہونا مکروہ ہے' البتہ عمر رسیدہ خواتین فجر' مغرب اور عشاء کی نماز باجماعت میں شریک ہو سکتی ہیں' لیکن ہمارے زمانے کی صورت حال کے مطابق کسی بھی نماز میں کسی بھی خاتون کا مسجد میں آنا مکروہ ہے۔ (کافی)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کو چاہیے کہ صف کے بالکل درمیان کے مقابلے میں کھڑا ہو' اگر امام دائیں طرف ہو جاتا ہے یا بائیں طرف ہو جاتا ہے' تو سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ایسا کرنا بُرا ہو گا۔ (تبیین)

مسئلہ: امام کے عین پیچھے وہ شخص کھڑا ہونا چاہیے' جو مقتدیوں میں سب سے افضل ہو۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: دوسری صف کے مقابلے میں پہلی صف میں کھڑا ہونا اور تیسری صف کے مقابلے میں دوسری صف میں کھڑا ہونا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

مسئلہ: مقتدی کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ امام کے قریب ترین کھڑا ہو' اگر مختلف مقامات امام کے قریب ترین ہوں تو دائیں طرف والے حصے کو زیادہ فضیلت حاصل ہو گی۔ (محیط)

مسئلہ: باجماعت نماز میں اگر کوئی عورت مرد کے برابر آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو اس کے نتیجے میں مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اس کے لیے کچھ شرائط ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ عورت صحبت کے قابل ہو' یہاں تک کہ کوئی ایسی لڑکی ہو جو نماز کے احکام کو سمجھتی ہو' لیکن کم عمری کی وجہ سے اس کی طرف رغبت نہ ہوتی ہو' تو اگر وہ نماز میں مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (کافی)

مسئلہ: دوسری شرط یہ ہے کہ وہ نماز رکوع اور سجدے والی ہونی چاہیے' اگرچہ مرد اور عورت دونوں اشارے کے ساتھ ہی نماز ادا کر رہے ہوں۔

مسئلہ: تیسری شرط یہ ہے کہ مرد اور خاتون تکبیر تحریمہ کے اعتبار سے نماز میں شریک ہوں۔

مسئلہ: چوتھی شرط یہ ہے کہ وہ دونوں ایک ہی جگہ پر کھڑے ہوں' یہاں تک کہ اگر مرد چبوترے پر ہو' عورت زمین پر ہو اور وہ چبوترا ایک عام انسان کے قد جتنا اونچا ہو' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

مسئلہ: پانچویں شرط یہ ہے کہ مرد اور عورت کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں ہونی چاہیے' اگر ان دونوں کے درمیان ستون حائل ہو جاتا ہے' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

مسئلہ: درمیان میں حائل ہونے والی چیز کی مقدار وہ ہو گی جسے سترے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہو۔

مسئلہ: چھٹی شرط یہ ہے کہ عورت ایسی ہونی چاہیے جس کی نماز صحیح ہوتی ہے' اس اعتبار سے اگر کوئی پاگل عورت مرد کے ساتھ آ کر کھڑی ہو جاتی ہے' تو مرد کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (کافی)

مسئلہ: ساتویں شرط یہ ہے کہ امام نے خواتین کو نماز پڑھانے کی نیت کی ہو۔

مسئلہ: اس کے لیے یہ بھی شرط ہے کہ وہ عورت ایک پورے رکن کی ادائیگی کے دوران مرد کے ساتھ کھڑی رہی ہو۔

مسئلہ: ایک یہ بات بھی شرط ہے کہ ان دونوں کی نماز پڑھنے کی جہت ایک ہونی چاہیے یہاں تک کہ اگر ان کی جہت الگ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: جہت کا یہ اختلاف صرف دو صورتوں میں ہو سکتا ہے ایک یہ کہ وہ دونوں خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھ رہے ہوں اور (دونوں نے مخالف سمت کا رخ کیا ہوا ہو) دوسری صورت یہ ہے کہ وہ دونوں اندھیرے میں نماز پڑھ رہے ہوں اور دونوں نے اپنی رائے کے ساتھ مختلف جہت کو قبلہ مقرر کیا ہو۔

مسئلہ: یہاں یہ اصول یاد رکھنا چاہیے کہ اس حکم میں تمام خواتین شامل ہوں گی خواہ مرد کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے والی اجنبی عورت ہو یا محرم ہو یا اس کی بیوی ہو یا کم عمر لڑکی ہو جس کی طرف رغبت کی جاتی ہو یا بوڑھی عورت ہی کیوں نہ ہو جس میں مردوں کو دلچسپی نہیں ہوتی ہے۔ (کافی)

مسئلہ: خاتون کے ساتھ آ کر کھڑے ہونے سے صرف تین قسم کے مردوں کی نماز فاسد ہوتی ہے ایک وہ جو اس کے دائیں طرف کھڑا ہو ایک وہ جو اس کے بائیں طرف کھڑا ہو ایک وہ جو اس کے پیچھے کھڑا ہو اس کے علاوہ اور کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (تبیین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

19 - بَابُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً وَامْرَأَةً

باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟

800 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ قَدْ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ "قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ لَكُمْ". قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ أَنَا وَالْيَتِيمُ وَرَاءَهُ وَالْعَجُوزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کی دادی (یا نانی) سیدہ ملیکہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے لیے تیار کیا تھا نبی اکرم ﷺ نے وہ کھانا کھایا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اٹھو! تاکہ میں تم لوگوں کو نماز پڑھاؤں"۔

800- اخرجه البخاري في الصلاة، باب الصلاة على الحصير (الحديث 380) و في الاذان، باب وضوء الصبيان (الحديث 860). واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 266). واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا كانوا ثلاثة كيف يقومون (الحديث 612). واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي و معه الرجال و النساء (الحديث 234). تحفة الاشراف (197).

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اٹھ کر چٹائی کے پاس آیا جو طویل استعمال کی وجہ سے سیاہ ہو چکی تھی میں نے اس پر پانی چھڑکا نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے میں اور یتیم (لڑکا) آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے جبکہ بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں نبی اکرم ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے۔

20 - بَابُ إِذَا كَانُوا رَجُلَيْنِ وَامْرَأَتَيْنِ

باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟)

801 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَالْيَتِيمُ وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَ "قُومُوا فَلِأُصَلِّيَ بِكُمْ". قَالَ فِي غَيْرِ وَقْتِ صَلَاةٍ. قَالَ فَصَلَّى بِنَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے وہاں اس وقت میں تھا میری والدہ تھیں ایک یتیم لڑکا تھا اور سیدہ ام حرام رضی اللہ عنہا تھیں جو میری خالہ تھیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں"۔

راوی کہتے ہیں: اس وقت نماز کا وقت نہیں تھا۔

راوی کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی (یعنی نفل) نماز پڑھائی۔

802 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُخْتَارِ يُحَدِّثُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمُّهُ وَخَالَتُهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ أَنَسًا عَنْ يَمِينِهِ وَأُمَّهُ وَخَالَتَهُ خَلْفَهُمَا.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ ان کی والدہ اور ان کی خالہ (گھر میں موجود تھے) تو نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھائی آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا جبکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ اور ان کی خالہ ان دونوں حضرات کے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔

21 - بَابُ مَوْقِفِ الْإِمَامِ إِذَا كَانَ مَعَهُ صَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟

801- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 268) مطولاً. و الحديث عند: مسلم في فضائل الصحابة، باب من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه (الحديث 142). تحفة الاشراف (409).

802- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب جواز الجماعة في النافلة و الصلاة على حصير و خمرة و ثوب و غيرها من الطاهرات (الحديث 269) بنحوه. و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان (الحديث 609) بنحوه مختصراً. و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الاثنان جماعة (الحديث 975) بنحوه مختصراً. و اخرجه النسائي في الامامة، موقف الامام اذا كان معه صبي و امراة (الحديث 804) بنحوه مختصراً. تحفة الاشراف (1609).

803 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ قَيْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی جبکہ سیدہ عائشہ ؓ ہمارے پیچھے تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز ادا کر رہی تھیں، میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا تھا، میں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔

804 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّى بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے اور ہمارے گھر کی ایک خاتون کو نماز پڑھائی آپ ﷺ نے مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا اور وہ خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہوئی تھیں۔

22 - باب مَوْقِفِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومُ صَبِيٌّ

باب: جب مقتدی بچہ ہو تو امام کس جگہ کھڑا ہو گا؟

805 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَقُمْتُ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ بِي هَكَذَا فَأَخَذَ بِرَأْسِي فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک رات میں اپنی خالہ سیدہ میمونہ ؓ کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا نبی اکرم ﷺ رات کے وقت نماز ادا کرنے کے لیے اٹھے تو میں آپ ﷺ کے بائیں طرف آ کر کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس طرح پھر میرا سر پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

23 - باب مَنْ يَلِي الْإِمَامَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ

باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہو گا اور پھر اس کے بعد کون ہو گا؟

806 - أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ "لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ لِيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ". قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا.

قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ أَبُو مَعْمَرٍ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ.

★★ حضرت ابومسعود ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز شروع ہونے سے پہلے ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے یہ فرمایا کرتے تھے: تم لوگ اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں اور اس کے بعد (کے مرتبے کے لوگ) ان کے پیچھے کھڑے ہوں پھر اس کے بعد کے لوگ ان کے پیچھے کھڑے ہوں۔

حضرت ابومسعود ؓ بیان کرتے ہیں: آج تم لوگوں کے درمیان شدید ترین اختلافات پائے جاتے ہیں۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: ابومعمر نامی راوی کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے۔

شرح

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کی اقتداء میں امام کے قریب وہ لوگ ہونے چاہئیں جو زیادہ سمجھدار اور تجربہ کار ہوں۔ روایت کے متن میں استعمال ہونے والا لفظ "احلام" لفظ "حلم" کی جمع ہے جس کا مطلب عقل ہے۔ اسی طرح لفظ "النھی" لفظ "نھیۃ" کی جمع ہے اور اس کا معنی بھی عقل ہے۔

ایک قول کے مطابق اس سے مراد یہ ہے: میرے قریب مرد کھڑے ہوں پھر اس کے بعد قریب البلوغ لڑکے پھر ان کے بعد خواتین کی صف ہو۔

807 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ أَخْبَرَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللّٰهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللّٰهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعُقَدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا. قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا يَعْنِي بِأَهْلِ الْعُقَدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ.

★★ قیس بن عباد بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں آگے والی صف میں موجود تھا میرے پیچھے موجود ایک شخص نے مجھے

803-انفرد به النسائی و سیأتی فی الامامة، الجماعة اذا كانوا ثلاثة رجل و صبی و امرأة (الحديث 840) . تحفة الاشراف (6206) .

804-تقدم فی الامامة ، اذا كانوا رجلين و امرأتين (الحديث 802) .

805-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا لم ينو الامام ان يؤم ثم جاء قوم فامهم (الحديث 699) . تحفة الاشراف (5529) .

806-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 122) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من يستحب ان يلي الامام في الصف و كراهية التأخر (الحديث 674) مختصراً . و اخرجه النسائي في الامامة، ما يقول الامام اذا تقدم في تسوية الصفوف (الحديث 811) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من يستحب ان يلي الامام (الحديث 976) . تحفة الاشراف (9994) .

807-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (72) .

زور سے کھینچا اور مجھے پیچھے ہٹا کر خود اس جگہ کھڑا ہو گیا' اللہ کی قسم! اپنی نماز کی وجہ سے مجھے سمجھ نہیں آ سکی۔ جب اس شخص نے نماز مکمل کی تو وہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ تھے انہوں نے فرمایا:

اے لڑکے! اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ کچھ برا نہ کرے' یہ نبی اکرم ﷺ کی ہمیں ہدایت تھی کہ ہم آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوں' پھر انہوں نے قبلہ کی طرف رخ کیا اور بولے: رب کعبہ کی قسم! اہل عقد ہلاکت کا شکار ہو گئے۔ یہ جملہ انہوں نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا' پھر بولے: اللہ کی قسم! ان لوگوں پر کوئی افسوس نہیں ہے' افسوس ان لوگوں پر ہے جنہیں ان لوگوں نے گمراہ کیا۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا' کہ اے ابو یعقوب! اہل عقد سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حکمران۔

24 - باب إِقَامَةِ الصُّفُوفِ قَبْلَ خُرُوجِ الإِمَامِ

باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا

808 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَقُمْنَا فَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مُصَلاَّهُ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَانْصَرَفَ فَقَالَ لَنَا "مَكَانَكُمْ". فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ إِلَيْنَا قَدِ اغْتَسَلَ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً فَكَبَّرَ وَصَلَّى.

★★ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' ہم لوگ کھڑے ہو گئے' صفیں ٹھیک کر لی گئیں' نبی اکرم ﷺ کے ہمارے پاس تشریف لانے سے پہلے ایسا ہو گیا' پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے آپ ﷺ اپنی جائے نماز پر کھڑے ہوئے' لیکن تکبیر کہنے سے پہلے آپ ﷺ واپس چلے گئے' آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم لوگ اپنی جگہ پر رہنا! تو ہم کھڑے ہو کر ہی آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہے' یہاں تک کہ آپ ﷺ پھر ہمارے پاس تشریف لائے' آپ ﷺ نے غسل کیا تھا اور آپ ﷺ کے سر سے پانی کے قطرے گر رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور نماز پڑھانا شروع کی۔

25 - باب كَيْفَ يُقَوِّمُ الإِمَامُ الصُّفُوفَ

باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟

809 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُ الصُّفُوفَ كَمَا تُقَوَّمُ الْقِدَاحُ فَأَبْصَرَ رَجُلاً خَارِجًا صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ

808-اخرجه البخاري في الغسل، باب اذا ذكر في المسجد انه جنب خرج كما هو ولا يتيمم (الحديث 275) . واخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب متى يقوم الامام (الحديث 167) . واخرجه ابو داؤد في الطهارة، باب في الجنب يصلي بالقوم و هو ناس (الحديث 235) بنحوه . تحفة الاشراف (15309) .

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ".

★★ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس طرح صفیں درست کروایا کرتے تھے' جس طرح تیر کو سیدھا کیا جاتا ہے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے آگے نکلا ہوا تھا تو یہ منظر آج بھی میری نگاہوں میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ یا تو صفیں ٹھیک رکھو گے یا اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف پیدا کر دے گا"۔

شرح امام کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ صفیں درست کرنے' آدمیوں کے درمیان خالی جگہ پر کرنے اور کندھے برابر رکھنے کی ہدایت کرے۔

810 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصُّفُوفَ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَى نَاحِيَةٍ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا وَصُدُورَنَا وَيَقُولُ "لاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ". وَكَانَ يَقُولُ "إِنَّ اللَّهَ وَمَلاَئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى الصُّفُوفِ الْمُتَقَدِّمَةِ".

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک صفیں درست کروایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہمارے کندھوں اور سینوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے: اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے نہ کھڑے ہو)' ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔

آپ ﷺ یہ بھی فرماتے تھے: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آگے والی صفوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔

26 - باب مَا يَقُولُ الإِمَامُ إِذَا تَقَدَّمَ فِي تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا کہے؟

811 - أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَوَاتِقَنَا وَيَقُولُ "اسْتَوُوا وَلاَ تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ وَلْيَلِيَنِّي مِنْكُمْ أُولُو الأَحْلاَمِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ".

809-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها و الازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 128) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 663) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اقامة الصفوف (الحديث 994) بنحوه . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 665) . والترمذي في الصلاة، باب ما جاء في اقامة الصف (الحديث 227) تحفة الاشراف (11620) .

810-اخرجه ابو داؤد في الصلاة باب تسوية الصفوف (الحديث 664) بنحوه . تحفة الاشراف (1776) .

811-تقدم في الامامة، من يلي الامام ثم الذي يليه (الحديث 806) .

★★ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور ارشاد فرمایا کرتے تھے: سیدھے رہو' اختلاف نہ کرو (یعنی آگے پیچھے کھڑے نہ ہو) ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا اور تم میں سے سمجھدار اور تجربہ کار لوگ میرے قریب کھڑے ہوں' اس کے بعد ان سے کم مرتبے کے لوگ ہوں' اس کے بعد ان سے کم مرتبے کے لوگ ہوں۔

27 - باب كَمْ مَرَّةٍ يَقُوْلُ اسْتَوُوا

باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: "سیدھے ہو جاؤ"

812 - أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ "اسْتَوُوا اسْتَوُوا اسْتَوُوا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا أَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

"سیدھے ہو جاؤ' سیدھے ہو جاؤ' سیدھے ہو جاؤ' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے' میں اپنے پیچھے بھی تمہیں اسی طرح دیکھ لیتا ہوں' جس طرح میں تمہیں اپنے سامنے دیکھ سکتا ہوں"۔

28 - باب حَثِّ الْإِمَامِ عَلَى رَصِّ الصُّفُوفِ وَالْمُقَارَبَةِ بَيْنَهَا

باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا

813 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو تکبیر کہنے سے پہلے آپ ﷺ نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا:

"صفیں قائم رکھو' انہیں ملا کے رکھو' کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں"۔

814 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "رَاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا بَيْنَهَا وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ تَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ".

812- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (381) .

813- انفرد به النسائي و نسائي في الامارة، الجماعة للثلاث من الصلاة (الحديث 844) . تحفة الاشراف (595) .

814- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 667) . تحفة الاشراف (1132) .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"صفوں کو ملا کر رکھو اور ایک دوسرے کے قریب قریب رہو' گردنوں کو برابر رکھو' اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے' میں شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ صف کے درمیان موجود خالی جگہ میں داخل ہو جاتے ہیں' یوں جیسے وہ چھوٹی بکریاں (یعنی بکری کے بچے) ہوں"۔

815 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ". قَالُوا وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالَ "يُتِمُّونَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ يَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ".

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگ اس طرح صف قائم کیوں نہیں کرتے' جس طرح فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں صف قائم کرتے ہیں"۔

لوگوں نے عرض کی: فرشتے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں کس طرح صف بناتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں' پھر دوسری صف اس کے قریب بناتے ہیں"۔

29 - باب فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ عَلَى الثَّانِي

باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت

816 - أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً.

★★ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ پہلی صف والوں کے لیے تین مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے اور دوسری صف والوں کے لیے ایک مرتبہ دعائے رحمت کرتے تھے۔

30 - باب الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ

باب: آخری صف (کے بارے میں روایت)

815- اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بالسكون في الصلاة و النهي عن الاشارة باليد و رفعها عند السلام و اتمام الصفوف و التراص فيها و الامر بالاجتماع (الحديث 119) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 661) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اقامة الصفوف (الحديث 992) . تحفة الاشراف (2127) .

816- اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، والسنة فيها، باب فضل الصف المقدم (الحديث 996) بمعناه . تحفة الاشراف (9884) .

817- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ وَإِنْ كَانَ نَقْصٌ فَلْيَكُنْ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ".

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"پہلی صف کو مکمل کرو، پھر اس کے بعد والی (صفوں کو مکمل کرو) اگر کوئی کمی ہو، تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے"۔

31- باب مَنْ وَصَلَ صَفًّا

باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت)

818- أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَثْرُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص صف کو ملاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے ملاتا ہے اور جو شخص صف کو توڑ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے توڑ دیتا ہے"۔

32- باب ذِكْرِ خَيْرِ صُفُوفِ النِّسَاءِ وَشَرِّ صُفُوفِ الرِّجَالِ

باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ

819- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"مردوں کی سب سے بہترین صف سب سے پہلی صف ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے جبکہ خواتین کی سب سے بہتر صف سب سے آخری ہوتی ہے اور سب سے کم بہتر سب سے پہلی ہوتی ہے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حدیث کے الفاظ میں "سب سے بہتر" سے مراد وہ صف ہے، جس میں زیادہ اجر پایا جاتا ہے اور "کم بہتر" سے مراد وہ صف ہے، جس میں کم اجر پایا جاتا ہے۔

817- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 671) . تحفة الاشراف (1195) .

818- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تسوية الصفوف (الحديث 666) . مطولاً تحفة الاشراف (7380) .

819- اخرجه مسلم في الصلاة، باب تسوية الصفوف و اقامتها و فضل الاول فالاول منها والازدحام على الصف الاول و المسابقة اليها و تقديم اولي الفضل و تقريبهم من الامام (الحديث 132) . تحفة الاشراف (12596) .

33- باب الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي

باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا

820- أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ مَحْمُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ فَصَلَّيْنَا مَعَ أَمِيرٍ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَدَفَعُونَا حَتَّى قُمْنَا وَصَلَّيْنَا بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَجَعَلَ أَنَسٌ يَتَأَخَّرُ وَقَالَ قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هَذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ عبدالحمید بن محمود بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ہم نے ایک حکمران کے پیچھے نماز ادا کی، لوگوں نے ہمیں پرے کر دیا، یہاں تک کہ ہم کھڑے ہوئے اور ہم نے دو ستونوں کے درمیان نماز ادا کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور فرمایا: نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں ہم اس سے بچا کرتے تھے۔

شرح

اس روایت کی بنیاد پر بعض فقہاء نے ستونوں کے درمیان کھڑے ہونے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں

مسئلہ: اقتداء میں تین چیزیں رکاوٹ بنتی ہیں: ان میں سے پہلی چیز عام راستہ ہے، جس پر سے (سامان کی) گاڑیاں اور سامان سے لدے ہوئے اونٹ گزرتے ہیں۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر امام اور مقتدی کے درمیان ایسا راستہ ہو جس پر سے (سامان کی لدی ہوئی) گاڑیاں اور (سامان سے لدے ہوئے) جانور نہیں گزر سکتے تو وہ راستہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہوگا جب اس راستے پر بھی صفیں نہ بنی ہوئی ہوں لیکن اگر صفیں بنی ہوئی ہوں تو اقتداء میں بڑا راستہ بھی رکاوٹ نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر امام سڑک پر کھڑا ہوا ہے اور سڑک کی لمبائی کی سمت میں لوگ اس کے پیچھے صفیں بنا کر کھڑے ہوئے ہیں، تو اگر امام اور اس کے پیچھے موجود صف میں اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ درمیان میں سے گاڑی گزر سکے تو نماز جائز ہوگی اور یہی حکم پیچھے کی تمام صفوں کے بارے میں ہوگا، یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہیں ہونا چاہیے کہ ان کے درمیان میں سے گاڑی گزر جائے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: جنگل (یا ویرانے) میں اگر دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ آ جائے جو دو صفوں کے برابر ہو تو یہ اقتداء میں رکاوٹ بنے گا۔

مسئلہ: لیکن عیدگاہ میں اگر دو صفوں کے برابر یا اس سے زیادہ فاصلہ آ جاتا ہے تو یہ اقتداء میں رکاوٹ نہیں بنے گا۔

820- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الصفوف بين السواري (الحديث 673) بنحوه مختصراً . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية الصف بين السواري (الحديث 229) بنحوه . تحفة الاشراف (980) .

مسئلہ: جنازگاہ میں اس صورت حال کے حکم کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: نوازل کے بیان کے مطابق جنازگاہ بھی مسجد کے حکم میں شمار ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دوسری رکاوٹ بڑی نہر ہے جسے پل کے بغیر پار کرنا ممکن نہ ہو۔ (شرح طحاوی)

مسئلہ: لیکن اگر نہر پر پل موجود ہو اور اس پر بھی صفیں کھڑی ہوئی ہوں تو اب نہر کے دوسری طرف موجود افراد کے لیے اقتداء میں رکاوٹ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: تیسری رکاوٹ خواتین کی پوری صف کا (مقتدی اور امام) کے درمیان آ جانا ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی اور امام کے درمیان خواتین کی پوری صف موجود ہو تو خواتین کی اس صف سے پیچھے نماز ادا کرنے والے مردوں کی نماز استحسان کے اعتبار سے فاسد ہوگی۔

34- بَابُ الْمَكَانِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ مِنَ الصَّفِّ

باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟

821- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْبَرَاءِ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْبَبْتُ أَنْ أَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ جب نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے ہماری یہ خواہش ہوتی تھی کہ ہم آپ ﷺ کے دائیں طرف کھڑے ہوں۔

35- بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ مِنَ التَّخْفِيفِ

باب: امام پر لازم ہے کہ وہ مختصر نماز ادا کرے

822- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو مختصر نماز پڑھائے کیونکہ لوگوں میں بیمار، کمزور اور عمر رسیدہ افراد بھی ہوتے ہیں البتہ جب کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہو تو جتنا اس کا جی چاہے طویل نماز ادا کرے"۔

821- اخرجہ مسلم فی صلاۃ المسافرین و قصرھا، باب استحباب یمین الامام (الحدیث 62) مطولاً و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاۃ، باب الامام ینحرف بعد التسلیم (الحدیث 615)۔ و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا، باب فضل میمنۃ الصف (الحدیث 1006) بنحوہ۔ تحفۃ الاشراف (1789)۔

822- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب اذا صلی لنفسہ فلیطول ما شاء (الحدیث 703)۔ و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاۃ، باب فی تخفیف الصلاۃ (الحدیث 794)۔ تحفۃ الاشراف (13815)۔

شرح

امام کے لیے اس بات کو مستحب قرار دیا گیا ہے کہ وہ لوگوں کی حالت کی رعایت کرتے ہوئے نماز میں اتنی طویل قرأت نہ کرے جس کی وجہ سے کچھ لوگ اکتاہٹ کا شکار ہو جائیں تاہم اگر امام کو یہ اطمینان ہو کہ لوگ طویل قرأت کرنے سے اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوں گے تو وہ طویل قرأت بھی کر سکتا ہے جیسا کہ اگلے باب کی روایت میں یہی بات موجود ہے۔

نبی اکرم ﷺ طویل سورت کی قرأت بھی کر لیا کرتے تھے۔

823- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَخَفَّ النَّاسِ صَلَاةً فِي تَمَامٍ.

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ مکمل لیکن سب سے مختصر نماز ادا کرتے تھے۔

824- أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأُوجِزُ فِي صَلَاتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ".

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہوں پھر مجھے کسی بچے کے رونے کی آواز آتی ہے تو میں اپنی نماز کو مختصر کر دیتا ہوں اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ میں اس کی والدہ کو مشقت کا شکار کروں"۔

36- بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْإِمَامِ فِي التَّطْوِيلِ

باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت

825- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالتَّخْفِيفِ وَيَؤُمُّنَا بِالصَّافَّاتِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مختصر نماز پڑھانے کا حکم دیتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے ہوئے سورۃ الصّٰفّٰت کی تلاوت کرتے تھے۔

823- اخرجہ مسلم فی الصلاۃ، باب امر الائمۃ بتخفیف الصلاۃ فی تمام (الحدیث 189)۔ و اخرجہ الترمذی فی الصلاۃ، باب ما جاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف (الحدیث 237)۔ تحفۃ الاشراف (1432)۔

824- اخرجہ البخاری فی الاذان، باب من اخف الصلاۃ عند بکاء الصبی (الحدیث 707)، و باب انتظار الناس قیام الامام العالم (الحدیث 868)۔ و اخرجہ ابو داؤد فی الصلاۃ، باب تخفیف الصلاۃ للامر یحدث (الحدیث 789)۔ و اخرجہ ابن ماجہ فی اقامۃ الصلاۃ و السنۃ فیھا، باب الامام یخفف الصلاۃ اذا حدث امر (الحدیث 991)۔ تحفۃ الاشراف (12110)۔

825- انفرد بہ النسائی۔ تحفۃ الاشراف (6749)۔

37 - باب مَا يَجُوزُ لِلْاِمَامِ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟

826 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ حَامِلٌ اُمَامَةَ بِنْتَ اَبِي الْعَاصِ عَلٰى عَاتِقِهِ فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا وَاِذَا رَفَعَ مِنْ سُجُودِهِ اَعَادَهَا .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے آپ ﷺ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی سیدہ امامہ رضی اللہ عنہا (جو نبی اکرم ﷺ کی نواسی تھیں) کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا جب آپ ﷺ رکوع میں گئے تو آپ ﷺ نے انہیں نیچے کھڑا کر دیا جب آپ ﷺ نے سجدے سے سر اٹھایا تو انہیں دوبارہ اٹھا لیا۔

38 - باب مُبَادَرَةِ الْاِمَامِ

باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا)

827 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَلَا يَخْشَى الَّذِي يَرْفَعُ رَاْسَهُ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهُ رَاْسَ حِمَارٍ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص امام سے پہلے (رکوع یا سجدے سے) سر اٹھا لیتا ہے کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر بنا دے"۔

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں۔ نماز کے فرائض میں امام کی متابعت کرنا فرض ہے۔ واجبات میں متابعت کرنا واجب ہے اور سنتوں میں متابعت کرنا سنت ہے اس لئے اگر کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع کو ترک کر دیتا ہے یعنی امام سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا اس کے بعد رکوع کرتا ہے امام کے ساتھ رکوع نہیں کرتا۔

امام سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے یا اس کے بعد سجدہ کرتا ہے۔ امام کے ساتھ سجدہ نہیں کرتا تو اس کی وہ رکعت لغو ہو جائے گی: جس میں متابعت نہیں پائی گئی ہے اور امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس شخص پر یہ بات واجب ہوگی وہ اس ایک رکعت کی قضا کرے ورنہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

اگر کوئی شخص دعائے قنوت میں امام کی متابعت ترک کر دیتا ہے تو وہ گناہ گار ہوگا کیونکہ اس نے ایک واجب کو ترک کیا ہے اور اگر کوئی شخص رکوع کی تسبیحات میں متابعت کو ترک کر دیتا ہے تو وہ سنت کو ترک کرنے والا شمار ہوگا۔

اس حدیث میں یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: "اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر کی طرح بنا دے"۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام سیوطی نے یہ بات بیان کی ہے: اس کے مفہوم کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ راجح قول یہی ہے کہ اس سے ظاہری مفہوم مراد ہے۔

تاہم ایک قول کے مطابق اس سے مراد مجازی طور پر بے وقوفی اور حماقت ہے۔

828 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيدَ يَخْطُبُ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ وَكَانَ غَيْرَ كَذُوبٍ اَنَّهُمْ كَانُوا اِذَا صَلَّوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامُوا قِيَامًا حَتّٰى يَرَوْهُ سَاجِدًا ثُمَّ سَجَدُوا .

★★ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے جب نبی اکرم ﷺ رکوع سے سر اٹھاتے تو لوگ اس وقت تک کھڑے رہتے تھے جب تک وہ آپ ﷺ کو سجدے میں نہیں دیکھ لیتے تھے پھر وہ لوگ سجدے میں جایا کرتے تھے۔

829 - اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَبُو مُوسٰى فَلَمَّا كَانَ فِي الْقَعْدَةِ دَخَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ اُقِرَّتِ الصَّلَاةُ بِالْبِرِّ وَالزَّكَاةِ . فَلَمَّا سَلَّمَ اَبُو مُوسٰى اَقْبَلَ عَلَى الْقَوْمِ فَقَالَ اَيُّكُمُ الْقَائِلُ هٰذِهِ الْكَلِمَةَ فَاَرَمَّ الْقَوْمُ . قَالَ يَا حِطَّانُ لَعَلَّكَ قُلْتَهَا قَالَ لَا وَقَدْ خَشِيتُ اَنْ تَبْكَعَنِي بِهَا فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَسُنَّتَنَا فَقَالَ "اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَاِذَا قَالَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقُولُوا اٰمِينَ يُجِبْكُمُ اللّٰهُ وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَاِذَا رَفَعَ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ يَسْمَعِ اللّٰهُ لَكُمْ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا فَاِنَّ الْاِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ" . قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "فَتِلْكَ بِتِلْكَ" .

826-تقدم في المساجد، ادخال الصبيان المساجد (الحديث 710) .

827-اخرجه مسلم في الصلاة، باب تحريم سبق الامام بركوع او سجود و نحوهما . (الحديث 114) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء من التشديد في الذي يرفع راسه قبل الامام (الحديث 582) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب النهي ان يسبق الامام بالركوع و السجود (الحديث 961) . تحفة الاشراف (14362) .

828-اخرجه البخاري في الاذان، باب متى يسجد من خلف الامام (الحديث 690) بنحوه، و باب رفع البصر الى الامام في الصلاة (الحديث 747)، و باب السجود على سبعة اعظم (الحديث 811) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب متابعة الامام والعمل بعده (الحديث 197 و198) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يؤمر به المأموم من اتباع الامام (الحديث 620) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في كراهية ان يبادر الامام بالركوع و السجود (الحديث 281) بنحوه . تحفة الاشراف (1772) .

829-اخرجه مسلم في الصلاة، باب التشهد في الصلاة (الحديث 62 و63 و 64) مطولاً . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التشهد (الحديث 972 و973) مطولاً . و اخرجه النسائي في الافتتاح، باب قوله ربنا ولك الحمد (الحديث 1063) و نوع آخر من التشهد (الحديث 1172) و في السهو، نوع آخر من التشهد (الحديث 1279) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 847) مختصراً والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في التشهد (الحديث 901) . تحفة الاشراف (8987) .

★★ حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی جب وہ قعدہ میں تھے اس وقت ایک شخص اندر آیا اور بولا: نماز کو نیکی اور زکوٰۃ کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرا تو آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت کیا:

یہ کلمہ کس شخص نے کہا ہے؟ تو لوگ خاموش رہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حطان! شاید تم نے یہ کہا ہے؟ تو حطان نے کہا: نہیں! حطان کہتے ہیں: کہ مجھے یہ اندیشہ تھا کہ شاید وہ اس حوالے سے مجھ پر ناراضگی کا اظہار کریں گے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھنے کے طریقے اور آداب کی تعلیم دیا کرتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"امام اس لیے ہوتا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے' جب وہ تکبیر کہے' تو تم بھی تکبیر کہو' جب وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہے' تو تم لوگ آمین کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا کو قبول کرے گا' جب وہ رکوع میں جائے' تو تم لوگ بھی رکوع میں چلے جاؤ' جب وہ سر اٹھائے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پڑھے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس بات کو سن لے گا' جب وہ سجدے میں جائے گا' تو تم لوگ بھی سجدے میں چلے جاؤ' جب وہ سر اٹھائے' تو تم لوگ بھی اٹھ جاؤ' امام کو تم سے پہلے سجدے میں جانا چاہیے اور تم سے پہلے اٹھنا چاہیے"۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ اس کے بدلے میں ہو جائے گا"۔

39 - باب خُرُوْجِ الرَّجُلِ مِنْ صَلَاةِ الْاِمَامِ وَفَرَاغِهٖ مِنْ صَلَاتِهٖ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ

باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا

830 - اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَاَبِيْ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى خَلْفَ مُعَاذٍ فَطَوَّلَ بِهِمْ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَمَّا قَضٰى مُعَاذٌ الصَّلَاةَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ فُلَانًا فَعَلَ كَذَا وَكَذَا . فَقَالَ مُعَاذٌ لَئِنْ اَصْبَحْتُ لَاَذْكُرَنَّ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاَتٰى مُعَاذٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِ فَقَالَ "مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِيْ صَنَعْتَ" . فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَمِلْتُ عَلٰى نَاضِحِيْ مِنَ النَّهَارِ فَجِئْتُ وَقَدْ اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ

فَدَخَلْتُ مَعَهٗ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَاَ سُوْرَةَ كَذَا وَكَذَا فَطَوَّلَ فَانْصَرَفْتُ فَصَلَّيْتُ فِيْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ" .

★★ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک انصاری آیا' نماز کھڑی ہو چکی تھی وہ شخص مسجد میں آیا اس نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنا شروع کی۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے طویل قرأت شروع کر دی' وہ شخص پیچھے ہٹا تو اس نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی اور چلا گیا۔ جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے نماز مکمل کی تو ان سے کہا گیا: فلاں شخص نے اس طرح کیا ہے' تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میں نبی اکرم ﷺ کے سامنے اس بات کا تذکرہ ضرور کروں گا۔

پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو بلوایا اور دریافت کیا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں سارا دن اونٹ کے ذریعے پانی لاتا رہا ہوں' پھر میں آیا' اس وقت نماز کھڑی ہو چکی تھی' میں مسجد میں آیا' میں ان کی اقتداء میں نماز میں شریک ہوا تو انہوں نے فلاں فلاں سورت پڑھنی شروع کر دی اور نماز لمبی کر دی' تو میں اس سے پیچھے ہٹا' میں نے مسجد کے کونے میں نماز ادا کی (اور چلا گیا) تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!
اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!
اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو!

40 - باب الْاِئْتِمَامِ بِالْاِمَامِ يُصَلِّيْ قَاعِدًا

باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو

831 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهٗ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ" .

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گھوڑے پر سوار ہوئے' تو اس سے گر گئے' جس کے نتیجے میں آپ ﷺ کے دائیں پہلو پر چوٹ آئی' تو آپ ﷺ نے کچھ نمازیں بیٹھ کر ادا کیں' ہم نے آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی اور بیٹھ گئے' جب آپ ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

830-اخرجه البخاري في الاذان، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) بمعناه مختصراً و اخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في المغرب بسبح اسم ربك الاعلى (الحديث 893) مختصراً . والحديث عند: النسائي في الافتتاح، القراءة في العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الاعلى (الحديث 996) . تحفة الاشراف (2582) .

831-اخرجه البخاري في الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 689) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب ائتمام المأموم بالامام (الحديث 80) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 601) . تحفة الاشراف (1529) .

”امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو تم لوگ بھی کھڑے ہو کر نماز ادا کرو جب وہ رکوع میں جائے تو تم لوگ بھی رکوع میں جاؤ جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم لوگ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم لوگ بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو“۔

832 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَقَالَ "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ وَإِنَّهُ مَتَى يَقُومُ فِي مَقَامِكَ لَا يُسْمِعُ النَّاسَ فَلَوْ أَمَرْتَ عُمَرَ. فَقَالَ "مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ فَقَالَتْ لَهُ. فَقَالَ "إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ". قَالَتْ فَأَمَرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً. قَالَتْ فَقَامَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْأَرْضِ قَالَتْ فَلَمَّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ حِسَّهُ فَذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قُمْ كَمَا أَنْتَ قَالَتْ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَامَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ جَالِسًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُو بَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُو بَكْرٍ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

★★ سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جب نبی اکرم ﷺ کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی حضرت بلال ؓ آپ ﷺ کو نماز کے لیے بلانے آئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! حضرت ابوبکر ؓ نرم دل کے آدمی ہیں جب وہ آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو بلند آواز میں قرأت نہیں کر سکیں گے اگر آپ ﷺ حضرت عمر ؓ کو حکم دیں تو یہ مناسب ہو گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ (سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں:) میں نے حفصہ سے کہا: تم نبی اکرم ﷺ سے کہو! سیدہ حفصہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو! ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دے“۔

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت ابوبکر ؓ کو یہ کہا گیا جب انہوں نے نماز شروع کی تو نبی اکرم ﷺ کو اپنی طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی۔ سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر کے

832- اخرجه البخاري في الاذان، باب حد المريض ان يشهد الجماعة (الحديث 664)، وباب من اسمع الناس تكبير الامام (الحديث 712 و713). واخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 95 و96). واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضه (الحديث 1232). تحفة الاشراف (15945).

ہوئے آپ ﷺ کے پاؤں زمین پر گھسٹ رہے تھے جب آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو حضرت ابوبکر ؓ کو آپ ﷺ کی آہٹ محسوس ہوئی وہ پیچھے ہٹنے لگے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ تم اسی طرح کھڑے رہو سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ پھر نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور حضرت ابوبکر کے بائیں طرف آ کر بیٹھ گئے تو نبی اکرم ﷺ بیٹھ کر لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر ؓ کھڑے ہوئے تھے حضرت ابوبکر ؓ نبی اکرم ﷺ کی پیروی کر رہے تھے اور لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی نماز کی پیروی کر رہے تھے۔

833 - أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِينِي عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ". فَقُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ". فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ "أَصَلَّى النَّاسُ". قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَالَ "ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ". فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ قَوْلِهِ قَالَتْ وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ "أَنْ صَلِّ بِالنَّاسِ". فَجَاءَهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا رَقِيقًا فَقَالَ يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ. فَصَلَّى بِهِمْ أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْأَيَّامَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَجَاءَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَتَأَخَّرَ وَأَمَرَهُمَا فَأَجْلَسَاهُ إِلَى جَنْبِهِ فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَاعِدًا. فَدَخَلْتُ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ أَلَا أَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ عَنْ مَرَضِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ. فَحَدَّثْتُهُ فَمَا أَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ أَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا. قَالَ هُوَ عَلِيٌّ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ.

★★ عبید اللہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا: کیا آپ مجھے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں نہیں بتائیں گی؟ تو سیدہ عائشہ ؓ نے بتایا: جب نبی اکرم ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یارسول اللہ! وہ آپ ﷺ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک بڑے برتن میں پانی رکھو۔ (سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں:) ہم نے ایسا ہی

833- اخرجه البخاري في الاذان، باب انما جعل الامام ليؤتم به (الحديث 687). واخرجه مسلم في الصلاة، باب استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض وسفر وغيرهما من يصلي بالناس وان من صلى خلف امام جالس لعجزه عن القيام لزمه القيام اذا قدر عليه ونسخ القعود خلف القاعد في حق من قدر على القيام (الحديث 90). تحفة الاشراف (16317).

کیا، نبی اکرم ﷺ نے اس سے غسل کیا، پھر آپ ﷺ اٹھنے لگے تو آپ ﷺ پر غشی کی کیفیت طاری ہوگئی، پھر آپ ﷺ کو افاقہ محسوس ہوا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی ہے؟ ہم نے عرض کی: جی نہیں! یا رسول اللہ! وہ آپ کا انتظار کر رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے لیے کسی بڑے برتن میں پانی رکھو، پھر ہم نے ایسا ہی کیا، آپ ﷺ نے اس کے ذریعے غسل کیا، پھر جب آپ ﷺ اٹھنے لگے تو پھر آپ پر بے ہوشی کی کیفیت طاری ہوگئی۔ پھر تیسری مرتبہ بھی آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا۔ سیدہ عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے نبی اکرم ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر ؓ کو پیغام بھجوایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں، قاصد ان کے پاس آیا اور بولا: نبی اکرم ﷺ نے یہ حکم دیا ہے کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ (سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں:) حضرت ابوبکر ؓ نرم دل آدمی تھے، انہوں نے فرمایا کہ اے عمر! تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، تو انہوں نے عرض کی: آپ اس کے زیادہ حقدار ہیں۔ ان دنوں میں حضرت ابوبکر ؓ ہی لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ ایک دن نبی اکرم ﷺ کو طبیعت میں بہتری محسوس ہوئی، تو آپ ﷺ دو آدمیوں کا سہارا لے کر تشریف لے گئے، ان دو میں سے ایک حضرت عباس ؓ تھے۔ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز کے لیے تشریف لے گئے تھے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ پیچھے ہٹنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹیں، آپ ﷺ نے ان دونوں صاحبان کو ہدایت کی کہ آپ ﷺ کو حضرت ابوبکر ؓ کے پہلو میں بٹھا دیں، تو حضرت ابوبکر ؓ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہے اور لوگ حضرت ابوبکر ؓ کی نماز کی پیروی میں نماز ادا کرتے رہے جبکہ نبی اکرم ﷺ نے بیٹھ کر نماز ادا کی (اور حضرت ابوبکر ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کی)۔

راوی کہتے ہیں: بعد میں میں حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا میں آپ کو وہ حدیث سناؤں جو سیدہ عائشہ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی بیماری کے بارے میں مجھے سنائی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! تو میں نے انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اس کی کسی بھی بات کا انکار نہیں کیا، البتہ انہوں نے یہ دریافت کیا: کیا سیدہ عائشہ ؓ نے اُن صاحب کا نام تمہارے سامنے لیا تھا؟ جو حضرت عباس ؓ کے ساتھ تھے؟ میں نے جواب دیا: جی نہیں! تو انہوں نے جواب دیا: وہ حضرت علی ؓ تھے۔

41 - باب اخْتِلَافِ نِيَّةِ الْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ

باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم

834 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ مُعَاذٌ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَاَخَّرَ ذَاتَ لَيْلَةٍ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى قَوْمِهِ يَؤُمُّهُمْ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ تَاَخَّرَ فَصَلّٰى ثُمَّ

834- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 178) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب امامة من يصلي بقوم وقد صلى تلك الصلاة (الحديث 600) مختصراً، و باب في تخفيف الصلاة (الحديث 790) . تحفة الاشراف (2532) .

خَرَجَ فَقَالُوْا نَافَقْتَ يَا فُلَانُ . فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا نَافَقْتُ وَلَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرُهُ . فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ مُعَاذًا يُصَلِّي مَعَكَ ثُمَّ يَاْتِيْنَا فَيَؤُمُّنَا وَاِنَّكَ اَخَّرْتَ الصَّلَاةَ الْبَارِحَةَ فَصَلّٰى مَعَكَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَّنَا فَاسْتَفْتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَلَمَّا سَمِعْتُ ذٰلِكَ تَاَخَّرْتُ فَصَلَّيْتُ وَاِنَّمَا نَحْنُ اَصْحَابُ نَوَاضِحَ نَعْمَلُ بِاَيْدِيْنَا . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ اقْرَاْ بِسُوْرَةِ كَذَا وَسُوْرَةِ كَذَا .

★★ حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت معاذ ؓ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے، پھر وہ اپنی قوم میں واپس جاتے تھے اور ان لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کی، حضرت معاذ ؓ نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر وہ اپنی قوم میں واپس گئے اور انہیں نماز پڑھانا شروع کی، انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کردی، ان کے پیچھے موجود افراد میں سے ایک شخص نے یہ سنا تو پیچھے ہٹا، اس نے اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ لوگوں نے کہا: اے فلاں! تم منافق ہوگئے ہو۔ تو وہ شخص بولا: اللہ کی قسم! میں منافق نہیں ہوا، میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ضرور جاؤں گا اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتاؤں گا۔ وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضرت معاذ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر وہ ہمارے پاس آئے اور ہمیں نماز پڑھانا شروع کی، گزشتہ رات آپ ﷺ نے نماز تاخیر سے ادا کی تھی، حضرت معاذ نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی، پھر واپس آئے، انہوں نے ہمیں نماز پڑھانا شروع کی اور سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کردی، میں نے یہ سنا تو میں پیچھے ہٹا، میں نے اکیلے نماز ادا کرلی، ہم لوگ کھیتوں میں محنت مزدوری کرنے والے لوگ ہیں (ہم سے اتنا طویل قیام نہیں ہوتا)۔ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ ؓ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم فلاں فلاں سورت پڑھ لیا کرو۔

شرح

اس بارے میں فقہاء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔

احناف اس بات کے قائل ہیں: امام اور مقتدی کی نماز میں اتحاد ہونا چاہئے اور اس اتحاد کی صورت یہ ہے: مقتدی کے لئے یہ بات ممکن ہو کہ وہ اسی نماز میں شامل ہو سکے جس نماز کی نیت امام نے کی تھی۔

اسی طرح امام کی نماز مقتدی کو متضمن ہو سکے۔

اس اعتبار سے فرض نماز ادا کرنے والا نفل نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کرسکتا، کیونکہ اقتداء کرتے ہوئے بنا کی جاتی ہے اور فرضیت کی صفت امام کے حق میں موجود نہیں ہے، اس لئے معدوم چیز پر بناء درست نہیں ہوگی۔

اسی طرح جو شخص کوئی ایک فرض نماز ادا کر رہا ہے وہ دوسری فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کرسکتا کیونکہ اقتداء میں شرکت اور موافقت پائی جاتی ہے۔ اس اعتبار سے جب فعل اور صفت کے اندر متحد ہونا ضروری ہوگا۔

اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اقتداء میں تکبیر تحریمہ کی بناء تکبیر تحریمہ پر کی جاتی ہے۔

تاہم نفل نماز ادا کرنے والا شخص فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتداء میں نماز ادا کر سکتا ہے' کیونکہ اس صورت میں کمزور چیز کی بناء قوی چیز پر کی گئی ہے اور یہ جائز ہے۔

تاہم صحیح قول کے مطابق تراویح میں ایسا نہیں ہو سکتا یعنی کوئی تراویح کی نماز ادا کرنے والا کسی فرض نماز ادا کرنے والے کی اقتداء نہیں کر سکتا کیونکہ یہ ایک مخصوص طرز اور طریقے کی سنت ہے اس لئے اس میں اس مخصوص طرز اور طریقے کی رعایت کی جائے گی۔

835 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِالَّذِينَ خَلْفَهُ رَكْعَتَيْنِ وَبِالَّذِينَ جَاءُوا رَكْعَتَيْنِ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا وَلِهَؤُلَاءِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوبکرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے نماز خوف پڑھاتے ہوئے اپنے پیچھے موجود افراد کو دو رکعات پڑھائیں' پھر ان کے بعد جو لوگ آئے' آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعات پڑھائیں' اس طرح نبی اکرم ﷺ کی چار رکعات ہو گئیں اور ان سب لوگوں نے دو دو رکعات ادا کیں۔

42 - بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت

836 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ دَرَجَةً ".

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر ستائیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

شرح

باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے فضیلت رکھتا ہے۔ اس بارے میں مختلف روایات منقول ہیں جن میں باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت کا تذکرہ ہے۔ ایک روایت لفظی اختلاف کے ساتھ امام نسائی نے یہاں نقل کی ہے جبکہ ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے۔

835- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال: يصلي بكل طائفة ركعتين (الحديث 1248) بنحوه مطولاً . و اخرجه النسائي في صلاة الخوف (الحديث 1550 و 1554) . تحفة الاشراف (11663) .

836- اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 645) . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها (الحديث 249) . تحفة الاشراف (8367) .

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ فرماتے ہیں۔

"جو شخص اس بات کو پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو مسلمان حاضر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نمازوں کی حفاظت کرے' جیسے ہی ان کے لئے اذان دی جائے تو وہ (باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے چل پڑے) کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت سے متعلق کچھ سنتیں مقرر کی ہیں اور یہ نمازیں (باجماعت ادا کرنا) ان ہدایت والی سنتوں میں شامل ہے۔ اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرتے ہو جس طرح باجماعت نماز میں شریک نہ ہونے والے شخص نے اپنے گھر میں نماز ادا کی ہے' تو تم لوگ اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دو گے' تو تم گمراہ ہو جاؤ گے' جو شخص بھی وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے اور کسی مسجد کی طرف جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر ایک قدم کے عوض میں' جو وہ شخص اٹھاتا ہے' اسے ایک نیکی عطا کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے اس کے ایک درجے کو بلند کرتا ہے اور اس کے ایک گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ مجھے اپنے بارے میں یہ بات یاد ہے' ہم لوگ جماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو طے شدہ منافق سمجھتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ کسی شخص کو دو آدمیوں کے درمیان سہارا دے کر لایا گیا اور صف میں لا کر کھڑا کیا گیا۔"[1]

اسی طرح باجماعت نماز ادا کرنا قیامت کے دن مسلمان کے لئے نور کے حصول کا باعث ہوگا کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

"تاریکیوں میں مسجد کی طرف چل کے جانے والوں کو قیامت کے دن مکمل نور کی خوشخبری دے دو۔"[2]

باجماعت نماز کا حکم

احناف اور مالکیہ اس بات کے قائل ہیں۔ جمعہ کے علاوہ دیگر تمام فرض نمازوں کو باجماعت ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے اور یہ حکم ان مردوں کے لئے ہے جو عاقل ہوں اور کسی حرج کے بغیر مسجد تک آنے کی قدرت رکھتے ہوں۔

اس اعتبار سے خواتین، بچوں، پاگلوں، غلاموں، لنگڑوں، بیماروں، انتہائی بوڑھے افراد وغیرہ پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اس عمل کو سنت اس لئے قرار دیا گیا ہے کیونکہ امام نسائی نے یہاں جو روایت نقل کی ہے اس میں باجماعت نماز ادا کرنے کی زیادہ فضیلت کا تذکرہ ہے۔

یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنا مستحب امور سے تعلق رکھتا ہے اور گویا کہ یہ ایک ایسا کام ہے جو واجب نماز سے اضافی ہے اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان کا یہ مطلب بنتا ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے سے زیادہ کامل ہوتا ہے اور کمال وہ چیز ہوتی ہے جو اصل اجزاء سے اضافی ہوتی ہے۔

---

[1] صحیح مسلم، ابو داؤد، بحوالہ الفقہ الاسلامی وادلتہ

[2] سنن ابو داؤد، جامع ترمذی، بحوالہ الفقہ الاسلامی وادلتہ

فقہائے شوافع اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا آزاد اور مقیم مردوں کے لئے فرض کفایہ ہے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے کے شعار کو باقی رکھا جائے اور یہ ہر چھوٹے اور بڑے شہر میں باقی رہے گا یہاں تک کہ اگر کسی بستی کے لوگ اجتماعی طور پر باجماعت نماز ادا نہیں کرتے تو ان سے جنگ کی جائے گی۔

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے۔

837 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاةِ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ خَمْسًا وَعِشْرِينَ جُزْءًا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"باجماعت نماز ادا کرنا کسی شخص کے تنہا نماز ادا کرنے سے پچیس گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے"۔

838 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاةِ الْفَذِّ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً".

★★ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں:

"باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز ادا کرنے پر پچیس گنا فضیلت رکھتا ہے"۔

43 - باب الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً

باب: جب تین آدمی موجود ہوں تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے

839 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ".

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تین آدمی موجود ہوں تو ان میں سے ایک ان کی امامت کرے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حقدار وہ شخص ہوگا جو زیادہ آیات کا حافظ ہو"۔

44 - باب الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً رَجُلٌ وَصَبِيٌّ وَامْرَأَةٌ

باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد، ایک بچہ اور ایک خاتون ہو تو ان کی جماعت کا حکم

837- اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة و بيان التشديد في التخلف عنها (الحديث 245)، و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في فضل الجماعة (الحديث 216) تحفة الاشراف (13239) .

838- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (17471) .

839- تقدم في الامامة اجتماع القوم في موضع هم فيه سواء (الحديث 781) .

840 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ قَزَعَةَ مَوْلًى لِعَبْدِ الْقَيْسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ صَلَّيْتُ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ خَلْفَنَا تُصَلِّي مَعَنَا وَأَنَا إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُصَلِّي مَعَهُ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں نماز ادا کی سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے موجود تھیں وہ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھ رہی تھیں اور میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو کر آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا۔

45 - باب الْجَمَاعَةُ إِذَا كَانُوا اثْنَيْنِ

باب: جب دو افراد ہوں تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم

841 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَنِي بِيَدِهِ الْيُسْرَى فَأَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ.

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی میں آپ ﷺ کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں ہاتھ کے ذریعے مجھے پکڑا اور مجھے اپنے دائیں طرف کھڑا کر لیا۔

842 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِيهِ - قَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ - قَالَ سَمِعْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَالَ "أَشَهِدَ فُلَانٌ الصَّلَاةَ". قَالُوا لَا. قَالَ "فَفُلَانٌ". قَالُوا لَا. قَالَ "إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ أَثْقَلِ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا وَالصَّفُّ الْأَوَّلُ عَلَى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ وَلَوْ تَعْلَمُونَ فَضِيلَتَهُ لَابْتَدَرْتُمُوهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكَى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ وَمَا كَانُوا أَكْثَرَ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ".

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے فجر کی نماز ادا کی پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا فلاں شخص نماز میں شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: فلاں شخص

840- تقدم في الامامة موقف الامام اذا كان معه صبي و امرأة (الحديث 803) .

841- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل و قيامه (الحديث 193) مطولاً . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الرجلين يؤم احدهما صاحبه كيف يقومان (الحديث 610) مطولاً . تحفة الاشراف (5908) .

842- اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب فضل صلاة الجماعة (الحديث 554) . و الحديث عند: ابن ماجه في المساجد و الجماعات، باب فضل الصلاة في جماعة (الحديث 790) . تحفة الاشراف (36) .

شریک ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"یہ دو نمازیں (یعنی فجر اور عشاء کی نماز) منافقین پر بھاری ہوتی ہیں اگر انہیں یہ پتا ہو کہ ان دونوں کا اجر و ثواب کیا ہے تو وہ ان دونوں میں شریک ہوں خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے۔

(باجماعت نماز میں) پہلی صف فرشتوں کی صف کی مانند ہوتی ہے اگر تمہیں اس کی فضیلت کا پتا چل جائے تو تم جلدی اس تک پہنچنے کی کوشش کرو کسی شخص کا کسی دوسرے کے ساتھ مل کر نماز ادا کرنا اس کے اکیلے نماز ادا کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور ایک شخص کا دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنا ایک شخص کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے اگر وہ اس سے زیادہ ہوں تو یہ چیز اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے (یعنی جماعت میں جتنے افراد زیادہ ہوں گے اتنی ہی زیادہ فضیلت حاصل ہوگی)"۔

48- باب الْجَمَاعَةُ لِلنَّافِلَةِ

باب: باجماعت نوافل ادا کرنا

843- أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودٍ عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ السُّيُولَ لَتَحُولُ بَيْنِي وَبَيْنَ مَسْجِدِ قَوْمِي فَأُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَكَانٍ مِنْ بَيْتِي أَتَّخِذُهُ مَسْجِدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "سَنَفْعَلُ". فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "أَيْنَ تُرِيدُ". فَأَشَرْتُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ.

★★ محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں: حضرت عتبان بن مالک ؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ! جب سیلابی پانی آ جاتا ہے تو میرے اور میرے محلے (کی مسجد) کے درمیان حائل ہو جاتا ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائیں اور میرے گھر میں کسی جگہ نماز ادا کریں تاکہ میں اسی جگہ کو نماز کے لیے مخصوص کر لوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم ایسا کریں گے۔ پھر نبی اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو دریافت کیا: تم کہاں چاہتے ہو (کہ وہاں میں نماز ادا کروں) انہوں نے مکان کے ایک گوشے کی طرف اشارہ کیا' نبی اکرم ﷺ وہاں کھڑے ہوئے' ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی

843-اخرجہ البخاری فی الصلاۃ، باب اذا دخل بیتاً یصلی حیث شاء او حیث امر و لا یتجسس (الحدیث 424) مختصراً، و باب المساجد فی البیوت (الحدیث 425) مطولاً، و باب اذا زار الامام قوماً فامهم (الحدیث 686) مختصراً، و باب من لم یرد السلام علی الامام واکتفی بتسلیم الامام (الحدیث 839 و 840) و فی التھجد، باب صلاۃ النوافل جماعۃ (الحدیث 1185 و 1186) مطولاً، و فی الاطعمۃ، باب الخزیرۃ (الحدیث 5401) مطولاً و اخرجہ مسلم فی المساجد و مواضع الصلاۃ، باب الرخصۃ فی التخلف عن الجماعۃ بعذر (الحدیث 263 و 264 و 265) مطولاً . و اخرجہ النسائی فی السھو، تسلیم المأموم حین یسلم الامام (الحدیث 1326) و اخرجہ ابن ماجہ فی المساجد و الجماعات، باب المساجد فی الدور (الحدیث 754) مطولاً . والحدیث عند: البخاری فی الاذان، باب یسلم حین یسلم الامام (الحدیث 838)، و باب الرخصۃ فی المطر و العلۃ ان یصلی فی رحلہ (الحدیث 667)، و فی المغازی، باب 12 . (الحدیث 4009 و 4010)، و فی الرقاق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ (الحدیث 6423)، و فی استتابۃ المرتدین و المعاندین و قتالھم (الحدیث 6938) . و مسلم فی الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ قطعاً (الحدیث 54 و 55) . و النسائی فی الامامۃ، امامۃ الاعمی (الحدیث 787) . تحفۃ الاشراف (9750) .

آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعات نماز پڑھائی۔

47- باب الْجَمَاعَةُ لِلْفَائِتِ مِنَ الصَّلَاةِ

باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا

844- أَنْبَأَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يُكَبِّرَ فَقَالَ "أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي".

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو آپ ﷺ تکبیر کہنے سے پہلے ہماری طرف رخ کر کے ارشاد فرماتے تھے:

"اپنی صفیں درست رکھو ان کے درمیان فاصلہ کم رکھو کیونکہ میں اپنی پشت کے پیچھے بھی تمہیں دیکھ لیتا ہوں"۔

845- أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو زُبَيْدٍ - وَاسْمُهُ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ - عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ "إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ". قَالَ بِلَالٌ أَنَا أَحْفَظُكُمْ. فَاضْطَجَعُوا فَنَامُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ "يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ". قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ فَرَدَّهَا حِينَ شَاءَ قُمْ يَا بِلَالُ فَآذِنِ النَّاسَ بِالصَّلَاةِ". فَقَامَ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَتَوَضَّئُوا - يَعْنِي حِينَ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ - ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى بِهِمْ.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اسی دوران حاضرین میں سے کسی نے گزارش کی: یا رسول اللہ! اگر آپ ﷺ رات کے وقت پڑاؤ کر لیں' تو مناسب ہو گا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے یہ اندیشہ ہے کہ تم لوگ نماز کے وقت سوئے رہ جاؤ گے"۔

حضرت بلال ؓ نے عرض کی: میں آپ لوگوں کی حفاظت کروں گا (یعنی نماز کے وقت کا خیال رکھوں گا) تو سب لوگ لیٹ گئے اور سو گئے۔ حضرت بلال ؓ نے پالان کے ساتھ اپنی پشت لگائی اور (وہ بھی سو گئے) نبی اکرم ﷺ جب بیدار ہوئے تو اس وقت سورج نکل چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! تم نے جو کہا تھا وہ کیا ہوا؟ تو انہوں نے عرض کی: ایسی گہری نیند

844-تقدم فی الامامۃ، حث الامام علی رص الصفوف و المقاربۃ بینھا (الحدیث 813) .

845-اخرجہ ابو داؤد فی الصلاۃ، باب فی من نام عن الصلاۃ او نسیھا (الحدیث 439 و 440) . والحدیث عند: البخاری فی الصلاۃ، باب الاذان بعد ذھاب الوقت (الحدیث 595)، و فی التوحید، باب فی المشیئۃ والارادۃ (الحدیث 7471) . تحفۃ الاشراف (12096) .

مجھے بھی نہیں آئی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا' اس نے تمہاری ارواح کو قبض کر لیا اور جب چاہا انہیں واپس کر دیا' اے بلال! تم اٹھو اور لوگوں کی نماز کے لیے اذان دو۔ تو حضرت بلال ؓ کھڑے ہوئے' انہوں نے اذان دی' لوگوں نے وضو کیا' یعنی اس وقت جب سورج بلند ہو چکا تھا' اس وقت نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔

48 - باب التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

846 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا السَّائِبُ بْنُ حُبَيْشٍ الْكَلَاعِيُّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي اَبُو الدَّرْدَاءِ اَيْنَ مَسْكَنُكَ قُلْتُ فِي قَرْيَةٍ دُوَيْنَ حِمْصَ . فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا مِنْ ثَلَاثَةٍ فِي قَرْيَةٍ وَلَا بَدْوٍ لَا تُقَامُ فِيهِمُ الصَّلَاةُ اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّمَا يَاْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ ". قَالَ السَّائِبُ يَعْنِي بِالْجَمَاعَةِ الْجَمَاعَةَ فِي الصَّلَاةِ .

★★ معدان بن ابوطلحہ یعمری بیان کرتے ہیں' حضرت ابودرداء ؓ نے مجھ سے دریافت کیا' کہ تم کہاں رہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: حمص کے قریب ایک گاؤں میں' تو حضرت ابودرداء ؓ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جس بستی میں' یا جس جنگل میں تین افراد رہتے ہوں اور وہاں نماز قائم نہ کی جائے' تو شیطان ان لوگوں پر غالب آ جاتا ہے' اس لیے تم پر باجماعت نماز ادا کرنا لازم ہے' کیونکہ بھیڑیا اس بکری کو کھا لیتا ہے' جو الگ ہوتی ہے"۔

سائب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے' کہ یہاں جماعت سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔

49 - باب التَّشْدِيدِ فِي التَّخَلُّفِ عَنِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت

847 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ اٰمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ اُخَالِفَ اِلَى رِجَالٍ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهُ يَجِدُ عَظْمًا سَمِينًا اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ".

846-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة (الحديث 547) . تحفة الاشراف (10967) .

847-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة (الحديث 644) و في الاحكام، باب اخراج الخصوم و اهل الريب من البيوت بعد المعرفة (الحديث 7224) . تحفة الاشراف (13832) .

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' میں نے ارادہ کیا' کہ میں لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں' وہ اکٹھی ہو جائیں' تو پھر میں نماز کے لیے حکم دوں' اس کے لیے اذان دی جائے' پھر میں کسی شخص کو کہوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے اور پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں (جو جماعت میں شریک نہیں ہوئے) اور ان کے گھروں کو آگ لگا دوں' اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' اگر انہیں یہ پتا ہو کہ انہیں گوشت سے بھرپور کوئی ہڈی مل جائے گی' یا دو اچھی قسم کے پائے مل جائیں گے تو وہ عشاء کی نماز (باجماعت) میں ضرور شریک ہوں"۔

50 - باب الْمُحَافَظَةِ عَلَى الصَّلَوَاتِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ

باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا' جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے۔

848 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْمَسْعُوْدِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلَى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ يُنَادَى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ شَرَعَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَاِنِّي لَا اَحْسَبُ مِنْكُمْ اَحَدًا اِلَّا لَهُ مَسْجِدٌ يُصَلِّي فِيهِ فِي بَيْتِهِ فَلَوْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوْتِكُمْ وَتَرَكْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّاُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَمْشِي اِلَى صَلَاةٍ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً اَوْ يَرْفَعُ لَهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ يُكَفِّرُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نُقَارِبُ بَيْنَ الْخُطَا وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمٌ نِفَاقُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ الرَّجُلَ يُهَادَى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ .

★★ حضرت عبداللہ ؓ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں' جو شخص یہ بات پسند کرتا ہو کہ کل جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو' تو اس وقت وہ مسلمان شمار ہو' اُسے ان پانچ نمازوں کو باقاعدگی کے ساتھ وہاں ادا کرنا چاہیے جہاں سے ان کے لیے بلایا جاتا ہے (یعنی مسجد میں باجماعت ادا کرنا چاہیے)۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کے لیے ہدایت سے متعلق طریقے مقرر کیے ہیں' اور یہ (نمازیں) ہدایت کے ان طریقوں میں شامل ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی شخص اپنے لیے نماز کی جگہ مخصوص کر لیتا ہے' اور اپنے گھر میں اس مخصوص جگہ پر نماز ادا کرتا ہے' تو اگر تم اپنے گھروں میں نماز ادا کرو گے' اور مسجدوں کو چھوڑ دو گے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کرنے والے شمار ہو گے' اگر تم اپنے نبی ﷺ کی سنت کو ترک کر دو گے تو تم لوگ گمراہی کا شکار ہو جاؤ گے' جو بندہ مسلم وضو کرتا ہے اور اچھی

848-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب صلاة الجماعة من سنن الهدى (الحديث 257) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب التشديد في ترك الجماعة (الحديث 550) مختصراً. تحفة الاشراف (9502) .

طرح وضو کرتا ہے پھر وہ نماز ادا کرنے کے لیے (مسجد کی طرف) جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے اُٹھنے والے ہر قدم کے عوض میں اسے ایک نیکی نصیب کرتا ہے یا اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے یا اس کا ایک گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مجھے اپنے (یعنی صحابہ کرام) کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ ہم لوگ چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھایا کرتے تھے (تاکہ ہمارے قدم زیادہ شمار ہوں) اور مجھے یہ بھی یاد ہے ہم یہ سمجھتے تھے کہ باجماعت نماز سے وہی شخص پیچھے رہتا تھا جس کا منافق ہونا متعین ہو مجھے ایک شخص کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ وہ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر (باجماعت نماز میں شریک ہونے کے لیے) آیا تھا یہاں تک کہ اسے صف میں کھڑا کر دیا گیا۔

849 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْمَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي قَائِدٌ يَقُودُنِي إِلَى الصَّلَاةِ فَسَأَلَهُ أَنْ يُرَخِّصَ لَهُ أَنْ يُصَلِّيَ فِي بَيْتِهِ فَأَذِنَ لَهُ فَلَمَّا وَلَّى دَعَاهُ قَالَ لَهُ "أَتَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلَاةِ". قَالَ نَعَمْ. قَالَ "فَأَجِبْ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک نابینا شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: میرے ساتھ مجھے (مسجد) لے کر جانے والا کوئی شخص نہیں ہے جو نماز کے لیے مجھے ساتھ لے جایا کرے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اُس شخص نے نبی اکرم ﷺ سے یہ اجازت مانگی کہ آپ ﷺ اسے یہ اجازت دیں کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کریں، نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی، جب وہ مڑ کر واپس جانے لگے نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا اور اُس سے دریافت کیا، کہ کیا تمہیں اذان کی آواز آتی ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس کا جواب دو (یعنی باجماعت نماز میں شریک ہوا کرو)۔

850 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْمَدِينَةَ كَثِيرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ. قَالَ "هَلْ تَسْمَعُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ". قَالَ نَعَمْ. قَالَ "فَحَيَّ هَلًا". وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ.

☆☆ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مدینہ منورہ میں کیڑے مکوڑے اور درندے زیادہ ہوتے ہیں (اس لیے میرے لیے مسجد تک آنا مشکل ہوتا ہے) تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح (یعنی اذان کے کلمات) سنائی دیتے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم ان کی طرف آیا کرو۔

849-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب يجب اتيان المسجد على من سمع النداء (الحديث 255) . تحفة الاشراف (14822) .

850-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب في التشديد في ترك الجماعة (الحديث 553) . تحفة الاشراف (10787) .

(راوی کہتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے انہیں اس بات کی اجازت نہیں دی۔

51 - بَابُ الْعُذْرِ فِي تَرْكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر

851 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَرْقَمَ كَانَ يَؤُمُّ أَصْحَابَهُ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ يَوْمًا فَذَهَبَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلْيَبْدَأْ بِهِ قَبْلَ الصَّلَاةِ".

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی امامت کیا کرتے تھے ایک دن نماز کا وقت ہوا تو وہ قضائے حاجت کے لیے چلے گئے جب واپس آئے تو فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جب کسی شخص کو قضائے حاجت کی ضرورت محسوس ہو تو نماز سے پہلے وہ اس سے فارغ ہو جائے"۔

852 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ".

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کسی شخص کے لیے کھانا آ جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو پہلے کھانا کھا لو"۔

853 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُنَيْنٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ صَلُّوا فِي رِحَالِكُمْ.

☆☆ ابوملیح اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حنین میں موجود تھے، وہاں بارش شروع ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ کی طرف سے ایک شخص نے یہ اعلان کیا، کہ تم لوگ اپنی رہائش کی جگہ پر ہی (یعنی جہاں تم نے پڑاؤ کیا ہوا ہے) وہاں نماز ادا کر لو۔

851-اخرجه ابوداؤد في الطهارة، باب ايصلي الرجل و هو حاقن (الحديث 88) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الطهارة، باب ما جاء اذا اقيمت الصلاة و وجد احدكم الخلاء فليبدا بالخلاء (الحديث 142) مطولاً . واخرجه ابن ماجه في الطهارة و سننها، باب ما جاء في النهي للحاقن ان يصلي (الحديث 616) . تحفة الاشراف (5141) .

852-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الصلاة بحضرة الطعام الذي يريد اكله في الحال و كراهة الصلاة مع مدافعة الاخبثين (الحديث 64) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا حضر العشاء و اقيمت الصلاة فابدءوا بالعشاء (الحديث 353) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا حضرت الصلاة و وضع العشاء (الحديث 933) . تحفة الاشراف (1486) .

853-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1057) و (الحديث 1059) بمعناه مطولاً . و الحديث عند ابي داؤد في الصلاة، باب الجمعة في اليوم المطير (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (133) .

52 - باب حَدِّ إِدْرَاكِ الْجَمَاعَةِ

باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟

854 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ طَحْلَاءَ عَنْ مُحْصِنِ بْنِ عَلِيٍّ الْفِهْرِيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِثْلَ أَجْرِ مَنْ حَضَرَهَا وَلَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے، پھر وہ نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف چل پڑتا ہے اور لوگوں کو پاتا ہے کہ وہ نماز پڑھ چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو نماز میں شریک ہونے والوں کی مانند اجر دے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔

855 - أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ الْحُكَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمَا عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "مَنْ تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ فَصَلَّاهَا مَعَ النَّاسِ أَوْ مَعَ الْجَمَاعَةِ أَوْ فِي الْمَسْجِدِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ذُنُوبَهُ".

★★ حضرت عثمان غنی ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"جو شخص نماز کے لیے وضو کرتے ہوئے اچھی طرح وضو کرے پھر وہ فرض نماز ادا کرنے کے لیے چل کر جائے اور لوگوں کے ساتھ اُسے ادا کرے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) جماعت کے ساتھ ادا کرے، یا شاید یہ الفاظ ہیں: مسجد میں ادا کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت کر دیتا ہے"۔

53 - باب إِعَادَةِ الصَّلَاةِ مَعَ الْجَمَاعَةِ بَعْدَ صَلَاةِ الرَّجُلِ لِنَفْسِهِ

باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا

856 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ بُسْرُ بْنُ مِحْجَنٍ عَنْ مِحْجَنٍ

854- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن خرج يريد الصلاة فسبق بها (الحديث 564) . تحفة الاشراف (14281) .

855- اخرجه مسلم في الطهارة، باب فضل الوضوء والصلاة عقبه (الحديث 13) . والحديث عند: البخاري في الرقاق، باب قول الله تعالى: (يا ايها الناس ان وعد الله حق فلا تغرنكم الحياة الدنيا ولا يغرنكم بالله الغرور . ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا . انما يدعو حزبه ليكونوا من اصحاب السعير) (الحديث 6433) . تحفة الاشراف (9797) .

أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ". قَالَ بَلَى وَلٰكِنِّي كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ".

★★ حضرت محجن ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے، نماز کے لیے اذان ہوئی، نبی اکرم ﷺ اٹھے (اور نماز ادا کرنے کے لیے) تشریف لے گئے، جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے، تو حضرت محجن ؓ اسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے دریافت کیا: تم نے نماز کیوں نہیں پڑھی، کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ چکا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کر لیا کرو، اگرچہ تم پہلے ہی اُسے ادا کر چکے ہو۔

شرح

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو شخص تنہا نماز ادا کر چکا ہو اگر وہ بعد میں اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پالیتا ہے، تو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اس نماز کو جماعت کے ساتھ بھی ادا کرلے اور اس کی یہ بعد والی نماز اس کے حق میں نفل بن جائے گی۔

54 - باب إِعَادَةِ الْفَجْرِ مَعَ الْجَمَاعَةِ لِمَنْ صَلَّى وَحْدَهُ

باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو، اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا

857 - أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعَامِرِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْفَجْرِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ إِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ "عَلَيَّ بِهِمَا". فَأُتِيَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ "مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا". قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا. قَالَ "فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ".

★★ جابر بن یزید اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں مسجد خیف میں نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں فجر کی نماز میں شریک ہوا، جب آپ ﷺ نے اپنی نماز مکمل کر لی تو وہاں حاضرین کے پیچھے دو افراد موجود تھے، جنہوں نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی، نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: کہ انہیں میرے پاس لاؤ، انہیں آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو وہ دونوں کانپ رہے تھے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ!

856- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11219) .

857- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (الحديث 575 و576) بمعناه . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يصلي وحده ثم يدرك الجماعة (الحديث 219) . تحفة الاشراف (11822) .

ہم نے اپنے پڑاؤ کی جگہ پر ہی نماز ادا کرلی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہ کرو جب تم اپنے پڑاؤ کی جگہ پر نماز ادا کر چکے ہو پھر تم باجماعت نماز والی مسجد میں آؤ تو تم لوگوں کے ساتھ بھی نماز ادا کرلیا کرو یہ نماز تم دونوں کے لیے نفل بن جائے گی

55 - باب إِعَادَةِ الصَّلَاةِ بَعْدَ ذَهَابِ وَقْتِهَا مَعَ الْجَمَاعَةِ

باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اُسے باجماعت ادا کرنا

858 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ صُدْرَانَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَرَبَ فَخِذِي "كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي قَوْمٍ يُؤَخِّرُونَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا". قَالَ مَا تَأْمُرُ قَالَ "صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا ثُمَّ اذْهَبْ لِحَاجَتِكَ فَإِنْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَأَنْتَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَلِّ".

★★ حضرت ابوذر غفاری ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: آپ نے میرے زانو پر ہاتھ مارا (اور پھر فرمایا:) اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم ایسے لوگوں کے درمیان باقی رہ جاؤ گے جو نمازوں کو تاخیر سے ادا کریں گے۔ حضرت ابوذر ؓ نے عرض کی: آپ ﷺ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نماز کو اس کے مخصوص وقت میں ادا کرلو پھر اپنے کام کے لیے چلے جاؤ' پھر اگر نماز کے لیے اقامت کی جائے اور تم مسجد میں موجود ہو تو تم (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کرلو۔

56 - باب سُقُوطِ الصَّلَاةِ عَمَّنْ صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ فِي الْمَسْجِدِ جَمَاعَةً

باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرلے اُس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے

859 - أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلَى مَيْمُونَةَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ جَالِسًا عَلَى الْبَلَاطِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ قُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا لَكَ لَا تُصَلِّي قَالَ إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ".

★★ سلیمان' جو سیدہ میمونہ ؓ کے غلام ہیں' وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو بلاط میں بیٹھے ہوئے دیکھا' لوگ اس وقت کوئی نماز پڑھ رہے تھے' میں نے دریافت کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا وجہ ہے کہ آپ نماز نہیں ادا کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نماز ادا کرلی ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک ہی دن میں ایک نماز کو دو مرتبہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

858-تقدم في الامامة، الصلاة مع ائمة الجور (الحديث 777) .

859-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب فيمن صلى في منزله ثم ادرك الجماعة يصلي معهم (الحديث 579) . تحفة الاشراف (7094) .

57 - باب السَّعْيِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا

860 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَلَا تَأْتُوهَا وَأَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَاقْضُوا".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب تم نماز کے لیے آؤ تو دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ چلتے ہوئے آؤ' تم پر سکون لازم ہے' جو حصہ تمہیں مل جائے اسے ادا کرلو اور جو گزر چکا ہو اُسے بعد میں پورا کرلو"۔

شرح

مسبوق اور لاحق شخص کے احکام

مسئلہ: مسبوق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو پہلی رکعت میں امام کے ساتھ شریک نہ ہوا ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ اگر وہ ایسی رکعت میں شریک ہوا ہے' جس میں امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' تو اس وقت وہ ثناء نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں یہ حکم برابر ہے کہ وہ امام کے قریب کھڑا ہوا ہے یا امام سے دور ہے یا امام کی آواز اس تک نہیں آرہی ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایسا شخص جب بعد میں اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو اس وقت ثناء بھی پڑھ لے گا اور اعوذ باللہ بھی پڑھ لے گا۔ (قاضی خان' خلاصہ' ظہیریہ)

مسئلہ: لیکن اگر امام بلند آواز میں قرأت نہ کر رہا ہو' تو مقتدی اسی وقت ثناء پڑھ لے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص پہلے امام کے ساتھ نماز ادا کرے گا' اس کے بعد جو نماز پہلے گزر چکی تھی اُسے قضاء کرے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی گزری ہوئی نماز کو پہلے پڑھ لے اور بعد میں امام کے ساتھ شامل ہو' تو بعض فقہاء کے قول کے مطابق اس شخص کی نماز فاسد ہوگی اور یہی قول درست ہے۔

مسئلہ: تیسرا حکم یہ ہے کہ تشہد کی مقدار کے بعد امام کے سلام پھیرنے سے پہلے مسبوق کو کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

مسئلہ: ایک حکم یہ ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق اس وقت تک اپنی رہ جانے والی نماز ادا کرنے کے لیے

860-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب اتيان الصلاة بوقار و سكينة و النهي عن اتيانها سعيا (الحديث 151) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في المشي الى المسجد (الحديث 329) . تحفة الاشراف (13137) .

کھڑا نہ ہو جب تک اتنا وقت نہیں گزر جاتا کہ اگر امام پر سجدۂ سہو لازم ہوتا تو وہ سجدہ سہو کر لیتا۔

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ آخری تشہد میں مسبوق امام کی متابعت کرے گا، لیکن تشہد پڑھ لینے کے بعد نہیں مانگے گا۔

مسئلہ: اگر وہ دعا نہیں مانگے گا تو پھر وہ کیا کرے گا، اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے، بعض حضرات نے یہ بات بیان کی ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ مقتدی بار بار پڑھتا رہے گا، یہی قول مختار ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر مسبوق بھول کر امام کے ساتھ یا امام سے پہلے سلام پھیر دیتا ہے تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر وہ امام کے بعد سلام پھیرتا ہے، تو سجدۂ سہو لازم ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: لیکن اگر مسبوق جان بوجھ کر امام کے ساتھ سلام پھیر دیتا ہے، یہ سوچ کر کہ اسے امام کے ساتھ سلام پھیر دینا چاہیے، اس صورت میں اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: مسبوق شخص کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ جو نماز وہ پڑھ رہا ہے، قرأت کے حق میں وہ اس کی پہلی نماز ہے اور تشہد کے حق میں وہ اس کی آخری نماز ہے، اس لیے اگر وہ مغرب کی تیسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہوا، بعد میں جب وہ پہلے جانے والی دو رکعات ادا کرے گا تو ان دونوں کے درمیان قعدہ کرے گا اور ان دونوں میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ دوسری سورت بھی پڑھے گا، اگر وہ ان دونوں رکعات میں سے کسی ایک میں قرأت کو ترک کر دیتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اس حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ مسبوق شخص جب اپنی نماز ادا کرے گا تو وہ تنہا نماز ادا کرنے والے کی مانند ہوگا، البتہ چار احکام میں اس کا حکم منفرد شخص کی مانند نہیں ہوگا۔

مسئلہ: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ وہ کسی کی اقتداء نہیں کر سکتا اور کوئی اس کی اقتداء نہیں کر سکتا، یہاں تک کہ اگر کوئی ایک مسبوق دوسرے مسبوق کی اقتداء کر لیتا ہے، تو اقتداء کرنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی، جس کی اقتداء کی گئی ہے اس کی نماز درست ہو جائے گی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: دوسرا حکم یہ مختلف ہے کہ اگر مسبوق شخص نئے سرے سے نماز شروع کرنے کے لیے تکبیر کہتا ہے، تو اس کی نماز از سر نو شروع ہو جائے گی اور پچھلی نماز منقطع ہو جائے گی، لیکن منفرد کا یہ حکم نہیں ہے۔

مسئلہ: تیسرا اختلاف یہ ہے کہ اگر مسبوق اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور مسبوق کے نماز میں شامل ہونے سے پہلے امام پر سہو کے دو سجدے لازم ہو چکے تھے اور نماز کے آخر میں امام نے وہ سجدۂ سہو کیا تو مسبوق ان سجدوں میں شریک ہوگا، لیکن تنہا نماز ادا کرنے والا کسی دوسرے کے سہو کی وجہ سے سجدۂ سہو نہیں کرتا۔

مسئلہ: چوتھا حکم یہ مختلف ہے کہ مسبوق شخص تشریق کی تکبیریں کہتا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک تنہا نماز ادا کرنے والا شخص تشریق کی تکبیریں نہیں کہتا۔ (فتح القدیر، بحرالرائق)

مسئلہ: مسبوق کے لیے ایک حکم یہ ہے کہ وہ سہو میں امام کی پیروی کرے گا، لیکن سلام پھیرنے میں، تکبیر کہنے میں اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت نہیں کرے گا، اگر وہ سلام پھیرنے اور تلبیہ پڑھنے میں امام کی متابعت کر لیتا ہے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ تکبیر کہنے میں امام کی متابعت کرتا ہے اور اسے یہ پتہ ہے کہ وہ مسبوق ہے، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، شمس الائمہ سرخسی اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: یہاں تکبیر سے مراد تشریق کی تکبیر کہنا ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی حوالے سے ایک حکم یہ ہے کہ اگر امام کو سجدۂ تلاوت یاد آ جاتا ہے اور وہ اسے ادا کرنا چاہتا ہے، تو اگر مسبوق نے اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا تھا تو وہ اسے چھوڑ دے گا اور امام کی متابعت کرے گا اور امام کے ساتھ سجدۂ تلاوت کرے گا، پھر اپنی نماز قضاء کرنے کے لیے کھڑا ہوگا، اگر ایسی صورت میں مقتدی نہیں لوٹتا ہے، تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لاحق اس شخص کو کہا جاتا ہے جو نماز کے آغاز میں امام کے ساتھ شامل ہو لیکن اس کی باقی نماز فوت ہو جائے، خواہ وہ نیند کی وجہ سے ہو، وضو ٹوٹ جانے کی وجہ سے ہو، ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے ہو، نماز خوف کا پہلا گروہ بھی لاحق شمار ہوگا۔

مسئلہ: لاحق شخص امام کی اقتداء میں ہوتا ہے، اس لیے وہ قرأت نہیں کرے گا، سجدۂ سہو نہیں کرے گا۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: اگر امام سجدۂ سہو کرتا ہے تو لاحق اپنی باقی نماز ادا کرنے سے پہلے اس کی متابعت نہیں کر سکے گا جبکہ مسبوق کا حکم اس کے برخلاف ہے۔

مسئلہ: چھ احکام ایسے ہیں جن میں مسبوق اور لاحق کا حکم مختلف ہے۔

مسئلہ: اگر عورت برابر آ کر کھڑی ہو جائے، نماز میں قرأت کرنا، سجدۂ سہو میں شامل ہونا، امام کا پہلا قعدہ چھوڑ دینا، سلام کی جگہ امام کا ہنس دینا، امام کا مسافر ہونا اور اس دوران اقامت کی نیت کر لینا، مسبوق کا اپنی نماز میں ایک رکعت میں سجدہ کر لینا۔

امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل

مسئلہ: اگر امام اور مقتدیوں میں اختلاف ہو جائے، مقتدی یہ کہیں کہ آپ نے تین رکعات ادا کی ہیں اور امام یہ کہے کہ میں چار رکعات ادا کر چکا ہوں تو اگر امام کو اپنی بات کا یقین ہو، تو وہ اپنی نماز کو نہیں دہرائے گا، اگر یقین نہ ہو تو دوبارہ ادا کرے گا۔

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو، کچھ کہہ رہے ہوں کہ تین رکعات ادا کی ہیں اور کچھ کہہ رہے ہوں کہ چار رکعات ادا کی ہیں اور امام ان دونوں میں سے کسی ایک فریق کے ساتھ ہو تو جس فریق کے ساتھ امام ہوگا، اس کے قول کو اختیار کیا جائے گا، اگرچہ وہ فریق ایک ہی شخص ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر امام کے ساتھ کوئی بھی شخص نہیں ہے اور امام دوبارہ اس نماز کو ادا کرتا ہے اور وہ سب لوگ دوبارہ اس کی اقتداء میں نماز ادا کر لیتے ہیں، تو ان کی اقتداء صحیح ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر مقتدیوں میں سے ایک شخص کو یقین ہو کہ امام نے تین رکعات ادا کی ہیں اور دوسرے کو یہ یقین ہو کہ امام نے

چار رکعات ادا کی ہیں جبکہ باقی سب لوگ شک وشبہ میں مبتلا ہوں تو امام اور باقی لوگوں پر کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔ (عنایہ)

مسئلہ: جس شخص کو نماز پوری ہونے کا یقین ہو اس پر دوبارہ نماز ادا کرنا لازم نہیں ہوگا۔ (محیط)

58 - باب الْإِسْرَاعِ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ سَعْيٍ

باب: دوڑے بغیر تیزی سے نماز کے لیے جانا

861 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مَنْبُوذٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ فَيَتَحَدَّثُ عِنْدَهُمْ حَتَّى يَنْحَدِرَ لِلْمَغْرِبِ . قَالَ أَبُو رَافِعٍ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْرِعُ إِلَى الْمَغْرِبِ مَرَرْنَا بِالْبَقِيعِ فَقَالَ "أُفٍّ لَكَ أُفٍّ لَكَ" . قَالَ فَكَبُرَ ذَلِكَ فِي ذَرْعِي فَاسْتَأْخَرْتُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يُرِيدُنِي فَقَالَ "مَا لَكَ امْشِ" . فَقُلْتُ أَحْدَثْتُ حَدَثًا . قَالَ "مَا ذَاكَ" . قُلْتُ أَفَّفْتَ بِي . قَالَ "لَا وَلَكِنَّ هَذَا فُلَانٌ بَعَثْتُهُ سَاعِيًا عَلَى بَنِي فُلَانٍ فَغَلَّ نَمِرَةً فَدُرِّعَ الْآنَ مِثْلَهَا مِنْ نَارٍ" .

★★ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے عصر کی نماز ادا کی اور بنو عبدالاشہل کے محلے میں تشریف لے گئے آپ ﷺ ان کے ہاں بات چیت کرتے رہے یہاں تک کہ مغرب کی نماز کے لیے آپ ﷺ تشریف واپس آئے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب کے لیے تیزی سے آ رہے تھے جب ہم بقیع کے (میدان کے) پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم پر افسوس ہے! تم پر افسوس ہے!"

تو حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: یہ بات میرے لیے بڑی پریشانی کا باعث ہوئی میں کچھ پیچھے ہو گیا میں نے یہ گمان کیا کہ شاید آپ ﷺ نے میرے بارے میں یہ کلمات ارشاد فرمائے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تمہیں کیا ہوا چلو میں نے عرض کی: آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا؟ میں نے عرض کی: آپ ﷺ نے میرے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ تم پر افسوس ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! یہ الفاظ فلاں شخص کے بارے میں ہیں جسے میں نے بنو فلاں سے وصولی کرنے کے لیے مقرر کیا تھا تو اس نے ایک چادر کی خیانت کی ہے تو اب وہ چادر آگ کی زرہ کے طور پر اسے پہنائی گئی ہے۔

862 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْبُوذٌ - رَجُلٌ مِنْ آلِ أَبِي رَافِعٍ - عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ .

★★ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

861- انفرد به النسائي و سيأتي في الامامة الاسراع الى الصلاة من غير سعي (الحديث 862) . تحفة الاشراف (12028) .

862- تقدم في الامامة الاسراع الى الصلاة من غير سعي (الحديث 861) .

59 - باب التَّهْجِيرِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب: نماز ادا کرنے کے لیے جلدی جانا

863 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَغَرُّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُمَا . أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَجِّرِ إِلَى الصَّلَاةِ كَمَثَلِ الَّذِي يُهْدِي الْبَدَنَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَقَرَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْكَبْشَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الدَّجَاجَةَ ثُمَّ الَّذِي عَلَى إِثْرِهِ كَالَّذِي يُهْدِي الْبَيْضَةَ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"نماز کے لیے جلدی جانے والا شخص اس طرح ہے جیسے کوئی شخص اونٹ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی گائے صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی دنبہ صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے کوئی مرغی صدقہ کرتا ہے پھر اس کے بعد جانے والا اس طرح ہے جیسے وہ انڈا صدقہ کرتا ہے"۔

60 - باب مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ الْإِقَامَةِ

باب: اقامت کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے

864 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ" .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

865 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "إِذَا أُقِيمَتِ

863- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (13473 و 15182) .

864- اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 63 و 64) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر (الحديث 1266) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 421) . و اخرجه النسائي في الامامة، ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 865) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1151) . تحفة الاشراف (14228) .

865- تقدم في الامامة ما يكره من الصلاة عند الاقامة (الحديث 864) .

الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ ".

★★ حضرت ابوہریرہ ؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب نماز کے لیے اقامت کہہ دی جائے تو فرض نماز کے علاوہ اور کوئی نماز ادا نہیں کی جائے گی"۔

866 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ اُقِيْمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ فَرَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُصَلِّيْ وَالْمُؤَذِّنُ يُقِيْمُ فَقَالَ "اَتُصَلِّي الصُّبْحَ اَرْبَعًا".

★★ حضرت ابن بحینہ ؓ بیان کرتے ہیں: فجر کی نماز کے لیے اقامت کہہ دی گئی' نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا جبکہ مؤذن اس وقت اقامت کہہ رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم صبح کی نماز میں چار رکعات پڑھو گے؟

61 - باب فِيْمَنْ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْاِمَامُ فِي الصَّلَاةِ

باب: جو شخص فجر کی سنتیں اس وقت ادا کرے جبکہ امام باجماعت نماز شروع کر چکا ہو

867 - اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَّرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكَعَ الرَّكْعَتَيْنِ ثُمَّ دَخَلَ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ "يَا فُلَانُ اَيُّهُمَا صَلَاتُكَ الَّتِيْ صَلَّيْتَ مَعَنَا اَوِ الَّتِيْ صَلَّيْتَ لِنَفْسِكَ".

★★ حضرت عبداللہ بن سرجس ؓ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا' نبی اکرم ﷺ اس وقت فجر کی نماز پڑھا رہے تھے' اس شخص نے دو رکعات ادا کیں' پھر اس کے بعد باجماعت نماز میں شریک ہوا' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اے فلاں! تمہاری نماز کون سی والی تھی' وہ جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے' یا پھر وہ جو تم نے اکیلے ادا کی ہے"۔

62 - باب الْمُنْفَرِدِ خَلْفَ الصَّفِّ

باب: صف کے پیچھے کسی شخص کا اکیلے کھڑے ہو کر (باجماعت نماز ادا کرنا)

866-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 663) بنحوه . و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 65) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1153) بنحوه . تحفة الاشراف (9155) .

867-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب كراهة الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن (الحديث 67) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب اذا ادرك الامام ولم يصل ركعتي الفجر (الحديث 1265) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في اذا اقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة (الحديث 1152) . تحفة الاشراف (5319) .

868 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِنَا فَصَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ لَّنَا خَلْفَهُ وَصَلَّتْ اُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

★★ حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے' میں نے اور ہمارے ہاں رہنے والے یتیم لڑکے نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی' جبکہ سیدہ ام سلیم ؓ نے ہمارے پیچھے نماز ادا کی۔

869 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا نُوْحٌ - يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ - عَنِ ابْنِ مَالِكٍ - وَهُوَ عَمْرٌو - عَنْ اَبِي الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءُ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ - قَالَ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَاْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطِهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ).

★★ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والی ایک خاتون بہت خوبصورت تھیں' (آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے مردوں میں سے) بعض افراد اہتمام کے ساتھ اگلی صفوں میں شریک ہوتے تھے' تاکہ اس کو دیکھ ہی نہ سکیں' جبکہ بعض لوگ اہتمام کے ساتھ پچھلی صف میں شامل ہوتے تھے تاکہ جب وہ سب سے آخر والی صف میں موجود ہوں گے تو جب رکوع میں جائیں گے تو اپنی بغل کے نیچے سے اُسے دیکھ لیں گے' تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

"اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں"۔

63 - باب الرُّكُوْعِ دُوْنَ الصَّفِّ

باب: صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا

870 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ زِيَادٍ الْاَعْلَمِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ دُوْنَ الصَّفِّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ".

868-اخرجه البخاري في الاذان، باب المراة وحدها تكون صفا (الحديث 727) . وباب صلاة النساء خلف الرجال (الحديث 872) . تحفة الاشراف (172) .

869-اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3122) واخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالى: ولقد علمنا المستقدمين منكم و لقد علمنا المستاخرين (الحديث 293) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الخشوع في الصلاة (الحديث 1046) تحفة الاشراف (5364) .

870-اخرجه البخاري في الاذان، باب اذا ركع دون الصف (الحديث 783) بنحوه و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الرجل يركع دون الصف (الحديث 683 و 684) . تحفة الاشراف (11659) .

★★ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ وہ مسجد میں داخل ہوئے' نبی اکرم ﷺ اس وقت رکوع میں تھے تو وہ صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع میں چلے گئے (بعد میں) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ (نیکی کے بارے میں) تمہاری حرص میں اضافہ کرے' لیکن تم آئندہ ایسا نہ کرنا"۔

شرح

فرض میں شامل ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کوئی شخص فجر یا مغرب کی فرض نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت شروع ہو جاتی ہے' تو وہ اس ایک رکعت کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا۔

مسئلہ: اگر دوسری رکعت ادا کر رہا ہو' تو اگر دوسری رکعت کا سجدہ نہیں کیا تو اُسے بھی توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے گا' لیکن اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر چکا ہے' تو پھر اُسے نہیں توڑے گا' بلکہ اُس نماز کو مکمل کرے گا اور بعد میں امام کے ساتھ شریک نہیں ہو گا' کیونکہ صبح کی نماز کے بعد نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے' جبکہ مغرب کی نماز میں یہ حکم اس لیے نہیں ہے' کیونکہ یا تو نفل طاق ہو جائیں گے' جو ہو نہیں سکتے ہیں یا پھر وہ چار رکعات پڑھ لے گا اور اس صورت میں امام کی مخالفت ہو جائے گی' کیونکہ امام نے تو تین رکعات ادا کی ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص ایسی صورتِ حال میں باجماعت نماز مغرب میں شریک ہو جاتا ہے' تو وہ چار رکعات پوری کرے گا' کیونکہ اس طرح سنت کی موافقت ہو جائے گی اور سنت کی موافقت امام کی موافقت سے زیادہ ضروری ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس طرح کی صورتِ حال میں اگر وہ شخص امام کے ساتھ سلام بھی پھیر لیتا ہے' تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی' اب اُس پر چار رکعات قضاء کرنا لازم ہو گا۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی نماز کی ایک رکعت ادا کر چکا ہو اور اسی دوران جماعت کھڑی ہو جائے تو وہ ایک رکعت اور پڑھ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے' لیکن اگر اُس نے پہلی رکعت میں سجدہ نہیں کیا تھا تو اُس کو توڑ کر امام کے ساتھ شریک ہو جائے' یہی صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہاں جماعت قائم ہونے سے مراد امام کا نماز شروع کرنا ہے' مؤذن کا اقامت کہنا نہیں ہے۔

مسئلہ: جو شخص ظہر کی ایک رکعت امام کے ساتھ ادا کرتا ہے' تمام فقہاء کے نزدیک اُس شخص نے ظہر کی نماز باجماعت ادا نہیں کی' تاہم تمام فقہاء کے نزدیک وہ جماعت کی فضیلت کو پا لے گا اور اگر کوئی شخص تین رکعات امام کے ساتھ ادا کرتا ہے' تو اس پر اتفاق ہے' اُس نے ظہر کی نماز امام کے ساتھ ادا کی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نفل نماز شروع کرتا ہے اور اس دوران فرض کی جماعت کھڑی ہو جاتی ہے' تو جو دوگانہ پڑھ رہا تھا' اُسے مکمل کر لے' اُس میں اضافہ نہ کرے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ظہر یا جمعہ کی سنتیں ادا کر رہا تھا اور ظہر کی جماعت کھڑی ہو گئی یا جمعے کا خطبہ شروع ہو گیا' تو دو رکعات ادا کرنے کے بعد نماز کو ختم کر دے' یہ قول امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے' جبکہ بعض حضرات نے یہ کہا ہے کہ وہ اُس نماز کو پورا کرے گا۔ (ہدایہ) یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: یہی صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

فجر کی سنتیں اور نماز باجماعت کا حکم

مسئلہ: جو شخص امام کو فجر کی باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے پائے اور اُس شخص نے ابھی فجر کی سنتیں ادا نہ کی ہوں تو اگر اُسے یہ اندیشہ ہو کہ ایک رکعت فوت ہو جائے گی اور دوسری رکعت امام کے ساتھ مل جائے گی تو وہ جماعت سے ذرا ہٹ کر فجر کی دو سنتیں ادا کرنے کے بعد نماز باجماعت میں شریک ہو' لیکن اگر اُسے امام کی اقتداء میں دونوں رکعات کے فوت ہو جانے کا اندیشہ ہو' تو وہ پھر سنتیں نہیں پڑھے گا اور امام کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے ایک قول یہ بھی منقول ہے کہ اگر اُس شخص کو قعدہ میں شامل ہونے کی توقع ہو' تو وہ سنتیں پڑھ لے' کیونکہ ان دونوں حضرات کے نزدیک تشہد میں شامل ہونا' رکعت میں شامل ہونے کے برابر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور اذان ہو چکی ہو' تو وہ اب نماز پڑھے بغیر مسجد سے باہر نہ جائے' اگر جاتا ہے' تو ایسا کرنا مکروہ ہو گا' لیکن اگر وہ خود کسی دوسری مسجد کا مؤذن یا امام ہے اور اُس کے وہاں موجود نہ ہونے کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی ہو گی تو اس وجہ سے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: یہ حکم بھی اُس شخص کے لیے ہے' جس نے ابھی وہ نماز ادا نہ کی ہو' اگر وہ شخص پہلے ہی اُس نماز کو ادا کر چکا ہو' تو عشاء اور ظہر کی نماز میں جب تک مؤذن اقامت نہیں کہتا' اُس سے پہلے مسجد سے باہر جانے میں کوئی حرج نہیں ہے' لیکن اگر مؤذن اقامت کہہ دیتا ہے' تو اب مسجد سے باہر نہیں جائے گا اور نفل کی نیت کے ساتھ ان نمازوں میں شامل ہو جائے گا' جبکہ عصر' مغرب اور فجر کی نمازوں کے بارے میں حکم یہ ہے کہ وہ مسجد سے باہر چلا جائے گا۔

اگر وہ مسجد میں رہتا ہے اور جماعت کے ساتھ شریک نہیں ہوتا تو یہ مکروہ ہو گا۔ (محیط سرخسی)

امام کو رکوع کی حالت میں پانا

مسئلہ: اگر کوئی شخص امام کو رکوع کی حالت میں پاتا ہے اور ابھی یہ تکبیر کہہ کر کھڑا ہی ہوا تھا کہ اسی دوران امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو اس شخص کو وہ رکعت نہیں ملی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتا ہے اور امام اُس وقت رکوع کی حالت میں ہوتا ہے' تو ہمارے بعض مشائخ نے کہا ہے کہ اُس شخص کو چاہیے کہ وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور پھر چلتا ہوا صف میں آ کر شامل ہو جائے' تاکہ اُس کی ایک رکعت فوت نہ ہو' ہمارے نزدیک اگر کوئی شخص مسلسل تین قدم ایک ساتھ چلتا ہے' تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی ورنہ مکروہ ہو گی' تاہم اکثر مشائخ کا قول یہ ہے کہ وہ تکبیر نہیں کہے گا تاکہ اسے نماز کے دوران چلنا نہ پڑے۔

مسئلہ: تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ جب کوئی شخص امام کو قیام کی حالت میں پالے اور اسی دوران تکبیر کہہ دے پھر امام رکوع میں چلا جائے لیکن وہ شخص امام کے ساتھ رکوع نہ کرے اور امام کے رکوع کر لینے کے بعد وہ شخص رکوع میں جائے تو اس شخص کو وہ رکعت مل جائے گی اسی طرح تمام فقہاء کا اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص قومہ میں امام کے ساتھ شامل ہوتا ہے تو اسے وہ رکعت نہیں ملے گی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: جب کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو وہ کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے اگر اسے یہ گمان ہو کہ وہ رکوع میں شامل ہو سکتا ہے تو پہلے ثناء بھی پڑھ لے اور اگر عید کی نماز ہو تو اس میں پہلے تکبیریں بھی کہے لیکن اگر اسے یہ اندیشہ ہو کہ رکوع ختم ہو جائے گا تو رکوع میں چلا جائے اور رکوع کے درمیان ہی عید کی تکبیریں کہہ دے۔ (کافی)

مسئلہ: جب کوئی شخص کسی مسجد میں داخل ہوتا ہے اور وہاں نماز ہو چکی ہو تو اگر نماز کا وقت باقی ہو تو فرض سے پہلے جو چاہے نوافل ادا کرلے اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر وقت تنگ ہے تو فرض سے پہلے کوئی نفل ادا نہیں کرے گا البتہ ظہر اور فجر کی سنتیں ادا کرے گا اولیٰ یہ ہے کہ ان سنتوں کو کسی صورت میں بھی نہ چھوڑا جائے خواہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا ہو یا انفرادی ہو لیکن اگر فرض کا وقت ختم ہو جانے کا اندیشہ ہو تو پھر انہیں چھوڑ دے گا۔ (کافی)

•••———•••———•••

871- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ "يَا فُلَانُ أَلَا تُحْسِنُ صَلَاتَكَ أَلَا يَنْظُرُ الْمُصَلِّي كَيْفَ يُصَلِّي لِنَفْسِهِ إِنِّي أُبْصِرُ مِنْ وَرَائِي كَمَا أُبْصِرُ بَيْنَ يَدَيَّ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کی جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم اپنی نماز کو بہتر نہیں کرنا چاہو گے نمازی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیے کہ وہ کس طرح ادا کر رہا ہے کیونکہ میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھ لیتا ہوں جس طرح میں اپنے آگے دیکھتا ہوں۔

84- باب الصَّلَاةِ بَعْدَ الظُّهْرِ

باب: ظہر کے بعد (سنت یا نفل) نماز ادا کرنا

872- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ.

871-اخرجه مسلم في الصلاة، باب الامر بتحسين الصلاة و اتمامها و الخشوع فيها (الحديث 108) . تحفة الاشراف (14334) .

872-اخرجه البخاري في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة و قبلها (الحديث 937) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تفريع ابواب التطوع و ركعات السنة (الحديث 1252) . و الحديث عند: مسلم في الجمعة، باب الصلاة بعد الجمعة (الحديث 71) . و النسائي في الجمعة، صلاة الامام بعد الجمعة (الحديث 1426)، و في الجمعة من الكبرى، الصلاة بعد الجمعة (الحديث 87) تحفة الاشراف (8343) .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے اور اس کے بعد بھی دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ مغرب کے بعد دو رکعات (سنت) اپنے گھر میں ادا کرتے تھے جبکہ عشاء کے بعد دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ جمعہ کے بعد مسجد میں کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے جاتے (اور اپنے گھر میں) دو رکعات (سنت) ادا کیا کرتے تھے۔

85- باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْعَصْرِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ فِي ذَلِكَ

باب: عصر سے پہلے (سنت) نماز ادا کرنا

ابواسحاق کے حوالے سے اس روایت کو نقل کرنے میں نقل کرنے والوں میں اختلاف کا تذکرہ

873- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّكُمْ يُطِيقُ ذَلِكَ قُلْنَا إِنْ لَمْ نُطِقْهُ سَمِعْنَا. قَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَا هُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَا هُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ مِنْ هَا هُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَا هُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا ثِنْتَيْنِ وَيُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِتَسْلِيمٍ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ.

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی نماز کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ ہم نے عرض کی: ہم اس کی طاقت تو نہیں رکھتے لیکن ہم اس کے بارے میں سن تو سکتے ہیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جیسے عصر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو نبی اکرم ﷺ اس وقت دو رکعات ادا کیا کرتے تھے پھر جب سورج اس طرف سے یوں ہوتا تھا جو ظہر کے وقت اس طرف یوں ہوتا ہے تو آپ ﷺ اس وقت چار رکعات ادا کیا کرتے تھے آپ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اس کے بعد دو رکعات ادا کرتے تھے عصر سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے اور ان کے درمیان میں ایک مرتبہ سلام پھیر کر فصل کرتے تھے وہ سلام آپ ﷺ مقرب فرشتوں انبیائے کرام اور ان کی پیروی کرنے والے اہل ایمان اور مسلمانوں پر بھیجا کرتے تھے۔

شرح

اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ جب سورج

873-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب كيف كان تطوع النبي صلى الله عليه وسلم بالنهار (الحديث 598 و 599) . و اخرجه النسائي في الامامة، الصلاة قبل العصر و ذكر اختلاف الناقلين عن ابي اسحاق في ذلك (الحديث 874) بنحوه مختصراً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة، باب ما جاء فيما يستحب من التطوع بالنهار (الحديث 1161) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (10137) .

مشرق کی سمت میں اتنا ہوتا تھا' جتنا عصر کے وقت مغرب کی سمت میں ہوتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مراد یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ چاشت کے وقت دو رکعات نماز ادا کیا کرتے تھے اور زوال سے کچھ پہلے چار رکعات ادا کیا کرتے تھے۔ اس نماز کا نام "نماز اوابین" تھا۔

یہاں فرشتوں پر سلام بھیجنے سے مراد تشہد پڑھنا ہے جیسا کہ اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات نقل کی ہے۔

874 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّهَارِ قَبْلَ الْمَكْتُوبَةِ فَقَالَ مَنْ يُطِيقُ ذٰلِكَ ثُمَّ أَخْبَرَنَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْعَلُ التَّسْلِيمَ فِي آخِرِهِ .

★★ عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کی دن کی نماز کے بارے میں دریافت کیا' جو آپ ﷺ فرض سے پہلے ادا کرتے تھے' تو انہوں نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ پھر انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ سورج بلند ہو جانے کے بعد دو رکعات نماز ادا کرتے تھے' پھر آپ ﷺ نصف النہار سے پہلے چار رکعات ادا کرتے تھے' ان کے آخر میں سلام پھیرا کرتے تھے۔

* * *

874-تقدم في الإمامة، الصلاة قبل العصر وذكر اختلاف الناقلين عن أبي إسحاق في ذلك (الحديث 873) .

11 - كِتَابُ الْإِفْتِتَاحِ

(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)

امام نسائی نے اس کتاب "(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)" میں 89 تراجم ابواب اور 152 روایات نقل کی ہیں' جبکہ مکررات کو حذف کر دیا جائے تو روایات کی تعداد 91 ہوگی۔

1 - باب الْعَمَلِ فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ

باب: نماز کے آغاز کا طریقہ

875 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ ح وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ - عَنْ شُعَيْبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ - وَهُوَ الزُّهْرِيُّ - قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ إِذَا قَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ." فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ." وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِينَ يَسْجُدُ وَلَا حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ نماز کے آغاز میں جب آپ نے تکبیر کہی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' اُس وقت جب آپ نے تکبیر کہی تھی اور انہیں دونوں کندھوں کے برابر لے آئے' جب آپ نے رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو پھر آپ نے ایسا ہی کیا' پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا تو پھر ایسا ہی کیا' پھر آپ نے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ پڑھا پھر جب آپ سجدے میں گئے تو آپ نے ایسا نہیں کیا اور نہ ہی اس وقت ایسا کیا جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تھا۔

شرح

نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنا امام ابوحنیفہ کے نزدیک شرط ہے' جبکہ امام مالک' امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کے نزدیک یہ نماز

875-أخرجه البخاري في الأذان، باب إلى أين يرفع يديه (الحديث 738) . تحفة الأشراف (6841) .

کا رکن ہے۔

جمہور فقہاء نے اسے واجب قرار دیا ہے' جبکہ بعض اہل علم کے نزدیک یہ سنت ہے۔

امام مالک سے یہ روایت نقل کی گئی ہے' اگر کوئی مقتدی تکبیر تحریمہ کہنا بھول جاتا ہے' تو جب وہ رکوع میں جانے کے لئے تکبیر کہے گا' تو یہ تکبیر اس کے لئے تکبیر تحریمہ کی جگہ کفایت کر جائے گی۔

فقہائے حنابلہ اور مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں صرف "اللہ اکبر" کہا جاسکتا ہے۔

امام شافعی اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں "اللہ الاکبر" بھی کہا جاسکتا ہے۔

اس بارے میں امام ابوحنیفہ کا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی بھی ایسے اسم کے ساتھ نماز کا آغاز کیا جاسکتا ہے' جو تعظیم پر مشتمل ہو جیسے اللہ عظیم' اللہ کبیر' اللہ جلیل۔

نماز کی شرائط کے احکام

مسئلہ: نماز کی شرائط ہمارے نزدیک سات ہیں:

احداث سے پاک ہونا' انجاس سے پاک ہونا' ستر عورت ہونا' قبلہ کی طرف رخ ہونا' (نماز کا) وقت ہونا' نیت کرنا' تکبیر تحریمہ کہنا۔ (زاہدی)

طہارت اور ستر عورت کے احکام

مسئلہ: نمازی کے جسم' لباس اور نماز ادا کرنے کی جگہ کا نجاست سے پاک ہونا واجب ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: یہ حکم اس وقت ہے جب اتنی نجاست لگی ہوئی ہو کہ نماز کے لیے مانع ہو اور اس نجاست کو دور کرنے میں اس نجاست سے بڑھ کر کوئی خرابی موجود نہ ہو' یہاں تک کہ اگر اس طرح کی صورت حال درپیش ہو جائے کہ لوگوں کے سامنے ستر کھولے بغیر اس نجاست کو دور نہیں کیا جاسکتا تو اس نجاست کے ہمراہ ہی نماز ادا کر لی جائے گی' ایسی صورت میں اگر کوئی شخص نجاست دور کرنے کے لیے لوگوں کے سامنے ستر کھول لیتا ہے' تو فاسق ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نجاست میں جسم کے ظاہری حصے کا اعتبار کیا جائے گا' اس لیے اگر کوئی شخص آنکھوں میں کوئی نجس سرمہ لگا لیتا ہے' تو اب اس کے لیے آنکھوں کا دھونا واجب نہیں ہوگا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر غلیظہ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ ہو' تو اسے دھونا فرض ہے اور ایسی نجاست کے ہمراہ نماز ادا کرنا باطل ہے' لیکن اگر وہ درہم کی مقدار کے برابر ہو' تو اسے دھونا واجب ہوگا' اس کے ساتھ نماز ادا کرنا جائز ہوگا اور اگر وہ درہم کی مقدار سے کم ہو' تو اسے دھونا سنت ہوگا۔

مسئلہ: اگر خفیفہ نجاست ہو اور زیادہ نہ ہو تو یہ نماز کے جواز میں رکاوٹ نہیں بنتی ہے۔ (مضمرات)

ستر کے احکام

مسئلہ: نماز کے صحیح ہونے کے لیے ستر کو ڈھانپنا شرط ہے' اگر آدمی اس پر قدرت رکھتا ہو۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: مرد کا ستر ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں کے نیچے تک ہے۔

مسئلہ: ہمارے تینوں آئمہ کے نزدیک مرد کی ناف ستر میں شامل نہیں ہوگی اور تمام فقہاء کے نزدیک گھٹنے ستر میں شامل ہوں گے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: آزاد عورت کے چہرے' دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کے علاوہ پورا جسم ستر ہے' یہ بات متون میں تحریر ہے' عورت کے سر کے بال ستر شمار ہوں گے' جو بال لٹکے ہوئے ہوتے ہیں' ان کے بارے میں دو روایات ہیں' صحیح قول کے مطابق وہ بھی ستر میں شمار ہوں گے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کنیز کا ستر وہی ہے جو مرد کا ستر ہوتا ہے' البتہ اس کا پیٹ اور اس کی پیٹھ بھی ستر میں شامل ہوں گے۔

مسئلہ: کنیز کے حکم میں کنیزوں کی تمام اقسام شامل ہوں گی' جن میں ام ولد' مدبرہ' مکاتبہ وغیرہ شامل ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: جو لڑکی قریب البلوغ ہو' اگر وہ سر پر کوئی چیز لیے بغیر نماز پڑھ لے تو استحسان کے پیش نظر اس کی نماز درست قرار دی جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: نماز پڑھتے ہوئے اپنے ستر کو دوسروں سے چھپانا بالاتفاق فرض ہے' البتہ اپنے آپ سے چھپانا اکثر مشائخ کے نزدیک فرض نہیں ہے' اس لیے اگر کوئی شخص صرف قمیص پہن کر نماز ادا کر لیتا ہے' تہبند یا شلوار نہیں پہنتا اور وہ قمیص ایسی ہو کہ گریبان میں دیکھنے سے ستر نظر نہ آتا ہو' تو اکثر مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی' اگر کوئی شخص اندھیری جگہ پر برہنہ ہو کر نماز ادا کرتا ہے اور اس کے پاس کپڑا بھی موجود ہو تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: ایسے باریک کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرنا جس میں سے بدن نظر آتا ہو' ایسی نماز جائز نہیں ہوگی۔ (تبیین)

قابل ستر حصے کا کھل جانا

مسئلہ: قابل ستر حصے میں سے اگر تھوڑا سا حصہ کھول جائے تو وہ معاف ہے' کیونکہ اگر معاف نہ کیا جائے تو اس میں حرج پایا جائے گا' لیکن اگر زیادہ حصہ کھل جائے تو پھر وہ معاف نہیں ہوگا' کیونکہ اس میں حرج بھی نہیں ہوگا اور تھوڑے حصے سے مراد چوتھائی حصے یا اس سے کم حصے کا کھل جانا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کسی شخص کا نماز کے دوران ستر کھل جاتا ہے اور وہ کسی توقف کے بغیر اسی وقت چھپا لیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز جائز ہوگی' لیکن اگر کوئی شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ ایک رکن ادا کر لیتا ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس کی نماز فاسد ہو جائے گی' اسی طرح اگر وہ شخص کھلے ہوئے ستر کے ساتھ اتنی دیر ٹھہرا رہتا ہے' جتنی دیر میں کوئی رکن ادا ہوتا ہے' تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی' البتہ اس مسئلے کے حوالے سے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی تصریح منقول نہیں ہے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: کوئی کنیز اوڑھنی (یعنی سر کی چادر) کے بغیر نماز ادا کر رہی تھی اور نماز کے دوران ہی وہ آزاد ہو گئی تو اگر وہ اسی وقت تھوڑے عمل کے ذریعے سر پر چادر نہیں لیتی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تھوڑے عمل سے مراد یہ ہے کہ ایک ہاتھ کے ذریعے وہ عمل کیا جائے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جس شخص کو جسم ڈھانپنے کے لیے کوئی کپڑا نہیں ملتا، وہ بیٹھ کر نماز ادا کرے گا اور اشارے کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرے گا، اگر وہ کھڑا ہو کر نماز ادا کرتا ہے، تو رکوع اور سجدہ کرے گا، تاہم پہلا طریقہ افضل ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اس بارے میں دن اور رات، گھر اور جنگل سب کا حکم برابر ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اسی طرح کسی شخص کے پاس کپڑا موجود نہیں تھا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص موجود تھا، جس کے پاس لباس تھا تو وہ برہنہ نماز ادا کرے گا اور اگر کسی کو نماز کے درمیان کپڑا مل جاتا ہے، تو وہ از سر نو نماز ادا کرے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اسی طرح اگر کپڑا ملنے کی اُمید ہو، تو نماز کو اس وقت تک مؤخر کر دے گا جب تک اس کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو یہ بالکل اسی طرح ہے جیسے اگر کسی شخص کو نماز ادا کرنے کے لیے پاک جگہ نہیں ملتی، لیکن پاک جگہ ملنے کی اُمید ہو، تو وہ اتنی دیر تک مؤخر کرے گا کہ نماز کے فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (نہایہ)

مسئلہ: اگر مرد ریشمی کپڑا پہن کر نماز پڑھتا ہے، تو اس کی نماز جائز نہیں ہو گی، البتہ اگر اس ریشمی کپڑے کے علاوہ اور کوئی کپڑا نہ ہو، تو پھر برہنہ پڑھنے کی بجائے وہی کپڑا پہن کر نماز پڑھ لی جائے گی۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: مرد کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے، ازار (یعنی تہبند، شلوار یا پاجامہ) قمیض، عمامہ، البتہ اگر مرد ایک ہی کپڑے کے ذریعے پورا جسم ڈھانپ کر نماز پڑھ لیتا ہے، تو کسی کراہت کے بغیر جائز ہو گا، اسی طرح اگر صرف ازار (یعنی پاجامہ، شلوار یا تہبند) پہن کر پڑھ لیتا ہے، تو یہ بھی جائز ہو گا، لیکن ایسا کرنا مکروہ ہو گا۔

مسئلہ: عورت کے لیے بھی یہ بات مستحب ہے کہ وہ تین کپڑے پہن کر نماز ادا کرے، قمیض، ازار (یعنی شلوار، پاجامہ یا تہبند) اور سر پر لینے والی چادر۔ (خلاصہ)

ستر ڈھانپنے والے کپڑے کے پاک ہونے کے احکام

مسئلہ: اگر کسی شخص کو کوئی ایسا کپڑا ملتا ہے، جس کا چوتھائی حصہ پاک تھا اور پھر وہ برہنہ ہو کر نماز ادا کر لیتا ہے، تو یہ جائز نہیں ہو گا، لیکن اگر ایسی صورت حال ہو کہ کپڑا چوتھائی حصے سے کم پاک تھا، یا پورے کا پورا نجس تھا تو اب آدمی کو اختیار ہو گا، اگر وہ چاہے، تو بیٹھ کر برہنہ ہو کر اشارے کے ساتھ نماز ادا کرے، یا اس کپڑے کو پہن کر رکوع اور سجدے کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہی افضل ہے۔ (کافی)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی کو مردار جانور کی کھال ملتی ہے، جس کی دباغت نہیں ہوئی تھی اور اس کھال کے علاوہ ستر ڈھانپنے کے لیے اور کوئی بھی چیز نہیں ہے، تو اس کھال کے ذریعے ستر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہو گا اور اسے پہن کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہو گا۔

(سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر دو مختلف قسم کے کپڑے مل جاتے ہیں، جن میں سے ہر ایک میں درہم کی مقدار سے زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے، تو بہتر یہ ہے کہ وہ کپڑا پہن کر نماز ادا کرے، جس میں دونوں میں سے کم نجاست لگی ہوئی ہو۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جب کوئی شخص دو مختلف طرح کی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے اور وہ دونوں برابر کی حیثیت رکھتے ہیں، تو پھر آدمی کو اختیار ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایک کو اختیار کرے، لیکن اگر ان دونوں میں کچھ اختلاف ہو، تو آسان کو اختیار کرنا چاہیے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے کپڑے پر غلیظ نجاست درہم کی مقدار سے زیادہ لگی ہوئی تھی اور اسے یہ نہیں پتہ چل سکا کہ یہ کب لگی تھی؟ تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سابقہ کسی بھی نماز کا اعادہ نہیں کرے گا، یہی قول صحیح ہے۔ (محیط سرخسی، جوہرہ نیرہ)

قبلہ کی طرف رخ کرنا

مسئلہ: فرض اور نفل نماز، سجدۂ تلاوت اور نماز جنازہ قبلہ کی طرف رخ کیے بغیر ادا نہیں کیے جا سکتے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مکہ میں رہنے والے شخص کا عین خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا لازم ہے۔ (قاضی خان) اس میں اس حوالے سے کوئی فرق نہیں ہو گا کہ نماز ادا کرنے والے شخص اور خانہ کعبہ کے درمیان کوئی دیوار حائل ہے یا نہیں ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہاں تک کہ مکہ میں رہنے والا کوئی شخص اگر اپنے گھر میں نماز ادا کرتا ہے، تو وہ اس طرح ادا کرے گا کہ اگر درمیان میں سے دیواروں اور رکاوٹوں کو ہٹا دیا جائے تو خانہ کعبہ کا کوئی نہ کوئی جزو اس کے منہ کے عین سامنے ہونا چاہیے۔ (کافی)

مسئلہ: تاہم اگر کوئی شخص صرف حطیم کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرے، تو نماز جائز نہیں ہو گی۔ (محیط)

جہتِ قبلہ کا حکم

مسئلہ: جو شخص مکہ سے باہر رہتا ہو، تو اس کا قبلہ خانہ کعبہ کی جہت ہو گی، اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (تبیین)

مسئلہ: خانہ کعبہ کی جہت مختلف شہروں میں بنی ہوئی محرابوں کے ذریعے پتہ چل سکتی ہے جو صحابہ کرام اور تابعین نے بنوائی تھیں اس لیے ہم پر ان کی پیروی کرنا واجب ہے، اگر کسی بستی میں ایسی کوئی عمارت نہ ہو، تو وہاں کے لوگوں سے سمت قبلہ معلوم کی جائے گی، جبکہ دریاؤں اور جنگلات (یعنی ویرانوں) میں ستاروں کی مدد سے قبلہ کی سمت معلوم کی جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: (مکہ کے باہر کے علاقوں کے رہنے والوں کے لیے) خانہ کعبہ کی جہت کی طرف منہ کرنے کا اعتبار ہو گا، عمارت کا اعتبار نہیں ہو گا۔

مسئلہ: (اسی اصول کی بنیاد پر یہ کہا جاتا ہے کہ) گہرے کنویں، پہاڑ پر، اونچے ٹیلے پر اور خانہ کعبہ کی چھت پر نماز ادا کرنا جائز ہے، کیونکہ خانہ کعبہ کے عین اوپر ساتویں آسمان تک اور عین نیچے ساتویں زمین تک جہت قبلہ شمار ہو گی۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر یا اس کی چھت پر نماز ادا کرتا ہے، وہ جس طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھے گا، نماز جائز ہو گی، اگر کوئی شخص خانہ کعبہ کی دیوار پر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے، تو اب اس کا رخ قبلہ کی چھت کی طرف ہونا چاہیے، ورنہ نماز جائز

نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی بیمار صاحبِ فراش ہے اور قبلہ کی طرف رخ نہیں کر سکتا اور اس کے پاس کوئی ایسا شخص بھی موجود نہیں ہے جو اس کا رخ قبلہ کی طرف کروا سکے تو وہ جدھر بھی چاہے اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے (بلکہ جدھر آسانی ہو اُدھر منہ کر کے نماز ادا کر لے)۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی طرح منہ پھیرنے والا شخص موجود ہے لیکن منہ پھیرنے کے نتیجے میں بیمار کو نقصان ہوگا تو بھی یہی حکم ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی شخص کو قبلہ کی طرف رخ کرنے میں کسی قسم کے نقصان کا خوف ہو تو جس جہت کی طرف بھی مڑ کر کے وہ نماز ادا کر سکتا ہو اسی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: خواہ یہ اندیشہ دشمن کا خوف ہو، کسی درندے کا ہو یا چور کا ہو، اسی طرح اگر کوئی شخص دریا میں لکڑی پر تیر رہا ہو اور اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر قبلہ کی طرف رخ کیا تو ڈوب جائے گا تو بھی یہی حکم ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی عذر کے ساتھ کوئی فرض نماز یا عذر کے بغیر نفل نماز سواری پر بیٹھ کر ادا کر رہا ہو تو اس کے لیے یہ جائز ہے کہ سواری کا رخ جس بھی سمت میں ہو، اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: کشتی میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لیے یہ حکم ہے کہ وہ فرض یا نفل نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کرے گا، کشتی میں یہ حکم نہیں ہے کہ اس کا رخ جس سمت میں بھی ہے، اُدھر ہی منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کشتی گھوم جاتی ہے اور وہ شخص نماز ادا کر رہا ہو، تو کشتی کے گھومنے کے ساتھ ہی وہ نماز کے دوران ہی وہ قبلہ کی طرف منہ کرے گا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

سمتِ قبلہ مشتبہ ہونا

مسئلہ: اگر قبلہ کے بارے میں شبہ ہو جاتا ہے اور کوئی ایسا شخص سامنے موجود نہیں جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا سکے تو خود اندازہ لگا کر قبلہ مقرر کر کے اس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی جائے گی۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اگر نماز ادا کر لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس کا گمان غلط تھا تو اب وہ اس نماز کو دوبارہ ادا نہیں کرے گا لیکن اگر نماز کے دوران پتہ چل جاتا ہے، تو پھر وہ نماز کے دوران ہی قبلہ کی طرف منہ کر لے گا اور باقی نماز قبلہ کی طرف منہ کر کے ادا کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: لیکن اگر کوئی ایسا شخص ساتھ موجود ہو، جس سے قبلہ کے بارے میں پتہ کیا جا سکتا ہو، تو اب اپنے اندازے کے ساتھ کسی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنا جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اس طرح کی صورتِ حال میں اگر اس شخص سے پوچھے بغیر اپنے اندازے کے ساتھ نماز ادا کر لی تو اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا کی تھی تو نماز درست ہوگی اور اگر قبلہ کی طرف رخ کر کے ادا نہیں کی تھی تو نماز درست نہیں ہوگی۔ (منیۃ المصلی، شرح طحاوی)

مسئلہ: کسی شخص کے پاس ہونے کی حد یہ ہے کہ اگر بلند آواز میں اسے پکارا جائے تو وہ شخص یہ بات سن لے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ویرانے میں سفر کر رہا تھا اُسے قبلہ کی سمت کے بارے میں شبہ ہو گیا، دو آدمیوں نے اسے اطلاع دی کہ قبلہ فلاں طرف ہے، تو اگر وہ دونوں بھی مسافر ہوں تو پھر ان کے قول پر توجہ نہیں دی جائے گی، لیکن اگر وہ اس جگہ کے رہنے والے ہوں تو اگر ان کا قول مانے بغیر نماز ادا کر لی تو یہ درست نہیں ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ایک شخص نے اپنے اندازے کے ذریعے ایک سمت کو قبلہ تصور کیا، لیکن بعد میں دوسری سمت کی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی تو اب اس پر لازم ہوگا کہ وہ اس نماز کو دوبارہ ادا کرے، اگرچہ دوسری طرف ادا کی جانے والی نماز قبلہ کی طرف رخ کر کے ہی ادا کی گئی ہو۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اسی طرح کی صورتِ حال میں کسی شخص نے کسی ایک سمت میں رخ کر کے نماز ادا کرنا شروع کی، نماز کے دوران اسے شک ہو گیا کہ شاید قبلہ اس طرف نہیں ہے، تو وہ اسی طرح نماز ادا کرتا رہے گا، لیکن جب اسے یقین ہو جائے کہ قبلہ اس طرف نہیں ہے، تو پھر وہ دوبارہ نماز ادا کرے گا، ایک شخص ویرانے میں قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا، اس کے پیچھے آ کر ایک دوسرے شخص نے اندازہ لگائے بغیر محض امام کی اقتداء میں اسی طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی تو اگر امام نے قبلہ کی طرف رخ کر کے ہی نماز ادا کی تھی تو دونوں کی نماز ہو جائے گی ورنہ امام کی نماز ہوگی اور مقتدی کی نہ ہوگی۔ (خلاصہ)

نیت کے احکام

مسئلہ: نیت سے مراد نماز میں داخل ہونے کا ارادہ ہے اور اس کے لیے یہ بات شرط ہے کہ انسان کے ذہن میں یہ بات ہو کہ وہ کون سی نماز ادا کر رہا ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی کہ اگر اس سے پوچھا جائے کہ تم کون سی نماز پڑھنے لگے ہو؟ تو وہ سوچے سمجھے بغیر فوراً جواب دے دے، اگر وہ تامل کیے بغیر جواب نہیں دے سکتا تو نماز جائز نہیں ہوگی، اس بارے میں زبان سے الفاظ ادا کرنے کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص زبان کے ساتھ الفاظ استعمال کر لیتا ہے، اور وہ دل کے ارادے کے ساتھ اکٹھے ہو جائیں تو بہتر ہے۔ (کافی)

مسئلہ: لیکن جس شخص کا ذہن منتشر ہو اس کے لیے زبان سے کہنا کافی ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: نفل، سنت اور تراویح کے لیے محض نیت کر لینا کافی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز تراویح ادا کرتے وقت تراویح یا اس وقت کی سنت یا رات کے نوافل کی نیت کرے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: سنت ادا کرتے ہوئے احتیاط یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی پیروی میں نماز ادا کرنے کی نیت کرے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ فرض اور واجب نماز صرف نماز کی نیت کرنے سے جائز نہیں ہوتی ہیں۔ (غیاثیہ)

مسئلہ: اس کے دل میں یہ یقین ہونا چاہیے کہ وہ آج کے دن کی ہی ظہر یا آج کے دن کی ہی عصر یا اس وقت کی فرض نماز ادا کر رہا ہے۔

مسئلہ: نماز جنازہ میں یہ نیت کی جائے گی کہ نماز اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور دعا اس میت کے لیے ہے۔

مسئلہ: عید کی نماز میں نماز عید کی اور وتر کی نماز میں وتر کی نماز کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: وتر کی نماز میں یہ نیت نہیں کی جائے گی کہ یہ واجب ہے کیونکہ اس کے وجوب میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اس طرح نذر کی نماز ادا کرتے ہوئے اور طواف کے بعد کی دو رکعات ادا کرتے ہوئے تعیین شرط ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: رکعات کی تعداد کی نیت شرط نہیں ہے۔ (شرح الوقایہ)

مسئلہ: اس لیے اگر کوئی شخص پانچ رکعات کی نیت کرتا ہے اور چار رکعات کے بعد بیٹھ جاتا ہے تو یہ جائز ہوگا اور پانچویں رکعت کی نیت لغو شمار ہوگی۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نیت کرتے وقت کعبہ کی طرف رخ کرنا شرط نہیں ہے' یہی قول صحیح ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: قضاء نماز ادا کرتے وقت بھی تعیین شرط ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: دل میں ظہر کی نیت کی تھی اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ جائز ہوگا۔ (قنیہ)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کو تین چیزوں کی نیت ضرور کرنی چاہیے' ایک یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے لیے نماز پڑھ رہا ہے' دوسرا اس بات کا تعین کرلے کہ وہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے؟ اور تیسرا قبلہ کی طرف رخ کرنے کی نیت کرلے تاکہ سب کے نزدیک نماز جائز ہو جائے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: امام کی نیت بھی وہی ہوگی جو تنہا نماز ادا کرنے والے کی ہوتی ہے' اس کے لیے امامت کی نیت کرنا شرط نہیں ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص یہ نیت کرے کہ میں فلاں شخص کی امامت نہیں کروں گا اور وہ شخص اس کے پیچھے آ کر نماز ادا کرلے تو نماز جائز ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: البتہ مقتدی امام کی اقتداء کرنے کی بھی نیت کرے گا' کیونکہ نیت کے بغیر اقتداء درست نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر مقتدی یہی نیت کرتا ہے کہ میں وہی نماز شروع کر رہا ہوں جو امام پڑھ رہا ہے یا میں امام کی نماز کی پیروی کر رہا ہوں تو یہ بھی جائز ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ نیت نماز کے آغاز میں نماز کے ساتھ ہی ہونی چاہیے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: ریاکاری کا فرض نماز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے فرض نماز پڑھنا شروع کرتا ہے اور پھر اس کے دل میں ریا داخل ہو جاتی ہے' تو اس کی نماز اسی طرح ادا ہوگی جس طرح شروع کی تھی' ریاکاری سے مراد یہ ہوتی ہے کہ جب آدمی اکیلا ہو تو نماز ادا نہ کرے اور جب لوگوں کے سامنے ہو' تو ان کو دکھانے کے لیے نماز ادا کرے' لیکن جو شخص لوگوں کے سامنے اچھی طرح سے نماز ادا کرتا ہے اور اکیلے میں اچھی طرح سے نماز ادا نہیں کرتا ہے' تو اسے نماز پڑھنے کا ثواب مل جائے گا' اچھی طرح سے نماز پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔ (مضمرات)

•••——•••——•••

2- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ قَبْلَ التَّكْبِيْرِ

باب: تکبیر کہنے سے پہلے رفع یدین کرنا

876- اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكُوْنَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ - قَالَ - وَكَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوْعِ وَيَفْعَلُ ذٰلِكَ حِيْنَ يَرْفَعُ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَيَقُوْلُ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" ۔ وَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِی السُّجُوْدِ ۔

★★ سالم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے کہ جب آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے' تو آپ نے رفع یدین کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھائے' پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی۔ راوی کہتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے جب رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہی تو بھی ایسا ہی کیا' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو بھی ایسا ہی کیا' پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہا' لیکن آپ نے سجدے میں (یعنی دونوں سجدوں کے دوران) ایسا نہیں کیا۔

شرح

نماز کا طریقہ

نماز کے فرائض

مسئلہ: نماز کا ایک فرض تکبیر تحریمہ ہے اور یہ ہمارے نزدیک شرط ہے' اگر کوئی شخص فرض نماز کے لیے تکبیر تحریمہ کہہ دیتا ہے' تو اب اسے اختیار ہوگا کہ وہ اس کے ذریعے نفل ادا کرلے۔ (ہدایہ) تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا' کیونکہ فرض سے باہر جانے کا جو شروع طریقہ تھا' اس شخص نے اسے ترک کر دیا ہے۔

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک فرض کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے دوسرا فرض ادا نہیں کیا جا سکتا' اسی طرح نفل کی تکبیر تحریمہ کے ذریعے فرض نماز ادا نہیں کی جا سکتی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: تکبیر تحریمہ کہنے کے وقت انسان کے جسم پر نجاست لگی ہوئی تھی' تکبیر تحریمہ کے کہنے کے ساتھ ہی اسے صاف کر دیا یا ستر کھلا ہوا تھا' ساتھ ہی اسے ڈھانپ لیا یا زوال کا وقت ہونے والا تھا' تکبیر تحریمہ کہنے کے ساتھ ہی زوال کا وقت ہو گیا یا تکبیر تحریمہ کہنے سے پہلے قبلہ کی طرف رخ نہیں تھا اور کہنے کے فوراً بعد قبلہ کی طرف رخ کر لیا تو یہ نماز جائز ہوگی۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر نماز کو سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ کے ذریعے شروع کرے تو صحیح ہے' تاہم زیادہ بہتر یہ ہے کہ تکبیر کہہ کر شروع کیا

876- اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 23) . والحديث عند: البخاري في الاذان، باب رفع اليدين اذا كبر و اذا ركع و اذا رفع (الحديث 736) . تحفة الاشراف (6979) .

جائے۔ (تبیین)

مسئلہ: تکبیر کے بغیر نماز شروع کرنے کے بارے میں مشائخ میں اختلاف پایا جاتا ہے' بعض حضرات نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور یہی قول صحیح ہے۔ (ذخیرہ' محیط' ظہیریہ)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اصول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وہ اسماء جو صرف تعظیم کے لیے ہیں ان سے نماز کا آغاز کرنا جائز ہے' جیسے اللّٰہ' الٰہ' سبحان اللّٰہ' لا الٰہ الا اللّٰہ۔ (تبیین)

مسئلہ: الحمد للّٰہ اور تبارک اللّٰہ کا بھی یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اسی طرح اگر اللّٰہ اجل یا اللّٰہ اعظم یا الرحمٰن اکبر کہا تو امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جائز ہوگا' لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا اسم صفت ذکر کیا جاتا ہے اور اسم ذات ذکر نہیں کیا جاتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز درست نہیں ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ' سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر آغاز میں اللّٰھم کہہ دیا تو نماز شروع ہوگی۔ (خلاصہ' قاضی خان)

مسئلہ: اگر صرف اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا اور صفت کا تذکرہ نہ کیا جیسے اللّٰہ کہہ دیا یا الرحمٰن کہہ دیا یا رب کہہ دیا اور مزید کچھ نہ کہا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز شروع ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: پھر اس بارے میں فقہاء کا اختلاف پایا جاتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صرف ان اسماء کے ذریعے نماز شروع کی جا سکتی ہے جو اسماء اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہیں' جن اسماء میں مشترک ہونے کا مفہوم پایا جاتا ہے ان کے ذریعے نماز شروع نہیں کی جا سکتی' تاہم صحیح قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر اسم کے ذریعے نماز شروع ہو جاتی ہے' یہ بات کرخی نے بھی ذکر کی ہے اور مرغینانی نے بھی اسی پر فتویٰ دیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اللّٰھم اغفرلی (اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے) تو اس کی نماز شروع تصور نہیں ہوگی' کیونکہ یہاں خالص تعظیم نہیں پائی جاتی بلکہ بندے کی ضرورت بھی ساتھ ملی ہوئی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اسی طرح استغفر اللّٰہ' اعوذ باللّٰہ' انا للّٰہ' لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ' ماشاء اللّٰہ کہا تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر تعجب کے اظہار کے طور پر اللّٰہ اکبر کہا اور تعظیم کا ارادہ نہیں کیا یا مؤذن کے جواب میں اللّٰہ اکبر کہا تو اس کے ذریعے نماز شروع نہیں ہوگی' اگرچہ نماز کی نیت کر چکا ہو۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لی تو نماز شروع نہیں ہوگی۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز اس وقت شروع شمار ہوگی' جب کھڑے ہو کر تکبیر کہی جائے یا ایسی حالت میں کہی جائے کہ جب انسان رکوع کی بہ نسبت قیام کے قریب ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ کر تکبیر کہہ دے اور پھر کھڑا ہو جائے تو نماز شروع نہیں ہوگی' البتہ نفل کا حکم مختلف ہے کیونکہ اگر آدمی

کو قیام کی قدرت ہو پھر بھی وہ بیٹھ کر نفل شروع کر سکتا ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کی تحریمہ کے ساتھ ہی تکبیر تحریمہ کہہ دینی چاہیے' جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مقتدی کو امام کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنی چاہیے اور فتویٰ ان دونوں کے قول پر ہے۔

مسئلہ: مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور لفظ اللہ قیام کی حالت میں کہا اور لفظ اکبر رکوع میں جا کر کہا تو نماز شروع نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر مقتدی نے امام کو رکوع میں پایا اور کھڑے ہو کر تکبیر کہی لیکن ارادہ یہ کیا کہ رکوع کی تکبیر کہہ رہا ہے' تو بھی نماز جائز ہوگی اور نیت لغو ہو جائے گی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض' قیام کرنا ہے' فرض اور وتر کی نماز میں قیام فرض ہے۔ (جوہرہ نیرہ' سراج الوہاج)

مسئلہ: اتنی تھوڑی سی دیر کے لیے کھڑے ہونا جسے قیام کہا جا سکتا ہو اس کے ذریعے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: کھڑے ہونے کا طریقہ یہ ہوگا کہ اگر کوئی شخص اپنے ہاتھ لمبے کرے تو وہ گھٹنوں تک نہ پہنچ سکیں اور کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں پہ کھڑے ہونا مکروہ ہے' البتہ نماز جائز ہوگی' البتہ عذر ہو تو مکروہ نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ' سراج الوہاج)

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض' قرأت کرنا ہے' یہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فرض ہے اور ایک آیت کی تلاوت کے ذریعے ادا ہو جاتا ہے خواہ وہ آیت چھوٹی ہو۔ (محیط' خلاصہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تاہم صرف ایک چھوٹی آیت کی تلاوت پر اکتفاء کرنے والا گنہگار ہوگا۔ (وقایہ)

مسئلہ: پھر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب کوئی شخص چھوٹی آیت تلاوت کر دے جو چند کلمات پر یا دو کلمات پر مشتمل ہو' جیسے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے:

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَهٗ ثُمَّ نَظَرَهٗ (المدثر: ۲۰-۲۱)

تو اس کے جواز میں مشائخ کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص کوئی ایسی آیت تلاوت کرتا ہے جو صرف ایک کلمے پر مشتمل ہو جیسے لفظ مدھامتان' یا کوئی آیت ایک حرف پر مشتمل ہو جیسے ص' ن' ق۔

مسئلہ: تو اس مسئلے کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے' صحیح یہ ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ (شرح مجمع از ابن الملک' ظہیریہ' سراج الوہاج' فتح القدیر)

مسئلہ: جب کوئی شخص دو رکعات میں ایک طویل آیت کی تلاوت کرے' جیسے آیۃ الکرسی یا قرض کے لین دین سے متعلق (سورۃ البقرہ کی آیت) اس کا کچھ حصہ ایک رکعت میں پڑھ لے' باقی حصہ دوسری رکعت میں پڑھ لے تو تمام فقہاء کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (کافی منیۃ المصلی)

مسئلہ: جہاں تک قرأت کی حد کا تعلق ہے' تو ہم یہ کہتے ہیں کہ حروف کو صحیح ادا کرنا ایک ایسا حکم ہے جو بہت ضروری ہے اگر کوئی شخص حروف زبان کے ذریعے صحیح ادا کرتا ہے' لیکن اسے خود اس کی آواز نہیں آتی تو یہ جائز نہیں ہوگا' عام مشائخ نے اسی کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: یہی قول مختار ہے۔ (سراجیہ) یہی صحیح ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: ذبح کرتے وقت تسمیہ پڑھنے' قسم اُٹھاتے وقت استثناء کرنے' طلاق دینے' غلام آزاد کرنے' ایلاء کرنے' خرید و فروخت میں بھی اسی اصول کے مطابق حکم بیان کیا جائے گا۔

مسئلہ: خواہ وہ دو رکعات والی نماز ہو' تین رکعات والی ہو یا چار رکعات والی ہو' خواہ یہ دونوں رکعات پہلی دو رکعات ہوں یا آخر والی دو ہوں یا دو مختلف رکعات ہوں۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: یہاں تک کہ اگر کوئی شخص ان میں سے کسی ایک رکعت میں بھی قرأت نہیں کرتا یا ایک رکعت میں قرأت کر لیتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شمنی شرح نقایہ)

مسئلہ: وتر اور نوافل کی تمام رکعات میں قرأت کی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نیند کے دوران قرأت کر لیتا ہے' تو صحیح قول کے مطابق یہ جائز نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: کسی عذر کے بغیر فارسی میں تلاوت کرنا جائز نہیں ہوگا' یہ حکم امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' اسی کے مطابق فتویٰ دیا جاتا ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: جبکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک فارسی یا کسی بھی زبان میں تلاوت کرنا جائز ہوگا' یہی قول صحیح ہے' تاہم ایک روایت کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کر لیا تھا' اسی بات پر اعتماد بھی ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کتاب التحقیق میں یہ بات تحریر ہے کہ عام محققین کے نزدیک یہی قول مختار ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔ (شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: اور یہی قول صحیح ہے۔ (مجمع البحرین)

مسئلہ: ان میں سے ایک فرض رکوع کرنا ہے' رکوع میں اتنی مقدار واجب ہے' جس پر لفظ رکوع کا اطلاق کیا جا سکے اور اس حد تک پہنچ جائے کہ بعد میں جب اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے تو وہ گھٹنوں تک پہنچ سکیں۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص قیام سے سجدے میں چلا جاتا ہے اور سنت پر عمل نہیں کرتا' یعنی وہ اونٹ کے بیٹھنے کی طرح سیدھا جھک جاتا ہے' تو یہ جھکنا رکوع کی جگہ جائز ہوگا۔

مسئلہ: اگر کسی کھڑے شخص کی پیٹھ پہلے ہی رکوع کی حد تک جھکی ہوئی ہو' تو وہ رکوع کرنے کے لیے صرف سر کی طرف سے اشارہ کرے گا۔ (خلاصہ' تجنیس)

مسئلہ: رکوع کا وقت قرأت سے فارغ ہونے کے بعد ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (محیط)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض سجدہ کرنا ہے' دوسرا سجدہ بھی پہلے سجدے کی مانند فرض ہے' اس پر اُمت کا اجماع ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سجدہ کرنے کا مکمل سنت طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنی پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر رکھے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دونوں میں سے کسی ایک کو زمین پر رکھتا ہے' تو اگر کسی عذر کی وجہ سے ہو' تو یہ مکروہ نہیں ہوگا' لیکن اگر کسی عذر کے بغیر ہو' تو اگر اس نے اپنی پیشانی رکھی اور ناک نہ رکھی تو اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ جائز ہے' تاہم مکروہ ہے لیکن اگر اس کے برعکس ہو (یعنی صرف ناک رکھی اور پیشانی نہیں رکھی) تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حکم ہے' جبکہ صاحبین کے نزدیک ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا اور فتویٰ بھی اسی بات پر ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنا رخسار یا اپنی ٹھوڑی زمین پر رکھ لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا' نہ ہی عذر کی حالت میں جائز ہوگا' نہ ہی عذر کے بغیر جائز ہوگا' البتہ اگر کوئی شخص معذور ہو' تو وہ اشارے کے ذریعے سجدہ کرے گا' اس طرح سے سجدہ نہیں کرے گا۔ (خزانۃ المفتین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص گھاس' بھُس' روئی' بچھونے' برف پر سجدہ کرتا ہے' تو اگر اس کی پیشانی اور ناک اس پر ٹھہر جاتے ہیں اور اسے ان کی سختی محسوس ہوتی ہے' تو یہ جائز ہوگا' اگر نہیں ٹھہرتے تو جائز نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اگر سجدے کی جگہ' نمازی کے پاؤں کی جگہ سے' کھڑی ہوئی ایک یا دو اینٹوں کے برابر بلند ہو' تو سجدہ جائز ہوگا' اگر اس سے زیادہ بلند ہو' تو سجدہ جائز نہیں ہوگا۔ (زاہدی)

مسئلہ: اینٹ کی حد ایک چوتھائی ذراع (یعنی انگلی سے لے کر کہنی تک کے فاصلے کا چوتھا حصہ) ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے میں ہاتھوں اور گھٹنوں کو زمین پر نہیں رکھتا تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز جائز ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدہ کرتے وقت دونوں پاؤں زمین پر نہیں رکھتا تو یہ جائز نہیں ہوگا اور اگر کسی عذر کے بغیر ایک پاؤں رکھتا ہے' تو کراہت کے ساتھ یہ جائز ہوگا۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: پاؤں رکھنے کا مطلب انگلی رکھنا ہے' اگرچہ ایک ہی انگلی ہو' اگر کسی شخص نے پاؤں کا کنارہ رکھ دیا اور انگلیاں نہ رکھیں' یعنی جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کیا تو اگر ایک پاؤں رکھ لیا تو نماز جائز ہوگی' یہ بالکل اسی طرح ہے' جس طرح کھڑا ہونے والا شخص ایک پاؤں پر نماز ادا کرتا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: نماز کا ایک فرض آخری قعدہ ہے جو تشہد کی مقدار کے برابر ہوتا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: تشہد کے الفاظ التحیات سے لے کر عبدہٗ ورسولہٗ تک ہیں' یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی امام سے پہلے یہ کلمات پڑھ کر فارغ ہو جائے اور کلام کر لے تو اس کی نماز پوری شمار ہوگی۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: فرض اور نفل دونوں نمازوں میں آخری قعدہ فرض ہے' اگر کوئی شخص دو رکعات ادا کر رہا تھا اور ان کے آخر میں بیٹھا نہیں' کھڑا ہو گیا اور چل پڑا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اپنے اختیار سے نماز سے باہر نکلنا فرض نہیں ہے یہی قول صحیح ہے۔ (تبیین، عینی شرح کنز)

نماز کے واجبات کے احکام

مسئلہ: تین یا چار رکعات والی فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض قرأت کرنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص چار رکعات والی نماز کی آخری دو رکعات میں قرأت کرلے لیکن پہلی دو رکعات میں قرأت نہ کرے' یا پہلی دو رکعات میں سے کسی ایک میں قرأت کرلے' اور آخری دو میں سے کسی ایک میں قرأت کرلے اور وہ بھول کر ایسا کرے تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ پڑھنا اور سورۂ فاتحہ کے بعد اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا' یا کسی سورت کے قائم مقام تین چھوٹی' یا ایک بڑی آیت کی تلاوت کرنا' بھی واجب ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: نفل اور وتر کی تمام رکعات میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ کو دوسری سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے۔ (نہر الفائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی یا دوسری سورت میں سورۂ فاتحہ پڑھنی بھول جاتا ہے اور بعد والی سورت پڑھ لیتا ہے پھر اسے یاد آتا ہے' تو وہ پہلے سورۃ الفاتحہ پڑھے گا اور اس کے بعد دوسری سورت پڑھے گا۔ ظاہر الروایہ میں یہی حکم ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص عشاء کی پہلی دو رکعات میں دوسری سورت پڑھ لیتا ہے' لیکن سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اب وہ آخری دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کا اعادہ نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ پڑھ لیتا ہے لیکن دوسری سورت نہیں پڑھتا تو وہ آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھے گا اور اس کے ساتھ کوئی دوسری سورت بھی پڑھے گا اور انہیں بلند آواز میں پڑھے گا' صحیح قول یہی ہے۔ (بحر)

مسئلہ: یہ بات بھی واجب ہے کہ پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ کو ایک ہی مرتبہ پڑھا جائے گا' اس سے زیادہ مرتبہ نہیں پڑھا جائے گا۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں' یا پہلی دو میں سے کسی ایک رکعت میں' سورۂ فاتحہ کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے تو اس پر سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا لیکن اگر کوئی شخص سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد کوئی دوسری سورت پڑھ لے پھر سورۂ فاتحہ پڑھ لے تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔ (ظہیریہ، تجنیس، زاہدی)

مسئلہ: (اصول یہ ہے) نماز میں ہر رکعت میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل جیسے سجدے' اور پوری نماز میں دوبارہ کیے جانے والے ہر فعل یعنی رکعات کی تعداد میں' ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ بھول جاتا ہے اور نماز کے آخر میں وہ سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ جائز ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ مسبوق شخص امام کے فارغ ہونے کے بعد جو نماز ادا کرتا ہے' ہمارے نزدیک اس کی وہ رکعت پہلی شمار ہوتی ہے' اگر ترتیب کو فرض قرار دیا جاتا' تو اس مسبوق کی وہ رکعت آخری رکعت شمار ہوتی۔

مسئلہ: (اصول یہ ہے) جو افعال ہر رکعت میں مکرر نہیں ہوتے ہیں جیسے قیام کرنا' رکوع کرنا یا جو افعال پوری نماز میں مکرر نہیں ہوتے ہیں' جیسے آخری قعدہ۔ ان میں ترتیب فرض ہے' یہاں تک کہ اگر کوئی شخص قیام کرنے سے پہلے رکوع کر لیتا ہے یا رکوع کرنے سے پہلے سجدہ کر لیتا ہے' تو یہ جائز نہیں ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اس بات پر فقہاء کا اتفاق ہے کہ رکوع کے بعد قومہ کرتے ہوئے اعتدال کرنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک واجب نہیں ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: اسی طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے وقت اطمینان سے بیٹھنا بھی واجب نہیں ہے۔ (کافی)

مسئلہ: رکوع کے بعد قومے میں اعتدال کرنا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا ایک روایت کے مطابق صاحبین کے نزدیک واجب ہے۔ (ظہیریہ) اور یہی قول صحیح ہے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ارکان کی تعدیل سے مراد یہ ہے کہ اعضاء کو اتنی پُرسکون حالت میں رکھا جائے کہ جوڑ اپنی جگہ پر آ جائیں اور اس کی کم از کم مقدار ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے کے برابر ہے۔ (عینی شرح کنز، نہر الفائق)

مسئلہ: تشہد کی مقدار کے برابر پہلا قعدہ کرنا واجب ہے' اس وقت جب آدمی چار رکعات یا تین رکعات والی نماز میں دوسری رکعت کا دوسرا سجدہ کرنے کے بعد بیٹھتا ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: آخری قعدہ میں تشہد پڑھنا واجب ہے' اسی طرح پہلے قعدہ میں بھی (واجب ہے) یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: یہی قول زیادہ بہتر ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: تشہد کے کلمات یہ ہیں:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

"ہر طرح کی زبانی' جسمانی اور مالی عبادات اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں' اے نبی! آپ پر سلام ہو' اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں نازل ہوں' ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے تمام نیک بندوں پر بھی سلام ہو' میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ (زاہدی)

مسئلہ: یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات ہیں اور انہیں اختیار کرنا زیادہ بہتر ہے' اس تشہد کے مقابلے میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: یہ بات ضروری ہے کہ آدمی تشہد کے ان کلمات کو اپنی طرف سے ادا کرنے کا ارادہ کرے' یعنی وہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی گزارش پیش کر رہا ہے' نبی اکرم ﷺ پر' اپنے آپ پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام بھیج رہا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: (سلام پھیرتے وقت) لفظ سلام بولنا واجب ہے۔ (کنز)

مسئلہ: وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا اور عیدین کی تکبیرات بھی واجب ہیں' یہی قول صحیح ہے' یہاں تک کہ انہیں ترک کرنے پر سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' جن نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہیں' ان میں بلند آواز میں قرأت کرنا اور جن میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' ان میں پست آواز میں قرأت کرنا واجب ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص امامت کر رہا ہو' تو فجر کی دونوں رکعات میں' جبکہ مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعات میں بلند آواز میں قرأت کرے گا اور آخری رکعات میں پست آواز میں قرأت کرے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: امام ظہر اور عصر کی نماز میں پست آواز میں قرأت کرے گا' خواہ عرفہ میں موجود ہو۔

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں امام بلند آواز میں قرأت کرے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام تراویح کی نماز اور ان کے بعد ادا کیے جانے والے وتر کی نماز میں بلند آواز میں قرأت کرے گا۔

مسئلہ: جب کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو اگر وہ کوئی ایسی نماز ہو' جس میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے تو وہ لازمی طور پر اس میں پست آواز میں قرأت کرے گا' یہی قول صحیح ہے' لیکن اگر وہ کوئی ایسی نماز ہے' جس میں بلند آواز میں قرأت کی جاتی ہے' تو اب آدمی کو اختیار ہے (اگر وہ چاہے' تو بلند آواز میں کرلے اگر چاہے' تو پست آواز میں کرلے) تاہم بلند آواز میں کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے لیکن اتنی بلند آواز نہیں کی جائے گی' جتنی امام کی ہوتی ہے کیونکہ وہ شخص کسی دوسرے کو قرأت نہیں سنانا چاہتا۔ (تبیین)

مسئلہ: امام بلند آواز میں قرأت کرتے وقت اپنے آپ کو مشقت کا شکار نہ کرے۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر امام لوگوں کی ضرورت سے زیادہ بلند آواز کر لیتا ہے' تو یہ بُرا ہے کیونکہ امام کے آواز بلند کرنے کا مقصد صرف لوگوں کو قرأت سنانا ہے تاکہ وہ اسکی قرأت میں غور و فکر کریں تاکہ انہیں حضوریٔ قلب نصیب ہو۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: اگر ذکر (یعنی تکبیر کہنا) نماز کے لیے واجب ہو' تو اسے بلند آواز میں کہا جائے گا جیسے نماز کے آغاز میں کہی جانے والی تکبیر اور اگر وہ فرض نہ ہو' بلکہ اسے علامت کے لیے مقرر کیا گیا ہو' تو بھی اسے بلند آواز میں کہا جائے گا' جیسے جھکتے وقت اور اُٹھتے وقت ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتے وقت کہی جانے والی تکبیرات ہیں' یہ اس وقت ہے جب آدمی امامت کر رہا ہو جہاں تک تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے یا امام کی اقتداء میں نماز ادا کرنے والے شخص کا تعلق ہے' تو وہ بلند آواز میں یہ تکبیرات نہیں کہیں گے۔

مسئلہ: اگر تکبیرات بعض نمازوں کے ساتھ مخصوص ہوں' جیسے عیدین کی تکبیرات ہیں' تو انہیں بلند آواز میں کہا جائے گا' قنوت کا بھی یہی حکم ہے' اہل عراق کا یہی مذہب ہے اور صاحب ہدایہ نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ اسے پست آواز میں کہا جائے گا' اس کے علاوہ جتنا بھی ذکر ہے' اسے بلند آواز میں نہیں کیا جائے گا جیسے تشہد کے کلمات پڑھنا' آمین کہنا (رکوع اور سجدے میں) تسبیح پڑھنا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: دن کے نوافل ادا کرتے وقت لازمی طور پر پست آواز میں قرأت کی جائے گی اور رات کے نوافل میں آدمی کو اختیار ہے (اگر چاہے' تو بلند آواز میں قرأت کرے اگر چاہے' تو پست آواز میں کرے)۔ (زاہدی)

مسئلہ: آواز کے بلند ہونے اور پست ہونے کی حد کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' فقیہ ابوجعفر اور شیخ ابوبکر محمد بن فضل یہ کہتے ہیں: بلند آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص بھی اسے سن سکے اور پست آواز ہونے کی کم از کم مقدار یہ ہے کہ آدمی خود اسے سن سکے' اسی قول پر اعتماد کیا گیا ہے۔ (محیط) یہی قول صحیح ہے۔ (وقایہ' نقایہ) اکثر مشائخ نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (زاہدی)

نماز کی سنتیں' اس کے آداب' اس کا طریقہ

نماز کی سنتیں: تکبیر تحریمہ کے لیے رفع یدین کرنا' انگلیوں کو کھولنا' تکبیر کہتے وقت امام کا آواز بلند کرنا' ثناء پڑھنا' تعوذ پڑھنا' تسمیہ پڑھنا' پست آواز میں آمین کہنا' دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا' رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا' رکوع میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا' دونوں ہاتھوں کے ذریعے گھٹنوں کو تھامنا' انگلیوں کو کشادہ رکھنا' سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہنا اور سجدے سے اُٹھتے وقت بھی تکبیر کہنا' سجدہ سے فی نفسہٖ اٹھنا بھی سنت ہے' سجدہ میں تین مرتبہ تسبیح پڑھنا' دونوں ہاتھ دونوں گھٹنے زمین پر رکھنا' بیٹھتے وقت بائیں پاؤں کو بچھانا اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لینا' قومہ کرنا' دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اسی طرح ان کے دوران (یعنی قومہ اور جلسہ کے دوران) اطمینان کرنا بھی سنت ہے' جو ایک مرتبہ سبحان اللہ کہنے (یا ایک مرتبہ تسبیح پڑھنے) کے برابر ہوگا۔ (شرح منیہ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا اور دعا مانگنا (بھی سنت ہیں) نماز کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ آدمی قیام کے دوران سجدے کی جگہ پر نظر رکھے' رکوع کے دوران پاؤں کے اوپر والے حصے کی طرف نظر رکھے' سجدہ کرتے ہوئے ناک کے سرے پر نظر رکھے' قعدہ کے دوران اپنی گود میں نظر رکھے اور سلام پھیرتے وقت دائیں کندھے پر اور دوسری مرتبہ سلام پھیرتے وقت بائیں کندھے پر نظر رکھے' نماز کے دوران جمائی آ جائے تو اپنے منہ کو بند رکھے' تکبیر کہتے وقت دونوں ہتھیلیاں آستینوں سے باہر رکھے اور جہاں تک ممکن ہو کھانسی روکنے کی کوشش کرے۔ (بحرالرائق)

•••———•••———•••

3 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حَذْوَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا

877 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

877-اخرجه البخاري في الاذان، باب رفع اليدين في التكبيرة الاولى مع الافتتاح سواء (الحديث 735) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب رفع اليدين حذو المنكبين عند الرفع من الركوع (الحديث 1056)، و باب ما يقول الامام اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (6915) .

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ وَقَالَ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" . وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ .

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھایا کرتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو بھی ان دونوں کو اسی طرح اُٹھایا کرتے تھے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اُس کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد کی اے اللہ پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پڑھا۔

نبی اکرم ﷺ نے سجدوں کے درمیان ایسا نہیں کیا۔

شرح

امام ابن قدامہ حنبلی تحریر کرتے ہیں: ہمارے علم کے نزدیک اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ نماز کے آغاز میں رفع یدین کرنا مستحب ہے۔

- اس کے بعد ابن قدامہ نے اس کی دلیل نقل کی ہے اس کے بعد وہ بیان کرتے ہیں۔

نمازی کو اس بارے میں اختیار کہ وہ دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرے یا کندھوں کے مقابل تک بلند کر لے اس اختیار کی وجہ یہ ہے کہ یہ دونوں صورتیں نبی اکرم ﷺ سے منقول ہیں۔

کندھوں تک ہاتھ اٹھانے کی حدیث حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔

جبکہ کانوں کی لو تک ہاتھ بلند کرنے کی حدیث حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

اس کے بعد ابن قدامہ نے یہ دونوں روایات نقل کی ہیں پھر وہ بیان کرتے ہیں: اکثر اہل علم نے حضرت ابووائل اور حضرت مالک بن حویرث کے حوالے سے منقول حدیث پر عمل کیا ہے تاہم امام احمد بن حنبل پہلی حدیث کی طرف زیادہ مائل ہیں۔

یہ دونوں طرح کی روایات امام نسائی نے اگلے ابواب میں نقل کر دی ہیں۔

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: مالکیوں کے علاوہ دیگر تمام جمہور اس بات کے قائل ہیں: تکبیر تحریمہ کہہ دینے کے بعد سنت یہ ہے کہ نمازی اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہتھیلی اور کلائی کی پشت پر رکھے۔

اس کی دلیل حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول یہ حدیث ہے۔

4 - باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ حِيَالَ الْأُذُنَيْنِ

باب: دونوں کانوں کے برابر رفع یدین کرنا

878 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذَتَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهَا قَالَ "آمِينَ" . يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ .

★★ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے نماز کا آغاز کیا تو تکبیر کہی اور رفع یدین کیا یہاں تک کہ آپ نے دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھا لیے پھر آپ نے سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کی جب آپ سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے بلند آواز میں آمین کہا۔

879 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ نَصْرَ بْنَ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا صَلَّى رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حِيَالَ أُذُنَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ .

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں شامل ہیں وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نماز پڑھتے ہوئے جب تکبیر کہتے تھے تو رفع یدین کرتے ہوئے دونوں ہاتھ دونوں کانوں تک بلند کیا کرتے تھے پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (اس وقت بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

880 - أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحِينَ رَكَعَ وَحِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ حَتّٰى حَاذَتَا فُرُوعَ أُذُنَيْهِ .

878- انفرد به النسائی ۔ تحفة الاشراف (11763) .

879- اخرجه مسلم فی الصلاة، باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین مع تکبیرة الاحرام و الرکوع وفی الرفع من الرکوع و انه لا یفعله اذا رفع من السجود (الحدیث 25 و 26) . واخرجه ابو داؤد فی الصلاة، باب من ذکر انه یرفع یدیه اذا قام من الثنتین (الحدیث 745) بنحوه . واخرجه النسائی فی الافتتاح، رفع الیدین حیال الاذنین (الحدیث 880) و رفع الیدین للرکوع حذاء فروع الاذنین (الحدیث 1023) . و فی التطبیق، باب رفع الیدین حذو فروع الاذنین عند الرفع من الرکوع (الحدیث 1055)، و باب رفع الیدین للسجود (الحدیث 1084) . و اخرجه ابن ماجه فی اقامة الصلاة و السنة فیها، باب رفع الیدین اذا رکع و اذا رفع راسه من الرکوع (الحدیث 859) بنحوه . و الحدیث عند النسائی فی التطبیق، باب رفع الیدین عند الرفع من السجدة الاولی (الحدیث 1142) . تحفة الاشراف (11184) .

880- تقدم فی الافتتاح، رفع الیدین حیال الاذنین (الحدیث 879) .

★★ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا جب آپ نے نماز شروع کی تو آپ نے دونوں ہاتھ بلند کیے پھر جب آپ ﷺ رکوع میں گئے اور جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو بھی دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کیے۔

5- باب مَوْضِعِ الْإِبْهَامَيْنِ عِنْدَ الرَّفْعِ

باب: رفع یدین کے وقت انگوٹھا رکھنے کی جگہ

881 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيْفَةَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى تَكَادَ اِبْهَامَاهُ تُحَاذِيْ شَحْمَةَ اُذُنَيْهِ.

★★ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نماز شروع کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ نے رفع یدین کیا' تو آپ کے دونوں انگوٹھے آپ کے کانوں کی لو کے برابر تھے۔

6- باب رَفْعِ الْيَدَيْنِ مَدًّا

باب: رفع یدین میں ہاتھوں کو بلند کرنا

882 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سَمْعَانَ قَالَ جَاءَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِيْ زُرَيْقٍ فَقَالَ ثَلَاثٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهِنَّ تَرَكَهُنَّ النَّاسُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي الصَّلَاةِ مَدًّا وَّيَسْكُتُ هُنَيْهَةً وَّيُكَبِّرُ اِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ.

★★ سعید بن سمعان بیان کرتے ہیں: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بنو زریق کی مسجد میں تشریف لائے اور بولے: تین چیزیں ایسی ہیں' جن پر نبی اکرم ﷺ عمل کیا کرتے تھے' لیکن اب لوگوں نے انہیں ترک کر دیا ہے: نماز کے دوران (ہاتھوں کو) اچھی طرح بلند کرنا اور (تکبیر کہنے کے بعد) تھوڑی دیر کے لیے خاموشی اختیار کرنا اور سجدے میں جاتے ہوئے اور سجدے سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

7- باب فَرْضِ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى

باب: پہلی تکبیر کا فرض ہونا

883 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ

881- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 737) بنحوه . تحفة الاشراف (11759) .

882- اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (الحديث 753) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في نشر الاصابع عند التكبير (الحديث 240) مختصراً . تحفة الاشراف (13081) .

اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ "ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَرَجَعَ فَصَلّٰى كَمَا صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ". فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ. قَالَ "اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے' پھر ایک شخص آیا' اس نے نماز ادا کرنا شروع کی (نماز پڑھ کر) وہ آیا اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ شخص واپس گیا' اس نے اسی طرح نماز ادا کی جس طرح پہلے ادا کی تھی' پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا' نبی اکرم ﷺ کو سلام کیا' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو! تم واپس جا کر نماز ادا کرو' کیونکہ تم نے نماز ادا نہیں کی۔ اس طرح اس شخص نے تین مرتبہ کیا' پھر اس شخص نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے! میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا' آپ ﷺ اس کا طریقہ مجھے تعلیم کریں۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو سب سے پہلے تکبیر کہو' پھر تمہیں قرآن کا جو حصہ یاد ہو اس کی قرأت کرو' پھر رکوع میں جاؤ اور اطمینان سے رکوع کرو' پھر اپنے سر کو اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ' پھر سجدے میں جاؤ اور اطمینان سے سجدہ کرو' پھر اٹھو اطمینان سے بیٹھ جاؤ' اسی طرح پوری نماز ادا کرو"۔

شرح

نماز کا طریقہ

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز پڑھنا چاہے' تو پہلے وہ تکبیر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں تک بلند کرے' یہاں تک کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی لو کے برابر آ جائیں اور اس کی انگلیوں کے کنارے کانوں کے کناروں کے برابر آ جائیں۔ (تبیین)

مسئلہ: آدمی تکبیر کہتے وقت اپنے سر کو جھکائے گا نہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: فقیہ ابوجعفر کہتے ہیں: آدمی کی ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا' اس کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں گی اور جب وہ اتنی

883- اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام والماموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 757)، و باب امر النبي صلى الله عليه وسلم الذي لا يتم ركوعه بالاعادة (الحديث 793) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة و لا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 45) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود . (الحديث 856) . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في وصف الصلاة (الحديث 303) . والحديث عند: البخاري في الاستئذان، باب من رد فقال: عليك السلام (الحديث 6252) . تحفة الاشراف (14304) .

بلند ہو جائیں کہ اس کے انگوٹھے کانوں کی لَو کے برابر ہو جائیں تو وہ تکبیر کہہ دے گا۔ شمس الائمہ فرماتے ہیں: عام مشائخ نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: تکبیر کہنے سے پہلے ہاتھ بلند کیے جائیں گے، یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: دعائے قنوت کے وقت کہی جانے والی تکبیر اور عیدین کی نماز کی تکبیرات کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: ان تکبیروں کے علاوہ رفع یدین نہیں کیا جائے گا۔ (اختیار شرح مختار)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان کے علاوہ (دیگر مقامات پر) رفع یدین کر لیتا ہے، تو ہمارے نزدیک اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی، یہی قول صحیح ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: خاتون اپنے کندھوں تک ہاتھ بلند کرے گی، یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ، تبیین)

مسئلہ: جب آدمی دونوں ہاتھ بلند کرے گا تو اس کی انگلیاں مکمل طور پر ملی ہوئی بھی نہیں ہوں گی اور مکمل طور پر کھلی ہوئی بھی نہیں ہوں گی بلکہ وہ انہیں عام حالت کے مطابق چھوڑ دے گا جو مکمل بند ہونے اور مکمل کھلی ہونے کے درمیان کی ہوتی ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: یہی قول معتمد ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تکبیر کہتا ہے اور رفع یدین نہیں کرتا، یہاں تک کہ تکبیر سے فارغ ہو جاتا ہے، تو اب وہ رفع یدین نہیں کرے گا۔

مسئلہ: اگر تکبیر کہنے کے دوران اسے یہ بات یاد آ جاتی ہے، تو رفع یدین کرے گا، اگر مسنون مقام تک ہاتھ بلند کرنا اس کے لیے ممکن نہ ہو تو جہاں تک ممکن ہو وہاں تک ہاتھ اُٹھائے گا، اگر دونوں ہاتھوں میں سے صرف ایک ہاتھ کو اُٹھانا اس کے لیے ممکن ہو تو اسے ہی اُٹھائے گا، اگر اس شخص کے لیے یہ بات ممکن ہی نہ ہو کہ وہ مسنون مقام تک رفع یدین کرے، لیکن اس کے لیے ممکن ہو کہ وہ اس سے اوپر تک ہاتھ اُٹھا سکتا ہے، تو وہ اسی طرح رفع یدین کرے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: المبسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اگر کوئی شخص لفظ "اللہ" کے "الف" کو کھینچ لیتا ہے، تو وہ نماز شروع کرنے والا شمار نہیں ہو گا بلکہ اس کے کافر ہو جانے کا اندیشہ ہے، اگر وہ جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص "اکبر" کے "الف" کو کھینچ لیتا یا اس کی "ب" کو کھینچ لیتا ہے، تو بھی وہ نماز شروع کرنے والا شمار نہیں ہو گا، اگر کوئی شخص لفظ "اللہ" کی آخر میں آنے والی "ہ" کو کھینچ لیتا ہے، تو یہ لغوی طور پر غلط ہے، اسی طرح اگر کوئی شخص "اکبر" کی "ر" کو کھینچ لیتا ہے، تو بھی یہی حکم ہے، البتہ "اللہ" کے "لام" کو کھینچنا درست ہے جبکہ لفظ "اللہ" کے "ہ" پر جزم پڑھنا غلط ہے۔ (فتح القدیر)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھ لے گا، جب وہ تکبیر سے فارغ ہو گا، محیط میں امام خواہرزادہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔ (نہایہ)

مسئلہ: عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے گی۔ (منیہ)

مسئلہ: ہر وہ قیام جس میں کوئی مسنون ذکر ہوتا ہے، اس میں سنت یہی ہے کہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھا جائے گا، جیسے ثناء پڑھتے ہوئے، قنوت پڑھتے ہوئے، نماز جنازہ پڑھتے ہوئے اور ہر وہ ایسا قیام جس میں مسنون ذکر نہیں ہوتا جیسے عیدین کی تکبیرات کے درمیان کا قیام ہے، اس میں سنت یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے۔ (نہایہ)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: شمس الائمہ سرخسی، صدر کبیر برہان الائمہ اور صدر شہید حسام الدین نے اس کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس بات پر اتفاق ہے کہ رکوع کے قومہ کے دوران آدمی اپنے ہاتھ کھلے رکھے گا، یہاں ذکر انتقال کی حالت میں ت کے طور پر ہے، قومہ کے لیے نہیں ہے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابو المکارم)

مسئلہ: اکثر مشائخ نے (ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھتے وقت) محض ہاتھ رکھنے اور مکمل پکڑنے کے درمیانی درجے کو مستحسن قرار دیا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ آدمی اپنی دائیں ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہتھیلی کے اوپر والے حصے پر رکھے گا اور شہادت کی انگلی اور سب سے چھوٹی انگلی کے ذریعے کلائی کو پکڑے گا، جبکہ باقی انگلیوں کو کلائی پر کھلا رہنے دے گا، قیام کے دوران آدمی کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کے برابر فاصلہ ہونا چاہیے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس کے بعد آدمی ثناء پڑھے گا:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

"تو پاک ہے، اے اللہ! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے، تیرا اسم برکت والا ہے، تیری بزرگی عظیم ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔ (الہدایہ)

مسئلہ: خواہ آدمی امامت کر رہا ہو، خواہ اقتداء میں نماز ادا کر رہا ہو، خواہ تنہا نماز ادا کر رہا ہو (وہ ثناء پڑھے گا)۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: کتاب الاصل (یعنی مبسوط امام محمد) اور نوادر میں لفظ جل ثناؤک مذکور نہیں ہے۔ (محیط)

مسئلہ: اس لیے آدمی فرض نماز میں یہ کلمات ادا نہیں کرے گا، تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد یا ثناء پڑھنے کے بعد توجیہ نہ کرے۔ (شرح نقایہ از الشیخ ابو المکارم)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ تکبیر سے پہلے بھی توجیہ نہ کرے تاکہ وہ نیت کے ساتھ نہ مل جائے، یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: توجیہ سے مراد یہ کلمات پڑھنا ہے:

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ٥

"میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر دیا، جس نے آسمان اور زمین کو درست طریقے سے پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں"۔

اس کے بعد آدمی تعوذ پڑھے گا، اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی یہ پڑھے گا:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

"میں مردود شیطان (کے شر) سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں"۔

یہی الفاظ مختار ہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اسی کے مطابق فتویٰ دیا گیا ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: سنت یہ ہے کہ اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا' ہمارے علماء کے نزدیک مذہب یہی ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: یہ تعوذ قرأت سے متعلق ہے' ثناء سے متعلق نہیں ہے' یہ حکم امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہے' اس کی وجہ ہے کہ مسبوق شخص جب باقی رہ جانے والی رکعات ادا کرنے کے لیے کھڑا ہوگا تو وہ اسے پڑھے گا' لیکن مقتدی اسے نہیں پڑھے گا' عیدین کی (پہلی رکعت میں) عید کی تین تکبیرات کہہ دینے کے بعد تعوذ پڑھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اکثر متون میں بھی یہی تحریر ہے۔

مسئلہ: تعوذ صرف نماز کے آغاز میں پڑھا جائے گا' بعد میں نہیں پڑھا جائے گا' اگر کوئی شخص نماز کا آغاز کرتا ہے اور تعوذ پڑھنا بھول جاتا' یہاں تک کہ سورۂ فاتحہ پڑھنی شروع کر دیتا ہے' تو اب بعد میں وہ تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: پھر آدمی بسم اللہ پڑھے گا اور اسے پست آواز میں پڑھے گا' یہ قرآن کی ایک آیت ہے جو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لیے نازل ہوئی ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اس کے (یعنی بسم اللہ کے) ذریعے قرأت کا فرض ادا نہیں ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق ہر رکعت کے آغاز میں بسم اللہ پڑھی جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ اور بعد والی سورت کے درمیان بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی۔ (وقایہ نقایہ) یہی قول صحیح ہے۔

(بدائع الصنائع جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: (پھر بسم اللہ کے بعد) آدمی سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: جب سورۂ فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوگا تو آمین کہے گا اور اس میں سنت یہ ہے کہ پست آواز میں آمین کہے۔ (محیط)

مسئلہ: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص اور امام کا حکم برابر ہے' مقتدی کا بھی یہی حکم ہے۔ (زاہدی)

مسئلہ: آمین کہنے میں دو لغت ہیں' ایک مد کے ساتھ ہے اور ایک قصر کے ساتھ ہے اور اس کا مطلب ہے: تو اس دعا کو قبول کرلے۔

مسئلہ: آمین کہتے ہوئے (میم پر) شد پڑھنا انتہائی فحش غلطی ہے' اگر کوئی شخص آمین کو مد کے ساتھ کہتا ہے اور پھر میم پر شد پڑھتا ہے' تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی' اسی بات پر فتویٰ ہے' اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قرآن میں موجود ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کی جاتی ہے' جیسے ظہر یا عصر کی نماز ہے' تو اس میں اگر کوئی مقتدی امام کی زبانی ولا الضالین سن لیتا ہے' تو بعض مشائخ اس بات کے قائل ہیں کہ آمین نہیں کہے گا جبکہ شیخ ابوجعفر ہندوانی نے یہ بات کی

ہے کہ مقتدی آمین کہے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جمعہ اور عیدین کی نماز میں اگر مقتدی دوسرے مقتدیوں کی زبانی آمین سن لیتا ہے' تو امام ظہیر الدین کے قول کے مطابق وہ بھی آمین کہہ دے گا۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی ایک سورت یا تین (چھوٹی) آیات ملائی جائیں گی۔ (شرح منیہ از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: ایک بڑی آیت' تین چھوٹی آیات کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (تبیین)

رکوع کا طریقہ

مسئلہ: جب آدمی قرأت کر کے فارغ ہو جائے گا' اس وقت رکوع میں چلا جائے گا' یعنی قیام سے رکوع میں جائے گا' یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ آدمی جھکتے ہوئے تکبیر کہے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی قول صحیح ہے۔ (معراج الدرایہ)

مسئلہ: تکبیر کا آغاز جھکنے کے ساتھ ہونا چاہیے اور تکبیر کا اختتام بھی جھکنے سے فراغت کے ساتھ ہونا چاہیے' یعنی اس وقت جب انسان مکمل طور پر رکوع میں چلا گیا ہوتا ہے۔ (محیط)

مسئلہ: امام رکوع وغیرہ میں جانے کے لیے جو تکبیر کہے گا' وہ بلند آواز میں کہے گا۔ ظاہر الروایہ سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تکبیر میں اللہ اکبر کہتے ہوئے "ر" پر جزم کرے گا۔ (نہایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں گھٹنوں پر رکھے گا۔ (ہدایہ' بدائع)

مسئلہ: گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر دونوں انگلیاں کھلی رکھی جائیں گی' نماز میں اسی وقت میں انگلیوں کو مکمل طور پر کشادہ رکھنا مستحب ہے' جبکہ سجدے میں انگلیوں کو مکمل طور پر بند رکھنا مستحب ہے' ان کے علاوہ یہ حکم کسی بھی موقع کے لیے نہیں ہے' باقی تمام مقامات پر انگلیوں کو اپنی درمیانی حالت میں رکھا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران پشت اس طرح سیدھی ہونی چاہیے کہ اس پر اگر پانی کا پیالہ رکھا جائے تو وہ ٹھہر جائے' رکوع میں سر کو جھکایا بھی نہیں جائے گا اور اُٹھایا بھی نہیں جائے گا' یعنی سر انسان کی پشت کے برابر مکمل سیدھا ہونا چاہیے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: رکوع کے دوران گھٹنوں کو کمان کی طرح جھکانا مکروہ ہے' تاہم خاتون رکوع کے دوران زیادہ جھک جائے گی اور اپنے ہاتھوں کو پر سہارا نہیں دے گی اور انگلیوں کو کھولے گی نہیں' بلکہ بند رکھے گی' البتہ گھٹنوں پر رکھ لے گی اور گھٹنوں کو جھکائے رکھے گی اور بازو کو جسم سے علیحدہ نہیں کرے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: رکوع میں سبحان ربی العظیم تین مرتبہ پڑھا جائے گا' یہ اس کی کم از کم مقدار ہے' اگر کوئی شخص رکوع میں بالکل بھی تسبیح نہیں پڑھتا یا صرف ایک مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو یہ جائز ہے' تاہم ایسا کرنا مکروہ ہوگا۔

مسئلہ: جب آدمی اطمینان سے رکوع کرے گا تو اس کے بعد سر اُٹھائے گا‘ اگر اطمینان کے ساتھ نہیں کرے گا تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اس کی نماز درست ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر امام ہے‘ تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے گا اور اگر مقتدی ہے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ وہ ربنا لك الحمد پڑھے گا‘ سمع اللہ لمن حمدہ نہیں پڑھے گا‘ لیکن اگر وہ شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہے تو صحیح قول کے مطابق اس کے لیے بہتر یہ ہے کہ وہ دونوں کلمات پڑھ لے۔ (محیط)

مسئلہ: اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ جب آدمی اُٹھ رہا ہوگا‘ اس وقت سمع اللہ لمن حمدہ کہے گا اور جب ٹھیک کھڑا ہوگا تو ربنا لك الحمد کہہ دے گا۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب آدمی سیدھا کھڑا ہو جائے گا تو تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلا جائے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: سجدے میں تین مرتبہ سبحان ربی الاعلی پڑھا جائے گا‘ یہ اس کی کم از کم مقدار ہے۔ (محیط)

مسئلہ: رکوع اور سجدے کی تسبیح کو تین سے زیادہ مرتبہ پڑھنا مستحب ہے‘ لیکن طاق تعداد پر ختم کرنا چاہیے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کم از کم تین مرتبہ تسبیح پڑھنی چاہیے‘ درمیانی مقدار پانچ مرتبہ ہے اور زیادہ سے زیادہ سات مرتبہ ہے‘ لیکن اگر آدمی امامت کر رہا ہو تو اس وقت اسے زیادہ تسبیح نہیں پڑھنی چاہیے تاکہ مقتدی دل گرفتہ نہ ہو جائیں۔ (ہدایہ)

سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ جب آدمی سجدہ کرنے کا ارادہ کرے گا تو پہلے زمین پر وہ اعضاء رکھے جائیں گے جو زمین کے قریب ہوتے ہیں‘ اس لیے پہلے گھٹنے رکھے جائیں گے‘ پھر دونوں ہاتھ رکھے جائیں گے‘ پھر ناک رکھا جائے گا‘ پھر پیشانی رکھی جائے گی اور جب آدمی سجدے سے اُٹھے گا‘ اس وقت پہلے پیشانی اُٹھائے گا‘ پھر ناک اُٹھائے گا‘ پھر دونوں ہاتھ اُٹھائے گا‘ پھر گھٹنے اُٹھائے گا۔

مسئلہ: فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ حکم اس وقت ہے جب آدمی ننگے پاؤں ہو‘ لیکن جب اس نے موزے پہنے ہوئے ہوں تو پہلے گھٹنے نہیں رکھے گا‘ بلکہ دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے گا اور دائیں ہاتھ کو پہلے رکھے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: سجدہ کرتے وقت دونوں ہاتھوں کو کانوں کے مقابل میں رکھا جائے گا اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہوگا‘ پاؤں کی انگلیوں کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: (سجدے میں) آدمی دونوں ہتھیلیوں پر سہارا رکھے گا اور اپنے دونوں بازو دونوں پہلوؤں سے جدا رکھے گا اور بازو کو زمین پر بچھائے گا نہیں۔ (خلاصہ)

مسئلہ: سجدے میں آدمی اپنے پیٹ کو زانو سے الگ رکھے گا۔ (ہدایہ)

خاتون کا سجدہ کرنے کا طریقہ

مسئلہ: رکوع اور سجدے کے دوران خاتون اپنے اعضاء کو ملا کر رکھے گی‘ انہیں الگ الگ نہیں کرے گی اور سجدہ میں دونوں

پاؤں کے سہارے سجدہ کرے گی اور اپنے پیٹ کو زانو کے ساتھ ملا کر رکھے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کنیز کا حکم بھی آزاد عورت کی مانند ہے‘ البتہ تکبیر تحریمہ کہتے وقت وہ مرد کی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھائے گی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: پھر آدمی (سجدے سے اپنے سر کو) اُٹھاتے ہوئے تکبیر کہے گا‘ اس میں سنت یہ ہے کہ آدمی اپنا سر اُٹھائے اور سیدھا ہو کر بیٹھ جائے‘ اس بیٹھنے کے دوران کوئی ذکر مسنون نہیں ہے‘ یہ حکم ہمارے (احناف) کے نزدیک ہے۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھتا اور دوسرے سجدے میں چلا جاتا ہے‘ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔ (الحلیہ)

مسئلہ: سجدے سے سر اُٹھانا رکن نہیں ہے‘ بلکہ رکن صرف ایک سجدے سے دوسرے سجدے کی طرف منتقل ہونا ہے‘ کیونکہ اس کے بغیر دوسرا سجدہ ادا نہیں ہو سکتا اور ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل اسی وقت ہوا جا سکتا ہے جب سر اُٹھا لیا جائے‘ اس لیے سجدے سے سر اُٹھانا آدمی پر لازم ہوگا۔

مسئلہ: کم از کم کتنی مقدار میں سر اُٹھانا لازم ہے‘ اس کے بارے میں فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے‘ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر وہ شخص بیٹھنے کے قریب ہو تو جائز ہوگا اور اگر زمین کے قریب ہوا تو جائز نہیں ہوگا۔ (تبیین) یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ)

مسئلہ: امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جب کوئی شخص اتنا سر اُٹھائے کہ اسے سر اُٹھانے والا قرار دیا جا سکے تو دوسرا سجدہ کرنا جائز ہوگا‘ محیط میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: پھر آدمی تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں چلا جائے گا اور اس میں بھی پہلے سجدہ کی مانند تکبیر پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جب سجدے سے فارغ ہو جائے گا تو اپنے پنجوں کے بل اُٹھ جائے گا اور دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا نہیں لے گا بلکہ گھٹنوں پر سہارا لے گا۔ (محیط)

مسئلہ: جس شخص کو کوئی عذر لاحق نہ ہو‘ اس کا سہارا نہ لینا ہمارے نزدیک مستحب ہے جیسا کہ مشہور کتب میں سے اکثر سے یہی بات ثابت ہوتی ہے۔ (بحر الرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص بیٹھ جائے یا زمین پر دونوں ہاتھوں کے ذریعے سہارا لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرے گا جس طرح پہلی رکعت کی تھی‘ البتہ دوسری رکعت میں ثناء اور تعوذ نہیں پڑھے گا۔ (قدوری)

مسئلہ: جب دوسری رکعت کے دوسرے سجدے سے سر اُٹھائے گا تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے گا اور دائیں پاؤں کو

کھڑا کرے گا' دائیں پاؤں کی انگلیاں قبلہ کی طرف ہونی چاہئیں اور دونوں ہاتھ زانوں پر انگلیاں کھول کر رکھے گا۔ (ہدایہ)

مسئلہ: اس حالت میں آدمی اپنے گھٹنوں کو نہیں پکڑے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: خاتون بیٹھتے وقت اپنی سُرین کے بل بیٹھے گی اور دونوں پاؤں دائیں طرف نکال لے گی۔ (ہدایہ)

تشہد کا طریقہ

مسئلہ: تشہد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول تشہد کے کلمات پڑھے جائیں گے۔ (کافی)

مسئلہ: ان میں کوئی اضافہ نہیں کیا جائے گا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: جب آدمی اشهد ان لا الٰه الا الله پڑھے گا تو شہادت کی انگلی کے ذریعے اشارہ کرے گا' اشارہ کرنے کا حکم مختار ہے۔ (خلاصہ) فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: بعض مشائخ نے اشارہ کرنے کو جائز قرار نہیں دیا ہے اور اسے مکروہ کہا ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: (چار یا تین رکعات والی نماز میں) تشہد پڑھنے کے بعد آدمی کھڑا ہو جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: قعدہ سے اُٹھتے ہوئے بھی آدمی پنجوں کے بل کھڑا ہو گا' بقیہ دو رکعات بھی اسی طرح ادا کرے گا جیسے پہلی دو رکعات ادا کی تھیں۔ (محیط)

مسئلہ: البتہ آخری دو رکعات میں صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی جائے گی اس میں اضافہ کرنا مکروہ ہے' اگر کوئی شخص آخری دو رکعات کے دوران قرأت بھی نہیں کرتا اور تسبیح بھی نہیں پڑھتا تو کوئی حرج نہیں ہے' اگر کوئی شخص بھول کر قرأت نہیں کرتا تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں ہو گا' البتہ قرأت کرنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (ذخیرہ)

مسئلہ: اسی قول پر اعتماد ہے۔ (قاضی خان) یہی قول درست ہے۔ (محیط) صحیح اور ظاہر الروایہ کے مطابق بھی یہی حکم ہے۔ (بدائع الصنائع) خاموش رہنا مکروہ ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دوسرے قعدہ میں بھی اسی طرح بیٹھا جائے گا' جس طرح پہلے قعدہ میں بیٹھا گیا تھا۔

درود شریف پڑھنے کا حکم

مسئلہ: تشہد پڑھنے کے بعد آدمی درود شریف پڑھے گا۔ (محیط)

مسئلہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے درود کا طریقہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ آدمی یہ پڑھے گا:

"اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر درود نازل کر جیسے تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر درود نازل کیا' اے اللہ! تو حضرت محمد اور حضرت محمد کی آل پر برکت نازل فرما' جس طرح تو نے حضرت ابراہیم اور حضرت ابراہیم کی آل پر برکت نازل فرمائی' بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے"۔

مسئلہ: بعض فقہاء نے یہ بات بیان کی ہے: (درود پڑھتے ہوئے) یہ الفاظ کہنا مکروہ ہے:

"اے اللہ! تو حضرت محمد پر رحم کر"۔

مسئلہ: تاہم صحیح قول کے مطابق ان الفاظ کو استعمال کرنا مکروہ نہیں ہے۔ (تبیین)

(نماز کے آخر میں) دعا مانگنا

مسئلہ: جب نمازی درود پڑھ کر فارغ ہو جائے گا تو اپنے لیے' اپنے والدین کے لیے تمام مسلمان مردوں اور خواتین کے لیے مغفرت کی دعا کرے گا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: دعا کرتے ہوئے اپنے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی دعا کرنی چاہیے' صرف اپنی ذات کو مخصوص نہ کیا جائے' سنت یہی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: آدمی یہ دعا بھی مانگ سکتا ہے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝

"اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطاء کر اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے"۔

مسئلہ: آدمی اس طرح سے دعا نہیں مانگے گا' جس طرح لوگوں کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے یا ایسی دعا نہیں مانگے گا جو آدمیوں سے مانگا جا سکتا ہے' جیسے یہ کہا جائے کہ فلاں خاتون کے ساتھ میری شادی کروا دے کیونکہ یہ انسانوں کے ساتھ کرنے والی باتیں ہیں' لیکن جو چیزیں انسانوں سے مانگنا محال ہیں' وہ دعا مانگی جا سکتی ہے' جیسے یہ کہے:

"اے اللہ! تو میری مغفرت کر دے"۔

مسئلہ: (تشہد کے آخر میں) مانگی جانے والی مسنون دعائیں احادیث سے جو دعائیں ثابت ہیں' ان میں سے ایک دعا وہ ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھائیں جو میں نماز کے دوران مانگا کروں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ پڑھا کرو:

"اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے' لہٰذا تو اپنی بارگاہ سے میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر! کیونکہ تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے"۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو دعا مانگا کرتے تھے' وہ بھی مسنون دعاؤں میں شامل ہو گی' جس کے کلمات یہ ہیں:

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر طرح کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو اور میں ہر طرح کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں' خواہ وہ میرے علم میں ہو یا میرے علم میں نہ ہو"۔ (نہایہ)

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا نماز کے آخر میں جو دعا مانگتا ہے' اس کے بعد یہ پڑھے:

"اے میرے پروردگار! تو مجھے اور میری ذریت کو نماز قائم کرنے والا بنا دے' اے ہمارے پروردگار! تو اس دعا کو قبول کر لے' اے ہمارے پروردگار! تو میری' میرے والدین کی اور تمام اہل ایمان کی قیامت کے دن مغفرت کر دینا"۔ (تاتارخانیہ)

سلام پھیرنے کا طریقہ

مسئلہ: اس کے بعد آدمی دونوں طرف سلام پھیر دے گا' پہلے دائیں طرف پھیرے گا' پھر بائیں طرف پھیرے گا' دونوں طرف سلام پھیرتے ہوئے منہ کو اتنا موڑا جائے گا (کہ پیچھے بیٹھے ہوئے شخص کو) اس کے رخسار کی سفیدی نظر آ جائے۔ (فتح شرح نقایہ از شیخ ابوالمکارم)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: مختار قول یہ ہے کہ لفظ سلام کو "الف لام" کے ہمراہ کہا جائے گا۔

مسئلہ: ہمارے نزدیک سلام پھیرتے وقت لفظ برکاتہ نہیں کہا جائے گا اور ہمارے نزدیک سنت یہ ہے کہ پہلے سلام کے مقابلے میں دوسرے میں آواز کو پست رکھا جائے گا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص صرف دائیں طرف سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جاتا ہے' تو اگر اس نے کسی کے ساتھ سلام نہیں کیا یا اپنی جگہ سے اُٹھ کر کہیں اور نہیں گیا تو بیٹھ کر دوسرا سلام پھیر دے گا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: صحیح قول یہ ہے کہ جب آدمی ایک مرتبہ سلام پھیرنے کے بعد قبلہ کی طرف سے منہ پھیر لے تو پھر دوسرا سلام نہیں پھیرے گا۔ (قنیہ)

مسئلہ: سلام پھیرتے وقت محافظ فرشتوں اور اس طرف موجود مسلمانوں پر سلام بھیجنے کی نیت کی جائے گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: ظہر' مغرب اور عشاء کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد وہاں بیٹھ کر توقف کرنا مکروہ ہے' سلام پھیرنے کے فوراً بعد امام کو سنت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو جانا چاہیے لیکن جہاں فرض نماز ادا کی ہے' وہاں سنتیں ادا نہ کی جائیں بلکہ دائیں طرف یا بائیں طرف یا پیچھے کو ہٹ کر ادا کی جائیں' اگر آدمی چاہے' تو گھر جا کر بھی سنتیں ادا کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو یا مقتدی ہو' تو وہ نماز پڑھ لینے کے بعد وہیں بیٹھ کر دعا مانگ سکتا ہے' اسی طرح وہ فرض ادا کرنے کے بعد اگر اسی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے یا پیچھے ہٹ جاتا ہے یا دائیں بائیں ہو جاتا ہے' تو یہ جائز ہے اور ان سب صورتوں کا حکم برابر ہو گا۔

مسئلہ: جن نمازوں کے بعد سنتیں ادا نہیں کی جاتی ہیں' یعنی فجر اور عصر کی نماز ان کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسی جگہ پر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھے رہنا مکروہ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس طرزِ عمل کو بدعت قرار دیا ہے' اس وقت آدمی کو اختیار ہے' اگر وہ چاہے' تو وہاں سے اُٹھ کر چلا جائے' اگر چاہے' تو اپنی محراب میں سورج نکلنے تک بیٹھا رہے۔ یہی افضل ہے۔

مسئلہ: اگر لوگ موجود ہوں تو ان کی طرف رخ کر کے بیٹھا جائے گا' اگر لوگ موجود نہیں ہیں' تو پھر دائیں طرف یا بائیں طرف میں سے کسی ایک طرف رخ کر لیا جائے گا' اس بارے میں سردی اور گرمی کا حکم ایک ہی جیسا ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: ظہر' عصر اور مغرب کی نماز سے فارغ ہونے کے فوراً بعد امام کو سنتیں ادا کرنی شروع کر دینی چاہئیں (اگر اس وقت دعا مانگتا ہے) تو طویل دعا نہیں مانگنی چاہیے۔ (تاتارخانیہ)

•••——•••——•••

8- باب الْقَوْلِ الَّذِي يُفْتَتَحُ بِهِ الصَّلَاةُ

باب: وہ جملہ جس کے ذریعے نماز کا آغاز کیا جائے

884- أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ خَلْفَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۔ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ" فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ ۔ فَقَالَ "لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا" ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے پیچھے کھڑا ہوا تو اس نے یہ پڑھا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' عظیم ہے' تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہیں جو انتہائی زیادہ ہوں اور صبح شام اللہ تعالیٰ کی پاکی (ہم بیان کرتے ہیں)"۔

(نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: یہ کلمہ کس شخص نے پڑھا تھا؟ تو اس شخص نے عرض کی: یا نبی اللہ! میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے۔

885- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرُّوذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ۔ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنِ الْقَائِلُ كَلِمَةَ كَذَا وَكَذَا" ۔ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ۔ قَالَ "عَجِبْتُ لَهَا" ۔ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا "فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ" ۔ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ ۔

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے' تو حاضرین میں سے ایک شخص نے بلند آواز میں یہ پڑھا:

"اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور عظیم ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' جو زیادہ ہو اور ہم صبح و شام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں"۔

(نبی اکرم ﷺ نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دریافت کیا: فلاں کلمہ کس نے پڑھا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: یا رسول اللہ! میں نے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بہت اچھا لگا' پھر آپ نے ایک کلمہ ارشاد فرمایا جس کا مفہوم یہ تھا کہ اس کلمے کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے گئے۔

884-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 150) . واخرجه الترمذي في الدعوات، باب دعاء ام سلمة (الحديث 3592) . واخرجه النسائي في الافتتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 885) . تحفة الاشراف (7369) .

885-تقدم في الافتتاح، القول الذي يفتتح به الصلاة (الحديث 884) .

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ بیان کرتے ہیں: جب سے نبی اکرم ﷺ کی زبانی میں نے یہ بات سنی ہے' اس کے بعد میں نے ان کلمات کو پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

9 - بَاب وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا

886 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ.

☆☆ علقمہ بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ نماز میں قیام کرتے تھے' تو آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کے ذریعے اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑ لیتے تھے۔

10 - بَاب فِي الْإِمَامِ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ قَدْ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ

باب: جب امام کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہو

887 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ رَآنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ بِيَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نے اپنا بایاں ہاتھ نماز کے دوران دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا' تو آپ نے میرے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر اُسے میرے بائیں ہاتھ کے اوپر رکھ دیا۔

11 - بَاب مَوْضِعِ الْيَمِينِ مِنَ الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی جگہ

888 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ أَخْبَرَهُ قَالَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلَى صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُصَلِّي فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَامَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا بِأُذُنَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى كَفِّهِ الْيُسْرَى وَالرُّسْغِ وَالسَّاعِدِ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا - قَالَ - وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ لَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ مِثْلَهَا ثُمَّ سَجَدَ فَجَعَلَ كَفَّيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ قَعَدَ وَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ وَرُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَجَعَلَ حَدَّ مِرْفَقِهِ الْأَيْمَنِ عَلَى فَخِذِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ قَبَضَ اثْنَتَيْنِ مِنْ أَصَابِعِهِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُو بِهَا.

☆☆ حضرت وائل بن حجر ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے سوچا کہ اب میں ضرور نبی اکرم ﷺ کی نماز کا جائزہ لوں گا' کہ آپ کس طرح نماز ادا کرتے ہیں' میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنا شروع کیا' آپ کھڑے ہوئے' آپ نے تکبیر کہی' آپ نے رفع یدین کیا' یہاں تک کہ دونوں ہاتھوں کو کانوں تک بلند کیا' پھر آپ ﷺ نے اپنا دایاں دستِ مبارک بائیں ہتھیلی پر رکھا یعنی بائیں کلائی پر اور جوڑ پر رکھا' پھر جب آپ ﷺ رکوع میں جانے لگے تو آپ نے اسی طرح رفع یدین کیا' پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر رکھے' جب آپ نے رکوع سے سر اُٹھایا تو پھر اسی طرح رفع یدین کیا' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور آپ نے اپنی دونوں ہتھیلیاں اپنے کانوں کے برابر میں رکھیں' پھر آپ ﷺ بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھا لیا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں زانوں پر اور بائیں گھٹنے پر رکھا' پھر آپ ﷺ نے دائیں ہتھیلی کو دائیں زانوں پر رکھا' پھر آپ نے اپنی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کو بند کیا' اُن کا حلقہ بنایا اور پھر آپ نے ایک انگلی کو بلند کیا' میں نے دیکھا کہ آپ اُس کو حرکت دیتے ہوئے دعا مانگ رہے تھے۔

12 - بَاب النَّهْيِ عَنِ التَّخَصُّرِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز کے دوران کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت

889 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ ح وَأَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے' کہ کوئی شخص نماز پڑھتے ہوئے کمر پر ہاتھ رکھے۔

شرح

احناف کے نزدیک نماز کے دوران پہلو پر ہاتھ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور نماز کے علاوہ اس طرح سے ہاتھ رکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

886-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11778) .

887-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة (الحديث 755) بنحوه . و اخرجه الترمذي في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة (الحديث 811) . تحفة الاشراف (9378) .

888-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 727) بمعناه . و الحديث عند: ابي داؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 726) . والنسائي في التطبيق، باب مكان اليدين من السجود (الحديث 1101)، و في السهو، موضع المرفقين (الحديث 1264)، و باب قبض الثنتين من اصابع اليد اليمنى و عقد الوسطى والابهام منها (الحديث 1267) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع، و اذا رفع رأسه من الركوع (الحديث 867) . تحفة الاشراف (11781) .

889-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب كراهة الاختصار في الصلاة (الحديث 46) . تحفة الاشراف (14516 و 14532) .

دیگر فقہاء نے بھی اسے مکروہ قرار دیا ہے۔

890 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ صَلَّيْتُ اِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلَى خَصْرِي فَقَالَ لِي هٰكَذَا ضَرْبَةً بِيَدِهِ فَلَمَّا صَلَّيْتُ قُلْتُ لِرَجُلٍ مَنْ هٰذَا قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ . قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا رَابَكَ مِنِّي قَالَ اِنَّ هٰذَا الصَّلْبُ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا عَنْهُ .

★★ زیاد بن صبیح بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں نماز ادا کرتے ہوئے اپنی کمر پر ہاتھ رکھا (تو انہوں نے مجھے اشارے کے ذریعے بتایا: اس طرح ہاتھ رکھو) جب میں نے نماز ادا کرلی تو میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ کو میری کون سی بات غلط لگی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مصلوب کرنے کا طریقہ ہے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس سے منع کیا ہے۔

13 - باب الصَّفِّ بَيْنَ الْقَدَمَيْنِ فِي الصَّلَاةِ

باب: نماز پڑھتے ہوئے دونوں پاؤں کو برابر رکھنا

891 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَيْسَرَةَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاَى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ خَالَفَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَفْضَلَ .

★★ ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا' اس نے اپنے دونوں پاؤں سیدھے کیے ہوئے تھے' تو حضرت عبداللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' اگر یہ ان دونوں کو آرام دیتا تو یہ زیادہ فضیلت رکھتا۔

شرح

احناف کے نزدیک قیام کے دوران دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کے برابر کشادگی رکھنا سنت ہے' کیونکہ اس میں زیادہ خشوع وخضوع پایا جاتا ہے' جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں۔ دونوں قدموں کے درمیان ایک بالشت کا فرق ہونا چاہیے۔

فقہاء کے نزدیک کسی عذر کے بغیر دونوں قدموں کو ملا لینا مکروہ ہے۔

مالکیوں اور حنابلہ کی یہ رائے ہے کہ دونوں قدموں میں کشادگی ہونا مستحب ہے اور اس کی صورت یہ ہوگی' وہ درمیانی حالت میں ہوں نہ بالکل ملے ہوئے ہوں نہ زیادہ کھلے ہوئے ہوں' جسے عام عرف میں برا سمجھا جاتا ہو۔

890-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في التخصر و الاقعاء (الحديث 903) مختصراً . تحفة الاشراف (6724) .

891-انفرد به النسائي، و سياتي في الافتتاح، الصف بين القدمين في الصلاة (الحديث 892) . تحفة الاشراف (9631) .

892 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمِنْهَالَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا يُصَلِّي قَدْ صَفَّ بَيْنَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ اَخْطَاَ السُّنَّةَ وَلَوْ رَاوَحَ بَيْنَهُمَا كَانَ اَعْجَبَ اِلَيَّ .

★★ حضرت عبداللہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ایک مرتبہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز ادا کر رہا تھا' اس نے اپنے دونوں پاؤں پر بوجھ ڈالا ہوا تھا تو حضرت عبداللہ بولے: اس شخص نے سنت کی خلاف ورزی کی ہے' اگر یہ ان دونوں کو آرام پہنچاتا تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہوتا۔

14 - باب سُكُوتِ الْاِمَامِ بَعْدَ افْتِتَاحِهِ الصَّلَاةَ

باب: امام کا نماز شروع کر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے سکوت اختیار کرنا

893 - اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ سَكْتَةٌ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ .

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو کچھ دیر کے لیے خاموش ہوتے تھے۔

15 - باب الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرَةِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں دعا کرنا

894 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً فَقُلْتُ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي سُكُوتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ قَالَ "اَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنْ خَطَايَايَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ."

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے' تو تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے' میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں' آپ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں یہ پڑھتا ہوں:

892-تقدم في الافتتاح، الصف بين القدمين في الصلاة (الحديث 891) .

893-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

894-تقدم في الطهارة، باب الوضوء بالثلج (الحديث 60) .

"اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ پیدا کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان رکھا ہے اے اللہ! مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اے اللہ! میری خطاؤں کو پانی' برف اور اولوں کے ذریعے دھو دے"۔

شرح

ڈاکٹر وہبہ زحیلی تحریر کرتے ہیں: فقہائے مالکیہ کے نزدیک نماز کے آغاز میں دعا یعنی (ثناء) پڑھنا مکروہ ہے۔

وہ کہتے ہیں: نمازی تکبیر کہنے کے فوراً بعد قرأت شروع کر دے گا۔

اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہ روایت ہے جو متفق علیہ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کا آغاز "الحمد لله رب العلمين" سے کرتے تھے"۔

جمہور اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں دعا پڑھنا یعنی (ثناء) پڑھنا سنت ہے۔

یہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد پڑھی جائے گی۔

اس دعا میں مختلف الفاظ یعنی مختلف دعائیں منقول ہیں تاہم احناف اور حنابلہ کے نزدیک مختار دعا یہ ہے۔

"سبحانك اللهم وبحمدك"

اس دعا کو امام نسائی نے آگے چل کر حدیث (898) میں نقل کیا ہے۔

شوافع کے نزدیک مختار یہ ہے کہ آدمی یہ دعا مانگے۔

"میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے"۔

امام نسائی نے اس دعا کو حدیث (896) کے تحت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

علامہ بدرالدین محمود عینی یہ کہتے ہیں: متعدد احادیث سے یہ بات ثابت ہے نبی اکرم ﷺ نماز کے آغاز میں

"سبحانك اللهم وبحمدك"

پڑھا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نماز کے آغاز میں پڑھی جانے والی جو دعا منقول ہے وہ ابتدائی زمانے پر محمول ہوگی یا نفل نماز پر محمول ہوگی اور سنن نسائی میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ نبی اکرم ﷺ نفل نماز کے آغاز میں اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

سنن نسائی میں یہ حدیث (897) کے تحت محمد بن مسلمہ کے حوالے سے منقول ہے۔ اس کے آغاز میں یہ الفاظ ہیں۔

"نبی اکرم ﷺ جب نفل نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے"۔

اس دعا کے بارے میں علامہ ابن قدامہ حنبلی فرماتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول اس حدیث کے بارے میں بعض علماء نے یہ بات بیان کی ہے یہ تہجد کی نماز کے بارے میں ہے اور پھر اس عمل کو ترک کر دیا گیا۔

ہمارے علم کے مطابق اب کوئی بھی شخص نماز کے آغاز میں اس دعا کو نہیں پڑھتا ہے۔

نماز کو صرف پہلی دعا "سبحانک اللھم" سے ہی شروع کیا جائے گا۔

یہاں امام نسائی نے بعض دیگر دعائیں بھی نقل کی ہیں جن میں کچھ لفظی اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے نزدیک نماز کو "سبحانک اللھم" کی بجائے دوسری دعا سے بھی شروع کیا جا سکتا ہے۔

جبکہ احناف اس بات کے قائل ہیں: نفل نماز میں ثنا کے ساتھ

"میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا ہے"

والی دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

تاہم نماز جنازہ میں صرف "سبحانک اللھم" ہی پڑھی جائے گی۔

احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: جب امام جہری نماز میں یا غیر جہری نماز میں قرأت شروع کر دے تو اب مقتدی کو اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ ثناء پڑھے۔ خواہ وہ مسبوق ہو یا مدرک ہو یا لاحق ہو۔

شوافع اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں "سبحانک اللھم" کی بجائے "سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر" بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

"الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله وبحمده بكرة واصيلا" بھی پڑھا جا سکتا ہے۔

(اس کے علاوہ) "اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے"

دعا بھی پڑھی جا سکتی ہے۔

یہ دعا امام نسائی نے یہاں حدیث (894) کے تحت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے۔

تنہا شخص کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ وہ ان تمام دعاؤں کو نماز کے آغاز میں پڑھ لے یہ حکم شوافع کے نزدیک ہے۔

اور اگر امام ایسا ہو کہ جس کے طویل قرأت کرنے سے مقتدی راضی ہوں تو پھر وہ بھی دعاؤں میں اضافہ کر سکتا ہے۔

شوافع کے نزدیک فرض نماز اور نفل نماز کے آغاز میں تنہا نماز ادا کرنے والے شخص امام یا مقتدی کے لئے

"میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا"۔

دعا پڑھنا مستحب ہے۔

16 - باب نَوْعٌ اٰخَرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا

895 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ

895-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (3048) .

أَبِي حَمْزَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ "إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّئَ الْأَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْأَخْلَاقِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ".

☆☆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو آپ تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں، اے اللہ! مجھے اچھے اعمال کی ہدایت نصیب کر اور اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر، کیونکہ اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے اور مجھے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے بچا دے، کیونکہ بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے"۔

17 - باب نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ وَالدُّعَاءِ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ذکر اور دعا کی ایک اور قسم

896 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ "وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ".

896-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 202) مطولاً و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 760 و 761) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الدعوات، باب منه (الحديث 3423) مطولاً. والحديث عند مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه (الحديث 201)، و ابي داؤد في الصلاة، باب من ذكر انه يرفع يديه اذا قام من الثنتين (الحديث 744)، وباب ما يقول الرجل اذا سلم (الحديث 1509) . و الترمذي في الصلاة، باب ما يقول الرجل اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 266)، و في الدعوات ، باب منه (الحديث 3421 و 3422) . والنسائي في التطبيق، نوع آخر منه (الحديث 1049)، و نوع آخر (الحديث 1125) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 864)، و باب سجود القرآن (الحديث 1054) . تحفة الاشراف (10228) .

☆☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

"میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیر لیا ہے، جس نے آسمان و زمین کو صحیح طور پر پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں، بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے سارے گناہوں کی مغفرت کر دے، بے شک گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے اور اچھے اخلاق کی طرف میری رہنمائی کر، کیونکہ اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے اور مجھ سے بُرے اخلاق کو دور کر دے، کیونکہ بُرے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے، میں حاضر ہوں، سعادت مندی تیری طرف سے ہی حاصل ہو سکتی ہے اور ہر طرح کی بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، شر تیری طرف نہیں جا سکتا، میں تیری مدد سے ہوں اور تیری ہی طرف لوٹوں گا، تو برکت والا ہے، بلند و برتر ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔

897 - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حِمْيَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَذَكَرَ آخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعًا قَالَ "اللَّهُ أَكْبَرُ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ ". ثُمَّ يَقْرَأُ.

☆☆ محمد بن مسلمہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نفل نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

"اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے بڑی ہے، میں ہر طرح کے باطل دین سے روگرداں ہوتے ہوئے، مسلمان ہوتے ہوئے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف پھیرتا ہوں، جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، میں مشرک نہیں ہوں، میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں، اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو پاک ہے، حمد تیرے لیے مخصوص ہے"۔

اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تلاوت کا آغاز کیا کرتے تھے۔

897-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11230) .

18 - باب نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَيْنَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ

باب: نماز کے آغاز اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم

898 - أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے' تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

899 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ."

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

"تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے' تیرا نام برکت والا ہے' تیری بزرگی بلند و برتر ہے اور تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے"۔

19 - باب نَوْعٌ آخَرُ مِنَ الذِّكْرِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

باب: تکبیر تحریمہ کے بعد ذکر کی ایک اور قسم

900 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَقَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِنَا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ فَقَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ . فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ قَالَ "أَيُّكُمُ الَّذِي تَكَلَّمَ بِكَلِمَاتٍ" فَأَرَمَّ الْقَوْمُ قَالَ "إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْسًا" . قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِي

898-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم و بحمدك (الحديث 775) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة (الحديث 242) مطولاً . و اخرجه النسائي في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة و بين القراءة (الحديث 899) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح الصلاة (الحديث 804) . تحفة الاشراف (4252) .

899-تقدم في الافتتاح، نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة و بين القراءة (الحديث 898) .

900-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 763) . والحديث عند مسلم في المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام و القراءة (الحديث 149) . تحفة الاشراف (313) .

النَّفَسُ فَقُلْتُهَا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا" .

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے' اسی دوران ایک شخص آیا' وہ مسجد میں داخل ہوا' اس کا سانس پھولا ہوا تھا' اُس نے یہ پڑھا:

"اللہ کی ذات سب سے بڑی ہے' ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اپنی نماز مکمل کی تو دریافت کیا: کس شخص نے وہ کلمات کہے تھے؟ تو لوگ خاموش رہے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے کوئی غلط بات نہیں کی ہے' اس شخص نے عرض کی: میں نے' یارسول اللہ! دراصل میں آیا تھا تو میرا سانس پھولا ہوا تھا' اس لیے میں نے یہ کلمات کہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے ۱۲ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ تیزی سے ان کلمات کی طرف لپکے تھے کہ اُن میں سے کون انہیں اوپر لے کر جاتا ہے۔

20 - باب الْبِدَايَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَبْلَ السُّورَةِ

باب: سورت کی تلاوت سے پہلے سورۂ فاتحہ کے ذریعے (قرأت کا) آغاز کرنا

901 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما قرأت کا آغاز الحمد للہ رب العالمین پڑھ کر کرتے تھے۔

شرح

ہم اس سے پہلے یہ بات بیان کر چکے ہیں' اس حدیث کی بنیاد پر امام مالک اس بات کے قائل ہیں: نماز کے آغاز میں تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد ثناء یا کوئی اور دعا نہیں پڑھی جائے گی بلکہ نمازی قرأت شروع کر دے گا۔

انہوں نے اس حدیث کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے' تاہم جمہور اس بات کے قائل ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی مراد یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بلند آواز میں قرأت کا آغاز "الحمد لله رب العلمين" سے کرتے تھے وہ بلند آواز میں تعوذ یا تسمیہ نہیں پڑھتے تھے۔

902 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا - فَافْتَتَحُوا بِ

901-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في افتتاح القراءة بـ (الحمد لله رب العالمين) (الحديث 246) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 813) تحفة الاشراف (1435) .

902-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 813) . تحفة الاشراف (1142) .

(الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے' یہ حضرات الحمد للہ رب العالمین کے ذریعے (قرأت) کا آغاز کرتے تھے۔

21 - باب قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا

903 - أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا ذَاتَ يَوْمٍ بَيْنَ أَظْهُرِنَا - يُرِيدُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - إِذْ أَغْفَى إِغْفَاءَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مُتَبَسِّمًا فَقُلْنَا لَهُ مَا أَضْحَكَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ "نَزَلَتْ عَلَيَّ آنِفًا سُورَةٌ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ)". ثُمَّ قَالَ "هَلْ تَدْرُونَ مَا الْكَوْثَرُ". قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ "إِنَّهُ نَهْرٌ وَعَدَنِيهِ رَبِّي فِي الْجَنَّةِ آنِيَتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْكَوَاكِبِ تَرِدُهُ عَلَيَّ أُمَّتِي فَيُخْتَلَجُ الْعَبْدُ مِنْهُمْ فَأَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهُ مِنْ أُمَّتِي. فَيَقُولُ لِي إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ بَعْدَكَ".

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درمیان موجود تھے' اسی دوران آپ پر غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی' پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اُٹھایا تو آپ مسکرا رہے تھے' ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ کس بات پر مسکرا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی میرے اوپر ایک سورت نازل ہوئی ہے۔

(اس کے الفاظ یہ ہیں:)

"اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے' جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے' بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطاء کی ہے' تو تم اپنے پروردگار کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو' بے شک تمہارا دشمن بے نام ونشان ہو جائے گا"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ کوثر سے مراد کیا ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جنت میں موجود ایک نہر ہے' جس کا میرے پروردگار نے مجھ سے وعدہ کیا ہے' اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہیں' میری اُمت کے لوگ اس تک آئیں گے تو اُن میں سے ایک شخص کو اس کے پاس نہیں آنے دیا جائے گا' تو میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! یہ تو میری اُمت کا ایک فرد ہے' تو وہ مجھ سے فرمائے گا: کیا تم نہیں جانتے کہ اس نے تمہارے بعد کون سی نئی چیز کا آغاز کیا تھا؟

903-اخرجه مسلم في الصلاة، باب حجة من قال: البسملة آية من اول كل سورة سوى براءة (الحديث 53)، واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من لم ير بالجهر ببسم الله الرحمن الرحيم (الحديث 784) مختصرًا، و في السنة، باب في الحوض (الحديث 4747) مختصرًا. و الحديث عند: مسلم في الفضائل، باب اثبات حوض نبينا صلى الله عليه وسلم و صفاته (الحديث 40). تحفة الاشراف (1575).

شرح

اگلی چند روایات نماز کے آغاز میں تلاوت سے پہلے تعوذ یا تسمیہ پڑھنے کے بارے میں ہیں۔

فقہائے مالکیہ اس بات کے قائل ہیں: سورۂ فاتحہ سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا مکروہ ہے۔

ان کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول وہی حدیث ہے جو اس سے پہلے ذکر کی جاچکی ہے۔

تسمیہ یعنی بسم اللہ کے بارے میں احناف اور حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ شوافع اس بات کے قائل ہیں: بسم اللہ کو بلند آواز میں پڑھا جائے گا۔

جبکہ مالکیوں کے نزدیک تعوذ اور تسمیہ پڑھنا سرے سے مکروہ ہے۔

جبکہ تعوذ کے بارے میں تمام فقہاء اس بات کے قائل ہیں: اسے پست آواز میں پڑھا جائے گا۔

اکثر فقہاء کے نزدیک تعوذ میں یہ کلمات پڑھے جائیں گے۔

"اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم"

"میں مردود شیطان سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔"

امام احمد بن حنبل کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ یہ پڑھا کرتے تھے۔

"اعوذ باللّٰہ السمیع العلیم من الشیطٰن الرجیم"

"میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں۔"

904 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجْمِرِ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ) الرَّحِيمِ ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَقَالَ آمِينَ. فَقَالَ النَّاسُ آمِينَ. وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الِاثْنَتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

★★ سعید بن ابوہلال' نعیم مجمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا کی تو انہوں نے پہلے بسم اللہ پڑھی' پھر سورۂ فاتحہ پڑھی' جب ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا' لوگوں نے بھی آمین کہا' جب بھی وہ سجدے میں گئے' تو انہوں نے اللہ اکبر کہا اور جب وہ دو رکعت پڑھنے کے بعد قعدہ کر کے اُٹھے تو اُس وقت بھی انہوں نے اللہ اکبر کہا' پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

904-انفرد به النسائي. تحفة الاشراف (14646).

22- باب تَرْكِ الْجَهْرِ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)

باب: بلند آواز میں بسم اللہ نہ پڑھنا

905- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ أَنْبَأَنَا أَبُو حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُسْمِعْنَا قِرَاءَةَ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) وَصَلَّى بِنَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُمَا.

★★ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہمیں آپ کے بسم اللہ پڑھنے کی آواز سنائی نہیں دی۔

اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی ہمیں نماز پڑھائی ہے لیکن ان کی زبانی بھی ہم نے بلند آواز میں بسم اللہ نہیں سنی۔

906- أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ. فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ).

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے تو میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

907- أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَعَامَةَ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ إِذَا سَمِعَ أَحَدَنَا يَقْرَأُ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَلْفَ أَبِي بَكْرٍ وَخَلْفَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَمَا سَمِعْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

★★ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ جب کسی شخص کو بلند آواز میں بسم اللہ پڑھتے ہوئے سنتے تھے تو فرمایا کرتے تھے: میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے میں نے ان میں سے کسی ایک کو بھی بسم اللہ (بلند آواز میں) پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

905- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1605) .

906- اخرجه البخاري في الاذان، باب ما يقول بعد التكبير (الحديث 473) بمعناه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة (الحديث 50 و 51) . تحفة الاشراف (1218 و 1257) .

907- اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك الجهر ب (بسم الله الرحمن الرحيم) (الحديث 244) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب افتتاح القراءة (الحديث 815) بنحوه . تحفة الاشراف (9667) .

23- باب تَرْكِ قِرَاءَةِ (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ کی تلاوت نہ کرنا

908- أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ" غَيْرُ تَمَامٍ. فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. فَغَمَزَ ذِرَاعِي وَقَالَ اقْرَأْ بِهَا يَا فَارِسِيُّ فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ". قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَءُوا يَقُولُ الْعَبْدُ (الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمِدَنِي عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَثْنَى عَلَيَّ عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَجَّدَنِي عَبْدِي. يَقُولُ الْعَبْدُ (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. يَقُولُ الْعَبْدُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ) فَهٰؤُلَاءِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ".

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جو شخص نماز ادا کرتے ہوئے اس میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اس کی وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے وہ نامکمل ہوتی ہے پوری نہیں ہوتی"۔

راوی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوہریرہ! بعض اوقات میں امام کی اقتداء میں ہوتا ہوں تو انہوں نے میری کلائی پر چٹکی دیتے ہوئے فرمایا: اے فارسی! تم اس وقت اپنے ذہن میں اسے پڑھ لیا کرو۔ کیونکہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے اس کا نصف حصہ میرے لیے ہے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اسے ملے گا"۔

نبی اکرم ﷺ (یا شاید حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: تم لوگ تلاوت کر کے دیکھو! بندہ کہتا ہے: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

908- اخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة وانه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرأ ما تيسر له من غيرها (الحديث 38 و 40 و 41) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 821) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة فاتحة الكتاب) (الحديث 2953) . واخرجه النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 37) وفي التفسير: فاتحة الكتاب (الحديث 2) . والحديث عند ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة خلف الامام (الحديث 838) . تحفة الاشراف (14935) .

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے بندے نے میری حمد بیان کی ہے"۔

بندہ کہتا ہے:

"وہ بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے بندے نے میری تعریف کی ہے"۔

بندہ پڑھتا ہے:

"وہ قیامت کے دن کا مالک ہے"۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"میرے بندے نے میری بزرگی کا تذکرہ کیا ہے"۔

پھر بندہ کہتا ہے:

"ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں' تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں"۔

تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اُسے ملے گا۔

پھر میرا بندہ کہتا ہے:

"تو ہمیں سیدھے راستے پر ثابت قدم رکھ' اُن لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے اپنا انعام کیا ہے نہ کہ اُن لوگوں کے راستے پر جن پر غضب کیا گیا یا جو گمراہ ہوئے"۔

(اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) "یہ حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے نے جو مانگا ہے وہ اُسے ملے گا"۔

24 - باب اِيجَابِ قِرَاْءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِى الصَّلاةِ

باب: نماز کے دوران سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا واجب ہے

909 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ".

☆☆ حضرت عبادہ بن سہل ﷺ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں

909-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام و المأموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر، و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 756) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة ولا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 34 و 35 و 36 و 37) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 822) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء انه لا صلاة الا بفاتحة الكتاب (الحديث 247) . واخرجه النسائي في الافتتاح ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة (الحديث 910) . الحديث واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة فيها، باب القراءة خلف الامام (الحديث 837) تحفة الاشراف (5110) .

پڑھتا۔

شرح

اسی روایت کو امام بخاری نے بھی اپنی "صحیح" میں نقل کیا ہے۔ اس کی تشریح کرتے ہوئے علامہ محمود عینی تحریر کرتے ہیں:

عبداللہ بن مبارک، مالک، شافعی، اوزاعی، احمد، اسحاق بن راہویہ، ابوثور اور داؤد ظاہری نے اس حدیث سے یہ استدلال کیا ہے کہ تمام نمازوں میں امام کی اقتداء میں بھی سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

شیخ ابن العربی نے یہ بات تحریر کی ہے: ہمارے علماء (یعنی فقہائے مالکیہ) کے اس بارے میں تین اقوال ہیں۔

(i) جب امام پست آواز میں قرأت کر رہا ہو اس وقت مقتدی امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھ لے۔

(ii) ابن وہب اور اشہب اس بات کے قائل ہیں: مقتدی سورہ فاتحہ نہیں پڑھے گا۔

(iii) محمد بن عبدالحکم اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھے گا لیکن اگر وہ نہیں پڑھتا تو بھی کافی ہے۔

اس قول کے اعتبار سے ان کے نزدیک سورہ فاتحہ پڑھنا مستحب ہے۔

ابن العربی کہتے ہیں: میرے نزدیک زیادہ صحیح یہ ہے کہ امام جن نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتا ہو ان میں امام کی اقتداء میں سورہ فاتحہ پڑھنا واجب ہے۔

سفیان ثوری، ایک روایت کے مطابق امام اوزاعی، ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل، ان کے علاوہ امام ابوحنیفہ، امام ابویوسف اور امام محمد اس بات کے قائل ہیں: مقتدی امام کی اقتداء میں قرآن کی تلاوت نہیں کرے گا' نہ سورہ فاتحہ کی' نہ کسی اور سورہ کی' خواہ امام بلند آواز میں قرأت کر رہا ہو' خواہ وہ پست آواز میں کر رہا ہو۔

سعید بن مسیب اور تابعین کی ایک جماعت اسی بات کی قائل ہے۔

نماز کے واجبات

مسئلہ: نماز کے واجبات درج ذیل ہیں:

سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت

اُن میں سے ایک واجب سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت ہے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کی پہلی دو رکعات میں یا پہلی دو رکعات کی کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ ترک کر دیتا ہے' تو اُس پر سجدۂ سہو لازم ہوگا لیکن اگر وہ سورۂ فاتحہ کے اکثر حصے کی تلاوت کر لیتا ہے اور تھوڑا حصہ بھول جاتا ہے' تو سجدۂ سہو لازم نہیں ہوگا۔ اگر سورۂ فاتحہ کا تھوڑا حصہ پڑھا اور زیادہ حصہ بھول گیا تو سجدۂ سہو لازم ہوگا خواہ امامت کر رہا ہو یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا تو اگر وہ فرض نماز ادا کر رہا تھا تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا'

اگر وتر یا نفل نماز ادا کر رہا تھا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' اس کے برعکس اگر بعد والی سورت کو دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی شخص آخری دو رکعات میں سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلی دو رکعات میں سورۂ فاتحہ پڑھ لیتا ہے' لیکن اُس کے ساتھ کوئی سورت نہیں پڑھتا تو اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص رکوع یا سجدے میں یا تشہد میں قرأت کرتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' یہ حکم اُس وقت ہوگا جب قرأت پہلے کرنے اور تشہد کے کلمات بعد میں پڑھے' لیکن اگر تشہد کے کلمات پہلے پڑھ لیتا ہے اور قرأت بعد میں کرتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز میں کوئی ایک سورت پڑھنے کا ارادہ کیا' لیکن بھول کر دوسری سورت پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے کہ پہلی دو رکعات میں قرأت کو متعین کیا جائے۔ (بحرالرائق)

نماز میں مکرر افعال میں ترتیب واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب یہ ہے جو افعال تکرار کے ساتھ ہوتے ہیں' اُن میں ترتیب کا خیال رکھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص کسی ایک رکعت میں ایک سجدہ چھوڑ دیتا ہے' اُسے نماز کے آخر میں یاد آتا ہے' تو وہ اُس وقت اُس سجدہ کو کرے گا لیکن اُس پر سجدۂ سہو بھی لازم ہو جائے گا کیونکہ یہاں سجدے میں ترتیب فوت ہو گئی تھی' لیکن اس سے پہلے وہ جو ارکان ادا کر چکا تھا' اُن کو دوبارہ ادا کرنا واجب نہیں ہوگا۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کسی نے قرأت کرنے سے پہلے رکوع کر لیا تو سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا' رکوع کا اعتبار نہیں ہوگا بلکہ قرأت کرنے کے بعد رکوع کرنا ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب ارکان کو اعتدال کے ساتھ ادا کرنا ہے' یعنی رکوع اور سجدہ اطمینان سے کرنا ہے' اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کیونکہ اس عمل کے واجب یا سنت ہونے کے بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' صحیح مذہب یہ ہے کہ ایسا کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص بھول کر اسے ترک کر دیتا ہے' تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا' بدائع میں اسی قول کو صحیح قرار دیا گیا ہے۔ (بحرالرائق)

قعدہ اور تشہد کا حکم

مسئلہ: نماز کا ایک واجب پہلا قعدہ ہے' اگر کوئی شخص اسے ترک کر دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کا ایک واجب تشہد ہے' اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں یا دوسرے قعدہ میں تشہد نہیں پڑھتا تو سجدۂ سہو واجب ہوگا'

اسی طرح اگر تشہد کا کچھ حصہ پڑھ لیا اور کچھ نہیں پڑھا تو بھی سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: خواہ وہ فرض نماز ادا کر رہا ہو یا نفل نماز ادا کر رہا ہو۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: اگر کوئی شخص پہلے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھ لیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' اسی طرح اگر پہلے قعدہ میں تشہد میں اضافہ کر کے درود بھی پڑھ لیتا ہے' تو بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (تبیین)

مسئلہ: فتویٰ اسی پر ہے۔ (مضمرات)

مسئلہ: اگر کوئی شخص دوسرے قعدہ میں دو مرتبہ تشہد پڑھتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص تشہد پڑھنا بھول جاتا ہے اور سلام پھیر دیتا ہے' پھر اُسے یاد آتا ہے' تو دوبارہ تشہد پڑھے گا۔ امام ابوحنیفہ ؒ اور امام ابویوسف ؒ کے قول کے مطابق اُس وقت سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (محیط)

بھول کر کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے کا حکم

مسئلہ: اگر کوئی شخص کھڑے ہونے کی جگہ بیٹھ گیا یا بیٹھنے کی جگہ کھڑا ہو گیا تو وہ امام ہو یا تنہا نماز پڑھ رہا ہو' اُس پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: یہاں کھڑے ہونے سے مراد مکمل کھڑے ہو جانا ہے یا کھڑے ہونے کے قریب ہونا ہے' کیونکہ جب آدمی کھڑا ہونے کے قریب ہوگا تو وہ دوبارہ قعدہ کی طرف نہیں جا سکے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب ہو اور واپس قعدہ میں چلا جائے تو صحیح قول کے مطابق اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تبیین)

مسئلہ: لیکن اگر وہ کھڑے ہونے کے قریب نہیں تھا تو بیٹھ جائے گا اور اُس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہی قول صحیح ہے۔ (ہدایہ' تبیین)

قنوت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب قنوت ہے' اگر کوئی شخص قنوت کو چھوڑ دیتا ہے' تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' قنوت کا چھوڑنا اُس وقت ہوگا جب آدمی رکوع سے سر اُٹھائے لیکن اگر آدمی نے قرأت کے بعد اور قنوت سے پہلے والی تکبیر ترک کر دی تو بھی سجدۂ سہو لازم ہو جائے گا کیونکہ وہ بھی عید کی تکبیر کی طرح واجب ہوتی ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: نماز کے واجبات میں سے ایک چیز عیدین کی نماز کی تکبیریں ہیں۔ (بدائع الصنائع)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ان تکبیروں کو چھوڑ دیتا ہے' ان میں کمی کر دیتا ہے یا ان میں اضافہ کر دیتا ہے یا ان کو ان کے مخصوص موقع پر ادا نہیں کرتا تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: فرض' نفل' جمعہ اور عیدین میں سہو کا حکم ایک ہی ہے' تاہم مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جمعہ اور عیدین کی نماز میں سہو کا سجدہ نہیں کرنا چاہیے' کیونکہ لوگ آزمائش میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (مضمرات بحوالہ محیط)

باجماعت نماز میں جہری یا سری قرأت واجب ہے

مسئلہ: نماز کا ایک واجب بلند آواز میں قرأت کرنا یا پست آواز میں قرأت کرنا ہے' اگر پست آواز کی جگہ بلند آواز میں قرأت کر لی یا بلند آواز کی جگہ پست آواز میں قرأت کر لی تو سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا' تاہم اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' کس قدر آواز کو بلند یا پست کرنے سے سجدۂ سہو واجب ہوگا۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص تنہا نماز ادا کر رہا ہو' تو آواز کو پست یا بلند کرنے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا کیونکہ آواز کا پست یا بلند کرنا باجماعت نماز کی خصوصیت ہے۔ (تبیین)

مسئلہ: اگر کوئی شخص (باجماعت نماز کے دوران) بلند آواز میں تعوذ' تسمیہ یا آمین کہتا ہے' تو بھی سجدۂ سہو واجب ہو جائے گا۔ (قاضی خان)

* * *

910 - أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لاَ صَلاَةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِدًا".

★★ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اُس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۂ فاتحہ نہیں پڑھتا اور اس کے بعد (مزید کسی سورت کی) تلاوت نہیں کرتا۔"

25 - باب فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت

911 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ إِذْ سَمِعَ نَقِيضًا فَوْقَهُ فَرَفَعَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ هَذَا بَابٌ قَدْ فُتِحَ مِنَ السَّمَاءِ مَا فُتِحَ قَطُّ . قَالَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْشِرْ بِنُورَيْنِ أُوتِيتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيمِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ لَمْ تَقْرَأْ حَرْفًا مِنْهُمَا إِلاَّ أُعْطِيتَهُ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام موجود تھے' اسی دوران نبی اکرم ﷺ نے اوپر کی طرف سے کوئی آواز سنی تو حضرت جبریل علیہ السلام نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور بولے: یہ آسمان کا وہ دروازہ ہے' جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا' پھر اُس دروازے میں سے ایک فرشتہ نازل ہوا اور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ کو دو طرح کے نور کی خوشخبری ہے (یعنی مبارک ہو) جو آپ کو دیے گئے ہیں' یہ آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو نہیں دیے گئے' یہ سورۂ فاتحہ (مکمل) اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) "تم اُن میں سے جس حرف کو بھی پڑھو گے میں وہ تمہیں عطاء کر دوں گا"۔

910-تقدم في الافتتاح، باب ايجاب قراءة فاتحة الكتاب في الصلاة (الحديث 909) .

911-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل الفاتحة و خواتيم سورة البقرة و الحث على قراءة الآيتين من آخر البقرة (الحديث 254) . تحفة الاشراف (5541) .

26 - باب تَأْوِيلِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

(وَلَقَدْ آتَيْنَاكَ سَبْعًا مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر:

"اور ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطاء کیا ہے"

912 - أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَاصِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فَدَعَاهُ . قَالَ . فَصَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ "مَا مَنَعَكَ أَنْ تُجِيبَنِي" قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي . قَالَ "أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) أَلاَ أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُورَةٍ قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ " . قَالَ فَذَهَبَ لِيَخْرُجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَكَ . قَالَ "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي الَّذِي أُوتِيتُ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ " .

☆☆ حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے' وہ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے' نبی اکرم ﷺ نے انہیں بلایا۔ راوی کہتے ہیں' کہ جب میں نے نماز مکمل کر لی تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا' آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم پہلے میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے عرض کی: میں اُس وقت نماز ادا کر رہا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں' تو تم اُن کی بات کا جواب دو"۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں اپنے مسجد میں نکلنے سے پہلے تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا۔

912-اخرجه البخاري في التفسير، باب ما جاء في فاتحة الكتاب (الحديث 4474)، و باب (يا ايها الذين آمنوا استجيبوا لله و للرسول اذا دعاكم لما يحييكم و اعلموا ان الله يحول بين المرء و قلبه و انه اليه تحشرون) (الحديث 4647)، وباب (ولقد آتيناك سبعًا من المثاني و القرآن العظيم) (الحديث 4703)، و في فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الكتاب (الحديث 5006) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب فاتحة الكتاب (الحديث 1458) واخرجه النسائي في فضائل القرآن، فضل فاتحة الكتاب (الحديث 35)، و في التفسير : فاتحة الكتاب(الحديث 1)، و سورة الحجر، قوله تعالى: (ولقد آتينك سبعًا من المثاني) (الحديث 295) واخرجه ابن ماجه في الادب، باب ثواب القرآن (الحديث 3785) مختصراً . تحفة الاشراف (12047) .

راوی کہتے ہیں: کہ پھر نبی اکرم ﷺ جب باہر تشریف لے جانے لگے تو میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا (میں تمہیں ایک عظیم سورت کے بارے میں بتاؤں گا)' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ الحمد للہ رب العلمین ہے' یہی دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات ہیں جو مجھے عطاء کی گئی ہیں اور ان کے ساتھ قرآن عظیم بھی عطاء کیا گیا ہے۔

913 - اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِى التَّوْرَاةِ وَلَا فِى الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِىَ السَّبْعُ الْمَثَانِىْ وَهِىَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِىْ وَبَيْنَ عَبْدِىْ وَلِعَبْدِىْ مَا سَاَلَ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ' حضرت ابی بن کعب ؓ کا یہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ نے تورات اور انجیل میں سورۂ فاتحہ کی مانند کوئی چیز نازل نہیں کی' یہی دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات ہیں اور (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) یہ میرے درمیان اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہوگئی ہیں اور میرا بندہ جو مانگے گا وہ اُسے ملے گا"۔

914 - اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُوْتِىَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِى السَّبْعَ الطُّوَلَ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ کو سبع مثانی یعنی سات طویل سورتیں عطاء کی گئی ہیں۔

915 - اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِىْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِىْ) قَالَ السَّبْعُ الطُّوَلُ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات"۔

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ فرماتے ہیں' کہ اس سے مراد سبع طوال (یعنی سات طویل سورتیں) ہیں۔

27 - باب تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا لَمْ يَجْهَرْ فِيْهِ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا' اس میں امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنا

913-اخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة الحجر) (الحديث 3125) . تحفة الاشراف (77) .

914-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من قال : هي الطول (الحديث 1459) مطولاً . تحفة الاشراف (5617) .

915-اخرجه النسائي في التفسير: سورة الحجر، قوله تعالٰى: (ولقد اتينك سبعًا من المثاني) (الحديث 296) . تحفة الاشراف (5590) .

916 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَقَرَاَ رَجُلٌ خَلْفَهٗ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَنْ قَرَاَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) . قَالَ رَجُلٌ اَنَا . قَالَ "قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا".

☆☆ حضرت عمران بن حصین ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی نماز ادا کی' آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی' جب نبی اکرم ﷺ نے نماز ادا کرلی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کس شخص نے سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کی تھی؟ اس شخص نے عرض کی: میں نے' نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

917 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَرَجُلٌ يَقْرَاُ خَلْفَهٗ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ "اَيُّكُمْ قَرَاَ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)" فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ اَنَا وَلَمْ اُرِدْ بِهَا اِلَّا الْخَيْرَ . فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَدْ عَرَفْتُ اَنَّ بَعْضَكُمْ قَدْ خَالَجَنِيْهَا".

☆☆ حضرت عمران بن حصین ؓ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ظہر کی یا شاید عصر کی نماز ادا کی' آپ کی اقتداء میں ایک شخص نے قرأت کی' جب نبی اکرم ﷺ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو دریافت کیا: کون شخص سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کر رہا تھا؟ تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے: میں' میں نے اس کے ذریعے صرف نیکی کا ارادہ کیا تھا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص میری قرأت میں رکاوٹ پیدا کر رہا ہے۔

28 - باب تَرْكِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهٖ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' اس میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا

918 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ "هَلْ قَرَاَ مَعِىْ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اٰنِفًا". قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ . قَالَ "اِنِّىْ اَقُوْلُ مَا لِىْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ". قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَاةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ .

916-اخرجه مسلم في الصلاة، باب نهي الماموم عن جهره بالقراءة خلف امامه (الحديث 47 و 48 و 49) واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من راى القراءة اذا لم يجهر الامام بقراءته (الحديث 828 و 829) . واخرجه النسائي في الافتتاح، ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 917)، و في قيام الليل و تطوع النهار، ذكر الاختلاف على شعبة عن قتادة في هذا (الحديث 1743) تحفة الاشراف (10825) .

917-تقدم في الافتتاح، ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه (الحديث 916) .

918-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 826 و 827) واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في ترك القراءة خلف الامام اذا جهر الامام بالقراءة (الحديث 312) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 848 و 849) . تحفة الاشراف (14264) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نماز پڑھا کر فارغ ہوئے جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی تھی پھر آپ نے دریافت کیا: کیا میرے ساتھ تم میں سے کسی شخص نے قرأت کی تھی؟ ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں! یارسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی یہ سوچ رہا تھا کہ میرے ساتھ قرآن کی تلاوت میں کوئی مقابلہ کر رہا ہے؟

راوی کہتے ہیں: جب لوگوں نے یہ بات سنی تو وہ اس کے بعد ان نمازوں میں قرأت کرنے سے باز آ گئے جن میں نبی اکرم ﷺ بلند آواز میں قرأت کیا کرتے تھے۔

29 - باب قِرَاْءَةِ الْقُرْآنِ خَلْفَ الْاِمَامِ فِيْمَا جَهَرَ بِهِ الْاِمَامُ

باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے اس میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

919 - اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ صَدَقَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُوْدِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِىْ يُجْهَرُ فِيْهَا بِالْقِرَاْءَةِ فَقَالَ "لَا يَقْرَاَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ اِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاْءَةِ اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ".

☆☆ حضرت عبادہ بن صامت ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں ایک نماز پڑھائی جس میں آپ نے بلند آواز میں قرأت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: جب میں بلند آواز میں قرأت کروں تو کوئی بھی شخص ہرگز تلاوت نہ کرے البتہ سورۂ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔

30 - باب تَاْوِيْلِ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ

(وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ)

باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر "اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے"

920 - اَخْبَرَنَا الْجَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

919-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب (الحديث 824) مطولاً . تحفة الاشراف (5116) .

920-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب الامام يصلي من قعود (الحديث 604) . واخرجه النسائي في الافتتاح، تاويل قوله عزوجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون) (الحديث 921) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب اذا قرا الامام فانصتوا (الحديث 846) مطولاً . تحفة الاشراف (12317) .

"امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ پڑھے تو تم اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ پڑھو۔

921 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّمَا الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَانَ الْمُخَرِّمِىُّ يَقُوْلُ هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِىْ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ الْاَنْصَارِيَّ.

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"امام کو اس لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ تلاوت کرے تو تم لوگ خاموش رہو"۔

امام ابوعبدالرحمٰن نسائی ؒ کہتے ہیں: مخرمی نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ راوی ثقہ ہے ان کی مراد محمد بن سعد انصاری نامی راوی ہے۔

31 - باب اكْتِفَاءِ الْمَاْمُوْمِ بِقِرَاْءَةِ الْاِمَامِ

باب: مقتدی کا امام کی قرأت پر اکتفاء کرنا

922 - اَخْبَرَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزَّاهِرِيَّةِ قَالَ حَدَّثَنِىْ كَثِيْرُ بْنُ مُرَّةَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفِىْ كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ قَالَ "نَعَمْ". قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ. فَالْتَفَتَ اِلَىَّ وَكُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَاٌ اِنَّمَا هُوَ قَوْلُ اَبِى الدَّرْدَاءِ وَلَمْ يَقْرَاْ هٰذَا مَعَ الْكِتَابِ.

☆☆ حضرت ابودرداء ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا گیا: کیا ہر نماز میں قرأت کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں! تو ایک انصاری نے عرض کی: یہ تو واجب ہو گئی تو نبی اکرم ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے میں اس وقت آپ ﷺ کے سب سے زیادہ قریب بیٹھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کی امامت کر رہا ہو تو وہی لوگوں کے لیے کافی ہوتا ہے"۔

امام نسائی ؒ بیان کرتے ہیں: اس بات کا نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہونا غلط ہے یہ حضرت ابودرداء ؓ کا قول ہے۔

921-تقدم في الافتتاح، تاويل قوله عزوجل: (واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و انصتوا لعلكم ترحمون) (الحديث 920) .

922-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10959) .

اور اسے کتاب کے ساتھ نہیں پڑھا جائے گا۔

32 - باب مَا يُجْزِءُ مِنَ الْقِرَاَةِ لِمَنْ لَا يُحْسِنُ الْقُرْآنَ

باب: جو شخص اچھی طرح سے قرآن کی تلاوت نہ کرسکتا ہو اس کے لیے کس حد تک تلاوت کرنا کافی ہے؟

923 - اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى وَمَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ السَّكْسَكِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ فَعَلِّمْنِيْ شَيْئًا يُّجْزِئُنِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ . فَقَالَ "قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ."

☆☆ حضرت عبداللہ بن ابو اوفی ؓ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا' تو آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دے دیں جو قرآن کی جگہ میرے لیے کافی ہو' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھ لیا کرو:

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے' اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔)

شرح

احناف اس بات کے قائل ہیں: نماز کے دوران قیام کی حالت میں یا قیام کی جگہ پر قرأت کرنا فرض ہے۔

وتر اور نفل کی تمام رکعات میں یہ فرض ہے جبکہ فرض نماز کی ابتدائی دو رکعات میں فرض ہے اور یہ حکم امام اور تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے ہے جبکہ امام کی اقتدا میں نماز ادا کرنے والے شخص کے لئے امام کا تلاوت کر لینا کافی ہوگا۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔

"قرآن میں سے جو بھی میسر ہو اس کی تلاوت کر لو"

امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس کے لازم ہونے کی کم از کم مقدار ایک آیت ہے جو چھ حروف کے برابر ہو۔

جبکہ صاحبین کے نزدیک تین چھوٹی آیات کو تلاوت کرنا یا ایک لمبی آیت کو تلاوت کرنا' جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو' فرض ہے۔

قرأت کی غلطیاں

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کلمے کے ایک حرف کو دوسرے کلمے کے ساتھ ملا دے' اس میں بعض صورتیں ایسی

923-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يجزئ الامي و الاعجمي من القراءة (الحديث 832) مطولاً ـ تحفة الاشراف (5150) .

ہیں کہ جن کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف پڑھ لے جیسے ان المسلمین کی جگہ ان المسلمون پڑھ لے تو بھی نماز فاسد نہیں ہوتی' لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو اگر تو وہ دو ایسے حروف تھے جنہیں آسانی سے جدا کیا جاسکتا تھا (یعنی جو قریب المخرج تھے) جیسے "ط" اور "ص" یعنی کسی نے صالحات کو طالحات پڑھ دیا تو تمام فقہاء کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر وہ دونوں حروف ایسے ہوں کہ انتہائی مشقت کے ساتھ ہی ان دونوں کے درمیان فرق کیا جاسکتا ہے جیسے ض س ذ ت اس کے بارے میں مشائخ کا اختلاف پایا جاتا ہے' اکثر کا یہی قول ہے کہ ایسی غلطی کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: بعض مشائخ نے یہ بات بیان کی ہے کہ جو شخص جان بوجھ کر ایسا کرتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر زبان سے اس طرح کا تلفظ نکل جاتا ہے یا کوئی شخص ان کے درمیان تمیز نہیں کرسکتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی حرف کو حذف کر دے' اگر کوئی شخص ایجاز اور ترخیم کے طور پر ایسا کرتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' اگر معنی تبدیل ہوتے ہیں' تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

(محیط)

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ کسی حرف کا اضافہ کر دیا جائے' اگر کوئی شخص کسی حرف کو بڑھا دیتا ہے اور معنی تبدیل نہیں ہوتے تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی ایک کلمے کو چھوڑ کر اس کی جگہ پر دوسرے کلمے کا اضافہ کر دے۔ اگر کوئی شخص ایک کلمے کو چھوڑ کر دوسرا کلمہ ایسا ادا کرتا ہے کہ جس سے مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور قرآن میں دوسری جگہ اس قسم کا کوئی لفظ ہے جیسے کوئی شخص علیم کی جگہ حکیم پڑھ دیتا ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' اگر کوئی لفظ قرآن میں نہ ہو لیکن اس کے مفہوم کے قریب ہو جیسے کوئی شخص لفظ توابین کی تعابین پڑھ لیتا ہے' تو امام ابوحنیفہ ؒ اور امام محمد ؒ کے قول کے مطابق نماز فاسد نہیں ہوگی جبکہ امام ابویوسف ؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ لفظ قرآن میں نہ ہو اور دونوں کلمات کا مفہوم بھی قریب نہ ہو اور وہ کوئی ایسا کلمہ جو تسبیح یا تحمید یا ذکر کے لیے استعمال نہیں ہوتا تو اس بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ ایسے شخص کی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر وہ لفظ قرآن میں موجود ہو اور دونوں کلمات کے معنی قریب نہ ہوں یا کوئی ایسا کلمہ ہو یا کہ جس کے ذریعے لفظ کا مفہوم بدل گیا ہو' جس تبدیلی کے اعتقاد کے نتیجے میں کفر لازم آتا ہو' تو عام مشائخ کے نزدیک فاسد ہو جائے گی' اگر قرأت کرتے وقت کسی چیز کی غلط نسبت کر دی' جس کی طرف وہ منسوب نہیں ہے' تو اگر جس چیز کی طرف نسبت کی گئی ہے' وہ قرآن میں نہیں ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز

فاسد ہو جائے گی اور اگر کسی ایسی چیز کی طرف نسبت کی گئی جو قرآن میں ہے' تو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی اور عام مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (الوجیز از کردری)

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایسے کلمے کا اضافہ کر دے جو کسی دوسرے کلمے کے عوض میں نہ ہو' تو اگر اس اضافے کے ذریعے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں اور وہ کلمہ قرآن میں کسی دوسری جگہ موجود ہے یا موجود نہیں ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: لیکن اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اگر وہ کلمہ قرآن میں دوسری جگہ موجود ہے' تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر وہ کلمہ قرآن میں کسی جگہ موجود نہیں ہے' تو عام مشائخ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی ایک حرف یا کلمے کو مکرر پڑھ لے' اگر حرف کو مکرر پڑھتا ہے اور کسی خفیف حرف کا اظہار ہو گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن اگر کسی حرف کا اضافہ ہو گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی' اسی طرح اگر کسی کلمے کو مکرر پڑھ لیا اور معنی تبدیل نہ ہوئے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر تبدیل ہو گئے تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی قرأت کرتے وقت کسی ایک لفظ کو دوسرے سے آگے کر دے یا پیچھے کر دے' اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو نماز فاسد ہو جائے گی' اکثر مشائخ اسی بات کے قائل ہیں۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کسی ایک آیت کو دوسری آیت کی جگہ تلاوت کر دیا جائے۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک آیت پوری تلاوت کرنے کے بعد وقف کرتا ہے' پھر دوسری آیت مکمل پڑھ لیتا ہے یا دوسری آیت کا کچھ حصہ پڑھتا ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: لیکن اگر کوئی شخص پہلی آیت پڑھنے کے بعد وقف نہیں کرتا اور اس کے ساتھ ہی دوسری آیت کو ملا دیتا ہے' تو اگر معنی تبدیل نہیں ہوتے تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو تمام علماء کے نزدیک نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ یہی قول صحیح ہے۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ وقف' وصل اور ابتداء کسی ایسے مقام پر کر لی جائے' جہاں اس کا موقع محل نہ ہو' ایسا کرنے کے نتیجے میں اگر معنی میں زیادہ تغیر وارد نہیں ہوتا تو نماز درست ہوگی' لیکن اگر تغیر ہو جاتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی اعراب پڑھتے ہوئے غلطی کر جائے' اگر یہ کوئی ایسی غلطی ہے جس کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے تو اس بات پر اتفاق ہے کہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن اگر معنی بہت زیادہ تبدیل ہو جاتے ہیں اور ایسے مفہوم سامنے آتے ہیں کہ اگر اس کو درست مان لیا جائے تو کفر لازم آئے اور اگر غلطی سے ایسا پڑھ لیا تو متقدمین کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ متاخرین کے نزدیک اس بارے میں اختلاف پایا جاتا ہے' شمس الائمہ حلوانی سمیت بہت سے متاخرین کے نزدیک ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی' تاہم متقدمین کے قول میں زیادہ احتیاط پائی جاتی ہے' لیکن متاخرین کے قول میں زیادہ سہولت پائی جاتی ہے کیونکہ ایک عام شخص اعراب میں تمیز نہیں کر سکتا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی شد یا مد کو اس کے مقام سے چھوڑ دے تو مختار قول کے مطابق ایسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی' تاہم کئی مشائخ نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اگر اس کو چھوڑنے کے نتیجے میں معنی تبدیل نہیں ہوتے ہیں' تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر معنی تبدیل ہو جاتے ہیں' تو نماز فاسد ہو جائے گی' ان میں سے ایک غلطی یہ ہے کہ آدمی کسی جگہ پر ادغام کو ترک کر دے یا کسی ایسی جگہ ادغام کر دے جہاں ادغام نہیں ہونا چاہیے تھا تو اگر اس ادغام کے نتیجے میں عبارت بگڑ جاتی ہے اور کلمہ کا مفہوم سمجھ میں نہیں آتا تو نماز فاسد ہو جائے گی لیکن اگر ادغام کے نتیجے میں کلمہ کا مفہوم تبدیل نہیں ہوتا اور وہی مفہوم سمجھ آتا ہے جو ادغام کے بغیر سمجھ آ رہا تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی ہے کسی ایک ایسے مقام پر امالہ کرنا ہے جو اس کا موقع نہیں ہوتا' ایسا کرنے کے نتیجے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ (محیط)

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ قرآن کی اس طرح سے تلاوت کی جائے' جو قرآن کی اس تلاوت کے مطابق نہیں' جسے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جمع کیا تھا۔ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی تلاوت کر لیتا ہے' جو قرآن کی مشہور قرأت کے مطابق نہیں ہے اور اس کے ذریعے مفہوم بھی ادا نہیں ہوتا تو اگر اسے دعا یا ثناء کے طور پر نہیں پڑھا گیا (بلکہ تلاوت کے طور پر پڑھا گیا) تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: قرأت کی ایک غلطی یہ ہے کہ کوئی شخص پورا کلمہ نہ پڑھے' اگر کوئی شخص کسی کلمے کا تھوڑا سا حصہ پڑھ لیتا ہے' اسے پورا نہیں کرتا ہے یا سانس پھولنے کی وجہ سے یا باقی کلمہ بھول جانے کی وجہ سے کسی کلمے کو ترک کر دیتا ہے' پھر یاد آ جائے تو اسے پڑھ لیتا ہے' تو اس بارے میں مشائخ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔

مسئلہ: قرآن کی قرأت کرتے ہوئے ایک بڑی غلطی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب افعال میں مذکر کے صیغے کی بجائے مؤنث کا صیغہ پڑھ لیا جائے' تو اس بارے میں بھی فقہاء کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ (محیط)

•••——•••——•••

33 - باب جَهْرِ الْاِمَامِ بِآمِيْنَ

باب: امام کا بلند آواز میں آمین کہنا

924 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِذَا اَمَّنَ الْقَارِءُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

924-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15266) .

جب قرات کرنے والا ... آمین کہتے ہیں اور جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوا اللہ تعالیٰ اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیتا ہے"۔

925 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَمَّنَ الْقَارِئُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"جب امام آمین کہے' تو تم لوگ بھی آمین کہو' کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں' جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

926 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا "قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُوْلُ اٰمِيْنَ وَاِنَّ الْاِمَامَ يَقُوْلُ اٰمِيْنَ فَمَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے' تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے' اور جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہو' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

927 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهُ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام آمین کہے' تو تم لوگ بھی آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا آمین کہنا فرشتوں کے آمین کہنے کے ساتھ ہوتا ہے' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

925-اخرجه البخاري في الدعوات، باب التامين (الحديث 6402) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها و باب الجهر بآمين (الحديث 851) . تحفة الاشراف (13136) .

926-اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة و فيها، باب الجهر بآمين (الحديث 852) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (13287) .

927-اخرجه البخاري في الاذان، باب جهر الامام بالتامين (الحديث 780) . واخرجه مسلم في الصلاة، باب التسميع و التحميد و التامين (الحديث 72) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التامين وراء الامام (الحديث 936) . واخرجه الترمذي في الصلاة، ما جاء في فضل التامين (الحديث 250)، وتحفة الاشراف (13230) .

---

34 - باب الْاَمْرِ بِالتَّاْمِيْنِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب: امام کے پیچھے موجود شخص کو آمین کہنے کا حکم

928 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ الْاِمَامُ (غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ) فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ فَاِنَّهُ مَنْ وَّافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب امام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پڑھے' تو تم لوگ آمین کہو' کیونکہ جس شخص کا یہ قول فرشتوں کے کہنے کے ساتھ ہوگا' اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جائے گا"۔

35 - باب فَضْلِ التَّاْمِيْنِ

باب: آمین کہنے کی فضیلت

929 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اِذَا قَالَ اَحَدُكُمْ اٰمِيْنَ وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَآءِ اٰمِيْنَ فَوَافَقَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ"۔

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"جب کوئی شخص آمین کہتا ہے' تو آسمان میں موجود فرشتے بھی آمین کہتے ہیں اور جب اِن دونوں کا آمین کہنا ایک دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے' تو اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے"۔

شرح

نماز کے دوران سورہ فاتحہ کے اختتام پر "آمین" کہنا سنت ہے۔ خواہ نمازی امام ہو' مقتدی ہو' یا تنہا نماز ادا کر رہا ہو۔

"آمین" کا مطلب ہے "تو دعا کو قبول کرلے"۔

احناف اور مالکیوں کے نزدیک آمین پست آواز میں کہی جائے گی جبکہ شوافع اور حنابلہ کے نزدیک سری نماز میں پست آواز میں کہی جائے گی اور جہری نماز میں بلند آواز میں کہی جائے گی۔

امام کے آمین کہنے کے ساتھ مقتدی بھی آمین کہے گا۔

928-اخرجه البخاري في الاذان، باب جهر المأموم بالتامين (الحديث 782)، و في التفسير، باب (غير المغضوب عليهم ولا الضالين) (الحديث 4475) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب التامين وراء الامام (الحديث 935) . تحفة الاشراف (12576) .

929-اخرجه البخاري في الاذان، باب فضل التامين (الحديث 781) تحفة الاشراف (13826) .

حنابلہ اس بات کے قائل ہیں: اگر امام آمین کہنا بھول جاتا ہے' تو مقتدی بلند آواز میں آمین کہے گا' تاکہ امام کو یاد کروائے اور پھر امام بھی آمین کہہ دے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے: یہ قولی سنت ہے جب امام اسے چھوڑ دے گا تو مقتدی اسے بجا لائے گا اور اس کی مثال استعاذہ کی طرح ہو جائے گی لیکن اگر امام نے اسے پست آواز میں کہا تو مقتدی اسے بلند آواز میں کہے گا۔

(یہ حکم حنابلہ کے نزدیک ہے)

اگر کوئی نمازی بھول کر یا جان بوجھ کر آمین نہیں کہتا اور اگلی سورت کی قرأت شروع کر دیتا ہے' تو اب وہ آمین نہیں کہے گا کیونکہ اس سنت کا مخصوص مقام فوت ہو گیا ہے۔

پست آواز میں آمین کہنے کے بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کا یہ قول ہے۔

"امام چار چیزیں پست آواز میں کہے گا تعوذ، تسمیہ، تامین (یعنی آمین کہنا) اور تحمید (یعنی "ربنالك الحمد" کہنا)"

اس روایت کو ابن ابی شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

شوافع اور حنابلہ کی اپنے موقف کی تائید میں دلیل حضرت ابوہریرہ ؓ کے حوالے سے منقول یہ روایت ہے:

"جب نبی اکرم ﷺ نے "ولا الضالین" تلاوت کیا تو آپ ﷺ نے آمین کہا یہاں تک کہ پہلی صف میں موجود لوگوں تک اس کی آواز آئی"۔

36 - باب قَوْلِ الْمَأْمُومِ إِذَا عَطَسَ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں چھینکے تو وہ کیا پڑھے؟

930 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّ أَبِيهِ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى . فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ" . فَلَمْ يُكَلِّمْهُ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ "مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ" . فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ . قَالَ "كَيْفَ قُلْتَ" . قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى . فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلَاثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا" .

★★ حضرت معاذ بن رفاعہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی مجھے چھینک آئی تو میں نے یہ پڑھا:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو' اس پر برکت

930-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء (الحديث 773) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في الرجل يعطس في الصلاة، (الحديث 404) . تحفة الاشراف (3606) .

نازل کی گئی ہو' اسی طرح جس طرح ہمارے پروردگار کو پسند ہو' جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: نماز کے دوران کس شخص نے کلام کیا تھا؟ تو کسی شخص نے بھی آپ کو جواب نہیں دیا' نبی اکرم ﷺ نے دوسری مرتبہ دریافت کیا: نماز کے دوران کلام کرنے والا شخص کون ہے؟ تو حضرت رفاعہ بن رافع ؓ نے عرض کی: میں ہوں یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا پڑھا تھا؟ وہ کہتے ہیں: میں نے یہ پڑھا تھا:

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو' اس پر برکت نازل ہو' اسی طرح جس طرح ہمارے پروردگار کو پسند ہو اور وہ اس سے راضی ہو"۔

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' تیس سے زیادہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے تاکہ ان میں سے کون اس دعا کو ساتھ لے کر اوپر جاتا ہے۔

شرح

کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے اور کون سی چیز نماز میں مکروہ ہے

وہ چیزیں جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں

مسئلہ: نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں دو قسم کی ہیں: قول اور فعل۔

پہلی قسم: اقوال کے احکام

مسئلہ: جب کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر یا بھول کر غلطی سے یا قصد کے ساتھ تھوڑا یا زیادہ کلام کرے اور وہ یہ کلام اپنی نماز کو درست کرنے کے لیے کرے جیسے امام نے قعدہ میں بیٹھنا تھا' لیکن اس جگہ وہ کھڑا ہو گیا تو مقتدیوں نے اسے کہا: بیٹھ جائیں! یا امام نے کھڑے ہونا تھا اور وہ بیٹھ گیا تو مقتدی نے کہا: کھڑے ہو جائیں' خواہ آدمی کا کلام لوگوں کی عام بات چیت کے حوالے سے ہو' ان سب صورتوں میں ہمارے نزدیک وہ شخص ازسرِنو نماز ادا کرے گا۔ (محیط)

مسئلہ: یہ سب احکام اس صورت میں ہوں گے' جب وہ قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے کلام کر لیتا ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: یہ حکم اس صورت میں ہو گا جب وہ کوئی ایسا کلام کرے جسے سنا جا سکتا ہے' اگر وہ خود بھی اسے سن لیتا ہے' تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: لیکن اگر وہ خود بھی سن نہیں پاتا تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (زاہدی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جاتا ہے اور سوئے ہوئے کلام کر لیتا ہے' تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران جان بوجھ کر سلام پھیر دیتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر وہ نماز کے دوران کسی کو سلام کرتا ہے (یا سلام کا جواب دیتا ہے) تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص چھینکا اور نماز پڑھنے والے نے چھینک کا جواب دیتے ہوئے یرحمک اللہ کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی

اگر نماز پڑھنے کے دوران کسی شخص کو حکم دینے کے لیے یا کسی کو کسی کام سے منع کرنے کے لیے قرآن کے کچھ الفاظ پڑھے یا اللہ کا ذکر کیا تو بھی نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر کوئی شخص اس کی نماز میں خلل ڈالنے کا ارادہ کر رہا ہو اور اسے تنبیہ کرنے کا ارادہ کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (تہذیب)

مسئلہ: اگر امام سے غلطی ہو جاتی ہے اور مقتدی نے اسے تنبیہ کرنے کے لیے سبحان اللہ کہہ دیا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر مقتدی اپنے امام کے علاوہ کسی اور کو لقمہ دے دیتا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: صرف ایک مرتبہ لقمہ دینے سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے' یہی قول صحیح ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: کسی دوسرے شخص نے نمازی کو لقمہ دیا اور نمازی نے اس لقمے کو قبول کر لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران کوئی خوشی کی خبر سنی اور اس پر الحمد للہ کہہ دیا اور اس کے جواب کا ارادہ کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر جواب کا ارادہ نہیں کیا یا یہ ظاہر کرنا چاہا کہ میں ابھی نماز پڑھ رہا ہوں تو اس بات پر اتفاق ہے کہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اس نوعیت کے دیگر تمام کلمات کا بھی یہی حکم ہے' یعنی اگر جواب کا ارادہ کیا جائے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی' ورنہ نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسا شعر پڑھ لے جس کے الفاظ ہو بہو قرآن میں موجود ہوں تو اگر شعر کا ارادہ کیا ہے' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران شعر موزوں کر دیتا ہے یا کوئی جملہ موزوں کر لیتا ہے لیکن زبان سے ادا نہیں کرتا تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن ایسا کرنا انتہائی غلط ہے۔ (منیۃ المصلی)

مسئلہ: اسی طرح نماز کے دوران کسی شرعی مسئلے کو سوچنا' کسی حدیث' شعر' خطبے یا مسئلے کو یاد کرنا مکروہ ہے' تاہم نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کسی شخص نے نماز کے دوران لفظ "نعم" استعمال کیا اور یہ لفظ اس کا تکیہ کلام نہیں ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی کیونکہ اس صورت میں وہ لفظ (قرآن کا حصہ شمار کیا جائے گا) لیکن اگر یہ اس کا تکیہ کلام ہو' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز کے دوران کوئی ایسی دعا مانگ لے جس کا سوال بندوں سے کرنا' ناممکن ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر کوئی ایسی دعا مانگی جو بندوں سے بھی مانگی جا سکتی ہے' تو صحیح قول کے مطابق نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس صورت میں یہ الفاظ عام گفتگو کی مانند شمار ہوں گے۔

مسئلہ: حج کرنے والا شخص نماز کے دوران لبیک کہہ دیتا ہے' تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر ایام تشریق کے دوران اللہ اکبر نماز کے دوران کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: نماز کے دوران اذان کا جواب دیا تو امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران درد یا مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے آہ' اوئی' ہائے کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر اپنے گناہوں کے خیال سے یا جہنم کا ذکر سنتے ہوئے آہ نکلی تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران جانور کو تنبیہ کرنے کے لیے آواز نکالی تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قرآن کو دیکھ کر تلاوت کی تو امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی جبکہ صاحبین کے نزدیک فاسد نہیں ہوگی۔ امام ابوحنیفہ ؒ کی دلیل یہ ہے کہ قرآن کو اٹھانا' اس کے ورق کو الٹنا اور اس کو دیکھ کر پڑھنا عمل کثیر ہے' اس سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اگر کسی شخص کے سامنے قرآن رحل پر پڑا ہوا ہو اور وہ اسے اٹھاتا نہیں ہے اور اس کا ورق الٹتا نہیں ہے یا سامنے محراب پر قرآن کی آیت لکھی ہوئی تھی اور وہ انہیں دیکھ کر پڑھ لیتا ہے' تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

دوسری قسم ان افعال کا تذکرہ جن کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے

مسئلہ: کثیر عمل کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے' قلیل عمل کے ذریعے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: قلیل اور کثیر عمل کے درمیان کیا فرق ہے' اس کے بارے میں تین اقوال پائے جاتے ہیں۔

مسئلہ: پہلا قول یہ ہے کہ عام عادت میں جو کام دونوں ہاتھوں سے کیا جاتا ہے وہ کثیر عمل ہے' خواہ آدمی اس کام کو ایک ہی ہاتھ کے ذریعے کرلے' جیسے عمامہ باندھنا' کرتہ پہننا' پاجامہ پہننا' کمان سے تیر چھوڑنا' لیکن عام عادت میں جو کام ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے وہ قلیل عمل ہوگا' خواہ آدمی دونوں ہاتھوں کے ذریعے وہ کام کرے۔ (تبیین)

مسئلہ: قلیل عمل جو ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہے' وہ اس وقت تک قلیل شمار ہوگا جب اسے ایک ہی مرتبہ کیا جائے' اگر اسے بار بار کیا جائے گا تو وہ بھی کثیر عمل بن جائے گا۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اس بارے میں دوسرا قول یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا جس عمل کو قلیل سمجھتا ہے' وہ قلیل ہوگا اور جسے وہ کثیر سمجھتا ہے وہ کثیر ہوگا' یہ قول امام ابوحنیفہ ؒ کے موقف کے قریب ترین ہے۔

مسئلہ: تیسرا قول یہ ہے کہ دور سے دیکھنے والا اگر اسے دیکھ کر یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز ادا نہیں کر رہا تو وہ کثیر عمل ہوگا اور اس کے ذریعے نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر دور سے دیکھنے والے کو شک محسوس ہوتا ہو' تو پھر نماز فاسد نہیں ہوگی' یہی قول صحیح ہے اور اسی کو فقہاء نے اختیار کیا ہے۔ (تبیین' محیط سرخسی' قاضی خان' خلاصہ)

مسئلہ: نماز کے دوران بھول کر کچھ کھا پی لینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: لیکن اگر کسی شخص کے دانتوں میں کچھ پھنسا ہوا تھا اور اس نے اسے نگل لیا تو اگر وہ چنے سے کم تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی مکروہ ہو جائے گی' اگر چنے کے برابر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (سراج الوہاج' تبیین' بدائع' شرح طحاوی)

مسئلہ: اگر کسی کے دانتوں میں سے خون نکلا اور اس نے اسے نگل لیا تو اگر تھوک خون پر غالب تھا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: نماز کے دوران منہ بھر کے قے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے' نماز فاسد نہیں ہوتی' یعنی اس صورت میں بنا کی جا سکتی ہے' لیکن اگر منہ بھرنے سے کم قے کی تھی تو وضو بھی نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی نہیں فاسد ہوگی۔

مسئلہ: اگر منہ بھر کے قے آئی اور اس نے اسے نگل لیا کہ وہ اسے اُگلنے پر قادر تھا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص جان بوجھ کر قے کرے' اور وہ منہ بھر کر نہ ہو' تو نماز فاسد نہیں ہوگی' لیکن اگر منہ بھر کر ہو' تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ (محیط)

مسئلہ: اگر نماز کے دوران قبلہ کی سمت میں کوئی شخص چل پڑا اور وہ لاحق نہیں ہے اور مسجد سے باہر بھی نہیں نکلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

مسئلہ: میدان میں یہ حکم ہے کہ جب تک دو صفوں سے آگے نہیں نکلا' اس وقت تک فاسد نہیں ہوگی۔ (منیہ)

مسئلہ: لیکن اگر اس نے چلتے وقت قبلہ کی طرف پیٹھ کر لی تو نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن اگر کوئی شخص ایک نماز کے دوران ایک صف کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی لیکن اگر دو صفوں کی مقدار کے برابر چلا تو نماز فاسد ہو جائے گی' لیکن یہ شرط ہے کہ کوئی مسلسل ایسا چلے لیکن اگر کوئی شخص ایک صف کی مقدار چلنے کے بعد ذرا ٹھہر کر پھر اگلی صف کی مقدار چل لے تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر (سواری پر نوافل ادا کرتے ہوئے) دونوں پاؤں کے ذریعے گدھے کو ہانکا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر ایک پاؤں کے ذریعے ہانکا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (خلاصہ)

•••——•••——•••

931 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ أَسْفَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَلَمَّا قَرَأَ (غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلاَ الضَّالِّينَ) قَالَ "آمِينَ" . فَسَمِعْتُهُ وَأَنَا خَلْفَهُ . قَالَ فَسَمِعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلاً يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلاَتِهِ قَالَ "مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَةِ فِي الصَّلاَةِ" . فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَرَدْتُ بِهَا بَأْسًا . قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَىْءٌ دُونَ الْعَرْشِ" .

★★ عبدالجبار بن وائل اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی جب آپ نے تکبیر کہی تو رفع یدین کیا اور اپنے ہاتھوں کو کانوں سے ذرا نیچے تک بلند کیا' پھر آپ نے جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھا تو آمین کہا' میں نے بھی اس آواز کو سنا' میں آپ کے پیچھے موجود تھا' پھر نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو یہ پڑھ رہا تھا:

931-اخرجه النسائي . تحفة الاشراف (11764) .

"ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے' ایسی حمد جو زیادہ ہو' پاکیزہ ہو' اس میں برکت موجود ہو"۔

جب نبی اکرم ﷺ نے اس نماز کا سلام پھیرا تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: ابھی نماز کے دوران وہ کلمات پڑھنے والا شخص کون ہے؟ تو ایک شخص نے عرض کی: یارسول اللہ! وہ میں ہوں' میں نے اس کے ذریعے کسی غلطی کا ارادہ نہیں کیا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بارہ فرشتے تیزی سے اس کی طرف لپکے تھے اور ان کلمات کے لیے عرش سے پہلے کوئی رکاوٹ نہیں ہے (یعنی یہ سیدھے عرش تک پہنچ گئے)۔

37 - باب جَامِعِ مَا جَاءَ فِي الْقُرْآنِ

باب: قرآن کے بارے میں منقول روایات کا مجموعہ

932 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ الْحَارِثُ بْنُ هِشَامٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْىُ قَالَ "فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَىَّ وَأَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صُورَةِ الْفَتَى فَيَنْبِذُهُ إِلَىَّ" .

(۹۲۳) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے' جب یہ کیفیت مجھ سے ختم ہوتی ہے' تو میں فرشتے کی زبانی سنی ہوئی بات کو یاد کر لیتا ہوں اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے' بعض اوقات فرشتہ میرے پاس کسی نوجوان کی شکل میں آتا ہے اور وہ وحی کو مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

933 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْىُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَىَّ فَيَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ" . قَالَتْ عَائِشَةُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا .

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ حضرت حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی شکل میں آتی ہے اور یہ کیفیت میرے لیے سب سے زیادہ شدید ہوتی ہے' جب یہ کیفیت ختم ہوتی ہے' تو فرشتے نے جو کہا ہوتا ہے میں وہ یاد کر لیتا ہوں' بعض

932-اخرجه مسلم في الفضائل باب عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد و حين يأتيه الوحي (الحديث 87) . واخرجه النسائي في فضائل القرآن، كيف نزول القرآن (الحديث 4) . تحفة الاشراف (16924) .

933-اخرجه البخاري في بدء الوحي، باب . 2 . (الحديث 2) . واخرجه الترمذي في المناقب، باب ما جاء كيف كان ينزل الوحي على النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 3634) . واخرجه النسائي في التفسير: سورة النساء قوله جل ثناؤه (انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح) (الحديث 148) . تحفة الاشراف (17152) .

اوقات فرشتہ میرے سامنے آدمی کی شکل میں آتا ہے' وہ میرے ساتھ کلام کرتا ہے' تو میں اس کی کہی ہوئی بات کو محفوظ کر لیتا ہوں۔

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں' کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ ایک شدید سردی کے دن آپ پر وحی نازل ہوئی جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ پھوٹ رہا تھا۔

934 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَّكَانَ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعَهُ فِي صَدْرِكَ ثُمَّ تَقْرَأَهُ (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ قَرَأَهُ كَمَا أَقْرَأَهُ .

★★ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس ؓ کا یہ قول نقل کرتے ہیں' جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی سے اسے حاصل کر لو' اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا ہمارے ذمے ہے“۔

(حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے نزول کے وقت شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا' آپ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ اسے جلدی سے حاصل کر لو' اس کا جمع کرنا اور اس کی تلاوت کرنا ہمارے ذمے ہے“۔

حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں' کہ اس کے جمع کرنے سے مراد یہ ہے' کہ اس کو آپ کے سینے میں جمع کر دینا اور آپ ﷺ کا اس کو تلاوت کرنا۔

(ارشادِ باری تعالیٰ ہے:) ”اور جب ہم اس کی تلاوت کریں' تو تم اس پڑھے ہوئے کی پیروی کرو“۔

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں' کہ اس سے مراد یہ ہے' کہ تم خاموشی سے اسے غور سے سنو۔

(حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد جب حضرت جبریل علیہ السلام' نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ غور سے ان کی تلاوت کو سن لیا کرتے تھے' جب وہ چلے جاتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ اس تلاوت کو

934-اخرجه البخاري في بدء الوحي، باب - 4 (الحديث 5)، و في التفسير، باب (لا تحرك به لسانك لتعجل به) (الحديث 4927) مختصراً، و باب (ان علينا جمعه و قرآنه) (الحديث 4928) مختصراً، و باب (فاذا قرأناه فاتبع قرآنه) (الحديث 4929) بنحوه، و في فضائل القرآن، باب الترتيل في القراءة (الحديث 5044) بنحوه، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (لا تحرك به لسانك) (الحديث 7524). واخرجه مسلم في الصلاة، باب الاستماع للقراءة (الحديث 147 و 148). واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة القيامة) (الحديث 3329) مختصراً. تحفة الاشراف (5637) .

اسی طرح پڑھ لیا کرتے تھے جس طرح حضرت جبریل علیہ السلام نے اسے آپ کے سامنے پڑھا تھا۔

935 - أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ ابْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَرَأَ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ يَكُنْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا قُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قُلْتُ كَذَبْتَ مَا هَكَذَا أَقْرَأَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ وَإِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ فِيهَا حُرُوفًا لَمْ تَكُنْ أَقْرَأْتَنِيهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأْ يَا هِشَامُ" . فَقَرَأَ كَمَا كَانَ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ" . ثُمَّ قَالَ "اقْرَأْ يَا عُمَرُ" . فَقَرَأْتُ فَقَالَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ" . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ" .

★★ عروہ ابن مخرمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں' کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے یہ بات بیان کی ہے' کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم ؓ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' انہوں نے بعض مقامات پر تلاوت اس سے مختلف طریقے سے کی' جس طریقے سے نبی اکرم ﷺ نے مجھے وہ سورت سکھائی تھی۔ میں نے دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے' میں نے کہا: تم نے غلط کہا ہے' نبی اکرم ﷺ نے تو تمہیں اس طرح تلاوت نہیں سکھائی ہوگی' پھر میں نے ان کا ہاتھ پکڑا اور انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا' میں نے عرض کی: یارسول اللہ! آپ نے مجھے سورۂ فرقان سکھائی ہے اور میں نے اسے بعض مقامات پر اس سے مختلف طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' جس طرح آپ نے مجھے تلاوت نہیں سکھائی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ہشام! تم تلاوت کرو' انہوں نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح وہ پہلے کر رہے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو! حضرت عمر ؓ کہتے ہیں' کہ میں نے تلاوت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔

936 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِينٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا

935-اخرجه البخاري في الخصومات، باب كلام الخصوم بعضهم في بعض (الحديث 2419) بنحوه، وفي فضائل القرآن، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 4992)، و باب من لم ير باساً ان يقول سورة البقرة، و سورة كذا و كذا (الحديث 5041) و في استتابة المرتدين و المعاندين و قتالهم، باب ما جاء في المتأولين (الحديث 6936)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (فاقرؤا ما تيسر منه) (الحديث 7550) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب بيان ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه (الحديث 270 و 271) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 1475) . واخرجه الترمذي في القراءات، باب ما جاء انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 2943) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 936 و 937) . تحفة الاشراف (10591 و 10642) .

936-تقدم في الافتتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 935) .

عَلَيْهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَنِيهَا فَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَأْ" . فَقَرَأَ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ" . ثُمَّ قَالَ لِي "اقْرَأْ" . فَقَرَأْتُ فَقَالَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)" .

★★ عبدالرحمن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ایک مرتبہ میں نے ہشام بن حکیم ؓ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جس طریقے میں اس کی تلاوت کرتا تھا' جبکہ نبی اکرم ﷺ نے خود مجھے اس طریقے کی تعلیم دی تھی' پہلے تو میں تیزی سے ان پر حملہ کرنے لگا لیکن پھر میں نے انہیں مہلت دی جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں ان کی چادر پکڑ کر انہیں کھینچتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے پاس لے گیا' میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ فرقان کی تلاوت اس طریقے سے مختلف طور پر کرتے ہوئے سنا ہے جس طریقے سے آپ نے مجھے سورۂ فرقان پڑھنی سکھائی ہے' تو نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم تلاوت کرو! انہوں نے اسی طریقے سے تلاوت کی جس طرح میں نے انہیں قرأت کرتے ہوئے سنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اب تم تلاوت کرو! میں نے تلاوت کی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' تمہیں ان میں سے جو طریقہ آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کرلیا کرو۔

937- أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدٍ الْقَارِيَّ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَؤُهَا عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يُقْرِئْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أُسَاوِرُهُ فِي الصَّلَاةِ فَتَصَبَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ كَذَبْتَ . فَوَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَؤُهَا فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تُقْرِئْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ . فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَرْسِلْهُ يَا عُمَرُ اقْرَأْ يَا هِشَامُ" . فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَؤُهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ" . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

937-تقدم في الافتتاح، جامع ما جاء في القرآن (الحديث 935) .

وَسَلَّمَ "اقْرَأْ يَا عُمَرُ" . فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هَكَذَا أُنْزِلَتْ" . ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ (فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ)" .

★★ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں: کہ مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری نے انہیں یہ بات بیان کی ہے' کہ ان دونوں حضرات نے حضرت عمر بن خطاب ؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' وہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرت ہشام بن حکیم ؓ کو سورۂ فرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا' یہ نبی اکرم ﷺ کی ظاہری زندگی کی بات ہے' جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس طرح تلاوت کر رہے تھے کہ جس طریقے سے نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ہی ان پر حملہ کرنے لگا' لیکن پھر میں نے صبر سے کام لیا' جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو میں نے ان کی چادر سے انہیں پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے' جسے میں نے ابھی تمہیں تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے' تو وہ بولے: یہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے پڑھنی سکھائی ہے' میں نے کہا کہ تم غلط کہہ رہے ہو' اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ نے خود مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے' جس کی تم تلاوت کر رہے تھے اور وہ اس سے مختلف ہے' جو تم تلاوت کر رہے تھے۔ پھر میں انہیں لے کر کھینچتا ہوا نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے انہیں سورۂ فرقان کی تلاوت ایسے طریقے سے کرتے ہوئے سنا ہے' جس طریقے سے آپ نے مجھے نہیں پڑھایا' حالانکہ آپ نے خود مجھے سورۂ فرقان پڑھنی سکھائی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! تم اسے چھوڑ دو! اے ہشام! تم اس کی تلاوت شروع کرو! انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اسی طرح تلاوت شروع کی' جس طرح میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا تھا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم تلاوت کرو' میں نے اسی طریقے کے مطابق قرأت شروع کی جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھایا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے' پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے' اس میں سے جو تمہیں آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کرلو۔

938- أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ أَضَاةِ بَنِي غِفَارٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفٍ . قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ" . ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى حَرْفَيْنِ قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ" . ثُمَّ جَاءَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَحْرُفٍ . قَالَ "أَسْأَلُ اللَّهَ مُعَافَاتَهُ وَمَغْفِرَتَهُ وَإِنَّ أُمَّتِي لَا تُطِيقُ ذَلِكَ" . ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَأْمُرُكَ أَنْ تُقْرِئَ أُمَّتَكَ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ فَأَيُّمَا حَرْفٍ قَرَءُوا عَلَيْهِ فَقَدْ أَصَابُوا .

938-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب بيان ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه (الحديث 273) بمعناه و (الحديث 274) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب انزل القرآن على سبعة احرف (الحديث 1478) مختصراً . تحفة الاشراف (60) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خُوْلِفَ فِيْهِ الْحَكَمُ خَالَفَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ رَوَاهُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا .

★★ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ بنوغفار کے تالاب کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اسی دوران حضرت جبریل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ پیغام دیا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ اپنی اُمت کو ایک لغت میں قرآن کی تعلیم دیں، تو نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، کیونکہ میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھے گی۔ حضرت جبریل علیہ السلام دوبارہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے، کہ آپ اپنی اُمت کو دو لغت میں قرآن پاک کی تلاوت کرنا سکھائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری اُمت اس کی طاقت نہیں رکھ سکے گی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام تیسری مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے، کہ آپ اپنی اُمت کو تین لغات میں قرآن کی تلاوت کرنا سکھائیں، تو نبی اکرم ﷺ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ سے اس کی معافی اور مغفرت کا سوال کرتا ہوں، میری اُمت اس کی بھی طاقت نہیں رکھے گی۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام چوتھی مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیغام دیا، کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے، کہ آپ اپنی اُمت کو سات لغات میں قرآن کی تلاوت سکھائیں، وہ ان میں سے جس لغت کے مطابق بھی تلاوت کریں گے وہ صحیح پڑھنے والے شمار ہوں گے۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حکم نامی راوی سے اس روایت کو نقل کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے، منصور نامی راوی نے ان کے برعکس روایت نقل کی ہے۔

مجاہد نامی راوی نے اسے عبید بن عمیر کے حوالے سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

939 - اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرِ بْنُ نُفَيْلٍ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَىِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَقْرَاَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُوْرَةً فَبَيْنَا اَنَا فِى الْمَسْجِدِ جَالِسٌ اِذْ سَمِعْتُ رَجُلًا يَقْرَؤُهَا يُخَالِفُ قِرَاءَتِىْ فَقُلْتُ لَهُ مَنْ عَلَّمَكَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَقُلْتُ لَا تُفَارِقْنِىْ حَتّٰى نَاْتِىَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا خَالَفَ قِرَاءَتِىْ فِى السُّوْرَةِ الَّتِىْ عَلَّمْتَنِىْ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اقْرَاْ يَا اُبَىُّ" . فَقَرَاْتُهَا فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْسَنْتَ" . ثُمَّ قَالَ لِلرَّجُلِ "اقْرَاْ" . فَقَرَاَ فَخَالَفَ قِرَاءَتِىْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَحْسَنْتَ" . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يَا اُبَىُّ اِنَّهُ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ كُلُّهُنَّ شَافٍ كَافٍ" .

939-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (46) .

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْقَوِىِّ .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے ایک سورت پڑھنا سکھائی، میں مسجد میں بیٹھا تھا، اسی دوران میں نے ایک شخص کو وہی سورت تلاوت کرتے ہوئے سنا جو اس طریقے سے مختلف تھی جو میرا پڑھنے کا طریقہ تھا۔ میں نے اس سے دریافت کیا، کہ تمہیں یہ سورت کس نے سکھائی ہے؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کے رسول نے، میں نے کہا: تم اُس وقت تک مجھ سے جدا نہیں ہوگے جب تک ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو جاتے، پھر میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ شخص اس سورت کی تلاوت میں مجھ سے مختلف قرأت کر رہا ہے، جو سورت آپ نے مجھے تعلیم دی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابی! تم تلاوت کرو! میں نے اس سورت کو تلاوت کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم نے ٹھیک قرأت کی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے کہا: اب تم تلاوت کرو! اس شخص نے بھی قرأت کی اور اس نے بعض مقامات پر میری قرأت سے مختلف قرأت کی تو نبی اکرم ﷺ نے اس سے فرمایا: تم نے بھی ٹھیک تلاوت کی ہے، پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابی! قرآن کو سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، یہ سارے کے سارے شافی وکافی ہیں۔

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: اس روایت کا راوی معقل بن عبداللہ زیادہ مستند نہیں ہے۔

940 - اَخْبَرَنِىْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُبَىٍّ قَالَ مَا حَاكَ فِىْ صَدْرِىْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ اِلَّا اَنِّىْ قَرَاْتُ اٰيَةً وَّقَرَاَهَا اٰخَرُ غَيْرَ قِرَاءَتِىْ فَقُلْتُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

وَقَالَ الْاٰخَرُ اَقْرَاَنِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَاَتَيْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ اَقْرَاْتَنِىْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ" . وَقَالَ الْاٰخَرُ اَلَمْ تُقْرِئْنِىْ اٰيَةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ "نَعَمْ اِنَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اَتَيَانِىْ فَقَعَدَ جِبْرِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِىْ وَمِيْكَائِيْلُ عَنْ يَّسَارِىْ فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اقْرَاِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ . قَالَ مِيْكَائِيْلُ اسْتَزِدْهُ اسْتَزِدْهُ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعَةَ اَحْرُفٍ فَكُلُّ حَرْفٍ شَافٍ كَافٍ" .

★★ حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے، مجھے کسی اُلجھن کا سامنا نہیں کرنا پڑا، صرف ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ میں نے ایک آیت تلاوت کی اور ایک دوسرے شخص نے اسی آیت کو مختلف طریقے سے تلاوت کیا، تو میں نے یہ کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے خود اس کی تلاوت سکھائی ہے، اس شخص نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے بھی اس کی تلاوت سکھائی ہے۔ (حضرت ابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت خود پڑھنا سکھائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! اس دوسرے شخص نے کہا: کیا آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت اسی طرح سے پڑھنا نہیں سکھائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے

940-انفرد به النسائی . تحفة الاشراف (8) .

جواب دیا: جی ہاں! جبریل اور میکائیل یہ دونوں میرے پاس آئے تھے جبریل میرے دائیں طرف بیٹھ گئے اور میکائیل میرے بائیں طرف بیٹھ گئے پھر جبریل نے کہا کہ آپ ﷺ حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے تو میکائیل نے کہا: اس میں اضافہ کریں! اس میں اضافہ کریں یہاں تک کہ سات مختلف طرح کی قرات ہوگئیں ان میں سے قرأت کا ہر ایک طریقہ کافی وشافی ہے۔

941 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ إِذَا عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ".

★★ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"قرآن کو حفظ کرنے والے کی مثال بندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے' کہ جب تک وہ اس کی نگرانی کرے گا اس وقت تک اسے روکے رکھے گا اور جب اسے چھوڑ دے گا' تو وہ چلا جائے گا"۔

942 - أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "بِئْسَمَا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ اسْتَذْكِرُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ أَسْرَعُ تَفَصِّيًا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عُقُلِهِ".

★★ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"کسی شخص کا یہ کہنا بہت برا ہے' کہ میں فلاں آیت بھول گیا' بلکہ وہ اسے بھلا دی گئی ہے' تم قرآن کو یاد کرتے رہا کرو (یعنی اس کا دور کرتے رہا کرو)' کیونکہ یہ انسان کے سینے سے اس سے زیادہ تیزی سے نکلتا ہے' جتنی تیزی سے کوئی جانور اپنی رسی سے نکلتا ہے"۔

38 - باب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت

943 - أَخْبَرَنِي عِمْرَانُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فِي الْأُولٰى مِنْهُمَا الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ (قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا) إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ وَفِي الْأُخْرٰى (آمَنَّا بِاللّٰهِ

941-أخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5031) . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن، و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول انسيتها (الحديث 226) . تحفة الاشراف (8368) .

942-أخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب استذكار القرآن و تعاهده (الحديث 5032)، و باب نسيان القرآن و هل يقول نسيت آية كذا و كذا (الحديث 5039) مختصراً . و أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب الامر بتعهد القرآن و كراهة قول نسيت آية كذا و جواز قول انسيتها (الحديث 228) . و أخرجه الترمذي في القراءات ، باب 100 . (الحديث 2942) . تحفة الاشراف (9295) .

943-أخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 99 و 100) . وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1259) . و أخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (امنا و اشهد باننا مسلمون) (الحديث 178) . تحفة الاشراف (5669) .

وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) .

★★ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ فجر کی دو رکعات میں تلاوت کیا کرتے تھے آپ ﷺ ان میں سے پہلی رکعت میں وہ آیت پڑھتے تھے جو سورۃ البقرہ میں ہے: "قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا" (آپ ﷺ اسے آخر تک تلاوت کیا کرتے تھے) جبکہ دوسری رکعت میں "آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ" کی تلاوت کرتے تھے۔

39 - باب الْقِرَاءَةِ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِـ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا

944 - أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ (قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ)

★★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے فجر کی دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کی تھی۔

40 - باب تَخْفِيفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

باب: فجر کی دو (سنت) رکعات کو مختصر ادا کرنا

945 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَيُخَفِّفُهُمَا حَتّٰى أَقُولَ أَقَرَأَ فِيهِمَا بِأُمِّ الْكِتَابِ

★★ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے' کہ نبی اکرم ﷺ فجر کی دو (سنت) رکعات ادا کرتے ہوئے انہیں بہت مختصر پڑھتے تھے' یہاں تک کہ میں یہ سوچا کرتی تھی کہ آپ ﷺ نے ان میں سورۂ فاتحہ بھی پڑھی ہے (یا نہیں پڑھی)۔

944-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 98) . وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1256) . وأخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1148) . تحفة الاشراف (13438) .

945-اخرجه البخاري في التهجد، باب ما يقرا في ركعتي الفجر (الحديث 1171) . وأخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب ركعتي سنة الفجر و الحث عليهما و تخفيفهما و المحافظة عليهما و بيان ما يستحب ان يقرا فيهما (الحديث 92 و 93) . وأخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في تخفيفهما (الحديث 1255) بنحوه . تحفة الاشراف (17913) .

41- بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالرُّومِ

باب: صبح کی نماز میں سورۃ الروم کی تلاوت کرنا

946 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ شَبِيبٍ اَبِيْ رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ فَقَرَاَ الرُّومَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ "مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ فَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ اُولٰٓئِكَ".

★★ شبیب بن ابی روح ایک صحابی کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی تو آپ نے سورۃ الروم کی تلاوت کی' ایک مقام پر آپ ﷺ کو شبہ لاحق ہوا' جب آپ ﷺ نے نماز ادا کر لی تو ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے' کہ جو لوگ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں' وہ اچھی طرح وضو نہیں کرتے ہیں' انہیں لوگوں کی وجہ سے ہمیں مشابہہ لگ گیا۔

42- بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ

باب: صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرنا

947 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ سَيَّارٍ - يَعْنِي ابْنَ سَلَامَةَ - عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِيْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ.

★★ حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں ساٹھ سے لے کر سو آیات کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

شرح

قرأت کرنے کے احکام

قرأت کرنے کا سنت طریقہ

مسئلہ: اگر کوئی شخص سفر کر رہا ہو اور اضطرار کی حالت میں ہو' یعنی دشمن کا خوف ہو یا تیزی سے سفر کرنا مقصود ہو' تو سنت یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سی بھی سورت پڑھی جا سکتی ہے' اگر کسی شخص کو حضر (یعنی مقیم ہونے کی حالت میں) اضطرار لاحق ہو جائے' یعنی نماز کا وقت ختم ہونے والا ہے اور اسے اپنی جان یا مال کے حوالے سے کوئی اندیشہ ہے' تو سنت یہی ہے کہ اس قدر تلاوت کی جائے کہ جس کے نتیجے میں نماز کا وقت بھی ختم نہ ہو جائے یا جو خوف ہے اس میں کسی نقصان کے ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ (زاہدی)

مسئلہ: جب سفر کے دوران اختیار کی حالت ہو جائے' نماز کا وقت بھی باقی ہو اور کسی قسم کا خوف بھی نہ ہو اور سفر کی جلدی بھی نہ ہو' تو سنت یہ ہے کہ فجر کی نماز میں سورۂ البروج یا اس کی مانند کسی سورت کی تلاوت کی جائے تاکہ نماز کے دوران قرأت کرنے کے سنت طریقے کا بھی خیال رکھا جا سکے اور سفر کی تخفیف پر بھی عمل ہو سکے۔ (شرح منیۃ المصلی از ابن امیر الحاج)

مسئلہ: حضر کے بارے میں سنت یہ ہے کہ فجر کی دونوں رکعات میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ چالیس سے لے کر پچاس آیات تک تلاوت کی جائے۔

مسئلہ: الجامع الصغیر میں یہ بات تحریر ہے کہ ظہر کی نماز میں بھی اتنی ہی قرأت کرنی چاہیے' تاہم مبسوط میں یہ بات تحریر ہے کہ اس سے کم کرنی چاہیے۔

مسئلہ: عصر اور عشاء کی نماز میں سورۂ فاتحہ کے علاوہ بیس آیات تک کی تلاوت کرنی چاہیے۔

مسئلہ: جبکہ مغرب کی نماز میں ہر رکعت میں چھوٹی سورت کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: فقہاء نے اس بات کو مستحسن قرار دیا ہے کہ حضر کے دوران فجر اور ظہر کی نماز میں طوالِ مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ عصر اور عشاء کی نماز میں اوساطِ مفصل کی تلاوت کی جائے جبکہ مغرب کی نماز میں چھوٹی سورتوں کی تلاوت کی جائے۔ (وقایہ)

مسئلہ: طوالِ مفصل سورۃ الحجرات سے سورۃ البروج تک ہیں' اوساطِ مفصل سورۃ البروج سے سورۃ البینہ تک ہیں' جبکہ سورۃ البینہ سے لے کر قرآن کے آخر تک سورتیں قرآن کی چھوٹی سورتیں شمار ہوتی ہیں۔ (محیط' وقایہ' منیۃ المصلی)

مسئلہ: وتر کی نماز میں سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور کوئی سورت متعین نہیں ہے' آدمی کے لیے جو آسان ہو' اس سورت کی تلاوت کر لے۔

مسئلہ: تاہم نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ آپ وتر کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ' (دوسری رکعت میں) سورۃ الکافرون (اور تیسری رکعت میں) سورۃ اخلاص کی تلاوت کرتے تھے' اس لیے آدمی کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تبرک کے حصول کے لیے بعض اوقات اس طریقے سے تلاوت کر لیا کرے' تاہم دوسری سورتوں کی بھی تلاوت کر لیا کرے' تاکہ قرآن کے دوسرے حصے کو ترک کر دینا لازم نہ آئے۔ (تہذیب)

مسئلہ: مستحب قرأت سے زیادہ قرأت کرنا نہیں چاہیے تاکہ باجماعت نماز ادا کرنے والے لوگ پریشانی کا شکار نہ ہوں۔ (مضمرات)

مسئلہ: فجر کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کے مقابلے میں لمبی قرأت کرنا مسنون ہے' اس بات پر اتفاق ہے۔

(زاہدی' معراج الدرایہ)

946-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15594) .

947-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 172) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 818) . تحفة الاشراف (11607) .

مسئلہ: بعض فقہاء نے اس کی یہ وضاحت کی ہے کہ دونوں رکعات میں جتنی قرأت کرنی ہے اس کا دو تہائی حصہ پہلی رکعت میں ادا کیا جائے اور ایک تہائی حصہ دوسری رکعت میں تلاوت کیا جائے جبکہ شرح طحاوی میں یہ بات مذکور ہے کہ پہلی رکعت میں تیس آیات تک تلاوت کرنی چاہیے اور دوسری رکعت میں دس سے لے کر بیس آیات کی تلاوت کرنی چاہیے۔ (محیط)

مسئلہ: نماز کے لیے کسی ایک سورت کو متعین کر لینا مکروہ ہے۔ (طحاوی)

مسئلہ: اسبیجابی فرماتے ہیں: یہ حکم اس وقت ہوگا جب کوئی شخص لازم سمجھتے ہوئے کسی ایک متعین سورت کی تلاوت کرے اور کسی دوسری سورت کی تلاوت کرنے کو مکروہ سمجھتا ہو' لیکن اگر کوئی شخص آسانی کے لیے کسی سورت کو مقرر کر لیتا ہے یا نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول سنت کے مطابق کسی سورت کی تلاوت کرتا ہے' تو اس میں کوئی کراہت نہیں ہے' لیکن اس کے لیے بھی یہ بات شرط ہے کہ بعض اوقات دوسری آیات کی بھی تلاوت کر لینی چاہیے۔ (تبیین)

مسئلہ: افضل یہ ہے کہ فرض نماز میں ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد کسی مکمل سورت کی تلاوت کی جائے' البتہ اگر کوئی شخص دو رکعات میں ایک مکمل سورت کی تلاوت کر لیتا ہے' تو یہ بھی جائز ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں کسی سورت کا آخری حصہ پڑھ لیتا ہے اور دوسری رکعت میں کوئی چھوٹی سورت مکمل پڑھ لیتا ہے' تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں دو سورتیں تلاوت کرتا ہے' تو اگر ان دونوں کے درمیان ایک یا چند ایک سورتوں کا فصل ہو' تو ایسا کرنا مکروہ ہوگا' لیکن اگر زیادہ سورتوں کا فصل ہو' تو مکروہ نہیں ہوگا اور اگر درمیان میں کسی ایسی ایک سورت کا فصل ہو' جو زیادہ بڑی ہے' تو بھی مکروہ نہیں ہوگا۔

•••——•••——•••

43 - باب الْقِرَاَةِ فِي الصُّبْحِ بِ (ق)

باب: صبح کی نماز میں سورۃ ''ق'' کی تلاوت کرنا

948 - اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ اُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَتْ مَا اَخَذْتُ (ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ) اِلَّا مِنْ وَّرَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهَا فِي الصُّبْحِ .

☆☆ سیدہ اُم ہشام بنت حارثہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نے سورۂ ق' نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھتے ہوئے (آپ کی تلاوت سن کر) سیکھی ہے' نبی اکرم ﷺ صبح کی نماز میں اسے تلاوت کیا کرتے تھے۔

949 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى - وَاللَّفْظُ لَهٗ - قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ

948- انفرد به النسائي . و الحديث عند: مسلم في الجمعة، باب تخفيف الصلاة و الخطبة (الحديث 50 و 51 و 52) . و ابي داؤد في الصلاة، باب الرجل يخطب على قوس (الحديث 1100 و 1102 و 1103) . و النسائي في الجمعة، باب القراءة في الخطبة (الحديث 1410) . تحفة الاشراف (18363) .

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّيْ يَقُوْلُ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَقَرَاَ فِيْ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ (وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ) قَالَ شُعْبَةُ فَلَقِيْتُهٗ فِي السُّوْقِ فِي الزِّحَامِ فَقَالَ (ق) .

☆☆ زیاد بن علاقہ بیان کرتے ہیں' میں نے اپنے چچا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے' (وہ کہتے ہیں:) میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے ایک رکعت میں ''والنخل باسقات لها طلع نضيد'' کی تلاوت کی۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں' بعد میں میری ملاقات بازار میں ہجوم کے دوران ان سے ہوئی تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے سورۂ ''ق'' کی تلاوت کی تھی۔

44 - باب الْقِرَاَةِ فِي الصُّبْحِ بِ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ)

باب: صبح فجر کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرنا

950 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ مِسْعَرٍ وَّالْمَسْعُوْدِيِّ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ سَرِيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْفَجْرِ (اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ) .

☆☆ حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نے نبی اکرم ﷺ کو فجر کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

45 - باب الْقِرَاَةِ فِي الصُّبْحِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ

باب: فجر کی نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا

951 - اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ وَهَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ - وَاللَّفْظُ لَهٗ - قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَاَمَّنَا بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ .

☆☆ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے معوذتین کے بارے میں دریافت کیا۔ حضرت عقبہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھاتے ہوئے اس میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت کی۔

949- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 166 و 167) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة الصبح (الحديث 306) بنحوه . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 816) بنحوه . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 165) . تحفة الاشراف (11087) .

950- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (10722) .

951- انفرد به النسائي، و سياتي في الاستعاذة، (الحديث 5449) . تحفة الاشراف (9915) .

"نبی اکرم نے سورۂ صٓ میں سجدۂ تلاوت کیا تھا"۔

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک سورۂ صٓ میں سجدۂ تلاوت نہیں ہے۔

سجدۂ تلاوت کے مقامات

مسئلہ: قرآن میں چودہ سجدہ ہائے تلاوت ہیں:

(۱) سورۂ اعراف کے آخر میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَیُسَبِّحُوْنَهٗ وَلَهٗ یَسْجُدُوْنَ۝ (الاعراف:۲۰۶)

(۲) سورۂ رعد میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَلِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ۝ (الرعد:۱۵)

(۳) سورۂ نحل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝ (النحل:۵۰)

(۴) سورۂ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا۝ (الاسراء:۱۰۹)

(۵) سورۂ مریم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَ مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِیًّا۝ (سورۂ مریم:۵۸)

(۶) سورۂ حج کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۝ (الحج:۱۸)

(۷) سورۂ فرقان میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا۝ (الفرقان:۶۰)

(۸) سورۂ نمل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اَلَّا یَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ یُخْرِجُ الْخَبْءَ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ یَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ۝ (النمل:۲۵)

(۹) سورۂ الٓمٓ تنزیل میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ۝ (السجدہ:۱۵)

(۱۰) سورۂ صٓ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعْجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ الْخُلَطَآءِ لَیَبْغِیْ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیْلٌ مَّا هُمْ ؕ وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ وَخَرَّ رَاكِعًا وَّاَنَابَ۝ (صٓ:۲۴)

(۱۱) حٰمٓ السجدہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا یَسْئَمُوْنَ۝ (فصلت:۳۸)

(۱۲) سورۂ نجم میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا۝ (النجم:۶۲)

(۱۳) سورۂ انشقاق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

وَاِذَا قُرِئَ عَلَیْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ۝ (الانشقاق:۲۱)

(۱۴) سورۂ علق میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ۝ (العلق:۱۹) (عینی)

سجدۂ تلاوت کا وجوب

مسئلہ: ان مقامات پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے' تلاوت کرنے والے پر بھی واجب ہے اور سننے والے پر بھی واجب ہے' خواہ وہ قصد کے ساتھ قرآن کی تلاوت سن رہا ہو یا قصد نہ ہو۔ (ہدایہ)

مسئلہ: کوئی شخص آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے' تو محض ہونٹوں کو حرکت دینے کی وجہ سے سجدہ لازم نہیں ہوگا' سجدہ اُس وقت لازم ہوگا جب حروف کی ادائیگی صحیح ہو اور آواز بھی باہر آئے' جسے وہ شخص خود سن سکے یا کوئی شخص اُس کے منہ کے قریب کان کر کے اُس سے سن سکے۔ (قاضی خان)

مسئلہ: اگر کوئی شخص سجدے سے متعلق آیت پڑھتا ہے لیکن مکمل نہیں پڑھتا تو وہ سجدۂ تلاوت نہیں کرے گا اور اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ پڑھتا ہے' تو بھی سجدہ نہیں کرے گا' البتہ اگر وہ سجدے سے متعلق لفظ سمیت سجدے والی نصف آیت تلاوت کر لیتا ہے' تو اُس پر سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ: سجدے کے واجب ہونے کے بارے میں بنیادی اصول یہ ہے کہ جس شخص پر نماز واجب ہوتی ہے' اُس پر سجدۂ تلاوت بھی واجب ہوگا۔ (خلاصہ)

مسئلہ: اس اصول کے تحت کافر شخص' پاگل شخص' نابالغ بچہ' حیض یا نفاس والی عورت آیت سجدہ پڑھ لیتے ہیں' تو اُن پر سجدہ تلاوت لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: یا اگر یہ لوگ آیتِ سجدہ سن لیں تو بھی ان پر سجدہ لازم نہیں ہوگا۔

مسئلہ: بے وضو یا جنبی شخص اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرے یا سنے تو اُس پر سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: بیمار شخص کا بھی یہی حکم ہے۔

مسئلہ: اگر امام آیتِ سجدہ تلاوت کرے گا تو وہ سجدہ کرے گا اور اُس کے ساتھ مقتدی بھی سجدہ کریں گے خواہ انہیں تلاوت کی آواز آئی ہو یا نہ آئی ہو، خواہ امام نے جہری نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو یا سِرّی نماز میں یہ آیت تلاوت کی ہو، تاہم مستحب یہ ہے کہ پست آواز میں ادا کی جانے والی نماز میں آیتِ سجدہ تلاوت نہیں کرنی چاہیے۔

مسئلہ: اسی طرح اگر کوئی ایسا شخص امام کی زبانی آیتِ سجدہ سن لیتا ہے جو نماز میں اُس کا مقتدی نہیں تھا تو اُس پر بھی سجدۂ تلاوت لازم ہوگا۔ (جوہرہ نیرہ)

مسئلہ: اگر کوئی شخص نماز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرتا ہے، تو اگر وہ آیت سورت کے درمیان میں ہے، تو افضل یہ ہے کہ اُسی وقت سجدے میں چلا جائے، پھر کھڑا ہو، پھر سورت کو مکمل کرے، پھر رکوع میں جائے لیکن اگر وہ اُس وقت سجدہ نہیں کرتا اور رکوع میں چلا جاتا ہے اور رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لیتا ہے، تو قیاس کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے اور ہم نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

مسئلہ: لیکن اگر آیتِ سجدہ تلاوت کرنے کے بعد وہ شخص رکوع میں بھی نہیں گیا اور سجدے میں بھی نہیں گیا اور سورت کو مکمل تلاوت کر لیا، پھر رکوع میں گیا تو اب سجدۂ تلاوت کی نیت کافی نہیں ہوگی اور اُس رکوع کی وجہ سے سجدۂ تلاوت کا حکم ساقط نہیں ہوگا۔

مسئلہ: نماز ادا کرنے والا کوئی شخص کسی دوسرے شخص کی زبانی (جو اُس کا امام نہیں ہے) آیتِ سجدہ سنتا ہے اور پھر تلاوت کرنے والے کے ہمراہ سجدۂ تلاوت کر لیتا ہے، تو اگر نمازی نے اُس شخص کی متابعت کا ارادہ کیا تھا تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی لیکن جب کوئی شخص نماز نہ پڑھ رہا ہو، وہ کسی دوسرے کی زبانی سجدۂ تلاوت سنے تو اُس کے لیے یہ بات مستحب ہے کہ تلاوت کرنے والے کے ہمراہ ہی سجدۂ تلاوت کرے اور اُس سے پہلے سر نہ اُٹھائے۔ (خلاصہ)

آیتِ سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم

مسئلہ: اگر ایک ہی محفل میں ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کیا جائے تو ایک ہی مرتبہ سجدۂ تلاوت کرنا کافی ہوگا، اگر آیت ایک ہو اور محفل مختلف ہو یا محفل ایک ہو اور آیت سجدہ مختلف ہوں تو پھر ایک سجدہ کافی نہیں بلکہ ہر مرتبہ الگ سجدہ ہوگا۔ (محیط)

مسئلہ: اگر سجدۂ تلاوت والی آیت سننے والے شخص کی محفل تبدیل ہو گئی اور پڑھنے والے کی تبدیل نہ ہوئی تو سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا اور اگر پڑھنے والے کی تبدیل ہو گئی، سننے والے کی نہیں تو پڑھنے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم ہوگا۔

مسئلہ: اکثر مشائخ کے قول کے مطابق سننے والے پر دوبارہ سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا، اسی کو ہم نے اختیار کیا ہے۔ (کافی)

مسئلہ: ایک ہی حالت میں بہت دیر تک رہنے، ایک لقمہ کھا لینے، ایک مرتبہ پانی پی لینے، کھڑا ہو جانے، دو ایک قدم چل لینے، گھر یا مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک جانے سے محفل تبدیل شمار ہوگی، لیکن اگر کوئی شخص جامع مسجد کے ایک کونے سے دوسرے کونے میں چلا جاتا ہے، تو دوبارہ سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا، اس بارے میں اصول یہ ہے کہ جہاں تک امام کی اقتداء میں نماز ادا کی جا سکتی ہے، وہ ایک ہی مقام سمجھا جائے گا۔

مسئلہ: ایک ہی محفل کے دوران کوئی آدمی تسبیح پڑھنا شروع کر دیتا ہے "لا الٰہ الا اللہ" پڑھنا شروع کر دیتا ہے، تلاوت کرنا شروع کر دیتا ہے، تو محفل تبدیل شمار نہیں ہوگی۔

مسئلہ: اگر کوئی شخص ایک رکعت میں آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کر لیتا ہے، پھر اسی رکعت میں اُسے دوبارہ پڑھ لیتا ہے، تو دوبارہ سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (محیط سرخسی)

مسئلہ: کوئی شخص پہلی رکعت میں ایک آیت سجدۂ تلاوت کرتا ہے، اُس پر سجدہ بھی کر لیتا ہے، پھر دوسری تیسری رکعت میں اُسی آیت کو دوبارہ پڑھتا ہے، تو اُس پر سجدہ واجب نہیں ہوگا، یہی قول صحیح ہے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: کوئی شخص نماز کے دوران اگر آیت سجدہ تلاوت کرتا ہے اور سجدہ بھی کر لیتا ہے، پھر سلام پھیرنے کے بعد اُسی جگہ پر بیٹھ کر وہی آیت دوبارہ پڑھتا ہے، تو ظاہر الروایت کے مطابق وہ شخص دوبارہ سجدہ کرے گا۔

سجدۂ سہو کا طریقہ

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ جب آدمی سجدۂ تلاوت کرنے لگے تو پہلے کھڑا ہو، پھر سجدۂ تلاوت کرے اور سجدہ کرنے کے بعد دوبارہ کھڑا ہو جائے، پھر اُس کے بعد بیٹھے۔ (ظہیریہ)

مسئلہ: جب سجدہ تلاوت کا ارادہ کرے گا تو پہلے دل میں اُس کی نیت کرے گا اور زبان سے یہ کہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے سجدۂ تلاوت کر رہا ہوں، پھر "اللہ اکبر" کہہ کر (سجدے میں چلا جائے)۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: سجدۂ تلاوت کو فوراً کرنا لازم نہیں ہے بلکہ اگر بعد میں کسی وقت ادا کیا جائے تو بھی ادا ہی شمار ہوگا، قضاء شمار نہیں ہوگا۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: تاہم یہ حکم اُس سجدے کا ہے جو نماز کے علاوہ تلاوت کرنے کے نتیجے میں لازم ہوتا ہے، جو سجدہ نماز کے دوران لازم ہوتا ہے، اُس میں اگر تاخیر کی جائے یہاں تک کہ اگر اُس کے بعد کچھ اور قرأت بھی کر لی جائے تو وہ قضاء شمار ہوگا اور آدمی گناہ گار ہوگا۔ (بحرالرائق)

مسئلہ: کوئی شخص قرآن کی تلاوت سن رہا تھا، اُس کے پاس ایسے لوگ بیٹھے ہوئے تھے جن کے بارے میں یہ گمان ہے کہ وہ باوضو ہوں گے اور اس آیت کو سن کر سجدۂ تلاوت کر لیں گے، یہ بات اُن کے لیے پریشانی کا باعث نہیں ہوگی تو اُسے چاہیے کہ آیت سجدہ بلند آواز میں تلاوت کرے، لیکن اگر اُسے یہ گمان ہو کہ وہ لوگ بے وضو ہوں گے اور یہ گمان ہو کہ وہ لوگ اُس آیتِ سجدہ کی تلاوت سننے کے باوجود سجدہ تلاوت نہیں کریں گے یا سجدہ کر لیں گے، لیکن یہ اُن کے لیے مشقت کا باعث ہوگا تو پھر قاری کو چاہیے کہ پست آواز میں آیتِ سجدہ کی تلاوت کرے۔ (خلاصہ)

مسئلہ: یہ بات مکروہ ہے کہ کسی سورت کی تلاوت کرتے ہوئے آیت سجدہ کو چھوڑ دیا جائے۔

سجدۂ شکر کے احکام

مسئلہ: اسی سے متعلق ایک مسئلہ سجدۂ شکر کا ہے۔
امام ابوحنیفہ سجدۂ شکر کے قائل نہیں ہیں، اُن کے نزدیک سجدۂ شکر کرنا مکروہ ہے اور اس پر ثواب نہیں ملتا، اُسے ترک کرنا

زیادہ بہتر ہے جبکہ امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہ عبادت ہے اور اس پر ثواب ملتا ہے۔

سجدۂ شکر کا طریقہ

مسئلہ: ان دونوں حضرات کے نزدیک سجدۂ شکر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کسی شخص کو کوئی نعمت میسر ہو یا اللہ تعالیٰ اُسے کوئی فرزند عطاء کرے یا کوئی گمشدہ چیز مل جائے یا کوئی مصیبت دور ہو جائے یا بیمار شخص کو شفاء نصیب ہو جائے یا کوئی غائب شدہ شخص واپس آ جائے تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قبلہ کی طرف رُخ کرکے شکر کے طور پر سجدے میں چلا جائے اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح بیان کرے پھر دوسری تکبیر کہہ کر سر اُٹھائے جس طرح سجدۂ تلاوت کیا جاتا ہے۔ (سراج الوہاج)

مسئلہ: لوگوں کو سجدۂ شکر کرنے سے منع نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس میں عاجزی اور عبادت کا مفہوم پایا جاتا ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے۔ (تاتارخانیہ)

مسئلہ: جن اوقات میں نفل نماز ادا کرنا مکروہ ہے اُن اوقات میں سجدۂ شکر کرنا بھی مکروہ ہے۔ (قنیہ)

•••——•••——•••

49 - بَابُ السُّجُوْدِ فِیْ (وَالنَّجْمِ)

باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت

957 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ سُوْرَةَ النَّجْمِ فَسَجَدَ وَسَجَدَ مَنْ عِنْدَهُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ وَاَبَيْتُ اَنْ اَسْجُدَ وَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ اَسْلَمَ الْمُطَّلِبُ .

☆☆ جعفر بن مطلب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۃ النجم کو تلاوت کیا تو آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے اور آپ کے پاس موجود لوگ بھی سجدے میں چلے گئے (میں بھی اس وقت وہاں موجود تھا) لیکن میں نے اپنا سر اُٹھائے رکھا اور سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔

(راوی کہتے ہیں:) اس وقت حضرت مطلب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

شرح

سجدۂ تلاوت کے احکام

اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں

مسئلہ اس بارے میں ایک اصول یہ ہے کہ جب سجدے کو اس کے مخصوص مقام پر ادا کر لیا جائے تو وہ نیت کے بغیر ادا ہو

957-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (11287) .

جاتا ہے اور اُسے اس کے مخصوص موقع پر ادا نہ کیا جائے تو پھر بعد میں وہ نیت کے بغیر درست نہیں ہوتا سجدہ اپنے موقع و محل سے اس وقت الگ شمار ہوتا ہے جب اس سجدے اور اس کے موقع و محل کے درمیان ایک مکمل رکعت کا فاصلہ آ جائے۔

مسئلہ: اس بارے میں ایک اصول یہ ہے کہ جب کسی چیز کے بارے میں یہ شک ہو کہ وہ واجب ہے یا بدعت ہے تو احتیاط کے پیش نظر اسے ادا کر لیا جائے گا لیکن اگر اس بارے میں شک ہو کہ وہ سنت ہے یا بدعت ہے تو پھر اُسے چھوڑ دیا جائے گا۔

ان میں ایک اصول یہ ہے کہ آدمی اس بارے میں غور کرے گا تو جتنے سجدے رہ گئے تھے اور جتنے ادا ہوئے تھے ان میں سے کم کون سے ہیں اور پھر اُسی سے حساب لگایا جائے گا کیونکہ تھوڑے کے ذریعے حساب کرنا آسان ہوتا ہے۔

(محیط سرخسی، ظہیریہ)

•••——•••——•••

958 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ النَّجْمَ فَسَجَدَ فِيْهَا .

☆☆ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (بن مسعود) بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۃ النجم کی تلاوت کرتے ہوئے اس میں سجدۂ تلاوت کیا تھا۔

50 - باب تَرْكِ السُّجُوْدِ فِی النَّجْمِ

باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت نہ کرنا

959 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ - وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ - عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَاَلَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ الْاِمَامِ فَقَالَ لَا قِرَاءَةَ مَعَ الْاِمَامِ فِیْ شَیْءٍ وَزَعَمَ اَنَّهُ قَرَاَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى) فَلَمْ يَسْجُدْ .

☆☆ عطاء بن یسار بیان کرتے ہیں اُنہوں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں تلاوت کرنے کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کی اقتداء کے دوران کوئی بھی چیز تلاوت نہیں کی جائے گی۔

958-اخرجه البخاري في سجود القرآن، باب ما جاء في سجود القرآن و سنها (الحديث 1067) مطولاً، و باب سجدة النجم (الحديث 1070) مطولاً . و في مناقب الانصار، باب ما لقي النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه من المشركين بمكة (الحديث 3853) مطولاً، و في المغازي، باب قتل ابي جهل (الحديث 3972) مطولاً، و في التفسير، باب (فاسجدوا لله و اعبدوا) (الحديث 4863) مطولاً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 105) مطولاً . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من راى فيها السجود (الحديث 1406) مطولاً . تحفة الاشراف (9180) .

959-اخرجه البخاري في سجود القرآن، باب من قرا السجدة و لم يسجد (الحديث 1072 و 1073) مختصراً . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 106) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم ير السجود في المفصل (الحديث 1404) مختصراً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب من لم يسجد فيه (الحديث 576) مختصراً . تحفة الاشراف (3733) .

حضرت زید ؓ نے یہ بات بھی بیان کی کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے سورۃ النجم کی تلاوت کی تھی لیکن انہوں نے (یا نبی اکرم ﷺ نے) سجدۂ تلاوت نہیں کیا تھا۔

شرح

سورۂ نجم کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ نجم میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

51 - باب السُّجُودِ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ)

باب: سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت

960 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَرَأَ بِهِمْ (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ فِيهَا.

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوہریرہ ؓ نے ان کے سامنے سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی تو اس میں سجدۂ تلاوت کیا' جب وہ اس سے فارغ ہوئے' تو ان لوگوں کو بتایا: نبی اکرم ﷺ نے بھی اس (سورت) میں سجدہ کیا ہے۔

شرح

سورۂ انشقاق کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ انشقاق میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

961 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ قَيْسٍ - وَهُوَ مُحَمَّدٌ - عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

962 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

960-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 107) . تحفة الاشراف (14969) .

961-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14989) .

962-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجدة في (اقرا باسم ربك الذي خلق) و (اذا السماء انشقت) (الحديث 574) . واخرجه النسائي في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 963) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب عدد سجود القرآن (الحديث 1059) مختصراً . تحفة الاشراف (14865) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

963 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ .

☆☆ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

964 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر' حضرت عمر ؓ نے سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے اور جو ہستی ان دونوں سے بہتر ہے (یعنی نبی اکرم ﷺ نے بھی سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے)۔

52 - باب السُّجُودِ فِي (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

باب: سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت

965 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ قُرَّةَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ - رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا - وَمَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُمَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ) .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ اور ان دونوں سے بہتر ہستی (یعنی نبی اکرم ﷺ) نے سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

شرح

سورۂ العلق کا سجدۂ تلاوت امام مالک کے نزدیک ثابت نہیں ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام شافعی کے نزدیک سورۂ العلق میں سجدہ کیا جائے گا۔ امام احمد بن حنبل بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

966 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ

963-تقدم في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 962) .

964-انفرد به النسائي، و سياتي في الافتتاح، السجود في اقرا باسم ربك (الحديث 965) . تحفة الاشراف (14501) .

965-تقدم في الافتتاح، باب السجود في اذا السماء انشقت (الحديث 964) .

966-اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 108) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب السجود في (اذا السماء انشقت) و (اقرا) (الحديث 1407) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في السجدة في (اقرا باسم ربك الذي خلق) و (اذا السماء انشقت) (الحديث 573) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب عدد سجود القرآن (الحديث 1058) . تحفة الاشراف (14206) .

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ)

☆★ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا ہے۔

53 - بَابُ السُّجُوْدِ فِي الْفَرِيْضَةِ

باب: فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت

967 - اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُلَيْمٍ - وَهُوَ ابْنُ اَخْضَرَ - عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ اَبِي رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ اَبِي هُرَيْرَةَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ - يَعْنِي الْعَتَمَةَ - فَقَرَاَ سُوْرَةَ (اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ) فَسَجَدَ فِيْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ هٰذِهِ - يَعْنِي سَجْدَةً - مَا كُنَّا نَسْجُدُهَا . قَالَ سَجَدَ بِهَا اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا خَلْفَهُ فَلَا اَزَالُ اَسْجُدُ بِهَا حَتّٰى اَلْقٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆★ ابورافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوہریرہ ؓ کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی انہوں نے سورۃ الانشقاق کی تلاوت کی اور اس میں سجدۂ تلاوت بھی کیا' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو میں نے کہا: اے حضرت ابوہریرہ! یہ کیا ہے؟

(راوی کہتے ہیں: یعنی ہم لوگ اس سورت میں سجدۂ تلاوت نہیں کرتے تھے) تو حضرت ابوہریرہ ؓ نے فرمایا: حضرت ابوالقاسم ﷺ نے (اس سورت کی تلاوت میں) سجدۂ تلاوت کیا ہے' جبکہ میں آپ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا' اس لیے میں اس میں سجدۂ تلاوت کرتا رہوں گا' یہاں تک کہ میں حضرت ابوالقاسم ﷺ سے جا ملوں۔

54 - بَاب قِرَاءَةِ النَّهَارِ

باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ)

968 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ كُلُّ صَلَاةٍ يُقْرَاُ فِيْهَا فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .

☆★ عطاء بیان کرتے ہیں' حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ہر نماز میں تلاوت کی جاتی ہے' تو جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں تلاوت کی ہے' ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں تلاوت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں تلاوت کی ہے' ہم ان نمازوں میں پست آواز میں تلاوت کرتے ہیں۔

967- اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في العشاء (الحديث 766) بنحوه، و باب القراءة في العشاء بالسجدة (الحديث 768) بنحوه و في سجود القرآن، باب من قرا السجدة في الصلاة فسجد بها (الحديث 1078) بنحوه . و اخرجه مسلم في المساجد و مواضع الصلاة، باب سجود التلاوة (الحديث 110) بنحوه : و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من راى فيها السجود (الحديث 1408) بنحوه . تحفة الاشراف (14649) .

968- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (14177) .

969 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ فَمَا اَسْمَعَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْمَعْنَاكُمْ وَمَا اَخْفَاهَا اَخْفَيْنَا مِنْكُمْ .

☆★ حضرت ابوہریرہ ؓ فرماتے ہیں: ہر نماز میں قرأت ہوتی ہے' جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے بلند آواز میں قرأت کی ہے' ہم ان نمازوں میں بلند آواز میں قرأت کرتے ہیں اور جن نمازوں میں نبی اکرم ﷺ نے پست آواز میں قرأت کی ہے' ہم ان نمازوں میں پست آواز میں قرأت کرتے ہیں۔

55 - بَاب الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا

970 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ صُدْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيْدِ عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فَنَسْمَعُ مِنْهُ الْاٰيَةَ بَعْدَ الْاٰيَاتِ مِنْ سُوْرَةِ لُقْمَانَ وَالذّٰرِيَاتِ .

☆★ حضرت براء ؓ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کیا کرتے تھے تو بعض اوقات ہمیں سورۃ الرحمٰن یا سورۃ الذاریات کی بعض آیات کی تلاوت کے بعد کسی ایک آیت کی آواز آ جاتی تھی (اس کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سورۃ الذاریات یا سورۃ الرحمٰن تلاوت کر رہے ہوتے تھے اور پست آواز میں قرأت کرتے تھے' لیکن بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے)۔

971 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الْمَرْوَذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ النَّضْرِ قَالَ كُنَّا بِالطَّفِّ عِنْدَ اَنَسٍ فَصَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَقَرَاَ لَنَا بِهَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (هَلْ اَتَاكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ) .

☆★ ابوبکر بن نضر بیان کرتے ہیں: ہم لوگ "طف" کے مقام پر حضرت انس ؓ کے پاس موجود تھے' انہوں نے لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی' جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے' تو وہ بولے: میں نے نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں ظہر کی نماز ادا کی تو آپ ﷺ نے ان دو رکعات میں یہی دو سورتیں تلاوت فرمائی تھیں: سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ۔

969- اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الفجر (الحديث 772) مطولاً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب وجوب قراءة الفاتحة في كل ركعة و انه اذا لم يحسن الفاتحة و لا امكنه تعلمها قرا ما تيسر له من غيرها (الحديث 43) مطولاً . تحفة الاشراف (14190) .

970- اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 830) . تحفة الاشراف (1891) .

971- انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (1714) .

56 - باب تطويل القيام في الركعة الأولى من صلاة الظهر

باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا

972 - أخبرنا عمرو بن عثمان قال حدثنا الوليد عن سعيد بن عبد العزيز عن عطية بن قيس عن قزعة عن أبي سعيد الخدري قال لقد كانت صلاة الظهر تقام فيذهب الذاهب إلى البقيع فيقضي حاجته ثم يتوضأ ثم يجيء ورسول الله صلى الله عليه وسلم في الركعة الأولى يطولها.

★★ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ظہر کی نماز شروع ہو جاتی' پھر کوئی شخص بقیع تک جاتا' وہاں قضائے حاجت کرتا' پھر وضو کر کے آ جاتا اور نبی اکرم ﷺ ابھی پہلی رکعت ہی پڑھ رہے ہوتے تھے یعنی آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

973 - أخبرني يحيى بن درست قال حدثنا أبو إسماعيل - وهو القناد - قال حدثنا خالد قال حدثنا يحيى بن أبي كثير أن عبد الله بن أبي قتادة حدثه عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال كان يصلي بنا الظهر فيقرأ في الركعتين الأوليين يسمعنا الآية كذلك وكان يطيل الركعة في صلاة الظهر والركعة الأولى يعني في صلاة الصبح.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: (حضرت ابوقتادہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی نماز پڑھا رہے تھے' آپ ﷺ نے پہلی دو رکعات میں تلاوت کرتے ہوئے کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی پڑھ دی' نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں طویل رکعت ادا کرتے تھے اور آپ ﷺ پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے۔

(راوی کہتے ہیں:) یعنی صبح کی نماز میں آپ ﷺ طویل رکعت ادا کرتے تھے۔

57 - باب إسماع الإمام الآية في الظهر

باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا

974 - أخبرنا عمران بن يزيد بن خالد بن مسلم - يعرف بابن أبي جميل الدمشقي - قال حدثنا إسماعيل بن عبد الله بن سماعة قال حدثنا الأوزاعي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الله بن أبي قتادة قال حدثني أبي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يقرأ بأم القرآن وسورتين في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر وصلاة العصر ويسمعنا الآية أحيانا وكان يطيل في الركعة الأولى.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ اور ان کے ساتھ کسی ایک سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے اور بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ (ان نمازوں میں) پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے۔

58 - باب تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر

باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا

975 - أخبرنا عبيد الله بن سعيد قال حدثنا معاذ بن هشام قال حدثني أبي عن يحيى بن أبي كثير قال حدثني عبد الله بن أبي قتادة أن أباه أخبره قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بنا في الركعتين الأوليين من صلاة الظهر ويسمعنا الآية أحيانا ويطول في الأولى ويقصر في الثانية وكان يفعل ذلك في صلاة الصبح يطول في الأولى ويقصر في الثانية وكان يقرأ بنا في الركعتين الأوليين من صلاة العصر يطول الأولى ويقصر الثانية.

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ہمیں ظہر کی ابتدائی دو رکعات پڑھاتے ہوئے بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے' آپ پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت مختصر ادا کرتے تھے' صبح کی نماز میں بھی آپ ایسا ہی کیا کرتے تھے' پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی رکعت کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں آپ ﷺ تلاوت کیا کرتے تھے اس میں پہلی رکعت طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت (پہلی کے مقابلے میں) مختصر ادا کرتے تھے۔

972- اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 161) و (الحديث 162) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 825) بنحوه . تحفة الاشراف (4282) .

973- اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر، (الحديث 759) مطولاً، و باب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً و باب يقرأ في الاخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776) مطولاً، و باب اذا أسمع الامام الآية (الحديث 778) بنحوه و باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (798 - 799 و 800) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974) و تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975) و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976) و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . و الحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 155) و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (829) . تحفة الاشراف (12108) .

974- تقدم في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973).

975- اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759) و باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) مختصراً، و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 789 و 800) . و اخرجه النسائي في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . و الحديث عند: البخاري في الاذان، باب القراءة في العصر (الحديث 762)، و باب يقرأ في الاخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776)، و باب اذا اسمع الامام الآية (الحديث 778) . و مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 155) . و النسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973)، و باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974)، و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 829) . تحفة الاشراف (12108) .

59 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ

باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

976 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَسُورَتَيْنِ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَكَانَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ أَوَّلَ رَكْعَةٍ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ .

★★ عبداللہ بن ابوقتادہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) پڑھا کرتے تھے جبکہ آخری دو رکعات میں صرف سورۃ الفاتحہ پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ بعض اوقات کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو (باقی رکعات کے مقابلے میں) آپ ﷺ طویل ادا کرتے تھے۔

60 - باب الْقِرَاءَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت

977 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا وَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَةَ الْأُولَى فِي الظُّهْرِ وَيُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَكَذٰلِكَ فِي الصُّبْحِ .

★★ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں سورۃ الفاتحہ کے ساتھ دو سورتیں (یعنی ہر رکعت میں ایک سورت) تلاوت کیا کرتے تھے۔ بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ایک آیت بلند آواز میں بھی تلاوت کر لیتے تھے آپ ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت کو طویل ادا کرتے تھے اور دوسری رکعت کچھ مختصر ادا کرتے تھے صبح کی نماز میں بھی آپ ﷺ کا یہی طریقہ تھا۔

978 - أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَنَحْوِهِمَا .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر اور عصر کی نماز میں سورۃ البروج اور سورۃ الطارق اور ان کے جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

979 - أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ بِأَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ .

★★ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ظہر کی نماز میں سورۃ اللیل کی تلاوت کرتے تھے اور عصر کی نماز میں اس کی مانند سورت کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ فجر کی نماز میں آپ ﷺ اس سے طویل سورت پڑھا کرتے تھے۔

61 - باب تَخْفِيفِ الْقِيَامِ وَالْقِرَاءَةِ

باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا

980 - أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ صَلَّيْتُمْ قُلْنَا نَعَمْ ، قَالَ يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي لِي وَضُوءًا مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِمَامِكُمْ هٰذَا . قَالَ زَيْدٌ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ وَيُخَفِّفُ الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ .

★★ زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے دریافت کیا: تم لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ ہم نے جواب دیا: جی ہاں! تو انہوں نے فرمایا: اے لڑکی! وضو کا پانی لے آؤ! (پھر انہوں نے فرمایا:) میں نے تمہارے اس امام (یعنی عمر بن عبدالعزیز) سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا (یعنی اس زمانے میں ایسے کسی شخص کو نہیں دیکھا)۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز رکوع و سجود مکمل ادا کیا کرتے تھے جبکہ قیام اور قعدہ مختصر ادا کیا کرتے تھے۔

981 - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ

976-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في الظهر (الحديث 759)، و باب القراءة في العصر (الحديث 762) مختصراً، و باب يقرا في الأخريين بفاتحة الكتاب (الحديث 776)، و باب اذا اسمع الامام الآية (الحديث 778) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 154 و 155) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر (الحديث 798 و 799 و 800) . واخرجه النسائي في الافتتاح، باب اسماع الامام الآية في الظهر (الحديث 974) . و القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة العصر (الحديث 977) . والحديث عند . البخاري في الاذان، باب يطول في الركعة الاولى (الحديث 779) . والنسائي في الافتتاح، تطويل القيام في الركعة الاولى من صلاة الظهر (الحديث 973)، و تقصير القيام في الركعة الثانية من الظهر (الحديث 975) . و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الجهر بالآية احياناً في صلاة الظهر و العصر (الحديث 829) . تحفة الاشراف (12108) .

977-تقدم في الافتتاح، القراءة في الركعتين الاوليين من صلاة الظهر (الحديث 976) .

978-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 805) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في الظهر و العصر (الحديث 307) . تحفة الاشراف (2147) .

979-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 170) . و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في صلاة الظهر و العصر (الحديث 806) بنحوه . والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 171)، و في المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب تقديم الظهر في اول الوقت في غير شدة الحر (الحديث 188) . و ابن ماجه في الصلاة، باب وقت صلاة الظهر (الحديث 673) . تحفة الاشراف (2179 و 2185) .

980-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (840) .

اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . قَالَ سُلَيْمَانُ كَانَ يُطِيْلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِطُوَلِ الْمُفَصَّلِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے جن لوگوں کے پیچھے بھی نماز ادا کی ہے ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

سلیمان نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ امام صاحب ظہر کی ابتدائی رکعات طویل ادا کیا کرتے تھے اور آخری دو رکعات نسبتاً مختصر ادا کرتے تھے عصر کی نماز کو مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کیا کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں اوساط مفصل کی تلاوت کرتے تھے اور فجر کی نماز میں طوال مفصل کی تلاوت کرتے تھے۔

62 - بَاب الْقِرَاَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ

باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا

982 - اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اَحَدٍ اَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فُلَانٍ . فَصَلَّيْنَا وَرَاءَ ذٰلِكَ الْاِنْسَانِ وَكَانَ يُطِيْلُ الْاُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ فِى الْاُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ فِى الْعَصْرِ وَيَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَاُ فِى الْعِشَاءِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا وَيَقْرَاُ فِى الصُّبْحِ بِسُوْرَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ .

☆☆ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں: میں نے جن لوگوں کی بھی اقتداء میں نماز ادا کی ہے ان میں فلاں شخص سب سے زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہے۔

(راوی کہتے ہیں:) ہم نے ان صاحب کے پیچھے نماز ادا کی تو وہ ظہر کی ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتے تھے اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتے تھے وہ عصر کی نماز مختصر ادا کرتے تھے اور مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرتے تھے جبکہ عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کرتے تھے جبکہ صبح کی نماز میں دو طویل سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

981-اخرجه النسائي في الافتتاح، باب القراءة في المغرب بقصار المفصل (الحديث 982) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 827) مختصراً . تحفة الاشراف (13484) .

982-تقدم في الافتتاح، تخفيف القيام و القراءة (الحديث 981) . والحديث عند: ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 827) . تحفة الاشراف (13484) .

---

63 - بَاب الْقِرَاَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

983 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ بِنَاضِحَيْنِ عَلٰى مُعَاذٍ وَّهُوَ يُصَلِّى الْمَغْرِبَ فَافْتَتَحَ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَصَلَّى الرَّجُلُ ثُمَّ ذَهَبَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "اَفَتَّانٌ يَّا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَّا مُعَاذُ اَلَا قَرَاْتَ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَنَحْوِهِمَا ".

☆☆ حضرت جابر ؓ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری دو اونٹنیوں کے ساتھ حضرت معاذ ؓ کے پاس سے گزرا وہ اس وقت مغرب کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے سورۃ البقرہ پڑھنی شروع کر دی اس شخص نے (اکیلے) نماز ادا کی اور چلا گیا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ تم نے سورۃ الاعلیٰ سورۃ الشمس اور اس جیسی دوسری سورتوں کی تلاوت کیوں نہیں کی؟

64 - بَاب الْقِرَاَةِ فِى الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا

984 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ بَيْتِهِ الْمَغْرِبَ فَقَرَاَ الْمُرْسَلَاتِ مَا صَلّٰى بَعْدَهَا صَلَاةً حَتّٰى قُبِضَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

☆☆ سیدہ اُم فضل بنت حارث ؓ بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے گھر میں ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی آپ ﷺ نے اس میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کی اس کے بعد آپ ﷺ نے کوئی نماز ادا نہیں کی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا (علامہ سندھی کہتے ہیں: یعنی اس کے بعد آپ نے لوگوں کو کوئی نماز نہیں پڑھائی)

985 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِى الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ .

983-اخرجه البخاري في الاذان، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) . والنسائي في الامامة، خروج الرجل من صلاة الامام و فراغة من صلاته في ناحية المسجد (الحديث 830)؛ و في الافتتاح، القراءة في العشاء الآخرة بسبح اسم ربك الاعلى (الحديث 996) . تحفة الاشراف (2582) .

984-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (18050) .

985-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في المغرب (الحديث 763) مطولاً، و في المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته (الحديث 4429) . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 173) مطولاً واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 810) مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في المغرب (الحديث 308) بنحوه مطولاً . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة المغرب (الحديث 831) . تحفة الاشراف (18052) .

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ (سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

65 - باب الْقِرَاْءَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کرنا

986 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ ۔

☆☆ محمد بن جبیر اپنے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ الطّور کی تلاوت کرتے ہوئے سنا ہے۔

66 - باب الْقِرَاْءَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِ (حم) الدُّخَانِ

باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا

987 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِءُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَذَكَرَ اٰخَرَ قَالَا حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِ (حم) الدُّخَانِ ۔

☆☆ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کی تھی۔

67 - باب الْقِرَاْءَةِ فِی الْمَغْرِبِ بِ (المص)

باب: مغرب کی نماز میں سورہ المص کی تلاوت کرنا

988 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ يَا اَبَا عَبْدِ الْمَلِكِ اَتَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) وَ (اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ) قَالَ نَعَمْ ۔ قَالَ فَمَحْلُوْفَةٌ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا

986-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في المغرب (الحديث 765) ، و في الجهاد ، باب فداء المشركين (الحديث 3050)، و في المغازي، باب: 12 ـ (الحديث 4023)، و في التفسير، باب :1 ـ (الحديث 4854) مطولاً ـ و اخرجه مسلم في الصلاة ، باب القراءة في الصبح (الحديث 174) ـ و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 811) ـ و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة المغرب (الحديث 832) ـ تحفة الاشراف (3189) ـ

987-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (6579) ـ

988-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (3732) ـ

بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ (المص) ۔

☆☆ عروہ بن زبیر' حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے مروان سے کہا ہے' اے ابوعبدالملک! کیا تم مغرب کی نماز میں سورۃ الاخلاص اور سورۃ الکوثر کی تلاوت کرتے ہو؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات پر قسم اُٹھائی جاسکتی ہے' مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات اچھی طرح یاد ہے' کہ آپ ﷺ مغرب کی نماز میں ایک طویل سورت المص پڑھا کرتے تھے۔

989 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ مَا لِیْ اَرَاكَ تَقْرَاُ فِی الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ السُّوَرِ وَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِيْهَا بِاَطْوَلِ الطُّوْلَيَيْنِ قُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ مَا اَطْوَلُ الطُّوْلَيَيْنِ قَالَ الْاَعْرَافُ ۔

☆☆ عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں' مروان بن حکم نے انہیں بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا وجہ ہے' کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم مغرب کی نماز میں چھوٹی چھوٹی سورتیں پڑھتے ہو جبکہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں مجھے یہ بات یاد ہے' کہ آپ ﷺ اس نماز میں طویل سورتیں پڑھا کرتے تھے' تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! طویل سورت کون سی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الاعراف۔

990 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ وَاَبُوْ حَيْوَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ فِیْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِسُوْرَةِ الْاَعْرَافِ فَرَّقَهَا فِیْ رَكْعَتَيْنِ ۔

☆☆ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ مغرب کی نماز میں سورۃ الاعراف کی تلاوت کرتے تھے' آپ ﷺ دو رکعات میں اس سورت کو تلاوت کر لیتے تھے۔

68 - باب الْقِرَاْءَةِ فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا

991 - اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِيْنَ مَرَّةً يَقْرَاُ

989-اخرجه البخاري في الاذان، باب القراءة في المغرب (الحديث 764) مختصرا ـ و اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قدر القراءة في المغرب (الحديث 812) بنحوه ـ تحفة الاشراف (3738) ـ

990-انفرد به النسائي ـ تحفة الاشراف (16959) ـ

991-انفرد به النسائي ـ و الحديث عند الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في تخفيف ركعتي الفجر و ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرا فيهما (الحديث 417) ـ و ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء فيما يقرا في الركعتين قبل الفجر (الحديث 1149) ـ تحفة الاشراف (7388) ـ

فِی الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِی الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ (قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) وَ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ).

☆☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں نے بیس سے زیادہ مرتبہ یہ بات نوٹ کی ہے' کہ نبی اکرم ﷺ مغرب کے بعد والی دو رکعات (سنت) میں اور فجر سے پہلے والی دو رکعات (سنت) میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

69 - باب الْفَضْلِ فِیْ قِرَاَةِ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)

باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت

992 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِلَالٍ اَنَّ اَبَا الرِّجَالِ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اُمِّهٖ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ رَجُلًا عَلٰى سَرِيَّةٍ فَكَانَ يَقْرَاُ لِاَصْحَابِهٖ فِیْ صَلَاتِهِمْ فَيَخْتِمُ بِـ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) فَلَمَّا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ "سَلُوْهُ لِاَیِّ شَیْءٍ فَعَلَ ذٰلِكَ". فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ لِاَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَقْرَاَ بِهَا. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَخْبِرُوْهُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّهٗ".

☆☆ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو ایک مہم کا امیر بنا کر بھیجا' وہ شخص اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھایا کرتا تھا اور آخر میں سورۃ الاخلاص ضرور پڑھتا تھا' جب یہ لوگ واپس آئے' تو انہوں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے' کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں' تو مجھے یہ بات پسند ہے' کہ میں اس کی تلاوت کیا کروں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اسے بتادو کہ اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرتا ہے۔

993 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ مَوْلٰى اٰلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَجَبَتْ". فَسَاَلْتُهٗ مَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ "الْجَنَّةُ".

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ آرہا تھا' آپ نے ایک شخص کو سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا' نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی ہے' میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: یارسول اللہ کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس تلاوت کرنے والے شخص کے لیے) جنت (واجب ہوگئی ہے)۔

992-اخرجه البخاري في التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد الله تبارك و تعالى (الحديث 7375) و اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب فضل قراءة قل هو الله احد (الحديث 263) . تحفة الاشراف (17914) .

993-اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، ما جاء في سورة الاخلاص (الحديث 2897). تحفة الاشراف (14127) .

994 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَاُ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ اِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ".

☆☆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے دوسرے شخص کو بار بار سورۃ الاخلاص تلاوت کرتے ہوئے سنا' اگلے دن وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا' تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے' یہ (سورۃ الاخلاص) ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔

995 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيْعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰى عَنِ امْرَاَةٍ عَنْ اَبِیْ اَيُّوْبَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "(قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ) ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ".

قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا اَعْرِفُ اِسْنَادًا اَطْوَلَ مِنْ هٰذَا.

☆☆ عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ ایک خاتون کے حوالے سے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"سورۃ الاخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر ہے"۔

امام نسائی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق یہ سب سے طویل سند ہے۔

70 - باب الْقِرَاَةِ فِی الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِـ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى)

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا

996 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَامَ مُعَاذٌ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ فَطَوَّلَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ يَا مُعَاذُ اَيْنَ كُنْتَ عَنْ

994-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب فضل (قل هو الله احد) (الحديث 5013) . و في الايمان و النذور باب كيف كانت يمين النبي صلى الله عليه وسلم. (الحديث 6643)، و في التوحيد، باب ما جاء في دعاء النبي صلى الله عليه وسلم امته الى توحيد الله تبارك و تعالى (الحديث 7374) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب في سورة الصمد (الحديث 1461) . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب للانسان ان يقرا كل ليلة (الحديث 698) . تحفة الاشراف (4104) .

995-اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء في سورة الاخلاص (الحديث 2896) بمعناه . واخرجه النسائي في عمل اليوم و الليلة، ما يستحب للانسان ان يقرا كل ليلة (الحديث 681) . تحفة الاشراف (3502) .

996-اخرجه البخاري في الاذان، باب من شكا امامه اذا طول (الحديث 705) مختصرًا مطولاً . و الحديث عند: النسائي في الامامة، خروج الرجل من صلاة الامام و فراغه من صلاته في ناحية المسجد (الحديث 830)، وفي الافتتاح، القراءة في المغرب بـ (سبح اسم ربك الاعلى) (الحديث 983) . تحفة الاشراف (2582) .

(سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَالضُّحٰى وَ (اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ) ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عشاء کی نماز پڑھانا شروع کی تو اس میں طویل قرأت کی (بعد میں اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو؟ اے معاذ! کیا تم لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! تم سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الانفطار کی تلاوت کیوں نہیں کرتے؟

71- باب الْقِرَاْءَةِ فِي الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا

باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا

997 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ صَلّٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِاَصْحَابِهِ الْعِشَاءَ فَطَوَّلَ عَلَيْهِمْ فَانْصَرَفَ رَجُلٌ مِّنَّا فَاُخْبِرَ مُعَاذٌ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ . فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ مُعَاذٌ . فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اَتُرِيْدُ اَنْ تَكُوْنَ فَتَّانًا يَا مُعَاذُ اِذَا اَمَمْتَ النَّاسَ فَاقْرَاْ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى) وَ (وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى) وَ (اقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ) ."

☆☆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کو عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے انہوں نے اس میں طویل قرأت کی تو پیچھے نماز ادا کرنے والوں میں سے ایک شخص نماز چھوڑ کر چلا گیا' جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس شخص کے بارے میں بتایا گیا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ شخص منافق ہے' جب اس بات کی خبر اس شخص کو ملی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا تھا' اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے معاذ! کیا تم آزمائش میں مبتلا کرنا چاہتے ہو! جب تم لوگوں کو نماز پڑھایا کرو تو سورۃ الشمس' سورۃ الاعلیٰ' سورۃ اللیل اور سورۃ العلق کی تلاوت کیا کرو۔

998 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِى قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَاُ فِىْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ بِالشَّمْسِ وَضُحَاهَا وَاَشْبَاهِهَا مِنَ السُّوَرِ .

☆☆ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس اور اس جیسی دیگر سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

997-اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 179) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب من ام قوما فليخفف (الحديث 986) . تحفة الاشراف (2912) .

998-اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء (الحديث 309) . تحفة الاشراف (1962) .

72- باب الْقِرَاْءَةِ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ

باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا

999 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَتَمَةَ فَقَرَاَ فِيْهَا بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء کی نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ التین کی تلاوت کی۔

73- باب الْقِرَاْءَةِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ

باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟

1000 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ سَفَرٍ فَقَرَاَ فِى الْعِشَاءِ فِى الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى بِالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ .

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کے دوران عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ التین کی تلاوت کی تھی۔

74- باب الرُّكُوْدِ فِى الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا

1001 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ لِسَعْدٍ قَدْ شَكَاكَ النَّاسُ فِىْ كُلِّ شَىْءٍ حَتّٰى فِى الصَّلَاةِ . فَقَالَ سَعْدٌ

999-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجهر في العشاء (الحديث 767) بنحوه، و باب القراءة في العشاء (الحديث 769) بنحوه، و في التفسير، سورة (والتين) باب: 1 . (الحديث 4952) بنحوه، و في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة، و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7546) بنحوه . واخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في العشاء (الحديث 175 و 176 و 177) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب قصر قراءة الصلاة في السفر (الحديث 1221) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في القراءة في صلاة العشاء (الحديث 1000) و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب القراءة في صلاة العشاء (الحديث 834 و 835) بنحوه . تحفة الاشراف (1791) .

1000-تقدم في الافتتاح، القراءة فيها بالتين و الزيتون (الحديث 999) .

1001-اخرجه البخاري في الاذان، باب وجوب القراءة للامام و المأموم في الصلوات كلها في الحضر و السفر و ما يجهر فيها و ما يخافت (الحديث 755) بنحوه مطولاً و (الحديث 758) بنحوه، مختصراً . و باب يطول في الاوليين و يحذف في الأخريين (الحديث 770) بنحوه . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الظهر و العصر (الحديث 158 و 159 و 160) . واخرجه النسائي في الافتتاح، الركود في الركعتين الاوليين (الحديث 1002) بنحوه . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب تخفيف الأخريين (الحديث 803) بنحوه . تحفة الاشراف (3847) .

اَتَّئِدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ وَمَا اٰلُوْ مَا اقْتَدَیْتُ بِهٖ مِنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر ؓ نے حضرت سعد ؓ (بن ابی وقاص) سے کہا: (جو وہ ایک شہر کے گورنر تھے) لوگوں نے ہر معاملے میں تمہاری شکایت کی' یہاں تک کہ نماز کے بارے میں بھی کی ہے' تو حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ نے جواب دیا: میں (نماز کی) ابتدائی دو رکعات میں طویل قیام کرتا ہوں اور آخری دو رکعات میں مختصر قیام کرتا ہوں اور اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کی پیروی کرنے میں کسی کوتاہی کا مرتکب نہیں ہوتا تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمہارے بارے میں یہی گمان تھا۔

1002 - اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ ابْنِ عُلَیَّةَ اَبُو الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ دَاوُدَ الطَّائِیِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ وَقَعَ نَاسٌ مِّنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ فِیْ سَعْدٍ عِنْدَ عُمَرَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا یُحْسِنُ الصَّلَاةَ. فَقَالَ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّیْ بِهِمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا اَخْرِمُ عَنْهَا اَرْكُدُ فِی الْاُوْلَیَیْنِ وَاَحْذِفُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ. قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ.

☆☆ حضرت جابر بن سمرہ ؓ بیان کرتے ہیں' حضرت عمر ؓ کے سامنے کوفہ کے کچھ لوگوں نے (کوفہ کے گورنر) حضرت سعد ؓ (بن ابی وقاص) کے بارے میں کچھ شکایت کی' انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! وہ ہمیں نماز ٹھیک نہیں پڑھاتے ہیں۔ (اس کا جواب دیتے ہوئے) حضرت سعد ؓ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز پڑھاتا ہوں' اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کرتا' میں ابتدائی دو رکعات طویل ادا کرتا ہوں اور آخری دو رکعات مختصر ادا کرتا ہوں تو حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تمہارے بارے میں یہی گمان ہے۔

75 - بَابُ قِرَاءَةِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَكْعَةٍ

باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے)

1003 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ یَقْرَاُ بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِشْرِیْنَ سُوْرَةً فِیْ عَشْرِ رَكَعَاتٍ ثُمَّ اَخَذَ بِیَدِ عَلْقَمَةَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَیْنَا عَلْقَمَةُ فَسَاَلْنَاهُ فَاَخْبَرَنَا بِهِنَّ.

☆☆ حضرت عبداللہ ؓ (بن مسعود) فرماتے ہیں' کہ مجھے ایک جیسی وہ سورتیں یاد ہیں' کہ نبی اکرم ﷺ دس رکعات میں ان بیس سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے (یعنی ہر رکعت میں دو سورتیں پڑھا کرتے تھے)۔

1002-تقدم في الافتتاح، الركود في الركعتين الاوليين (1001) .

1003-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب تاليف القرآن (الحديث 4996) بنحوه مطولاً . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين وقصرها، باب ترتيل القراءة و اجتناب الهذ، و هو الافراط السرعة و اباحة سورتين فاكثر في ركعة (الحديث 275 و276 و 277) بنحوه مطولاً . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما ذكر في قراءة سورتين في ركعة (الحديث 602) بنحوه مطولاً . تحفة الاشراف (9248) .

پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے علقمہ کا ہاتھ پکڑا اور اندر تشریف لے گئے بعد میں علقمہ باہر آئے' تو ہم نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں ان سورتوں کے بارے میں بتایا۔

1004 - اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ قَرَاْتُ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ. قَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرُنُ بَیْنَهُنَّ. فَذَكَرَ عِشْرِیْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَتَیْنِ سُوْرَتَیْنِ فِیْ رَكْعَةٍ.

☆☆ ابووائل بیان کرتے ہیں' حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا: میں نے ایک رکعت میں مفصل سورت کی تلاوت کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی طرح ہو گیا انہیں (حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) وہ سورتیں یاد ہیں' جنہیں نبی اکرم ﷺ ملا کر پڑھا کرتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے مفصل سورتوں سے تعلق رکھنے والی بیس سورتوں کا تذکرہ کیا' ان میں دو' دو سورتیں نبی اکرم ﷺ ایک رکعت میں ادا کیا کرتے تھے۔

1005 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَآئِیْلُ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّیْ قَرَاْتُ اللَّیْلَةَ الْمُفَصَّلَ فِیْ رَكْعَةٍ. فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَقْرَاُ النَّظَائِرَ عِشْرِیْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ.

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے' کہ ایک مرتبہ ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: میں نے گزشتہ رات ایک رکعت میں مفصل سورتیں تلاوت کی ہیں' تو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: یہ تو تیزی سے شعر پڑھنے کی مانند ہو گیا' نبی اکرم ﷺ تو ایک دوسرے کے قریب (یعنی حجم کے اعتبار سے ایک دوسرے کے قریب) بیس سورتیں (دس رکعات میں) ادا کیا کرتے تھے' یہ وہ سورتیں ہیں جو حٰم سے شروع ہوتی ہیں۔

76 - بَابُ قِرَاءَةِ بَعْضِ السُّوْرَةِ

باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا

1006 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ

1004-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة (الحديث 775) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب ترتيل القراءة و اجتناب الهذ و هو الافراط في السرعة و اباحة سورتين فاكثر في ركعة (الحديث 279) . تحفة الاشراف (9288) . .

1005-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (9586) .

1006-اخرجه البخاري في الاذان، باب الجمع بين السورتين في الركعة و القراءة بالخواتيم و بسورة قبل سورة و باول سورة (الحديث 774) معلقاً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب القراءة في الصبح (الحديث 163) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب الصلاة في النعل (الحديث 649) . و اخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب القراءة في صلاة الفجر (الحديث 820) بنحوه مختصراً . تحفة الاشراف (5313) .

عَبَّادٍ حَدِيثًا رَفَعَهُ إِلَى ابْنِ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَصَلَّى فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ فَخَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا جَاءَ ذِكْرُ مُوسَى أَوْ عِيسَى - عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - أَخَذَتْهُ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فتح مکہ کے دن میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کے سامنے نماز ادا کی آپ ﷺ نے اپنے جوتے اتار کر انہیں بائیں طرف رکھ دیا' آپ ﷺ نے سورہ المومنون کی تلاوت شروع کی' جب حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ علیہما السلام کا ذکر آیا' تو اس وقت آپ کو کھانسی آ گئی اور آپ رکوع میں چلے گئے۔

77 - باب تَعَوُّذِ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے

1007 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَقَرَأَ فَكَانَ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ عَذَابٍ وَقَفَ وَتَعَوَّذَ وَإِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ وَقَفَ فَدَعَا وَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ." وَفِي سُجُودِهِ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ."

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک رات انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں (نفل) نماز ادا کی تو نبی اکرم ﷺ تلاوت کرتے ہوئے جب عذاب سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے اور جب رحمت سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو وہاں ٹھہر کر اس رحمت کی دعا کیا کرتے تھے' نبی اکرم ﷺ رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے تھے اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى پڑھتے تھے۔

78 - باب مَسْأَلَةِ الْقَارِئِ إِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ

باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے)

1007-اخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تطويل القراءة في صلاة الليل (الحديث 203) . و اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب ما يقول الرجل في ركوعه و سجوده (الحديث 871) بنحوه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في التسبيح في الركوع و السجود (الحديث 262 و 263) . واخرجه النسائي في الافتتاح، مسالة القارىء اذا مر بآية رحمة (الحديث 1008)، و في التطبيق نوع آخر (الحديث 1132) مطولاً، و في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام و الركوع و القيام بعد الركوع و السجود و الجلوس بين السجدتين في صلاة الليل (الحديث 1663) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1351) . و الحديث عند: النسائي في التطبيق، باب الذكر في الركوع (الحديث 1045) . وابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما يقول بين السجدتين (الحديث 897) . تحفة الاشراف (3351) .

1008 - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ وَالْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ الْأَحْنَفِ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ فِي رَكْعَةٍ لَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا سَأَلَ وَلَا بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا اسْتَجَارَ .

☆☆ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے سورۃ البقرہ' سورۂ آل عمران' سورۃ النساء ایک ہی رکعت میں تلاوت کر لیں' جب آپ رحمت کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تو اس رحمت کے حصول کی دعا کرتے تھے اور جب عذاب کے مضمون سے متعلق کوئی آیت تلاوت کرتے تھے تو اس عذاب سے بچنے کی دعا کرتے تھے۔

79 - باب تَرْدِيدِ الْآيَةِ

باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا

1009 - أَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَتْنِي جَسْرَةُ بِنْتُ دَجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ وَالْآيَةُ إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) .

☆☆ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' ایک مرتبہ (نوافل ادا کرتے ہوئے) نبی اکرم ﷺ ایک ہی آیت کو بار بار صبح تک تلاوت کرتے رہے' وہ آیت یہ تھی:

''اگر تو ان کو عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں' اگر تو ان کی مغفرت کر دے تو تُو غالب اور حکمت والا ہے''۔ (المائدہ ۱۱۸)

80 - باب قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا)

باب: ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو''

1010 - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ

1008-تقدم في الافتتاح، تعوذ القارىء اذا مر بآية عذاب (الحديث 1007) . والحديث عند: النسائي في قيام الليل و تطوع النهار، باب تسوية القيام و الركوع و القيام بعد الركوع و السجود و الجلوس بين السجدتين في صلاة الليل (الحديث 1664) . تحفة الاشراف (3351 و 3358) .

1009-اخرجه النسائي في التفسير: سورة المائدة، قوله تعالى: (ان تعذبهم فانهم عبادك) (الحديث 181) واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1350) . تحفة الاشراف (12012) .

1010-اخرجه البخاري في التفسير، باب (ولا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها) (الحديث 4722)، و في التوحيد، باب قول الله تعالى: (انزله بعلمه و الملائكة يشهدون) (الحديث 7490)، وباب قول الله تعالى: (واسروا قولكم او اجهروا به انه عليم بذات الصدور . الا يعلم من خلق و هو اللطيف الخبير) (الحديث 7525)، وباب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7547) مختصراً . و اخرجه مسلم في الصلاة، باب التوسط في القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر و الاسرار اذا خاف من الجهر مفسدة (الحديث 145) . واخرجه الترمذي في تفسير القرآن، باب (ومن سورة بني اسرائيل) (الحديث 3145 و 3146) . واخرجه النسائي في الافتتاح، قول عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الحديث 1011) و في التفسير: سورة الاسراء، قوله تعالى: (ولا تجهر بصلاتك) (الحديث 320) . تحفة الاشراف (5451) .

جَعْفَرُ بْنُ اَبِیْ وَحْشِيَّةَ - وَهُوَ ابْنُ اِيَاسٍ - عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) قَالَ نَزَلَتْ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ اِذَا صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ رَفَعَ صَوْتَهٗ - وَقَالَ ابْنُ مَنِيْعٍ يَجْهَرُ بِالْقُرْاٰنِ - وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ اَنْزَلَهٗ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ) اَیْ بِقِرَاءَتِكَ فَيَسْمَعَ الْمُشْرِكُوْنَ فَيَسُبُّوا الْقُرْاٰنَ (وَلَا تُخَافِتْ بِهَا) عَنْ اَصْحَابِكَ فَلَا يَسْمَعُوْا (وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا) ۔ (حدیث ثقل)

☆☆ سعید بن جبیر' حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں قول نقل کرتے ہیں:

''اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو''۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم ﷺ مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے' جب آپ ﷺ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے' تو بلند آواز میں نماز پڑھایا کرتے تھے۔ یہاں روایت کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔ جب مشرکین آپ ﷺ کی آواز سنتے تھے' تو وہ قرآن کو بُرا کہتے تھے اور اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو بُرا کہتے تھے' تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا' کہ تم اپنی آواز کو زیادہ بلند نہ کرو یعنی قرأت کرتے ہوئے اس کو اتنا بلند نہ کرو کہ مشرکین اسے سن لیں' اور اس کے جواب میں قرآن کو بُرا کہیں اور نہ ہی اپنی آواز کو اتنا پست رکھو کہ وہ تمہارے اصحاب تک بھی نہ پہنچ سکے اور وہ اسے سن ہی نہ سکیں' بلکہ تم درمیان کا راستہ اختیار کرو۔

1011 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ اِذَا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ سَبُّوا الْقُرْاٰنَ وَمَنْ جَآءَ بِهٖ فَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْفِضُ صَوْتَهٗ بِالْقُرْاٰنِ مَا كَانَ يَسْمَعُهٗ اَصْحَابُهٗ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا) ۔'' (حدیث ثقل)

☆☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے آواز بلند کیا کرتے تھے' مشرکین جب آپ کی آواز کو سنتے تھے' تو وہ قرآن کو بُرا کہتے تھے اور اُسے لانے والے کو بُرا کہتے تھے' تو نبی اکرم ﷺ نے قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھنا شروع کر دیا تو آپ کے اصحاب کو بھی یہ تلاوت سنائی نہیں دیتی تھی' اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

''اور تم اپنی آواز کو بلند بھی نہ کرو اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کا راستہ اختیار کرو''۔

81 - باب رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْقُرْاٰنِ

باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا

1012 - اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِیُّ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ

1011-تقدم في الافتتاح، قوله عزوجل : (ولا تجهر بصلاتك و لا تخافت بها) (الحديث 1010) .

جَعْدَةَ عَنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ قِرَاءَةَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى عَرِيْشِیْ ۔

☆☆ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' کہ میں نبی اکرم ﷺ کی تلاوت کی آواز سن لیا کرتی تھی' حالانکہ میں اپنے گھر میں ہوتی تھی۔

82 - باب مَدِّ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا)

1013 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَمُدُّ صَوْتَهٗ مَدًّا ۔

☆☆ قتادہ بیان کرتے ہیں' میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا' کہ نبی اکرم ﷺ کا قرأت کا طریقہ کیا تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ آواز کو کھینچا کرتے تھے (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کیا کرتے تھے)۔

83 - باب تَزْيِيْنِ الْقُرْاٰنِ بِالصَّوْتِ

باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا

1014 - اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ" ۔

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

''قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو''۔

1015 - اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ طَلْحَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ" ۔ قَالَ ابْنُ عَوْسَجَةَ كُنْتُ نَسِيْتُ هٰذِهٖ "زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ" ۔ حَتّٰى ذَكَّرَنِيْهِ الضَّحَّاكُ بْنُ مُزَاحِمٍ ۔

☆☆ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

1012-اخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 301) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1349) . تحفة الاشراف (18016) .

1013-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب مد القراءة (الحديث 5045) . واخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1465) . واخرجه الترمذي في الشمائل، باب ما جاء في قراءة رسول الله صلى الله عليه وسلم (الحديث 298) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة والسنة فيها، باب ما جاء في القراءة في صلاة الليل (الحديث 1353) . تحفة الاشراف (1145) .

1014-اخرجه ابو داؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1468) . واخرجه النسائي في الافتتاح، تزيين القرآن بالصوت (الحديث 1015) بنحوه . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب في حسن الصوت بالقرآن (الحديث 1342) . تحفة الاشراف (1775) .

1015-تقدم في الافتتاح . تزيين القرآن بالصوت (الحديث 1014) .

"قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے آراستہ کرو"۔

اس روایت کے ایک راوی عبدالرحمٰن بن عوسجہ بیان کرتے ہیں: میں یہ حدیث بھول گیا تھا کہ تم قرآن کو آراستہ کرو، یہاں تک کہ ضحاک بن مزاحم نے مجھے یہ یاد کروائی۔

1016 - اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ "مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَيْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِيٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ يَجْهَرُ بِهٖ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اچھی آواز میں نبی کی تلاوت کو سنتا ہے، جو قرآن کو خوبصورت آواز میں بلند آواز میں تلاوت کرتا ہے"۔

1017 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "مَا اَذِنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِشَيْءٍ يَعْنِيْ اَذَنَهُ لِنَبِيٍّ يَتَغَنّٰى بِالْقُرْاٰنِ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"اللہ تعالیٰ کسی بھی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے وہ اس نبی کو سنتا ہے، جو اچھے انداز میں قرآن کی تلاوت کر رہا ہو"۔

1018 - اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔

☆☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1019 - اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔

1016-اخرجه البخاري في التوحيد، باب قول النبي صلى الله عليه وسلم: الماهر بالقرآن مع سفرة الكرام البررة و زينوا القرآن باصواتكم (الحديث 7544) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 233) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1473) . تحفة الاشراف (14997) .

1017-اخرجه البخاري في فضائل القرآن، باب من لم يتغن بالقرآن (الحديث 5024) . واخرجه مسلم في صلاة المسافرين و قصرها، باب استحباب تحسين الصوت بالقرآن (الحديث 232) . تحفة الاشراف (15144) .

1018-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (15231) .

1019-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16456) .

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1020 - اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِرَاءَةَ اَبِيْ مُوْسٰى فَقَالَ "لَقَدْ اُوْتِيَ هٰذَا مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِيْرِ اٰلِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ"۔

☆☆ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی قرأت سنی تو ارشاد فرمایا: اسے حضرت داؤد علیہ السلام کے خاندان کی سی خوش الحانی عطاء کی گئی ہے۔

1021 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ اَنَّهٗ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَاءَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهٖ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهٗ ثُمَّ نَعَتَتْ فَاِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَتَهٗ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا . (حدیث فعلی)

☆☆ یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کے قرأت کرنے اور نماز ادا کرنے کے طریقے کے بارے میں دریافت کیا، تو سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری نبی اکرم ﷺ کی نماز سے کیا نسبت؟ پھر سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بات بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ کی قرأت واضح ہوتی تھی، ہر حرف الگ الگ ہوتا تھا۔

84 - بَابُ التَّكْبِيْرِ لِلرُّكُوْعِ

باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا

1022 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حِيْنَ اسْتَخْلَفَهٗ مَرْوَانُ عَلَى الْمَدِيْنَةِ كَانَ اِذَا قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَبَّرَ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَرْكَعُ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِيْ سَاجِدًا ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ يَفْعَلُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَقْضِيَ صَلَاتَهٗ فَاِذَا قَضٰى صَلَاتَهٗ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلٰى اَهْلِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنِّيْ لَاَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . (حدیث موقوف مرفوع حکمی)

1020-انفرد به النسائي . تحفة الاشراف (16672) .

1021-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب استحباب الترتيل في القراءة (الحديث 1466) مطولاً . و اخرجه الترمذي في فضائل القرآن، باب ما جاء كيف كان قراءة النبي صلى الله عليه وسلم (الحديث 2923) مطولاً و اخرجه النسائي في قيام الليل و تطوع النهار باب ذكر صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل (الحديث 1628) . تحفة الاشراف (18226) .

1022-اخرجه مسلم في الصلاة، باب اثبات التكبير في كل خفض و رفع في الصلاة الا رفعه من الركوع فيقول فيه: سمع الله لمن حمده (الحديث 30) . تحفة الاشراف (15326) .

☆☆ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں: جب مروان نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں اپنا نائب (گورنر) مقرر کیا' تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرض نماز پڑھاتے ہوئے آغاز میں تکبیر کہتے تھے' پھر جب وہ رکوع میں جانے لگتے تھے' اس وقت تکبیر کہتے تھے' پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے' تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اللہ تعالیٰ نے اس کو سن لیا جس نے اس کی حمد بیان کی' اے ہمارے پروردگار! ہر طرح کی حمد تیرے لیے مخصوص ہے) پھر وہ سجدے میں جانے کے لیے جب جھکتے تھے' تو تکبیر کہتے تھے' پھر جب دو رکعات کے بعد تشہد کے بعد کھڑے ہوتے تھے' اس وقت بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے' یہاں تک کہ اپنی نماز مکمل کر لیتے تھے' انہوں نے اپنی نماز مکمل کرنے کے بعد جب سلام پھیرا تو اہل مسجد کی طرف منہ کر کے بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! میں تم سب کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر نبی اکرم ﷺ کی نماز کے طریقے کے مطابق نماز ادا کرتا ہوں۔

85 - بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حِذَاءَ فُرُوْعِ الْاُذُنَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرنا

1023 - اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيلُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ حَتّٰى بَلَغَتَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ .

☆☆ حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو تکبیر تحریمہ کہتے ہوئے رکوع میں جاتے ہوئے' رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کرتے دیکھا ہے' آپ ان دونوں کو کانوں کی لو تک اُٹھایا کرتے تھے۔

86 - بَاب رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلرُّكُوْعِ حِذَاءَ الْمَنْكِبَيْنِ

باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے)

1024 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ .

☆☆ سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات یاد ہے' کہ جب آپ نماز کا آغاز کرتے تھے' تو رفع یدین کرتے تھے' یہاں تک کہ وہ ان دونوں کو کندھوں تک اُٹھایا کرتے تھے' پھر جب آپ رکوع میں جاتے تھے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے (تو بھی اسی طرح رفع یدین کرتے تھے)۔

87 - بَاب تَرْكِ ذٰلِكَ

باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا

1025 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ لَمْ يُعِدْ .

☆☆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کیا میں تم لوگوں کو نبی اکرم ﷺ کے نماز کے طریقے کے بارے میں بتاؤں! راوی کہتے ہیں: کہ پھر وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے صرف نماز کے آغاز میں رفع یدین کیا' دوبارہ نہیں کیا۔

88 - بَاب اِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا

1026 - اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ ."

☆☆ حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

"ایسی نماز درست نہیں ہوتی جس میں آدمی رکوع اور سجدے کے دوران اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا ہے"۔

89 - بَاب الْاِعْتِدَالِ فِي الرُّكُوْعِ

باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا

1027 - اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَحَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "اعْتَدِلُوْا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَلَا

1023-تقدم في الافتتاح، رفع اليدين حيال الاذنين (الحديث 879) .

1024-اخرجه مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع تكبيرة الاحرام و الركوع و في الرفع من الركوع و انه لا يفعله اذا رفع من السجود (الحديث 21) . واخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب رفع اليدين في الصلاة (الحديث 721) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء في رفع اليدين عند الركوع (الحديث 255) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب رفع اليدين اذا ركع و اذا رفع راسه من الركوع (الحديث 858) . و الحديث عند : النسائي في التطبيق، ترك ذلك بين السجدتين (الحديث 1143) . تحفة الاشراف (6816) .

1025-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب من لم يذكر الرفع عند الركوع (الحديث 748 و751) بمعناه . و اخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء ان النبي صلى الله عليه وسلم لم يرفع الا في اول مرة (الحديث 257) . واخرجه النسائي في التطبيق، الرخصة في ترك ذلك (الحديث 1057) . تحفة الاشراف (9468) .

1026-اخرجه ابوداؤد في الصلاة، باب صلاة من لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 855) . واخرجه الترمذي في الصلاة، باب ما جاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع و السجود (الحديث 265) . واخرجه النسائي في التطبيق، باب اقامة الصلب في السجود (الحديث 1110) . واخرجه ابن ماجه في اقامة الصلاة و السنة فيها، باب الركوع في الصلاة (الحديث 870) . تحفة الاشراف (9995) .

1027-انفرد به النسائي . والحديث عند : النسائي في التطبيق، باب الاعتدال في السجود (الحديث 1109)، وباب الامر باتمام السجود (الحديث 1116) . وابن ماجه في اقامة الصلاة، و السنة فيها، باب الاعتدال في السجود (الحديث 892) . تحفة الاشراف (1161 و 1197) :

یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ کَالْکَلْبِ "۔

☆☆ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

"رکوع اور سجدوں میں اعتدال کیا کرو اور کوئی شخص کتے کی طرح اپنے بازو نہ بچھائے"۔

شرح

علامہ ابوالحسن سندھی فرماتے ہیں: یہاں رکوع میں اعتدال سے مراد اٹھنے اور جھکنے میں میانہ روی اختیار کرنا ہے۔ اسی طرح سجدے میں میانہ روی یہ ہے کہ انسان اعضاء کو بچھانے یا انہیں سمیٹنے کا درمیانی طریقہ اختیار کرے یعنی اس کی دونوں ہتھیلیاں زمین پر ہوں دونوں کہنیاں زمین پر نہ لگی ہوں۔ اور اس کا پیٹ زانوں سے الگ ہو۔

کتے کی طرح بازو بچھانے سے مراد یہ ہے: انسان دونوں ہتھیلیوں کے ساتھ دونوں کہنیاں بھی زمین پر بچھالے۔

* * *

الاحسان فی تقریب صحیح ابن حبان

جہانگیری

صحیح ابن حبان

تصنیف

امام ابو حاتم محمد بن حبان تمیمی بستی

ترجمہ

ابو العلاء محمد محی الدین جہانگیر
ادام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک ایامہ ولیالیہ

شبیر برادرز
زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور
فون: 042-37246006

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

باب: ایک ہی مرتبہ غسل کرنا (یعنی جسم پر ایک ہی مرتبہ پانی بہانا) ۲۸۰
باب: احرام باندھنے کے وقت نفاس والی عورت کا غسل کرنا ۲۸۱
باب: غسل کر لینے کے بعد وضو نہ کرنا ۲۸۱
باب: تمام بیویوں کے ساتھ صحبت کرنے کے بعد ایک ہی مرتبہ غسل کرنا ۲۸۲
باب: مٹی کے ذریعے تیمم کرنا ۲۸۲
تیمم کے احکام ۲۸۳
وہ اُمور جو تیمم میں ضروری ہیں ۲۸۳
تیمم کی نیت ۲۸۳
مختلف امور کے لیے تیمم کرنا ۲۸۳
تیمم کا طریقہ ۲۸۴
مٹی کا پاک ہونا ۲۸۵
پانی پر قدرت نہ رکھنا ۲۸۵
کسی خوف کی وجہ سے تیمم کرنا ۲۸۵
پانی کے استعمال کا نقصان دہ ہونا ۲۸۶
دوسری فصل: ان چیزوں کا بیان جو تیمم کو توڑ دیتی ہیں ۲۸۷
تیسری فصل: تیمم سے متعلق متفرق مسائل ۲۸۸
تیمم میں سات چیزیں سنت ہیں ۲۸۸
تیمم کرنے کا عملی طریقہ ۲۸۸
باب: جو شخص نماز کے بعد پانی پالیتا ہے' اس کے تیمم کا حکم کیا ہے؟ ۲۹۰
باب: مذی کے خروج پر وضو کرنا ۲۹۱
باب: نیند کے بعد وضو کرنے کا حکم ۲۹۳
باب: شرمگاہ کو چھونے پر وضو لازم ہونا ۲۹۴

نماز (کے بارے میں روایات)

نماز کی فرضیت (کا واقعہ) ۲۹۶
نماز سے متعلق احکام ۲۹۶
نماز کی فرضیت ۲۹۶
باب: نماز کہاں فرض کی گئی؟ ۳۰۴
باب: نماز کیسے فرض کی گئی؟ ۳۰۴
باب: روزانہ کتنی نمازیں فرض کی گئی ہیں؟ ۳۰۶
باب: پانچ نمازیں ادا کرنے پر بیعت لینا ۳۰۸
باب: پانچ نمازیں باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۰۸
باب: پانچ نمازیں (ادا کرنے کی) فضیلت ۳۰۹
باب: نماز ادا نہ کرنے والے شخص کا حکم ۳۱۰
باب: نماز کے حوالے سے محاسبہ ہونا ۳۱۰
باب: نماز پڑھنے والے کا اجر وثواب ۳۱۲
باب: حضر کے دوران ظہر کی رکعات کی تعداد ۳۱۲
باب: سفر کے دوران ظہر کی نماز (کی رکعات) ۳۱۳
باب: نمازِ عصر کی فضیلت ۳۱۳
باب: عصر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا ۳۱۴
باب: جو شخص عصر کی نماز ادا نہیں کرتا ۳۱۵
باب: حضر کے دوران عصر کی رکعات کی تعداد ۳۱۵
باب: سفر کے دوران عصر کی نماز ۳۱۶
باب: مغرب کی نماز (کے بارے میں روایت) ۳۱۷
باب: عشاء کی نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۸
باب: سفر کے دوران عشاء کی نماز ادا کرنے کا طریقہ ۳۱۹
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ۳۱۹
باب: قبلہ (کی طرف رخ کرنا) فرض ہے ۳۲۰
باب: ایسی حالت کا بیان جس میں قبلہ کی طرف رخ نہ کرنا بھی جائز ہے ۳۲۱
باب: اجتہاد کے بعد خطاء واضح ہو جانے کا حکم ۳۲۲

شرح سنن نسائی جلد اوّل جزء دوم

(نمازوں کے) اوقات کے بارے میں روایات

(بلاعنوان) ۳۲۷
نمازوں کے اوقات کا بیان اوران سے متعلق احکام ۳۲۸
نمازوں کے اوقات ۳۲۸

باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ پہلی نماز کے وقت میں ادا کر رہا ہو اس کا اذان دینا ۴۳۰
باب: جو شخص پہلی نماز کا وقت گزر جانے کے بعد دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے ۴۳۱
اس کا (ان نمازوں کے لیے) اذان دینا ۴۳۱
باب: جو شخص دو نمازیں ایک ساتھ ادا کرے اس کا اقامت کہنا ۴۳۲
باب: قضاء نماز ادا کرنے کے لیے اذان دینا ۴۳۳
باب: اس طرح کی صورت حال میں ان تمام نمازوں کے لیے صرف ایک اذان دینا اور ہر نماز کے لیے الگ سے اقامت کہنا بھی جائز ہے ۴۳۳
باب: ہر نماز کے لیے صرف اقامت پر اکتفاء کرنا ۴۳۴
باب: جو شخص نماز کی ایک رکعت کو بھول جائے اس کے لیے اقامت کہنے کا حکم ۴۳۴
باب: چرواہے کا اذان دینا ۴۳۵
باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اذان دینا ۴۳۶
باب: تنہا نماز ادا کرنے والے شخص کا اقامت کہنا ۴۳۶
باب: اقامت کس طرح کہی جائے؟ ۴۳۷
باب: (جب کچھ لوگ موجود ہوں) تو ہر شخص کا اپنے لیے اقامت کہنا ۴۳۷
باب: اذان دینے کی فضیلت ۴۳۷
باب: اذان دینے کے لیے قرعہ اندازی کرنا ۴۳۸
باب: ایسے مؤذن کو مقرر کرنا جو اذان دینے کا معاوضہ وصول نہ کرتا ہو ۴۳۹
باب: مؤذن جو کہتا ہو اس کی مانند کلمات کہنا ۴۴۰
باب: (اذان کا جواب دینے) کا اجر و ثواب ۴۴۱
باب: مؤذن شہادت کے جو کلمات پڑھتا ہے اس کی مانند کلمات پڑھنا ۴۴۱
باب: جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح پڑھے تو کیا کہا جائے؟ ۴۴۲
باب: اذان کے بعد نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجنا ۴۴۳
باب: اذان کے وقت دعا کرنا ۴۴۴
باب: اذان اور اقامت کے درمیان نماز ادا کرنا ۴۴۵
باب: اذان کے بعد مسجد سے باہر جانے کی شدید مذمت ۴۴۶
باب: مؤذن کا امام کو نماز کی اطلاع دینا (یا نماز کے لیے بلانا) ۴۴۷
باب: امام کے آنے پر مؤذن کا اقامت کہنا ۴۴۸

مساجد (کے بارے میں روایات)

باب: مسجد تعمیر کرنے کی فضیلت ۴۵۰
باب: مساجد (کی تعمیر میں) ایک دوسرے کے مقابلے میں فخر کا اظہار کرنا ۴۵۱
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی مسجد سب سے پہلے بنائی گئی تھی؟ ۴۵۱
باب: مسجد حرام میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۲
باب: خانہ کعبہ کے اندر نماز ادا کرنا ۴۵۳
باب: مسجد اقصیٰ اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۴
باب: مسجد نبوی کی فضیلت اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۵
باب: اس مسجد کا تذکرہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے ۴۵۸
باب: مسجد قبا اور اس میں نماز ادا کرنے کی فضیلت ۴۵۹
باب: تین مساجد کی طرف سفر کیا جا سکتا ہے ۴۶۰
باب: گرجا کو مسجد بنا لینا ۴۶۲
باب: قبروں کو اکھیڑ کر اس زمین پر مسجد بنا لینا ۴۶۳
باب: قبروں کو مسجد بنانے کی ممانعت ۴۶۵
باب: مساجد کی طرف آنے کی فضیلت ۴۶۶
باب: خواتین کو مسجد میں آنے سے روکنے کی ممانعت ۴۶۷
باب: کس شخص کو مسجد میں آنے سے روکا جائے گا؟ ۴۶۸
باب: کس شخص کو مسجد سے نکال دیا جائے گا؟ ۴۶۸

باب: مسجد میں خیمہ لگانا ۴۶۹
باب: بچوں کو مسجد میں لے کر آنا ۴۷۰
باب: قیدی کو مسجد کے ستون کے ساتھ باندھنا ۴۷۱
باب: اونٹ کو مسجد میں لے کے آنا ۴۷۲
باب: مسجد میں خرید و فروخت کی ممانعت اور جمعہ کی نماز سے پہلے حلقہ بنا کر (بیٹھنے کی ممانعت) ۴۷۳
باب: مسجد میں شعر سنانے کی ممانعت ۴۷۳
باب: مسجد میں اچھے اشعار پڑھنے کی اجازت ۴۷۴
باب: مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنے کی ممانعت ۴۷۵
باب: مسجد میں اسلحہ ظاہر کرنا ۴۷۵
باب: مسجد میں انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کرنا ۴۷۶
باب: مسجد میں چت لیٹنا ۴۷۷
باب: مسجد میں سونے (کا حکم) ۴۷۷
باب: مسجد میں تھوک پھینکنا ۴۷۸
باب: مسجد میں قبلہ کی سمت میں تھوکنے کی ممانعت ۴۷۸
باب: نبی اکرم ﷺ کی اس ممانعت کا تذکرہ کہ آدمی نماز کے دوران اپنے سامنے یا اپنے دائیں طرف تھوکے ۴۷۹
باب: نمازی کے لیے اس بات کی اجازت ہے کہ وہ اپنے پیچھے یا اپنے بائیں جانب تھوک سکتا ہے ۴۷۹
باب: کون سے پاؤں کے ذریعے آدمی اپنے تھوک کو رگڑے گا؟ ۴۸۰
باب: مسجد میں خوشبو استعمال کرنا ۴۸۰
باب: مسجد میں داخل ہونے کے وقت اور باہر آنے کی دعا ۴۸۰
باب: مسجد میں آنے کے بعد وہاں بیٹھنے سے پہلے نماز ادا کرنے کا حکم ۴۸۰
باب: (مسجد میں آنے کے بعد نماز پڑھے بغیر بیٹھنے کی اور نماز سے پہلے ہی) ۴۸۱
مسجد سے باہر چلے جانے کی اجازت ۴۸۲
باب: مسجد کے پاس سے گزرنے والے شخص کا نماز ادا کرنا ۴۸۳
باب: مسجد میں بیٹھنے اور نماز ادا کرنے کی ترغیب ۴۸۴
باب: اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے کی ممانعت ۴۸۴
باب: اس بارے میں اجازت (کا بیان) ۴۸۵
باب: چٹائی پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: چھوٹے کپڑے پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: منبر پر نماز ادا کرنا ۴۸۶
باب: گدھے پر نماز ادا کرنا ۴۸۸

قبلہ (کے بارے میں روایات)

باب: قبلہ کی طرف رخ کرنا ۴۹۰
باب: اس حالت کا بیان جس میں قبلہ کی بجائے دوسری طرف رخ کرنا بھی جائز ہے ۴۹۱
باب: قبلہ کی سمت کے بارے میں اجتہاد کرنے کے بعد غلطی ظاہر ہونا ۴۹۲
باب: نمازی کے سترہ کا حکم ۴۹۲
باب: سترہ کے قریب کھڑے ہو کر نماز ادا کرنے کا حکم ۴۹۳
باب: اس کی مقدار کا بیان ۴۹۳
باب: اس بات کا تذکرہ کہ کون سی چیز نماز کو توڑ دیتی ہے اور کون سی چیز نماز کو نہیں توڑتی ہے ۴۹۴
جبکہ نمازی کے سامنے سترہ موجود نہ ہو؟ ۴۹۴
باب: نمازی اور اس کے سترے کے درمیان میں سے گزرنے کی شدید مذمت ۴۹۸
باب: اس بارے میں رخصت کا بیان ۴۹۹
باب: سوئے ہوئے شخص کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی اجازت ۴۹۹
باب: قبر کی طرف رخ کر کے نماز ادا کرنے کی ممانعت ۵۰۰
باب: ایسے کپڑے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا حکم جس میں تصویریں موجود ہوں ۵۰۰
باب: جب امام اور نمازی کے درمیان سترہ موجود ہو تو اس کا حکم ۵۰۱

باب: ایک ہی کپڑے میں نماز ادا کرنا ۵۰۲
باب: ایک ہی قمیص میں نماز ادا کرنا ۵۰۳
باب: صرف تہبند میں نماز ادا کرنا ۵۰۳
باب: آدمی کا ایسے کپڑے پر نماز ادا کرنا جس کا کچھ حصہ اس کی بیوی پر ہو ۵۰۴
باب: آدمی کا ایسے ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا کہ اس کے کندھے پر کوئی بھی چیز موجود نہ ہو ۵۰۴
باب: ریشمی کپڑا پہن کر نماز ادا کرنا ۵۰۵
باب: ایسی چادر لپیٹ کر نماز ادا کرنا جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہوں ۵۰۶
باب: سرخ کپڑے پہن کر نماز ادا کرنا ۵۰۶
باب: بڑی چادر میں نماز ادا کرنا ۵۰۷
باب: موزوں میں نماز ادا کرنا ۵۰۸
باب: جوتے پہن کر نماز ادا کرنا ۵۰۸
باب: جب امام لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو' اس وقت وہ اپنے جوتے کہاں رکھے گا؟ ۵۰۸

امامت (سے متعلق روایات)

امامت اور جماعت کا تذکرہ' اہل علم وفضل کا امامت کرنا ۵۱۱
امامت کے احکام ۵۱۳
جماعت کے احکام ۵۱۳
باب: ظالم حکمرانوں کی اقتداء میں نماز ادا کرنا ۵۱۴
اس بات کا تذکرہ کہ کون شخص امامت کرسکتا ہے؟ ۵۱۴
باب: امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ ۵۱۷
امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ۵۱۷
باب: عمر رسیدہ شخص (کو امامت کے لیے آگے کرنا) ۵۲۰
باب: کچھ لوگوں کا ایسی جگہ پر جمع ہونا جہاں وہ برابر کی حیثیت رکھتے ہوں ۵۲۰
باب: لوگوں کا اکٹھے ہونا' جبکہ ان کے درمیان والی (حکمران' سردار یا محلے کا مخصوص امام) موجود ہو ۵۲۰
باب: جب رعایا میں سے کوئی شخص آگے ہو کر نماز پڑھانا شروع کر دے اور پھر والی بھی آ جائے ۵۱۱
تو کیا وہ (رعایا کا فرد) پیچھے ہٹ جائے گا؟ ۵۱۱
باب: امام کا اپنی رعایا کے کسی فرد کے پیچھے نماز ادا کرنا ۵۱۲
باب: ملاقات کے لیے آنے والے شخص کا امامت کرنا ۵۱۳
باب: نابینا شخص کا امامت کرنا ۵۱۳
باب: بچے کا بالغ ہونے سے پہلے امامت کرنا ۵۱۳
باب: لوگوں کا امام کو دیکھ کر کھڑے ہونا ۵۱۵
باب: اگر امام کو اقامت کہنے کے بعد کوئی کام پیش آ جائے ۵۱۵
باب: اگر امام کو اپنی جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد یہ بات یاد آئے کہ وہ پاک نہیں ہے ۵۱۵
باب: جب امام خود موجود نہ ہو' تو اس کا کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا ۵۲۶
باب: امام کی پیروی کرنا ۵۲۷
کن چیزوں میں امام کی متابعت کی جائے گی اور کن چیزوں میں امام کی متابعت نہیں کی جائے گی؟ ۵۲۷
باب: اس شخص کی پیروی کرنا جو امام کی پیروی کر رہا ہو ۵۲۸
بیمار شخص کی نماز کے احکام ۵۲۹
کچھ دیر کے لیے قیام کے قابل ہونے کا حکم ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے کے احکام ۵۳۰
بیٹھ کر نماز ادا کرنے پر قادر نہ ہونا ۵۳۱
آنکھ یا بھنوؤں کے ذریعے اشارے کا اعتبار نہیں ہوگا ۵۳۱
باب: جب تین افراد موجود ہوں' تو امام کے کھڑے ہونے کی جگہ (کون سی ہوگی؟) ۵۳۲
اس بارے میں اختلاف کا بیان ۵۳۳
امام اور مقتدی کے کھڑے ہونے کی جگہ کے احکام ۵۳۳
باب: جب تین آدمی اور ایک خاتون موجود ہوں' تو کھڑے ہونے کی ترتیب کیا ہوگی؟ ۵۳۶
باب: جب دو آدمی اور دو خواتین موجود ہوں (تو ان کا نماز

پڑھنے کا طریقہ کیا ہوگا؟) ۵۳۷
باب: جب امام کے ہمراہ ایک بچہ اور ایک خاتون ہو' تو وہ کہاں کھڑا ہوگا؟ ۵۳۷
باب: جب مقتدی بچہ ہو' تو امام کس جگہ کھڑا ہوگا؟ ۵۳۸
باب: امام کے پیچھے اس کے قریب کون ہوگا اور پھر اس کے بعد کون ہوگا؟ ۵۳۸
باب: امام کے آنے سے پہلے صفیں درست کرنا ۵۴۰
باب: امام صفیں کس طرح درست کروائے؟ ۵۴۰
باب: جب امام صفیں درست کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اُس وقت کیا کہے؟ ۵۴۱
باب: کتنی مرتبہ یہ کہا جائے گا: ''سیدھے ہو جاؤ'' ۵۴۲
باب: امام کا صفوں کو ملانے اور ایک دوسرے کے قریب رکھنے کی ترغیب دینا ۵۴۲
باب: پہلی اور دوسری صف (میں شامل ہونے) کی فضیلت ۵۴۳
باب: آخری صف (کے بارے میں روایت) ۵۴۳
باب: جو شخص صف کو ملاتا ہے (اس کی فضیلت) ۵۴۳
باب: خواتین کی سب سے زیادہ بہتر اور مردوں کی سب سے کم بہتر صف کا تذکرہ ۵۴۴
باب: ستونوں کے درمیان صف قائم کرنا ۵۴۵
ان چیزوں کا بیان جو اقتداء کے درست ہونے میں رکاوٹ بنتی ہیں یا رکاوٹ نہیں بنتی ہیں ۵۴۵
باب: صف میں کون سی جگہ کھڑے ہونا مستحب ہے؟ ۵۴۶
باب: امام پر لازم ہے' کہ وہ مختصر نماز ادا کرے ۵۴۶
باب: امام کے لیے طویل نماز پڑھانے کی اجازت ۵۴۷
باب: نماز کے دوران امام کے لیے کس حد تک کوئی عمل کرنا جائز ہے؟ ۵۴۸
باب: امام سے پہلے (کوئی رکن ادا کرنا) ۵۴۸
باب: کسی شخص کا امام کی نماز سے الگ ہو کر مسجد کے کونے میں اکیلے نماز ادا کر لینا ۵۵۰
باب: ایسے امام کی پیروی کا حکم جو بیٹھ کر نماز ادا کر رہا ہو ۵۵۱
باب: امام اور مقتدی کی نیت میں اختلاف کا حکم ۵۵۳
باب: باجماعت نماز ادا کرنے کی فضیلت ۵۵۶
باجماعت نماز کا حکم ۵۵۷
باب: جب تین آدمی موجود ہوں' تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جائے ۵۵۸
باب: جب تین افراد میں سے ایک مرد' ایک بچہ اور ایک خاتون ہو' تو ان کی جماعت کا حکم ۵۵۸
باب: جب دو افراد ہوں' تو باجماعت نماز ادا کرنے کا حکم ۵۵۹
باب: باجماعت نوافل ادا کرنا ۵۶۰
باب: قضاء نماز کو باجماعت ادا کرنا ۵۶۱
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ۵۶۲
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کی شدید مذمت ۵۶۳
باب: ایسی جگہ باقاعدگی کے ساتھ نمازیں ادا کرنا' جہاں سے ان نمازوں کے لیے بلایا جاتا ہے ۵۶۳
باب: جماعت میں شریک نہ ہونے کا عذر ۵۶۵
باب: جماعت کو پانے کی حد کیا ہے؟ ۵۶۶
باب: آدمی کا تنہا نماز ادا کر لینے کے بعد اسی نماز کو جماعت کے ساتھ پڑھنا ۵۶۶
باب: جو شخص تنہا فجر کی نماز ادا کر چکا ہو' اس کا جماعت کے ساتھ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ۵۶۷
باب: نماز کا وقت رخصت ہو جانے کے بعد اُسے باجماعت ادا کرنا ۵۶۸
باب: جو شخص مسجد میں جماعت کے ساتھ امام کی اقتداء میں نماز ادا کرلے' اس سے نماز ساقط ہو جاتی ہے ۵۶۸
باب: نماز کے لیے تیزی سے جانا ۵۶۹
مسبوق اور لاحق شخص کے احکام ۵۶۹
امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف سے متعلق چند ذیلی مسائل ۵۷۱

باب: دوڑے بغیر تیزی سے نماز کے لیے جانا ۵۷۲
باب: نماز ادا کرنے کے لیے جلدی جانا ۵۷۳
باب: اقامت کے وقت نماز ادا کرنا مکروہ ہے ۵۷۳
باب: جو شخص فجر کی سنتیں اس وقت ادا کرے جبکہ امام باجماعت نماز شروع کر چکا ہو ۵۷۴
باب: صف کے پیچھے کسی شخص کا اکیلے کھڑے ہو کر (باجماعت نماز ادا کرنا) ۵۷۵
باب: صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلے جانا ۵۷۵
فرض میں شامل ہونے کے احکام ۵۷۶
فجر کی سنتیں اور نماز باجماعت کا حکم ۵۷۷
امام کو رکوع کی حالت میں پانا ۵۷۷
باب: ظہر کے بعد (سنت یا نفل) نماز ادا کرنا ۵۷۸
باب: عصر سے پہلے (سنت) نماز ادا کرنا ۵۷۹

(نماز کے) آغاز (کے بارے میں روایات)

باب: نماز کے آغاز کا طریقہ ۵۸۱
نماز کی شرائط کے احکام ۵۸۲
طہارت اور ستر عورت کے احکام ۵۸۲
ستر کے احکام ۵۸۳
قابل ستر حصے کا کھل جانا ۵۸۳
ستر ڈھانپنے والے کپڑے کے پاک ہونے کے احکام ۵۸۴
قبلہ کی طرف رخ کرنا ۵۸۵
جہت قبلہ کا حکم ۵۸۵
سمت قبلہ مشتبہ ہونا ۵۸۶
نیت کے احکام ۵۸۷
اب: تکبیر کہنے سے پہلے رفع یدین کرنا ۵۸۸
نماز کا طریقہ ۵۸۸
نماز کے فرائض ۵۸۸
نماز کے واجبات کے احکام ۵۸۸
نماز کی سنتیں' اس کے آداب' اس کا طریقہ ۵۹۸
باب: دونوں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانا ۵۹۸
باب: دونوں کانوں کے برابر رفع یدین کرنا ۵۹۹
باب: رفع یدین کے وقت انگوٹھا رکھنے کی جگہ ۶۰۰
باب: رفع یدین میں ہاتھوں کو بلند کرنا ۶۰۰
باب: پہلی تکبیر کا فرض ہونا ۶۰۰
نماز کا طریقہ ۶۰۱
رکوع کا طریقہ ۶۰۵
سجدہ کرنے کا طریقہ ۶۰۵
خاتون کا سجدہ کرنے کا طریقہ ۶۰۶
تشہد کا طریقہ ۶۰۸
درود شریف پڑھنے کا حکم ۶۰۸
(نماز کے آخر میں) دعا مانگنا ۶۰۹
سلام پھیرنے کا طریقہ ۶۱۰
باب: وہ جملہ جس کے ذریعے نماز کا آغاز کیا جائے ۶۱۱
باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا ۶۱۲
باب: جب امام کسی ایسے شخص کو دیکھے جس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھا ہوا ہو ۶۱۲
باب: نماز کے دوران دائیں ہاتھ کو بائیں پر رکھنے کی جگہ ۶۱۲
باب: نماز کے دوران کمر پر ہاتھ رکھنے کی ممانعت ۶۱۳
باب: نماز پڑھتے ہوئے دونوں پاؤں کو برابر رکھنا ۶۱۳
باب: امام کا نماز شروع کر لینے کے بعد کچھ دیر کے لیے سکوت اختیار کرنا ۶۱۵
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان میں دعا کرنا ۶۱۵
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان دوسری دعا ۶۱۷
باب: تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ذکر اور دعا کی ایک اور قسم ۶۱۸
باب: نماز کے آغاز اور قرأت کے درمیان ذکر کی ایک اور قسم ۶۲۰
باب: تکبیر تحریمہ کے بعد ذکر کی ایک اور قسم ۶۲۰

باب: سورت کی تلاوت سے پہلے سورۂ فاتحہ کے ذریعے (قرأت کا) آغاز کرنا ۶۲۱
باب: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا ۶۲۲
باب: بلند آواز میں بسم اللہ نہ پڑھنا ۶۲۳
باب: سورۂ فاتحہ پڑھتے ہوئے بسم اللہ کی تلاوت نہ کرنا ۶۲۵
باب: نماز کے دوران سورۂ فاتحہ کی تلاوت کرنا واجب ہے ۶۲۶
نماز کے واجبات ۶۲۷
سورۂ فاتحہ اور ایک سورت کی تلاوت ۶۲۷
نماز میں مکرر افعال میں ترتیب واجب ہے ۶۲۸
قعدہ اور تشہد کا حکم ۶۲۸
بھول کر کھڑے ہونے یا بیٹھ جانے کا حکم ۶۲۹
قنوت واجب ہے ۶۲۹
باجماعت نماز میں جہری یا سری قرأت واجب ہے ۶۳۰
باب: سورۂ فاتحہ کی فضیلت ۶۳۰
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر: "اور ہم نے تمہیں دو مرتبہ پڑھی جانے والی سات آیات اور قرآن عظیم عطاء کیا ہے" ۶۳۱
باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت نہیں کرتا' اس میں امام کی اقتداء میں قرأت نہ کرنا ۶۳۲
باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' اس میں امام کے پیچھے قرأت نہ کرنا ۶۳۳
باب: امام جس نماز میں بلند آواز میں قرأت کرتا ہے' اس میں امام کی اقتداء میں سورۂ فاتحہ پڑھنا ۶۳۴
باب: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر "اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے' تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" ۶۳۴
باب: مقتدی کا امام کی قرأت پر اکتفاء کرنا ۶۳۵
باب: جو شخص اچھی طرح سے قرآن کی تلاوت نہ کر سکتا ہو' اس کے لیے کس حد تک تلاوت کرنا کافی ہے؟ ۶۳۶
قرأت کی غلطیاں ۶۳۶
باب: امام کا بلند آواز میں آمین کہنا ۶۳۹
باب: امام کے پیچھے موجود شخص کو آمین کہنے کا حکم ۶۴۱
باب: آمین کہنے کی فضیلت ۶۴۱
باب: جب کوئی شخص امام کی اقتداء میں چھینکے تو وہ کیا پڑھے؟ ۶۴۲
کون سی چیز نماز کو فاسد کر دیتی ہے اور کون سی چیز نماز میں مکروہ ہے ۶۴۳
وہ چیزیں جو نماز کو فاسد کر دیتی ہیں ۶۴۳
پہلی قسم: اقوال کے احکام ۶۴۳
دوسری قسم ان افعال کا تذکرہ جن کے ذریعے نماز فاسد ہو جاتی ہے ۶۴۳
باب: قرآن کے بارے میں منقول روایات کا مجموعہ ۶۴۷
باب: فجر کی دو رکعات میں تلاوت ۶۵۲
باب: فجر کی دو (سنت) رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت کرنا ۶۵۵
باب: فجر کی دو (سنت) رکعات کو مختصر ادا کرنا ۶۵۵
باب: صبح کی نماز میں سورۃ الروم کی تلاوت کرنا ۶۵۶
باب: صبح کی نماز میں ساٹھ سے سو آیات کی تلاوت کرنا ۶۵۶
قرأت کرنے کے احکام ۶۵۶
قرأت کرنے کا سنت طریقہ ۶۵۶
باب: صبح کی نماز میں سورۃ "ق" کی تلاوت کرنا ۶۵۸
باب: صبح فجر کی نماز میں سورۂ تکویر کی تلاوت کرنا ۶۵۹
باب: فجر کی نماز میں معوذتین کی تلاوت کرنا ۶۵۹
باب: معوذتین پڑھنے کی فضیلت ۶۶۰
باب: جمعہ کے دن فجر کی نماز میں تلاوت ۶۶۰
باب: قرآن میں مذکور (آیات) سجدہ' سورۂ ص میں سجدوں کا تذکرہ ۶۶۱
سجدۂ تلاوت کے مقامات ۶۶۲

سجدۂ تلاوت کا وجوب ____ ۲۶۳
آیت سجدہ کی تلاوت میں تکرار کا حکم ____ ۲۶۴
سجدۂ سہو کا طریقہ ____ ۲۶۵
سجدۂ شکر کے احکام ____ ۲۶۵
سجدۂ شکر کا طریقہ ____ ۲۶۵
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت ____ ۲۶۶
سجدۂ تلاوت کے احکام ____ ۲۶۶
اس سے متعلق احکام چند اصولوں پر مبنی ہیں ____ ۲۶۶
باب: سورۃ النجم میں سجدۂ تلاوت نہ کرنا ____ ۲۶۷
باب: سورۃ الانشقاق میں سجدۂ تلاوت ____ ۲۶۸
باب: سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت ____ ۲۶۹
باب: فرض نمازوں میں سجدۂ تلاوت ____ ۲۷۰
باب: دن (کی نمازوں) میں قرأت (کا طریقہ) ____ ۲۷۰
باب: ظہر کی نماز میں تلاوت کرنا ____ ۲۷۱
باب: ظہر کی نماز میں پہلی رکعت میں طویل قیام کرنا ____ ۲۷۲
باب: ظہر کی نماز میں امام کا کوئی ایک آیت بلند آواز میں پڑھنا
باب: ظہر کی نماز کی دوسری رکعت میں مختصر قیام کرنا ____ ۲۷۳
باب: ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ____ ۲۷۴
باب: عصر کی نماز کی پہلی دو رکعات میں تلاوت ____ ۲۷۴
باب: مختصر قیام کرنا اور مختصر قرأت کرنا ____ ۲۷۵
باب: مغرب کی نماز میں قصار مفصل کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۶
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۷
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المرسلات کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۷
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الطور کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۸
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ الدخان کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۸
باب: مغرب کی نماز میں سورۃ المص کی تلاوت کرنا ____ ۲۷۸
باب: مغرب کے بعد دو رکعت (سنت) ادا کرنا ____ ۲۷۹
باب: سورۃ الاخلاص تلاوت کرنے کی فضیلت ____ ۲۸۰
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الاعلیٰ کی تلاوت کرنا ____ ۲۸۱
باب: عشاء کی نماز میں سورۃ الشمس کی تلاوت کرنا ____ ۲۸۲
باب: سورۃ التین کی تلاوت کرنا ____ ۲۸۳
باب: عشاء کی نماز کی پہلی رکعت میں (کون سی سورت) تلاوت کرنا سنت ہے؟ ____ ۲۸۳
باب: (نماز کی) پہلی دو رکعات میں طویل قیام کرنا ____ ۲۸۳
باب: ایک ہی رکعت میں دو سورتیں ادا کرنا (بھی سنت ہے) ____ ۲۸۴
باب: سورت کے کچھ حصے کی تلاوت کرنا ____ ۲۸۵
باب: جب تلاوت کرنے والا شخص عذاب سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو (عذاب سے) پناہ مانگے ____ ۲۸۶
باب: جب تلاوت کرنے والا شخص رحمت سے متعلق کسی آیت کو پڑھے تو اس رحمت کو مانگے (یعنی اس کے حصول کی دعا کرے) ____ ۲۸۶
باب: ایک ہی آیت کو بار بار تلاوت کرنا ____ ۲۸۷
باب: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور تم اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند بھی نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو" ____ ۲۸۷
باب: بلند آواز میں تلاوت کرنا ____ ۲۸۸
باب: تلاوت کرتے ہوئے آواز کو کھینچنا (یعنی لفظ لمبے کر کے ادا کرنا) ____ ۲۸۹
باب: قرآن کو آواز کے ذریعے آراستہ کرنا ____ ۲۸۹
باب: رکوع میں جانے کے لیے تکبیر کہنا ____ ۲۹۱
باب: رکوع میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھ کانوں کی لو تک بلند کرنا ____ ۲۹۲
باب: رکوع میں جاتے ہوئے کندھوں تک رفع یدین کرنا (سنت ہے) ____ ۲۹۲
باب: اس کو (یعنی رکوع میں جاتے وقت رفع یدین کو) ترک کرنا ____ ۲۹۳
باب: رکوع کے دوران پشت کو سیدھا رکھنا ____ ۲۹۳
باب: رکوع کے دوران اعتدال کرنا ____ ۲۹۳

1-كِتَابُ الطَّهَارَةِ

طہارت کے بارے میں روایات

امام نسائی نے اس کتاب "طہارت کے بارے میں روایات" میں 204 تراجم ابواب اور 323 روایات نقل کی ہیں جبکہ مکررات کو حذف کردیا جائے تو روایات کی تعداد 189 ہوگی۔

لفظ کتاب کا لغوی مطلب "جمع کرنا" ہے۔ اسی سے لفظ کتیبہ ماخوذ ہے جو فوجی دستے کو کہتے ہیں' علم فقہ اور حدیث کے ماہرین جب ایک موضوع سے متعلق روایات یا مسائل کسی ایک باب میں جمع کرتے ہیں' تو اس کے آغاز میں لفظ کتاب (بمعنی مجموعہ) کی اس موضوع کی طرف اضافت کے ساتھ باب کی سرخی تحریر کردیتے ہیں' جیسے کتاب الایمان سے مراد وہ باب جس میں ایمان کے بارے میں روایات منقول ہیں' کتاب الطہارۃ سے مراد وہ باب جس میں طہارت سے متعلق روایات یا احکام موجود ہوں۔

محدثین اور فقہاء کی "کتاب" ہمارے اُردو کے عام محاورے کے اعتبار سے "باب" کا ہم معنی ہوتا ہے۔

پھر اسے ذیلی اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے' عام طور پر اس کے لیے لفظ "فصل" استعمال کیا جاتا ہے۔

محدثین کا یہ اسلوب ہے کہ وہ عام طور پر کوئی روایت نقل کرنے سے پہلے چند الفاظ میں اس کی ذیلی سرخی قائم کرتے ہیں' اسے "ترجمۃ الباب" کہا جاتا ہے۔

یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ علم حدیث کے متداول زیادہ تر مجموعے تیسری اور چوتھی صدی ہجری میں مرتب کیے گئے ہیں' اس زمانے میں اسلامی معاشرے میں خواندگی کی شرح' اور درس و تدریس کا رائج طریقہ ہمارے آج کے ترقی یافتہ زمانے سے بالکل مختلف تھا۔ کتابوں کے قلمی نسخے نقل کیے جاتے تھے اور عام طور پر' عام قاری کو "مطالعہ" کے لیے مواد دستیاب نہیں ہوتا تھا' کسی بھی فن کے روایتی طلباء ہی اس فن کی کسی ایک کتاب کا نسخہ نقل کرتے تھے اور اسی کتاب کا استاد سے درس لے لیتے تھے۔ یہی وجہ ہے مختلف اسلامی علوم وفنون کے بنیادی مآخذ زیادہ تر قاعدوں کی شکل میں ہیں جنہیں اہل علم کے محاورے میں "متون" کہا جاتا ہے۔

حدیث کی درس وتدریس کا معاملہ کچھ مختلف ہوتا تھا' عام طور پر کوئی محدث اپنے شاگردوں کے سامنے اپنی سند کے ساتھ کوئی حدیث بیان کردیتا تھا' اس میں زیادہ تر اپنی یادداشت پر اعتماد کیا جاتا تھا اور طلباء اس